آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال اِنسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

مُصنّف

عزّ الدّین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمّد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمّد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ ◎ غلام ربانی عزیزؒ



الميزان

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہشتم

مصنف
عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان



عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

أسد الغابة في معرفة الصحابة کے تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید کے

جملہ حقوق اشاعت "المیزان" کے نام محفوظ ہیں۔

اس کا کوئی حصہ "المیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جا سکتا۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات- ۰۳۳/۳

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی-

المكتبة الرحمانية

۹۹ .. جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

نمبر 15710

فہرست مضامین (حصہ ہشتم)

باب: میم وبا 110

باب میم وتاوثا 111

باب میم وجیم 113

باب میم وحا 118

باب میم وخا 153

باب میم ودال 159

باب میم، ذ، ر 162

باب میم وغین 237

باب میم، فاوقاف 243

باب میم وہا 260

باب میم وواؤ 264

باب میم ویا 265

حصہ ہشتم ختم

فہرست مضامین (حصہ نہم)

باب واو والف 361

باب یا و سین

ب یاو عین وفا 423

باب یاو میم، نون وواوٗ 428

حصہ نہم ختم

فہرست مضامین (دسواں حصہ)

باب الباء 447

باب التاء 456

باب الثاء 458

باب الخاء 484

باب الدال 495

باب الذال 498

باب الراء 504

باب الزاء

باب السین

باب ظاء 559

باب عین 560

باب النون 650

باب الہاء 653

دسواں حصہ ختم ہوا

فہرست مضامین (گیارھواں حصہ)

باب الباء

باب الخاء 803

باب الزاء 833

باب السین 845

باب الضاد 871

باب الطاء 873

باب الظاء 873

باب العین 874

باب الکاف

باب اللام

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں 955

باب الباء 960

باب الثاء و جیم 961

باب الجیم 962

باب الحاء 964

باب الغین 1008

باب الفاء 1009

باب القاف 1010

باب الکاف 1012

باب اللام ومیم 1018

باب النون 1026

باب الھاء 1027

باب الواو 1030

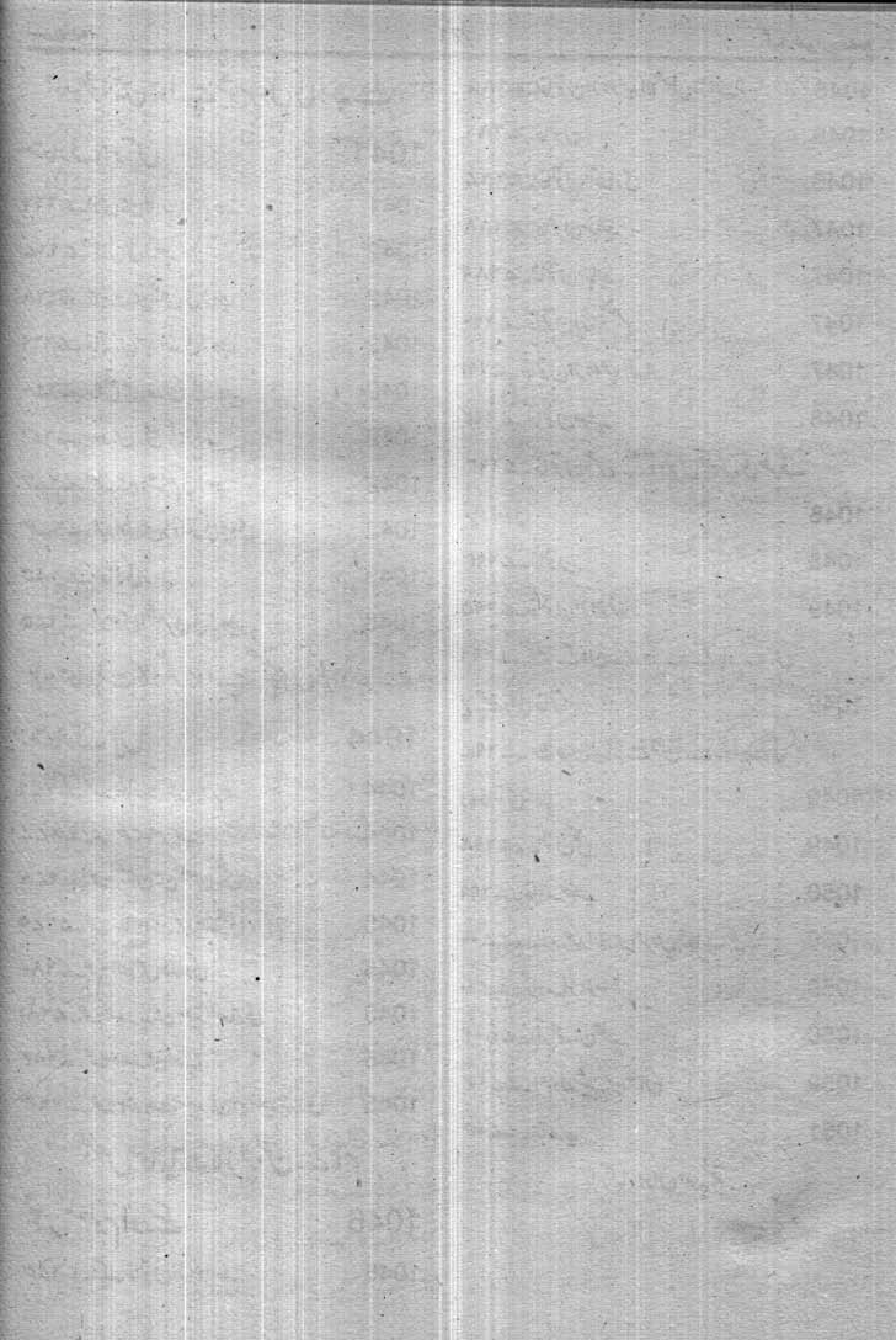
باب الیاء 1032

وہ خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے متعارف ہوئیں 1041

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے متعارف ہیں 1044

بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام نہیں معلوم ہو سکے 1046

گیارھواں حصہ ختم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہشتم

حرف میم۔ میم والف

۴۵۴۴۔ حضرت مابورؓ خصی

حضرت مابورؓ خصی۔ یہ صحابی خصی تھے۔ جنہیں مقوقس حاکم سکندریہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کیا تھا۔ اس کے راوی جعفر ہیں۔ جنہوں نے معصب سے روایت بیان کی کہ ام المومنین ماریہ بنت شمون کے بطن سے (جو قبطی الاصل تھیں، اور جنہیں مقوقس نے ان کی ہمشیرہ سیرین اور ایک خصی غلام کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا) حضور کے صاحبزادے جناب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ ابن زہیر نے اس سلسلے میں سلیمان بن ارقم کی حدیث کو جو انہوں نے جناب عروہ سے سنی۔ جنہوں نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ جناب ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے عمزاد بھائی مابور رضی اللہ عنہ سے بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضور اکرمؐ کو بعض نازیبا واقعات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اسے قتل کردو، لیکن انہیں یقین ہوگیا کہ جناب مابور نامرد ہیں تو درگزر فرمایا۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۴۵۔ حضرت ماتعؓ

حضرت ماتعؓ۔ جناب جعفر نے ابن اسحاق سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے یوں روایت کی کہ غزوۂ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ، آپ کی خالہ، فاختہ بن عمرو بن عائذ بن مخزوم کا ایک آزاد کردہ مخنث غلام ماتع بھی تھا۔ یہ شخص کبھی کبھی امہات المومنین کے حجروں میں چلا جایا کرتا تھا اور حضورؐ اسے بے ضرر جانتے تھے اور آپؐ کا خیال تھا کہ اسے جنسی معاملات کی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ اس لئے حضور معترض نہ ہوتے تھے ایک دفعہ اتفاقاً آپ نے اسی ماتع کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مخزومی سے کہتے سنا: خالد! اگر حضور اکرمؐ طائف کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بادیہ بنت غیلان بن سلمہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ جب وہ روبرو ہوتی ہے تو اس کے ساتھ چار ہوتے ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کے ساتھ آٹھ ہوتے ہیں"۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شخص ان معاملات کو سمجھتا ہے (ایک روایت میں ہے کہ ماتع کی یہ گفتگو عبداللہ بن ابی امیہ سے ہوئی) آپ نے امہات المومنین کو ہدایت فرمائی کہ ماتع کو آئندہ اپنے حجروں میں آنے کی اجازت نہ دیں محمد بن منکدر اور صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے دورِ خلافت میں ماتع کو جلاوطن کر کے بہ مقام فدک بھیج دیا جہاں وہ بالکل تنہا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ

حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ۔ جب بنوسکاسک اور بنوسکونی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت معاذ بن جبل نے انہیں ایک وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں برائے مصالحت روانہ کیا تھا۔ اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو صفوان بن عمرو اور عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دادا مازن سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ

حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ۔ خطامہ بنوطے کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور خطامہ بن علی حرب بن محمد بن علی بن حبان بن مازن بن غضوبہ کا دادا تھا۔ اس نے کاہنوں کے انداز میں حضور اکرمؐ کی بعثت کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر المدینی اور احمد بن عباس سے مروی ہے کہ ہم نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے اس نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، اس نے موسیٰ بن جمہور التنیسی سمسار سے اس نے علی بن حرب سے اس نے ابوالمنذر ہشام بن محمد الکلبی سے اس نے اپنے باپ عبداللہ العمانی سے اور اسنے مازن بن غضوبہ سے سنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ایک بت کا (جس کا نام ناجر تھا،) پجاری تھا۔ یہ سرزمین عمان کے ایک قصبے میں نصب تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس پر ایک جانور قربان کیا تو معابت سے آواز آئی "اے مازن! میری ایک بشارت سنو، نیکی عیاں ہوگئی ہے اور برائی نے منہ چھپالیا ہے اور بنومضر کے دین کو خدائے جلیل کے دین نے پچھاڑ دیا ہے اگر تم جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو پتھروں کی پوجا چھوڑ دو"۔ مازن کہتے ہیں میں نے سنا تو گھبرا گیا، لیکن بات آئی گئی ہوگئی۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے پھر ایک جانور ذبح۔ چنانچہ اس بت نے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "ادھر آؤ۔ میری بات سنو، اور احمق نہ بنو، مکے میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تم سیدھے راستے سے نہ بھٹکو اور دوزخ کی آگ میں جلنے سے بچ جاؤ[1]"۔ یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی اور میں جان گیا کہ اس میں ضرور کوئی بھلائی ہے۔

اس اثناء میں حجاز کا ایک آدمی وہاں آنکلا۔ میں نے پوچھا کہو تمہارے علاقے حجاز میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے! کہنے لگا ہاں ہمارے یہاں ایک شخص جن کا نام نامی احمد ہے نے ظہور فرمایا ہے وہ کہتے ہیں میری دعوت پر لبیک کہو اور صرف خدائے واحد کی پرستش کر۔ میں نے اسے بتایا کہ یہی بات میں نے اس بت کی زبان سے سنی ہے۔ اس کے بعد میں نے بت کو توڑ پھوڑ دیا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں ملتمس ہوا "یارسول اللہ میں بنوخطامہ سے ہوں، میں بڑا عیاش، شرابی کبابی اور عورتوں کا رسیا رہا ہوں۔ سارا مال و متاع ان نامحمود مشاغل کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اب افلاس و بدحالی کی گرفت میں ہوں، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے" حضور اکرمؐ نے دعا کی اور تمام افعال بد سے چھٹکارا حاصل ہوا پھر میں نے چار شادیاں کیں، خدا نے مجھے اولادِ نرینہ سے نوازا[2]، قرآن حکیم کی بعض سورتیں میں نے حفظ کرلیں اور کئی حج کیے، اشعار کہے

---

[1] حدیث مخدوش ہے کہ بت نہ بول سکتا ہے اور نہ غیب جانتا ہے۔ مترجم

[2] من وطی الصی: تمام ان لوگوں سے بہتر جنہیں ان سنگریزوں پر چلنے کا اتفاق ہوا۔

جن کا ترجمہ درج ذیل ہے

۱۔ یارسول اللہ! میری اونٹنی آپ کی طرف اٹھ دوڑی، اور عمان سے عرج تک صحراؤں اور ریگستانوں کو طے کرتی چلی گئی۔

۲۔ تاکہ آپ یارسول اللہ (جو اشرف المخلوقات ہیں) میرے شفیع بنیں، اور میرا رب میرے گناہ معاف کردے اور پھر میں اپنے گھر فلج لوٹ جاؤں۔

۳۔ ان لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں جن کے دین کو میں نے ترک کر دیا اب نہ تو ان کا دین میرا دین ہے اور نہ ان کی جماعت میری جماعت ہے۔

۴۔ میں نے اپنی ساری جوانی، عیاشی اور شراب نوشی کی نذر کر دی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ برائیاں میرے جسم میں رچ بس گئیں۔

۵۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھے شراب نوشی سے بچالیا اور میرے دل میں اپنا ڈر پیدا کر دیا۔ چنانچہ زنا کی بجائے میں نے پارسائی اختیار کر لی اور یوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت میں کامیاب ہو گیا۔

۶۔ اب میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں گا۔ اسی طرح میں اس کی رضا کی خاطر روزے رکھوں گا اور حج کروں گا۔

۴۵۴۸۔ حضرت ماعزؓ تمیمی

حضرت ماعزؓ تمیمی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیب بن خالد نے جریری سے اور اس نے حبان بن عمیر سے اور اس نے جناب ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ شعبہ نے الجریری سے اس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور اس نے ماعزؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے، اس نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی۔ مجھ سے میرے ماں باپ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر اور شعبہ بن ابی مسعود الجریری نے اور یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ماعز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ بہترین عمل کون سا ہے۔ فرمایا: اللہ پر ایمان، جہاد اور حج۔ یہ تین اعمال باقی اعمال کے مقابلے میں اس طرح افضل ہیں جیسے مشرق بمقابلہ مغرب تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ میں ان کی نسبت سے ناآشنا ہوں۔ نیز یہ روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ بہترین عمل کیا ہے۔

۴۵۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ

حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ۔ ایک روایت کے مطابق یہ اور مذکور صحابی ایک ہی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی۔ یہ بصری تھے۔ ان کی حدیث احمد بن اسحاق بن صالح نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے ہنید بن قاسم سے، انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی کہ ماعز حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ

نے انہیں فرمان لکھ کر دیا کہ ماعز اپنے قبیلے کے بعد مسلمان ہو گیا ہے اور اسے کوئی نہ ستائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ

حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ۔ یہ صحابی بہ تقاضائے بشریت زنا کر بیٹھے۔ پھر حضورؐ کے سامنے اعتراف گناہ کیا اور سنگسار ہوئے۔ اس حدیث رجم کو ابن عباس، بریدہ اور ابو ہریرہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے ابو عمر کہتا ہے کہ ماعز بن مالک مدنی تھے۔ حضورؐ نے انہیں ان کے قبیلے کے نام قبولِ اسلام کا فرمان لکھ کر دیا تھا۔ انہوں نے ہی اعتراف زنا کیا تھا اور مرجوم ہوئے۔ ان کے بیٹے نے ان سے صرف ایک حدیث بیان کیا ہے۔

ابو بکر مسمار بن عمر بن عویس البغدادی وغیرہ نے ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ سے انہوں نے ابو القاسم انماطی سے، انہوں نے مخلص سے انہوں نے ابو حامد محمد بن ہارون الحضرمی سے انہوں نے اسحاق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے قاضی ابو یوسف سے انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے حضورؐ کے سامنے ارتکاب زنا کا اقرار کیا۔ حضور نے غور نہ فرمایا اور کہا چلے جاؤ وہ چہار بار آئے اور ہر بار اعترافِ جرم کیا۔ آخر کار حضورؐ نے ان کے قبیلے والوں سے پوچھا۔ کیا اس آدمی کے دماغ میں کچھ فتور ہے کیونکہ یہ آدمی چار دفعہ میرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر چکا ہے اور اجرائے حد کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ اہل قبیلہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ آدمی ذہنی لحاظ سے تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ چنانچہ آپ نے حد کا حکم دیا۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے تین ایسے آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کا نام ماعز تھا ان کے قول کے مطابق دوسرے ماعز کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بعض اسے پہلا ماعز گردانتے ہیں۔ ابو عمر کے مطابق، جس آدمی کو سنگسار کیا تھا اس کا نام ماعز بن مالک تھا اور اس کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور ماعز بن مالک التمیمی کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ یہ دوسرا آدمی ہے۔ جس کے حسب نسب کا مجھے علم نہیں اور یہی وہ شخص ہے۔ جس نے حضور سے بہتری عمل کے متعلق دریافت کیا تھا۔

۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ

حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے تذکرے میں کیا جائے گا یہ صحابی دربارِ رسالت میں بہ صورت وفد باریاب ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ

حضرت مالک بن احمرؓ۔ ہمیں ابو موسیٰ نے بتایا اسے حسن بن احمد نے اسے ابو نعیم نے اسے سلیمان بن احمد نے اسے محمد بن ہارون بن بکار بن بلال نے اور اسے صفوان بن صالح نے اسے ولید بن مسلم نے اسے سعید بن منصور الجذامی نے اور اس نے اپنے دادا مالک بن احمر کی زبانی بیان کیا کہ جب انہیں تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور درخواست کی کہ انہیں تبلیغ دین کے بارے میں اجازت نامہ عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ آپ نے

چمڑے کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھ دی:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ رقعہ محمد رسول اللہؐ کی طرف سے مالک بن احمر اور ان مسلمانوں کو جو اس کے تابع فرمان ہیں بطور امان لکھ کر دیا جا رہا ہے کہ جب تک وہ نماز قائم کئے رکھیں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے مسلمانوں کی پیروی کریں گے اور کفار سے قطع تعلق کئے رکھیں گے، مال غنیمت سے خمس ادا کریں گے اور اسی طرح مقروض مسلمانوں کے ادائے قرض میں بقدر استطاعت حصہ ادا کریں گے۔ انہیں خدائے عزوجل اور محمد رسول اللہ کی امان حاصل رہے گی"۔

اور یزید بن عبدربہ یا ابن عبداللہ الحمصی نے ولید سے یوں روایت کی کہ مجھ سے سعید بن منصور بن محرز بن مالک بن احمر العوفی نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جب تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا مجھے علم ہوا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بعد اس کے میرے دادا نے ساری حدیث بیان کی۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی

حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی۔ بعض لوگوں نے اخامر لکھا ہے۔ لیکن صحیح اخمیر ہی ہے۔ ان سے ابورزین الباہلی نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے، ابن ابی عاصم سے اس دحیم سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابورزین باہلی سے اس نے مالک بن اخیمر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ صقور (دیوث) سے نہ تو صرف (اللہ کی راہ میں خرچ) کو قبول فرماتا ہے اور نہ عدل کو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اصقور کون ہوتا ہے۔ فرمایا دیوث جسے اس کی پراہ نہ ہو کہ کون اس کی بیوی کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابو عمر کہتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ راوی نے حضور اکرمؐ سے نہیں سنی۔ اس نے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ میں نے اس حدیث کو صحاح کے کئی نسخوں میں ابو عمر سے مروی دیکھا ہے۔

۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ بن ازہر

حضرت مالکؓ بن ازہر۔ بعض نے ان کے والد کا نام ابی ازہر اور بعض نے زاہر لکھا ہے۔ انہوں نے آپؐ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں کے تلوے صاف کر رہے تھے۔ ابو عمر نے ان کے والد کا نام زاہر لکھا ہے۔

۴۵۵۵۔ حضرت مالکؓ الاشجعی

حضرت مالکؓ الاشجعی۔ انکا ذکر ہم مالک بن عوف، اشجعی کے تذکرے میں لکھیں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور ان سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہم مالک بن عوف کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

۴۵۵۶۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک

حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک: ابوموسی کی روایت ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک لکھا ہے۔ ابومنہال نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ ہم میں اشعری قبیلے کا ایک آدمی تھا جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہو

تھا، وہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں دین کی تعلیم دوں اور اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح حضورؐ ہمیں پڑھایا کرتے تھے ہم جمع ہوئے تو اس نے پانی کا ایک بڑا سا برتن اور ایک چھوٹا سا برتن منگوائے۔ پس اس نے چھوٹے برتن میں بڑے برتن سے پانی نکالا اور ہمارے ہاتھوں پر ڈال کر انہیں پاک صاف کیا۔ ابو موسیٰ نے مکمل حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۷۔ حضرت مالکؓ بن امیہ

حضرت مالکؓ بن امیہ بن عمرو السلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ ابو عمر نے مختصراً اس حدیث کی تخریج کی ہے اور نسب مالک بن امیہ بن عمرو لکھا ہے ہمیں ان کے بارے میں ابو جعفر نے بروایت یونس بن بکیر از ابن اسحاق بیان کیا ہے۔ انہوں نے بنو کثیر بن دودان بن اسد کے ان حلیفوں کا ذکر کیا ہے جو ثقف بن عمرو اس کے بھائی مدلج و مالک، عمرو کے بیٹے تھے، جو بنی حجر جو بنی سلیم سے تھے میرا خیال ہے یہ وہی ہیں۔ جو غزوہ بدر میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

۴۵۵۸۔ حضرت مالکؓ الانصاری

حضرت مالکؓ الانصاری۔ عبید اللہ بن موسیٰ سے مروی ہے انہوں موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں ایوب بن خالد سے انہوں نے مالک سے جن کا انصار سے تعلق تھا۔ ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مجالس کو ان کا حق ادا کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ اسے نہیں جانتا۔

۴۵۵۹۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان

حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان بن حارث بن عوف بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ابو سعید۔ بعض نے ابو سعید نصری لکھا ہے۔ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور احمد بن صالح المصری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انس بن عیاض نے سلمہ بن وردان سے اور اس نے مالک بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا "ضروری ہوگیا" لیکن یہ وہم ہے اور صحیح نام انس بن مالک ہے۔ ابن ابی فدیک نے سلمہ سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی۔ واقدی لکھتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مالک بن اوس شاہ سواروں میں شمار ہوتے تھے سلمہ بن وردان راوی ہے کہ میں نے انس بن مالک بن اوس عدثان سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمٰن بن اشیم کی زیارت کی اور یہ سب حضرات صحابی تھے۔ انہوں نے کبھی اپنے بڑھاپے کو نہ چھپایا اور نہ اس سلسلے میں انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث روایت کی۔ حضرت عمرؓ کی روایت، اس کا تو ہر آدمی کو علم ہے۔ عیاں را چہ بیاں۔

جناب مالک نے عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضرت عباس سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے محمد بن جبیر بن مطعم، زہری اور منکدر نے روایت کی ہے۔ فتح بیت المقدس کے موقعہ پر جناب مالک وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ۹۲ ہجری میں بہ مقام مدنیہ میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۶۰۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی

حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ بن حجر الاسلمی: انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ہجرت کی اور جحفہ کے مقام سے گزرے، تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے دریافت کیا کس کا ہے یہ اونٹ۔ انہوں نے عرض کیا بنو اسلم کے ایک شخص کا ہے۔ فرمایا سلمت: بچ گئے تم پھر آپؐ نے اونٹ کے مالک سے اس کا نام پوچھا۔ اس نے عرض کیا: مسعود، حضور اکرم نے پھر حضرت ابو بکر کو مخاطب ہو کر فرمایا: سعدت انشاء اللہ اگر خدا نے چاہا تو خوش بختی تمہارا ساتھ دے گی۔ میرا والد حضور اکرم کے قریب گیا تو آپؐ نے اسے اونٹ پر بٹھا لیا۔ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۱۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو

حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔ زعوراء عبد الاشہل کا بھائی تھا اور یہ دونوں مدینے کے پاس ایک ٹیلے پر رہتے تھے۔ جناب مالک غزوہ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک رہے تھے۔ بعد میں دونوں بھائی جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۲۔ حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری

حضرت مالکؓ بن ایاس الانصاری الخزرجی: یہ صحابی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۶۳۔ حضرت مالکؓ بن ایفع

حضرت مالکؓ بن ایفع بن کرب ہمدانی ناعظی۔ وفد ہمدان اور ناعظ کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ربیعہ بن مرثد کا تعلق ہمدان کی شاخ سے تھا۔ مجالد بن سعید جو شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ بھی انہی میں تھے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۶۴۔ حضرت مالکؓ بن بحینہ

حضرت مالکؓ بن بحینہ۔ ان کی حدیث حماد بن سلمہ نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے مالک بن بحینہ سے یوں بیان کی کہ (ایک دن) صبح کی نماز ادا کی جا چکی تھی کہ ایک شخص نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی، حضور اکرمؐ اٹھ کر اس کے پاس گئے تو باقی لوگ بھی اس کے اردگرد جمع ہو گئے، حضورؐ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعتیں اسی طرح ادا کرتے ہو؟

شعبہ، ابو عوانہ وغیرہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اور یونس بن محمد المؤدب نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے حفص بن عاصم سے اور اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی، لیکن مشہور یہ

ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی اور یہی روایت درست ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے بہ اسنادِ خود مسلم بن حجاج سے اس نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے، اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حفص بن عاصم سے اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے یہ حدیث روایت کی۔ مسلم کا قول ہے کہ قعنبی کی روایت حسب ذیل ہے عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس میں ''اپنے والد سے'' کا اضافہ غلط ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ کے والد کا نام مالک بن قشب الازدی تھا اور بحینہ اس کی ماں تھی، جو بنومطلب بن عبدمناف کے قبیلے سے تھی، لیکن بعض کا خیال ہے کہ بحینہ اس کے بیٹے عبداللہ کی ماں کا نام تھا۔ جناب عبداللہ اور مالک ہر دو کو حضور اکرمؐ کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مالک نے امیر معاویہ کے عہدِ حکومت میں وفات پائی۔

۴۵۶۵۔حضرت مالکؓ بن برھہ بن بہشل

حضرت مالکؓ بن برھہ بن نہشل المجاشعی: ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابومعشر نجیح نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب القرظی سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ مالک بن برھہ بن نہشل مجاشعی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ کیا میں اپنے قبیلے کا بہترین فرد نہیں ہوں! حضورؐ نے فرمایا اگر تم میں عقل ہے تو بلاشبہ یہ خوبی وجہ فضیلت ہوگی اگر تم میں اخلاق فاضلہ پائے جاتے ہیں تو بامروت ہوگے اور اگر تم مالدار ہو تو باحیثیت شمار ہوگے اور اگر تم دین دار ہو تو متقی اور پرہیزگار ہوگے۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تم متقی ہو تو لازماً دین دار ہوگے۔

ایک اور روایت کے مطابق جناب مالکؓ کے سلسلہ نسب میں کچھ اختلاف ہے! مالک بن عمرو بن مالک بن برھہ، یعنی سلسلہ نسب میں بعض نام رہ گئے ہیں جس کا ذکر آتا ہے۔

۴۵۶۶۔حضرت مالکؓ بن تیہان

حضرت مالکؓ بن تیہان بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالاعلم بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو (یعنی النبیت بن مالک بن اوس انصاری الاوسی مراد ہے) ایک روایت کے رو سے وہ بلی بن مرو بن لحاف بن قضاعہ کے قبیلے سے ہے۔ جو بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور مالک بن التیہان ان چھ انصار میں شامل تھے جنہوں نے حضورؐ سے عقبہ اول اور ثانی میں ملاقات کی تھی اور بنوعبدالاشہل کی روایت کے مطابق مالکؓ پہلے انصاری ہیں جنہوں نے آپؐ سے بیعت کی، بنوالنجار کا قول ہے کہ اسعد بن زرارہ نے سب سے پہلے بیعت کی، بنوسلمہ کی رائے میں یہ اعزاز کعبؓ بن مالک کو نصیب ہوا ایک اور روایت کے مطابق البراء بن معرور نے اول از ہمہ بیعت کی۔ مالکؓ اور اسید بن حضیر بنوعبدالاشہل کے نقیب تھے۔ اول الذکر بدر و احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے دور خلافت میں بمقام مدینہ ۲۰ یا ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جنگ صفین کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔ اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے حین حیات میں وفات پائی لیکن یہ غلط ہے۔

احمد بن عثمان بن ابی اور حسن بن توحن الباوری سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان النیلی الاصفہانی نے بتایا کہ ہمیں ابوالاقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی نے اور انہیں ابوالقاسم علی بن محمد الخزاعی نے اور انہی ابوسعید الہیثم بن کلیب بن

شریح بن معقل الشاشی نے انہیں ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی نے انہیں محمد بن اسماعیل بن آدم بن ابی ایاس نے انہیں شیبان ابی معاویہ نے اور انہیں عبدالملک بن عمیر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ ایسے وقت میں گھر سے باہر نکلے کہ اس وقت گھر سے نکلنا اور ملنا ملانا آپ کے معمول کے خلاف تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی وہاں آ گئے۔ ابوہریرہؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا حضور اکرمؐ سے ملنے' آپ کی زیارت اور سلام و دعا کے لئے آیا ہوں۔ جلدی ہی حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہو عمر! کیسے آئے انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! بھوک نے لاچار کر رکھا ہے آپ نے فرمایا میرا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اس پر آپ اپنے رفقا کے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے۔ جن کے پاس کھجوروں کے باغ تھے اور بکریوں کے ریوڑ۔ وہ گھر پر موجود نہ تھے حضورؐ نے ان کی بیوی سے خاوند کے بارے میں دریافت کیا تو خاتون نے جواب دیا کہ کنویں سے پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تازہ پانی کا مشکیزہ بھر لائے اور مہمانوں کو مرحبا کہہ کر ساتھ لیا اور کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ زمین پر فرش بچھا کر مہمانوں کو بٹھایا اور ایک درخت سے کھجوروں کا ایک خوشہ اتار لائے اور سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ تناول فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا ابوالہیثم! تم نے نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری خواہش تھی کہ آپؐ خود حسب ذوق انتخاب فرما کر نوش جان فرمائیں۔ چنانچہ تمام حضرات نے سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔ بعد از فراغت حضور اکرمؐ نے اپنے رفقا سے مخاطب ہو کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ یعنی ٹھنڈی چھاؤں' پاکیزہ کھجوریں اور میٹھا پانی۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۶۷۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری

حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا تعلق بنو النبیت یعنی عمرو بن مالک بن اوس سے تھا۔ جناب مالک اور ان کے بھائی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں دھوکے سے بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا تھا۔ واقدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۸۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ثعلبہ۔ ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن مندہ کی تحریروں کے ایک جزو پر لکھا دیکھا۔ اس میں مقاتل بن سلیمان نے ضحاک سے اور اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ روایت درج تھی کہ حضور اکرمؐ کے دور میں مالک بن ثعلبہ ایک امیر کبیر نوجوان تھا۔ ایک دن وہ حضورؐ کی مجلس کے قریب سے گزرا' آپ اس وقت والذین یکنزون الذھب و الفضۃ والی آیت مبارکہ پڑھ رہے تھے۔ اس نوجوان کے کان میں یہ الفاظ پڑے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا۔ تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! جو آیت آپ تلاوت فرما رہے تھے' آیا وہ اس آدمی کے بارے میں۔ جس میں سونے چاندی کے خزانے جمع کئے ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں مالک! بات تو یہی ہے۔ اس پر اس جوان نے کہا یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت عطا کی۔ شام کے آنے سے پہلے میں اپنا سارا مال و متاع اللہ کی راہ میں صرف کر دوں گا۔

چنانچہ اس نے سارا مال ومتاع اللہ کی راہ میں دے دیا۔ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۹۔حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ۔ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے مہروز کی ندی کے سیلاب کے بارے میں فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اسے روک کر باقی پانی نچلے کھیت کو دیا جائے ان سے (مالک بن ابی ثعلبہ) سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے۔جعفر کا قول ہے کہ اس کی روایت یحییٰ بن یونس نے کی۔یحییٰ کا قول ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔کیونکہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جناب مالک کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔کیونکہ ابن اسحاق کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔زیادہ سے زیادہ اس کی ملاقات تابعین سے منقول ہے۔ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۰۔حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی

حضرت مالکؓ بن جبیر بن حبال بن ربیعہ وعبل الاسلمی: ہم ان کے نسب کا ذکر ان کے چچا حارث بن حبال کے تذکرے میں کر چکے ہیں۔مالکؓ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۷۱۔حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی

حضرت مالکؓ بن الحارث الذہلی۔ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل الربعی البکری سے منسوب ہیں۔ خمخام کے لقب سے مشہور تھے۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے،ان کے بعد بہراء کا قبیلہ بھی دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ انکا وفد بکر بن وائل کے وفد میں شامل تھا۔فرات بن حبان اور بشیر بن خصاصیہ وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۲۔حضرت مالکؓ بن حارث عامر

حضرت مالکؓ بن حارث العامری: ابو یاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے ہشیم سے اس نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن حارث سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا تا آنکہ اس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔اسی طرح جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ جہنم کی آگ سے نجات پا گیا۔خدا اس آزاد کردہ عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

اسے شعبہ نے علی بن زید سے اس نے اپنے چچا مالک یا ابو مالک سے اور ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عمرو یا عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف ہے۔اسے ہم نے مالک بن عمرو السلمی کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۳۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: اسے منیع نے محمد بن میمون الخیاط سے اس نے ابن عیینہ سے اس نے زکریا سے اس نے شعبی سے بیان کیا لیکن راوی نے نام میں غلطی کی ہے، کیونکہ صحیح حارث بن مالک ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔

۴۵۷۴۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: حماد بن زید نے ایوب سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے مالک بن الحارث سے روایت کی کہ ہم چھ آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں ۲۰ رات قیام کیا۔ آپؐ بڑے رحمدل تھے، فرمایا جب تم اپنے اپنے علاقوں کو واپس جاؤ تو اپنے لوگوں کو پڑھاؤ اور انہیں ادائے نماز کا مقررہ اوقات پر حکم دو۔ اس صحابی کے والد کا نام الحویرث ہے چنانچہ ہم اسے بعد میں بیان کریں گے لیکن ابوموسیٰ نے اس کی تخریج اسی مقام پر کی ہے۔ ان کا صحیح نام الحویرث ہے۔

۴۵۷۵۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ

حضرت مالکؓ بن حارثہ: ابوموسیٰ انہیں اسماء بن حارثہ کا بھائی بتاتا ہے اور ان کا تذکرہ اسماء کے تذکرے کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

۴۵۷۶۔ حضرت مالکؓ بن حسل

حضرت مالکؓ بن حسل: یہ صاحب اپنے آدمیوں کی معیت میں بہ سلسلہ ہجرت حضور اکرمؐ کی خدمت میں باریاب ہوئے ان سے عبداللہ الاشعری نے روایت کی ہے۔

۴۵۷۷۔ حضرت مالکؓ بن الحسن

حضرت مالکؓ بن الحسن: بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے اس کی تخریج کی ہے، لیکن میرے خیال میں اسے حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ حسن بن علی الحلوانی نے عمران بن ابان سے اس نے مالک بن حسن بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرمؐ منبر پر بیٹھے تو جبریلؑ آئے اور کہا یارسول اللہؐ کہیے آمین، آپؐ نے تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے دوسرے پائے پر قدم رکھا تو جبریلؑ نے پہلی بات کو دہرایا اور حضور نے اپنی بھی بات دہرائی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا (اور ان کی کوئی خدمت نہ کی) اور مر گیا، وہ جہنمی ہے، خدا اسے برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی اسی طرح جس نے رمضان کے روزے رکھ کر خدا سے مغفرت طلب نہ کی خدا اسے بھی برباد کرے، حضورؐ نے آمین کہی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا، خ[illegible] سے بھی برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۸۔ حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ

حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ: ان سے مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر سے واپسی پر فرمایا کہ ہمیں فوری طور پر قوم کی بیٹیوں کے پاس لے چلو۔ بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے ان کی تخریج کی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور وہ ابن یزید بن ذی حمایہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ابن یزید سے ابو بکر بن ابی مریم نے ان سے روایت کی اور ابو شرحبیل مالک بن ذی حمایہ نے معاویہ بن ابو سفیان سے روایت کی اور ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں اس کا ذکر کیا ہے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۹۔ حضرت مالکؓ بن حمرہ

حضرت مالکؓ بن حمرہ بن ایفع بن کرب الہمدانی الناعطی۔ اپنے دو چچاؤں، عمرو اور مالک کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ناعط سے مراد بنو ربیعہ بن مرثد کا قبیلہ ہے اور حضور اکرمؐ کے صحابی مجالد بن سعید اور عامر بن شہر اسی قبیلے سے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۰۔ حضرت مالکؓ بن حویرث

حضرت مالکؓ بن الحویرث بن اشیم اللیثی۔ بنولیث سے ان کی نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ شباب کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے: مالک بن حویرث بن حسیس بن عوف بن جندع اور کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی لیث سے ہے مالک بن الحویرث بن اشیم بن زبالہ بن حسیس بن عبد یا لیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ان کا تعلق بنولیث سے تھا اور ان کی کنیت ابو سلیمان سعد بن لیث تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام مالک بن حارث لکھا ہے۔ شعبہ نے ان کا نام مالک بن حویرثہ بیان کیا ہے۔ وہ بصرے کے باشندے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے کچھ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں نماز سکھائی اور حکم دیا کہ جب وہ واپس جائیں تو اپنے قبیلے والوں کو نماز پڑھنا سکھائیں۔ ان سے ابو قلابہ، نصر بن عاصم اور سوار الجرمی نے روایت کی ہے۔

ہم سے الخطیب ابو الفضل عبداللہ بن احمد نے اپنے استاد ابو داؤد طیالسی سے یوں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے اس نے نصر بن عاصم سے اس نے مالک بن حویرث سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز شروع کرتے تو اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے ۷۴ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۱۔ حضرت مالکؓ بن حیدہ

حضرت مالکؓ بن حیدہ القشیری: ہم ان کا نسب ان کے بھائی معاویہ کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے عفان سے اس نے حماد بن سلمہ سے اس نے ابو قزعہ سوید

بن حجیر الباہلی سے اس نے حکیم بن معاویہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس کے بھائی مالک نے اسے کہا معاویہ: میرے ہمسائے کو محمد رسول اللہ نے پکڑ لیا ہے، آؤ ان کے پاس چلیں وہ تمہیں پہچانتے ہیں لیکن مجھے نہیں پہچانتے۔ میں اس کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، مالک نے گزارش کی کہ اس کے ہمسائے کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضور نے توجہ نہ فرمائی بعد میں اس آدمی کو آزاد فرما دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۲۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش

حضرت مالکؓ بن خشخاش العنبری (عبید اور قیس کے بھائی) حصین بن ابو الحر سے روایت ہے کہ جناب مالک اور ان کے دو چچا قیس اور عبید حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بنو عم میں سے ایک آدمی کے خلاف شکایت کی آپؐ نے انہیں فرمان لکھ دیا۔ ہم یہ واقعہ عبید بن الخشخاش کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۳۔ حضرت مالکؓ بن خلف

حضرت مالکؓ بن خلف بن عمرو بن دارم بن اسلم بن افصی (نعمان کے بھائی) دونوں بھائی اسلامی لشکر میں غزوۂ احد میں طلایہ کی خدمت پر متعین تھے۔ دونوں اس غزوہ میں شہید ہو گئے اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ سلسلہ نسب اسی طرح ہے لیکن ابو موسیٰ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

جن کا ذکر ابن حبیب اور ابن کلبی نے کیا ہے وہ دونوں خلف بن عوف بن دارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن مازن بن الحارث بن سلامان بن اسلم بن حارثہ کے بیٹے تھے۔

۴۵۸۴۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی

حضرت مالکؓ بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن الحارث بن معاویہ بن عوف بن سعید بن جعفی الجعفی بنو عدی بن کعب کا حلیف تھا۔ ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب یہی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور لوگوں نے جعفی بن مذحج لکھا ہے لیکن ابن سلام اور ابن ہشام نے انہیں عجل بن نجیم سے منسوب کر کے عجلی لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے کیونکہ صحیح جعفی ہے۔ ہم ان کا نسب مکمل طور پر ان کے بھائی خولی کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب غزوہ بدر میں موجود تھے۔ بنی عدی بن کعب کے حلیفوں میں سے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۴۵۸۵۔ حضرت مالکؓ بن دخشم

حضرت مالکؓ بن دخشم بن مالک بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ بعض لوگوں نے ان کا سلسلہ نسب مالک بن الدخشم بن مالک بن الدخشم بن مرضحہ بن غنم لکھا ہے۔ یہ صاحب بقول ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی العقبہ میں موجود تھے۔ ابو معشر لکھتا ہے کہ العقبہ میں موجود نہ تھے۔ (واقدی سے بھی ایک روایت اسی طرح کی مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بالاتفاق موجود تھے) اس غزوے میں جو شخص قیدی بنا لیا گیا تھا وہ سہیل بن عمرو تھا جس کے بارے میں عتبان بن مالک نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی تھی

کہ وہ منافق ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کیا وہ کلمہ شہادت نہیں پڑھتا؟ عتبان نے جواب دیا، پڑھتا ہے لیکن اس کے کلمے کا کیا اعتبار! حضورؐ نے پھر پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ یا رسول اللہؐ پڑھتا ہے لیکن اس کی نماز کے کیا کہنے! آپ نے فرمایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بدگمانی سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان کے اعمال ان کے حسن اعتقاد کی شہادت دیتے ہیں۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہیں حضورؐ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ ان کے دوسرے رفیق کار جناب معن بن عدی تھے۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع

حضرت مالکؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری، خزرجی، زرقی: آپ رفاعہ بن رافع کے بھائی تھے۔ جناب مالک اپنے بھائی خلاد اور رافعہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ حضور اکرمؐ ایک دفعہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ بعد از ادائے نماز حاضر خدمت ہوا اور حضورؐ اکرم اور حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ! پھر سے نماز ادا کرو کہ تمہاری نماز نہیں۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ

حضرت مالکؓ بن ربیعہ بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج ابو اسید الساعدی: ابن ہشام نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب مالک کے دادا کا نام البدن تھا نہ کہ البدی جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے شہاب زہری سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسی سے بروایت الزہری بیان کیا ہے۔ یہ صحابی انصاری، خزرجی، ساعدی تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ محمد بن اسحاق وغیرہ اور میرے چچا نے شہادت عثمانؓ سے پیشتر یہ بات روایت کی ہے۔

ہمیں ابو جعفر نے اپنے اسناد سے یونس بن بکیر سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بنو ساعدہ کے بعض اشخاص کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ کو کہتے سنا کہ اگر میں بدر کے موقعہ پر تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جہاں میں نے بلاشک وشبہ فرشتوں کو دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بھی یہ روایت کی ہے۔ نیز حضورؐ کے صحابہ میں سے انس بن مالک اور سہل بن سعد نے یہ روایت بیان کی۔ اس کے علاوہ بھی ان سے احادیث مروی ہیں۔

الخطیب عبداللہ بن ابی نصر نے اپنے اسناد سے جو ابوداؤد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم نے شعبہ بن قتادہ سے بروایت انس بن مالک سنا کہ ابو اسید الساعدی نے بتایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہترین قبیلہ بنو النجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انصار کے تمام قبیلے اچھے اور بھلے لوگ ہیں۔ بقول واقدی وخلیفہ، ابو اسید نے ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ مدائنی کا قول ہے کہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے یہی امیر معاویہ کا سال وفات ہے۔ یہی روایت ابن مندہ کی ہے۔ ایک روایت میں ۶۵ ہجری آیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انکی عمر ۷۵ سال تھی ابو نعیم اور بعض متاخرین نے کہا ہے (یعنی ابن

منده) کہ وہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے اور یہ وہم ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۸۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی

حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی۔ ان کی کنیت ابومریم تھی، اور مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے تھے۔ مرہ کی اولاد اپنی والدہ سلول بنتِ ذہل بن شیبان بن ثعلبہ سے منسوب تھی۔ جو یزید بن ابی مریم کا والد تھا۔ یہ صحابی حدیبیہ کے موقعہ پر اسلامی لشکر میں موجود تھے اور حضور اکرمؐ سے بیعت الرضوان کی تھی اور ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔

ابویاسر نے اپنے والد کے اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک جاتا ہے، بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا کہ مجھ سے اوس بن عبداللہ ابومقاتل سلولی نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے اپنے والد سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ''اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کو معاف فرما'' ایک آدمی نے حضورؐ سے تین بار گزارش کی! یارسول اللہ! جنہوں نے بال کتروائے ہیں انہیں بھی اس دعا میں شامل فرمالیجئے۔ حضورؐ نے اس کی گزارش منظور فرمائی۔ ابومریم کا قول ہے کہ حسن اتفاق سے میں نے سر منڈایا ہوا تھا، اگر مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ابومریم اس امر کا گواہ ہے کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا تھا۔ ہم نے اس واقعہ کو بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۹۔ حضرت مالکؓ الرؤاسی

حضرت مالکؓ الرؤاسی: وکیع بن جراح نے اپنے والد سے اس نے طارق بن علقمہ بن مددی سے اس نے عمرو بن مالک الرواسی سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے بنوکلاب کے ساتھ مل کر بنواسد پر حملہ کیا چنانچہ اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں سے زنا کیا۔ جب حضورؐ کو اس ناشدنی کا علم ہوا تو آپؐ نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے لئے بددعا کی۔ جب مالک کو پتہ چلا تو اپنے ہاتھوں کو باندھ کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی کی تین بار درخواست کی مگر حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ مالک نے کہا، بخدا اگر خدا سے اس کی خوشنودی کی درخواست کی جائے تو وہ مان لیتا ہے اس پر حضورؐ نے اپنا چہرہ مبارک اس کی طرف پھیرا مالک نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے کیے پر نادم ہوں اور اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے دربار خداوندی میں مالک کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ ابومندہ، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۰۔ حضرت مالکؓ بن زاہر

حضرت مالکؓ بن زاہر: ایک روایت میں ان کا نام مالک بن ازہر درج ہے اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی مصاحبت میسر آئی تھی۔ یہاں ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۱۔ حضرت مالکؓ بن زمعہ

حضرت مالکؓ بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔ یہ قدیم

الاسلام لوگوں میں سے تھے اور اپنی بیوہ عمرہ بنت السعدی عامریہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ صحابی جناب سودہ بنت زمعہ (جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں) کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابوالسائب

حضرت مالکؓ ابوالسائب الثقفی: عطا بن سائب کے دادا تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھا اسے جنت میں داخلہ ملے گا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد

حضرت مالکؓ بن سعد مجہول: ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ملیکہ بنت الحارثِ المالکیہ سے جس کا تعلق بنو مالک بن سعد سے ہے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میری ماں نے میرے دادا مالک بن سعد سے سنا کہ حضور اکرمؐ سے جرابوں پر مسح کے بارے میں پوچھا فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن کی اجازت ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابوسمح

حضرت مالکؓ ابوالسمح۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے خادم تھے اور یحییٰ بن یونس نے اس روایت میں ان کا ذکر کیا ہے جو جعفر نے ان سے نقل کی ہے حاکم ابواحمد نیشاپوری راوی ہیں کہ ابوالسمح بعد میں کہیں گم ہی ہو گئے کیونکہ ان کی جائے وفات کا علم نہیں ہو سکا ہم بعد میں ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان کریں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید

حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن الابجر (اور ابجر سے مراد خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی خدری ہے جو ابوسعید خدری کے والد تھے) یہ صاحب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور انہیں عراب بن سفیان کنانی نے قتل کیا تھا۔ جب احد میں حضور اکرمؐ کے چہرے مبارک پر زخم آیا تو مالک بن سنان نے حضورؐ کے خون کو چوس کر نگل لیا۔ اس پر حضور نے فرمایا، جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس کے خون میں میرا خون شامل ہو گیا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے ایک موقع پر جناب مالک تین دن بھوکے رہے اور کسی سے کچھ نہ مانگا۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے، جس کی پارسائی نے اسے سوال نہ کرنے دیا وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔

۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری

حضرت مالکؓ بن سنان بن مالک النمری: یہ صحابی صہیب بن سنان کے بھائی تھے۔ اسدی نے ابوعمر پر الطور استدراک بیان کیا۔

۴۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری

حضرت مالکؓ بن صعصعہ الانصاری الخزرجی المازنی: ان کا تعلق مازن بن نجار سے تھا، یحییٰ بن محمود نے اس اسناد سے جو ابو الحسین مسلم بن حجاج تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مثنی نے اس سے محمد بن ابی عدی نے اس نے سعید سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس بن مالک سے اس نے مالک بن صعصعہ سے جوان کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا سنا اس نے کہا کہ حضور اکرمؐ سے میں نے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آپؐ بیداری اور نیند سے ملتی جلتی حالت میں کعبے کے پاس تھے کہ حضورؐ نے سنا کہ ایک شخص دو (ابو بکرؓ اور عمرؓ) کے درمیان تیسرے کو بلا رہا ہے۔ آپؐ اس کے ساتھ چل دیئے۔ پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آب زمزم تھا۔ پھر آپ کا سینہ (آپ نے اشارہ کر کے فرمایا) یہاں سے وہاں تک کھولا گیا۔ جناب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ حضورؐ کا اس سے کیا مقصد تھا۔ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ کی مراد اسفل بطن تھی (معلوم ہوتا ہے کہ پریس کی غلطی سے اعلیٰ کی جگہ اسفل کا لفظ چھپ گیا ہے، کیونکہ دل کا مقام اوپر سینے میں ہے پیٹ میں نہیں۔ مترجم) پھر اس نے آپ کا دل نکالا۔ زمزم کے پانی سے دھو کر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور ایمان اور حکمت کے انوار سے بھر دیا۔ پھر ایک سفید رنگ کی سواری لائے جس کا نام براق تھا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ جس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک آدمی کی نگاہ جاتی تھی۔ حضور کو اس پر سوار کیا گیا اور آپؐ پہلے آسمان کے دروازے پر پہنچے اور جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے نام و پتہ دریافت کرنے کے بعد دروازہ کھول اور حضور اکرمؐ کو خوش آمدید کہا۔ وہاں آپؐ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ تفصیل احادیث میں مذکور ہے۔ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ سے۔ تیسرے میں حضرت یوسفؑ سے چوتھے میں حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں میں حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے آگے بڑھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ تو انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور اہلاً وسہلاً مرحباً کہا اور اخ صالح اور نبی صالح کے لقب سے مخاطب کیا۔ جب حضورؐ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھے، تو آپؐ کے کانوں میں رونے کی آواز آئی۔ عالم قدس سے آواز آئی موسیٰ کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا "الہ العالمین! اس جوان کو تو نے میرے بعد نبی بنا کر بھیجا، لیکن جنت میں ان کی امت کے آدمیوں کی تعداد میری امت کے آدمیوں سے زیادہ ہو [1] گی۔ بعدہ آپ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ واقعات حدیث میں مذکور ہیں۔

بعدہ حضور اکرمؐ نے چار نہریں جن میں دو ظاہر اور دو پوشیدہ تھیں، بہتے دیکھیں۔ آپؐ نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی نہریں تو جنت کی دو نہریں ہیں اور ظاہری نہروں سے مراد دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔ پھر آپ کو جبریل بیت المعمور تک لے گئے۔ حضورؐ نے دریافت کیا بیت المعمور کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو انہیں پھر دوبارہ یہاں داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ آخر میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ آپ نے دودھ والے پیالے کو پسند کیا۔ جس کی جبریل علیہ السلام نے تصویب کی پھر پچاس نمازیں فرض کی گئی۔ الی آخر القصہ۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

---

[1] حدیث مخدوش ہے پیغمبر سیاسی لیڈر نہیں ہوتے۔ مترجم

۴۵۹۸۔ حضرت مالکؓ بن ضمرة

حضرت مالکؓ بن ضمرة الضمری۔ کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ فضیل بن مرزوق نے جبلہ بنت مصفح سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا مالک بن ضمرہ نے اپنے ہتھیاروں کے بارے میں وصیت کی کہ ان کی وفات کے بعد مہاجرین بنوضمرہ کو اس شرط پر دے جائیں کہ وہ انہیں اہل بیت کے خلاف استعمال نہ کریں۔ جناب مالک نے امیر معاویہ کے زمانے میں وفات پائی۔ جناب جبلہ کو حضور اکرمؐ کی مصاحبت کا موقعہ میسر آیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۹۔ حضرت مالکؓ بن طلحہ

حضرت مالکؓ بن طلحہ۔ جعفر کا قول ہے کہ انہیں علی بن المدینی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۰۔ حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ

حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ الوداعی: اہل کوفہ سے تھے اور تابعی تھے یہ بھی روایت ہے کہ وہ زمانہ قبل از اسلام میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۱۔ حضرت مالکؓ بن عامر ہانی

حضرت مالکؓ بن عامر ہانی بن خفاف: وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل شعر ایک نعتیہ قصیدہ کا پڑھا۔

اتیت النبی علی نایة فبایعته غیر مستنکر

میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں باوجود بعد مسافت کے حاضر ہوا اور خوشی سے ان کی بیعت کرلی۔

جناب مالک نے اس قصیدے میں (جس میں یہ شعر مذکور ہے) قادسیہ کی جنگ اور فتح عراق کا بھی ذکر کیا ہے۔ نیز آپ ان لوگوں میں پہلے نمبر پر تھے، جنہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کرکے مدائن پر حملہ کیا تھا۔ ذیل کے رجزیہ اشعار ان ہی سے منسوب ہیں۔

امضوا فان البحر بحر مامور والاول القاطع منکم ماجور

(ترجمہ۔ آگے بڑھو کہ دریا کو ہمارے حکم کے ماتحت کردیا گیا ہے اور جو شخص اس کو پہلے عبور کرے گا اسے خدا کے یہاں سے اجر ملے گا)

قد خاب کسری وابوہ سابور ما تصنعون والحدیث ماثور

(ترجمہ۔ کسریٰ اور اس کا باپ شاہ پور ناکام ہوچکے ہیں۔ تم کیا کررہے ہو حالانکہ حضور اکرمؐ سے یہ حدیث (ھلک کسری ولا کسری بعدہ) منقول ہے۔

بعد میں وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ان کے صاحبزادے سعد بن مالک اہل عراق کے اشراف میں شمار ہوتے تھے۔یہ امر ابوعمر کی روایت پر غسانی کا اضافہ ہے۔

۴۶۰۲۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادہ: ایک روایت میں ان کا نام ابن عبداللہ، ابوموسیٰ الغافقی مذکور ہے۔اور غافق کا نسب العاص بن عمرو بن مازن بن الازد بن الغوث مصری یا شامی ہے۔یہ صحابی تھے۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کہ بتایا ہم سے عقبہ بن مکرمؒ نے ان سے عبدالغفار بن داؤد الحرانی نے، ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عمرو بن حارث نے یحییٰ بن میمون الحضرمی ابی وداعہ الحمیدی سے بیان کیا کہ میں مالک بن عبادہ ابی موسیٰ الغافقی اور عقبہ بن عامر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضور اکرمؐ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، کہنے لگے یا تو میں بچ گیا اور یا غرق ہو گیا۔حضور اکرمؐ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔فرمایا تم قرآن کو مضبوطی سے پکڑو۔کیونکہ تمہیں بعد میں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو احادیث کا تعاقب کریں گے۔جسے کوئی صحیح بات معلوم ہو تو ضرور بیان کرے اور جس نے مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا مقام جہنم میں بنالے۔ انہوں نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۰۳۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادۃ ہمدانی: یہ صاحب مالک بن مرہ اور عقبہ بن نمر کی معیت میں ہمدانی وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۴۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الاوسی: بروایت ابوموسیٰ، جعفر کا قول ہے کہ یہ صحابی تھے۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ اگر کوئی لونڈی (غیر منکوحہ) زنا کی مرتکب ہو تو اسے درے مارے جائیں اگر دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے، تو یہی سزا دی جائے۔یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اس نے شبل بن حامد بن مالک بن عبداللہ الاوسی سے اسی طرح روایت کی ہے اور ابن شہاب سے اختلاف کیا ہے۔اس سے مالک نے بروایت عبیداللہ اس نے ابوہریرہ اور زید بن خالد سے بہ اتفاق معمر بیان کیا اور عقیل نے ابن شہاب سے، اس نے عبیداللہ سے اس نے شبل بن خلید المزنی سے اس نے مالک بن عبداللہ الاوسی سے روایت کی۔زبیدی نے اسی طرح روایت کی ہے، جو عقیل نے روایت کی ہے۔بقول ابوعمر، اکثر محدثین یونس کی روایت کو جو ابن شہاب سے مروی ہے درست کہتے ہیں ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۵۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری بن افلت بن مسلسلہ بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود بن سلامان بن عنین بن سلامان بن ثعل بن عمرو بن الغوث بن طئی الطائی: حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے دو بیٹے تھے مروان اور

15710

ایاس اور دونوں شاعر تھے۔ یہ روایت ابن الکلبی کی ہے۔

۴۶۰۶۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان بن سرح بن عمرو بن وہب بن الاقیصر بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن افتل (یعنی خثعم ابو حکیم الخثعمی) یہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنے اسناد سے جس کا سلسلہ عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ ہم سے وکیع نے اس نے محمد بن عبداللہ الشعیثی سے، اس نے لیث بن متوکل سے، اس نے مالک بن عبداللہ الخثعمی سے روایت کی کہ جناب مالکؓ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ وکیع نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے، لیکن صحیح نام متوکل بن لیث ہے۔

مالک نے یہ حدیث حضور اکرمؐ سے نہیں سنی، بلکہ حضرت جابر سے سنی ہے، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سنی تھی۔ ہم نے اسے بالتفصیل کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے۔ جناب مالک غزوۂ روم میں لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہ کے عہد کے دوران میں نیز اس سے پیشتر اور یزید اور عبدالملک بن مروان کے عہد میں متواتر چالیس برس اس منصب پر متعین رہے۔ جب فوت ہوئے تو ان کی قبر پر چالیس سالہ خدمت کی قدر دانی کے صلے میں فی سال ایک علم کے حساب سے چالیس علم توڑے گئے۔ یہ صاحب بڑے شب زندہ دار اور صالح آدمی تھے۔ تابعی تھے حضورؐ سے ملاقات ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو محمد بن ابو القاسم الدمشقی نے روایت بیان کی کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ ان سے ابو محمد بن اکفانی نے کہا کہ اس سے عبدالعزیز الکنانی نے اس سے ابو محمد ابن ابو نصر نے اس سے ابو القاسم بن ابی للقب نے اس سے احمد بن ابراہیم نے اس سے ابن عائذ نے کہا کہ ہم سے محمد بن شعیب نے اس سے نصر بن حبیب السلامی نے بیان کیا کہ امیر معاویہ نے جناب مالک بن عبداللہ الخثعمی اور عبداللہ بن قیس الفزاری کو لکھا کہ خمس علیحدہ کرتے وقت مال غنیمت سے بہترین مال میرے لئے منتخب کرلیا جائے۔ عبداللہ نے اس حکم کی تعمیل کی، لیکن مالک نے اسے قابل اعتنا نہ گردانا۔ جب وہ (عبداللہ) امیر معاویہ سے ملنے آئے تو انہیں فوراً باریابی کا موقع مل گیا اور امیر معاویہ، عزت اور احترام سے پیش آئے۔ اس پر عبداللہ نے کہا اے امیر! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، لیکن عبداللہ نے نہ کی۔ میں نے آپ کے قاصد کو فوراً بلالیا اور اسے اچھی اچھی اشیاء کے انتخاب کی اجازت دے دی۔ امیر نے کہا ہاں یہ درست ہے تو نے خدا کا حکم نہ مانا لیکن میرا حکم مان لیا۔ مالک نے خدا کا حکم مانا لیکن میرے حکم کی پرواہ نہیں کی۔ جب جناب مالک دربار میں داخل ہوئے تو امیر نے دریافت کیا تم نے کیوں میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، خدا ہم دونوں کو غرق کرے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو جہنم کے ایک کونے میں گھسا بیٹھا ہو اور دوسرے کونے میں فرشتوں نے مجھے جکڑ رکھا ہو۔ تو مجھ پر لعنت بھیجے۔ میں اسے تیرا فعل قرار دوں اور تو اسے میرا فعل قرار دے۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ امام بخاری نے مالک بن عبداللہ بن سنان اور مالک بن عبداللہ الخزاعی کو جس کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دو مختلف آدمی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن مندہ کے اس قول سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ دونوں آدمی حقیقتاً ایک ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ بلاشبہ یہ دو مختلف آدمی ہیں

اور دونوں اتنے معروف ہیں کہ انہیں ایک سمجھ لینا بالکل غلط ہے۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ آیا اول الذکر صحابی تھے یا نہیں۔

۴۶۰۷۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الخزاعی: ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھنے اور لڑائیوں میں شریک ہونے کا انہیں موقع ملا۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عبید اللہ بیان کیا گیا ہے، ایک روایت میں ابن ابی عبید اللہ آیا ہے لیکن زیادہ تر مالک بن عبید اللہ ہی مشہور ہے۔

ابوالفرج ثقفی نے اپنے اسناد میں جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے، بیان کیا کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اس سے مروان بن معاویہ نے اس نے منصور بن حیان سے، اس نے سلیمان بن بشیر الخزاعی سے اس نے اپنے ماموں مالک بن عبداللہ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور انہوں نے آپؐ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں، لیکن وہ کہتے میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو فرض نمازوں میں حضور اکرمؐ کی طرح مقتدیوں کی آسانی کا خیال رکھتا ہو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۸۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ معافری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ (ایک روایت میں ان کا نام ابن عبدۃ المعافری مذکور ہے) یہ مصر میں جا بسے تھے۔ یحیٰی بن محمود نے ہمیں اس اسناد سے جو عمرو بن ضحاک تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم سے عیاش بن ولید نے اس سے عبداللہ بن زید نے اس سے سعید بن ابی ایوب نے اس سے عیاش بن عباس نے اس سے جعفر بن عبداللہ نے اس سے مالک بن عبداللہ المعافری نے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں، جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تیرا رزق ہے وہ خود بخود پہنچ جائے گا۔ اسے نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے جعفر بن عبداللہ بن الحکم سے اس نے خالد بن رافع سے روایت کی۔ ہم اسے حرف 'خاء' کے تحت بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۹۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ ہلالی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الہلالی۔ واقدی نے کبیر بن عبداللہ المزنی سے اس نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اس نے عبداللہ بن المالک الہلالی سے، اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ! اعراف میں کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا جو لوگ کہ اللہ کی راہ میں بغیر اجازت والدین لڑنے کو نکلے اور شہید ہو گئے۔ اب ان کا درجہ شہادت پر فائز ہونا دوزخ سے روکتا ہے اور والدین کی نافرمانی جنت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۰۔ حضرت مالکؓ والد عبداللہ

والدِ عبداللہ آخر حسب روایت ابوموسیٰ: عبدان نے اپنی سند سے حسن بن یحیٰی سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن منادی کرائی کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی

داخل نہیں ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاسق و فاجر کو خدمت دین پر آمادہ کر دیتا ہے۔ بقول راوی عبدان سے اسی طرح مروی ہے۔ نیز اس نے راوی کا نام عبداللہ بن کعب بن مالک لکھا ہے جو والد کی بجائے دادا سے منسوب ہیں۔ سفیان بن حسین نے زہری سے یہ روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدة الہمدانی

حضرت مالکؓ بن عبدة الہمدانی: ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے، جو زرعہ بن سیف بن ذی یزن نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت تحریر کیا تھا جب اس نے معاذ بن عبداللہ بن زید، مالک بن عبادہ اور عقبہ بن عمرو کو حضورؐ کے پاس بھیجا تھا اور ان لوگوں کو آپ سے متعارف کرایا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ

حضرت مالکؓ بن عتاہیہ بن حرب بن سعد الکندی: یہ صحابی مصری تھے۔ بکر بن ابراہیم نے ابن لہیعہ سے، اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مخیس بن ظبیان سے اس نے عبدالرحمان بن حسان سے اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عشار کو پائے اس قتل کر دے (عشار ایک شاعر کا نام ہے۔ جو بدگو شاعروں کی طرح حضور اکرمؐ پر ہجو کرتا تھا) یحییٰ بن القطان نے ابن لہیعہ سے اسی سند اور متن سے یہ روایت بیان کی ہے اور محمد بن معاویہ نے بھی ابن لہیعہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ قتیبہ نے بھی ابن لہیعہ سے روایت کی ہے لیکن اس نے نہ مخیس کا ذکر کیا ہے اور نہ عبدالرحمٰن بن حسان کا۔

ابو یاسر نے اپنی سند سے ہمیں عبداللہ بن احمد سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ہم سے موسیٰ بن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حسان سے اس نے مخیس بن ظبیان سے، اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی عشار کو پائے اسے قتل کر دے۔ اس اسناد میں عبدالرحمان کا ذکر مخیس سے پہلے آیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ

حضرت مالکؓ بن عقبہ یا عقبہ بن مالک (کہتے ہیں آخر الذکر صحیح ہے) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے بشر بن عاصم نے روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی

حضرت مالکؓ بن عمرو الاسدی: ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور بنو غنم بن دودان اسلام لا چکے تھے۔ چنانچہ یہ سارا قبیلہ (مردوں اور عورتوں سمیت) ہجرت کر کے مدینہ آ گیا۔ ان میں مالک بن عمرو بھی شامل تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۵۔حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی

حضرت مالکؓ بن عمرو البلوی: ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے سنبر کے تذکرے میں ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۶۔حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی

حضرت مالکؓ بن عمرو التمیمی۔ان کا ذکر ان لوگوں میں ملتا ہے جو بنوتمیم کے اس وفد میں شامل تھے جو حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۷۔حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری

حضرت مالکؓ بن عمرو بن ثابت الانصاری: ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور ابوحبہ ان کی کنیت تھی۔ابوحاتم الرازی نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی ان کا ذکر کریں گے۔

۴۶۱۸۔حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی

حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی: طارق بن علقمہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے تخریج کی ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ صاحب الرؤاسی کی بجائے الکلابی ہیں۔جن سے زرارہ بن اوفیٰ نے روایت کی ہے۔کیونکہ رواسا سے مراد ابن الکلاب ہی ہے اور اس کا ذکر ہم مالک العقیلی کے تحت کر آئے ہیں۔(باوجود تلاش مجھے یہ نام نہیں ملا)

۴۶۱۹۔حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی

حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی: یہ لوگ بنوعبدالشمس کے حلیف تھے۔یہ صحابی اپنے دو بھائیوں ثقف اور مدلج جو عمرو کے بیٹے تھے کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔جناب مالک کو جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ابن اسحاق کی روایت کے مطابق جناب مالک اور ان کے دو بھائی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ عمرو کے بیٹے مدلج اور کثیر تھے۔اس کی تینوں نے تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کا خیال ہے کہ مالک بن عمرو، ثقف بن عمرو کے بھائی تھے اور یہ لوگ بنوحجر سے ہیں جو بنوسلیم سے منسوب ہیں لیکن ابوعمر کا کہنا ہے کہ یہ لوگ سلمی ہیں جو بنوعبدشمس کے حلیف تھے۔ہم "ثقف" کے لفظ کے تحت لکھ آئے ہیں کہ یہ لوگ اسدی ہیں یا اسلمی ہیں لیکن انہوں نے وہاں یہ نہیں کہا تھا کہ جناب مالک اسلمی ہیں۔اس لئے ابوعمر کو اب سوچنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے۔

ابن الکلبی نے جناب مالک کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان عمرو کے بیٹے تھے۔جن کا تعلق بنوحجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے تھا یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور یہ لوگ بنوغنم بن دودان بن اسد کے حلیف تھے۔اس بنا پر اس کا سلسلہ نسب بنوعدوان یا سلیم سے منسلک ہوگا اور بنوغنم بن دودان ان کے حلیف ہوں گے اور بنوغنم عبدشمس کے حلیف ہیں۔جس شخص نے جناب مالک کو اسدی لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنواسد کے حلیف تھے اور جس نے انہیں بنوعبدشمس کا حلیف لکھا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بنوغنم کے حلیف تھے اور بنوغنم بنوعبدشمس کے اور حلیف کے حلیف کو حلیف سمجھا جاتا تھا۔

۴۶۲۰۔ حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک

حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک بن عمرو بن مبذول اور وہ عامر بن مالک بن النجار انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ مالکؓ اس جمعے کے دن فوت ہوئے تھے جس دن حضور اکرمؐ مسلح ہو کر احد کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر احد کی طرف کوچ فرمایا تھا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۱۔ حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری

حضرت مالکؓ بن عمرو القشیری: انہیں کلابی، العقیلی اور انصاری بھی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام کے بارے میں بھی کئی روایات ہیں۔ مالک بن عمرو، عمرو بن مالک ابی بن مالک اور مالک بن حارث وغیرہ۔ علی بن زید نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن عمرو القشیری سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا اس نے نارِ جہنم سے بچاؤ کر لیا۔ اس کے آزاد کردہ جسم کے بدلے میں اس کے جسم کو آزادی مل جائے گی۔ ان سے صرف اس حدیث کو علی بن زید نے زرارہ سے اس نے مالک بن عمرو سے (مذکورہ بالا اختلاف کے مطابق) بیان کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس حدیث کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

امام بخاری نے مالک بن عمرو عقیلی کو مالک بن عمرو القشیری سے مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ ابو حاتم کے خیال کے مطابق دونوں ایک ہیں۔ ابو احمد عسکری نے ابو صخر عقیلی کے تذکرے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد مالک بن عمرو عقیلی ہیں لیکن امام بخاری نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔ ہم اس پر پھر گفتگو کریں گے تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی

حضرت مالکؓ بن عمیر الحنفی الکوفی زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں لیکن حضور اکرمؐ سے ان کی ملاقات ثابت نہیں جناب سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع الحنفی سے اور اس نے مالک بن عمیر سے (بقول سفیان ثوری وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں) یوں روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی "یا رسول اللہؐ" میرے والد نے آپ کی شان میں گستاخی کی اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ حضورؐ نے ناگواری کا اظہار نہ کیا۔ بعد میں ایک اور آدمی آیا اس نے بیان کیا یا رسول اللہ! میرے باپ نے آپؐ کی شان میں گستاخی کی مگر میں نے اسے قتل نہیں کیا حضور اکرمؐ نے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے بہ قول ابو عمر یہ روایت حضور اکرمؐ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۲۳۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی

حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک بن بربہہ بن نہشل المجاشعی: ابو حفص نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کا ذکر مالک بن بربہہ کے تحت کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی ایک جماعت کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حضورؐ کے حجرے کے پاس زور زور سے چیخنے لگ گئے۔ آپؐ نے شور کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بنو عنبر کا وفد ہے جو ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حضورؐ

فرمایا انہیں کہو کہ اندر آجائیں اور آرام کریں۔ انہوں نے کہا ہم اپنے سالار قافلہ درداں بن مخرم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارکانِ
جلدی میں اپنے سردار کو، اپنی سواریوں اور سازوسامان کی حفاظت کے لئے وہیں چھوڑ آئے تھے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت
گزارش کی، یارسول اللہ! اہل وفد اپنے اس سردار کا انتظار کر رہے ہیں جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب وہ حضور
کے دروازے پر آیا۔ اس نے اجازت مانگی اور حضورؐ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اتنے میں عیینہ بن حصن، بنو عنبر کے
قیدیوں کو آپ کے سامنے لائے، اہل وفد نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں بطورِ مسلمان حاضر ہوئے ہیں۔
لئے ہمارے آدمیوں کو جنگی قیدی نہ گردانا جائے۔ عیینہ بن حصن نے کہا۔ بخدا تم میں سے کسی شخص کو رہائی نہ ملے گی جب تک
اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا نہیں سیکھ لیتا۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنی تمیم میں تم میں سے تین کو آزاد کر دوں گا اور تین تمہیں بخش دوں گا اور تین کو گرفتار کروں گا۔ اس پر
ع بن حابس نے آپؐ سے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کی۔ چنانچہ فرزدق نے عیینہ بن حصن کے منصب پر اتراتے ہوئے

وعند رسول الله قام ابن حابس بخطة اسوار الى المجد حازم

حضور اکرمؐ کے سامنے ابن حابس اس سرزمین کھڑا ہوا جو شاہ سواروں کی زمین ہے اور وہ عزت کی طرف احتیاط سے
بڑھا۔

له اطلق الاسرى التى فى قيودها مغللة اعناقها فى الشكائم

(ترجمہ۔ حضور نے تمام ان قیدیوں کو جو ان کی قید میں تھے چھوڑ دیا اور جن کی گردنوں میں طوق تھے ابوموسیٰ نے اس کی
تخریج کی ہے)

۴۶۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی

حضرت مالکؓ بن عمیر السلمی۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے ساتھ فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شامل تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ
میں ہوتا ہے۔ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ وہ حضورؐ کے ساتھ مذکورہ بالا غزوات میں شریک تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ!
میں شاعر ہوں، آپ ازراہ کرم اس باب میں میری راہ نمائی فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز تیرے پیٹ کو پیپ سے
بھر دے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے اشعار سے بھرا جائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ

حضرت مالکؓ بن عمیرہ ابوصفوان: عبدان اور ابن شاہین وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر
ہے۔ بعض نے انہیں اسدی لکھا ہے اور بعض نے بنو عبدالقیس۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہم سے ابویاسر بن حبہ
نے اس اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے اس سے
شعبہ نے اس نے سماک بن حرب کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابوصفوان مالک بن عمیر الاسدی سے سنا۔ محمد بن جعفر نے عمیر کی جگہ عمیرہ

لکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ہجرت سے پہلے مکے میں آئے اور ایک شخص نے ان سے شلوار خریدی اور مجھ سے حسن سلوک سے پیش آیا۔ ابن مہدی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور نام مالک بن عمیرہ بتایا ہے۔ سفیان نے سماک بن حرب سے اس نے سوید بن قیس سے یہی نام سنا ہے لیکن کنیت نہیں بتائی ہے۔ عمرو بن حکام اور یحیٰی بن ابی طالب نے بروایت یزید بن شعبہ ان کا نام ابن عمیرہ بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ

حضرت مالکؓ بن عمیلہ بن السباق بن عبدالدار: موسی بن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی

حضرت مالکؓ بن عوف الاشجعی: ایک روایت میں ابو عوف ہے۔ ابوموسیٰ نے (کتابتہً) ہمیں بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی زبانی سنا کہ ہمیں سلیمان بن ابراہیم نے' اسے علی بن محمد الفقیہ نے اسے احمد بن محمد بن ابراہیم نے اسے محمد بن عبدالوہاب نے اسے آدم بن ابوایاس نے اسے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اسے عبداللہ بن ولید نے محمد بن اسحاق سے جو آل قیس بن مخرمہ کا آزاد کردہ غلام تھا بیان کیا کہ مالک الاشجعی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یارسول اللہ! میرا بیٹا عوف قید میں ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کہلا بھیجو کہ کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کرے دشمنوں نے انہیں چمڑے میں جکڑ رکھا تھا اس ورد سے وہ ان کے جسم سے علیحدہ ہو کر گر پڑا۔ ان کی ایک اونٹنی پاس کھڑی تھی اس پر سوار ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ان لوگوں کے گھر کے پاس سے (جنہوں نے انہیں قید کیا ہوا تھا) گزرے تو زور سے نعرہ مارا۔ وہ سب ان کے پیچھے اٹھ دوڑے تا آنکہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ جب ان کے والد نے ان کی آواز سنی تو خوشی سے اچھل پڑے۔ اس پر آیت اتری:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کر دیتا ہے)

السدی راوی ہے کہ عوف بن مالک کا بیٹا قید تھا اور سالم بن ابی الجعدان کی روایت ہے کہ بنو اشجع کے ایک آدمی کے لڑکے کو دشمنوں نے قید کر لیا۔ اس کا باپ حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ (راوی نے دونوں کا نام نہیں بیان کیا)

مسعر نے علی بن ندیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ فلاں قبیلے نے میری بکریاں چرا لی ہیں۔ فرمایا خدا کے دربار میں عرض کر یا کوئی اور بات اس سے ملتی جلتی فرمائی ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری

حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر ہوازن النصری: ان کی کنیت ابوعلی تھی یہ صاحب جنگ حنین میں لشکر کفار کے سردار تھے جب مسلمانوں کی شکست کے بعد کفار کو شکست ہوئی۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس تک پہنچتا ہے۔ ابن اسحاق سے یوں روایت کی اس نے بتایا کہ اسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے

عبدالرحمٰن بن جابر سے اس نے اپنے باپ جابر بن عبداللہ اور عمرو بن شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اور عبداللہ بن مکرم بن عبدالرحمٰن ثقفی سے حنین کی جنگ کے بارے میں سنا جب حضور اکرمؐ حنین کی جنگ کے لئے ان کی طرف روانہ ہوئے اور وہ مقابلے کے لئے حضور کی طرف بڑھے، اس بارے میں ان کے بیانات مختلف ہیں، لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ جب حضور اکرمؐ فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو مالک بن عوف نصری نے بنو نصر، بنو جشم، بنو سعد، بنو بکر اور بنو ہلال کے بعض فوجی دستے جمع کئے اور بنو عمرو عامر کے کچھ لوگ اور عوف بن عامر بنو مالک اور بنو ثقیف کے حلیف بھی جمع ہو گئے۔ پھر وہ سب حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ میدان جنگ میں پہنچ کر مالک بن عوف نے اپنے لشکر سے کہا۔ جب تم دشمن کو دیکھو تو اپنی تلواروں کے نیام توڑ دو اور مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرو کہ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔

اس کے بعد ابن اسحاق کہتا ہے کہ مجھ سے عاصم نے اور اس نے عبدالرحمان بن جابر سے اس نے اپنے والد جابر سے یوں روایت کی کہ والد نے وادی حنین کی گھاٹیوں میں اپنے لشکر کو ادھر ادھر چھپا دیا۔ حضور اکرمؐ تشریف لائے تو مسلمانوں کو ساتھ لئے صبح کے جھٹ پٹے میں وادی میں اترے۔ ناگہاں کفار کے سواروں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں بدحواسی میں تتر بتر ہو گئے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چند افراد اہل بیت کے اور کچھ آدمی صحابہ سے رہ گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دائیں طرف منہ کر کے فرمایا "اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں" اس کے بعد آپ نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ اسلامی لشکر کو آواز دو کہ وہ میدان جنگ کی طرف مڑیں۔ حضرت عباس نے بہ آواز بلند پکارا "اے انصار! اے مہاجرین! یہ آواز ان کے کان میں پڑنے کی دیر تھی کہ مسلمان لبیک لبیک کہتے واپس مڑے۔ میدان جنگ میں پہنچنے کی دیر تھی کہ حضور کے ارد گرد قیدیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع کر دیئے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عوف اپنے گھوڑے مجاج پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہوا لیکن گھوڑا اڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی جگہ سے ذرا نہ ہلا۔ اس نے گھوڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اقدم مجاج انه يوم نكر — مثلی علی مثلک يحمی ويكر

اے مجاج قدم آگے بڑھا کہ آج بڑا سخت دن ہے میرے جیسا آدمی تجھ جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور دشمن پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے۔

ويطعن الطعنة تهوی وتهر — لها من الجوف نجيع منهمر

وہ گھوڑے پر سوار ہو کر نیزے سے اوپر اور نیچے زخم لگاتا ہے اور دشمن کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا خون جاری کر دیتا ہے۔

ويقلب العامل فيها منكسر — اذا خزالت زمر بعد زمر

(ترجمہ۔ اور جنگ میں وہ بہادر سپاہی کو عاجز کر دیتا ہے جب لوگ جوق در جوق رسوا اور ذلیل کر دیئے جاتے ہیں)

جب مشرکین جنگ میں شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو مالک بن عوف طائف چلا گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مالک بن عوف اسلام قبول کر کے میرے پاس آ جائے تو میں اس کے اہل و عیال اور مال و متاع کو اس کے سپرد کر دوں گا جب مالک کو یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان ہو گیا اور حضورؐ جعرانہ سے روانہ ہونے کو تھے کہ مالک حاضر ہو گیا۔ آپؐ نے اسے سو اونٹ

عنایت کئے جس طرح کہ باقی مولفۃ القلوب کو عنایت فرمائے تھے۔ بعد میں یہ شخص پکا اور مخلص مسلمان ثابت ہوا اور حضورؐ نے اسے اپنی قوم اور قیس عیلان کے قبائل کا عامل مقرر فرما دیا۔ نیز آپؐ نے انہیں طائف پر چڑھائی کا حکم دیا جس کی انہوں نے تعمیل کی اور اہل طائف گھبرا اٹھے اسلام لانے سے پہلے انہوں نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے تھے۔

ما ان رایت ولا سمعت بما اری　　فی الناس کلھم بمثل محمد

جیسا کہ میرا اندازہ ہے نہ تو میں نے دیکھا اور نہ سنا۔ رسول اکرمؐ کی طرح کا کوئی آدمی تمام انسانوں میں۔

اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی　　ومتی تشا یخبرک عما فی غد

آپ بڑے باوفا ہیں اور جب بخشنے پر آئیں تو بہت بڑے کریم ہیں اور اگر تو چاہے تو تجھے کل پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیں گے۔

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جناب مالک رضی اللہ عنہ فتح دمشق اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے کمان میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ

حضرت مالک بن ابی العیز از۔ ان کا ذکر پیشتر عائذ بن سعید خیبری کی حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔ ابونعیم کے قول کے مطابق بعض متاخرین نے (یعنی ابن مندہ نے) اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے نام کے ساتھ الخیبری کا اضافہ کیا۔ حالانکہ یہ لفظ الجسری (ج۔س) ہے۔

۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ

حضرت مالک بن قدامہؓ بن عرفجہ بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن السلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔

ابوعمر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح لکھا ہے لیکن بقول ابن الکلبی ان کا سلسلہ نسب بن قدامہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن النحاط ہے۔ یعنی ابن الکلبی نے عرفجہ کی جگہ الحارث کا ذکر کر کے مالک بن کعب کا اضافہ کر دیا ہے اور باقی وہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ' ابن اسحاق اور ابن الکلبی کی روایت ہے کہ یہ صحابی غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی المنذر بھی۔ بنو سلم کی نسل ہی ختم ہو گئی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ نے غنم بن سالم لکھا ہے حالانکہ صحیح لفظ سلم بہ کسرہ سین ہے۔

۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ

حضرت مالک بن قطبہؓ۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ

حضرت مالک بن قہطمؓ۔ ایک روایت میں قحطم آیا ہے جو ابوالعشراء دارمی کے والد تھے۔ ابوالعشراء اور ان کے والد کے

ناموں کے بارے میں اختلاف ہے۔امام بخاری ان کا نام اسامہ بتاتے ہیں اور والد کا نام مالک بن قحطم۔ یہ روایت امام احمد بن حنبل کی ہے۔ایک روایت کی رو سے ان کا نام عطارد بن بلز تھا۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار بن بلز بن مسعود بن خولی بن حرملہ بن قتادہ تھا (جو بنو مولہ بن عبداللہ بن فقیم بن دارم سے تھا) جو بصرہ میں رہتا تھا (یہ ساری روایت ابوالعشراء کے بارے میں امام بخاری سے منقول ہے۔)

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے لکھا ہے کہ ابوالعشراء کا نام اسامہ بن مالک تھا۔ابوعمر کا قول ہے کہ ابوالعشراء کا نام بکر بن قحطم تھا اور ایک روایت میں عطارد بن برز آیا ہے۔(بہ فتحہ راو سکونِ را) یہ شخص بنو دارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سے تھا (یہ کلام ابوعمر کا ہے) امام بخاری اور احمد بن حنبل وغیرہ کی رائے ہم لکھ آئے ہیں۔فی الجملہ اس نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اسے ابومحمد جعفر بن احمد بن الحسین نے اسے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے اسے عثمان بن احمد بن سماک نے اسے حسن بن سلام نے اسے عثمان نے اسے حماد بن سلمہ نے اور اسے ابوالعشراء نے اور اسے اس کے والد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سوائے حلق اور لبہ (وہ مقام جہاں گردن کے نچلے حصے میں ایک گڑھا ہوتا ہے) کے ذبح کرنے کی اور کوئی صورت بھی ہے۔آپ نے فرمایا: اگر تو ران پر زخم لگا دے تو اسے بھی ذبح سمجھا جائے گا۔عفان سے روایت ہے میں نے ابوالعشراء کو کہتے سنا بخدا اگر تو اس کی ران پر وار کرے گا تو تیرے لئے یہ جائز ہوگا۔

ابوالعشراء نے اپنے والد سے اس کے سوا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ان سے حماد نے یہ حدیث سنی اور ان سے آئمہ حدیث سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۳۔حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید

حضرت مالکؓ بن قیس بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ: وہ اور اس کا بیٹا عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وفد کے ساتھ حاضر ہوئے پس وہ دونوں اسلام لائے اس کی تخریج ابوعمر نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں بھی نظر ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن مالک بن قیس بن بجید بن رواس وفد کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔یہ صاحب حمید اور جنید کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہمیں عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید نے بتایا کہ حمید اور جنید دونوں خراسان کے روساء میں سے تھے اور کوفے میں آل حمید کے سوا بنو بجید کا کوئی آدمی نہیں رہتا تھا۔وہ سب شام کو کوچ کر گئے تھے۔ہشام نے جناب مالک کے بیٹے عمرو کو حضورؐ کا صحابی گردانا تھا۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۴۔حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ

حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ۔ابن شاہین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج۔سوائے بدر کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ تبوک کے

موقعہ پر جب حضورؐ نے ادھر کو کوچ فرمایا تو یہ صحابی حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے رہ گئے اور چند دنوں کے بعد مدینے سے حضورؐ کے تعاقب میں چل دیئے اور دس دن کے بعد اسلامی لشکر سے جا کر مل گئے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابوخیثمہ، بنوسالم کا بھائی، حضور اکرمؐ کے تبوک کو روانگی کے بعد گرم دنوں میں اپنے گھر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے کمروں کو اس کی پذیرائی کے لئے سجایا ہوا تھا اور ٹھنڈے پانی کے علاوہ عمدہ عمدہ کھانوں کا بندوبست کر رکھا تھا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچے اور اپنی بیویوں کو سجے سجائے کمروں اور کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت کی اس تپش اور گرم ہوا کے جھکڑوں میں صحراؤں کی تپتی ریت میں محو سفر ہوں اور میں یہاں ٹھنڈے پانی خوشگوار موسم دل فریب حسین عورتوں کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ بخدا میں ان کمروں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک میں حضورؐ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہو کر تلافی مافات نہ کر لوں۔ چنانچہ زادِ سفر اٹھایا اور بہ مقام تبوک جا پہنچے۔ صحابہ نے ایک شتر سوار کو دور سے دیکھا تو حضور اکرمؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے فرمایا ہو سکتا ہے ابوخیثمہ ہو۔ جب انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور تمام واقعہ گوش گزار کیا تو آپؐ نے تحسین فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ تبوک کے چندے میں ایک صاع کھجوریں پیش کی تھیں اور منافقین نے مذاق اڑایا تھا۔ اس پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی تھی۔ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات (جولوگ اُن مسلمانوں پر (جو اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہوئے ہیں) انگشت نمائی کرتے ہیں الخ) ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ

حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور مدنی ہیں۔ ابن مندہ سے روایت ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بروایت احمد بن حنبل ذیل کی حدیث ان سے منسوب کی ہے ''جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے خدا اسے دکھ دیتا ہے'' کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ان کے مزید حالات لکھیں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ

حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت کعب بن مالک ہے۔ عبدالوہاب بن بجدہ نے ولید بن مسلم سے اس نے مرزوق بن ابی ہذیل سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمان بن کعب سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے اپنے چچا مالک بن کعب سے روایت بیان کی کہ جب حضور اکرمؐ قبائل عرب کے تعاقب سے واپس مدینہ تشریف لے آئے تو آپ نے زرہ اتاری، خوشبو لگائی اور غسل فرمایا یہ روایت اسی طریقے سے ابن بجدہ نے ولید سے بیان کی ہے۔ اس نے صحابی کا نام مالک بن کعب بتایا ہے۔ حالانکہ صحیح نام کعب بن مالک ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۷۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی

حضرت مالکؓ بن مالک الجنی۔ محمد بن خلیفۃ الاسدی نے حسن بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسی بات سناتا ہوں جسے سن کر آپ کو تعجب ہوگا۔ مجھے خریم بن فاتک الاسدی نے بتایا کہ میں ایک دفعہ ایک اونٹ کی تلاش میں گھر سے نکلا۔ وہ مجھے ابرق العزاف کے مقام پر مل گیا میں نے اسے رسی سے باندھ دیا اور اس کی اگلی ٹانگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھ گیا۔ یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب حضور اکرمؐ کی بعثت ہوئی تھی میں نے کہا میں اس وادی کے بڑے جن سے پناہ مانگتا ہوں اور لوگ اسی طرح کہا کرتے تھے اتنے میں ہاتف کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا:

ویحک عذبا للہ ذی الجلال　　منزل الحرام والحلال

(ترجمہ۔ تیرا بھلا نہ ہو، تو خدائے ذوالجلال کے لئے یہ بات کہنے سے رک جا۔ کیونکہ وہی حلال وحرام کے احکام نازل کرنے والا ہے)

ووحد اللہ ولا تبالی　　ما هول ذی الجن من الاهوال

(تم خدا کو ایک تسلیم کرو اور کسی کی پرواہ نہ کرو۔ جنوں کے ڈر کی بھلا کیا حیثیت ہے)

اس کے علاوہ بھی اس نے بہت کچھ کہا تھا۔ میں نے جواباً کہا۔

یا ایھا الھاتف ما تخیل　　ارشد عنک ام تضلیل

(ترجمہ۔ اے ہاتف تم نے یہ کیا چکر چلایا ہوا ہے۔ تم میری رہنمائی کرنا چاہتے ہو یا راہِ راست سے بھٹکانا چاہتے ہو)

ہاتف نے جواب میں کہا:

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات　　جاء بیاسین وحامیمات

(یہ اللہ کے رسول ہیں جو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں جو یاسین اور حامیم لے کر آئے ہیں)

وسور بعد مفصلات　　محرمات ومحللات

(ترجمہ۔ اور مفصل سورتوں کے علاوہ اور سورتیں بھی لائے۔ جن میں حرام حلال (جائز ناجائز) کی فہرست دی گئی ہے)

یامر بالصوم وبالصلوۃ　　ویزجر الناس عن الھنات

(ترجمہ۔ آپؐ لوگوں کو نماز روزے کا حکم دیتے اور انہیں لہو ولعب سے روکتے ہیں)

ان اشعار کے بعد میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں مالک بن مالک ہوں۔ مجھے حضور اکرم نے نصیبین (نجد) کے (جنوں) کی طرف قاصد بنا کر بھیجا تھا میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ہو جو مجھے اپنا یہ اونٹ دے دے تا کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس جا کر اسلام قبول کر لوں۔ اس نے کہا میں یہ اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم یہ امانت صحیح سلامت اس کے مالک کے گھر پہنچا دو۔ میں مدینے میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کو جا رہے تھے۔ جب میں نے اپنی سواری کو بٹھایا تو حضرت ابوذر مسجد نبوی سے نکلے اور مجھے مسجد میں داخل ہونے کو کہا مجھے دیکھ کر حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ جس شخص کو تم نے اونٹ دیا تھا اس نے اسے صحیح سالم تمہارے گھر پہنچا دیا ہے میں نے کہا اللہ اسے نیک بدلہ دے، حضور نے اس پر آمین کہی۔

میں ایمان لے آیا اور میں نے اپنے طور اطوار بدل لئے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی۔

۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ

حضرت مالک بن مخلدؓ۔ ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے جو حضور اکرمؐ نے زرعہ بن ذی یزن کو لکھا تھا۔ اس کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اختصار سے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ

حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مرہ اور دوسری میں ابن فزارہ ہے لیکن صحیح ابن مرہ ہے۔ حمید بن عبدالرحمان نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہاں مالک بن مرارہ بیٹھے ہوئے تھے اور عطاء بن میسرہ نے مالک بن مرارہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا اور اسی طرح وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی تخریج تینوں کی ہے۔ ابو عمر لکھتا ہے کہ مالک بن مرارہ کا شمار صحابہ میں نہیں ہوتا۔ عبدالغنی بن سعید کی رائے ہے کہ مالک بن مرارہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ان کا سلسلہ نسب رہاء بن یزید بن حرب بن علہ بن خالد بن مالک بن ادد سے ملتا ہے، جو بنومذحج کی ایک شاخ تھی۔ ابن الکلبی لکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے مالک بن مرارہ کو یمن میں بھیجا تھا اور طابخہ، واہبا اور سہاان کے بیٹے تھے۔

۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ

حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ

حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ۔ ابن اسحاق نے ان کی ولدیت مرہ لکھی ہے ابو موسیٰ نے اسی طرح اس کی تخریج کی ہے اور جو لوگ ان کا نام مالک بن مرارہ بتاتے ہیں ان سے اس نام کے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

۴۶۴۲۔ حضرت مالکؓ بن مسعود

حضرت مالکؓ بن مسعود بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی یہ صحابی ابو اسید الساعدی کے چچازاد بھائی تھے۔ بدر اور احد کے غزوات میں شامل رہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۳۔ حضرت مالک بن سرفؓ

حضرت مالکؓ بن سرف بن اسد بن عبد مناۃ بن عائذ بن ابن سعد العشیرۃ السعدی العائذی: بقول ابن الکلبی یہ صحابی حضور

خدمت کی میں حاضر ہوئے تھے۔

۴۶۴۴۔ حضرت مالکؓ بن نضلہ

حضرت مالکؓ بن نضلہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عوف بن نضلہ بن خدیج بن خبیب بن حدید بن غنم بن کعب بن عصیمہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن الجشمی مذکور ہے۔ یہ صاحب ابوالاحوص جشمی کے والد اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھی تھے ان سے ابوالاحوص نے جن کا نام عوف بن مالک تھا روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اس اسناد سے جو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہم سے بندار احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہمیں ابواحمد نے سفیان سے اس نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں وہ نہ تو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور نہ مجھے مرحبا ہی کہتا ہے اگر کبھی اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں بھی اس سے ایسا ہی سلوک کروں فرمایا نہیں بلکہ تم اس کی خاطر مدارات کرو۔

نیز حضور اکرمؐ نے دیکھا کہ میرا لباس میلا کچیلا ہے، دریافت فرمایا تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے فضل سے اونٹ ہیں، بھیڑ بکریاں ہیں فرمایا اپنے لباس کا بھی خیال رکھا کرو۔ سبیعی سے شعبہ، اسرائیل، زہیر اور فطر بن خلیفہ اور جریر بن حازم وغیرہ اور کئی ائمہ نے روایت کی، تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۵۔ حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی

حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی خارفی' الیامی ارحبی (حسب روایت مختلفہ) ابن الکلبی کے قول کے مطابق ان کا نام نمط بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لائی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب اور اس کا نام مرہ بن دعام بن مالک بن معاویہ بن صعب بن دومان بن بکیل بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان ہے اور ان کی کنیت ابوثور ہے۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں جاگیر دی گئی تھی۔

ان کی حدیث کو غریب احادیث جمع کرنے والوں اور اہل الاخبار نے اس کی غرابت کی وجہ سے مفصلاً بیان کیا ہے لیکن محدثین کی حدیث مختصر ہے ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ ہمدان کا وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جن میں ابوثور مالک بن نمط بھی تھے (ان کے لمبے لمبے بال تھے) ان کے علاوہ مالک بن ایفع' صمام بن مالک السلمانی اور عمیرہ بن مالک الخارفی بھی تھے۔ انہوں نے حضور سے اس وقت ملاقات کی جب آپ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ ان لوگوں نے لکیردار یمنی چادریں، اور عدنی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور مہری اور ارحبی اونٹنیوں پر سوار تھے۔ اس موقعہ پر جناب مالک بن نمط درج ذیل رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

الیک جاوزت سواد الریف. فی هبوات الصیف والخریف. مخطمات بحبال اللیف.

۱۔ ہم آپ کی خدمت میں ایسے علاقے سے آئے ہیں جس کی بعض زمینوں میں فصلیں ہیں اور کچھ بنجر ہیں۔

۲۔ وہاں گرمیوں اور سردیوں میں غبار آلودہ ہوائیں چلتی ہیں۔

۳۔ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے ہیں جن کی ناک میں کھجور کی چھال کی مہاریں ہیں۔

اس کے علاوہ بھی جناب مالک نے اپنے بہت سے فصیح و بلیغ اشعار سنائے۔ حضور اکرمؐ نے اہل وفد کو ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں وہ جاگیریں عطا کیں جو انہوں نے مانگیں۔ جناب مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے انہیں ان کا عامل مقرر کر دیا تھا اور بنو ثقیف کے خلاف انہیں جہاد کا حکم دیا چنانچہ جب بھی ان کا کوئی دستہ فوج باہر نکلتا۔ اس پر حملہ ہو جاتا۔

ذکرت رسول الله فی فحمة الدجی ونحن باعلی رحر حان وصلدد

(ترجمہ۔ میں نے کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں رسول کریمؐ کو اس وقت یاد کیا جب کہ ہم رحرحان (پہاڑ) اور اس کی چٹانوں کی چوٹی پر تھے)

وھن بناخوص طلائح تغتلی بر کبا نھافی الاحب متمدد

(ترجمہ۔ ہماری اونٹنیاں ہمیں نشیب میں لا رہی تھیں اور تھک گئی تھیں۔ یہ اونٹنیاں اپنے سواروں کو لئے صاف اور کشادہ راہوں کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

علی کل فتلاء الذرا عین جعدۃ فمربنا مر الھجف الخفیدد

(ترجمہ۔ ان کی مضبوط ٹانگوں پر گھنے بال تھے اور وہ ہمیں یوں اڑائے لئے جا رہی تھیں جس طرح کہ تیز رفتار شتر مرغ بھاگتا ہے)

حلفت برب الراقصات الی منی صوادر بالرکبان من ھضب قردد

(ترجمہ۔ میں ان تیز رفتار اونٹنیوں کے ساتھ منیٰ کو چل دیا۔ اور اپنے ہم سفر سواروں کے ساتھ تہ بہ تہ گھٹا سے سیراب ہوئے)

بان رسول اللہ فینا مصدق رسول اتی من عندی ذی العرش مھتدی

(ترجمہ۔ ہمیں بتایا گیا کہ رسول کریم جو ہم میں موجود ہیں وہ صادق ہیں اور آپ ہی وہ رسول ہیں جو راہِ راست دکھانے والے خدا کی طرف سے فرستادہ ہیں)

لما حملت من ناقۃ فوق رحلھا اشد علی اعدائہ من محمد

(ترجمہ۔ آج تک کسی اونٹنی کے کجاوے سے، کسی شخص نے اپنے دشمنوں پر محمدؐ سے سخت تر حملہ نہیں کیا)

واعطی اذا ما طالب العرف جاءہ وامضی بحد المشرفی المھند

(ترجمہ۔ جب بھی کوئی مالی امداد مانگنے والا آپ کی خدمت میں آتا ہے تو آپ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہوتا اور جب آپ مشرقی ہندی تلوار سے ضرب لگاتے ہیں تو ایسی کاری ضرب اور کوئی نہیں لگا سکتا)

ہشام الکلبی سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے جناب نمط تھے اور حضورؐ نے انہیں اپنے فرمان میں جاگیر عطا کی تھی وہ آج تک ان کے تصرف میں ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۶۔ حضرت مالکؓ بن نمیر

حضرت مالکؓ بن نمیر۔ ابوبکر بن ابوعلی سے اس نے ابوبکر بن مقری سے اس نے ابو یعلی الموصلی سے اس نے ابوربیع الزہرانی سے اس نے محمد بن عبداللہ سے اس نے عصام بن قدامہ سے اس نے مالک بن نمیر النمیری سے بیان کیا کہ جب حضورؐ نماز میں جلسہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے اور انگلی سے اس طرح اشارہ فرماتے۔ یہ ابن ابی علیؒ نے بیان کیا اور ابراہیم بن منصور نے ابن مقری سے اس کے اسناد سے روایت کی ہے، اس نے مالک بن نمیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۶۴۷۔ حضرت مالکؓ بن نمیلہ

حضرت مالکؓ بن نمیلہ۔ نمیلہ ان کی ماں کا نام ہے۔ یہ صاحب ہیں مالک بن ثابت المزنی جو بنومعاویہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ قول ہے ابراہیم بن سعد کا جو ابن اسحاق سے مروی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۸۔ حضرت مالکؓ بن نویرہ

حضرت مالکؓ بن نویرہ بن حمزہ بن شداد بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع التمیمی یربوعی متمم بن نویرہ کا بھائی تھا۔ یہ صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے اور آپؐ نے انہیں بنوتمیم سے کچھ صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا۔

جب حضور اکرم فوت ہو گئے اور کئی عرب مرتد ہو گئے اور سجاح نے خروج کر کے نبوت کا دعویٰ کیا، مالک نے اس سے صلح کر لی، لیکن انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا اور بطاح میں قیام کیا۔ جب خالد بن ولید بنو اسد اور غطفان سے فارغ ہوئے تو وہ مالک کے لئے بطاح پہنچے۔ وہاں سے سب لوگ مالک کے کہنے پر تتر بتر ہو گئے تھے۔ حضرت خالد نے جنگی قیدیوں کو برائے حفاظت تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد وہ مالک بن نویرہ اور ان کے ہم قبیلہ چند آدمیوں سے ملے۔ خالد بن ولید کا فوجی دستہ ان لوگوں کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گیا۔ ان لوگوں میں ابوقتادہ بھی شامل تھے اور انکی شہادت یہ تھی کہ اس قبیلے کے لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ بوجہ اختلاف اس سردرات کو انہیں بند کر دیا گیا۔ بعد میں از جانب خالد بن ولید منادی کرائی گئی اور منادی کرنے والے نے عربی کا ذومعنی لفظ استعمال کیا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی تھے کہ قیدیوں کو قتل کر دو۔ جب شور وغوغا اٹھا اور جناب خالد تحقیق حالات کے لئے باہر نکلے تو مالک بن نویرہ قتل ہو چکے تھے۔ انہوں نے مالک کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

جب دربار خلافت میں یہ خبر پہنچی تو حضرت عمر نے جناب خلیفہ سے اس دست درازی کے خلاف احتجاج کیا اور خلیفہ کو مجبور کیا کہ ان سے انتقام لیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا کہ خالد سے یہ فعل غلط فہمی کی بنا پر سرزد ہوا ہے اور میں اس تلوار کو جسے اللہ نے دشمنان دین پر مسلط کر رکھا ہے رسوا نہیں کرنا چاہتا چنانچہ انہوں نے بیت المال سے خون بہا ادا کر دیا۔

جب خالد بن ولید دربار خلافت میں پیش ہوئے تو حضرت عمر نے ان سے کہا ''اے اللہ کے دشمن! تم نے ایک مسلمان کو قتل کر کے اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ ہم تمہیں سنگسار کریں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس رات کو مالک اور ان کے رفقاء کو قابو

کرلیا گیا تو مسلمانوں نے انہیں کہا کہ اچھا اگر تم سچ کہتے ہو تو ہتھیار رکھ دو اور نماز پڑھ کر دکھاؤ اس پر مالک نے کہا "میں باور نہیں کر سکتا کہ تمہارے آقا نے تمہیں ایسا حکم دیا ہوگا" جناب خالد نے کہا تمہاری اس گفتگو سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ تمہارے آقا نہیں ہیں چنانچہ اس عذر لنگ کا سہارا لے کر انہیں قتل کرادیا۔

اس ناگوار واقع کے بعد جناب مالک کے بھائی متمم دربارِ خلافت میں آئے اور خون بہا کا دعویٰ کیا۔ جو خلیفہ نے بیت المال سے ادا کر دیا اور ان کے قیدی چھوڑ دیئے گئے طبری اور کئی اور ائمہ حدیث نے اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ طبری وغیرہ نے صحابہ سے اس واقعہ سے عجیب تر اور مستبعد تر واقعات نقل کئے ہیں۔ اس کا عدم ذکر باعث تعجب ہے۔

جناب مالک کے ارتداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر نے جناب خالد سے کہا تھا کہ تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور جناب ابوقتادہ کی شہادت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ خلیفہ نے ان کے قیدی چھوڑ دیئے اور خون بہا بیت المال سے ادا کر دیا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مالک بن نویرہ مسلمان تھے۔

متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے بارے میں اپنے خیالات بایں الفاظ کئے ہیں "مالک اڑیل گھوڑوں اور سست قدم اونٹوں پر اندھیری سرد راتوں میں سوار ہو کر پانی سے بھری مشکیں لئے نکلتا۔ اس نے تنگ ساجبہ اوڑھا ہوتا اور خطی نیزہ اپنی ران اور رکاب کے درمیان اڑا کر رکھا ہوتا۔ رات بھر چلتا رہتا اور جب صبح ہوتی تو اس کا چہرہ اس طرح مسکرا رہا ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔

۴۶۴۹۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی

حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی۔ ان کا شمار مصریوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی ہے۔ جناب مالک امیر معاویہ کی فوجوں کے کماندار رہے ہیں۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے اس اسناد سے جو ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ان سے ابوکریب نے اور اس سے عبداللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے بیان کیا کہ جب مالک بن ہبیرہ کسی شخص کی نماز جنازہ پڑھاتے تو وہ آدمیوں کی تین صفیں بنایا کرتے اور کہتے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ میں تین صفیں بناتا ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بہت بڑی بھلائی کرتا ہے۔ یہ روایت ابن اسحاق نے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے۔

ابراہیم بن سعد نے بھی ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے لیکن انہوں نے مرثد اور مالک کے درمیان حارث بن مالک بن مخلد انصاری کو داخل کر دیا ہے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۵۰۔ حضرت مالکؓ بن ہدم

حضرت مالکؓ بن ہدم۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے ربیعہ بن لقیط سے اس نے مالک بن ہدم سے روایت کی کہ ہم ایک لڑائی میں تھے اور عمرو بن العاص ہمارے امیر تھے اور عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بھی اس دن وہیں تھے۔ سوئے اتفاق سے اس دن ہمارے ہاں راشن کی شدید قلت تھی۔ میں تلاش معاش میں نکلا اور ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرا جو کسی ایسے

آدمی کے انتظار میں تھے جو انہیں بکری ذبح کر دے میں نے اپنی خدمات پیش کیں۔انہوں نے مجھے اجازت دے دی میں نے بکری کو ذبح کیا کھال اتاری اور گوشت کو حسب ہدایت کاٹا۔انہوں نے مجھے حق الخدمت ادا کیا اور میں وہ گوشت لئے کیمپ میں آ گیا اور اسے پکایا اور حضرت عمر کی خدمت میں پیش کیا۔ان کے پوچھنے پر جب میں نے واقع بیان کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔اسی طرح ابوعبیدہ بن جراح نے بھی کھانا گوارا نہ کیا۔آخر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے گیا۔آپ نے مجھے دیکھ کر صرف اتنا فرمایا ''بکری والا'' ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۱۔حضرت مالکؓ بن ولید

حضرت مالکؓ بن ولید۔عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے۔خالد بن حمید نے مالک بن خیر الزبادی سے روایت کی کہ جناب مالک نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اگر تمہیں امارت دی جائے تو ادھر کو ایک قدم بھی مت اٹھاؤ اور اگر کسی آدمی سے معاہدہ کرو تو اس سے ایک سوئی بھی مت قبول کرو اور اسی طرح یہ بھی فرمایا میں حاکم کی برائی کی وجہ سے اس کے خلاف بغاوت نہ کروں۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۲۔حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی

حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی۔عبدالعزیز بن ابوبکر بن مالک بن وہب الخزاعی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مالک بن وہب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سلیط اور سفیان بن عوف الاسلمی کو دشمن کے لشکر کے بارے میں اطلاع فراہم کرنے کے لئے جنگ احزاب کے موقع پر مامور فرمایا جب وہ صحرا میں پہنچے تو ابوسفیان کے لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا اور اس چپقلش میں یہ دونوں صحابی مارے گئے۔جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا یا ان کی لاشیں آپؐ کے سامنے لائی گئیں تو آپؐ نے حکم دیا کہ دونوں شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا جائے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۳۔حضرت مالکؓ بن وہیب

حضرت مالکؓ بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ابووقاص والد سعد بن ابی وقاص: عبدان نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی، ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ان کی وفات حضور اکرمؐ کی حین حیات میں ہوئی۔اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔وہ لکھتا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے عبدان سے اتفاق کیا ہو۔

۴۶۵۴۔حضرت مالکؓ بن یخامر

حضرت مالکؓ بن یخامر۔(ایک روایت میں اخامر آیا ہے) مذکور ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔انہوں نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے۔خود ان سے معاویہ بن ابوسفیان، جبیر بن نفیر اور مکحول وغیرہ نے روایت کی ہے۔یہ صحابی اہل حمص سے تھے۔انہوں نے ۶۹ ہجری یا ۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۵۔ حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی

حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی۔ ان سے ابو بحریہ نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی رجاء اصبہانی نے اس اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک جاتا ہے بتایا کہ اس سے محمد بن عوف نے اس سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے اس سے میرے والد نے، اس نے ضمضم بن زرعہ سے اس نے شریح بن ابی عبید سے اس نے ابوظبیہ سے اس نے ابو بحریہ سکونی سے اس نے مالک بن یسار السکونی العوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم اللہ سے کوئی چیز مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا رکھو نہ کہ الٹا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب: میم وبا

۴۶۵۶۔ حضرت مبرحؓ بن شہاب

حضرت مبرحؓ بن شہاب بن حارث بن ربیعہ بن حیت بن شرحبیل الیافعی: یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے: مبرح بن شہاب بن حارث الرعینی۔ یہ بنو رعین کے ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ صحابی فتح مصر کے موقعہ پر حضرت عمرو بن العاص کے میسرہ کے کماندار تھے۔ ابوسعید بن یونس کا قول ہے کہ ان کی سکونت فسطاط کے نواح میں تھی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۷۔ حضرت مبشر بن ابیرقؓ

حضرت مبشر بن ابیرقؓ۔ ان کا نام حارث بن عمرو بن جارث بن ہیثم بن ظفر الانصاری، اوسی، ظفری تھا۔ یہ صاحب اپنے دونوں بھائیوں بشر اور بشیر کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ہم نے بشر اور مبشر کا ذکر تو کیا ہے لیکن بشیر کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اور حالت کفر میں مرا۔ ابن ماکولا کا بیان ہے کہ جناب مبشر کو حضور کی صحبت میں حاضر ہونے کا موقع ملا تھا اور انہوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ان کے بھائیوں کا ذکر قتادہ بن نعمان کی حدیث میں آیا ہے۔

ہمیں اس بارے میں ابوعیسیٰ ترمذی کے اسناد سے کئی آدمیوں نے بتایا ہے کہ ہم سے احمد بن ابی شعیب حرانی ابومسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ خبر دی ہمیں محمد بن مسلم حرانی نے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے بیان کیا کہ ہمارے کچھ اعزہ تھے جنہیں بنو ابیرق کہتے تھے وہ تین بھائی تھے۔ مبشر، بشر اور بشیر۔ آخر الذکر منافق تھا اور صحابہ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور بعض لوگ اسے کچھ دے دلا کر اس کی ہمت افزائی کرتے تھے اور ہم لبید بن سہل کے تذکرے میں یہ ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۸۔ حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور

حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور۔ ہم ان کا نسب ان کے والد براء کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ صحابی بقول ابن الکلبی

صلح حدیبیہ اور بیعۃ الرضوان میں موجود تھے۔

۴۶۵۹۔(الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذ ر

حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذ ر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی:
یہ صاحب غزوۂ بدر میں مع اپنے دونوں بھائیوں ابولبابہ بن عبدالمنذ ر اور رفاعہ بن عبدالمنذ ر کے شریک تھے۔ جس میں
جناب مبشر شہید ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بمقام خیبر قتل کردیئے گئے تھے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس بن بکیر تک پہنچتا ہے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی کہ بنوامیہ بن زید بن
مالک بن عوف سے جو آدمی غزوۂ بدر میں شہید ہوا اور وہ مبشر بن عبدالمنذ ر تھے، لیکن لڑائی میں ان کے دو بھائی ابولبابہ اور رفاعہ بھی
شریک ہوئے تھے اور مبشر لاولد تھے۔

ابولبابہ کے بارے میں یہ روایت مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کا حکم مقرر کر کے واپس بھیج دیا تھا اور بعد از فتح مال
غنیمت سے انہیں برابر کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وتا وثا

۴۶۵۹۔(ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی

حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی مالک کے سلسلے میں کر چکے ہیں۔ یہ صحابی شاعر تھے۔ طبری لکھتا ہے
کہ مالک بن نویرہ بن حمزہ کو رسول اکرمؐ نے بنویربوع کے یہاں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ مالک اور ان کے بھائی دونوں
مسلمان ہو چکے تھے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مالک کو خالد بن ولید نے قتل کر دیا۔ صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں میں ان کے اسلام کے متعلق
اچھا خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہر حال جناب متمم کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں یہ صاحب بہت اچھے شاعر تھے۔
بالخصوص ان کے وہ مرثیے لاجواب ہیں جو انہوں نے اپنے بھائی کی موت پر کہے تھے۔

(۱) ہم سالہا سال اپنے قبیلے جذیمہ میں دو مخلص ندیموں کی طرح اکٹھے رہے، یہاں تک کہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا
کہ یہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

(۲) باوجود اس طول طویل قرب کے جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو اب یوں معلوم ہوتا ہے گویا میں اور
مالک ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

کہتے ہیں مالک کی جدائی میں انہوں نے اتنے آنسو بہائے تھے کہ آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی
ہے۔

۴۶۶۰۔حضرت مثعبؓ سلمی

حضرت مثعبؓ سلمی۔ ابوعمر المحاربی کہتا ہے ابونعیم انہیں منسوب نہیں کرتا۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور

اشعث بن ابو الشعثاء نے ان سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتا تھا۔ صحابہ کرام میں بعض رمضان کے روزے رکھتے تھے لیکن کوئی شخص بھی دوسرے سے تعرض نہیں کرتا تھا جناب مشعب کا نام حمزہ تھا حضورؐ نے بدل کر مشعب رکھ دیا۔ ابو نصر نے ان کا پورا نام ابو صالح حمزہ بن عمرو الاسلمی لکھا ہے۔ ابو حاتم رازی کے قول کے مطابق ان کا نام مشعب تھا یا لقب مشعب تھا۔

۴۶۶۱۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ

حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ بن سلمہ بن ضمضم بن سعد بن مرہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ربعی شیبانی: یہ صاحب اپنے قبیلے کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ۹ ہجری میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں خالد بن ولید سے پہلے عراق پر حملہ کرنے کے لئے انہیں روانہ کیا۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایران پر چڑھائی کے لئے اکسایا اور بتایا کہ یہ کام بالکل آسان ہے۔ یہ صحابی بڑے بہادر، دلیر، جید الفکر، اور صائب الرائے تھے۔ ایرانیوں کے خلاف لڑائیوں میں انہوں نے بڑے مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مختار الثقفی کے والد ابو عبید بن مسعود الثقفی کو مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کو روانہ کیا۔ دونوں لشکروں نے جمع ہو کر قس ناطف کے مقام پر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ جس میں ابو عبید شہید ہو گئے اور مثنیٰ بن حارثہ زخمی ہو گئے اور جنگ قادسیہ سے پہلے اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کی بیوہ سلمیٰ بنت جعفر سے سعد بن ابی وقاص نے نکاح کر لیا تھا۔ اسی خاتون نے قادسیہ میں ایرانیوں کو حملہ کرتے دیکھا تو عربوں کے انداز میں اپنے مرحوم شوہر کو آواز دی: وامثنیاہ! (افسوس کہ مسلمانوں میں آج دوسرا مثنیٰ موجود نہیں ہے) جناب سعد نے سنا تو خاتون کو تھپڑ لگایا اور پوچھا تم نے یہ فقرہ مجھے غیرت دلانے کے لئے استعمال کیا ہے یا مجھے میری بزدلی کا طعنہ دے رہی ہو۔ چنانچہ اغیرۃ و جبناً عربوں میں ضرب المثل بن گیا۔

جناب مثنیٰ بن حارثہ نے ایرانیوں پر تابڑ توڑ اتنے حملے کیے کہ ہر طرف ان کی بہادری کی دھاک بندھ گئی حضرت ابوبکر نے دریافت کیا یہ شخص جس کے کارناموں کی خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں کون ہے؟ ہم اس کے حسب نسب سے ناواقف ہیں۔ قیس بن عاصم نے گزارش کی۔ اے خلیفۃ الرسول! یہ شخص نہ تو گم نام ہے اور نہ مجہول النسب نہ اس کے اہل قبیلہ تھوڑے ہیں اور نہ اس کی مار دھاڑ میں کمی ہے۔ یہ شخص مثنیٰ بن حارثہ شیبانی ہے۔

جب وہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب خلیفہ سے گزارش کی۔ آپ مجھے میرے قبیلے کا امیر بنا کر بھیج دیں میں ایرانیوں سے لڑوں گا اور میرے اہل قبیلہ اس علاقے کے مخالفین کا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے۔ خلیفہ نے ان کی گزارش کو پذیرائی بخشی اور جناب مثنیٰ نے حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی مسعود بن حارثہ کو طلب کمک کے لئے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے خالد بن ولید کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ خود جناب خالد کو ایرانیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کی زبردست خواہش تھی۔

جب رسول اللہؐ قبائل کی طرف متوجہ ہوئے شیبان آیا۔ معروف بن عمرو اور مثنیٰ بن حارثہ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ پس آپؐ نے انہیں دعا دی اس کا ذکر ہم ''معروف'' میں کریں گے ان شاء اللہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب میم و جیم

۴۶۶۲۔ حضرت مجاشعؓ بن مسود

حضرت مجاشعؓ بن مسود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امراء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی: انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابوعثمان النہدی اور کلیب بن شہاب اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ یہ اپنے بھائی مجالد سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ جمل کے موقعہ پر بصرے میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی قتل ہو گئے تھے۔ صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ حکیم بن جبلہ نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا۔ مجاشع ابن زبیر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے حکیم بن جبلہ کو قتل کیا اور یوں مجاشع بھی قتل کر دیئے گئے۔ یہ قول ہے خلیفہ بن خیاط کا۔ باقی لوگوں کی رائے ہے کہ مجاشع اس جنگ میں قتل ہوئے جہاں حضرت علیؓ طلحہ اور ابن زبیر موجود تھے۔ ہم اس واقعہ کو تفصیل سے الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں اور جناب مجاشع حضرت عمر کے دورِ خلافت میں اس لشکر کے کماندار تھے جس نے توج کے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور پھر اسے فتح کر لیا تھا۔

ہمیں ابو یاسر نے بروایت عبداللہ بن احمد بتایا کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابوالنصر نے اس سے ابومعاویہ نے اس سے شیبان نے اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے یحییٰ بن اسحاق نے اس سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کو حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا چونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے اس لئے اب بیعت اسلام پر ہو گی۔ اسے تینوں نے تخریج کیا ہے۔

۴۶۶۳۔ حضرت مجاشعؓ بن سلیم

حضرت مجاشعؓ بن سلیم۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ عسکری (یعنی علی) نے مجاشع بن مسعود اور مجاشع بن سلیم میں تفریق کی ہے حالانکہ دونوں ایک ہیں اور وہ ہے مجاشع بن مسعود از بنو سلیم۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۴۔ حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی

حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی۔ اور ایک روایت میں ابن سلیم بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل حنفی یمامی مذکور ہے۔ جناب مجاعہ اور ان کے والد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں عودہ، عوانہ اور الجبلیٰ کے علاقے بطور جاگیر عطا کئے اور فرمان لکھ دیا۔ مجاعہ بنو حنیفہ کے رؤسا میں سے تھے۔ تحریک ارتداد میں جناب خالد بن ولید سے کچھ واقعات مذکور ہیں جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ میں کیا ہے۔ جناب خالد کے ساتھ ایک واقعہ یوں ہے کہ مجاعہ خالد بن ولید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے مسیلمہ کے آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے تلواریں نیاموں سے باہر نکالی ہوئی ہیں۔ مجاعہ سے مخاطب ہو کر کہا ''مجاعہ! یہ بزدل تیری قوم کے ہیں'' ''نہیں یہ یمانیہ قبیلے کے لوگ ہیں۔ میرے لوگ تو ایسے ہیں کہ تو ان کی پشت کو نرم نہیں کر سکے گا جب تک تو اسے چیز نہ دے'' ''کیا تو اپنے قبیلے سے

اس شدت سے محبت کرتا ہے" ہاں یہ درست ہے کیونکہ وہ اولاد آدم میں سے میرا دست و بازو ہیں۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی الامین نے بذریعہ اس نے اسناد کے جو ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک جاتا ہے بتایا کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے اسے عنبہ بن عبدالواحد القرشی نے اسے رحیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے اسے ہلال بن سراج بن مجاعہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی "یارسول اللہ میرے بھائی کو بنوذہل کی شاخ بنوسدوس نے قتل کر دیا ہے اس لئے مجھے اس کا خون بہا دیا جائے حضور اکرم نے فرمایا میں کافروں کا خون بہا نہیں دیا کرتا لیکن بہرحال میں تیری امداد کروں گا۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ دیا کہ بنوذہل کے مال غنیمت سے جو خمس نکالا جائے، اس میں سے سو اونٹ مجاعہ کو دے دیئے جائیں۔

مجاعہ سے ان کے بیٹے سراج کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کی نسبت سلمی کی وجہ سے یہ ہے کہ ان کے دادا کا نام سلیم تھا۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۶۵۔ حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء

حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء۔ (اس کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا) ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کاہل نے روایت کی ہے یہ صحابی اور ان کا بھتیجا بشیر بن معاویہ حضور کے دربار میں حاضر ہوئے انہیں حضور اکرم نے سورۂ یٰسین، الحمد رب العالمین اور معوذات ثلاثہ پڑھائیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۶۶۔ حضرت مجالدؓ والد ابی عثمہ

حضرت مجالدؓ۔ ابوعثمہ بجیمی کے والد تھے۔ بجیم کے تذکرے میں ہم ان کے بارے میں پھر لکھیں گے۔

۴۶۶۷۔ حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی

حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مجاشع کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ مجالد کی کنیت ابومعبد تھی۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کے اسلام لانے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ابوعثمان ہندی نے روایت کی کہ جناب مجاشع انہیں حضورؐ کی خدمت میں بیعت علی الہجرۃ کے لئے لے گئے تھے۔ لیکن آپ نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی اور بیعت علی الاسلام والجہاد منظور فرمائی تھی۔

ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ مجالد جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے لیکن جناب مجاشع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، حالانکہ اس جنگ میں ان کا قتل یقینی امر ہے۔ ان دونوں بھائیوں سے ابوعثمان کی روایت میں کوئی استبعاد نہیں۔ کیونکہ دونوں اکٹھے حضور اکرمؐ کے پاس آئے تھے اور بصرے میں دونوں کی قبریں قریب قریب ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۔ حضرت مجدی الضمریؓ

حضرت مجدی الضمریؓ۔ یہ صحابی حضور اکرم کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے۔ ابوالمفرج بن عطی بن مجدی ضمری
نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور کے ساتھ غزوۂ مریسیع اور غزوہ بنوالمصطلق میں شریک تھے۔
ان جنگوں میں کچھ عورتیں بطور جنگی قیدی ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہم نے گزارش کی، یارسول اللہ! کیا ہمیں عزل کی اجازت ہے
فرمایا ''کرلو اگر تمہاری مرضی ہے تو۔ خدانے جو روح پیدا کی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گی'' تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔
ابن مندہ اور ابونعیم کی کتابوں میں اسی طرح مذکورہ ہے لیکن میرے خیال میں غزوۂ مریسیع اور غزوۂ مصطلق کے درمیان واو
نہیں بلکہ او ہے، کیونکہ ایک ہی غزوے کے دو نام ہیں اور راوی نے بربنائے شک دونوں نام لکھ دیئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۶۶۔ حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری

حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری۔ ان کا نسب ہم ان کے بھائی ابوموسیٰ کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کے
بھائی ابورہم کے ترجمے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر پر غسانی کا یہ استدراک ہے۔

۴۶۷۔ حضرت مجذرؓ بن زیاد

حضرت مجذرؓ بن زیاد۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن زیاد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ خاندانی لحاظ سے
بلوی ہیں، اور وہ انصار کے حلیف تھے۔ یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت کو قتل کیا تھا اور جنگ بعاث
کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ بعد میں مسلمان ہو گئے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔
ہمیں ابوالبختری بن ہشام بن خالد بن اسد بن عبدالعزی قرشی نے ابوجعفر سے اس نے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے
روایت کی کہ اس سے یزید بن رومان نے اس نے عروہ بن زبیر سے، اس نے ابن شہاب، محمد بن یحییٰ بن حبان اور عاصم بن عمر بن
قتادہ اور عبداللہ بن ابوبکر وغیرہ سے غزوۂ بدر کے بارے میں بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر میدان جنگ میں تمہارا آمنا
سامنا ابوالبختری سے ہو جائے تو اسے قتل نہ کرنا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص مکے کے ان لوگوں میں سے تھا جس نے حضور کو قیام مکہ
کے دوران میں نہ تو کوئی تکلیف دی اور نہ آپ کے بارے میں کبھی زبان درازی سے کام لیا۔ نیز یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا۔
جس نے اس رسوائے زمانہ تحریر کو، جس کی وجہ سے بنوہاشم کو تین برس شعب ابوطالب میں گزارنا پڑے تھے، متروک العمل بنانے
میں حصہ لیا تھا۔ اتفاقاً ابوالبختری اور مجذر بن زیاد البلوی کی ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے کہا ابوالبختری رسول کریم نے تمہارے قتل
سے منع فرمادیا ہے'' اس نے پوچھا، میرے ساتھی (ردیف) کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا۔ جناب مجذر نے کہا اسے تو ہم امان نہیں
دے سکتے۔ اس پر ابوالبختری نے کہا کیا میں یہ گوارا کرسکتا ہوں کہ مکے کی عورتیں کہیں کہ بختری نے اپنی جان بچالی اور رفیق کو مروا
دیا چنانچہ دونوں مقابلے پر تیار ہو گئے۔ مقابلے میں ابوالبختری مارا گیا۔ جناب مجذر نے حضور کی خدمت میں سارا واقع بیان کیا کہ
ابوالبختری نے خود مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ وہ مارا گیا۔
جناب مجذر غزوۂ احد میں حارث بن سوید بن صامت کے ہاتھوں مارے گئے، حالانکہ قاتل نے بظاہر اسلام قبول کیا ہوا تھا اور

اس تاک میں تھا کہ موقع پا کر مجذر کو قتل کر دے غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث نے پیچھے سے وار کر کے مجذر کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلا گیا بعد از فتح مکہ اس نے پھر اسلام قبول کر لیا لیکن حضور اکرمؐ نے اسے مجذر کے قصاص میں قتل کرا دیا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس مقابلے کے دوران میں ابوالبختری یہ شعر پڑھتا رہا: ہر دوست اپنے دوست کی حفاظت کرتا ہے تا آنکہ مر جائے یا دوست کے بچاؤ کی کوئی سبیل نکالے۔

۴۶۷۱۔ حضرت مجزأۃؓ بن ثور

حضرت مجزأۃؓ بن ثور بن عفیر بن زہیر بن کعب بن عمرو بن سدوس السدوسی: حضرت عمر کے عہد خلافت میں قتل ہوئے۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ثابت نہیں اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت کی ہے۔ یہ صاحب منجوف بن ثور کے بھائی تھے۔ انہوں نے ایرانیوں کے خلاف جنگ میں زبردست حصہ لیا۔ فتح تستر کے موقع پر ایک سوار ایرانی قتل ہوئے تھے۔ جب ہرمزان گرفتار ہوا اور حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کسی نے کہا کہ میں نے اسے امان دی ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ میں اس شخص کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں جس نے مجزأۃ بن ثور اور براء بن مالک کو قتل کیا ہے۔ ہرمزان مسلمان ہو گیا اور حضرت عمر سے جان بچا لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۲۔ حضرت مجزز المدلجی القائفؓ

حضرت مجزز المدلجی القائفؓ۔ ان کا پورا نسب، مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج الکنانی المدلجی ہے۔ انہیں مجزز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جب بھی جنگی قیدی بنائے گئے ماتھے کو زخمی کر لیا۔ ہمیں ابراہیم کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے بروایت ابوعیسیٰ ترمذی بتایا کہ ہمیں قتادہ نے اس نے لیث سے اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرطِ مسرت سے آپ کا چہرہ مبارک تمتما رہا تھا۔ فرمایا عائشہ! دیکھ آج عجیب واقعہ پیش آیا آج مجزز نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے کہنے لگا ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عرورہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس کا اضافہ کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا آپ نے نہیں دیکھا کہ مجزز کا گزر زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر ہوا ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے اور کہنے لگا کہ ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۳۔ حضرت مجمعؓ بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر بنی عمرو بن عوف: یہ مدنی تھے اور ان کا باپ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مجمع نوجوان تھا جس نے رسول اللہؐ کے زمانے میں جمع قرآن کے کام میں حصہ لیا تھا مگر ان کا والد منافق تھا اور مجمع مسجد ضرار میں امامت کرتے تھے بعد میں حضور ﷺ نے اس کا مسجد کو جلوا دیا تھا۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے کسی نے خلیفہ سے درخواست کی کہ جناب مجمع کو مسجد میں امامت کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر نے انکار کر دیا کیونکہ وہ مسجد ضرار میں امامت کر چکے تھے۔ جناب مجمع نے قسم کھائی کہ انہیں اس قضیہ کی ہوا تک نہ لگی تھی۔ چنانچہ اجازت مل گئی۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن سوائے ایک آدھ سورت کے جمع کر رکھا تھا ہمیں ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اسے ابوعلی بن حسن بن احمد نے بتایا کہ جناب مجمع قرآن کی قرأت کرتے اور میں بیٹھا سنا کرتا۔

ہمیں احمد بن عبداللہ نے بتایا کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر الجابری نے اور اسے محمد بن احمد بن مثنی نے اور اسے جعفر بن عون نے اسے زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسے عامر نے بتایا کہ حضور اکرم کے زمانے میں چھ آدمیوں نے قرآن جمع کیا تھا اور وہ سب انصار تھے۔ معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب' ابوالدرداء اسعد بن عبید اور ابوزید۔ جب حضور اکرمؐ نے انتقال فرمایا تو جناب مجمع کے پاس صرف ایک دو سورتیں رہ گئی تھیں۔

ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمان بن یزید بن جاریہ اور یعقوب بن مجمع اور عکرمہ بن سلمہ نے بتایا کہ اسے اسماعیل بن علی وغیرہ نے بتایا کہ انہیں قتیبہ نے' اسے لیث نے' اسے شہاب زہری نے، اسے عبداللہ بن ثعلبہ نے، اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نے بتایا کہ اس نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت مسیحؑ دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن عیینہ عقیل اور ابن عجلان نے زہری سے اس نے عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت کی۔ نسائی کا قول ہے کہ لیث اور اس کے تابعین کی روایت زیادہ درست ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۴۔ حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ۔ وہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ابن مندہ لکھتا ہے کہ میرے نزدیک دونوں مجمع ایک ہی آدمی ہے۔ ان سے عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے کے مکان کی دیوار میں میخ ٹھونکنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مجمع بن یزید بن جاریہ میرا بھتیجا ہے جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور آپ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یہ حدیث یا تو عمر نے حضور اکرمؐ سے سنی یا حضرت ابوہریرہ نے امام بخاری کی رائے میں مجمع بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ کا بھائی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبدالمالک بن جریج سے اس نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ اسے ہشام بن یحییٰ نے بتایا کہ اس عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی کہ بنو مغیرہ کے دو بھائی، مجمع بن یزید بن جاریہ الانصاری سے ملے۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی ہمسائے کی دیوار لکڑی ٹھونکنے لگے تو منع نہ کیا جائے اس پر اس نے کہا میرے بھائی! تم نے قسم کھا کر خود ہی اپنے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس لئے آپ اپنا ستون میری دیوار سے پرے ہٹا لیں۔ چنانچہ انہوں نے ستون ہٹا لیا۔ اور اس نے اپنی لکڑی ستون میں ٹھونک دی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وحا

۴۶۷۵۔ حضرت محاربؓ بن مزیدہ

حضرت محاربؓ بن مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن حطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس العبدی: باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا، یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۴۶۷۶۔ حضرت مختفرؓ بن اوس المزنی

حضرت مختفرؓ بن اوس المزنی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی اور ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے۔ حاکم ابواحمد عسکری عبداللہ نے تاریخ خراسان میں اس کا ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسین نیشاپوری نے اس کی روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۷۔ حضرت مجحنؓ بن ادرع الاسلمی

حضرت مجحنؓ بن ادرع الاسلمی۔ یہ صحابی اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے ہیں۔ قدیم الاسلام مسلمان ہیں۔ ابواحمد عسکری کے بقول وہ سلمی ہیں لیکن ایک روایت کے مطابق اسلمی ہیں۔ انہی کے بارے میں حضور اکرم نے ایک دفعہ فرمایا تھا ''تم تیراندازی کرو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد کی حدود بندی کی تھی۔ طویل عمر پائی تھی۔ ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء بن ابی رجاء نے روایت کی ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابوعوانہ سے اس نے ابوبشر سے اس نے عبداللہ بن شقیق سے اس نے رجاء جاہلی سے روایت کی کہ ایک دفعہ مجحن نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد تک لے گیا۔ وہاں مسجد کے دروازے پر بریدہ اسلمی بیٹھا ہوا تھا اور مسجد میں سکبہ نامی ایک شخص طویل نماز پڑھ رہا تھا اور بریدہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ بریدہ نے مجحن سے مزاحاً کہا کیا تم ایسی نماز پڑھنا نہیں چاہتے مجحن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کہنے لگے ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد کو لے چلے وہاں ایک شخص رکوع وسجود میں مصروف تھا۔ حضور اکرم نے پوچھا یہ کون ہے۔ مجحن نے بتایا یہ فلاں آدمی ہے اور انہوں نے اس کی تعریف وتوصیف میں کافی مبالغہ کیا۔ حضور نے فرمایا: تم اس کی باتوں پر دھیان مت دو، ورنہ تمہیں تباہ کردے گا۔ جب حضور حجرے کے پاس پہنچے تو ان کا ہاتھ چھوڑ دیا فرمایا دین کی بہترین صورت یہ ہے کہ اس کی آسانی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے یعنی دین میں آسانی پیدا کی جائے۔ بعدۂ جناب مجحن بصرے سے مدینہ میں آگئے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۸۔ حضرت مجحنؓ بن ابی مجحن الدیلی

حضرت مجحنؓ بن ابی مجحن الدیلی۔ ان کا تعلق بنودیل بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ سے تھا۔ مدنی تھے اور کنیت ابوبسر تھی۔ ان

ان کے بیٹے بسر نے روایت کی ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض بسر اور بعض بشر کہتے ہیں۔ یہ ثوری کا قول
احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا بعض لوگوں نے ثوری کی طرح
بتایا۔ ابن ماکولا نے بسر بیان کیا۔

بسر نے اپنے والد محجن سے روایت کی۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہمیں فتیان بن احمد بن محمد بن جوہری نے قعنبی
اس نے مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے بسر بن محجن سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کی
ل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لئے اذان ہوئی۔ حضور اٹھے نماز ادا کی اور پھر واپس آ گئے۔ آپ نے جناب محجن سے پوچھا
نے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں گھر میں ادا کر آیا تھا۔ حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی
صورت پیش آئے تو نماز جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۔ حضرت محدوجؓ بن زید الہذی

حضرت محدوجؓ بن زید الہذی۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضور سے انہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ
ت کے دن اول از ہمہ مجھے طلب کیا جائے گا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔ حضرت محرزؓ بن حارثہ

حضرت محرزؓ بن حارثہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف: انہیں عتاب بن اسید نے ایک بار مکے میں اپنا جانشین بنایا تھا۔ بعد
وہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں پھر سے ایک دفعہ مکے کے حاکم بنائے گئے، پھر خلیفہ نے انہیں معزول کر کے قنفذ بن عمیر التیمی
ان کی جگہ مقرر کر دیا۔ جناب محرز جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی
ہے۔

۴۶۹۔ حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی

حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کی حدیث کثیر بن زید نے ام ولد محرز سے اس نے
ز سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خاموشی عالم کی زینت ہے۔ ان کی بیٹی نے اس سے روایت کی کہ میرے ابا اکثر کہا
تے تھے۔ اللہ میں جھوٹوں کے زمانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ بیٹی نے پوچھا ابا وہ کیسا زمانہ ہوگا؟ باپ نے جواب دیا اس زمانے
جھوٹ الم نشرح ہو چکا ہوگا۔ پھر ایک آدمی ان میں آ شریک ہوگا لیکن جب موضوع پر زیر بحث آئے گا تو وہ بھی اپنی ٹانگ اڑا
گناہ میں شریک ہو جائے گا تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ابو نعیم نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابن مندہ کو اس باب
وہم ہوا ہے اور اس نے ان کی ولدیت ابن زہیر لکھی ہے۔ جعفر نے ابن زہیر اور ابن زہر کو دو مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ امام
اری نے اپنی تاریخ میں محرز بن زہیر لکھا ایک روایت میں ابن زہر بھی ہے لیکن زہیر درست ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے
ابن مندہ کی طرح زہیر لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۲۔ حضرت محرزؓ بن عامر

حضرت محرزؓ بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار خزرجی ونجاری انصاری: غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن جس دن حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کی طرف کوچ فرمانا تھا اس صبح کو وہ فوت ہو گئے۔ حضور نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو فی الحقیقت شریکِ جنگ ہوئے تھے۔ یہ لاولد تھے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا نام ح اور ز سے لکھا ہے۔ دار قطنی کا خیال بھی یہی ہے۔ ابن ماکولا نے ''محرز'' لکھا ہے اور ان کو بنو عمرو بن عوف کے خاندان سے شمار کیا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ ابو جعفر نے یونس سے ان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے انصار سے بنو عدی بن نجار نے محرز بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح سلمہ نے ابن اسحاق اور عبدالملک بن ہشام سے اس نے بکائی سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور روایت صحیح بھی ہو جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۳۔ حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ

حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ۔ یہ صاحب بنو حنیفہ کو (حضور اکرم کی وفات کے بعد جب ارتداد کی لہر اٹھی تھی) اسلام پر قائم رہنے اور ارتداد سے بچنے کی تاکید کرتے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں عمدہ عمدہ اشعار کہے ہیں۔

۴۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ

حضرت محرز القصابؓ۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ موسیٰ بن اسماعیل سے، اس نے اسحاق بن عثمان سے، اس نے اپنی دادی ام موسیٰ سے سنا کہ ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے جانور ذبح کرنے کی اجازت صرف اسے دی جائے گی، جسے سورۂ فاتحہ آتی ہے اور سوائے جناب محرز کے اور کسی کو سورۂ فاتحہ نہیں آتی تھی۔ اس لئے یہ خدمت ان سے لی جاتی تھی۔ یہ بنو عدی کے آزاد کردہ غلام تھے اور زمانہ جاہلیت میں جنگی قیدی رہے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نضلہ

حضرت محرزؓ بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی: ان کی کنیت ابو نضلہ تھی اور اخرم الاسدی کے عرف سے جانے جاتے۔ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے اور بنو عبدالاشہل انہیں اپنا حلیف بتاتے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آ رہے تھے اور بنو دودان بھی اسلام لا چکے تھے چنانچہ اس قبیلہ کے تمام مرد اور عورتیں ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے اور انہی میں محرز بن نضلہ بھی تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شرکت کی اور غزوۂ ذی قرد میں بھی حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ انہیں مسعدہ بن حکم نے قتل کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ برس تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام محرز بن وہب لکھا ہے اور ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے۔ بنو عبد شمس کے حلیفوں میں سے تھے ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بدر کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بنو عبدالشمس اور بنو اسد

خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ان کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۸۶۔حضرت محرزؓ

حضرت محرزؓ۔ یہ غیر منسوب ہیں۔ ابراہیم بن محمد بن ثابت جو بنو عبدالدار کا بھائی ہے اس نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک رات کو محرز میرے پاس آیا۔ ہم نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی۔ محرز پوچھنے لگا آپ کے پاس مسواک ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں اس وقت مسواک کی ضرورت کیوں پیش آ گئی ہے۔ اس نے کہا کہ رسول اکرمؐ کا یہ زندگی بھر معمول رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۷۔حضرت محرش الکعبیؓ

حضرت محرش الکعبیؓ۔ ابن ماکولا نے حرف اول پر پیش (ضمہ) اور حرف ثالث را کو مشدد کر کے کسرہ پڑھا ہے۔ ابو عمر نے بہ کسر میم و سکون حا بیان کیا ہے۔ علی بن مدینی آخر الذکر کو درست کہتا ہے۔ ابو عمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے اس نے محرش الکعبی سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرمؐ جعرانہ سے نکلے اور پھر اس نے حدیث نقل کی۔ ابن المدائنی کہتا ہے کہ مزاحم سے مراد مزاحم بن ابی مزاحم ہے اس سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے اور اس سے مراد مزاحم بن زفر نہیں ہے۔

ابو حفص الفلاس کا بیان ہے کہ میں مکہ کے ایک شیخ کو جس کا نام سالم تھا ملا اور منیٰ تک اس سے ایک اونٹ کرائے پر لیا۔ اس نے مجھ سے یہ حدیث سنانے کی خواہش کی کہنے لگا محرش بن عبداللہ میرا دادا تھا۔ پھر اس وہ حدیث بیان کی اور نیز بتایا کہ کس طرح حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔ میں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی کہا مجھ سے میرے باپ اور اہل خانہ نے بیان کی۔

اکثر اہل حدیث نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محرش بن سوید بن عبداللہ بن مرہ الخزاعی الکعبی۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ اکرم نے جعرانہ سے عمرے کا ارادہ کیا۔ پھر آپ دوسری صبح کو مکہ میں پائے گئے۔ گویا کہ آپ نے رات وہیں بسر کی تھی۔ میں نے حضور کی پیٹھ دیکھی گویا چاندی کا ٹکڑا تھی۔ ہم سے کئی آدمیوں نے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی اس نے بندار سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابن جریج سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز عبداللہ سے اس نے مکحول سے اس نے محرش الکعبی سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہؐ ایک رات کو جعرانہ سے عمرہ کرنے کے ارادے سے نکلے۔ مکے میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا۔ پھر راتوں رات وہاں سے روانہ ہو کر صبح کو ایسے وقت جعرانہ پہنچ گئے گویا آپ نے رات وہیں بسر کی تھی دوسرے دن آپ بوقت زوال وادی سرف سے روانہ ہو کر جامع الطریق تک آئے۔ اسی وجہ سے لوگوں کو حضور اکرمؐ کے عمرے کا علم نہ ہو سکا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۸۔حضرت محسنؓ بن علی

حضرت محسنؓ بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی: آپ جناب فاطمہ کے صاحبزادے تھے۔ ہمیں ابو احمد

...بدالوہاب بن ابی منصور الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے، اس نے ابوطاہر بن ابی الصقر الانباری سے اس نے ابوالبرکات بن ...طیف الفراء سے' اس نے حسن بن رشیق سے اس نے ابوالبشر الدولابی سے اس نے محمد بن عوف الطائی سے اس نے ابونعیم اور ...عبداللہ بن موسیٰ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے اس سے ابواسحاق نے اس سے ہانی بن ہانی نے اس سے حضرت ...علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب امام حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضور تشریف لائے فرمایا: مجھے میرا بیٹا ...دکھاؤ۔ پوچھا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا حرب فرمایا: نہیں یہ حسن ہے۔ یہی صورت جناب حسین کی پیدائش کے وقت پیش آئی۔ ...میں نے نام حرب بتایا تو آپ نے حسین تجویز کیا۔ تیسری دفعہ محسن پیدا ہوئے تو میں نے حرب ہی نام رکھا تھا۔ حضور نے محسن رکھ ...دیا۔ پھر فرمایا میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون کے بچوں کے نام پر شبر، شبیر، اور مبشر رکھ دئے ہیں۔ کئی راویوں نے ابو اسحاق سے اس طرح نقل کیا ہے۔ سالم بن ابی الجعدہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے، لیکن محسن کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح ابو الخلیل نے سلمان سے ذکر کیا ہے۔ محسن بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۹۔ حضرت محصن الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت محصن الانصاری رضی اللہ عنہ۔ یہ جعفر کا قول ہے اور اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلۃ الانصاری سے جو اہل قبا سے تھا' اس نے سلمہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو اپنی جماعت میں امن وامان میں بیدار ہو اور اس کا جسم بہ خیر و عافیت ہو اور اس دن کے کھانے کا معقول بندوبست ہو یوں سمجھے گویا تمام دنیا اسے عطا کر دی گئی ہے جعفر نے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کا ترجمہ بیان کیا ہے۔ راویوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ سلمہ بن عبداللہ محصن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو مروان سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہم اس کا ذکر عبیداللہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً بن ابی عاصم سے اس نے کثیر بن عبیداللہ الحذاء سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمان بن شمیلۃ الانصاری سے اس نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مندرجہ بالا روایت کے مطابق حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۰۔ حضرت محصن رضی اللہ عنہ بن وحوح الانصاری الاوسی

حضرت محصن رضی اللہ عنہ بن وحوح الانصاری الاوسی۔ یہ صاحب اپنے بھائی حصین کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کریں گے دونوں بھائی لاولد مرے۔ ابن الکلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محلم رضی اللہ عنہ بن جثامہ

حضرت محلم رضی اللہ عنہ بن جثامہ۔ ان کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ہے۔ ان کے بھائی کا نام صعب بن جثامہ تھا۔ ہمیں عبداللہ نے یونس سے اس نے اس نے ابن اسحاق سے، اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے اس نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ہمیں رسول اکرمؐ نے چشمہ اضم کی طرف روانہ فرمایا۔ میرے ساتھ ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔

ب ہم وادی میں داخل ہوئے تو ہمارے پاس سے شتر سوار عامر بن اضبط الاشجعی گزرا اور ہمیں مسلمانوں کی طرح السلام علیکم کہا۔ ہم
ک گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ ان میں سے پہلے سے عداوت
آ رہی تھی۔ واپسی پر ہم نے حضور اکرمؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین امنوا اذا
ربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا (اے ایمان والوں جب تم اللہ کی راہ
ں چلو پھر تو سوچ سمجھ سے کام لو، اور جو شخص تمہیں سلام کہے اسے یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو) طبری لکھتا ہے کہ محلم بن جثامہ نے
ضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی اور جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر اگل دیا۔ پھر لاش کو دو پہاڑیوں کے درمیان
ینک کر اوپر پتھر ڈال دئے گئے۔ حضور نے فرمایا معمولاً تو زمین برے سے برے آدمی کو بھی اندر سمو لیتی ہے لیکن اس شخص نے (بد
ی سے) ایک مسلمان کو قتل کیا تھا چنانچہ اللہ نے اپنا ناپسندیدگی کا اظہار بایں انداز فرمایا۔

ابو عمر لکھتا ہے کہ یہ شخص محلم بن جثامہ نہیں تھا کیونکہ وہ تو آخری عمر میں حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ابن الزبیر کے عہدِ
لافت ہوئے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علماء میں بڑا اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ مقداد کے بارے میں نازل
ئی کوئی کہتا ہے اسامہ کے بارے میں بعض کی رائے میں اس سے مراد غالب اللیثی ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس کا نزول ایک دستہ
ج کے بارے میں ہوا تھا۔ مگر ان اقوال کے قائلوں کا نام کسی نے نہیں بتایا۔ بعض نے اور اور بھی کئی لوگوں کے نام لئے ہیں اور
س قتل کو قتل خطا لکھا ہے، ہم مکیتل کے ترجمے میں پھر محلم کا ذکر کریں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب

حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب۔ ہم ان کا نسب ان کے والد ابو معاذ کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانے
میں پیدا ہوئے اپنے والد اور حضرت عمر سے روایت کی۔ خود ان سے حضرمی بن لاحق اور بشیر بن سعید نے روایت کی۔ تینوں نے
س کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۳۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح

حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی: انہیں صحابہ میں
شمار کیا گیا ہے عبدان کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس شخص کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ صاحب ان
لوگوں میں سے نہیں جن کا محمد بن عدی کی حدیث میں ذکر ہے کہ جب لوگوں کے کانوں میں یہ بات پڑی کہ عنقریب جس نبی کا
ظہور متوقع ہے ان کا نام نامی محمد ہو گا تو لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیا۔ ان میں محمد بن سفیان بن مجاشع، محمد بن
براء، محمد بن احیحہ، محمد بن حمران بن مالک جعفی، محمد بن خزاعی بن علقمہ بن محارب بن مرہ بن فالج محمد بن عدی بن ربیعہ بن جشم بن
سعد شامل ہیں۔ اس کی تخریج ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کی ہے۔

لیکن مجھے اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ سب لوگ حضور اکرمؐ سے بہ حیثیت زمانہ سابق ہیں۔ انہیں اس نام کا کیسے علم ہو گیا تھا۔
مثلاً احیحہ بن جلاح نے عبدالمطلب کی ماں سے نکاح کیا تھا اور اس خاتون کا نام سلمیٰ بنت عمرو تھا۔ پس جو شخص والدہ عبدالمطلب کا

شوہر ہوا اور پھر عبدالمطلب نے لمبی عمر پائی تھی۔ اس کا بیٹا حضور اکرمؐ کا معاصر کیسے ہو سکتا ہے۔ مزید براں ابن مندہ اور ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ حضور اکرمؐ کے اصحاب میں شامل تھے اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ اس نے منذر اور عقبہ کا ذکر نہ کر کے غلطی کی ہے۔

۴۶۹۴۔ حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری

حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری۔ بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اور ان کے والد کو حضور کی صحبت میسر آئی۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے محمد بن اسلم بن بجرۃ الانصاری سے جو بنو حارث بن خزرج کا بھائی تھا اور کافی بوڑھا ہو چکا تھا روایت کی کہ وہ جب بھی شہر میں آتا اور بازار میں خرید و فروخت کر چکتا اور واپس گھر کو لوٹتا اور چادر اتار کر رکھتا تو اسے یاد آ جاتا کہ اس نے مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا نہیں کی، تو اسے اس فروگزاشت پر افسوس ہوتا، کیونکہ رسول حضورؐ نے فرمایا تھا جو شخص اس شہر (مدینہ) میں وارد ہو، اسے چاہئے کہ میری مسجد میں دو رکعت ادا کرے۔ چنانچہ وہ پھر گھر سے لوٹ کر مدینۃ النبی میں آتا۔ دو رکعت نماز ادا کرتا اور واپس چلا جاتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ محمد بن اسلم کی حدیث مرسل ہے۔ اس نے نہ تو حدیث نقل کی اور نہ نسب ہی بیان کیا۔ اس لئے پتہ نہیں چلا کہ یہ وہی آدمی ہے یا کوئی اور۔

۴۶۹۵۔ حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ۔ محمد بن ابی حمید نے محمد بن المنکدر سے اس نے محمد بن اسماعیل انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ اسے اسماعیل بن ثابت بن قیس بن شماس نے دیکھا۔ ابونعیم کا قول ہے کہ یہ خیال غلط ہے کیونکہ اسماعیل کا ثابت کی اولاد ہونا ثابت نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں محمد بن ثابت ہے اور اسماعیل اور یوسف اس کے بیٹے تھے اور ابونعیم نے محمد بن ابی حمید سے اس نے اسماعیل انصاری سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے سنا ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے مختصر سی نصیحت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس دیکھے اس سے اپنی توقعات منقطع کر لے اور طمع کو پاس بھی نہ آنے دے۔ کیونکہ یہ دائمی فقر ہے۔ بہ قول ابونعیم اس اسماعیل سے مراد اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے۔

بعض راویوں کو اس روایت میں اشتباہ پڑ گیا ہے، چنانچہ انہوں نے محمد بن حمید اور محمد بن اسماعیل کے درمیان محمد بن المنکدر کا اضافہ کر دیا ہے اور اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے اپنے ترجمہ کی بنیاد ان لوگوں پر رکھی جن کا نام محمد تھا اور تخریج حدیث کرتے وقت روایت بایں انداز بیان کی ہے: محمد بن اسماعیل نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادے سے روایت کی اگر یہ روایت صحیح ہے تو ترجمہ میں محمد بن اسماعیل کا ذکر غلط ہے۔ اگر وہ اسماعیل بن محمد عن ابیہ کہتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۶۔ حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف

حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف بن اسعد بن بیاضہ بن بسیع بن خلف بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعۃ الخزاعی اور وہ طلحہ الطلحات بن عبداللہ بن خلف کا عم زاد تھا۔ اس کا نسب شباب العصفری بن خیاط نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی کہ ہر اونٹ کے کوہان پر شیطان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی روایت کی ہے۔

۴۶۹۷۔ حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی

حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان سے ابومنصور بن مکارم بن سعد المودب نے ابوزکریا بن ایاس الازدی سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن احمد بن ابوالمثنی نے ان سے سعید بن سلیمان نے، ان سے خالد بن عبداللہ نے ان سے حصین نے ان سے عمرو بن قیس نے ان سے محمد بن اشعث نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور نے ایک دفعہ یہود کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ قوم ہم سے جمعے کے بارے میں حسد کرتی ہے، اسی طرح در بارۂ قبلہ بھی۔ ہم نے ان دونوں چیزوں کو پالیا اور یہ بدبخت نہ پا سکے۔

زبیر بن بکار نے محمد بن حسن سے روایت کی کہ ایسے لوگ جن کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی، وہ حسب ذیل تھے محمد بن طلحہ، محمد بن علی، محمد بن اشعث اور محمد بن سعد آخر الذکر کو ابن زبیر نے موصل کا امیر مقرر کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم کا خیال ہے کہ حضور اکرم سے ان کی صحبت ثابت نہیں ہے۔

۴۶۹۸۔ حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری

حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری۔ اور ایک روایت میں ان کا نام محمد بن فضالہ بن انس ہے ان کے والد اور دادا دونوں کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ الظفری نے اپنے دادے یونس بن محمد سے اس نے اپنے باپ محمد بن انس سے روایت کی کہ میں ابھی چند ہفتوں کا تھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے آپ کے سامنے لایا گیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھ دو، لیکن کنیت نہ رکھنا میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور کے ساتھ حج کیا تھا۔

اور عمرو بن ابی فروہ نے اپنے اہل خانہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ انس بن فضالہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انہیں محمد بن انس اٹھا کر حضور اکرم کے سامنے لائے۔ چنانچہ حضور نے عذق کا ٹیلہ انہیں بخش دیا جسے نہ ہبہ کیا جا سکتا اور نہ بیچا جا سکتا ہے۔ فضیل بن سلیمان نے، یونس بن محمد بن فضالہ سے روایت کی کہ خود رسول اللہؐ ان کے یہاں تشریف لائے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابونعیم نے یہ ترجمہ محمد بن فضالہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے محمد بن انس بن فضالہ کے لئے اور دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ ایک روایت میں الدوسی ہے: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور ان کا ذکر حضرت انس کی حدیث میں ہے۔ حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جس کا نام محمد تھا حضور اکرم نے فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آ جائے گی[۱] اس حدیث کو حماد بن زید نے معبد بن ہلال سے اور اس نے حضرت انس سے روایت کی لیکن انہوں نے لڑکے کا نام نہیں لیا روایت ہے کہ اس کا نام سعد تھا۔ اسی روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی لیکن لڑکے کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی کہ میں حج کو گیا اور ایک ایسے علاقے میں جا نکلا جہاں دو بھائی جن میں ایک کا نام محمد تھا، بیٹھے ہوئے تھے اور وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کر کے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے، لیکن ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اس لئے استدراک کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس الکبیر کنانیؓ

حضرت محمد بن ایاس الکبیر کنانیؓ۔ ہم اس کے نسب کا ذکر اس کے والد کے تذکرے میں کر آئے ہیں۔ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر تھی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، لیکن صحابیت کا انتساب درست نہیں۔

۴۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ

حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ۔ بنو عتوارہ سے بھی تعلق تھا۔ ان کا نام جاہلیت ہی میں محمد رکھا گیا تھا، اسی طرح محمد بن سفیان کا بھی جیسا کہ ہم محمد بن احیحہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزہؓ

حضرت محمد بن ابی برزہؓ۔ ابراہیم بن سعد نے عبداللہ بن عامر سے اس نے ایک آدمی سے جس کا نام محمد بن ابی برزہ تھا سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد نے عبداللہ سے اس نے محمد بن برزہ سے سنا، اور یہ سند صحیح تر ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

[۱] حیرت ہے کہ ابن اثیر نے اسے حدیث کیسے جانا۔ اسے کون حضور سے منسوب کر سکتا ہے۔ مترجم

۴۷۰۴۔ حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ

حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مال مکانوں کی تعمیر میں صرف کرا دیتا ہے۔

یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اس وقت جب حضرت خالد بن ولید نے حیرہ کو فتح کیا خریم بن اوس الطائی کے حق میں شہادت دی تھی کہ حضور اکرم نے خریم کو شماء بنت نفیلہ عطا کی تھی جو خریم کو دے دی گئی۔ ہم اس واقعہ کو خریم کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اس کے گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق گواہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۵۔ حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ

حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے جب حضور کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور انہیں کھجور کی گھٹی دی۔ انہوں نے مدینے ہی میں سکونت رکھی اور یزید بن معاویہ کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کر دیے گئے۔

اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد ثابت بن قیس نے اس کی ماں جمیلہ بنت ابی سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس وقت محمد اس کے پیٹ میں تھا۔ جب وضع حمل ہوا تو جمیلہ نے قسم کھائی کہ وہ ہرگز اسے دودھ نہیں پلائے گی۔ اس پر ثابت بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضور اکرم کی خدمت میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ۔ چنانچہ میں بچے کو حضور کے قریب لے گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ محمد نام رکھا اور کھجور کی گھٹی دی فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۶۔ حضرت محمد بن جد بن قیسؓ

حضرت محمد بن جد بن قیسؓ۔ بقول ابن قداح فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۷۔ حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ

حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۸۔ حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ

حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ۔ یہ صاحب حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے تھے۔ ان کی پیدائش حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہوئی۔ وہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور جب مدینے میں آئے تو بچے تھے۔ جب حضور کو جنگ موتہ کے نتیجے میں حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کے گھر تشریف لائے، فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ عبداللہ، محمد اور عون کو اٹھا

ئے اور حضور نے انہیں اپنی رانوں پر بٹھالیا۔ دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا ولی ہوں۔ نیز فرمایا کہ محمد شکل وشباہت میں اپنے چچا ابو طالب سے ملتا جلتا ہے۔ یہ وہی محمد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم سے، حضرت عمر کی شہادت کے بعد نکاح کرلیا تھا۔ بقول واقدی جناب محمد کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ ایک روایت کے مطابق وہ بمقام تستر شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ

حضرت محمد بن ابی جہمؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی القرشی العدوی رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور ایام حرہ میں بہ مقام مدینہ ۶۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابو نعیم لکھتا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے اسے ابو علی نے اسے ابو نعیم نے اسے محمد بن احمد بن حسین نے اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اسے احمد بن عیسیٰ نے اسے عبداللہ بن وہب نے اسے ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے اس نے سعید بن ابی ہلال سے اس نے محمد بن ابی الجہم سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو اونٹ چرانے کے لئے ملازم رکھا۔ اتفاقاً ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی شرمگاہ کو ننگا کیا ہوا تھا، حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ جس شخص کو علی الاعلان خدا سے شرم نہیں آتی وہ اس سے علیحدگی میں کیونکر شرمائے گا اس لئے اس کی مزدوری ادا کر کے اسے فارغ کردو۔

ابو نعیم لکھتا ہے کہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اقوالِ صحابہ میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے درست نہیں سمجھتا۔

اس کی ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ

حضرت محمد بن حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی الجمحی۔ یہ صاحب حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام ام جمیل فاطمہ بنت مجلل یا جویریہ تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق اسماء بنت مجلل بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامر یہ نام تھا۔ بیوی نے اپنے شوہر حاطب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں محمد اور حارث اس کے دولڑکے پیدا ہوئے۔ محمد کی کنیت ابوالقاسم یا ابو ابراہیم تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام بعد از بعثت محمد رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے باپ نے حبشہ کو ہجرت کی تو محمد چھوٹے سے لڑکے تھے۔

ہمیں ابو یاسر نے یہ سند خود عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابراہیم بن ابوالعباس سے اور یونس بن محمد سے سنا انہیں عبدالرحمان بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنی ماں کی زبانی بیان کیا کہ میں تجھے لئے حبشہ سے چلی اور مدینہ سے ایک آدھ دن کی مسافت کے فاصلے پر پڑاؤ کیا۔ میں نے تیرے لئے کھانے کو کچھ پکانا چاہا لیکن لکڑیاں ختم ہوگئیں اور میں ان کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ جب ہانڈی پک چکی اور میں نے اٹھائی تو تمہارے بازو پر گر پڑی مدینے پہنچی تو تجھے رسول اکرم کے پاس لے گئی۔ میں نے کہا! یارسول اللہ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جو آپؐ کا ہم نام ہے۔ حضور نے تمہارے منہ میں آب دہن ڈالا اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر تمہارے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضور نے اپنا لعاب دہن تمہارے ہاتھوں پر لگایا۔ حسب ذیل دعا

ں:اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا يغادر سقما اے انسانوں
ـدا بیماری کو دور فرما تو شِفا بخش کہ تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔ میں
حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہوگیا۔
مصعب کہتے ہیں کہ محمد بن حاطب کو اسماء بنت عمیس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس تعلق
ـجہ سے عمر بھر ساتھ ساتھ رہے۔ ان سے ابوبلج، سماک بن حرب اور ابو عوان الثقفی نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے ابوبلج سے انہوں
محمد بن حاطب سے بیان کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دف کی آواز حلال اور حرام میں مابہ الامتیاز ہے۔
ہشام بن کلبی نے بتایا کہ محمد بن حاطب حضرت علی کے ساتھ جمل، صفین اور نہروان کی جنگوں میں موجود رہے۔ ان کی وفات
ل ابو عمر عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مکہ میں ۷۴ھ میں واقع ہوئی۔ ایک روایت میں کوفہ کا ذکر ہے۔ ابو نعیم کہتا ہے
انہوں نے کوفہ میں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ ایک اور روایت کی رو سے ۷۴ھ میں مکے میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج
ـا ہے۔

۴۷۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ

حضرت محمد بن حبیب المصریؓ۔ ایک روایت میں نصری آیا ہے، لیکن مصری درست ہے۔ ہمیں یحییٰ بن مسعود نے اذنا بہ سند
ـد ابن ابی عاصم سے اسے حوطی نے انہیں ابوالمغیرہ نے انہیں ولید بن سلیمان ابی سائب نے انہیں یسر بن عبیداللہ نے بن محریز
ـنے اسے عبیداللہ بن سعدی نے اسے محمد بن حبیب نے بتایا حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تک کفار مارے جاتے رہیں گے یا جب تک
کفار سے جنگیں ہوتی رہیں گی، ہجرت ختم نہیں ہوگی۔
اور حسان بن ضمری نے ابن سعدی سے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ یہ اسناد درست ہے۔
کیونکہ محمد بن حبیب نہ تو شامیوں میں تھا نہ مصریوں میں، سوائے اس محمد بن حبیب کے جو ابو رزین العقیلی سے روایت کرتا ہے۔
واللہ اعلم تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۲۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ

حضرت محمد بن ابی حدردؓ۔ بقول ابن مندہ ان کی روایت کردہ حدیث میں اختلاف ہے اور حضور اکرم سے ان کی رفاقت ثابت
نہیں اور ہم ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں۔ محمد بن اسماعیل نیشاپوری نے ان کے والد سے اس نے عبید بن
ہشام سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابی حدرد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت
میں اپنی شادی کے سلسلے میں طلب امداد کے لئے حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا
دوسو درہم، فرمایا اگر تم اسے بطحان سے اٹھالاتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ ثوری عبدالوہاب اور ابوضمرہ نے یحییٰ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے ابوحدرد سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحدرد سے روایت کی کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر دوسو درہم مقرر کیا۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں طلب مدد کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا دوسو درہم۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم اسے کسی وادی سے پکڑتے، جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ بعد • ابی حدرد کے غزوۂ غابہ کا ذکر کیا۔ یہی اسناد درست ہے اور وہ روایت جو محمد بن ابی حدرد سے مروی ہے غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ

حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہاشمی: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضور اکرم کے زمانے میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامریہ تھیں۔ یہ صاحب معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں کے بیٹے تھے۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ قتل ہو گئے تو حضرت عثمان نے محمد کو اپنی کفالت میں لے لیا جب وہ جوان ہوئے تو مصر چلے گئے۔

سوء اتفاق سے یہ نوجوان حضرت عثمان کا بدترین معاند ثابت ہوا۔ یہ شخص ان لوگوں میں پیش پیش تھا جو محاصرے کے بعد خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔ محمد بھاگ کر خلیل کو چلا گیا جو لبنان کا ایک پہاڑ ہے وہاں وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ محمد کو حضرت علی نے حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے قیس بن سعد بن عبادہ کو حکومت دی تھی۔ پھر اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ لیکن صحیح امر یہ ہے کہ جب حضرت عثمان قتل ہوئے تو ان دنوں محمد مصر میں تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمان کے خلاف اتنا اکسایا کہ وہ لوگ خلیفہ کے خلاف مدینے کی طرف چلے پڑے۔

جن دنوں یہ لوگ مدینے پر چڑھ دوڑے ان دنوں حاکم مصر از جانب حضرت عثمان عبداللہ بن سعد تھا۔ وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اپنی جگہ ایک خلیفہ مقرر کرتا گیا۔ اس پر محمد نے والی مصر پر جسے عبداللہ اپنا جانشین بنا گیا تھا حملہ کر کے اسے نکال دیا اور خود حاکم بن بیٹھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہو گئے تو حضرت علی نے قیس بن سعد کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کو معزول کر دیا۔

جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو محمد کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں سے وہ بھاگ نکلا لیکن امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام رشدین نے پکڑ کر قتل کر دیا اور یوں ابوحذیفہ اور عتبہ کے بیٹے ولید کی اولاد کے بغیر باقی لوگ ختم ہو گئے۔ ولید کے خاندان کے کچھ لوگ شام میں موجود ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ

حضرت محمد بن حزمؓ۔ یہ انصاری تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ستر امتیں پیش ہوں گی۔ ہم ان سب سے زیادہ معزز اور باوقار ہوں گے۔ ابونعیم لکھتا ہے کہ ابوالعباس ہروی نے اس صحابی کا ذکر ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ کیا ہے جن کا نام محمد تھا۔ محمد بن حزم سے قتادہ نے جو تابعی ہیں روایت کی۔ جس صحابی کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۵۔ حضرت محمد بن خطابؓ

حضرت محمد بن خطابؓ بن حارث بن معمر جمحی۔ یہ صحابی محمد بن حاطب کے عم زاد تھے۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ بقول ابو عمرو اپنے عم زاد سے عمر میں بڑے تھے۔ اگر یہ درست ہے تو بلاشبہ وہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا اور حبشہ سے لائے گئے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۶۔ حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ

حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ۔ علی بن سعید العسکری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اسحاق نے محمد بن یحیٰ بن حبان سے اس نے اعرج سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن الغفاری سے روایت کی کہ میں ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں حضور اکرم کی نماز بہ نظر غائر ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی حضور نے اونٹنی کا پالان زمین پر بچھایا۔ اپنی بعض چھوٹی موٹی اشیاء احتیاط سے باندھیں۔ پھر رات کے چند گھنٹوں کے لئے سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ جاگ اٹھے۔ انگڑائی لی اور آسمان کو دیکھ کر آل عمران کی (ان فی خلق السموات) پانچ آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر مسواک لے کر دانت صاف کئے اور چار رکعت نماز ادا کی۔ اس طریقے سے کہ رکوع سجود اور قیام کم و بیش برابر تھے۔ پھر بیٹھ گئے اور آسمان کو دیکھ کر پھر مذکورہ بالا آیات تین مرتبہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور وتر کی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے۔

اس کی روایت یحیٰ الحمانی نے محمد بن خالد سے اور ہیثم بن حمید نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے والد سے بیان کی۔ اس نے بیان کیا کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں بنو غفار کے ایک بزرگ سردار سے ہمیں شرف ملاقات ہوا۔ اس نے ہمیں حدیث سنائی۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۷۔ حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ

حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ۔ ان کی حدیث خصیف الجزری نے بیان کیا ہے، اس کی تخریج ابو عمر نے کی ہے۔

۴۷۱۸۔ حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ

حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ۔ بقول امام بخاری حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی ان سے محمد بن کعب القرظی نے روایت کی۔

یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن محمد بن خثیم سے اس نے محمد بن کعب القرظی سے اس نے محمد بن خثیم بن یزید سے اس نے عمار بن یاسر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث بیان کی اور اس کو محمد بن سلمہ و بکر الاسواری نے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن یزید بن خثیم سے روایت کی کہ محمد بن کعب نے اسے بتایا کہ تمہارے والد یزید بن خثیم نے یہ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ

حضرت محمد الدوسیؓ۔ بعض لوگ انہیں سعد الدوسی بھی کہتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا ان کا ذکر محمد انصاری کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ

حضرت محمد بن رافعؓ۔ عبدان نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی صحابیت کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے انہیں صحابی گردانا ہے اور ان سے وہ حدیث منسوب کی ہے جو اسرائیل میں ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے اس نے اسحاق بن حکم سے اس نے محمد بن رافع سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک آدمی کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جن کی کھجوروں میں پھل نہیں لگتا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی

حضرت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشمؓ۔ ان کی کنیت ابوحمزہ تھی اور عبدالمطلب بن ربیعہ کے بھائی تھے۔ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا تھا۔ لیکن نہ اس کا کوئی ثبوت ملا ہے اور نہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی روایت ہی بیان کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ

حضرت محمد بن رکانہؓ۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت محمدؓ۔ حضور اکرمؐ کے مولی تھے۔ ان کا اصلی نام مانا ہیہ تھا۔ آپ نے محمد رکھ دیا۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ترکِ وطن کر کے خراسان آ گئے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن مقاتل بن محمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن محمد نے جو حضور اکرم کے مولیٰ تھے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ مقاتل بن محمد بن موسیٰ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ محمد کا نام مانا ہیہ تھا اور وہ ایک مجوسی تاجر تھا۔ انہوں نے حضور کا نام نامی سنا اور مرو سے بہ غرض تجارت روانہ ہوئے اور مدینہ میں آئے۔ اسلام لے آئے اور حضور اکرم نے ان کا نام محمد رکھا اور اپنا مولی (دوست، مقرب) قرار دیا۔ بعد از قبول اسلام وہ واپس چلے گئے ان کا مکان جامع مسجد کے آمنے سامنے تھا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ

حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً بتایا کہ اسے حسن بن احمد نے اسے احمد بن عبداللہ نے اسے ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے اسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اسے اس کے باپ نے اسے

...بن جعفر نے اسے شعبہ نے اس نے ابوعمران الجونی سے اس نے محمد بن زہیر بن ابی جبل سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا
...جو شخص رات کو چھت پر ننگا سوئے مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اسی طرح جو شخص طوفانی سمندر میں سفر کرے میں اس کے
...ے میں بھی کوئی ذمہ داری نہیں لوں گا۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر نہیں ہوئی۔ اور ابوعمران الجونی کو کئی صحابہ سے ملاقات
کا موقع ملا۔ انہیں خضارمہ گروہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ محمد بن زہیر مرسل ہے۔ یعنی انہیں حضور اکرم کی صحبت
...یب نہیں ہوئی۔ ان سے وہیب بن ورد نے روایت کی اور شعبہ نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے محمد بن زہیر بن ابی زہیر سے
مرسلا روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۵۔ حضرت محمد بن زید الانصاریؓ

حضرت محمد بن زید الانصاریؓ۔ ان سے ابوحاتم الرازی نے تخریج کی عمرو بن قیس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے عطا سے اس
نے محمد بن زید سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا۔ آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں
نے احرام باندھا ہوا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۶۔ حضرت محمد بن سعد المجہولؓ

حضرت محمد بن سعد المجہولؓ۔ ان سے خالد بن ابی خالد نے روایت کی ہے۔ قاضی ابواحمد نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ان
کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہیں مرسل قرار دیا ہے۔ خالد بن خالد نے روایت کی کہ میں نے سلعہ میں محمد بن سعد سے
بیعت کی۔ انہوں نے کہا میرے قریب آؤ تاکہ میں چھوؤں۔ کیونکہ حضور اکرم نے فرمایا چھونے میں برکت ہے۔ یہ حدیث محمد بن
مسلمہ کے نام سے مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۷۔ حضرت محمد بن سفیانؓ

حضرت محمد بن سفیانؓ بن مجاشع بن دارم التمیمی دارمی: ان کا ذکر محمد بن عدی بن ربیعہ اور محمد بن احیحہ بن جلاح وغیرہ کی حدیث
میں مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم کہتا ہے کہ انہی ناموں کے بارے میں مجھ سے احمد بن اسحاق نے کہا کہ ہم سے
محمد بن سلیمان ہروی نے کتاب الدلائل میں بیان کیا کہ یہ لوگ جن کے نام ان کے بزرگوں نے حضور اکرم کی پیدائش سے پہلے محمد
رکھا تھا۔ انہیں راہب نے آپؐ کی بعثت کے بارے میں اطلاع دی تھی وہ لوگ حسب ذیل ہیں۔ محمد بن عدی بن ربیعہ، محمد بن
احیحہ، محمد بن حمران بن مالک الجعفی اور محمد بن خزاعی بن علقمہ۔ اس کی تخریج ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں محمد بن احیحہ کے ترجمے میں اس سلسلے میں کافی لکھ چکا ہوں۔ مزید وضاحت کے لئے کہتا ہوں کہ محمد بن سفیان کی اولاد میں
سے جو لوگ حضور اکرم کے معاصر تھے اس (محمد بن سفیان) کے بعد کئی نسلیں شمار ہوتی ہیں۔ مثلاً اقرع بن حابس اپنے قبیلے کا اسلام
لانے سے پہلے سردار اور مقدم تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اس کا سلسلہ نسب یوں ہے: اقرع بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان

اگر محمد بن سفیان کو صحابی مانا جائے تو ضرور ہے کہ اس کے بعد آنے والے لوگ اقرع تک عقال اور حابس بھی صحابی شمار ہوں گے۔ اسی غالب ابوالفرزدق کو (جس کا سلسلہ نسب غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد ہے اور جو حضور اکرمؐ کا معاصر تھا) بھی صحابی ماننا پڑے گا نیز اسی طرح کے اور کئی آدمیوں کو۔ اس لئے ہم محمد بن سفیان کو اور اس کے ہم عصر ان لوگوں کو جن کا نام محمد تھا صحابی نہیں کہہ سکتے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان

حضرت محمدؓ بن ابی سفیان۔ ابونعیم کہتا ہے کہ بعض وہم پرستوں (غلط گوراویوں) نے محمد بن سفیان کو سعید بن زیادہ بن قائد بن زیاد بن ابی ہند الداری کو اس حدیث میں ذکر کیا ہے۔ جس میں حضور اکرمؐ نے انہیں بیت جبرین' بیت عینون اور بیت ابراہیم سے جاگیریں عطا کیں اور اس فرمان پر خلفائے راشدین اور امیر معاویہ کے دستخط ہیں۔ بعض راویوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو غلطی سے محمد بن ابی سفیان سمجھ لیا اور اسے صحابہ میں شمار کر دیا۔ حالانکہ اس نام کا کوئی صحابی نہیں تھا۔

۴۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ

حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ۔ ان کی پیدائش حضور اکرم کے عہد میں ہوئی ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے وہ کہتا ہے کہ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے، بغوی کہتا ہے کہ میں نے بعض ایسی کتابیں دیکھی ہیں، جن میں ان راویوں کا ذکر ہے، جنہوں نے حضور سے سماع کیا یا آپ کے عہد میں پیدا ہوئے چنانچہ ان لوگوں میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست میں شامل نہیں۔ لیکن محمد بن ابی سلمہ کے بارے میں یہ خیال درست نہیں کیونکہ یہ صاحب حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح کیا اور ان کی اولاد کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا۔ ان وجوہ کی بنا پر ان سے بڑھ کر اور کسے درجہ صحابیت حاصل ہو سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوموسیٰ کو اس استدراک کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

۴۷۳۰۔ حضرت محمد ابوسلیمانؓ

حضرت محمد ابوسلیمانؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ایک جماعت نے انہیں صحابہ میں شمار کیا لیکن یہ وہم ہے۔ عاصم بن سوید الانصاری نے (جن کا تعلق اہل قبا سے ہے) سلیمان بن محمد الکرمانی سے اس نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر وہ مسجد قبا کو نماز پڑھنے کے لئے گیا اسے اس عمل پر عمرے کا ثواب ملے گا۔

قاضی ابواحمد کہتا ہے کہ میرے خیال میں اس شخص کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہو سکی۔ ابونعیم نے اس اسناد کو بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ محمد بن سلیمان الکرمانی نے اپنے باپ سے اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ یہ روایت قتیبہ نے مجمع بن یعقوب سے اس نے محمد بن سلیمان سے بیان کی۔ اسے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اور حاتم بن اسماعیل نے مجمع بن یعقوب کی روایت کے مطابق بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۱۔ حضرت محمد بن سہلؓ

حضرت محمد بن سہیلؓ۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عثمان بن عمر نے شعبہ سے اس نے واقد بن محمد سے اس نے صفوان بن سلیم سے اس نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ یا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تو اس کے قریب کھڑے ہو تا کہ شیطان تم میں اور تمہاری نماز میں حائل نہ ہو اسے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی طرح روایت کیا۔ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے صفوان سے اس نے نافع بن جبیر سے اس نے سہل سے بلاشبہ روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۲۔ حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ۔ ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ امام بخاری نے ان کا ذکر الواحدان میں کیا ہے اور حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔ یزید بن قسیط' یزید بن خصیفہ اور محمد بن منکدر نے ان سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے حضور اکرم سے سنیں۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے اور ان سے عبداللہ بن موسی التیمی کی حدیث نقل کی ہے۔ اس نے منکدر بن محمد بن منکدر سے۔ اس نے محمد بن منکدر سے اس نے محمد بن شرحبیل سے روایت کی کہ بنو عبدالدار کے ایک فرد نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن معاذ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔ اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔

محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابن المنکدر سے اس نے محمود بن شرحبیل سے روایت کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۳۔ حضرت محمد بن شریدؓ

حضرت محمد بن شریدؓ بن سوید الثقفی۔ محمد بن حسین بن مکرم نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے زیاد بن ربیع سے اس نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک کالی سی لونڈی کو ساتھ لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی "یارسول اللہ! میری ماں نے ایک مومنہ لونڈی کی منت مانی تھیں میں آپ سے یہ دریافت کرنے حاضر ہوا ہوں آیا اس سے کام چل جائے گا؟" حضور نے اس پر لونڈی سے دریافت کیا تیرا رب کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا، پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ حضور نے محمد بن شرید سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ مسلمان ہے اسے آزاد کردو۔ ابن مندہ کی روایت بھی اسی کی طرح ہے۔

ابونعیم کہتا ہے کہ یہ شخص عمرو بن شرید ہے۔ اس نے اپنے اسناد کے ساتھ ابراہیم بن حرب العسکری سے اس نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے باسنادہ ابوہریرہ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک سیاہ فام غلام کو لایا۔ باقی حسب سابق ہے لیکن شرید کی اولاد میں محمد نامی کوئی آدمی نہ تھا اور اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے شرید بن سوید سے روایت کی کہ میری ماں نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مسلمان لونڈی آزاد کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی

تخریج کی ہے۔

۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ

حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ (۱) صفوان بن محمد (۲) عبداللہ بن صفوان (۳) خالد بن صفوان یہ کوفی تھے اور شعبی کے بغیر کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی۔

ابو یاسر نے باسناد عبداللہ بن احمد سے، اس نے اپنے والد سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے اس نے عاصم الاحول سے، اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کی کہ میں نے دو خرگوش شکار کئے اور مروہ پر ذبح کر کے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔

ابو الاحوص نے اسے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کیا۔ ابو عوانہ نے یہ روایت عاصم سے اس نے شعبی سے بیان کی اور آگے محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد لکھا ہے۔ اسی طرح حصین نے شعبی سے اور آخر میں محمد بن صیفی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر کہتا ہے یہ دو آدمی ہیں محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی الانصاری جس کا ذکر آگے آئے گا اور اسے وہ درست خیال کرتا ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق ان کا نام ابو مرحب محمد بن صفوان ہے۔ شعبی نے ان سے خوگوش کے بارے میں روایت کی ہے ان کی نسل آگے نہیں چلی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ

حضرت محمد بن صیفیؓ بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی: ان کی والدہ کا نام ہندہ بنت عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور ہندہ کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلد تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں اور نہ حضور اکرمؐ سے مصاحبت ہی ثابت ہے۔ یہ ابو عمر کی رائے ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا نام محمد بن صیفی المخزومی لکھا ہے۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ یہ صحابی انصاری نہ تھے۔ ان کا سلسلہ نسب محمد بن صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو سنا کہ وہ اپنی تصنیف کتاب المصابیح میں انہیں نسب قداح سے شمار کرتا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ

حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے بقول ابو عمر سوائے شعبی کے اور کسی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی (شعبی کی روایت کردہ حدیث کا تعلق صوم عاشورہ سے ہے) ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن سعد الواقدی سے روایت کی ہے کہ محمد بن صیفی اور محمد بن صفوان دو مختلف آدمی تھے۔ شعبی نے دونوں سے روایت کی ہے اور دونوں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابو احمد عسکری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صیفی بن حارث بن عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ بعض اور لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صفوان بن سہل اور بقول ان کے دونوں ایک ہیں۔ ابو حاتم نے دونوں میں یوں فرق کیا ہے کہ محمد بن صیفی مدنی ہیں اور محمد بن صفوان کوفی ہیں۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ محمد بن صیفی مخزومی تھے۔ ابن ابی خیثمہ کی

رائے ہے کہ دونوں حضرات کا تعلق انصار سے ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہیثم سے اس نے حصین سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صیفی سے روایت کی کہ عاشورہ کے دن حضور اکرمؐ تشریف لائے اور حاضرین سے استفسار فرمایا کہ کیا تم نے آج کا روزہ رکھا ہے۔ بعض نے ہاں کہا اور بعض نے کہانہ، حضور نے فرمایا جنہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ اب سے کھانا پینا بند کر دیں۔ نیز حکم دیا کہ قرب و جوار کے لوگوں کو بتادو۔ وہ آج کے دن کا روزہ اسی طریقے سے رکھ لیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۷۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ

حضرت محمد بن ضمرہؓ بن اسود بن عباد بن غنم بن سواد۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام محمد رکھا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر موجود تھے۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۷۳۸۔ حضرت محمد بن طلحہؓ

حضرت محمد بن طلحہؓ بن عبیداللہ القرشی التیمی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کے والد انہیں اٹھا کر حضور اکرم کی خدمت میں لے آئے۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا اور اپنی کنیت بھی عطا فرمائی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ جو ام المومنین زینب کی ہمشیرہ تھیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوسلیمان بھی رکھی تو جناب طلحہ نے گزارش کی یارسول اللہ! ابوالقاسم کی اجازت فرمادیجئے ارشاد ہوا نہیں۔ میں نام اور کنیت جمع نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ابوسلیمان ہے، لیکن پہلی روایت درست ہے۔

ابوراشد بن حفص الزہری کا بیان ہے کہ میں صحابہ کی اولاد میں سے چار ایسے آدمیوں کو جانتا ہوں جن کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی۔ محمد بن علی، محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ اور محمد بن سعد بن ابی وقاص۔ محمد بن طلحہ کا لقب بوجہ کثرت عبادت سجاد پڑ گیا تھا۔ یہ صاحب اپنے والد سمیت جنگ جمل میں ۳۶ھ میں مارے گئے تھے۔ ہر چند ان کا رجحان حضرت علی کی طرف تھا، لیکن باپ کی پیروی میں حضرت عائشہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ جب حضرت علی نے انہیں مرے ہوئے دیکھا تو کہا یہ سجاد ہے جو اپنی پارسائی کے باوجود باپ کی وجہ سے مارا گیا۔ وہ جناب طلحہ کی اولاد میں سربرآوردہ تھے۔ حضرت علی نے اپنے لشکر کو تاکید فرمادی تھی کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ جناب محمد حضرت علی کے خلاف بالکل لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن باپ کے حکم سے مجبوراً شریکِ قتال ہوئے۔ زرہ اتار کر پھینک دی اور اس کے اوپر کھڑے ہو گئے چنانچہ جب کوئی آدمی ان پر حملہ آور ہوتا تو اسے قرآن کی قسم دیتے۔ تا آنکہ ایک آدمی نے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس نے اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ وہ درویش خداپرست جو اللہ کے احکام پر سختی سے ڈٹا رہا کسی کو دکھ نہیں دیتا تھا اور جہاں تک آنکھوں کی بصارت کام کرتی تھی وہ مسلمان تھا۔

۲۔ میں نے نیزے سے اس کی زرہ کو پھاڑ دیا۔ چنانچہ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔

۳۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی قصور نہ تھا کہ وہ حضرت علی کا تابع اور پیروکار نہ تھا اور جو شخص حق کا ساتھ نہ دے اس سے زیادتی ہو ہی جاتی ہے۔

۴۔ وہ مجھے حامیم کی قسم دیتا تھا اور میرا نیزہ تنا ہوا تھا۔ تو نے میدان جنگ میں آنے سے پہلے کیوں حامیم نہیں پڑھی تھی۔

کہتے ہیں کہ انہیں کعب بن مدلج نے جو بنو اسد بن خزیمہ سے متعلق تھا قتل کیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ انہیں شداد بن معاویہ عبسی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا قاتل اشتر النخعی تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ قاتل کا نام عصام بن مقشعر النصری تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور آدمیوں کا نام بھی لیا گیا ہے۔

محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ جب ہم جمل کے دن لڑائی سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسنؑ عمار بن یاسر، صعصعہ بن صوحان، اشتر اور محمد بن ابو بکر مقتولوں میں گھوم پھر رہے تھے۔ حضرت حسن نے ایک مقتول کو منہ کے بل گرا دیکھا۔ حضرت حسن نے اسے سیدھا کیا تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا یہ قریش کی اولاد تھا۔ حضرت علی نے دریافت کیا، بیٹا! مقتول کون ہے۔ انہوں نے کہا محمد بن طلحہ حضرت علی نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا میں نے اسے ایک جوان صالح پایا۔

پھر جناب علی افسردہ اور پریشان خاطر ہو گئے۔ حضرت حسن نے کہا ابا جان! میں نے آپ کو ادھر آنے سے بارہا منع کیا تھا لیکن آپ فلاں فلاں آدمی کی باتوں میں آ گئے، بیٹا! اگر اس ناشدنی واقعہ نے ہونا تھا تو میں کیوں نہ آج سے بیس برس پہلے مر گیا۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا۔ اس نے اپنے باپ سے اس سے عفان نے اس سے ابوعوانہ نے اس سے ہلال الوزان نے اس سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابن عبدالحمید کو جس کا نام محمد تھا، دیکھا کہ ایک شخص کا نام لے کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھا اور بے تحاشا کوس رہا تھا۔ حضرت عمر نے اسے بلایا۔ اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری وجہ سے محمد کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ بخدا جب تک تو زندہ ہے تجھے ہرگز اس نام سے مخاطب نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے نام بدل کر عبدالرحمان رکھ دیا۔ اس کے بعد جناب طلحہ کے خاندان کو طلب کیا۔ ان میں اس نام کے سات آدمی تھے۔ محمد بن طلحہ سب سے بڑا اور ان کا لیڈر تھا۔ حضرت عمر نے ان کا نام بدلنے کا ارادہ کیا۔ اس پر جناب محمد بن طلحہ نے کہا۔ امیر المومنین! میں خدا کا نام لے کر عرض کرتا ہوں کہ حضورؐ نے میرا نام رکھا۔

اس پر حضرت نے کہا۔ اٹھو چلیں جس کا نام حضور اکرمؐ نے تجویز فرمایا اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۹۔ حضرت محمد بن عاصمؓ

حضرت محمد بن عاصمؓ بن ثابت ابی الاقلح۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آیا ہوں۔ وہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر اسی حدیث میں مذکور ہے، جو ان کے والد عاصم کے غزوۂ رجیع میں تیسرے سال ہجری میں شہادت کے بارے میں مروی ہے، جناب محمد کو مصاحبت کا شرف حاصل ہوا ہو گا۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھے۔ نیز اس کے بعد تمام غزوات میں جو صلح حدیبیہ کے بعد وقوع پذیر ہوئے شامل رہے ابوموسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔ اس لئے استدراک بلا وجہ ہے۔

۴۷۴۰۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن ابی بن سلول: یہ عبداللہ مجہول کے بھائی تھے حضور اکرمؐ سے انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی جعفر بن عبداللہ سالمی نے ربیع بن بدر سے اس نے راشد الحمانی سے اس نے ثابت البنانی سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کو بہ نظر تحسین دیکھا ہے۔ کیا تم بتاؤ گے کہ تم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں کچھ اہل کتاب بھی بود و باش رکھتے تھے۔ جب وہ بیت الخلاء سے واپس آتے تو پانی سے طہارت کیا کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے اور جعفر السالمی سے روایت کی گئی ہے، لیکن یہ غلط ہے اور درست اسناد حسب ذیل ہیں: محمد بن عبداللہ بن سلام۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۱۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن جحش الاسدی: ہم نے ان کا نسب ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے اور ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی جنیس تھی اور کنیت ابو عبداللہ تھی انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ وہاں سے واپسی پر انہوں نے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ نیز انہوں نے حضور سے روایت بھی کی ہم نے اس کتاب میں ان کے چچا اور پھوپھیوں کا ذکر کیا ہے۔

جب عبداللہ بن جحش احد کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے رسول اکرمؐ کو اپنے بیٹے محمد کا وصی مقرر کیا اور بیٹے کے لئے خیبر میں کچھ مال خریدا اور مدینہ کے بازار دقیق میں اس کے لئے ایک مکان بھی خریدا۔

واقدی لکھتا ہے کہ محمد کی پیدائش ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور محمد بن طلحہ بن عبید اللہ، محمد بن عبداللہ کی پھوپھی کا بیٹا تھا۔ کیونکہ محمد بن طلحہ کی والدہ جحش کی بیٹی تھی۔

ہمیں ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے یہ بات بتائی کہ مجھے میرے باپ نے اور اسے محمد بن بشر نے اسے محمد بن عمرو نے اور اسے ابو کثیر نے اسے محمد بن عبداللہ بن جحش نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو مجھے کیا ملے گا فرمایا جنت۔ جب وہ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں جبریل نے بھی میرے کان میں کہا ہے کہ قرض کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ اسکی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۷۴۲۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن زید بن عبدربہ الانصاری: ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۳۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن سلام بن حارث الاسرائیلی: آپ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔ انصار

کے حلیف تھے اور ان کے والد یہود کے جلیل القدر عالم تھے۔ مالک بن مغول سے روایت ہے کہ انہوں سیار ابی الحکم سے انہوں شہر بن حوشب سے انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن سلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہمارے گھر آئے۔ فرمایا اللہ نے تمہاری طہارت کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں توریت میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، چنانچہ ہم ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔ ان کے لڑکے کو حضور اکرم کی زیارت کا موقعہ ملا اور انہوں نے حضور سے روایت بھی کی۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۷۴۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن عثمان: یہ محمد بن ابو بکر الصدیق ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی ولادت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ذوالقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی۔ ان کی والدہ رفع حاجت کے لئے نکلی تھیں کہ وضع حمل ہو گیا۔ حضرت ابو بکر نے رسول کریم سے اس باب میں شرعی حکم دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد تہلیل و تسبیح کی اجازت ہے، لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو، کعبے کا طواف نہ کرے۔

ابو الحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحیٰی بن یحیٰی سے اس نے مالک سے اس نے عبدالرحمان بن قاسم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی کہ میرے بطن سے محمد بن ابو بکر صحرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر سے حضور اکرم نے فرمایا کہ غسل کے بعد تہلیل و تسبیح پڑھ لیا کرے۔ حضرت عائشہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی اور جب بعد میں ان کو خدا نے بیٹا دیا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا۔ حضرت عائشہ انہیں صحابہ کے زمانے میں اسی کنیت سے پکارتی تھیں اور کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کر لیا اور جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد ابو بکر نے ان سے شادی کر لی تھی۔ محمد حضرت علی کے ربیب ہو گئے اور جنگ جمل میں ان کے ساتھ تھے صفین کی جنگ میں بھی حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ بعد میں وہ مصر کے والی مقرر ہوئے اور وہیں قتل ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لئے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ نے کہا اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے بعد میں جب وہ مصر کے والی تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد کو شکست ہو گئی اور بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ پکڑے گئے اور قتل کر دئے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا۔ فرمایا میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی تھی اور چونکہ انہیں آگ میں جلایا گیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کبھی بھی بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا چونکہ مرحوم صاحب فضل اور عبادت گزار آدمی تھے اس لئے حضرت علی ان کو اچھا جانتے تھے اور وہ یحیٰی بن علی اور عبداللہ بن جعفر کے اخیافی بھائی تھے۔ تینوں نے

اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۵۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق: ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا اور عرف ابوعتیق تھا۔ قریشی تھے، بنو تیم سے۔ انہیں اوران کے والد کو رسول کریمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اسی طرح ان کے دادے ابوبکر صدیق اور پردادے ابوقحافہ کو بھی یہ اعزاز نصیب ہوا۔ اس لحاظ سے یہ خاندان منفرد ہے۔

۴۷۴۶۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن۔ مولیٰ رسول اللہؐ: محمد بن عبداللہ حضرمی نے المفاریدمیں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم انہیں غیر متصل قرار دیتا ہے۔ صفوان بن سلیم نے عبداللہ بن یزید سے جو اسود کا مولی ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن سے جو رسول کریم کا مولی ہے روایت کی کہ جس شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو ننگا کیا اس پر اس کا مہر واجب ہو گیا۔

ابوموسیٰ ابونعیم کی رائے کو غلط نہیں گردانتا۔ کیونکہ جو راوی درمیان میں رہ گیا ہے وہ ابن السلمانی ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی المروزی نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور ان کی طرف سے یہ حدیث قتیبہ سے اس نے لیث سے اس نے عبیداللہ سے روایت کی ہے اور اس کے اسناد میں محمد بن ثوبان کا ذکر کیا ہے۔ عبدان لکھتا ہے مجھے اس کا علم تو نہیں آیا انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا یا نہیں۔ لیکن بعض حضرات کی مسانید میں ان کا نام دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ یہ شخص محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ہے، جو حضرت ابوہریرہ کے تابعین میں سے ہیں اور ان سے اجازۃً ابوموسیٰ نے قاضی ابوسہل بن عزیزہ سے اس نے عبدالوہاب بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے احمد بن محمد بن عباس سے اس نے بشر بن موسیٰ سے اس نے یحییٰ بن اسحاق سے۔ اس نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے اس نے صفوان بن سلیم سے، اس نے عبداللہ بن یزید مولیٰ اسود بن سفیان سے، اس نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے جو رسول کریمؐ کے مولیٰ ہیں اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ لکھتا ہے کہ ہم نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان اور اس طرح کے اور کئی لوگوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ معاملہ گڈمڈ نہ ہو جائے یعنی شبہات نہ اٹھ کھڑے ہوں اور یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ چونکہ حفاظ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، اس لئے یہ ضرور صحابی ہیں، لیکن ہم نے اس کا نام چھوڑ دیا اور صحابہ میں ان کا شمار نہیں کیا تاکہ ہم پر اس طرح اعتراض نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ابوزکریا نے ان کے دادا کے بارے میں اعتراض کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۷۔ حضرت محمدؓ بن ابی عبس

حضرت محمدؓ بن ابی عبس بن جبر الانصاری: ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور ان کے والد سے حدیث کی روایت بھی کی ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی

حضرت محمدؓ بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءۃ بن جشم بن سعد: ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری نے اپنے والد کے دادا خلیفہ سے (اور خلیفہ مسلم تھا) روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءہ بن جشم بن سعد سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد کیسے رکھا۔ اس پر وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ عدی بن ربیعہ نے بتایا کہ وہ اور سفیان بن مجاشع، یزید بن ربیعہ بن کابنہ بن حرقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن عنبر، ابن جفنہ سے ملنے کو روانہ ہوئے۔ جب ہم اس کے گھر کے قریب پہنچے تو دم لینے کو ایک تالاب کے کنارے درختوں کے نیچے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک راہب آنکلا۔ کہنے لگا کہ تمہاری زبان اس علاقے کے لوگوں کی زبان سے مختلف ہے۔ ہم نے کہا تمہارا اندازہ ٹھیک ہے ہمارا تعلق بنو مضر سے ہے۔ پوچھا کس قبیلے سے؟ ہم نے کہا خندف سے۔ اس [1] نے کہا جلدی تم میں ایک نبی کی بعثت ہونے والی ہے۔ تم اس میں شامل ہونے سے تساہل نہ کرنا۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ہم نے پوچھا ان کا نام کیا ہوگا۔ اس نے کہا محمد۔ اس کے بعد ہم ابن جفنہ کے پاس گئے اور بعد از فراغت اپنے گھروں کو چل دیئے اس کے بعد اللہ نے ہمیں اولاد نرینہ سے سرفراز فرمایا اور ہم سب نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

میری رائے ہے کہ اس شخص کو بھی حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا زمانہ آپؐ سے پہلے ہے۔ ہم اس بات کا ذکر محمد بن سفیان اور محمد بن احیحہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ

حضرت محمدؓ بن عطیہ السعدی ابوعروہ: عبداللہ بن ضحاک اور رواد بن جراح نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی جب تو تین چیزیں ہوتی دیکھے گا تو آبادی کو بربادی اور بربادی کو آبادی نصیب ہوگی۔ (۱) ناپسندیدہ کو پسندیدہ (۲) اور پسندیدہ کو ناپسندیدہ قرار دیا جائے (۳) آدمی امانت کو یوں ہڑپ کر جائے جس طرح اونٹ درختوں کے پتوں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔

ابومغیرہ نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے محمد بن عروہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ اس لئے اس حدیث کو عروہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی

حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی۔ ان کا ذکر صرف ایک حدیث میں ہے۔ جسے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابوعمران سے اس نے ہبیب بن مغفل سے روایت کی کہ اس نے محمد بن علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کا پلو زمین پر گھسیٹتے جارہے تھے۔ انہیں ہبیب نے بھی دیکھا اور کہا کہ تم نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص اپنی ازار کا پلو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے گویا نار جہنم میں یہ عمل کر رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

1. حدیث مخدوش ہے۔ راہب غیب دان نہیں ہوسکتا۔ (مترجم)

ابونعیم لکھتا ہے کہ ابن مندہ کے اس قول سے کہ ہبیب نے محمد بن علیہ کو حضور کا انتباہ یاد کرایا ثابت ہوتا ہے کہ جناب محمد بن علیہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن معروف سے روایت کی کہ ہمیں عبداللہ بن وہب نے اس نے عمرو بن حارث سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابوعمران سے اس نے ہبیب بن مغفل سے سنا کہ اس نے محمد القرشی کو اپنی ازار زمین پر گھسیٹتے دیکھا۔ اس نے کہا کیا تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص ازار کو اس طرح سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے گویا وہ یہ عمل جہنم میں سرانجام دے رہا ہے۔

ابن لہیعہ نے اس روایت کو یزید سے نقل کیا ہے اور محمد بن علیہ کا نام نہیں لیا۔ وہ لکھتا ہے کہ بعض لوگوں نے جناب محمد کو اس لئے صحابہ میں شمار کیا کہ وہ ہبیب کی محفل میں موجود تھے۔ لیکن صحابہ کی مجلس میں حاضری یا ان سے گفتگو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا جائے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا لیکن مقتدمین میں سے کسی شخص نے محمد بن علیہ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے میں مبالغہ کیا ہے اور اسے جہالت سے تعبیر کیا ہے کہ ابن مندہ نے صحابہ کی محفل میں حاضری اور ان سے بات چیت کو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا ہے کیونکہ اگر اس دلیل کو درست قرار دیا جائے تو تمام تابعی صحابی بن جائیں گے لیکن ابن مندہ یا کسی اور نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ابن مندہ نے تو اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں "ہبیب نے محمد القرشی کو اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ تم نے حضور اکرم کا ارشاد نہیں سنا" اس پر ابن مندہ کہتا ہے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے محمد القرشی نے حضور اکرم کی زیارت کی اور آپ کی گفتگو سنی۔ ایک اور روایت میں گفتگو سننے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اس سے ابن مندہ کو ہم الزام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ابن مندہ اور خود ابونعیم کے علاوہ اور بھی کئی لوگ ہمیشہ اس طرح کرتے آئے ہیں۔ نیز ابن ماکولا نے انہیں (محمد القرشی کو) صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کا تعلق مصر سے تھا اور ان کی حدیث، ہبیب بن مغفل اور مسلمہ بن مخلد کی حدیث میں مذکور ہے۔ اس سے ابن مند کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۴۷۵۱۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن حزم الانصاری: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم یا ابوسلیمان تھی۔ ایک روایت میں ابوعبدالملک آیا ہے۔ ان کی پیدائش ہجرت کے دسویں برس نجران میں ہوئی۔ ان کے والد حضور اکرمؐ کی طرف سے وہاں کے عامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی پیدائش رسول اکرم کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی۔ والدہ نے محمد نام اور ابوسلیمان کنیت رکھی اور آپ کو اطلاع دی۔ حضور نے نام تو وہی رہنے دیا لیکن کنیت بدل کر ابوعبدالمالک کر دی۔ محمد بن عمرو امت مسلمہ کے عالم اور فقیہ شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد اور بعض صحابہ سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے کئی فقہائے مدینہ نے روایت کی ہے اور جناب محمد بن عمرو ۶۳ ہجری میں یزید کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کئے گئے۔

مدائنی لکھتا ہے کہ ایک شامی نے خواب میں دیکھا کہ وہ لڑائی میں محمد نامی ایک شخص کو قتل کرے گا اور داخل جہنم ہوگا۔ جب یزید

نے مدینے پر حملے کے لئے لشکر روانہ کیا تو اس آدمی کو بھی اس سپاہ میں شامل کر دیا۔ یہ شخص بھی لشکر کے ساتھ مدینے پہنچ گیا۔ مگر خواب کے ڈر سے لڑائی میں حصہ نہ لیا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو مقتولین میں گھومتا پھرتا تھا کہ اس کی نگاہ محمد بن عمرو پر پڑی جو زخمی ہو چکے تھے۔ محمد نے شامی کو برا بھلا کہا اور اس نے طیش میں جناب محمد کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اپنا خواب یاد آیا چنانچہ مدینے کا ایک آدمی ساتھ لے کر پھر سے مقتولین میں گھومنے لگا۔ جب مدنی نے جناب محمد کو مقتولین میں دیکھا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ جس نے اس شخص کو قتل کیا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ شامی نے پوچھا یہ کون ہے، مدنی نے جواب دیا یہ محمد بن عمرو ہیں۔ قریب تھا کہ شامی وفور غم سے مرجائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن عاص قرشی سہمی: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ عدوی کا قول ہے کہ انہیں رسول کریم کی صحبت میسر آئی۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو یہ جوان تھے۔ واقدی لکھتا ہے کہ محمد بن عمرو بن عاص جنگ صفین میں موجود تھے۔ انہوں نے لڑائی میں حصہ لیا، لیکن ان کے بھائی عبداللہ شریک نہ ہوئے۔ یہی رائے زبیر کی ہے۔ محمد بن عمرو بے اولاد مرے۔ زہری لکھتا ہے کہ جناب محمد نے میدان جنگ میں اپنی بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے اور ذیل کے اشعار کہے۔

۱۔ اگر جنگ جمل، صفین کے میدان جنگ میں کسی دن میرے مقام اور طریق جنگ کا مشاہدہ کرتی تو دہشت سے اس کے بال سفید ہو جاتے۔

۲۔ جس دن اہل عراق ہم پر حملہ آور ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سمندر میں طوفان اٹھا ہے کہ جس کی موجیں اوپر نیچے تہہ در تہہ ہیں۔

۳۔ اور ہم یوں ان کی طرف بڑھے گویا ہمارے بہادروں کی صفیں کالی گھٹائیں تھیں جنہیں جنوب کی ہواؤں نے ہلکا کر دیا ہے۔

۴۔ عراقیوں نے ہم سے کہا ہماری رائے ہے کہ تم حضرت علیؓ سے بیعت کر لو۔ ہم نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سے لڑو۔

۵۔ ان کے تیراندازوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور ہم نے تلواریں ہاتھوں میں لیں اور ان پر ٹوٹ پڑے۔

۶۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ بھاگ جاؤ تو ان کی سپاہ کے دستے سامنے آگئے اور مقابلے میں ڈٹ گئے نہ تو عراقیوں نے پیٹھ پھیری تاکہ بھاگ جائیں اور ہم بھی ان کی طرح مقابلہ کر رہے تھے اور تلواریں چلا رہے تھے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر

حضرت محمدؓ بن عمیر بن عطارد: ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے لیکن نہ حضور اکرمؐ کی صحبت ثابت ہے نہ زیارت۔ یہ صاحب اپنے زمانے میں اہل کوفہ کے سردار تھے جن دنوں یہ آذربائیجان کے حاکم تھے تو ہزار گھوڑوں پر سوار ہزار آدمیوں نے حملہ کیا جن میں اہل

بھی تھے۔حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے، اس نے محمد بن عمیر بن عطارد سے روایت کی کہ حضور اکرم اپنے بعض اصحاب کی
میں تشریف فرما تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ میں انگلی چبھوئی اور جبریل ایک درخت کی طرف چل
جس میں پرندوں کے گھونسلے کی طرح دو نشست گاہیں تھیں، ایک میں جبریلؑ خود بیٹھ گئے اور دوسرے میں حضور اکرمؐ کو
یا۔اس پر انہیں نور نے ڈھانپ لیا، چنانچہ جبریلؑ بیہوش ہو کر گر پڑے حضورؐ کو خیال آیا کہ جبریل کے دل میں مجھ سے زیادہ
کا ڈر ہے۔اس اثنا میں مجھ پر خدا کی طرف سے القا ہوا"آیا تم نبی اور اللہ کے بندے ہو یا نبی اور فرشتے اور جنت کے والی ہو"
یل علیہ السلام نے مجھے اشارہ سے سمجھایا کہ آپ انکسار کا اظہار کریں۔چنانچہ میں نے کہا کہ میں نبی اور بندہ ہوں۔
ابوعمران جونی کو ایک سے زیادہ صحابہ کی صحبت اور رویت کا اتفاق ہوا جن میں انسؓ اور جندبؓ ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے
کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن ابی عمیرة المزنی

حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ان سے جبیر بن نفیر
روایت کی۔
ہمیں یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کتابۃً بتایا، اسے دحیم نے اسے ولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے،
نے خالد بن معدان سے اس نے جبیر بن نفیر سے اس نے محمد بن عمیر سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے روایت کی آپ نے فرمایا
کوئی آدمی پیدا ہوتے اللہ کی عبادت میں سجدہ ریز ہو جائے اور مرتے دم تک اسی حالت میں پڑا رہے، تو قیامت کے دن جب
کا اجر و ثواب ملے گا تو اس عمر بھر کی عبادت کو کمتر خیال کرے گا اور اس کی خواہش ہوگی کہ کاش اسے عبادت کا اور موقع ملتا۔
ابن ابی عاصم نے اس کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ
بن عبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔عمیرہ بہ فتح
ن و کسر میم ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن فضالہ

حضرت محمدؓ بن فضالہ بن انس: ایک روایت میں محمد بن انس بن فضالہ ہے اور ہم اس نام پر محمد بن انس کے تحت بحث کر چکے
ں۔ابونعیم نے اس کی اسی طرح تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری

حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری۔ابوموسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ہم ان کا نسب ابوموسیٰ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔طلحہ
ن یحییٰ نے ابی بردہ سے اس نے ابن ابی موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں اور تیرا بھائی بذریعہ سمندر (یمن سے)
کے پہنچے اور میرے ساتھ ابو بردہ بن قیس، ابو عامر بن قیس، ابورہم بن قیس اور محمد بن قیس کے علاوہ پچاس آدمی قبیلہ اشعری کے اور
چھ افراد قبیلہ عک کے تھے۔چنانچہ ہم پھر سمندر کے راستے سے مدینے پہنچے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم

نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ابن ابی بردہ نے اپنے بزرگوں سے اسی طرح روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے اور میرے ساتھ میرے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن قیس کا ذکر نہیں کیا۔ ابومندہ اور ابونعیم کی تخریج یہی ہے، لیکن ابونعیم کہتا ہے کہ یہ فاش غلطی ہے۔

ابوکریب نے ابواسامہ سے اس نے یزید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے روایت کی کہ ہم یمن سے روانہ ہوئے اور ہم تین بھائیوں کے علاوہ ہمارے اپنے قبیلے کے پچاس سے کچھ زیادہ افراد ساتھ تھے ہمارا جہاز ہمیں حبشہ میں لے آیا، جہاں نجاشی حکمران تھا اور جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھا۔ وہاں سے ہم جہاز میں سوار ہو کر خیبر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ جب مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تو آپؐ نے اس معرکے سے غیر حاضر ہونے والوں میں سے کسی اور کو سوائے جعفر طیار اور ان کے رفیقانِ سفر کے کچھ عطا نہیں فرمایا۔ نیز ارشاد کیا کہ تم نے لوگوں کی ایک ہجرت کے مقابلے میں دو ہجرتیں کی ہیں۔ ایک ہجرت نجاشی تک اور دوسری وہاں سے مجھ تک۔

روایت ماقبل میں فاش غلطی یہ ہے کہ یہ حضرات حبشہ سے مکے گئے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری غزوہ خیبر ہی کے دن پہنچے تھے۔

۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس

حضرت محمدؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدالمناف بن قصی: عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ میں نے ابن ابی داؤد کی کتاب میں جو صحابہ کے بارے میں ہے دیکھا کہ مصنف نے محمد بن قیس بن مخرمہ کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث سنی ہے۔

احمد بن عبداللہ بن یونس نے ثوری سے اس نے عبداللہ بن مؤمل سے اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص حرمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن وامان میں اٹھے گا۔ غریانی نے ثوری سے، اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ ابواحمد عسکری نے قیس بن مخرمہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کے دونوں بیٹے محمد اور عبداللہ جو ابھی بچے تھے وہ والد کے ساتھ ہو لئے تھے اور جس حدیث کا ہم نے ذکر کیا محمد بن قیس کی زبانی روایت کی ہے۔

۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب

حضرت محمدؓ بن کعب بن مالک الانصاری: ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں اس حدیث کے سلسلے میں جو ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ سے مروی ہے، لکھ آئے ہیں۔

عکرمہ بن عمار نے طارق بن قاسم بن عبدالرحمان سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے دوسرے کا مال اپنے قبضہ میں لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائی اور اس میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھالی تو جنت اس آدمی سے بیزار ہوگئی اور جہنم کی آگ اس کے لئے ضروری ہوگئی۔ اس پر تیرے بھائی

عب نے حضور اکرمؐ سے پوچھا۔ یارسول اللہؐ معمولی چیز ہو جب بھی؟ پس آپ نے پیلو کے درخت کی چھوٹی سی ٹہنی (جو حضور
دو انگلیوں میں پکڑ ہوئی تھی) کو پھیرا اور فرمایا ہاں خواہ وہ اتنی سی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔
اور نضر بن محمد جرشی نے عکرمہ سے روایت کی ہے اور محمد کے قول کا اس نے ذکر نہیں کیا اور معبد بن کعب بن مالک نے اپنے
عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی کہ آپ سے آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہی
ں نہ ہو'' ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں محمد کا ذکر فاش غلطی ہے۔ نضر الجرشی
یہ حدیث نقل کی ہے مگر محمد کا نام نہیں لیا۔ اور معبد نے اپنے بھائی عبداللہ سے اس نے ابوامامہ سے روایت کی اور محمد کا ذکر نہیں کیا
وہ روایت صحیح ہے جس میں محمد بن کعب کا ذکر بایں انداز ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے اور انہوں نے ابو
ہ سے روایت کی۔ اسی طرح ولید بن کثیر نے محمد بن کعب سے اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کی جیسا ہم بیان کر آئے
ں۔ واللہ اعلم۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن محمود

حضرت محمدؓ بن محمود۔ عبدان بن مروزی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور نیز انہیں حضور اکرمؐ سے شرفِ سماع حاصل ہوا اور ابو
عید الاشج نے ابوخالد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمود سے سنا کہ رسول کریم نے ایک اندھے کو وضو کرتے
یکھا جب وہ اپنے ہاتھ اور منہ دھو چکا تو آپ نے اسے فرمایا کہ پاؤں کے تلووں کو بھی اچھی طرح دھو۔ چنانچہ اس نے تعمیل ارشاد
ں پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔
عبدان کہتے ہیں کہ ہمیں حسن بن ابی امیہ اور ابوموسیٰ نے بتایا کہ ہمیں ابن نمیر نے انہوں نے یحییٰ سے اس طرح سنا ابن ابی
تم کہتے ہیں کہ محمد بن محمود بن عبداللہ بن مسلمہ نے میرے بھائی محمد بن مسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے
ن کے بیٹے سلیمان نے روایت کی اور یحییٰ بن سعید نے محمد بن محمود سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۶۔ حضرت محمدؓ بن مخلد

حضرت محمدؓ بن مخلد بن سحیم بن مستورد بن عامر بن عدی بن کعب بن نصلہ: یہ صحابی فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً
س کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ

حضرت محمدؓ بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی،
حارثی: یہ بنوعبدالاشہل کے حلیف تھے اور کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ایک روایت میں ابوعبداللہ مذکور ہے۔ سوائے تبوک کے تمام غزوات
میں شریک ہوئے۔ ان کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں نہ جا سکے۔
عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انصار کے قبیلے بنوعبدالاشہل سے ان لوگوں کے
ناموں کے سلسلے میں جو بدر میں موجود تھے بتایا کہ ان کے حلیفوں میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جن کا تعلق بنوحارثہ سے تھا۔ یہ محمد بن

مسلمہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا۔ بعض غزوات کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کی امارت تفویض فرمائی۔ ایک روایت کے رو سے اس غزوے کا نام قرقرۃ الکدر، اور ایک دوسری روایت کے مطابق غزوۂ تبوک تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں جہینہ قبیلے سے وصولی زکوٰۃ کے لئے مقرر کیا تھا۔ نیز وہ اس دور میں تمام عمالِ حکومت کے حاکم اعلیٰ تھے جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربارِ خلافت میں شکایات موصول ہوتیں خلیفہ تحقیق احوال کے لئے انہیں روانہ کرتے تھے۔ نیز چونکہ خلیفہ کو ان پر اعتماد تھا اس لئے سرکاری محاصل کی وصولی کے لئے بھی انہی کو بھیجا جاتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد امت محمدیہ بحران کا شکار ہوگئی تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار سنبھال لی۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرمؐ نے یہی حکم دیا تھا۔

ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی نے انہیں جعفر بن احمد قاری نے انہیں عبیداللہ بن عمر بن شاہین نے انہیں عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی نے انہیں حسین بن علویہ قطان نے انہیں سعید بن عیسیٰ نے انہیں طاہر بن حماد نے، انہیں سفیان ثوری نے انہیں سلیمان احول نے انہیں طاؤس نے بتایا کہ جناب محمد بن مسلمہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار دے کر فرمایا کہ اس سے مشرکین کے خلاف جنگ کرو اور جب مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے پتھر پر مار کر توڑ دو اور گھر کی چٹائی بن جاؤ۔ چنانچہ وہ اس دور کے جھگڑوں سے علیحدہ ہو گئے سعد بن ابی وقاص' اسامہ بن زید، عبداللہ بن عمرو غیرہ کئی لوگ خانہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مرحب یہودی کو انہی نے قتل کیا تھا لیکن اہل سیر اور مورخین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحب کا قاتل لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ ایسے آدمی ہیں جنہیں اس بحران سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم بمقام ربذہ آئے وہاں ایک خیمے میں ہم نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا۔ ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے شہروں میں سے کوئی چیز نہیں لیتے جب تک اس کی حقیقت بالکل واضح نہ ہو جائے۔

ان کی وفات مدینہ میں ۴۶ یا ۴۷ ہجری میں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ ان کا رنگ سفید و سرخ قد لمبا اور سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے دس لڑکے اور سات لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی

حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی۔ مطین نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نصر بن مزاحم نے عمر الاعرج المزنی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دو دفعہ قرض دیتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ وہ ایک دفعہ صدقہ کرے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔

۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ

حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور گھٹی دی۔ یہ ابن القدار

بیان ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۴۔حضرت محمد بن نھلہ الاسدیؓ

حضرت محمد بن نھلہ الاسدیؓ۔ہم ان کا نسب ان کے بھائی محرز کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔دونوں ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور ان کے والد نھلہ انصار کے حلیف تھے۔ابن اسحاق نے دونوں بھائیوں کی ہجرت کی تصدیق کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۵۔حضرت محمد بن ہشامؓ

حضرت محمد بن ہشامؓ۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ان کا نام صحابہ میں لیا جاتا ہے۔لیکن غیر معروف آدمی ہیں۔قاضی ابواحمد نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔مدنی ہیں اور غیر معروف۔ان سے مروی حدیث کی لیث نے تصدیق نہیں کی ابن الہاد نے صفوان بن نافع سے انہوں نے محمد بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہاری باہمی گفتگو امانت ہوتی ہے اس لئے مومن کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے بری بات منسوب کرے۔
علی بن المدینی سے کسی نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے کہا غیر معروف ہے۔میں اسے نہیں جانتا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۶۔حضرت محمد بن ہلال بن معلیٰؓ

حضرت محمد بن ہلال بن معلیٰؓ۔حضور اکرمؐ نے ان کا نام رکھا۔فتح مکہ کے موقعے پر موجود تھے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۷۔حضرت محمد بن یفد یدویہؓ

حضرت محمد بن یفد یدویہؓ۔کہتے ہیں کہ ان کا نام یفودان تھا۔حضور نے ان کا نام محمد رکھا۔ابواسحاق بن یاسین نے ان کا تذکرہ (اپنی کتاب تاریخ الہرات میں) ان صحابہ کے ساتھ کیا ہے جو کسی نہ کسی طرح ہرات آ گئے تھے۔
ابواسحاق ابراہیم بن علی بالویہ الزنجانی بہراہ سے انہوں نے محمد بن مردان شاہ زنجانی سے (جسے وہ قابل اعتماد خیال کرتے ہیں اور اس باب میں ان سے ۱۶۹ آدمی متفق ہیں) انہوں نے احمد بن عبدۃ الجرجانی سے انہوں نے یفودان بن یفد یدویہ الہروی سے روایت کی کہ میں نے شرک کی حالت میں رسول اکرمؐ ساتھ جنگ کی۔پھر میں اسلام لے آیا اور آپؐ نے میرا نام محمد رکھا۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا جب دعائیں کم ہو جاتی ہیں تو آسمانی بلاؤں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔جب بادشاہ ظالم ہو تو بارش رک جاتی ہے۔جب باہمی خیانت کی گرم بازاری ہو تو حکومت کفار کو مل جاتی ہے۔جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب زنا کا دور ہو تو بھونچال آنے لگ جاتے ہیں اور جب جھوٹی شہادتوں کا زور شور ہو تو طاعون پھیل جاتا ہے۔
نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا علم مومن کا دوست ہے۔عقل اس کی راہ نما ہے۔عمل اس کا مددگار اور تواضع اس کے لشکر کی کماندار

ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ

حضرت محمد غیر منسوبؓ۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی ایک سال میں حج کو گیا اور ایک ایسے حلقے میں جا پہنچا جس میں دو ایسے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو حضور اکرم کی صحبت میں بیٹھ چکے تھے، وہ دونوں بھائی تھے۔ ان میں ایک کا نام محمد تھا اور وہ دونوں ''وسواس'' پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے وہ کہنے لگے۔ اتنے میں رسول کریمؐ تشریف لے آئے۔ حضور نے دریافت کیا کس بات پر بحث کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ بخدا اگر ہم سے ایک آسمان سے زمین پر گر پڑے تو ہمیں یہ اس سے کہیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے توہمات کا ذکر ہی کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا کیا تمہیں ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔ اس پر جناب ثابت نے تمنا کی۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس شخص سے بچائے رکھے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے یہ کہہ کر جھڑکا کہ ہم تمہیں رسول کریمؐ کی حدیث سنا رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ اللہ تمہیں اس سے بچائے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ

حضرت محمود بن ربیعؓ بن سراقۃ الانصاری الخزرجی: کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بنو سالم بن عوف سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا۔ اس بنا پر وہ اوسی ہوئے۔ ان کی کنیت ابونعیم اور ایک روایت کے مطابق ابومحمد تھی اور ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے اس ڈول سے جس میں حضور اکرمؐ نے اپنا لعاب دہن پانی میں ملا کر اس پانی کو ان کے کنویں میں انڈیلا تھا، گھونٹ بھر پانی اپنے لئے علیحدہ کر لیا تھا۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔ ان سے انس بن مالک، زہری اور رجاء بن حیاۃ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۹۹ یا ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ

حضرت محمود بن ربیعہؓ۔ ان کا تعلق انصار سے ہے اور مندرجہ ذیل حدیث جو ان سے مروی ہے کا مخرج اہل مصر اور اہل خراسان تھے: کالی المراۃ والدین الذی لا یؤدی ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ

حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ۔ عبدان نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ (حدیث مخدوش ہے۔ مترجم) نے میری امت میں سے تین لاکھ کی مغفرت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس تعداد کو بڑھایئے اس کے اسناد میں اختلاف ہے (۱) سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابوبکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے (۲) معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے یا نضر بن انس سے انہوں نے انس سے

(۳) معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن عمیر سے۔ انہوں نے اپنے باپ سے
(۴) ثابت نے ابویزید سے اور انہوں نے عمر یا عامر بن عمیر سے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۲۔ حضرت محمود بن عمیرؓ

حضرت محمود بن عمیرؓ بن سعد الانصاری: ان سے حدیث ابوبکر بن انس سے روایت کی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابوبکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے خاندان سے تین لاکھ کو جنت عطا کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس تعداد کو بڑھا دیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اتنے؟ (یعنی پانچ لاکھ) حضرت ابوبکر نے پھر درخواست کی یا رسول اللہ اس تعداد میں اور اضافہ فرمایئے۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھالئے فرمایا کیا اتنے؟؟ حضرت ابوبکر نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اور اضافہ فرمایئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے۔ کہنے لگے ابوبکر بس بھی کرو یہی کافی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو کسی ایک فعل کے بدلے میں جتنی تعداد کو چاہے جنت میں داخل کر دے گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا عمر نے ٹھیک کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

یہ وہی نام ہے جس کی تخریج ابو موسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں کی ہے اور انہوں نے محمود بن عمرو لکھا ہے اور اس کے اسناد میں راویوں کے اختلاف کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اعادے کی ضرورت نہیں۔

۴۷۷۳۔ حضرت محمود بن لبیدؓ

حضرت محمود بن لبیدؓ بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشہل الانصاری اوسی اشہلی: یہ حضور اکرم کے عہد میں پیدا ہوئے مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ ان میں وہ حدیث بھی ہے جو عمارہ بن غزیہ نے عاصم بن عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دنیا میں حفاظت کرنا چاہتا ہے تو اس کی اس طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہو۔

امام احمد بن حنبل ابن ابی خیثمہ: ابراہیم بن منذر، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیرؒ سے مروی ہے کہ یہ صاحب رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور امام بخاری نے ان کا ذکر محمود بن ربیع کے بعد کیا ہے اور ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ میرے والد ان کی صحبت کے قائل نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے بہتر ہے، کیونکہ جو احادیث ان سے مروی ہیں وہ اس کی وضاحت شہادت ہیں، اس لئے انہیں صحابہ میں شمار کرنا چاہئے نیز وہ محمود بن ربیع سے عمر میں بڑے ہیں۔ مسلم نے انہیں تابعین کے طبقہ دوم میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا اور ان سے کوئی کوئی ایسی روایت نہیں سنی گئی۔ جو دوسروں سے نہیں سنی گئی۔ محمود بن لبید علما سے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی اور انہوں نے ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۴۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ

حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ۔ ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی محمد کے ترجمے میں بیان کر دیا ہے۔ جناب محمود غزوہ احد

خندق اور خیبر میں موجود تھے اور اسی غزوے میں ان کی شہادت ہوئی۔

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے یونس تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی اور فرمایا۔ خیبر کے قلعہ جات میں سے ناعم سب سے پہلے فتح ہوا اور اسی قلعے کے پاس جناب محمود بن مسلمہ شہید ہوئے۔ ان کے سر پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تھا جس سے وہ مر گئے تھے۔

ہمیں یونس بن بکیر نے حسن بن واقد المروزی سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ خیبر کے دن سب سے پہلے حکم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ انہوں نے پوری کوشش کی، لیکن سب سے مضبوط قلعہ فتح نہ ہوسکا۔ دوسرے دن حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا، لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہوسکے۔

محمود بن مسلمہ قتل ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب ان پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تو ماتھے کی کھال ادھڑ کر نیچے آ گئی چنانچہ وہ اس حالت میں تین دن کے بعد فوت ہو گئے۔ یہ ہجرت کا چھٹا سال تھا۔ انہیں اور عامر بن ربیع کو بروایت ابونعیم ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۵۔ حضرت محمولؓ انصاری

حضرت محمولؓ انصاری۔ یہ انصاری ہیں۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ صفوان بن سلیم نے محمول الانصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے شرک کی قسم کھائی اور پھر گناہ کا ارتکاب کیا گویا اس نے شرک کیا۔ اسی طرح جس نے کفر کی قسم کھائی اور پھر مرتکب گناہ ہوا گویا اس نے کفر کیا۔

۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ

حضرت محمیہ بن جزءؓ بن عبد یغوث بن حویج بن عمر بن زبید الاصغر الزبیدی: کلبی لکھتے ہیں کہ وہ بنوجمح کے حلیف تھے۔ ایک روایت ہے کہ بنوسہم کے حلیف تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ جناب محمیہ عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کے چچا تھے قدیم الاسلام ہیں اور جن لوگوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی ان میں شامل تھے اور عرصے تک وہاں مقیم رہے اور مریسیع پہلی جنگ ہے، جس میں و شریک ہوئے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں خمس کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے۔ میں اپنے باپ کے ساتھ اور فضل اپنے باپ کے ساتھ تھے۔ اول الذکر میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیوں نہ ہم ان دو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کریں تا کہ آپ ان دونوں کو صدقات کی وصولی کرنے پر متعین فرما دیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم د کہ محمیہ کو بلا لاؤ وہ صدقات کی وصولی پر متعین تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا ان دونوں سے ان کی بیویوں کے مہر وصول کرو۔ تینوں اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ

حضرت محیصہ بن مسعودؓ بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری

الاوسی، حارثی: ان کی کنیت ابو سعد تھی، مدنی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فدک کے پاس اشاعت اسلام کے لئے روانہ کیا۔ غزوۂ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ وہ حویصہ بن مسعود کے بھائی تھے، اور بھائی سے عمر میں چھوٹے تھے اور اپنے بھائی سے پہلے ایمان لائے تھے۔ کیونکہ وہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور حویصہ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن سینہ یہودی کے قتل کا حکم دیا تو جناب محیصہ نے اس بدگو یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ حالانکہ ان کا آپس میں میل ملاپ تھا اور باہمی قول قرار تھا۔ حویصہ ابھی تک مشرف بالاسلام نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ حویصہ کو بھائی کے اس فعل کا حد درجہ رنج ہوا اور بھائی کو پیٹا اور کہا اے دشمن خدا! تو نے اس شخص کو قتل کیا ہے کہ تیرے پیٹ کی آدھی چربی ان کی کرم فرمائی کی ممنون ہے۔ جناب محیصہ نے جواب دیا مجھے اس کے قتل کا حکم اس ذات نے دیا تھا کہ اگر وہ مجھے تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ حویصہ نے سن کر کہا کہ کیا مذہب سے تیری گرویدگی کا یہ عالم ہے۔ اس پر جناب حویصہ مسلمان ہو گئے۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں قعنبی نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن محیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے حجام کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے انہیں منع کر دیا لیکن وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، آخر کار انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ تو اسے ہر اچھی اور ہر معمولی چیز سے حصہ دے گا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وخا

۴۷۷۸۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ۔ وہ مغیرہ بن زیاد بن مخارق الموصلی کے دادا تھے۔ ہمیں ابی منصور بن مکارم بن احمد الموصلی المودب نے باسناد ابوزکریا زید بن ایاس سے روایت کی کہ ہمیں مغیرہ بن خضر بن زیادہ بن مغیرہ بن زیاد البجلی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے بتایا کہ مخارق بن عبداللہ مغیرہ بن زیاد کے دادا جریر بن عبداللہ البجلی کے ساتھ فتح ذی الخلصہ میں موجود تھے ابوزکریا کہتے ہیں کہ مغیرہ بن خضر بن زیاد نے اپنے بزرگوں سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں کی معیت میں جو بجیلہ سے آئے تھے کوفہ سے موصل آئے تھے۔

۴۷۷۹۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ۔ ابواحمد عسکری نے جو قابوس کے والد ہیں بتایا کہ مخارق کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے والد کے بغیر اور کسی نے کوئی روایت بیان نہیں کی۔

سماک بن حرب نے قابوس بن مخارق سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ام الفضل جناب حسین کو اٹھائے حضور اکرمؐ کے پاس لائیں۔ انہوں نے حضور کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ام الفضل نے حضور کے کپڑوں کو دھونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھو دینا چاہئے مگر لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا چاہیے یہی کافی ہے۔

اس روایت کے اسناد میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض نے قابوس سے اور انہوں نے ام الفضل سے روایت کی ہے اور درمیان میں مخارق کا نام نہیں لیا۔ سماک کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ ان سے یہ حدیث ثابت نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ بھی جو احادیث ان سے مروی ہیں ان میں بھی کافی گڑبڑ ہے۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے مندرجہ ذیل حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! اگر کوئی میرے پاس آ کر مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۰۔ حضرت مخارق الہلالیؓ

حضرت مخارق الہلالیؓ۔ عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حرب بن قبیصہ بن مخارق الہلالی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اسے ڈھانپ لو کہ یہ بھی شرمگاہ کا حکم رکھتی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۱۔ حضرت مخاشن الحمیریؓ

حضرت مخاشن الحمیریؓ۔ جو انصار کے حلیف تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۲۔ حضرت مخبر بن معاویہؓ

حضرت مخبر بن معاویہؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن عمار نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر الحضرمی سے انہوں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخبر بن معاویہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ ہاں البتہ کبھی کوئی گھوڑا، عورت، اور مکان مبارک نکل آتا ہے۔ علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے اسماعیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ نمیری سے نقل کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۳۔ حضرت مختار بن حارثہؓ

حضرت مختار بن حارثہؓ۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مغازی ابن اسحاق میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۴۔ حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود

حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن عمر بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ابو اسحاق: ان کے والد جلیل القدر صحابہ سے تھے اور جناب مختار کی پیدائش ہجرت کے سال میں ہوئی۔ انہیں حضور اکرم کی نہ تو صحبت میسر آئی اور نہ انہوں نے کوئی حدیث ہی آپ سے سنی اور ان کی روایت غیر حسن ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے لیکن ان کے درمیان تعلقات کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ آخر میں دونوں میں سے کسی ایک کی بات نہیں سنی جاتی تھی۔

مختار حضرت حسین کا بدلہ لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے چنانچہ شیعہ کی ایک بڑی جماعت کوفے میں ان کے گرد جمع ہو گئی اور

کوفے پر قبضہ کرلیا اور قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ شمر بن ذی الجوشن اور خولی بن زید الاصجی کو قتل کیا۔ آخر الذکر وہ شخص ہے جس نے حضرت امام کا سر میدان جنگ سے اٹھا کر کوفے پہنچایا تھا۔ پھر عمر بن سعد بن ابی وقاص کو جو یزیدی لشکر کا کماندار تھا۔ نیز اس کے بیٹے حفص کو اور پھر عبید اللہ بن زیاد کو جو شام میں تھا اور مختار سے لڑنے کے لئے کوفہ پر حملہ آور ہوا تھا، قتل کیا۔ مختار نے اشتر النخعی کو ایک لشکر دے کر ابن زیاد کے خلاف بھیجا تھا جس میں ابن زیاد مارا گیا تھا۔ یہ جنگ موصل کے نواح میں ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے مسلمان اس کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ اس آزمائش میں بڑا کامیاب رہا تھا۔ ہم نے اس کا ذکر بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ وہ عبد اللہ بن عمرؓ ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہ کی مالی امداد کیا کرتا تھا اور یہ حضرات قبول کر لیتے تھے۔ عبد اللہ بن عمر مختار کے بہنوئی تھے۔ ان کی بہن کا نام صفیہ بنت ابی عبید تھا۔ آخر میں مصعب بن زبیر نے بصرہ سے اہل بصرہ کے ایک لشکر اور نیز کوفیوں کے ایک ہجوم کے ساتھ حملہ کیا اور مختار ۶۷ ہجری میں مارا گیا۔ کوفے میں اس کی امارت صرف ڈیڑھ سال تک چل سکی۔ اس نے سرسٹھ برس کی عمر پائی۔ ابو عمر نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۵۔ حضرت مختار بن قیسؓ

حضرت مختار بن قیسؓ۔ یہ ان ہدایات کے وقت موجود تھے جو حضور اکرمؐ نے علاء حضرمی کے لئے لکھی تھیں جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔

۴۷۸۶۔ حضرت مخربہؓ بن عدی

حضرت مخربہؓ۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب یوں لکھا ہے: مخربہ بن عدی الجذامی الضبی، جعفر بن کمیل بن وبرہ بن حارثہ بن امیہ بن صبیب نے بیان کیا۔ میں نے عصمہ بن کہیل سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی مخربہ اس وفد میں موجود تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ لشکر جو ہم پر حملہ آور ہوا تھا موجود تھا۔ ہمیں ان کے لشکر سے جو تکلیف پہنچی تھی ہم نے اس کے بارے میں حضور اکرمؐ سے شکایت کی۔ حضور نے فرمایا تم جاؤ اور اپنے جانوروں سے جو جانور سامنے آئے اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرو جو شخص اس ذبیحہ کو کھالے، اس چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۷۔ حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ

حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ۔ ہم ان کا ذکر اس سے پہلے محرش کے ذیل میں کر آئے ہیں۔

۴۷۸۸۔ حضرت مخرفۃ العبدیؓ

حضرت مخرفۃ العبدیؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زیارت کی تھی۔ سماک بن حرب نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ میں نے اور مخرفۃ العبدی نے بیچنے کے لئے ہجر سے (مقام کا نام) کچھ کپڑا خریدا۔ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک شلوار خریدی۔ بعد میں ایک بیچنے والے نے جو وہاں تھا ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچنا شروع کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ماپ کر بیچو اور تھوڑا سا زائد کپڑا

بھی دے دیا کرو۔ ایوب بن جابر نے سماک سے اور انہوں نے مخرفہ سے روایت کی یہ اسناد غلط ہے اور درست صورت وہی ہے جو ثوری اور اسرائیل وغیرہ نے سماک سے اور انہوں نے سوید سے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۹۔ حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ

حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ۔ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے۔ ابن وہب نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مخرمہ بن شریح نے حضور اکرمؐ کے سامنے ذکر کیا اور کہا کہ فلاں آدمی قرآن پر صرف تکیہ ہی نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور وہ جنگ یمامہ میں موجود تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۰۔ حضرت مخرمہ بن قاسمؓ

حضرت مخرمہ بن قاسمؓ بن مخرمہ: حضور اکرمؐ نے خیبر کی لگان سے ان کے لئے چالیس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا یہ ابن اسحاق کی روایت ہے لیکن اس نے ان کا نام نہیں لیا۔ بلکہ ان کی روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ابن مخرمہ کو ۳۰ وسق غلہ عطا کیا تھا۔ ہاں ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگوں نے ان کے نام کی تصریح کی ہے۔ مثلاً زبیر کا قول ہے کہ حضور نے مخرمہ بن قاسم کو چالیس وسق (۶۰ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے) غلہ ارزانی فرمایا تھا اور یہ لاولد تھے۔

۴۷۹۱۔ حضرت مخرمہ بن نوفلؓ

حضرت مخرمہ بن نوفلؓ بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی الزہری: ان کی والدہ رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبد مناف تھی، ان کی کنیت ابو صفوان یا ابو المسور یا ابو الاسود۔ اول الذکر کنیت کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی تھی۔ وہ مسور بن مخرمہ کے والد سعد ابی وقاص کے عمزاد تھے یہ ان لوگوں سے تھے جو بعد از فتح مکہ اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب میں سے تھے، لیکن بعد میں اسلام کی بہتر خدمت کی۔ عمر رسیدہ تھے اور ایام الناس اور بالخصوص قریش کے اہم واقعات انہیں ازبر تھے اور اسی طرح علم الانساب کے ماہر تھے۔ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے انہیں پچاس اونٹ دئے تھے۔ یہ صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عمر کے دور خلافت میں حدود حرم کو علیحدہ کرنے کے نشان لگائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ازہر بن عوف سعید بن یربوع اور حویطب بن عبد العزی کو بھیجا تھا۔ انہوں نے ۵۴ ہجری میں جب ان کی عمر ایک سو پندرہ برس تھی مدینہ میں وفات پائی وہ آخری عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ چونکہ درشت خو تھے۔ اس لئے حضور اکرمؐ ان کی درشتی سے بچنے کی کوشش فرماتے۔

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے بتایا انہیں جعفر السراج القاری نے انہیں ابو علی محمد بن حسین الجازری نے انہیں معافی بن زکریا الحریری نے انہیں حسین بن محمد بن عفیر الانصاری نے انہیں ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ الحسانی نے انہیں حاتم بن وردان نے انہیں ایوب نے انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں مسور نے بتایا کہ میں نے حضور اکرمؐ کو چند قبائیں پیش کیں۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تو ہمیں رسول اللہؐ کی خدمت میں لے چل ممکن ہے وہ ہمیں مال غنیمت سے کچھ مرحمت فرما دیں۔ میرے والد حضورؐ کے حجرے کے دروازے پر آئے تو آپ نے آواز سن لی۔ باہر تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک قبا تھی۔ میرے والد کو دکھا رہے

تھے اور اس کی خوبیاں بیان فرما رہے تھے کہ میں نے تمہاری لئے چھپا رکھی تھی۔

نضر بن شمیل نے بتایا ہمیں ابو عامر الخزار نے ابو یزید المدنی سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مخرمہ بن نوفل حضور اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کیسا برا قرابت دار ہے۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اسے قریب بٹھایا اور شفقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے مخرمہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا مگر بعد میں آپ بڑی ملائمت سے پیش آئے۔ فرمایا اے عائشہ بدترین آدمی وہ ہے کہ لوگ جس کی بدزبانی سے ڈر کر اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۹۲۔ حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ

حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ۔ انصار میں سے۔ بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ منافق تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کرائی تھی۔ یہ اس اسلامی لشکر میں جو تبوک گیا تھا شامل تھے اور خود حضور اکرم اور مسلمانوں کے بدترین مخالف تھے بعد میں تائب ہو گئے اور بڑے اچھے طریقے سے تلافی مافات کی۔ حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ ان کا نام بدل دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بدل کر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کر دیا۔ خود انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ شہادت نصیب ہو اور بعد از وفات انہیں کوئی نہ ڈھونڈ سکے۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کی میت نہ مل سکی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۹۳۔ حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ

حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ۔ وبرہ بن تجس بھی ایک روایت میں آیا ہے مگر یہی بہتر ہے اور درست ہے۔ رسول اکرم نے انہیں یمن میں الابناء کی طرف بھیجا تھا۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۴۔ حضرت مخلد الغفاریؓ

حضرت مخلد الغفاریؓ۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابتہً باسنادہ ابن ابی عاصم سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں یعقوب بن حمید نے انہیں ابن عیینہ نے انہیں عمر بن دینار نے انہیں حسن بن محمد نے انہیں مخلد الغفاری نے بتایا کہ بنو غفار کے تین غلام جو حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انہیں ہر سال تین ہزار درہم دیا کرتے تھے۔ عمرو بن دینار لکھتے ہیں کہ انہوں نے مخلد الغفاری کو دیکھا تھا...... ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۵۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ

حضرت مخمر بن معاویہؓ۔ ایک روایت میں حکیم بن معاویہ ہے۔ علاء بن حارث نے حزام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا مخمر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس مائع کے بارے میں جو پیشاب کے بعد بعض اوقات نکلتا ہے دریافت کیا۔ فرمایا یہ مذی ہے جب تمہیں ایسی حالت پیش آئے تو آلہ تناسل کو دھو کر نماز کے لئے وضو کر لو۔ اسی طرح مخمر سے منقول ہے، لیکن صحیح نام حکیم

اویہ ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ہاں ابوعمر نے ان کا نام مخمر بن معاویہ البہزی تحریر کیا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا

ست کوئی چیز نہیں۔

ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ مخمر بن معاویہ بن حیدۃ القشیری نے روایت کی کہ انہیں باسنادہ سلیمان بن سلیم
ں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخمر بن حیدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں
ھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت، مکان یا گھوڑا مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ابوعمر لکھتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں کہ انہیں بہزی
ں کہتے ہیں۔

۷۔۴ حضرت مخنف البکریؓ

حضرت مخنف البکریؓ۔ بصری تھے اور ان کی بیٹی سینہ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا صلہ رحمی کر،
ں عمر زیادہ ہوگی۔ بھلے کام کر اس سے تیرے گھر میں بھلائی آئے گی۔ اللہ کو ہر پتھر اور ڈھیلے کے سامنے یاد کر، وہ قیامت تک
ے حق میں شہادت دیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۔۴ حضرت مخنف بن سلیمؓ

حضرت مخنف بن سلیمؓ بن حارث بن عوف بن ثعلبہ بن عامر بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دوٗل بن سعد مناۃ بن
د الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے ابورملہ نے روایت کی ان کا نام عامر تھا۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ اور
فے میں بنوازد کے نقیب تھے۔ ایک روایت میں وہ بصری تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مخنف کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا وہ جنگ صفین میں بھی شریک تھے اور بنوازد کا علم ان کے پاس تھا
روہ ان کی اولاد سے تھے۔ ابومخنف نے لوط بن سعید بن مخنف بن سلیم مورخ اور سیرت نویس تھے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنے اسناد سے ابوعیسیٰ سے بیان کیا انہیں احمد بن منیع نے انہیں روح بن عبادہ نے انہیں ابن
ون نے انہیں ابورملہ نے مخنف بن سلیم غامدی سے بتایا کہ ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا کہ حضور کو
رماتے سنا، اے لوگو! ہر سال ہر گھر پر قربانی اور رجیبہ (رجب میں قربانی واجب ہے) تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۹۸۷۔۴ حضرت مخولؓ بن یزید

حضرت مخولؓ بن برید۔ ابن ابی یزید السلمی البہزی: ان سے ان کے بیٹے قاسم نے دو احادیث نقل کی ہیں، جن کا مدار محمد بن
سلیمان بن شمول المکی پر ہے۔

ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے انہیں ان کے والد نے انہیں ابونصر بن طوق نے انہیں ابن المرجی
نے انہیں ابویعلی احمد بن علی نے انہیں محمد بن عیاذ مکی نے انہیں محمد بن سلیمان نے انہیں ابوالبرکات قاسم بن مخول بہزی نے بتایا کہ
انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے ابواء کے مقام پر جال لگائے ان میں ایک ہرن پھنس گیا جو بعد میں ادھر ادھر ہو گیا۔ میں
اس کی تلاش میں نکلا ایک آدمی کو دیکھا جس نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ میں اس سے جھگڑنے لگا اور اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے آیا

جوابواء میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ ہم نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپ نے برابر برابر دو حصوں میں بانٹ دیا۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا نماز قائم کرو زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھو اور حج اور عمرہ (بہ شرط استقامت) ادا کرو اور حق کا ساتھ دو جدھر جائے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۹۔ حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ

حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ۔ ان سے ابو ہلال مبین بن قطبہ بن ابی عمرہ نے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دومۃ الجندل کا قصہ بیان کیا اور جب ختم کر چکا تو آپ نے میرے رزق میں وسعت کی دعا فرمائی۔ ابو علی غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۰۔ حضرت مخیس ابو غنمؓ

حضرت مخیس ابو غنمؓ۔ ایک نسخے میں ان کا نام محبس مذکور ہے لیکن بظاہر درست وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ صاحب قیس ابو غنیم نہ ہوں۔ کیونکہ جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں وہ غنیم بن قیس کے نام سے مشہور ہیں۔

جعفر نے ان کے باپ سے ان کا ذکر باب المیم میں کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرۃ الشامی نے سہیل بن یوسف الانماطی السلمی سے انہوں نے صالح بن ابی الاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مخیس بن غنم سے روایت کی کہ میں نے رات کے وقت بیلچوں کی آواز کو سنا کہ حضور اکرمؐ دفن کئے جا رہے تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم و دال

۴۸۰۱۔ حضرت مدرکؓ بن حارث

حضرت مدرکؓ بن حارث الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ یہ شامی شمار ہوتے تھے۔ ان سے ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی نے روایت کی۔

ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہیں ہشام بن خالد نے ولید بن مسلم سے اس نے عبدالغفار بن اسماعیل بن عبیداللہ سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے انہوں نے مدرک بن حارث الغامدی سے روایت کی کہ میں نے ایک سال اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ ایک دن ہم منیٰ میں تھے کہ وہاں، بہت سے لوگ ایک آدمی کے گرد جمع تھے میں نے والد سے اس ہجوم کے بارے میں پوچھا کہا کہ یہ صابی ہے۔ جس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ پھر میرا والد اونٹنی پر سوار ان لوگوں کے پاس جا کھڑا ہوا میں بھی اپنی اونٹنی پر وہاں جا کھڑا ہوا۔ وہ لوگ باتیں کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا والد وہیں کھڑا رہا تا آنکہ وہ سب لوگ تھک گئے، دن گرم ہو گیا اور وہ سب رخصت ہو گئے۔ اس اثناء میں ایک لڑکی ہاتھ میں پانی کا پیالہ لیے آئی جس کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ لڑکی زینب نامی اس کی بیٹی ہے۔ میں اس سے حسن سلوک سے پیش آیا اور وہ رو رہی تھی۔ میرے والد نے اس سے کہا تو اپنی اوڑھنی سے اپنے سینے کو ڈھانپ لے۔ تم اپنے باپ کے بارے میں پریشان مت ہو۔ اسے نہ

دکھ پہنچے گا نہ ذلت اور رسوائی ہوگی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اس پر استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور اس پر کسی نے استدراک نہیں کیا۔

۴۸۰۲۔ حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری

حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان کی قبر زاویہ کے گاؤں میں ہے جو جیرا اور غوطہ دمشق کے درمیان واقع ہے۔

ابو عمیر عدی بن احمد بن عبد الباقی الادمی نے ابو عطیہ عبد الرحیم بن محرز بن عبد اللہ بن محرز بن سعید بن حبان بن مدرک بن زیاد الفزاری سے روایت کی کہ مدرک بن زیاد جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے مع ابو عبیدہ کے آئے اور دمشق کے گاؤں زاویہ میں فوت ہو گئے اور یہ پہلے مسلمان ہیں جو وہاں دفن ہوئے، حافظ ابو القاسم الدمشقی نے اس کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی وجہ کی بنا پر جناب مدرک کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۴۸۰۳۔ حضرت مدرکؓ ابوالطفیل الغفاری

حضرت مدرکؓ ابوالطفیل الغفاری۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کی اولاد ہے۔ ہمیں یحییٰ بن الفرج نے جیسا کہ انہیں باسنادہ ابو بکر احمد بن عمرو نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں عثمان بن حمزہ نے بتایا کہ انہیں کثیر بن زید نے خالد بن طفیل بن مدرک سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ نے اپنی صاحبزادی کو مکے سے لانے کے لئے بھیجا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ سجدے کے بعد سر اٹھاتے تو مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک.

۴۸۰۴۔ حضرت مدرکؓ بن عمارہ

حضرت مدرکؓ بن عمارہ۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے آئے تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، کیونکہ انہوں نے ہاتھوں پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاتھ دھوئے تو بیعت فرمائی۔

لیکن اس حدیث میں کچھ گڑبڑ ہے اور ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ اگر اس سے مراد مدرک بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط ہے تو ان کی صحبت ثابت نہیں اور نہ ملاقات اور روایت ہی ثابت ہے۔ اور اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اگر اس روایت کا انتساب ان کے والد عمارہ بن عقبہ سے کیا جائے جب بھی درست نہیں اور ہم نے اس کی وضاحت ولید بن عقبہ کے ذکر میں کر دی ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور اسی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۵۔ حضرت مدرکؓ بن عوف

حضرت مدرکؓ بن عوف۔ البجلی الحمسی: انہیں صحبت میسر آئی، جعفر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہی ابو موسیٰ کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ان کی صحبت کے بارے میں اور نیز اتصال حدیث کے متعلق اختلاف ہے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی

ہے۔ قیس کبار صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جناب مدرک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۸۰۶۔ حضرت مدعم رضی اللہ عنہ (مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

حضرت مدعم رضی اللہ عنہ۔ یہ حضور اکرم ﷺ کے وہ حبشی غلام ہیں جنہیں رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور جنہیں حضور ﷺ نے آزاد فرما دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد نہیں فرمایا تھا انہوں نے غزوۂ خیبر میں مال غنیمت سے ایک چادر ہتھیالی تھی اور قتل ہو گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا اس چادر نے جہنم کی آگ کو ضرور بھڑکایا ہوگا۔

ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ مجھے ثور بن زید نے سالم مولی عبد اللہ بن مطیع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر سے واپسی پر وادی قری میں پہنچے تو جب یہ حبشی غلام جو رفاعہ نے حضور کو دیا تھا حضور اکرم ﷺ کا کجاوہ ایک اور آدمی مغیر الشمس کے ساتھ اتار رہے تھے کہ انہیں ایک تیر جو نہ معلوم کس نے چلایا تھا، لگا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر صحابہ نے کہا انہیں شہادت مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا نہیں بلکہ اس چادر نے جو مال غنیمت سے چرائی تھی آگ کو اور بھڑکایا ہوگا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۷۔ حضرت مدلج الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت مدلج الانصاری رضی اللہ عنہ۔ ابو صالح نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین اوقات میں پردہ پوشی کا حکم یوں نازل فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج نامی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ غلام نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر بیدار ہوئے اور ان کی شرمگاہ ننگی ہو گئی اور غلام کی نظر پڑ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو گیا دل میں کہا کاش اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹوں، عورتوں اور نوکروں کو ان اوقات میں ہمارے تخلیے میں دخل انداز ہونے سے روک دے۔ چنانچہ وہ آیت نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اکرم ﷺ نے غلام کو دعا دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۸۔ حضرت مدلج رضی اللہ عنہ بن عمرو السلمی

حضرت مدلج رضی اللہ عنہ بن عمرو السلمی۔ یہ بنو عبد الشمس کے حلیف تھے اور ایک روایت میں ان کا نام مدلاج بن عمر مذکور ہے، یہ حضور اکرم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

ابن کلبی لکھتا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان بنو عمرو جو بنو حجر بن عباد بن یشکر بن عدوان سے تھے سب غزوۂ بدر میں موجود تھے اور وہ بنو عدوان سے تھے جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے تھے اور اسی وجہ سے انہیں اور ان کے بھائیوں کو بنو عبد شمس کا حلیف شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بنو غنم بن دودان بنو عبد شمس کے حلیف تھے اور یہ ان کے حلیف تھے۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر اور ابن مندہ نے انہیں سلمی، اسلمی یا اسدی شمار کیا ہے۔

۴۸۰۹۔ حضرت مدلوکؓ ابوسفیان الفزاری

حضرت مدلوکؓ ابوسفیان الفزاری۔ ان کے مولی اسلم باقی موالی کی معیت میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

مطر بن علاء الفزاری نے اپنی چچی آمنہ بنت ابی الشعثاء کی زبانی ابوسفیان مدلوک سے بیان کیا ہے کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں موالی کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی چنانچہ جہاں ان کے سر پر حضور اکرمؐ نے ہاتھ رکھا تھا وہاں بال عمر بھر سیاہ رہے اور باقی آہستہ آہستہ سفید ہو گئے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم، ذ، ر

۴۸۱۰۔ حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی

حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی۔ اہل عراق سے تھے کہتے ہیں انہیں صحبت میسر آئی۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی جنگ میں موجود تھے۔ ایرانیوں کے خلاف جنگ میں انہوں نے بعض کارنامے انجام دیئے تھے۔ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۱۔ حضرت مذکور العذریؓ

حضرت مذکور العذریؓ۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ حضور کے ساتھ غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوالقاسم نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس دومۃ الجندل پر چڑھائی نہیں کی تھی بلکہ خالد بن ولید کی کمان میں لشکر روانہ فرمایا تھا۔ اکثر اس لشکر ہی کو دلیل مان لیا جاتا ہے۔

۴۸۱۲۔ حضرت مذکور القبطیؓ

حضرت مذکور القبطیؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا، آزاد کیا یہ محتاج تھا اور مقروض تھا۔ غلام کا نام مذکور ہے۔ حضورؐ نے آٹھ سو درہم سے خرید کر قیمت اسے دے دی اور فرمایا کہ یہ رقم لے لو اور قرض ادا کر کے باقی اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو۔ ابوالزبیر نے جابر سے روایت کی ہے اور بتایا ہے کہ غلام کا نام یعقوب تھا اور جس انصاری نے آزاد کیا تھا اس کی کنیت ابومذکور تھی۔ یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۳۔ حضرت مرارؓ بن مالک

حضرت مرارؓ بن مالک۔ یہ قبیلہ تمیم الداری سے عبدالرحمٰن الداریان کے بھائی تھے۔ رسول اکرمؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے کچھ غلہ مخصوص فرما دیا تھا۔ جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۴۔ حضرت مرارہؓ بن ربیع

حضرت مرارہؓ بن ربیع۔ ابوعمر کہتا ہے کہ ایک روایت میں ابن ربیعہ انصاری عمری مذکور ہے۔ جن کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا۔

ہشام بن کلبی کے مطابق ان کا سلسلہ نسب مرارہ بن ربعی بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ان تین انصار میں سے تھے، جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے اور جن کے بارے میں قرآن کی آیت (وعلی الثلثة الذی خلفوا) نازل ہوئی تھی۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن علی بن سوید نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد الواحدی سے بتایا۔ انہیں احمد بن حسین حیری نے انہیں حاجب بن احمد نے انہیں محمد بن حماد نے انہیں ابومعاویہ نے انہیں اعمش نے انہیں ابوسفیان نے انہیں جابر نے ان تین انصار کے بارے میں بتایا کہ وہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۵۔ حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی

حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی۔ ہم ان کا نسب پیشتر ازیں ان کے بیٹے مجاعہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مجاعہ نے روایت کی اور ان کے بیٹے مجاعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یحیٰی بن راشد صاحب السابری نے حارث بن مرہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ان کے نام غورہ، غرابہ اور جبل کی جاگیر لکھ دی۔ آپؐ کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے الحضرمہ کی جاگیر ان کے نام کر دی۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نجران کا علاقہ دے دیا۔ پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی جاگیر عطا کی جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو وہ وہی پرانا فرمان لے کر ان کے پاس گئے انہوں نے فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور پوچھا کیا مجاعہ کی نسل سے کوئی شخص باقی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں نعم اور شکیر کثیر۔ امیر المومنین ہنس پڑے کہنے لگے عربی زبان کا لفظ ہے۔ حاضرین نے معنی دریافت کیے تو امیر المومنین نے بتایا کہ شکیر تمہاری زبان کا لفظ ہے۔ کیا تم نے کبھی فصل نہیں دیکھی جو پھٹ کر نکھر جاتی ہے۔ زیاد بن ایوب نے ابومرہ حارث بن مرہ کے علاوہ مجاعہ کے کئی افراد سے یہ روایت سنی کہ مجاعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپؐ نے انہیں جاگیر عطا کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۶۔ حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی

حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی۔ وہ زید بن مربع، عبداللہ و عبدالرحمٰن کے بھائی تھے، انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا والد مربع بن قیظی منافق تھا۔ جب حضور اکرمؐ احد جاتے ہوئے اس کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس نے حضور سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو میری اجازت کے بغیر میرے احاطے میں داخل نہ ہوتے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۷۔ حضرت مرشدؓ بن جابر الکندی

حضرت مرشدؓ بن جابر الکندی۔ جعفر سے مروی ہے کہ ابن منیع نے اسے بتایا کہ اس سے اس حدیث کا ذکر علی بن قرین نامی ایک بڈھے نے جو بغداد کے مشرق میں رہتا تھا کیا۔ وہ حد درجہ ضعیف الحدیث تھا اور میری رائے میں اس حدیث کی قطعاً کوئی اصلیت نہیں ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۱۸۔ حضرت مرشدؓ بن ربیعہ العبدی

حضرت مرشدؓ بن ربیعہ العبدی۔ یحییٰ بن یونس اور بغوی کے علاوہ بھی اور لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلیمان بن داؤد الشاذ کونی نے ابو قتیبہ سے انہوں نے بکر بن مرشد بن ربیعہ سے روایت کی کہ میں نے مرشد بن ربیعہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا آیا گھوڑے پر زکوۃ ہے؟ حضور نے فرمایا نہیں ہاں اگر بہ غرض تجارت ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۹۔ حضرت مرشدؓ بن صلت الجعفی

حضرت مرشدؓ بن صلت الجعفری۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے آلہ تناسل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ یہ صاحب بصری تھے اور ان کی حدیث کا مخرج ان کے اہل خاندان تھے۔ ابو نعیم، ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۰۔ حضرت مرشدؓ بن ظبیان السدوسی

حضرت مرشدؓ بن ظبیان السدوسی۔ عسکری نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپؐ نے انہیں بنو بکر بن وائل کی طرف ایک خط لکھ کر دیا تھا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے ان سے یونس اور حسین نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے ان سے قتادہ نے ان سے مضارب بن حزن العجلی نے بیان کیا کہ ان کو مرشد بن ظبیان نے بتایا کہ ہمارے پاس حضور اکرمؐ کا فرمان موصول ہوا۔ ہمارے قبیلے میں کوئی پڑھا ہوا نہ تھا۔ آخر بنو ضبیعہ کے ایک شخص نے پڑھا۔ مرقوم تھا: محمد رسول اللہ کی طرف سے بکر بن وائل کے نام اسلام لاؤ اور محفوظ رہو اور یہ لوگ بنو الکاتب کے نام سے مشہور تھے۔

ابن اسحاق نے یہ روایت قرہ بن خالد سے اس نے مضارب بن حزن سے بیان کی کہ مرشد بن ظبیان حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۱۔ حضرت مرشدؓ بن عامر التغلبی

حضرت مرشدؓ بن عامر التغلبی۔ جعفر کو ابن منیع نے بتایا کہ ان سے بغداد کے ایک ضعیف الحدیث شیخ نے جس کا نام علی بن قرین تھا حدیث بیان کی جس کی کوئی اصل نہیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۲۔ حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی

حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی۔ ابن منیع نے ان کا ذکر کیا ہے اور جس طرح مرثد بن عامر کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے، اسی طرح ان کے متعلق بھی کیا ہے۔ ان سے مروی حدیث یہ ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بنو عبدالقیس اہل مشرق کے بہترین لوگوں میں ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۳۔ حضرت مرثدؓ بن عیاض

حضرت مرثدؓ بن عیاض یا عیاض بن مرثد۔

۴۸۲۴۔ حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد۔ ابو مرثد کا نام کناز الغنوی تھا۔ باب کاف میں ان کا نسب بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان سے ہے۔ باپ بیٹا دونوں معرکہ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے غزوۂ بدر بتایا کہ ابو مرثد کناز بن حصین اور ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثد حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے حلیف تھے۔ اور مرثد غزوۂ رجیع میں ۳ ہجری میں عاصم بن ثابت کے ساتھ موجود تھے۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اکرمؐ نے ان میں اور اوس بن صامت میں مواخات قائم فرما دی چونکہ وہ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے، اس لئے وہ مسلمان قیدیوں کو مکے سے اٹھا کر مدینے لے جاتے تھے۔ مکے میں عناق نام کی ایک فاحشہ تھی جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کے تعلقات رہے تھے۔ انہوں نے ایک آدمی سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے مکے سے اٹھا کر مدینے لے جائیں گے۔

وہ ایک چاندنی رات کو مکے آئے اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔ عناق وہاں آ گئی اور اس نے انہیں پہچان لیا اور خوش آمدید کہا اور اس کے یہاں رات بسر کرنے کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا عناق! اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچا دیا۔ اے اہل مکہ! یہ شخص تمہارے قیدی اٹھانے آیا ہے۔ آٹھ آدمی ان کے تعاقب میں اٹھ دوڑے۔ وہ پہاڑ کے دامن میں چلتے چلتے ایک غار میں چھپ گئے۔ وہ بھی وہاں گئے لیکن خدا نے انہیں بچا لیا اور وہ انہیں نہ ڈھونڈ سکے اور ناچار لوٹ گئے۔

بعد میں وہ اپنے دوست کے پاس جسے اٹھانے آئے تھے پہنچ گئے۔ وہ کافی وزنی تھے۔ اسے اذخر تک اٹھا لائے اور وہاں اس کی بیڑیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا میں عناق سے نکاح کر لوں حضور خاموش رہے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی۔ الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة الخ۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد اس دستہ فوج کے کماندار تھے جسے حضور اکرمؐ نے رجیع کی طرف روانہ کیا تھا اور یہ واقعہ ۳ ہجری کے ماہ صفر میں پیش آیا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ فوج کی کمان عاصم بن ثابت کے پاس تھی اور اس واقعہ کو ہم حبیب بن عدی اور عاصم کے ترجموں میں بیان کر چکے ہیں۔

جناب مرثد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تمہاری کامیابی قبولیت نماز میں ہے پس تم اپنے میں سے بہترین آدمی کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارا سالار وفد ہے۔

قاسم ابو عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب مرثد نے حدیث بیان کی۔ ابو عمر نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن یہ وہم اور غلط ہے کیونکہ جو شخص حضور اکرم کی زندگی کے دوران قتل کر دیا گیا ہو، اسے القاسم کیسے مل سکتا ہے اور نہ حدثنی کہنا درست ہے کہ اسناد منقطع ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۵۔ حضرت مرثدؓ بن نجبہ

حضرت مرثدؓ بن نجبہ۔ یہ میتب بن نجبہ بن ربیعہ بن ریاح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن سمح بن فزارہ بن ذبیان الفزاری کے بھائی اور خالد بن ولید کے رفیق تھے۔ حیرہ کی جنگ اور فتح دمشق کے موقعہ پر موجود تھے اور فیصل شہر پر مارے گئے تھے اور ایک دوسری روایت کے مطابق یہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں تھے۔

ان کا ذکر حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشقی نے بھی کیا ہے۔

۴۸۲۶۔ حضرت مرثدؓ بن وداعہ

حضرت مرثدؓ بن وداعہ۔ حمصی کندی اور بروایتے قبیلہ جعفی یا طے کے بزرگ تھے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں، لیکن ابو حاتم انکار کرتے ہیں اور عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں ہمیں عبد اللہ بن محمد الجعفی نے ان سے شبابہ نے ان سے جریر نے بیان کیا کہ انہوں نے خمیر بن یزید الرجبی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے سردار قبیلہ جو حضورؐ کے مصاحب تھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اکثر نماز میں کھٹمل یا مکھیوں کو مار دیا کرتے۔ مسلم نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۷۔ حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ

حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ۔ کوفی صحابہ سے تھے۔ زہیر نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے اسی طرح مشکوک انداز میں سنا کہ مرحب یا ابو مرحب نے کہا گویا میں اب بھی حضور اکرمؐ کی قبر میں چار (یہ پانچ ہیں چار نہیں۔ مترجم) آدمی علیؓ فضل، عبد الرحمٰن بن عوف، عباس اور اسامہ کو دیکھ رہا ہوں۔ امام ثوری و ابن عیینہ نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے بغیر از شک ابو مرحب سے روایت کی۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ شعبی سے روایت کے متعلق جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اختلاف ہے لیکن سوائے اس وجہ سے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبد الرحمٰن ان کے ساتھ تھے البتہ ابن شہاب نے ابن میتب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کو انہیں لوگوں نے دفن کیا جنہوں نے آپ کو غسل دیا تھا اور وہ چار تھے، علی، فضل، عباس اور صالح شقران۔ انہوں نے آپؐ کو لحد میں اتارا اور قبر پر ایک اینٹ گاڑ دی اور انصار میں سے خولی بن اوس بھی قبر میں اترے تھے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر

ہے۔

۴۸...۔ حضرت مرداسؓ بن عروہ

حضرت مرداسؓ بن عروہ۔ صحابی ہیں ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو پتھر مارا وہ نبیؐ ...س آیا اس کو محمد بن جابر اور ولید بن ابی ثور نے زیاد سے روایت کیا ہے۔ اور ثوری نے زیاد سے انہوں ایک آدمی سے جس کا ...نے نام نہیں لیا روایت کی ہے اسکی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۸...۔ حضرت مرداسؓ بن عمروالفدکی

حضرت مرداسؓ بن عمروالفدکی۔ کلبی نے مرداس بن نہیک لکھا ہے اور اسی طرح ابوعمر نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ فزاری ...ن کے بارے میں قرآن کی درج ذیل آیت اتری تھی۔

ولو تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا

ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دستہ فوج بنوضمرہ روزانہ کیا جن میں اسامہ بن زید بھی تھے۔ اسے اسامہ ...ں کردیا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ بنواسلم کے ایک شیخ نے اپنے قبیلے کے کئی آدمیوں کی ...ں مجھے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے غالب بن عبداللہ الکلبی کو بنومرہ کے علاقے میں کلب لیث کی طرف بھیجا اور ان میں ان کے حلیف ...س بن نہیک جو بنوحرقہ سے تھے بھی شریک تھے۔ انہیں اسامہ بن زید نے قتل کردیا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن اسامہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا اسامہ بن زید سے روایت کی کہ ...اور ایک انصار کو مرداس سے آنا سامنا ہوگیا۔ جب ہم نے اس پر ہتھیار اٹھائے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ مگر ہم وار پروار ...تے رہے تا آنکہ وہ مرگیا۔ واپسی پر حضور اکرمؐ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ تجھے اس شخص سے کیا سروکار تھا جس ...کلمہ شہادت پڑھا عرض کیا! یارسول اللہ اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ حضور اکرم نے اپنے پہلے جملے کو اتنی بار دہرایا ...میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوتا بلکہ آج ہی اسلام لایا ہوتا اور میں نے اس قتل کا ...کاب نہ کیا ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مرداس کے قاتل کا نام محلم بن جثامہ تھا۔ بعض لوگوں نے ان دو کے علاوہ کسی اور کا نام لیا ہے لیکن صحیح ...ہے کہ جس شخص نے جنگ میں کلمہ شہادت پڑھا تھا اس کے قاتل اسامہ تھے کیونکہ مسلمانوں نے اس پر سخت احتجاج کیا تھا اور جس ...لم نے قتل کیا تھا وہ اور آدمی تھا واللہ اعلم۔ تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۴۔ حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی

حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی۔ اس کی حدیث صالح بن کیسان نے اس شخص سے بیان کی جس نے مرداس بن قیس سے ...ایت کی اس کا بیان ہے کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہانت اور اس وجہ سے (غیر معمولی تبدیلیوں)

کا ذکر کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں ایک سانحہ پیش آیا ہے جو میں عرض کرتا ہوں ہمارے یہاں ایک لڑکی ہے جس سے ہمیں کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ایک دن وہ واپس آئی تو کہنے لگی اے خاندان دوس! آج مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں بکریاں چرا رہی تھی کہ اندھیرا چھا گیا اور میں نے یہ محسوس کیا جیسے مرد عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہیں میں پاگل تو نہیں ہوئی کہانت کے بارے میں یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۱۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی

حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ ابوالفرج بن محمود نے باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کی انہوں نے وہبان بن بقیہ سے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس الاسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ معاشرے کا صالح عنصر پہلے چلا جائے گا اور وہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کھجور اور جو کے بچے کھچے اور بے کار دانوں کی طرح معاشرے کا ردی حصہ رہ جائے گا۔ جن سے اللہ میاں کوئی سروکار رکھنا گوارا نہ کریں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۲۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی

حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے حدیث یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے چہرے کو تھپتھپایا اور دعائے خیر فرمائی۔ ان کو فرمان لکھ کر دیا اور اپنے قبیلے کے صدقات کی تولیت انہیں مرحمت فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن الکلبی نے ان کا نام مرداس بن مویلک لکھا ہے اور ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے: مرداس بن مویلک بن واقد بن ریاح بن ثعلبہ بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر الغنوی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہدیۃً ایک گھوڑا پیش کیا۔

۴۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ

حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ۔ وہ بیعت رضوان میں موجود تھے ان کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو راشد بن سیار مولیٰ عبداللہ بن ابی اوفی نے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے جن پانچ آدمیوں کو حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کرتے دیکھا۔ ان میں مرداس یا ابن مرداس شامل تھے۔ وہ مغرب سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے، ابن مندہ، ابونعیم، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور چونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اس لئے استدراک کی ضرورت نہیں۔

۴۸۳۴۔ حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس

حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس۔ ان کا نام مرداس بن عقفان التمیمی العنبری ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ وہ راوی ہیں کہ میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے میرے لئے دعا خیر فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے بکر نے روایت کی۔ ابوعمر نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۵۔ حضرت مرداسؓ بن مروان

حضرت مرداسؓ بن مروان بن جذع بن یزید: باپ بیٹے دونوں نے اسلام قبول کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے اور خیبر کی پیداوار سے دو حصے وصول کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کے امین تھے۔ غسانی نے ابن الکلبی سے اور العدوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۶۔ حضرت مرداسؓ بن نہیک

حضرت مرداسؓ بن نہیک۔ ہم ان کا ذکر مرداس بن عمرو الفدکی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۴۸۳۷۔ حضرت مرزبانؓ بن نعمان

حضرت مرزبانؓ بن نعمان بن امراؤالقیس بن عمرو المقصور بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر الکندی: یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ یہی ابن الکلبی کا بیان ہے۔

۴۸۳۸۔ حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ

حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ۔ حضور اکرمؐ سے انہوں نے سماع کیا اور وہ انصار کے مولی تھے، ابوالحکم الصیقل الحمصی نے مرزوق سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی ذوالفقار نامی تلوار کو صیقل کیا اس تلوار کا قبضہ، حلقے اور کنڈے چاندی کے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۹۔ حضرت مرکبودؓ

حضرت مرکبودؓ۔ ایرانی تھے، صنعا میں رہتے تھے۔ رسول کریم کی زندگی میں مسلمان ہوئے۔ بعض لوگوں نے یہ حال کیبود سے نقل کیا ہے۔ میرے دل میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔ صحیح نام وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۴۸۴۰۔ حضرت مروانؓ بن جذع

حضرت مروانؓ بن جذع بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی اسلمی جب مسلمان ہوئے کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ ان کے بیٹے مرداس صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور حضور سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور خیبر کی پیداوار کے دو حصوں کے امین تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۱۔ حضرت مروان بن حکمؓ [1]

حضرت مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی: اس کی کنیت ابو عبدالملک تھی۔ حضرت

---

[1] اس کا نام صحابہ میں لکھنا صحابہ کی توہین ہے۔ (مترجم)

عثمانؓ کا عم زاد تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوا کوئی کہتا ہے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوا۔ مالک کے مطابق غزوۂ احد کے دن کسی کے نزدیک غزوۂ خندق کے دن کسی کے خیال میں فتح مکہ کے دن اور بعض کی رائے میں غزوۂ طائف کے دن پیدا ہوا۔ یہ حضور اکرمؐ کی زیارت سے محروم رہا۔ کیونکہ بچپن میں جب حضور نے ان کے والد کو جلاوطن کر دیا تھا تو یہ طفل نادان تھا۔ اس نے یہ عرصہ طائف میں بسر کیا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے خط لکھ کر حکم کو بلا لیا اور اسے اپنے قریب کر لیا۔ ایک دن حضرت علی نے حکم کو دیکھا تو کہنے لگے خدا تجھے تباہ کرے اللہ امت محمد یہ کو تم سے اور تمہارے بیٹے کے شر سے محفوظ رکھے۔

مروان کو لوگ خیط باطل کہتے ہیں کیونکہ یوم الدار کے موقعہ پر کسی شخص نے اس کی گردن پر وار کیا تھا جس سے اس کی ایک رگ کٹ گئی تھی اور وہ کبا ہو گیا تھا۔ جب شام میں مروان سے لوگوں نے بیعت کی تو اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے جو ایک بے باک اچھا شاعر تھا اور مروان کے طور طریقے اسے پسند نہ تھے یہ اشعار کہے۔

فو اللہ ما ادری وانی لسائل حلیلة مضروب القفا کیف تصنع

بخدا میں نہیں جانتا اسی لئے میں اس کبے کی بیوی سے پوچھتا ہوں کہ تو اس آدمی کے ساتھ کیسے گزر بسر کرتی ہے جو کبا ہے۔

لحا اللہ قوماً امروا خیط باطل علی الناس یعطی ما یشاء ویمنع

خدا اس قوم کا بھلا نہ کرے جنہوں نے خیط باطل کو اپنا امیر بنا لیا۔ جو اپنی مرضی سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔

ایک روایت کی رو سے عبدالرحمٰن نے یہ اشعار اس وقت کہے تھے، جب امیر معاویہ نے مروان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ امارت مدینہ کے بعد مکے اور طائف کی امارت بھی مروان کو دے دی تھی۔ پھر حکومت مدینہ سے اسے معزول کر کے سعید بن ابی العاص کو حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ ۵۴ ہجری تک مدینہ اس کی تحویل میں رہا۔ اس کی معزولی پر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان امیر معاویہ کی وفات تک مدینے کا عامل رہا۔

جب معاویہ بن یزید بن معاویہ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر مر گیا تو بعض لوگوں نے شام میں مروان بن حکم کی خلافت پر اس سے بیعت کر لی۔ اسی طرح ضحاک بن قیس الفہری نے شام ہی میں عبداللہ بن زبیر کے نام پر لوگوں سے بیعت لی۔ چنانچہ دمشق کے نواح میں مرج رہط کے مقام پر دونوں میں جنگ ہوئی جس میں ضحاک مارا گیا اور شام اور مصر پر مروان کا قبضہ ہو گیا۔ اس اثناء میں مروان نے خالد بن یزید کی ماں سے نکاح کر لیا تا کہ خالد کو خفیف کرے۔ ایک دن خالد سے کہا اے تر و تازہ سیرین والی عورت کے بیٹے! خالد نے اسے کہا تو وہ آدمی ہے جسے امین بنایا لیکن تو نے خیانت کی۔ خالد نے ماں سے شکایت کی ماں نے کہا تم مروان کو نہ بتانا کہ تم نے مجھ سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جب مروان ام خالد کے گھر آیا تو وہ اپنی لونڈیوں سمیت اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے گلا گھونٹ کر مار دیا۔ اس کی مدت حکومت نو یا دس مہینے تھے۔ یہ ان لوگوں سے ہے جو عورتوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس سے علی بن حسین اور عروہ بن زبیر نے روایت کی۔

اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

الا من مبلغ مروان عنی رسولا والرسول من البیان

اچھا' وہ آدمی کون ہے۔ جو میری جانب سے مروان کو قاصد روانہ کرے اور ایسا قاصد جو بوضاحت پیغام پہنچا سکے۔

بانک لن تری طرداً لحر کالصاق بہ بعض الھوان

تم ایسے آدمی ہو جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک آزاد آدمی کو دھتکارنا ایسا ہے گویا اس سے بعض رسوائیاں چپکا دی جائیں۔

وھل حدثت قبلی عن کریم معین فی الحوادث او معان

اور کیا مجھ سے پہلے تجھ سے کسی کریم النفس نے جو حوادث اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہو گفتگو کی ہے۔

یقیم بدار مضیعۃ اذا لم یکن حیران او خفق الجنان

وہ مصیبت کے مقام پر ٹھہرا رہتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حیران اور مخبوط الحواس نہ ہو۔

فلا تقذف بی الرجوین انی اقل القوم من یغنی مکانی

تو مجھے دو امیدوں (پس و پیش) کا الزام نہ دے۔ حالانکہ میں قوم میں ایسا آدمی ہوں جو مکان سے بے نیاز ہے۔

ساکفیک الذی استکفیت منی بامر لا تخالطہ الیدان

جلدی ہی تجھے اس ذات کی امداد، جس نے تجھے مجھ سے بے نیاز کر دیا ہے کافی ہوگی اس کام میں جسے دو ہاتھوں نے الجھایا نہ ہو۔

ولو انا بمنزلۃ جمیعا جریت وانت مضطرب الجنان

ایک وہ وقت تھا جب ہم اکٹھے تھے پھر تو چل کھڑا ہوا اور تو بڑی بے چین طبیعت کا آدمی تھا۔

ولو لا ان ام ابیک امی وان من قد ھجاک فقد ھجانی

اگر تیرے باپ کی ماں میری ماں نہ ہوتی اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تیری ہجو میری ہجو شمار ہوتی۔

لقد جاھرت بالبغضاء انی الی امر الجھارۃ والعلان

تو میں بلاشبہ اپنے عناد کا اظہار کرتا۔ کیونکہ میں واضح اور کھلی بات کو پسند کرتا ہوں۔

۴۸۴۲۔ حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی

حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی۔ ایک روایت میں سلمی آیا ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے خیثم بن مروان نے ان سے روایت کی کہ حضورؐ نعیمان نامی ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو شراب کے نشے میں تھا۔ حضور کے حکم سے اسے درے لگائے گئے دوبارہ گزرے تو اسے پھر اسی حالت میں پایا اسے پھر درے لگائے گئے تیسری اور چوتھی بار بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں یہ شخص چار بار ارتکاب جرم کر چکا ہے کیوں نہ اس کی گردن مار دی جائے۔ اس پر ایک آدمی بول اٹھا میں نے اسے غزوۂ بدر میں دلیری سے لڑتے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے غزوۂ بدر میں اس کی قابل تحسین کارگزاری دیکھی

ہے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا کیسے! جب یہ شخص بدر میں موجود تھا۔

عمران بن یحیٰ نے اپنے چچا عمران بن قیس الاسدی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں مکے جاؤں اور اس کی طرف سے ایک جانور ذبح کروں۔حالانکہ اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں! یہ فرض تو تمہیں ادا کرنا ہو گا۔ذرا غور کرو اگر تمہارے باپ پر کسی آدمی کا قرض ہوتا اور تو اپنے مال سے وہ قرض ادا کرتا تو کیا وہ آدمی خوشی خوشی تجھ سے واپس نہ ہوتا۔اس بنا پر خدا کو تو راضی کرنا از حد ضروری ہے۔

۴۸۴۳۔حضرت مروانؓ بن مالک الداری

حضرت مروانؓ بن مالک الداری۔ عبدالملک بن ہشام نے قبیلہ داری کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جن کو حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصص عطا فرمائے تھے دو بھائیوں عرفہ بن مالک اور مروان بن مالک کے نام لکھے ہیں۔ابن اسحاق نے مرار بن مالک کا نام لیا ہے ابن ہشام نے مروان بن مالک کا نام لیا ہے۔جس کا تذکرہ ہم مرار کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۸۴۴۔حضرت مرہؓ بن حباب

حضرت مرہؓ بن حباب بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام جعل بن عمرو بن جشم البلوی! یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔طبری نے مرہ بن حباب بن عدی بن عجلان لکھا ہے۔غزوۂ احد میں شریک تھے۔کلبی وغیرہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۵۔حضرت مرہؓ بن سراقہ

حضرت مرہؓ بن سراقہ۔غزوۂ حنین میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے ان کا نام ان لوگوں میں شامل نہیں کیا جو حنین اور خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ہاں عروہ بن مرہ بن سراقہ کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے عروہ کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۶۔حضرت مرۃ العامریؓ

حضرت مرۃ العامریؓ۔یعلی بن مرہ کے والد ہیں۔یہ کوفی ہیں اور باپ بیٹا دونوں کو صحبت میسر آئی اور روایت بھی۔اس کا نسب بقول ابو عمر مرہ بن وہیب بن جابر ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے مرہ بن ابی مرہ ثقفی والد یعلی بن مرہ لکھا ہے۔ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

یونس بن بکیر نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں رسول کریمؐ کے ساتھ تھا۔میں نے آپؐ سے ایک عجیب واقعہ کے ظہور کا مشاہدہ کیا۔ایک عورت ایک آسیب زدہ بچے کو لئے حضور کے پاس آئی۔آپؐ نے فرمایا۔اے دشمن خدا میں اللہ کا رسول ہوں تو دفع ہو جا۔وہ بچہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔

یحییٰ بن عیسیٰ وغیرہ نے اعمش سے اسی طرح نقل کیا ہے اور وکیع نے اعمش سے انہوں نے منہال سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عجیب وغریب واقعہ کا مشاہدہ کیا اور پھر واقعہ بیان کیا۔

۴۸۴۷۔ حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری

حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری۔ ان کا والد اپنے قبیلے کا سردار تھا۔ جناب مرہ نے مسیلمہ کذاب کو فصیح و بلیغ اشعار میں تنبیہ کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۸۔ حضرت مرہؓ بن عمرو قرشی

حضرت مرہؓ بن عمرو بن حبیب۔ بن واثلہ۔ بن عمرو بن شیبان۔ بن محارب۔ بن قرشی الفہری جن کا تعلق مسلمۃ الفتح سے ہے۔
یحییٰ نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے انیسہ ام سعید بنت مرہ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل (اس کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ ابوعمر' ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۹۔ حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی

حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ محمد بن مطلب سے انہوں نے علی بن قرین سے انہوں نے خشرم بن حسین العقیلی سے انہوں نے عقیل طریف العقیلی سے انہوں نے مرہ بن عمرو سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ہم کئی مقام پر بیان کر آئے ہیں کہ یہ شخص ضعیف الروایت ہے۔

۴۸۵۰۔ حضرت مرہؓ بن کعب

حضرت مرہؓ بن کعب۔ ایک روایت میں ان کا نام کعب بن مرہ سلمی بہزی ہے۔ جن کا تعلق بہز بن حارث بن سلیم بن منصور سے ہے۔ پہلے بصرے میں اور پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ مرہ بن کعب درست ہے۔ ایک روایت ہے کہ یہ دو مختلف آدمی ہیں مگر یہ غلط ہے اور ہم اس کا ذکر کعب کے باب میں کئی مقام پر کر آئے ہیں اور انہوں نے ۵۷ ہجری میں اردن میں وفات پائی۔
ان سے عبداللہ بن شقیق، جبیر بن نفیر اور اسامہ بن خریم نے روایت کی۔ ہم نے کئی آدمیوں سے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے، انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث الصنعانی سے روایت کی شام میں کچھ خطیب خطبہ دینے اٹھے ان میں صحابہ کرام بھی تھے۔ آخر میں جو آدمی اٹھا ان کا نام مرہ بن کعب تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں نہ اٹھتا۔ آپ نے آنے والے فتنوں اور ان کے قرب کا ذکر فرمایا۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص چادر میں لپٹا لپٹایا مجھے ملا۔ حضور نے فرمایا یہ آدمی آج ہدایت پر ہے۔ میں اٹھ کر اس

کے پیچھے ہولیا دیکھا کہ وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ پھر میں ان کے سامنے ہوگیا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وز

۴۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار

حضرت مزردؓ بن ضرار بن ثعلبہ بن حرمہ بن سیفی بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مالک بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام ضرار بن سنان بن امیہ بن عمرو بن جحاش بن بجالہ غطفانی، ذبیانی الشعمی ہے۔ یہ شماخ کے بھائی تھے اور ان کا نام یزید تھا، مگر مشہور مزرد تھا اور انہیں مزرد درج ذیل شعر کی وجہ سے کہتے تھے۔

فقلت تزردها عبید فانني لزرد الموالي في السنین مزرد

میں نے کہا کہ عبید اسے نگل جائے گا کیونکہ میں بھی مشکلات میں موالی کو نگل جاتا ہے۔

مزرد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذیل کے اشعار پڑھے:

تعلم رسول الله انا کاننا افانا با نمار ثعالب ذی غسل

رسول کریمؐ کو بتادو کہ ہم نے انمار کی مدد سے ذی غسل کی لومڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

تعلم رسول الله لم ارمثلهم ادنی علی الادلی و احرم للغصل

رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیجئے کہ میں نے ان کی طرح ادنیٰ پر مہربان اور قطع تعلق کو ناجائز گرداننے والا نہیں دیکھا۔

انمار ان کے قبیلے کا نام ہے۔ وہ اپنے قبیلے کی ہجو کیا کرتے اور لوگ سمجھتے کہ وہ اپنے مہمانوں کی ہجو کر رہے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۲۔ حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری

حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی نسبت اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے مزیدۃ العبدی میں لکھا ہے اور عصری کا نام نہیں لیا۔ ابن الکلبی نے مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن خطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس لکھا ہے لیکن عصری کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں عصری لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہود بن عبد اللہ بن سعد بن مزیدہ کے دادا تھے۔

ہود بن عبد اللہ العصری نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً بہ اسناد خود ابو بکر احمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن صدران سے انہوں نے طالب بن حجیر

العبدی سے انہوں نے ہود العصری سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ ایک دن حضور اکرمؐ صحابہ سے گفتگو فرما رہے تھے ارشاد فرمایا کہ ابھی اس طرف سے کچھ سوار تمہارے آمنے سامنے آنے کو ہیں جنہیں تم اہل مشرق کے بہترین افراد کہہ سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس طرف کو چل دیئے۔ ان کی ملاقات تیرہ شتر سواروں سے ہوئی، جنہیں انہوں نے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ کہا بنو عبد القیس سے۔ کیا تم اس علاقے میں تلواروں کی تجارت کے لئے آئے ہو۔ کہا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم حضور اکرمؐ کی ملاقات کو آئے ہو۔ پس وہ انہیں ساتھ لئے حضور کی طرف لے چلے۔ وہاں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ہیں وہ صاحب جنہیں تم ملنے آئے ہو۔

یہ سنتے ہی انہوں نے اونٹوں سے چھلانگیں لگائیں۔ کچھ تیز تیز چلے، کچھ بھاگے اور کچھ آہستہ آہستہ چل کر خدمت اقدس میں پہنچے۔ حضور اکرمؐ کے ہاتھ تھامے، چومے اور پھر قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ اشج جو سب سے چھوٹا تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اسے رسی سے باندھا ساتھیوں کے سامان کو اکٹھا کیا اور پھر متانت سے چلتا ہوا حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ وہ کون کون سی ہیں؟ فرمایا وقار اور احساس فرض۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ اوصاف جبلی ہیں یا کسبی۔ حضور نے فرمایا: جبلی، اس پر اس نے کہا، ہر تعریف کا سزاوار وہ خدا ہے جس نے مجھے ایسی جبلت عطا فرمائی جو اسے اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

اسماعیل بن علی نے باسنادہ ابو عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن صدران ابو جعفر البصری سے انہوں نے طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود بن عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ فتح مکہ کے دن حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کے حلقے وغیرہ تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں سب نے مزیدہ کو مرد قرار دیا ہے، لیکن ابو نعیم نے دوبارہ ان کا ذکر صحابیات میں عورت سمجھ کر کیا ہے۔ حالانکہ وہ مرد ہیں۔

باب میم وس

۴۸۵۳۔ حضرت مساحق ابو نوفلؓ

حضرت مساحق ابو نوفلؓ۔ نصر بن علی نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق سے اس نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کوئی سریہ روانہ کرتے تو فرماتے، جب تم کوئی مسجد دیکھو یا موذن کی اذان سنو، تو کسی سے جنگ نہ کرو۔ الیاس نے سفیان سے انہوں نے عبد الملک سے خود روایت کی (ان میں عمرو کا نام نہیں) انہوں نے ابن عصام المزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۴۔ حضرت مسافع الدیلی ابو عبیدہؓ

حضرت مسافع الدیلی ابو عبیدہؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مالک بن

عبیدہ بن مسافع الدیلی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اگر عبادت گزار بندے شیر نوش بچیاں اور گھاس چرنے والے چرند نہ ہوتے تو خدا تم پر اپنا عذاب انڈیل دیتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض

حضرت مسافعؓ بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔

زبیر اور عدوی کہتے ہیں کہ مسافع اور حسان بن ثابت دونوں شاعر تھے اور لوگوں کی آراان کے بارے میں مختلف تھیں اور وہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے۔ چنانچہ ہم ذیل میں حسان بن ثابت کے ہجو یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

یا آل تیم الا تنھون جاھلکم … قبل القذاف بصم کالجلامید

اے بنو تیم! کیا تم اپنے جاہل کو، جو گالیاں بکنے سے پہلے سنگ خارا کی طرح خاموش رہتا ہے، روکتے نہیں ہو۔

فنھنھوہ فانی غیر تارککم … ان عاد ما اھتزماء فی ثری عود

پس ہم اسے روکیں گے اور میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ پانی جو زمین سے لکڑی میں داخل ہوتا ہے اسے حرکت دیتا رہے گا۔

لو کنت من ھاشم او من بنی اسد … او عبد شمس او اصحاب اللوا صید

کاش میں بنوہاشم یا بنو اسد یا بنو عبدالشمس یا صاحب علم بنوصیداء سے ہوتا۔

او بنی نوفل او ولد مطلب … للہ درک لم تھمم بتھدید

کاش میں بنونوفل یا بنومطلب سے ہوتا۔ خدا تیرا بھلا کرے تو میری ہجو کی جرأت نہ کرسکتا۔

او من بنی زھرۃ الابطال قد عرفوا … او من بنی جمح الخضر الجلاعید

یا میں بنوزہرہ سے ہوتا جن کے جانباز مشہور ہیں یا بنی جمح سے ہوتا جو بڑے مرفہ الحال اور سخت کوش ہیں۔

اوفی الذوابۃ من تیم اذا انتسبو … او من بنی الحارث البیض الا ماجید

یا میں بنوتیم کے متعلقین سے ہوتا اور یا بنوحارث سے جو روشن چہرہ اور قابل احترام لوگ ہیں۔

لو لا الرسول وانی لست عاصیہ … حتی یغیبنی فی الرمس ملحودی

اگر رسول کریمؐ نہ بھی ہو جب بھی میں ان کی نافرمانی نہیں کروں گا تاآنکہ مجھے قبر میں دفن کردیا جائے۔

وصاحب الغار انی سوف احفظہ … وطلحہ بن عبداللہ ذوالجود

اور حضورؐ کے رفیق غار جن کی میں حفاظت کروں گا اور نیز طلحہ بن عبیداللہ جو بڑا کریم النفس ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۶۔ حضرت مستظلؓ بن حصین

حضرت مستظلؓ بن حصین۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور تابعی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۷۔ حضرت المستنیرؓ بن صعصقہ الخزاعی

حضرت المستنیرؓ بن صعصقہ الخزاعی۔ علاء بن حضرمی کے اس خط میں جو حضور اکرمؐ نے انہیں لکھ کر دیا تھا ان کا ذکر اس کے گواہوں میں ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۸۔ حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی

حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی۔ اوزاعی نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی انہوں نے ابوامامہ سے سنا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جلد ہی تم میں اور سلطنت روم میں بدھ وار کے دن چار مصالحتیں ہوں گی ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر جو ہرقل کے خاندان سے ہوگا۔ بنو عبدالقیس کے ایک آدمی مستورد بن جیلان نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ان دنوں مسلمانوں کا امام (لیڈر) کون ہوگا۔ فرمایا میری اولاد میں سے ایک شخص جو چالیس برس کا ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۹۔ حضرت مستوردؓ بن شداد

حضرت مستوردؓ بن شداد بن عمرو بن حسل بن اجب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہرہ القرشی الفہری: ان کی والدہ کا نام دعد بنت جابر بن حسل بن اجب تھا، جو کرز بن جابر کی ہمشیرہ تھی۔ جب حضور اکرمؐ نے وفات پائی تو بقول واقدی یہ لڑکے تھے اور لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں حضورؐ سے سماع کا موقع ملا اور حضور کی بات اچھی طرح دماغ میں محفوظ رکھی اور کوفے میں سکونت اختیار کی۔ بعدہ مصر چلے گئے۔ چنانچہ ان سے اہل کوفہ اور نیز اہل مصر نے روایت کی۔ اہل کوفہ میں قیس بن ابی حازم، شعبیؒ اور ربعی بن خراش تھے اور مصریوں میں ابوعبدالرحمٰن جیلی، عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور علی بن رباح ہیں۔

اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے انہوں نے مستورد بن شداد سے جو بنو فہر کا بھائی تھا اور انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال دے اور پھر انتظار کرے اور دیکھے کہ انگلی کیا لے کے آتی ہے۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران اوزاعی سے روایت کی کہ ان کو حارث بن یزید نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے مستورد بن شداد سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا عامل ہوا سے بیوی کا انتظام کرنا چاہئے اور جس کے پاس نوکر نہ ہو اور مکان ہوا سے چاہئے کہ وہ ان دو ضرورتوں کی فراہمی کا بندوبست کرے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۰۔ حضرت مستوردؓ بن منہال

حضرت مستوردؓ بن منہال بن قنقد بن عصیہ بن ہمصیص بن حیی بن وائل بن جشم بن مالک بن کعب بن القین بن جسر بن سیع اللہ بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعۃ: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ طبری کا قول ہے۔

۴۸۶۱۔ حضرت مسرعؓ بن یاسر الجہنی

حضرت مسرعؓ بن یاسر الجہنی ۔ محمد بن ابوبکر بن ابی عیسی نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریدہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم خزاعی سے انہوں نے عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد دلہاث سے انہوں نے اپنے باپ اسماعیل سے روایت کہ ان کے والد عبداللہ نے اپنے والد مسرع سے روایت کی۔ انہیں یاسر نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں خیل (نواحِ مدینہ میں ایک بستی) کو روانہ کیا اور ان کی بیوی حاملہ تھی۔ اس اثناء میں ان کی بیوی نے ایک بچہ جنا جسے وہ اٹھا کر حضورؐ کے پاس لائیں اور کہا! یارسول اللہ یہ بچہ ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔ اس کا باپ خیل میں ہے۔ آپؐ اس کا نام رکھ دیں۔ آپؐ نے بچہ لے لیا اس پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور نام مسرع رکھا۔ کیونکہ اس نے آنے میں جلدی کی ہے۔ سو یہ مسرع بن یاسر ہے۔

۴۸۶۲۔ حضرت مسروح ابوبکرہؓ

حضرت مسروح ابوبکرہؓ۔ یہ حارث بن کلدہ الثقفی کے مولی تھے۔ طائف کے دن ایمان لائے۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابو بکرہ رکھی کیونکہ وہ طائف سے صبح کے وقت نکلے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن حارث مذکور ہے اور ہم انشاء اللہ کنیتوں کے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۳۔ حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی

حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں۔ تابعی ہیں اور کنیت ابو عائشہ ہے۔ حضرت علیؓ اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۴۔ حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی

حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی۔ حضرموت کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۵۔ حضرت مسطحؓ بن اثاثہ

حضرت مسطحؓ بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن مناف بن قصی قرشی مطلبی: ان کی کنیت ابو عبادہ یا ابو عبداللہ تھی۔ ان کی ماں کی کنیت ام مسطح تھی اور ابورہم بن مطلب بن عبدالمناف کی دختر تھیں اور ام مسطح کی ماں کا نام رائطہ بنت صخر بن عامر بن کعب تھا اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔

مسطح غزوۂ بدر میں موجود تھے اور واقعہ افک کو خواہ مخواہ ہوا دی تھی اور بطور سزا انہیں درے مارے گئے تھے۔ حضرا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد کرتے تھے۔ قسم کھائی کہ اب ان کی امداد نہیں کریں گے اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی و لا یاتل اولو الفضل منکم والسعۃ الخ۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے ان کا وظیفہ جاری کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ مسطح ان کا لقب تھا اور عوف نام اور بہن کا نام ہند تھا۔ مسطح نے ۵۶ برس کی عمر میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی ہم ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کر آئے ہیں، جن کا نام عوف تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۶۔ حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی: یہ اور ان کے بھائی مطیع ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنو عدی میں سے ہجرت کی تھی۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول کی بیٹی تھی۔ دونوں بھائیوں کو ابن العجماء کہتے تھے۔ بیعۃ رضوان میں موجود تھے اور جنگ مؤتہ میں شریک ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں دوسروں سے اختلاف کیا ہے: مسعود بن اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عمر، مگر یہ نسب بنو مخزوم کا ہے اس لئے یہ غلط ہے۔ اسی ترجمے میں ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بنو عدی بن کعب سے، مسعود بن اسود جنگ مؤتہ میں موجود تھے۔ ان میں تضاد پایا جاتا ہے مگر آخر الذکر روایت درست ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بنو عدی کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جو غزوۂ موتہ میں موجود تھے ان کا نام مسعود بن اسود بن حارثہ بن نضلہ لکھا ہے۔

۴۸۶۷۔ حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی

حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی۔ یہ بلی بن الحاف بن قضاعہ کی نسل سے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن مسور مذکور ہے۔ صلح حدیبیہ میں نیز بیعت رضوان میں موجود تھے۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افریقہ میں غزا کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ افریقہ دغاباز ہے اور آدمی اس سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔

ان سے علی بن رباح وغیرہ نے مصریوں سے روایت کی اور ابن لہیعہ کے مطابق ان کی حدیث حارث بن یزید نے علی بن رباح سے اور انہوں نے مسعود بن مسور سے روایت کی انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۸۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم

حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، خزرجی نجاری۔ یہی قول ہے ابن مندہ ابو نعیم ابو عمر، ابن اسحاق اور ابو معشر کا۔ ابو عمر نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے: مسعود بن اوس بن زید بن اصرم یہی قول ہے واقدی، ابن الکلبی اور ابن عمارۃ الانصاری کا۔

ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے، عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ یہ صاحب فتح مصر میں موجود تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو وتر کے وجوب کے قائل ہیں۔ اس کا ذکر عبادہ بن صامت سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ وہ غزوۂ بدر کے بعد وقوع پذیر تمام

غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ابن کلبی کی رائے ہے کہ وہ اس کے بعد بھی بہت عرصہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ معرکۂ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ ہم نے ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی روایت پر استدراک کیا ہے۔ انہوں نے مسعود بن اوس کا نام لیا ہے، لیکن غروۂ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ان کے دادا نے اس کا ذکر کیا ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔

۴۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید

حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید بن اصرم: یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو نعیم نے مذکورہ بالا ترجمہ کے بعد ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ تذکرہ شرکائے بدر از انصار بنو خزرج جن کا تعلق بنو زید بن ثعلبہ بن غنم سے ہے مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے روایت کی ہے اور اسی طرح باسنادہ ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ابو نعیم کا قول ہے اور غلط ہے کیونکہ مسعود بن اوس بن زید بن اصرم تو وہ شخص ہیں جن کا ترجمہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہیں۔ ابو نعیم کو اشتباہ پڑ گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس ترجمے کو اس طریقے سے بیان کیا ہے جیسا کہ ابو معشر اور ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب بیان کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر کلبی، واقدی اور ابن عمارہ کے قول کے مطابق بیان کیا ہے، لیکن ابن اسحاق سے اس ترجمے میں جو روایت مروی ہے اس کا سلسلہ نسب اوپر تک بیان نہیں کیا گیا تاکہ اس سے ظاہر ہو جائے کہ جو کچھ مسعود بن اوس نے کہا ہے وہ کافی ہے، واللہ اعلم۔

۴۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی

حضرت مسعودؓ الثقفی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور یہ تابعی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش

حضرت مسعودؓ بن حراش۔ ان کے بھائی کا نام ربعی بن حراش تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ابو حاتم رازی انکاری ہیں۔ جناب مسعود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی ربعی نے ابو بردہ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع

حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: ان کی ماں حبیبہ بنت شریق بن ابی حثیمہ تھیں جن کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔ جناب مسعود کی کنیت ابو ہارون تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ مدینے کے جلیل

القدر کریم النفس لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور جلیل القدر تابعی تھے۔ انہوں نے حضرت عمر حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک بار نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے۔

ان سے نافع بن جبیر بن مطعم، محمد بن المنکدر اور ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۳۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی

حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی۔ ولید بن مسعود بن خالد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک بکری خریدی۔ میں کسی کام کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضورؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا ہمارے یہاں بھیج دیا تھا۔ میں نے بیوی سے پوچھا تو اس نے صورتِ حال بیان کی۔ میں نے کہا تو نے یہ گوشت کیوں پکا کر بچوں کو نہیں کھلایا۔ اس نے کہا وہ سب پیٹ بھر کے کھا چکے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ دو اور تین بکریاں بھی ذبح کرتے تھے اور ان کو کفایت نہ کرتیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۴۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی

حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی: ایک روایت میں مسعود بن سعد بن خالد آیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بنوخزرج کے قبیلے بنوزریق کے ان لوگوں کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا سلسلہ نسب مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد بن زریق بیان کیا ہے۔

عبیداللہ بن کمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت ان لوگوں کے سلسلے میں جو قبیلہ زریق بن عامر سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور جناب مسعود غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہاں دونوں میں فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے مسعود بن خلدہ لکھا ہے اور سلسلہ نسب بہ طریق مذکور بالا بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے جعفر سے ان کا نسب بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ مسعود بن خلدہ بن عامر حسب سابق۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے پھر جعفر نے مسعود بن مالک بن عامر بیان کیا ہے۔ بقول ابو موسیٰ وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور دونوں کو محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کیا ہے۔

۴۸۷۵۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ

حضرت مسعودؓ بن ربیعہ: ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے: ابن الربیع بن عمرو بن سعد بن عبدالعزی بن حمالہ بن غالب بن عائذہ بن ثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ۔ یہ نسب ابوعمر کا بیان کردہ ہے، لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق ذیل لکھا ہے: مسعود بن ربیعہ بن عمرو القاری۔ ابن الکلبی کہتا ہے: مسعود بن عامر بن ربیعہ بن عمیر بن سعد بن عبدالعزی بن محلم بن غالب بن عائذہ بن ثیع بن ملیح بن عون بن خزیمہ اور قارہ ہون بن خزیمہ کا خاندانی لقب ہے بعض نے دلیس بن محلم کا بیٹا کہا ہے اور ان لوگوں کو قارہ کہا جاتا ہے اور مسعود بنوزہرہ کا حلیف تھا اور مدینہ میں ان کے خاندان کو بنوالقاری کہتے تھے۔

یہ صاحب قدیم الاسلام ہیں اور حضور اکرمؐ کے دارِ ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ مدینہ کو ہجرت کی اور حضورؐ نے ان میں اور عبید بن تیہان میں مواخات قائم کی تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہو گئے تھے۔

ابو جعفر بن احمد نے باسنادہ جو یونس تک ہے، ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنو کلاب اور ان کے حلیف اور مسعود بن ربیعہ بن عمرو بن سعد بن عبدالعزیٰ جو بنو قارہ سے تعلق رکھتے ہیں، شامل ہیں یہ لاولد تھے۔ بروایت واقدی، ابومعشر اور طبری انہوں نے ۳۰ ہجرت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن رُخیلہ بن عائذ

حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ بن مالک بن حبیب بن نبیح بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع الاشجعی۔ غزوہ احزاب میں اسلام کے خلاف اپنے قبیلے اشجع کے کمان دار تھے بعد میں اسلام لائے اور قابل قدر خدمات بجالائے ابو جعفر الطبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ

حضرت مسعودؓ بن زرارہ: یہ ابو امامہ اسعد بن زرارہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۴۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع: ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں ہم پیشتر لکھ آئے ہیں کہ وہ وتر کے وجوب کے قائل تھے اور جن کے بارے میں عبادہ نے کہا تھا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ یہ ابو جعفر کا قول ہے۔

موسیٰ بن عقبہ نے امام زہری سے بہ روایت شرکائے بدر ان کا نام مسعود بن زید لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن جیسا کہ ہم مسعود بن اوس بن اصرم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وجوب وتر کے قائل مسعود بن اوس ہیں نہ کہ مسعود بن زید۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے، میری خیال میں ابوموسیٰ بھی یہی کہنا چاہتے ہیں لیکن ان میں سے اوس بن اصرم کا نام رہ گیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ کہ وہ شرکائے بدر سے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد

حضرت مسعودؓ بن سعد: یہ ابن اسحاق کا قول ہے لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابومعشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کا خیال ہے کہ ان کا نسب مسعود بن عبدِ سعد ہے، واقدی نے مسعود بن عبد مسعود لکھا ہے اور سب ان کا سلسلہ نسب بنو اوس سے حسب ذیل بیان کرتے ہیں: مسعود بن سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ، ابو عمر اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۰۔ حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس

حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: غزوات بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے واقدی سے روایت کی کہ بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ وہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا دوبارہ تذکرہ کیا ہے۔ ایک میں انہوں نے حسب قول واقدی ان کی شہادت غزوۂ خیبر میں بیان کی ہے اور دوسرے میں سانحہ بئر معونہ میں۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ ان کی شہادت خیبر میں ہوئی۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۱۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی

حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی: امام زہری نے ان کا ذکر اس حدیث میں کیا ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو خزرج نے حضور اکرمؐ سے ابو رافع بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے اجازت دے دی، چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب اس مہم پر روانہ ہوئے: عبداللہ بن عتیک (سردار قوم) عبداللہ بن انیس، مسعود بن سنان، ابو قتادہ اور خزاعی بن اسود، جو بنو اسلم سے تھے اور بنو خزرج کے حلیف تھے۔ چنانچہ خیبر میں جا کر انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ مسعود بن سنان بن اسود بنو غنم کے حلیف تھے جو انصاری کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۴۸۸۲۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری

حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری السلمی: ابو جعفر نے باسناد، یونس بن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے یمامہ انصار کے بنو سلمہ بنو صرام اور مسعود بن سنان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۳۔ حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی، عدوی: یہ بنو عدی کے ان کے ستر آدمیوں میں شامل تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور بقول زبیر و ابن کلبی انہوں نے غزوۂ موتہ میں وفات پائی۔ نیز زبیر نے لکھا ہے کہ یہ لاولد تھے۔ یہ مسعود بن اسود بن حارثہ کے جن کا ذکر پیشتر آ چکا ہے۔ عم زاد تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۴۔ حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی

حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی بن جابر اللخمی: ان سے عبدالسلام بن مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن ضحاک نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسعود سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کا نام مطاع رکھا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کے مطاع ہو اور پھر انہیں ابلق گھوڑے پر سوار کرایا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو عمر اور ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام مسعود بن ضحاک لکھا ہے اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے اس بنا پر ابو موسیٰ نے انہیں مسعود بن ضحاک کے علاوہ کوئی اور آدمی سمجھا ہے اسی لئے استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے پھر سے اس سے

مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن عدی بن جابر کی روایت کا اپنے سے اور پھر اپنے دادا سے ذکر کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ جو کچھ ابن مندہ نے بیان کیا ہے دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۸۵۔ حضرت مسعودؓ بن عبد سعد

حضرت مسعودؓ بن عبد سعد: ہم ان کا ذکر مسعود بن سعد کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور جو کچھ ہم نے مسعود بن سعد کے ترجمے میں بیان کیا ہے وہی کچھ ابو عمر نے ان کے بارے میں لکھ دیا ہے۔

۴۸۸۶۔ حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر

حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر: علامہ طبری لکھتے ہیں کہ مسعود بن عبدہ اپنے بیٹے نیار کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۷۔ حضرت مسعودؓ

حضرت مسعودؓ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ غزوۂ ابی سلمہ بن عبد الاسد قطن کے چشمے پر جو بنو اسد کی ملکیت ہے اور نواح نجد میں واقع ہے یہ لڑائی ہوئی جس میں مسعود بن عروہ مارے گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۸۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی

حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی: مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے دربارۂ کراہیت سوال ایک حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن یزید نے روایت کی کہ محمد بن جامع العطار ہی وہ اکیلا شخص ہے جس نے ان سے یہ حدیث روایت کی اور وہ متروک الحدیث ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ان سے ایک اور حدیث مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ ان سے حسن نے روایت کی۔

۴۸۸۹۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری

حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری: ان کا تعلق قارہ قبیلے سے تھا۔ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت کی نگرانی پر مقرر فرمایا تھا اور جعرانہ کے مقام پر تمام جنگی قیدی اور اموال غنیمت ان کی تحویل میں تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۰۔ حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی

حضرت مسعودؓ۔ فروہ الاسلمی کے غلام۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا۔ غزوۂ مریسیع میں شریک تھے اور فروہ بریدہ بن سفیان کے دادا تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ صاحب ابو تمیم بن حجیر الاسلمی کے مولیٰ تھے۔ محمد بن سعد نے ان کا

ذکر کیا ہے کہ مسعود تمیم بن حجر ابی اوس الاسلمی کے مولی تھے۔ یہ حضور اکرمؐ کے نقیب تھے اور مریسیع کے موقعہ پر مال خمس کی نگرانی ان کے سپرد تھی۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔

جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی اور آپؐ کے بعض اونٹ تھک گئے تو ان کے مولی نے آپؐ کو ایک اونٹ دیا اور اپنے غلام مسعود کو حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ افلح بن سعید نے بریدہ بن سفیان بن فروہ سے انہوں نے اپنے دادا کے غلام سے جس کا نام مسعود تھا روایت کی۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام سعد تھا جیسا کہ گزر چکا ہے اور وہ واقعہ ہم سعد کے عنوان کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے عبدالملک بن ہشام کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کو بنواسلم کے ایک آدمی نے جس کا نام اوس بن حجر تھا سواری کے لئے اونٹ پیش کیا اور اپنا غلام بھی جس کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا آپؐ کے ساتھ روانہ کر کیا۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۱۔ حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی: ابن الکلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مسعود بن قیس میں شبہ ہے۔

۴۸۹۲۔ حضرت مسعودؓ بن وائل

حضرت مسعودؓ بن وائل۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا، تا کہ وہ اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں۔ خود مشرف بہ اسلام ہوئے اور قابل قدر کام کئے حضورؐ سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! آپ میری قوم کی طرف کسی آدمی کو روانہ فرمائیں جو ان میں اسلام کی تبلیغ کرے۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ کر تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۳۔ حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔ عقبہ میں موجود تھے۔ ابن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنوسلمہ اور مسعود بن یزید بن سبیع بن خنساء روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ابوموسیٰ کی رائے ہے کہ مسعود بن زید بن سبیع ابو محمد کا نام ہے جنہوں نے وجوب وتر کی روایت کی تھی، لیکن وتر کے وجوب کے بارے میں ابن مندہ نے مسعود بن اصرم کے ترجمے میں ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے بھی مذکور ہے۔

۴۸۹۴۔ حضرت مسلمؓ بن بجرۃ

حضرت مسلمؓ بن بجرۃ الانصاری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم بیان کیا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے ان سے اسماعیل بن عیاش نے ان سے اسحاق بن عبداللہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن مسلم بن

بحرۃ الانصاری نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسلم بن بحرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں بنو قریظہ کی قیدیوں کی نگرانی پر مقرر فرمایا، چنانچہ وہ لڑکے کے آلہ ہائے تناسل کو دیکھ رہے تھے جس کے آلہ تناسل میں انتشار پیدا ہوتا اس کی گردان اڑا دیتے اور جس کے نہ ہوتا اسے غنائم میں شمار کرتے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مسلم بن بحرہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے ان نسخوں کی بنا پر جو ہمیں میسر آئے ہیں بریں تقدیر بحرہ صحابی کا نام محمد ہے اور وہ جناب مسلم کے بیٹے ہیں حالانکہ صحیح بات وہی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۹۵۔ حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل

حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل التمیمی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث بن مسلم نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ جب ہم ایک قبیلے پر حملہ آور ہوئے اور ہم گھوڑوں پر سوار تھے تو عورتوں اور بچوں نے ہمارا استقبال کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم امان چاہتے ہو، انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اچھا کلمہ شہادت پڑھو، چنانچہ انہوں نے تعمیل کی۔ اس پر میرے احباب نے کہا، ہمیں حصول مال غنیمت کا ایک موقع ملا تھا جو تم نے رائیگاں کھو دیا۔ واپسی پر احباب نے حضورؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں ہر آدمی کے بدلے میں اتنا اتنا اجر ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو یہ دعا اللھم اجرنی من النار سات دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اس رات کے دوران میں تمہارا انتقال ہو گیا تو تمہیں جہنم سے پناہ مل جائے گی۔ اسی طرح اگر تم نے نماز صبح کے بعد یہ دعا سات بار پڑھ لی اور دوران روز میں تم فوت ہو گئے تو عذاب جہنم سے چھوٹ جاؤ گے۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے بالکل اسی طرح اس حدیث کا کچھ حصہ جو "اذا صلیت المغرب" سے شروع ہو کر آخر تک جاتا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم ابوالنصر الدمشقی سے، انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے ابوسعید فلسطینی عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۸۹۶۔ حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی

حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی المصطلقی۔ یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں سوید بن عامر کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لا تامنن وان امسیت فی حرم ان المنایا بجنبی کل انسان

خواہ تم حرم ہی میں رات کیوں نہ بسر کرو خود کو محفوظ نہ سمجھو۔ کیونکہ موت ہر انسان کے پہلو میں موجود ہے۔

واسلک طریقا تمشی غیر مختشع حتی تلاقی ما یمنی لک المانی

جس راستے پر تو چل رہا ہے، بلا تحاشا قدم بڑھائے جا تا کہ تو اس خواہش کو پا لے، جو قدرت نے تیرے لئے مقدر کی

ہے۔

وکل ذی صاحب یوما مفارقہ   وکل زاد وان ابقیتہ فان

ہر آدمی کو اپنے دوست سے ایک دن جدا ہونا ہے اور ہر متاع جس کو تو سنبھال کر رکھے گا ایک دفنا ہو جائے گا۔

والخیر والشر مقرونان فی قرن   بکل ذلک یاتیک الجدید ان

خیر اور شر ہر دو باہم سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے بعد تجھے نئے نئے خیر و شر سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اسلام کو پاتا، تو مسلمان ہو جاتا اس پر آنکھوں میں آنسو آ گئے میں نے کہا آپ ایک کافر کے لئے رو رہے ہیں۔ میرے والد نے کہا، بیٹا! بخدا میں نے مشرکوں میں سوید بن عامر جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ یہ اشعار ابو قلابہ کے ہیں اور یہ وہی شخص ہے جس نے بنو ہذیل میں اول از ہمہ شعر کہے اور ابو قلابہ کا نام حارث بن صعصعہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یزید بن عمرو کی روایت زبیر کے قول سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۷۔ حضرت مسلمؓ بن حبشیہ

حضرت مسلمؓ بن حبشیہ۔ ان کے بھائی کا نام ابو قرصافہ جندرہ بن حبشیہ تھا۔ زیادہ بن سیار نے عزہ بنت عیاض بن ابی قرصافہ سے انہوں نے اپنے والد قرصافہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارا کوئی عزیز ہے۔ میں نے کہا ہاں رسول اللہ! میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ فرمایا! اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے لائی تو اس نے بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے پوچھا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے عرض کیا میسم۔ حضورؐ نے فرمایا اس کا نام آج سے مسلم ہوگا میں نے کہا درست ہے یا رسول! ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۸۔ حضرت مسلمؓ

حضرت مسلمؓ۔ ابو رائطہ بنت مسلم۔ مکے میں سکونت رکھ لی تھی۔ ابو عمر کا قول ہے کہ وہ قرشی تھے لیکن یہ نہیں بتایا کہ قریش کی کس شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی۔ یہ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ حضورؐ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا غراب۔ فرمایا تمہارا نام مسلم ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۹۔ حضرت مسلمؓ بن رباح

حضرت مسلمؓ بن رباح الثقفی۔ ان سے عدن بن ابی جحیفہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر کے دوران ایک آدمی کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا۔ فرمایا حق بات کہہ رہا ہے۔ پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا، تو فرمایا اس نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا ہے۔ پھر جب اس نے اشھدان محمداً رسول اللہ کہا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے جہنم سے ڈھال کی طرح بچائے گا۔ اس کے بعد حکم دیا تم اسے ڈھونڈ لو مجھے یہ کوئی چرواہا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کا وقت آیا تو اللہ نے اس کے دل میں ڈالا کہ اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ جب صحابہ نے اسے ڈھونڈ نکالا تو وہ ایک چرواہا ہی تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۰۔ حضرت مسلمؓ بن سائب

حضرت مسلمؓ بن سائب بن خباب۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے مرسلاً روایت کی۔ بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۱۔ حضرت مسلمؓ (ابو عباد)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عباد۔ ابن ابی لیلی نے عباد بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ میرے والد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس بیٹھے تھے پھر حدیث بیان کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۲۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ان کا نام شہاب تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۳۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ابو موسی نے کہا ان کا ذکر علی بن سعد عسکری نے افراد میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے بکر بن زرعہ خولانی سے، انہوں نے ابن عبداللہ سے روایت کی کہ جب عبداللہ بن قرط نے اسلام قبول کیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے نام پوچھا تو انہوں نے کہا شیطان۔ حضور نے بدل کر عبداللہ بن قرط کر دیا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں حضرات جن کا نسب ایک جیسا ہے، ایک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں مجھے خود علم نہیں کہ دونوں ایک ہیں یا نہیں۔

۴۹۰۴۔ حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے شمیسہ بنت نبہان نے روایت کی۔ مسلم ان کے مولی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ خواتین سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک عورت آئی جس کا ہاتھ مردوں کا سا تھا۔ آپؐ نے بیعت سے انکار کر دیا۔ وہ چلی گئی اور اپنے ہاتھوں پر مہندی لگالی۔ ایک مرد آیا اور اس کی انگلی میں لوہا کا چھلا تھا۔ فرمایا خدا اس کو ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کا چھلا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۵۔ حضرت مسلمؓ (ابو عبداللہ)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عبداللہ قرشی۔ ایک روایت میں عبیداللہ بن مسلم آیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ صاحب نہ تو رائطہ کے والد ہیں اور نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ قریش کے کس قبیلے سے ہیں اور جس نے ان کا نام عبیداللہ بیان کیا ہے اس کی یادداشت زیادہ ٹھیک ہے۔

ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن عثمان عجلی سے، انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے ہارون بن سلیمان سے، انہوں نے عبیداللہ بن مسلم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا کسی اور شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا۔ ہم اس واقعہ کو عبیداللہ بن مسلم کے ذیل میں بہ تفصیل بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۶۔ حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی

حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو ضرور سزا دے گا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور اس کے لئے کفارے میں بھلائی ہے۔ ان سے بکر بن وائل بن داؤد کوفی نے روایت کی اور وہ قابل اعتماد آدمی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۷۔ حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی

حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی۔ ان کا نام عاص تھا۔ جسے حضور اکرم نے بدل کر مسلم کر دیا۔

زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن حضرمی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ مسلم کا نام عاصی تھا جسے حضورؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ان کا نسب ہم علاء بن حضرمی میں بیان کر آئے ہیں۔

ابوموسیٰ اصفہانی نے کتابۃً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن حسن بن ماہنرام الایدجی سے، انہوں نے محمد بن مرزوق سے، انہوں نے عمر بن ابراہیم الرقی سے انہوں نے زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن الحضرمی سے، انہوں نے والد سے انہوں نے اپنے دادا مسلم سے روایت کی کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضور اکرمؐ نے علاء الحضرمی کو بحرین بھیجتے وقت ضروری ہدایت ارشاد فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ترک فرض اور سنت جائز نہیں ہوگا۔ ان کے علاوہ اور کسی چیز کی پابندی ضروری نہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۸۔ حضرت مسلمؓ بن عمرو

حضرت مسلمؓ بن عمرو ابوعقرب۔ ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی۔ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ ابو نوفل کا نام معاویہ بن مسلم بن عمرو تھا اور وہ ابوعقرب کے بیٹے ہیں۔

عباس بن فضل الازرق نے اسود بن شیبان سے، انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابولہب کا بیٹا حضور اکرمؐ کی شان میں بدگوئی کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کے حق میں بددعا کی کہ اے خدا! تو اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے۔ لہب اپنے احباب کے ساتھ شام کو جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ کہنے لگا بخدا مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بددعا سے خطرہ ہے۔ دوستوں نے سارا ساز و سامان اس کے ارد گرد رکھ کر اسے محفوظ کر دیا اور خود اس کا پہرہ دینے لگے۔ رات کو ایک درندہ آیا اور اسے گھسیٹ کر لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ لہب بن ابولہب سے اسی طرح مذکور ہے لیکن یہ واقعہ عتبہ بن ابولہب کا ہے۔ ابن کلبی، ابن اسحاق اور زبیر

وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۰۹۔ حضرت مسلمؓ بن عمیر

حضرت مسلمؓ بن عمیر الثقفی۔ ان سے مزاحم بن عبدالعزیز نے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک سبز رنگ کی ڈبیہ جس میں کافور تھا بطور ہدیہ پیش کی۔ حضور نے مہاجرین اور انصار میں تھوڑا تھوڑا تقسیم فرمادیا پھر فرمایا اے ام سلیم! اس میں تھوڑا سا ہمارے لئے بھی رکھ لینا۔ ابونعیم، ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۰۔ حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ

حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ۔ ابوالاحوص سلیمان بن قرم نے عوسجہ بن مسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا آپ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۱۔ حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ

حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ الجہنی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ وہ اپنی کنیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۲۔ حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید

حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید۔ یہ شریح بن ہانی اور عبداللہ کے بھائی تھے جن کا تذکرہ ہم کر آئے ہیں۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۳۔ حضرت مسلمہؓ بن اسلم

حضرت مسلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ جسر ابوعبید کے دن قتل ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۴۔ حضرت مسلمہؓ بن شیبان

حضرت مسلمہؓ بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ابوموسیٰ نے اسی نسب سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ بن حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان کا والد بھی پہنچ گیا، عرض کیا یا رسول اللہ! میر ابیٹا میرے ہاتھ پاؤں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میاں بیٹے! تم باپ کے ساتھ واپس چلے جاؤ کیونکہ ان کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ بڑے میاں اسی سال فوت ہوگئے۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نسب بھی اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ ان کے سلسلہ نسب سے کوئی نام چھوٹ گیا ہے اور درست سلسلۂ نسب وہ ہے جسے ہم مسلمہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کریں گے ہم نے ان کا ترجمہ علیحدہ اس

لئے بیان کیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے انہیں قابل اعتنا سمجھا۔

۴۹۱۵۔حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری

حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری۔ یہ مدنی ہیں۔ حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم بن حصین سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے مسلمہ بن قیس انصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے یمین مع الشاہد کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے میں اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۶۔حضرت مسلمہؓ بن مالک

حضرت مسلمہؓ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ان سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی۔ ابو عمر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن مندہ، ابو نعیم اور ابن کلبی وغیرہ نے اسی طریقے سے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر بایں انداز میں کیا ہے۔ مسلمہ بن شیبان بن محارب بن فہر، مسلمہ اور شیبان کے درمیان سب نام چھوڑ دیئے ہیں۔

۴۹۱۷۔حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت

حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی یہ قول ہے ابو عمر اور ابن کلبی کا لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے نے مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے اور ابو نعیم نے اپنی غلطی کو پھر دہرایا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابتدائے ترجمہ میں مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے۔ حالانکہ وہ مسلمہ بن مخلد بن صامت بن لوذان ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور یہ اس بیان سے مختلف ہے جس پر اس نے ترجے کو ختم کیا ہے۔ باوجویکہ اس میں دونوں سلسلہ ہائے نسب بیان کئے گئے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اس زمانے میں ہوئی جب حضور اکرم ہجرت کر کے مدینے میں آ گئے تھے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضور تشریف لائے ان کی عمر چار برس تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد جناب مسلمہ مصر چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی بعد میں واپس آ گئے اور جنگ صفین میں لشکر معاویہ میں شامل تھے۔ ایک رایت میں ہے کہ وہ شریک جنگ نہیں تھے۔ لیکن محمد بن ابوبکر کے قتل میں موجود تھے۔

بعدہ امیر معاویہ نے انہیں مصر اور مغرب ہر دو صوبوں کی امارت عطا کر دی تھی۔ ہمیں خبر دی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے مجھے میرے باپ نے بیان کیا ہے ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا ابن جریج نے ابن المنکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کرے گا جو شخص کسی تکلیف سے دوسرے کو نجات دلائے گا اللہ قیامت کی مکروہات سے اسے نجات بخشے گا۔ اسی طرح جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ خدا اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔ نیز انہوں نے حضور اکرمؐ سے

روایت کی کہ جب عورتیں کجاووں میں بیٹھ جائیں تو اس سے غیر ضروری کپڑے علیحدہ کر دو۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن کا بہترین شمار کرتا تھا تا آنکہ ایک دن میں نے مسلمہ بن مخلد کے پیچھے نماز پڑھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی قرأت کی اور جس میں انہوں نے شین قاف کو نہایت عمدہ طریقے سے ادا کیا۔ مسلمہ نے ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات امیر معاویہ کی حکومت کے آخری ایام میں ہوئی۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات مصر میں ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۸۔ حضرت مسورؓ ابوعبداللہ

حضرت مسورؓ ابوعبداللہ۔ ابن محیریز نے عبداللہ بن مسور سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرتے رہو جب تک تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ تمہیں انہی برائیوں کا تختہ مشق بنا دیا جائے گا جن سے تم منع کر رہے ہو۔ اگر ایسا خطرہ ہو تو تمہیں سکوت اختیار کر لینا چاہئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۹۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل

حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عوف تھا، جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔ ان کا نام شفا تھا۔

جناب مسور ہجرت کے دو سال بعد مکے میں پیدا ہوئے، اچھے فقیہہ اور باعمل عالم تھے۔ وہ اپنے ماموں عبدالرحمٰن کے ساتھ ہمیشہ امر شوریٰ میں شریک رہے۔ ان کا رجحان طبع حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک مدینے میں قیام پذیر رہے پھر وہاں سے مکے چلے گئے۔ جہاں امیر معاویہ کی وفات تک ٹھہرے رہے۔ چونکہ انہیں یزید کی بیعت ناپسند تھی اس لئے جناب ابن زبیر کے ساتھ مکے ہی میں رکے رہے۔ جب حصین بن نمیر شامی لشکر لے کر مکے پر ابن زبیر سے جنگ کے لئے حملہ آور ہوا جناب مسور کعبے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں منجنیق کا پتھر لگا وہ گر پڑے اور اسی سے ان کی موت ۶۴ھ کے ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو ہوئی۔ ابن زبیر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۲ برس تھی۔ ان سے علی بن حسین، عروہ بن زبیر اور عبیداللہ بن عتبہ نے روایت کی۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے سید ابوالقاسم عبداللہ بن حسین بن محمد سہروردی اسدی سے انہوں نے ابومحمد کا مکان بن عبدالرزاق سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، ابوصالح نے کہا کہ انہوں نے ابوعلی حسن بن علی الواعظ سے، انہوں نے ابوبکر بن احمد بن جعفر بن حمدان سے۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید بن کثیر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حلحلہ الدولی سے روایت کی کہ ابن ابی شہاب نے انہیں بتایا کہ علی بن حسین نے ان سے روایت کی کہ مسور بن مخرمہ سے ان کی ملاقات ہوگئی تو انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ آیا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ حضرت حسین نے جواب دیا

...ہیں۔اس پر مسور نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کی سوکن بنانا چاہا۔ میں نے رسول کریم کو اس منبر سے ...وگوں کو خطاب کرتے سنا اور میں اس وقت بالغ تھا۔فرمایا، فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ دربارۂ دین کسی ابتلا میں ...پھنس جائے، پھر آپ نے اپنے سسرال کا جو بنو عبدالشمس سے تھے ذکر فرمایا اور اس باب میں ان کی خدمت کو سراہا اور تعریف ...کی۔نیز فرمایا کہ انہوں نے میری تصدیق کی۔ مجھ سے جو وعدے مواعید کئے انہیں ایفا کیا اور حق ادا کر دیا۔ میں نہ تو حلال کو حرام ...ورنہ حرام کو حلال بنانا چاہتا ہوں، لیکن بخدا محمد رسول اللہ کی بیٹی خدا کے دشمن کی بیٹی کے ساتھ ایک چھت کے نیچے کبھی جمع نہیں ہو ...گی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲...۔حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی

حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی مالکی۔کوفی ہیں انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی۔انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔
یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم، انہوں نے دحیم اور ابوکریب سے روایت کی کہ ان سے مروان بن معاویہ نے یحییٰ بن ...کثیر الکاہلی سے انہوں نے مسور بن یزید مالکی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں ایک نماز میں حضور اکرمؐ کی اقتداء میں موجود تھا۔آپ ...نے قرأت فرمائی اور درمیان میں ایک آیت چھوٹ گئی۔ بعد از نماز ایک آدمی نے کہا۔یارسول اللہ! آپؐ نے نماز میں ایک آیت ...چھوڑ دی تھی۔حضورؐ نے فرمایا تو نے اس وقت کیوں یاد نہ دلایا۔اس نے جواب دیا میں سمجھا منسوخ ہوگئی ہوگی۔فرمایا نہیں منسوخ ...نہیں ہوئی ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲...۔حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب

حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ان کی کنیت ابوسعید تھی اور سعید بن ...مسیب کے جو مشہور فقیہ تھے، والد ہیں۔مسیب نے اپنے والد حزن کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی اور مسیب ان لوگوں سے ہیں ...انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعتِ رضوان کی تھی، لیکن مصعب کے قول کے مطابق جناب مسیب اور ان کے والد بالاتفاق ان لوگوں ...سے ہیں، جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ مصعب کا یہ قول غلط ہے، کیونکہ مسیب بیعت رضوان میں ...موجود تھے اور ابواحمد عسکری نے باسنادہ طارق بن عبدالرحمٰن بجلی سے انہوں نے سعید بن مسیب سے بیعت رضوان کا ذکر کیا، تو وہ ...کہنے لگے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ اس بیعت کے موقعہ پر موجود تھے، سال آئندہ انہوں نے انہیں تلاش کیا، لیکن ...کیونکہ میرے والد کے مکان کا علم نہ تھا اس لئے وہ انہیں ڈھونڈ نہ سکے۔بعد وہ شام کی جنگ یرموک میں بھی موجود تھے۔
ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیب نے روایت کی کہ انہیں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے، انہوں ...نے محمود سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے اپنے ...والد سے سنا کہ جب ابوطالب کا وقت قریب آیا تو حضور اکرمؐ ان کے پاس گئے۔ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی ان کے پاس ...بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا چچا جان! آپؐ کلمہ توحید پڑھ لیں تو مجھے آپ کے بارے میں خدا سے طلب مغفرت کی دلیل ...ساتھ آجائے گی۔ابوجہل کہنے لگا۔ابوطالب! کیا تم اپنے والد کے دین سے پھرنا چاہتے ہو؟ وہ اس وقت تک بولتے رہے جب

تک کہ ابوطالب نے آخر کار کہہ نہ دیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت مانگتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا گیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۲۔ حضرت مسیّبؓ بن ابی السائب

حضرت مسیّبؓ بن ابی السائب بن عبداللہ بن عابد بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی اور ابوالسائب کا نام صیفی تھا اور مسیّب کے بھائی کا نام سائب تھا۔ ابومعشر کا قول ہے کہ مسیّب بن ابی السائب نے اس وقت ہجرت کی جب حضور اکرمؐ غزوۂ خیبر سے لوٹے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۳۔ حضرت مسیّبؓ بن عمرو

حضرت مسیّبؓ بن عمرو۔ مقاتل بن سلیمان نے سورۂ عادیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے بنوکنانہ کے ایک قبیلے کے خلاف ایک دستہ فوج روانہ کیا اور مسیّب بن عمرو کو ان کا کماندار مقرر کیا۔ کچھ عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ آئی چنانچہ منافقوں نے یہ افواہ اڑا دی کہ وہ سب مارے گئے ہیں۔ اس پر عادیات کی سورت نازل ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب میم وشین

۴۹۲۴۔ حضرت مشرحؓ

حضرت مشرحؓ۔ الاشعری والد میل۔ انہیں رویت اور صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے سوائے ان کی بیٹی کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے محمد بن قاسم سے، انہوں نے محمد بن سلیمان مسمول سے انہوں نے عبیداللہ بن سلمہ بن وہرام سے، انہوں نے میل سے جو مشرح کی بیٹی تھیں روایت کی کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ناخن اتار کر زمین میں دفن کر دیئے۔ اس پر کہنے لگے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۴۹۲۵۔ حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی

حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایاس بن مقاتل بن مشمرخ نے روایت کی کہ مشمرخ بن خالد کی دادی، وفد عبدالقیس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! ہماری بہن کا لڑکا ہمارا غیر ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ تمہاری قوم ہی کا فرد ہے۔ پھر آپؐ نے اسے ایک چادر عطا کی اور صحرا میں ایک قطعہ زمین بھی دیا اور فرمان لکھ کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وصاد

۴۹۲۶۔ حضرت مصعبؓ الاسلمی

حضرت مصعبؓ الاسلمی۔ منیعی اور طبرانی نے ان کا ذکر الوحدان میں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا نام ابو مصعب الاسلمی تھا۔ شیبان نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب سے روایت کی کہ ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے۔ حضور اکرم نے دریافت کیا، تمہیں یہ بات کس نے بتائی یا کس نے تیری رہ نمائی کی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ میری اپنی سوچ ہے، فرمایا میں تمہاری شفاعت کروں گا، لیکن تم اس باب میں کثرت سجود سے اپنی امداد کرو۔ وہب بن جریر نے اپنے باپ سے روایت کی اور کہا ابو مصعب نے کہا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۷۔ حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس

حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور یہ جلاس بن سوید کی بیوی کے بیٹے ہیں۔

ابو معاویہ الضریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ یحلفون باللہ ما قالوا (الآیہ) جلاس بن سوید بن صامت کے بارے میں نازل ہوئی جلاس اور مصعب دونوں حضور اکرم کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے جلاس کہنے لگا۔ اگر محمد (ﷺ) کا دین حق ہے تو ہم اس گدھے سے بھی برے ہیں۔ مصعب نے کہا، اے دشمن خدا میں حضورؐ کو تمہاری بات بتادوں گا چنانچہ جناب مصعب نے حضورؐ کو سب کچھ بتا دیا۔ بعد میں جلاس حاضر ہوا تو حضور اکرمؐ نے اس سے مصعب کی شکایت کا ذکر کیا جلاس نے کہا یا رسول اللہ! میں اس گستاخی سے توبہ کرتا ہوں۔ حضورؐ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے ابن ام جلاس لکھا ہے، لیکن متن حدیث میں ابن امراۃ الجلاس لکھ دیا ہے۔

۴۹۲۸۔ حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان

حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان الحجبی العبدری۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو محمد بن حبان سے، انہوں نے محمد بن خالد الراسبی سے انہوں نے ابو غسان صفوان بن مغلس سے، انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے شیبان سے، انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب قوم کے افراد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اس حالت میں اگر کوئی کسی دوسرے کو بلائے اور اسے کھلی نشست پیش کرے تو اس آدمی کو یہ پیش کش قبول کر لینا چاہئے کیونکہ اسے یہ عزت خدا نے بخشی ہے اور اگر اسے کوئی ایسی پیش کش نہ کی جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے لئے مناسب جگہ تلاش کرلے۔

موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے، انہوں نے شیبہ حجبی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ حضور نے

فرمایا تین اوصاف جن سے تو اپنے بھائی کی محبت خرید سکتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو اسے بیٹھنے کی مناسب جگہ پیش کرے اور
پھر حدیث بیان کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۹۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر بن ہاشم

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی عبدری۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی
اور برگزیدہ فضلائے صحابہ اور سابقوں اولون سے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب حضور اکرمؐ دارارقم میں قیام
فرماتے تھے۔ انہوں نے قوم اور ماں کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ وہ وقتاً فوقتاً چھپ چھپا کر حضور سے ملتے رہتے تھے۔
ایک دفعہ عثمان بن طلحہ العبدری نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے خاندان والوں کو بتا دیا، جنہوں نے انہیں گھر میں بند کر دیا
تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر وہ عقبہ اول کے بعد اہل مدینہ کو نماز اور قرآن پڑھانے کے لئے مدینے
چلے گئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن حبیب سے روایت کی کہ انصار
مدینہ عقبہ اولی کے بعد مصعب بن عمیر کو نماز کی امامت کے لئے اس لئے ساتھ لائے کہ بنو اوس وخزرج بر بنائے رقابت ایک
دوسرے کے اقتدا میں نماز ادا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن حزم اور عبیداللہ بن مغیرہ بن معیقیب نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے
جناب مصعب کو انصار کے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے عقبہ اولی کی رات کو آپؐ سے بیعت کی تھی دین کی تعلیم اور قرآن
پڑھانے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے جناب اسعد بن زرارہ کے یہاں سکونت کی تھی۔ مدینے میں انہیں معلم القرآن کہتے تھے۔
نیز روایت ہے کہ انہوں نے اول از ہمہ مدینے میں جمعے کے دن لوگوں کو جمع کیا تھا اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ نے ان کے
ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا جو بہت بڑا اعزاز تھا۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ مصعب بن عمیر جو بنو عبد الدار کے بھائی ہیں سب سے پہلے ہجرت کر کے آئے ان کے
عمرو بن ام مکتوم، عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی۔ ان حضرات کے بعد حضرت
بھی پہنچ گئے۔ جناب مصعب غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور آخر الذکر معرکے میں حضور اکرمؐ کا علم ان کے پاس تھا۔
غزوہ میں وہ ابن قمیۂ اللیثی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس یا تھوڑی بہت کم وبیش تھی۔ کہتے
کہ مندرجہ ذیل آیت ان کے اور ان کے احباب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ "رجال صدقوا ما عاهدوا الله"

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے انہوں نے آل سعد کے کسی آدمی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے روایت
کہ مکے میں رسول کریمؐ کے ساتھ ہماری زندگی حد درجہ تلخ تھی۔ جب ہمیں کوئی تکلیف پیش آتی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر
کر اپنی تکلیف بیان کرتے اور اس طرح ہمیں تھوڑی بہت تسلی ہو جاتی۔ مصعب بن عمیر مکے کے خوش پوش اور ناز ونعمت میں
ہوئے نوجوان تھے۔ بعد از قبول اسلام انہوں نے خود کو ایسی ایسی زبردست مشقتوں میں ڈالا کہ ان کے جسم سے کھال یوں
جس طرح سانپ کی کینچلی اتر جاتی ہے۔

واقدی کہتے ہیں کہ مصعب مکے کے حسین وجمیل اور دولت مند نوجوان تھے۔ان کی والدہ انہیں نہایت عمدہ پوشاک پہناتی اور وہ بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے۔حضور اکرم ﷺ جب بھی ان کا ذکر کرتے فرماتے کہ میں نے مکے میں مصعب سے بڑھ کر اور کوئی آدمی، نازونعمت میں پلا ہوا اور سجا سجایا نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے، انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی کہ مجھ سے اس شخص نے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ان کے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی جس میں چمڑے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔جب حضور نے ان کی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کیا تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔پھر آپؐ نے فرمایا تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو صبح کے وقت کپڑوں کا ایک جوڑا زیب تن کرتا ہے اور شام کو دوسرا، اور اس کے آگے ایک پیالہ رکھا جاتا ہے اور پھر دوسرا اور تم اپنے گھروں پر یوں غلاف چڑھاتے تھے جس طرح کعبے پر چڑھایا جاتا ہے۔حاضرین نے جواب دیا یارسول اللہ! ہمارے موجودہ حالات کئی لحاظ سے بہتر ہیں۔اب ہمیں عبادت کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے اور ہم کئی الجھنوں سے بچ جاتے ہیں۔حضور اکرمؐ نے فرمایا بلاشبہ تم آج کل بہتر حالت میں ہو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمود بن غیلان سے، انہوں نے ابواحمد سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے خباب سے روایت کی کہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اس کے اجر کی توقع خدا سے رکھی۔کچھ ایسے لوگ بھی تھے، جنہیں زندگی میں اس اجر سے کچھ نہ ملا اور وہ فوت ہو گئے۔بعض ایسے لوگ تھے جن کے پھل پک گئے تھے اور انہوں نے لوگوں کو تحفۃً دیئے، مگر مصعب ایسے آدمی تھے، جو فوت ہو گئے اور ان کا سارا ترکہ ایک ایسی چادر تھی جس سے اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

ابومحمد بن ابی القاسم بن حافظ نے کتابۃً اپنے والد سے انہوں نے احمد بن حسن سے انہوں نے ابوحسین بن ابوموسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن رحمت سے روایت کی کہ میں نے ابن مبارک سے انہوں نے وہب بن مطر سے انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ رسول کریمؐ غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر کی لاش کے پاس آ کھڑے ہوئے۔وہ منہ کے بل زمین پر گرے پڑے تھے۔جنگ میں حضورؐ کا علم ان کے پاس تھا۔حضور اکرمؐ نے یہ آیت پڑی:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدو الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا.

بلاشبہ اللہ کا رسول اس کا گواہ ہے کہ تم قیامت کے دن شہیدوں میں ہو گے۔پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! آؤ ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔مجھے اللہ کی قسم! قیامت تک جو شخص بھی ان پر درود وسلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔انہوں نے صرف ایک بیٹی جس کا نام زینب تھا اپنی یادگار چھوڑی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وضاد

۴۹۳۰۔ حضرت مضاربؓ

العجلی ۔ یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہو سکا، آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ، جعفر نے کہا کہ وہ بکر بن وائل سے ہیں صحابی نہیں ہیں۔ اوران کی حدیث مرسل ہے۔ قرہ نے قتادہ سے مرثد بن ظبیان کے ترجمے میں ان سے روایت بیان کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۱۔ حضرت مضرحؓ بن جدالہ

حضرت مضرحؓ بن جدالہ۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپؐ کی امت کو باقی امتوں پر کیسی فضیلت حاصل ہے۔ اس حدیث کو عاصم بن عبداللہ مروزی نے اسماعیل بن ابی زیاد سے، انہوں نے لیث سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۲۔ حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ

حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ یہ مسطح بن اثاثہ کے بھائی ہیں، بدر میں موجود تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ روایت ابن شہاب سے بیان کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۳۔ حضرت مضرسؓ بن سفیان

حضرت مضرسؓ بن سفیان بن خفاجہ بن نابغہ بن عنز بن حبیب بن واثلہ بن دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن غزوہ حنین میں شامل تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔ یہ نصری تھے بنو نصر بن معاویہ سے۔

باب میم وطا

۴۹۳۴۔ حضرت مطاعؓ

حضرت مطاعؓ۔ ان کا نام مسعود تھا اور مسعود بن عبدالرحمان بن مثنی بن مطاع بن عیسی بن مطاع لخمی ان کی اولاد سے تھے انہوں نے اپنے والد مثنی سے انہوں نے طبرانی سے روایت کی۔ یہ ابوسعد سمعانی اور ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ ابواحمد کا بیان ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔ تم اپنی قوم کے مطاع (امیر) ہو۔ تم ان میں واپس جاؤ کہ جو بھی میرے علم کے نیچے پناہ لے گا عذاب سے بچ جائے گا انہوں نے قوم کو یہ بات بتائی تو وہ سب جمع ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی

حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی۔ عکاس السلمی۔ یہ بنوسلیم بن منصور سے تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے
روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ...ہوں نے ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ سے انہوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے، انہوں نے مومل سے، انہوں
نے سفیان بن ابواسحاق سے انہوں نے مطر بن عکامس سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ چاہتا ہے کہ فلاں آدمی،
...ں ملک میں جامرے تو وہ کسی غرض کے لئے وہاں چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ لیثی

حضرت مطرؓ اللیثی۔ ہدبہ بن خالد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے ابوجعفر کو یہ کہتے
...کہ انہوں نے زیاد بن سعد ضمری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے سنا کہ وہ
...ول اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ آپؐ نماز ظہر ادا کر چکے تو عیینہ بن حصن بن بدر نے اٹھ کر عامر بن اضبط کا (جو
...یس کا سردار تھا) خون بہا طلب کیا۔ اس پر اقرع بن حابس اٹھا اور اس نے محلم بن جثامہ کا جو بنوخندف کا سردار تھا، دفاع کیا۔
...ینہ نے کہا میں اس سے ہرگز دست بردار نہیں ہوں گا جب تک کہ قاتلوں کی عورتیں اتنا دکھ نہ اٹھائیں جتنا کہ ہماری عورتوں کو
...انا پڑا ہے۔ اس موقعہ پر بنولیث سے ایک شخص جس کا نام مطر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے مقدس دین اسلام میں
...ں مقتول کے بارے میں بکریوں سے بڑھ کر اور کوئی موزوں تر مثال نظر نہیں آتی۔ جب وہ پانی پینے کو گھاٹ پر اترتی ہیں تو ان
...ں سب سے پہلی کو تیر کا ہدف بنا دیا جاتا ہے اور باقی بھاگ جاتی ہیں۔ آج تو اپنی سنت پر عمل فرمادیجئے اور کل جب جی چاہے تو
...ل دیجئے۔ اس حدیث کو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن ضمیرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس آدمی کا نام
...تلا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ بن ہلال

حضرت مطرؓ بن ہلال بن بنی صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اور صباح جو بکر کے بھائی تھے۔ ابوسلمہ منقری نے مطر بن
...بدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہیں بنوعبدالقیس کی ایک عورت نے جس کا نام ام ابان بنت زارع تھا، اپنے دادا زارع بن عامر
...ے روایت سنائی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اپنے اخیافی بھائی کے ساتھ جس کا نام مطر بن ہلال تھا،
...انہ ہوئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے
...ں کا ذکر کیا ہے۔

ابوداؤد طیالسی نے مطر سے انہوں نے امام ابان سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ان کے دادا حضور اکرمؐ کی زیارت
...ے لئے گھر سے نکلے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک دیوانہ بیٹا تھا جسے وہ حضور کے پاس دعا کے لئے لائے تھے۔

۴۹۳۸۔ حضرت مطرح رضی اللہ عنہ بن جندلۃ

حضرت مطرح رضی اللہ عنہ بن جندلۃ السلمی۔ زید العمی نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنو سلیم کے ایک بد
نے جس کا نام مطرح بن جندلہ تھا حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت کو امم سابقہ امت نوح، امت ہود، امت
صالح، امت موسیٰ اور امت عیسیٰ پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا جتنی فضیلت خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔ ابو موسیٰ
ان کا ذکر کیا ہے ہم پیشتر ازیں اس حدیث کا ذکر مضرح بن جدالہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ان میں اسے ایک دوسرے کی تصحیف
معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۳۹۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن بہصل

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن بہصل بن کعب بن قشع بن دلف بن اہضم بن عبد اللہ بن حرماز۔ ان کا نام حارث بن مالک بن عمرو بن
تمیم ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ مطرف بن بہصل مازنی جن کا تعلق بنو ماز
بن عمرو بن تمیم سے ہے۔ ان کے حالات اعشیٰ مازنی کے قصے میں مذکور ہیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن کوئی روایت ا
سے مذکور نہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۰۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن خالد بن نضلۃ الباہلی از بنو قراض بن معن۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں ایک
فرمان لکھ کر دیا۔ ابو احمد عسکری نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۴۱۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن مالک

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن مالک ابو الریان القشر۔ ان کی کسی روایت کا علم نہیں ہو سکا۔ حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ فتح تستر میں مو
تھے۔ زرارہ بن اوفی نے فتح تستر کے موقع پر ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۲۔ حضرت مطعم رضی اللہ عنہ بن عبیدۃ

حضرت مطعم رضی اللہ عنہ بن عبیدۃ البلوی۔ یہ صاحب مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔
ان سے ربیعہ بن لقیط نے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اسلام میں جو فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا، اس کے شر سے
کے لئے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کو گھر سے نکلا۔ ان کے دروازے پر مطعم بن عبیدہ سے ملاقات ہوگئی۔ پوچھا کس سے
جا رہے ہو۔ میں نے جواب دیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس شخص سے ملنے آیا ہوں تا کہ اس وقت تک
کا ساتھ دوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اختلاف کو اتفاق میں بدل دے۔ مطعم نے کہا، خدا تیری امداد کرے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ
وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ خواہ مجھ پر ایک نکٹا حبشی حاکم بنا دیا جائے میں اس کی بات سنوں اور اطاعت کروں۔ ابن مندہ او
نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۳۔ حضرت مطلبؓ بن ازہر

حضرت مطلبؓ بن ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ القرشی۔ ان کے دو بھائی تھے۔ ایک نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا طلیب تھا۔ سابقون اولون سے تھے اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے اور دونوں وہاں فوت ہو گئے تھے اور جناب مطلب کے ساتھ ان کی بیوی رملہ بنت ابوعوف بن صبیرہ سہمیہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ وہاں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں عبداللہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے اسلام میں باپ کی میراث پائی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۴۔ حضرت مطلبؓ بن حنطب

حضرت مطلبؓ بن حنطب بن حارث بن عبید بن مخزوم مخزومی قرشی۔ ان کی والدہ حفصہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر کی نسبت مجھ سے ویسی ہی ہے جیسی کان اور آنکھ کی نسبت سر سے ہوتی ہے، لیکن اس کا اسناد قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہی حدیث اپنے والد حنطب کو بھی سنائی۔

ان سے ایک اور حدیث بایں انداز مذکور ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے آپؐ نے فرمایا غیبت اسے کہتے ہیں کہ جس آدمی کے بارے میں تو جو بات بیان کرتا ہے، اسے سن کر وہ برا منائے۔ میں نے کہا اگر وہ سچی ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا اگر تو جھوٹ کہے گا تو وہ بہتان ہو گی۔ انہی مطلب کی اولاد سے حکم بن مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب اپنے عہد کے بہت بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ آخری عمر میں پارسا بن گئے تھے۔ انہوں نے منبج میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کسی نے کہا۔

سالو اعن الجود والمعروف ما فعلا　　　　فقلت انهما ماتا مع الحكم

لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ سخاوت اور حسن سلوک کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ دونوں اوصاف حکم بن مطلب کے ساتھ ہی مر گئے ہیں۔

ماتا مع الرجل الموفی بذمته　　　　قبل السوء ال اذا لم یوف بالذمم

میں نے کہا یہ دونوں خوبیاں اس آدمی کے ساتھ ہی مر گئی ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سوال سے پہلے ہی عہدہ برآ ہو جاتا ہے، حالانکہ اور لوگ تو اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۵۔ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ ایک روایت میں ان کا نام عبدالمطلب مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں لڑکے تھے۔ زبیر کہتے ہیں کہ اچھے خاصے مرد تھے انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ۲۹ ہجری میں افریقہ جانے کے ارادے سے مصر آئے تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ

سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے انس بن ابی انس سے، انہوں نے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے مطلب بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے مجھے ہر دو رکعت کے بعد تشہد، خشوع، خضوع کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو دعاء کے لئے پھیلانا چاہئے، اور یارب یارب کہنا چاہئے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کی نماز ناقص ہے۔

ابوبکر بن ابو عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں اسماء صحابہ کے عنوان کے تحت ایک نام عبدالمطلب بن ربیعہ لکھا ہے اور مطلب بن ربیعہ کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔ گویا یہ دو آدمی ہیں لیکن مصنف نے دونوں تراجم کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ انہیں وصولی زکوٰۃ پر مقرر کیا گیا تھا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۶۔ حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ۔ ابووداعہ کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص قرشی سہمی تھا اور ان کی ماں کا نام اروی بنت حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ پھر کوفہ آ گئے اور وہاں سے پھر مدینہ چلے گئے اور ان کے والد ابووداعہ بدر کے دن گرفتار ہو گئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے قابو رکھنا۔ اس کا ایک لڑکا ذہین و فطین ہے۔ چنانچہ مطلب بن ابی وداعہ زرِ فدیہ لے کر چپکے چپکے باپ کو چھڑانے کے لئے مدینے گئے اور چار ہزار درہم ادا کر کے باپ کو چھڑا لائے۔ یہ پہلے قیدی تھے جس نے زر فدیہ ادا کیا۔ چنانچہ قریش نے اسے جلد بازی اور ادائیگی قرضہ پر ملامت کی۔ مطلب نے کہا میں اپنے باپ کو قید میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور اکرمؐ کے پاس گئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑا لائے۔ مطلب سے ان کے بیٹوں کثیر اور جعفر اور مطلب بن سائب بن ابی وداعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابوالفضل بن حسن طبری نے باسنادہ تا ابی یعلی انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور بنو مطلب کے بہت سے شرفاء نے مطلب بن وداعہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ جب آپؐ سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنے اور سقیفہ کے درمیان آڑ کھڑی کر لی، اور مطاف کے ایک کنارے پر دو رکعت نماز پڑھی اور آپؐ کے اور مطاف کے درمیان اور کوئی نہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۷۔ حضرت مطیعؓ بن اسود

حضرت مطیعؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ان کا نام عاصی تھا رسول کریمؐ نے بدل کر مطیع بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارا اعمز ادعاصی عاصی نہیں بلکہ مطیع ہے۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن کلیب بن حبشیہ بن سلول خزاعیہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالملک نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عین اسی وقت عاصی بن اسود مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ جاؤ کی آواز سن لی۔ وہ وہیں بیٹھ گئے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو آپؐ نے عاصی سے فرمایا میں نے تمہیں نماز میں

...ہیں دیکھا۔عرض کیا یا رسول اللہ میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کا حکم بیٹھ جاؤ سنا اور میں بیٹھ گیا اور حضور کی آواز مجھ تک نہ پہنچ سکی۔ ...رمایا تم عاصی نہیں، بلکہ مطیع ہو۔اس دن سے ان کا نام مطیع پڑ گیا۔ابتداء میں یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔بعد میں انہوں نے اسلام کی اچھی خدمت کی۔چونکہ قریش کے بڑے بڑے سردار قبول اسلام میں دل چسپی نہ رکھتے تھے اس لئے باقی لوگ اسلام قبول کرتے رہے۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے میرے والد ...ے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے شعبہ بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر الشعبی سے ...نہوں نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے (جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے ہے) انہوں نے اپنے والد مطیع سے سنا جنکا نام عاصی تھا ...پس آپؐ نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا۔کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اس دن کے بعد مکے میں کبھی جنگ نہ ...ہوگی اور آج کے بعد کبھی کوئی قریشی قتل نہیں ہوگا۔

عدوی کا کہنا ہے کہ وہ ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنوعدی سے ہجرت کی تھی۔انہوں نے مکے میں وفات پائی اور ایک روایت کی رو سے مدینے میں حضرت عثمان کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ایام حرہ میں ...مدینے کے سربراہ تھے، انہیں اہل مدینہ نے مقرر کیا تھا اور ایک روایت کی رو سے یہ قریش کے امیر تھے۔مطیع کے دوسرے بیٹے کا نام سلیمان تھا جو جنگ جمل میں قتل ہوئے تھے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۸۔حضرت مطیعؓ بن عامر

حضرت مطیعؓ بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ۔وہ ذوالجمیہ کلابی کے بھائی تھے۔حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام عاصی تھا آپؐ نے مطیع کر دیا۔دارقطنی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وظا

۴۹۴۹۔حضرت مظہرؓ بن رافع

حضرت مظہرؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن عامر بن اوس انصاری اوسی حارثی۔وہ ظہیر بن رافع کے سگے بھائی تھے اور غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔حضرت عمرؓ کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔واقدی لکھتے ہیں کہ جناب مظہر حارثی شام سے توانا مردوں کا ایک گروہ لے کر خیبر میں اپنی زمینوں پر کام کرانے کو لائے۔خیبر میں تین تین دن کے بعد یہودیوں نے انہیں اکسایا چنانچہ وہ شہر سے باہر نکلے تو وہ شامی جو بیگار میں پکڑے آئے تھے حملہ آور ہوئے اور انہیں قتل کر دیا یہود نے شامیوں کو زادِ راہ دیا، چنانچہ وہ واپس چلے گئے، خلیفہ کو یہود کی شرارت کا علم ہوا تو یہود کو جلاوطن کر دیا۔ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وعین

۴۹۵۰۔حضرت معاذؓ بن انس

حضرت معاذؓ بن انس جہنی۔ان کے بیٹے کا نام سہل تھا۔مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ان کے بیٹے سہل نے ان سے روایت کی۔ان کے بیٹے کے پاس ایک بڑی سی کتاب تھی جس میں ان کی روایات مذکور تھیں۔اس مجموعے سے امام احمد بن حنبل نے مسند میں ابوداؤد،نسائی،ابوعیسیٰ،ابن ماجہ اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے،انہوں نے عباس دوری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں ابومحروم عبدالرحیم بن میمون سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اچھا لباس پہننے کی استطاعت ہو اور وہ بر بنائے تواضع اچھا لباس نہ پہنے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دیا جائے کہ اہل ایمان کا جو لباس بھی اسے پسند ہے وہ اٹھالے۔ابونعیم،ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۱۔حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی

حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی۔ہم ان کا ذکر ان کے بیٹے بشر بن معاذ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۲۔حضرت معاذؓ تمیمی

حضرت معاذؓ التمیمی۔سائب بن یزید نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے جس کا نام معاذ تھا روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپ نے اوپر نیچے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔یہ ابوعلی کا قول ہے۔

۴۹۵۳۔حضرت معاذؓ بن جبل

حضرت معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تز[illegible] بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی،جشمی۔اور ادی جوان کی طرف منسوب ہے وہ سلمہ بن سعد کا بھائی ہے اور یہ انصار میں سے [illegible] قبیلہ ہے جوان کی طرف منسوب ہے بعض لوگوں نے انہیں بنوسلمہ سے منسوب کیا ہے۔ابن اسحاق کہتے ہیں کہ انہیں بنوسلمہ سے اس لئے منسوب کیا گیا ہے کیونکہ وہ سہل بن محمد بن جد بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور سہل بنوسلمہ میں سے ہے۔کلبی کہتا ہے کہ وہ بنواد[illegible] سے تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تھے۔ان کا کہنا ہے کہ بنوادی کا کوئی فرد اب باقی نہیں رہا اور انہیں بنوسلمہ سے شمار کیا جاتا[illegible] اور ان کا جو آخری ایک آدمی بچ گیا تھا اس کا نام عبدالرحمٰن بن معاذ تھا۔یہ صاحب شام کے علاقے عمواس میں طاعون سے فو[illegible] ہو گئے تھے۔ایک روایت کے مطابق یہ اپنے والد سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔اس بنا پر آخری آدمی معاذ ہوں گے اور یہی درس[illegible]

ہے۔ جناب معاذ کی کنیت عبدالرحمٰن تھی اور معاذ ان ستر آدمیوں میں سے تھے، جو دوسرے عقبہ کے موقعے پر موجود تھے۔ یہ
جب بدر، احد اور تمام غزوات میں حضور اکرم کی رکاب میں رہے۔ رسول کریمؐ نے جناب معاذ اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان
مواخات قائم کیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ ہم عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ ان سے ان کے والد نے انہوں نے ابومعاویہ سے
وں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم
ج ذیل چار اصحاب سے قرآن پڑھو عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ۔

اسماعیل وغیرہ نے باسناد محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد
طار سے، انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے فرمایا ابوبکر میری
ت کا وہ آدمی ہے، جو میری امت پر حد درجہ شفیق ہے اور ساری حدیث بیان کی نیز فرمایا معاذ بن جبل حلال و حرام کو بہت اچھی
رح سمجھتا ہے۔

عبداللہ بن ابونصر الخطیب نے جعفر بن احمد القاری سے، انہوں نے علی بن محسن سے انہوں نے ابوالحسن بن جعفر بن محمد السمار
ے، انہوں نے شعیب الحرانی سے، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ البابلی سے، انہوں نے سلمہؔ بن وردان سے روایت کی کہ انہوں
نے انس بن مالک سے سنا کہ ایک دن معاذ بن جبل حضور اکرمؐ کی مجلس سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے
سچے دل سے خدا کی توحید اور رسول اکرمؐ کی رسالت کا اقرار کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں اسی وقت اٹھ کر حضور کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد
رسول اللہ صدق دل سے پڑھا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں معاذ نے سچ کہا۔ سچ کہا۔ سچ کہا۔

سہل بن ابی خیثمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں مہاجرین سے عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ اور اسی طرح
انصار سے بھی تین آدمی ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت فتویٰ دیا کرتے تھے۔

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل بڑے خوش شکل، خوش اخلاق اور حد درجہ سخی تھے، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے
اتنا قرض لیا کہ قرض خواہوں سے زچ ہو کر چھپ گئے۔ ان لوگوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ جناب
معاذ کو بلوایا جائے۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو قرض خواہ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان سے ہمارا
قرض دلوایئے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو انہیں معاف کردے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کا قرض معاف کر
دیا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ اس پر حضور نے ان کا اثاثہ لے کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا اور اسی طرح ہر آدمی کو اس کے قرض کا
۲/۵ حصہ مل گیا۔ پھر قرض خواہوں سے فرمایا بس اسے ہی غنیمت سمجھو، جو تمہیں مل گیا ہے۔ بعدہ آپؐ نے انہیں یمن میں وصولی
زکات کا محصل مقرر فرما دیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ اس طرح تمہاری تلافی ہو جائے اور تم باقی ماندہ قرض بھی ادا کر سکو۔ جناب معاذ یمن
ہی میں مقیم رہے تا آنکہ حضور اکرم فوت ہو گئے۔

ثور بن یزید سے مروی ہے کہ معاذ تہجد کی نماز کے بعد ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے اے خدا آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور ستارے

ٹمٹمار ہے ہیں اور تو ہی حیٌ قیوم ہے۔اے خدا! میں طلب جنت میں ست اور جہنم سے بھاگنے میں کمزور ہوں۔اے خدا! تو مجھے ایسے راستہ دکھا جس پر میں قیامت تک چلتا رہوں اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جب شام میں طاعون پھیلی تو جناب معاذ نے دعا کی اے خدا! تو آلِ معاذ کو بھی ان کا حصہ عطا کر۔ چنانچہ ان کی دوعورتوں پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ دونوں فوت ہو گئیں۔ پھر ان کے بیٹے عبدالرحمان پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ بھی فوت ہو گئے۔اب ان کی باری تھی۔ جب بیماری کی لپیٹ میں آئے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے،اے خدا! تو اپنا غم مجھ پر مسلط کر دے۔تیری عزت کی قسم تو جانتا ہے کہ میں تیری ذات سے محبت کرتا ہوں۔اس کے بعد پھر ان پر غشی ہو گئی۔جب ہوش میں آئے تو پھر وہی بات دہرائی۔

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں جب معاذ پر سکرات الموت طاری ہوئی تو کہنے لگے۔ دیکھو! کیا صبح ہو گئی ہے،لوگوں نے کہا نہیں جب آخر کار صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے۔ میں اس رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح جہنم کی طرف رہنمائی کرے۔ میں موت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے محبوب سے ملنے والے کو خوش آمدید کہتا ہوں جو بعد از مدت آ رہا ہے۔اے خدا تو جانتا ہے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہا لیکن آج میں پر امید ہوں میں دنیا کو اور اس میں زندگی بسر کرنے کو اس لئے پسند نہیں کرتا تھا کہ نہریں کھودوں گا اور درخت لگاؤں گا بلکہ اس لئے کہ دوپہر کی پیاس اور حالات کی تکالیف برداشت کروں گا اور علماء کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کروں گا جب تیرا ذکر کیا جائے گا۔

جناب حسن سے مروی ہے کہ جب معاذ پر سکرات موت طاری ہوئے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔لوگوں نے کہا تم رو رہے ہو،لیکن تم حضور اکرمؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔انہوں نے جواب دیا بخدا میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میں مرنے لگا ہوں اور نہ اس لئے کہ دنیا کو پیچھے چھوڑ رہا ہوں، بلکہ اس لئے کہ اہل عالم دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ نہ معلوم میں کس گروہ میں ہوں۔

کہتے ہیں معاذ ان لوگوں میں شامل تھے،جنہوں نے بنو سلمہ کے بت توڑے تھے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ معاذ قیامت کے دن گروہ علماء سے اتنا آگے ہوگا، جتنا کہ ایک تیر یا دو تیر پھینکے ہوئے یا ایک میل یا دو میل۔یا ایک حد نگاہ یا دو حد نگاہ کا فاصلہ۔

فروۃ الاشجعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں معاذ بن جبل کے بارے میں قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ کان امة قانتا لله حنیفا. میں نے کہا یہ تو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرمایا ہے،عبداللہ بن مسعود نے پھر اس آیت کو دہرایا پھر مجھ سے دریافت کیا کہ امہ اور قانت کے کیا معنی ہیں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔اس پر ابن مسعود نے کہا کہ امہ اس شخص کو کہتے ہیں جو بھلائی کو سمجھتا ہو اور جس کو مقتدا بنایا جا سکتا ہے۔ قانت خدا کا ہر حکم ماننے والا اور یہ دونوں اوصاف معاذ میں پائے جاتے ہیں۔

صحابہ میں مندرجہ ذیل نے معاذ بن جبل سے روایت کی۔ حضرت عمرؓ،عبداللہ بن عمر،ابوقتادہ،عبداللہ بن عمرو،انس بن مالک ابوامامۃ الباہلی،ابولیلی الانصاری وغیرہ۔

تابعین میں سے ذیل کے حضرات نے ان سے روایت کی۔ جنادہ بن ابی امیہ،عبدالرحمان بن غنم،ابوادریس الخولانی،ابومسلم

خولانی، جبیر بن نفیر مالک بن یخامر وغیرہ۔

جناب معاذ نے ۱۸ ہجری یا ۱۷ ہجری میں وفات پائی، لیکن پہلی روایت درست ہے اور اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال اور ایک روایت کی رو سے ۳۳ یا ۳۴ برس تھی۔ ایک روایت میں ۲۸ برس مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص بیعت عقبہ میں جو قبل از ہجرت پیش آئی تھی، موجود ہو اور حضور اکرمؐ کے دس سالہ قیام مدینہ کو پیش نظر رکھا جائے اور حضورؐ کی وفات کے آٹھ سال بعد اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس طریقے سے بیعت عقبہ کے وقت ان کی عمر سولہ سال بنتی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۴۔ حضرت معاذؓ بن حارث انصاری

حضرت معاذؓ بن حارث الانصاری۔ بنوخزرج کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابوحلیمہ تھی۔ بقول طبری کنیت ابو الحارث تھی اور عرف قاری تھا۔ غزوۂ خندق میں شامل تھے۔ ایک روایت کی رو سے انہوں نے صرف چھ برس حضور اکرمؐ کی صحبت سے استفادہ کیا۔ ان سے عمران بن ابی انس اور نافع مولی ابن عمر نیز المقبری نے روایت کی یہ ان لوگوں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے رمضان میں تراویح پڑھانے پر مقرر کیا تھا اور ابوعبید ثقفی کے ساتھ یوم الجسر میں موجود تھے اور میدان جنگ سے بھاگ کر آ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ بالیقین ہم ان کے ساتھی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ سے ہوتا ہے۔

ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے آپؐ نے فرمایا میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر واقع ہے۔ ان کی وفات زید بن ثابت سے پہلے واقع ہوئی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ایام حرہ میں ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۵۔ حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ

بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا عرف ابن عفراء تھا۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے ان کا نسب عفراء بنت عبید بن ثعلبہ بن بنو غنم بن مالک بن نجار تھا۔ ابن ہشام اس سلسلے کو یوں بیان کرتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن عفراء بن حارث بن سواد۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن سواد مگر پہلا درست ہے۔

یہ صاحب انصاری خزرجی نجاری تھے۔ یہ خود اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ عفراء کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عوف اور معوذ دونوں شہید ہو گئے مگر معاذ بچ گئے جو بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوسواد بن مالک عوف، معوذ، معاذ اور رفاعہ کا جو بنوحارث بن رفاعہ بن سواد سے تھے اور وہ عفراء کے بطن سے تھے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ معاذ حضرت عثمانؓ کے عہد تک زندہ رہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں گھائل ہو گئے تھے۔ مدینہ واپس آ گئے اور فوت ہو گئے۔ بہ قول خلیفہ وہ حضرت علی کے زمانے تک زندہ رہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق معاذ بن حارث اور رافع بن مالک زرقی ان انصار میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ پر مکہ میں ایمان لائے۔ واقدی کے خیال میں معاذ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو حضور اکرم پر مکے میں ایمان لائے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ انصار کے چھ آدمیوں کا حضور اکرم پر ایمان

لانا زیادہ صحیح اور درست قول ہے۔ حضورؐ نے جناب معاذ بن حارث انصاری اور معمر بن حارث کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا تھا۔

بروایت واقدی معاذ محاربہ علی و معاویہ میں جو صفین میں ہوا تھا مارے گئے تھے، انہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا۔ نیز جناب معاذ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ ابن ابی خیثمہ نے یوسف بن بہلول سے، انہوں نے ابن ادریس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر کے علاوہ ایک اور آدمی سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے معاذ بن عفراء سے سنا کہ انہوں نے قریش کو کسی الجھن پر غور کرتے دیکھا اور ابوجہل اس ہجوم میں موجود تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ابوالحکم (ابوجہل) اس کی طرف نہ جائے میں نے سنا تو اس پر نظر رکھ لی اور اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی مجھے موقعہ ملا میں نے اس پر حملہ کر کے زبردست وار کیا اور اس کی نصف پنڈلی کٹ کر علیحدہ ہوگئی اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر وار کیا جس سے بازو کٹ گیا مگر ایک تسمہ لگا رہ گیا، جو لڑنے میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ چونکہ میں ایک جنگ لڑ رہا تھا اور کٹا ہوا ہاتھ ساتھ ساتھ گھسٹتا چلا آ رہا تھا اور باعث تکلیف تھا۔ اس لئے میں نے پاؤں اس پر رکھا اور تلوار سے تسمے کو کاٹ دیا۔ اس حادثے کے بعد معاذ (یک دست) حضرت عثمان کے عہد تک زندہ رہے۔

ابوعمر کہتے ہیں ابن ابی خیثمہ سے ابن اسحاق نے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے زیاد سے انہوں نے ابن اسحاق سے معاذ بن عمر بن جموح کے لئے بیان کیا ہے، لیکن ان کے مقابلے میں صحیح تر روایت وہ ہے جو ابوالفرج محمد بن عبدالرحمن بن عبدالعز اور حسین بن ابی صالح بن فناخسرو کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم الدورقی سے، انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بدر کے دن فرمایا کوئی ہے جو دیکھ آئے کہ ابوجہل پر کیا گزری۔ عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخمی کر دیا ہے اور وہ لاچار ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو! ابن علیہ۔ سلیمان اور انس نے بھی ایسے ہی کہا۔ انت ابا جہل۔ ابوجہل نے کہا کیا جسے تم نے قتل کیا ہے اس سے بڑھ کر تمہارے پاس کوئی آدمی ہے ایک روایت میں ہے کہ جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ ابو مجلز کی روایت میں ہے۔ ابوجہل نے کہا تھا کیا مجھے قتل کرنے والا کوئی گنوار نہیں تھا۔

یحیٰی بن رجاء ثقفی نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے، انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نصر بن عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے دادا معاذ قرشی سے روایت کی کہ میں معاذ بن عفراء کے ساتھ صبح اور عصر کے بعد گھومتا پھرا اور نماز نہ پڑھی۔ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد ادائے نماز کی اجازت نہیں ہے، جب تک کہ سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث زرقی (اور جن کی والدہ کا نام عفراء تھا اور جو رافع بن مالک کے ساتھ انصار میں سے پیشتر از ہمہ ایمان لائے تھے) بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ پھر ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت بیان کی کہ معاذ، معوذ اور عوف جو حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار (جن کی والدہ عفراء تھی) بدر میں قتل ہوئے تھے۔ پھر اسی ترجمہ میں باسنادہ ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ میرے چچا معاذ نے اپنی والدہ عفراء کو کچھ تر و تازہ کھجوریں

ہو کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم نے انہیں کچھ زیور عطا فرمائے جو امیر بحرین نے آپؐ کو بطور ہدیہ بھیجے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب معاذ کو زرقی لکھا ہے، جو وہم ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کا جو سلسلہ نسب بیان ہو چکا ہے وہ اس ادعا کی تردید کرتا ہے۔ نیز اسی ترجمے میں ان کی وہ روایت بھی ہے جو انہوں نے ابن اسحاق سے بیان کی ہے ان کے اس قول کی تردید کرتی ہے۔ اسی طرح ان کا قول کہ جناب معاذ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے بھی بے بنیاد ہے۔ نیز انہوں نے خود اپنے قول کی تردید ربیع بنتِ معوذ کی یہ روایت بیان کر کے کر دی کہ حضور اکرمؐ نے ان کی والدہ کو وہ زیور بطور ہدیہ عطا فرمائے تھے، جو امیر بحرین نے آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے کیونکہ امیر بحرین اور قرب و جوار کے بادشاہوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں ہدایا کی ترسیل اس وقت ہوئی تھی جب اسلام پھیل گیا تھا اور بادشاہوں کو قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ واقعات غزوۂ بدر کے کئی برس بعد پیش آئے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۶۔ حضرت معاذؓ بن رباح

حضرت معاذؓ بن رباح ابو زہیر ثقفی۔ ان سے ان کے بیٹے ابو بکر نے روایت کی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے یہی نام بتایا ہے۔ یحییٰ ثقفی نے اذناً باسنادہ ابو بکر سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے نافع بن عمر الجمحی سے، انہوں نے امیہ بن صفوان بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو بکر بن ابی زہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کو طائف کے ایک ٹیلے پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جلد ہی تمہیں اہل جنت اور اہل نار کا یا بھلے لوگوں اور برے لوگوں کا علم ہو جائے گا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا نیک آدمی اس کی تعریف و توصیف سے اور برا آدمی اپنی بدعملی اور بدکرداری سے پہچانا جاتا ہے تم ایک دوسرے کے نگران اور پاسدار ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۷۔ حضرت معاذؓ بن زرارہ

حضرت معاذؓ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری۔ یہ اپنے دونوں بیٹوں ابو نملہ اور ابو زرہ کے ساتھ احد میں شریک تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۸۔ حضرت معاذؓ ابو زہرہ

حضرت معاذؓ ابو زہرہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ روزہ رکھتے تو فرماتے اللھم لک صمت یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حصین بن عبدالرحمان نے اس سے روایت کی جعفر کا قول ہے کہ وہ تابعی تھے۔ جس شخص نے ان کی حضور اکرمؐ سے صحبت ثابت کی ہے، وہ غلطی پر ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۹۔ حضرت معاذؓ بن سعد

حضرت معاذؓ بن سعد یا سعد بن معاذ۔ امام مالک نے مؤطا میں ان کا نام اسی طرح لکھا ہے۔
نافع نے ایک انصاری سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی تھی جوان کی بکریاں سلع پہاڑی پر چرایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایک بکری بیمار ہوگئی، چرواہی کو معلوم ہوگیا۔ اس نے بکری کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ مالک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضورؐ نے بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۰۔ حضرت معاذؓ بن صمہ

حضرت معاذؓ بن صمہ بن عمرو بن جموح۔ احد اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور حرہ کے موقع پر مارے گئے۔ یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بھتیجے تھے۔ ہم ان کا ذکر بھی کریں گے۔

۴۹۶۱۔ حضرت معاذؓ بن عثمان

حضرت معاذؓ بن عثمان بن عثمان بن معاذ عثمان بن معاذ قرشی تیمی۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اپنی قوم کے ایک فرد سے جن کا نام معاذ بن عثمان تھا سنا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ رمی جمرات میں چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکو۔ یہ ابن عیینہ کی روایت ہے اور انہوں نے ان کا نام معاذ بن عثمان یا عثمان بن معاذ لکھا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۲۔ حضرت معاذؓ بن عمرو

حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری خزرجی سلمی۔ یہ صاحب عقبہ اور بدر میں اپنے والد عمرو بن جموح (ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے) کے ساتھ موجود تھے۔ عمرو بن جموح احد میں شہید ہوگئے تھے، بہر حال معاذ بن عمرو کے بارے میں عبدالملک بن ہشام نے زیاد البکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ یہ معاذ وہی آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی اور عکرمہ نے ان کا ایک بازو کاٹ دیا تھا۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء نے دوسرا وار کر کے انہیں بالکل بے بس کر دیا تھا۔ ابھی ابوجہل میں زندگی کی رمق باقی تھی کہ عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کر دیا۔

بکائی نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس اور عبداللہ بن ابوبکر سے بیان کیا۔ معاذ بن عمرو بن جموح جو بنو سلمہ کے بھائی تھے کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کو باہم گفتگو کرتے سنا وہ ابوجہل کے متعلق کہہ رہے تھے کہ وہ ادھر نہ جائے چنانچہ میں نے اپنے دل میں ٹھان لی الی آخرہ ہم اس واقعہ کو معاذ بن حارث بن عفراء کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

بکائی نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ معاذ بن عمرو ہی وہ آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا، لیکن ابن ادریس نے ابن اسحاق سے یوں بیان کیا ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے اور عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں السری بن اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی کہ ہم بدر کے دن دشمن کے آمنے سامنے تھے کہ عفراء کے دونوں بیٹے ایک طرف کو علیحدہ کھڑے تھے اور ان کے سوا میرے قرب و جوار میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں نے دل میں کہا میں یہاں کیوں کھڑا ہوں۔ اگر مجھے کوئی تکلیف پیش آ گئی تو یہ لڑکے مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ میں ابھی سوچ ہی میں تھا کہ ان میں سے ایک میری طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بیٹا، لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا ذرا مجھے دکھا دیجئے میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ آج اسے جہاں بھی دیکھ پایا ضرور قتل کردوں گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی ایسی آڑ نہ حائل ہو جائے، جسے میں نہ ہٹا سکوں۔ اتنے میں دوسرا بھائی بھی قریب آ گیا اور اس نے بھی اسی طرح کی گفتگو کی۔ اتنے میں اچانک ابوجہل اپنے دراز دم گھوڑے پر سوار سامنے آ گیا۔ ان میں سے ایک نے گھوڑے پر حملہ کیا اس کے بعد اچھی طرح سنبھل کر اس نے ابوجہل کی ران پر وار کیا اور ابوجہل گر پڑا۔ اس پر ابوجہل کے ملازم نے جو حفاظت کے لئے ساتھ تھا قاتل کا کام تمام کر دیا اور قاتل کے بھائی نے ملازم کا سر اڑا دیا جلد ہی مشرکین کو شکست ہوگئی۔ اس حدیث اور مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۹۶۳۔ حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس

حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عدی بن عوف بن مالک بن نجار انصاری خزرجی۔ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی کی روایت ہے ابن القداح سے۔

۴۹۶۴۔ حضرت معاذؓ بن ماعص

حضرت معاذؓ بن ماعص (ایک روایت میں ناعص ہے) ایک دوسری روایت کی رو سے معاص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری خزرجی الزرقی۔ یہ صاحب غزوات بدر اور احد میں موجود تھے اور بئر معونہ کے موقع پر قتل ہوئے تھے۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور مورخین کا خیال ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد اسی زخم کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

ابن مندہ نے کے مطابق ابراہیم بن منذر الخزامی نے محمد بن طلحہ سے روایت کی کہ معاذ بن ماعص ابوقتادہ، ابوعیاش، زرقی، ظہیر بن رافع، عباد بن بشر، سعد بن زید الاشہلی اور مقداد بن اسود کے ساتھ حضور اکرمؐ کی اونٹنیوں کی تلاش میں نکلے، جب عیینہ بن حصن نے چراگاہ میں ان پر چھاپا مارا تھا اور حدیث نقل کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے اور اس کے دادا نے ان کو بیان کیا ہے۔

۴۹۶۵۔ حضرت معاذؓ بن معدان

حضرت معاذؓ بن معدان۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ قطبہ بن جریر نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام

قبول کیا اور بیعت کی۔ ان سے عمران بن جریر نے روایت کی کہا جاتا ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۶۔ حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن

حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن۔ یہ حواء بنت یزید بن سکن کے بھائی تھے جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔

۴۹۶۷۔ حضرت معاذؓ بن یزید

حضرت معاذؓ بن یزید۔ جب ارتداد کی وبا پھیلی تو انہوں نے بنوعامر کو ارتداد سے منع کیا اور تمسک بالاسلام کی تاکید کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۸۔ حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی

حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی الکندی۔ ابوالفتح ازدی نے اسماء المفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایسا نام ہے جس کی تحقیق میں نہیں کر سکا۔ جہاں سے میں نے نقل کیا وہاں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ آخر میں نون ہے یا زا ہے۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۹۶۹۔ حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی

حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی۔ ان کا ذکر محمد بن تمام بن عیاش بن عبدالعزیز بن قیس عن حمید کی اس حدیث میں موجود ہے، جو انس سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کو تہامہ کا ایک آدمی ملا۔ اس نے حضور اکرمؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس آدمی کا نام معافی بن زید الجرشی تھا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۰۔ حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ

حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی ہو یا نہ۔

ابوالجحاف داؤد بن ابی عوف سے مروی ہے، انہوں نے معاویہ بن ثعلبہ حمانی سے سنا حضور اکرمؐ نے حضرت علی سے مخاطب ہو فرمایا اے علی تیری محبت میری محبت اور تیری عداوت میری عداوت ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۱۔ حضرت معاویہؓ بن ثور

حضرت معاویہؓ بن ثور بن عبادۃ البکائی۔ ان کے بیٹے کا نام بشر تھا۔ دونوں باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے۔ معاویہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ عقیلی نے ہشام بن کلبی سے روایت کی ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے بشر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے بشر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں سات بکریاں عطا کیں۔ ہم اس واقعہ کو پیشتر ازیں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۲۔ حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ

حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ السلمی۔ ان شمار حجازیوں میں ہوتا ہے مگر اس میں اختلاف ہے، ان سے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ایک روایت کی رو سے ان سے طلحہ بن یزید بن رکانہ نے روایت کی۔ ایک روایت میں محمد بن یزید بن رکانہ کا نام آیا ہے۔

یحیٰی بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے حسن البزار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن سلمی سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ! میں آپ کی معیت میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ دریافت فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے سمجھا کہ حضور اکرمؐ نے میری بات پر توجہ نہیں فرمائی۔ میں ہٹ کر دوسری طرف آ بیٹھا اور پھر عرض کیا فرمایا ویحک۔ کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! فرمایا جاؤ اور اس کے قدموں میں بیٹھ جاؤ۔

اور معاویہ بن جاہمہ نے اپنے والد جاہمہ سے روایت کی اور یہ بات ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ بعض نے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔ معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس السلمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۳۔ حضرت معاویہؓ بن خدیج

حضرت معاویہؓ بن خدیج بن جفنۃ السکونی۔ ایک روایت میں خولانی آیا ہے۔ ابونعیم نے تجیبی کہا ہے اور ابن مندہ نے معاویہ بن خدیج خولانی کہا ہے۔ ابوعمر نے اس سلسلہ نسب کو یوں بیان کیا ہے۔ معاویہ بن خدیج بن حفنہ بن قنبرہ بن حارثہ بن عبد شمس بن معاویہ بن جعفر بن اسامہ بن سعد بن اشرس بن شبیب بن سکون بن اشرس بن ثور (کندۃ السکونی) یا کندی یا خولانی یا تجیبی، لیکن صحیح السکونی ہے۔ ابن الکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابونعیم تھی۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے اور معاویہ سے انہوں نے حدیث سنی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے محمد بن ابوبکر کو عمرو بن عاص کے حکم سے قتل کیا تھا اور افریقہ میں تین بار جنگ میں شریک ہوئے تھے چنانچہ ایک جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابوسرح کے ساتھ حبشہ کی جنگ میں شریک ہوئے اور گھائل ہوئے۔

ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحیٰی بن اسحاق سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے یا سوید بن قیس سے انہوں نے معاویہ بن خدیج سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام دنیا مافیہا سے بہتر ہے۔

ابوعبدالرحمان بن شماستہ المہری سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سوال کیا کہ تمہارا امیر کیسا رہا (یعنی معاویہ بن خدیج) ہم نے امیر کے خلاف کوئی بات نہ کہی، بلکہ ہم نے ان کی اچھی خاصی تعریف کی کہا گر ہمارا

اونٹ مارا گیا یا ضائع ہو گیا تو اونٹ دے دیا، گھوڑا مارا گیا تو گھوڑا دے دیا نوکر مارا گیا تو نوکر فراہم کر دیا۔ حضرت عائشہ نے سن کر فرمایا استغفر اللہ! میں تمہارے امیر کو اس لئے ناپسند کرتی تھی کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو کہتے سنا ''اے اللہ جو شخص میری امت سے حسن سلوک سے پیش آئے تو بھی اس سے ویسا ہی سلوک کر، اور جو میری امت کو دکھ دے تو بھی اسے دکھ دے''۔ معاویہ بن خدیج عبداللہ بن عمر سے تھوڑا سا عرصہ پہلے فوت ہوئے تھے اور مصر میں انہیں بڑا محترم سمجھا جاتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ وغیرہ نے انہیں خولانی لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ وہ سکونی ہیں اور اسی طرح ان کا یہ قول کہ معاویہ سکونی یا تجیبی یا کندی تھے۔ جو بھی اس پر غور کرے گا اسے اس میں تناقض معلوم ہو جائے گا کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں سکون کا تعلق کندہ سے ہے۔ سکون کا بیٹا شبیب تھا۔ اس کا اشرس اور اس کے دو بیٹے تھے، عدی اور سعد۔ ان کی ماں کا نام تجیب جس کی نسبت سے انہیں تجیبی کہتے ہیں اس بنا پر تجیبی ہے کہ اور ہر تجیبی سکونی۔ اور ہر سکونی کندی ہے۔

۴۹۷۴۔ حضرت معاویہؓ بن حکم

حضرت معاویہؓ بن حکم سلمی۔ مدینہ ہی میں سکونت پذیر رہے۔ خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حرب بن شداد اور ابان بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار، انہوں نے معاویہ بن حکم سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے دوران نماز میں چھینک ماری اور میں نے حسب دستور یرحمک اللہ کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں سے گھورا۔ اس پر میں نے کہا میری ماں مرے تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو۔ نمازیوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارے تاکہ میں چپ ہو جاؤں جب نماز ختم ہوئی تو حضورؐ نے مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے زندگی بھر ایسا شفیق معلم نہیں دیکھا نہ تو آپؐ نے میرا مذاق اڑایا نہ مارا پیٹا، نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں باتیں کرنا زیب نہیں دیتا کیونکہ نماز نام ہے، تسبیح، تحمید، تکبیر اور قرأت قرآن کا۔

معاویہ سے اس کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ مالک نے ہلال بن اسامہ سے باسنادہ عمر بن حکم سے روایت کی ہے جو غلط ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۵۔ حضرت معاویہؓ بن حیدہ

حضرت معاویہؓ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ القشیری۔ ان کا تعلق بصرہ سے تھا۔ خراسان کے معرکوں میں شریک رہے اور وہیں فوت ہوئے وہ بہز بن حکیم بن معاویہ کے دادا تھے۔ ان کے بیٹے حکیم نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن معین سے ''عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روایت درست ہے۔ بشرطیکہ بہز سے پہلا راوی ثقہ ہو۔

شعبہ بن ابی قزعہ نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا یا رسول

!عورت کا مرد پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب خود کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود کپڑے پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس
منہ پر تھپڑ نہ مارے نہ برا بھلا کہے اور نہ گھر میں اس سے مقاطعہ کرے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی نے ابومحمد یحیٰی بن علی بن طراح سے انہوں نے ابوالحسین بن مہتدی باللہ سے انہوں نے علی
عمر بن محمد بن شاذان حربی السکری سے، انہوں نے ابوالقاسم حسن بن احمد بن حفص الحلوانی سے انہوں نے قطن بن ابراہیم
پوری سے انہوں نے جارود بن یزید سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی
حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم ایسے فاجر آدمی کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو حالانکہ لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جان چکے ہیں اس لئے
یں چاہیے کہ تم اس کا ذکر کرو تا کہ سب لوگ اسے جان سکیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن سوید

حضرت معاویہؓ بن سوید بن مقرن۔ حسن بن سفیان اور منیعی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں
ن بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبثر سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عامر سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے روایت کی کہ
شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ لفظ دونوں میں سے ایک کو اپنا مصداق بنائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان

حضرت معاویہؓ بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ ان کی ماں ہند
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھی۔ اسی طرح ماں اور باپ کے سلسلہ ہائے نسب بنو شمس میں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی کنیت ابو
الرحمان تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ معاویہ کے بقول وہ عمرۃ القضاء میں ایمان لائے تھے مگر
ں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ غزوۂ حنین میں وہ شریک تھے اور حضورؐ نے ہوازن کے مال غنیمت سے انہیں ایک سو اونٹ اور
س اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔ آپؐ نے ان سے کتابت کی خدمت بھی لی۔ جب
رت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر شام پر چڑھائی کے لئے بھیجا تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان دونوں شریک مہم تھے۔ جب
شہید ہو گئے تو خلیفہ عمر نے معاویہ بن ابی سفیان کو شام میں ان کا جانشین مقرر کر دیا۔ جبکہ وہ دمشق میں تھے۔ جب خلیفہ کو خبر
ت موصول ہوئی تو انہوں نے ابوسفیان سے یزید کی تعزیت کی۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ آپ نے اس کا جانشین کسے مقرر کیا
؟ جب خلیفہ نے معاویہ کا نام سنا تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے ہم سے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے محمد بن یحیٰی سے انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے سعید بن
العزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی کہ حضورؐ
معاویہ کے لئے دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ اسے ہادی اور مہدی بنا کہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں۔

ابوعیسیٰ نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید

بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے معاویہ کو مدینے میں خطبہ دیتے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علما کدھر گئے ہیں۔ میں نے رسول کریمؐ کو سنا کہ آپ اس قصے سے منع فرما رہے تھے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تھا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ فقیہہ تھے ابن عمر کی رائے ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد معاویہ جیسا ذی سواد اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفائے راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ابن عمر نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے، لیکن معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے سفر شام میں معاویہ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ معاویہ عربوں کا کسریٰ ہے۔

یحیٰ بن محمود نے مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار سے اور انہوں نے امیہ بن خالد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابوحمزہ القصاب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضورؐ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے مجھے تھپتھپایا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلا لاؤ۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جاؤ اور معاویہ کو بلا لاؤ میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ ابھی کھانا کھا رہے ہیں۔ فرمایا خدا کرے کہ اس کا پیٹ کبھی سیر نہ ہو۔ مسلم نے یہ حدیث بعینہ اسی طرح دو بار بیان کی ہے پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا "میں نے باری تعالٰی کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح خوش بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کسی کے خلاف نامناسب الفاظ میں بددعا کروں تو اسے اپنے فضل و کرم سے پاک صاف کر دے اور اسے اپنے قرب سے نواز"۔

معاویہ حضرت عمر کی خلافت کے دوران میں شام کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل میں دے دیا گیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وہ شام کے خود مختار حاکم بن گئے اور حضرت علی کی بیعت سے انکار کر دیا اور حضرت عثمان کے خون کے مدعی بن گئے۔ صفین میں حضرت علیؓ کی افواج سے ان کا مقابلہ ہوا۔ یہ مشہور واقعہ ہے اگر کسی نے دیکھنا ہو تو ہماری کتاب الکامل فی التاریخ میں دیکھئے۔ جب حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے اور امام حسن ان کے جانشین ہوئے، تو معاویہ نے عراق پر چڑھائی کی اور امام حسن ان کے مقابلے کو نکلے لیکن جب امام حسن نے حالات کا اندازہ لگایا کہ عراقیوں میں اختلاف ہے اور دیکھا کہ زبردست خوں ریزی کا خطرہ ہے تو خلافت سے دست بردار ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔

عراق پر معاویہ نے قبضہ کر لیا اور کوفے میں آ کر لوگوں سے بیعت لی اور چونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے مسلمانوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس بیعت سے اس افتراق کا خاتمہ ہو گیا اور اس کا نام سال اتفاق رکھا گیا۔

امیر معاویہ بیس سال تک خلیفہ رہے، پیشتر ازیں بیس سال امیر شام رہ چکے تھے۔ چار سال دمشق کے والی حضرت عمرؓ کے دور میں۔ بارہ سال حضرت عثمان کے دور میں دمشق و شام کے والی۔ چار سال حضرت علی کے دور میں اور چھ ماہ حضرت حسن کی خلافت کے دور میں والی رہے۔ سن ۴۱ ہجری میں حضرت حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہ کو سونپ دی بعض نے چالیس ہجری بھی کہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ امیر معاویہ نے ۶۰ ہجری کو رجب کے مہینے میں وفات پائی۔ اسی وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ان کی عمر ۸۶ برس بیان کی گئی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ ان کی وفات جمعرات کے دن رجب

۵ھ میں واقع ہوئی اور اس روایت کے مطابق اس وقت ان کی عمر ۸۲ برس تھی، لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں ان کی وفات ۶ ہجری میں مذکور ہے۔

جب امیر معاویہ مرض موت میں مبتلا ہوئے تو یزید موجود نہیں تھا۔ جب وہ آیا تو وصیت کی کہ انہیں اس قمیص میں دفن کیا جائے جو حضور اکرمؐ نے انہیں مرحمت فرمائی تھی اور امیر نے آپؐ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ انہیں پیس کر مرنے کے بعد ان کے منہ اور آنکھوں میں ڈال کر ان کا معاملہ ارحم الرحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ جب موت نے ہاتھ ڈالا کہنے لگے کاش میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا۔ (افسوس ہے کہ امیر معاویہ کو یہ احساس بے وقت ہوا۔ مترجم)

جب امیر معاویہ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا ''معاویہ عرب کی تلوار کی دھار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ و فساد کا خاتمہ کر دیا اور اپنے بندوں پر انہیں حکومت عطا کی اور ان کی افواج قاہرہ، خشکی و تری پر چھا گئیں۔ امیر اللہ کا ایک بندہ تھا، جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور ادھر سے مناسب جواب دیا گیا۔ یہ امیر کا کفن ہے، ہم انہیں اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کریں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے''۔ ضحاک نے امیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یزید اس موقعہ پر حوارین میں تھا۔ امیر کو بتایا گیا تو ضحاک نے اسے بلا بھیجا لیکن وہ اس وقت آیا جب امیر فوت ہو چکے تھے۔ یزید نے کہا۔

جاء البرید بقرطاس یحث بہ فاوجس القلب من قرطاسہ فزعا

قاصد ایک کاغذ لے کر آیا جس نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کاغذ سے دل میں خطرے کا کھٹکا پیدا ہو گیا۔

قلنا لک الویل ماذا فی صحیفتکم قالوا الخلیفۃ امسی مثبتا وجعا

ہم نے کہا تیرا بھلا نہ ہو، تمہارے خط میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ درد کی وجہ سے صاحب فراموش ہو گیا ہے۔

امیر معاویہ کا رنگ سفید تھا اور وہ حسین و جمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو ان کا اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا وہ ڈاڑھی کو وسمہ لگاتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی مثلاً ابن عباس، ابو سعید خدری، ابو الدرداء، جریر، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر، ابن زبیر وغیرہ۔ تابعین میں سے ابو سلمہ اور حمید عبدالرحمان کے بیٹے، عروہ، سالم، علقمہ بن وقاص، ابن سیرین اور قاسم بن محمد وغیرہ نے۔

امیر معاویہ سے مروی ہے کہ جب سے رسول کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کا یہ حکم اصحاب بدر اور اصحاب احد وغیرہ کے بارے میں ہے یعنی جب تک ان میں سے کوئی آدمی زندہ نہ ہو، لیکن میں آزاد کردہ غلاموں ان کی اولاد اور فتح مکہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۸۔ حضرت معاویہؓ بن صعصعہ

حضرت معاویہؓ بن صعصعہ التمیمی۔ بنو تمیم کے جو وفود حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک وفد میں یہ صاحب بھی شامل تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے حجروں کے باہر آ کر آپؐ کو گنواروں کی طرح آوازیں دینا شروع کر دی تھیں۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

۴۹۷۹۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ لکھا ہے۔ عاصم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے غزوۂ احد میں دیکھا کہ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلا رہی تھیں اور زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۰۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے انہیں اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ اسماعیلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ حیوۃ بن شریح نے جعفر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اکرمؐ نے نماز مغرب میں سورہ حم جس میں دخان کا ذکر ہے تلاوت فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۱۔ حضرت معاویہؓ بن عیاض

حضرت معاویہؓ بن عیاض الکندی۔ بقول جعفر انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اہل شام نے ان سے حدیث سنی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۲۔ حضرت معاویہؓ بن قزمل

حضرت معاویہؓ بن قزمل المحاربی۔ صحابی ہیں۔ مودع بن حبان نے ان سے روایت کی کہ وہ شام کی جنگوں میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ایک گرجا فتح ہوا اور ہم اندر داخل ہوئے تو ہم نے السلام علیکم کہا ایک پادری آیا اور کہنے لگا یہ پاکیزہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔ معاویہ کے دوستوں کا خیال تھا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۳۔ حضرت معاویہؓ لیثی

حضرت معاویہؓ اللیثی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم، احمد بن فرات اور یونس بن حبیب نے ابوداؤد سے انہوں نے عمران القطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن عاصم سے انہوں نے معاویہ لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں تو ملک پر قحط طاری ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے رزق عطا کرتا ہے۔ اس پر کچھ لوگ منکر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں دیوتا نے بارش برسائی ہے۔ تینوں نے

کا ذکر کیا ہے۔
ابوعمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے کے مطابق معاویہ بن حیدہ اور معاویہ لیثی ایک ہیں، لیکن ابوحاتم لیثی کہتے ہیں کہ دونوں
آدمی ہیں اور ان کی مذکورہ بالا حدیث کے اسناد میں اسی طرح گڑبڑ ہے، لیکن ابوحاتم حق پر ہے، کیونکہ معاویہ بن حیدہ قشیری،
بن غیلان سے ہیں اور معاویہ لیثی بنوکنانہ سے ہیں۔ اس لئے حیرت ہے کہ امام بخاری کو یہ اشتباہ کیسے ہوا۔ واللہ علم۔

۴۹۸۔حضرت معاویہؓ بن محصن

حضرت معاویہؓ بن محصن بن علس کندی ابوشجرہ۔ ہم ان کا ذکر کنیتوں کے تحت کریں گے۔

۴۹۸۔حضرت معاویہؓ بن معاویہ

حضرت معاویہؓ بن معاویہ المزنی۔ بعض نے انہیں لیثی شمار کیا ہے مگر ابوعمر انہیں معاویہ بن مقرن المزنی گردانتے ہیں اور
درست ہے، انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔
ان کی حدیث کو محبوب بن بلال مزنی نے ابن ابی میمونہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی
علیہ وسلم بہ مقام تبوک خیمہ زن تھے کہ جبریل آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! معاویہ مزنی مدینے میں فوت ہو گئے ہیں۔
یے ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ جبریل نے اپنے پر زمین پر مارے۔ چنانچہ نہ تو کوئی درخت اور نہ ٹیلہ رہا اور ساری زمین
ار ہوگئی۔ پھر ان کی چارپائی ہوا میں بلند کی گئی اور حضور کی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ آپؐ نے نماز جنازہ ادا کی۔ آپؐ کے
ے ایک ایک ہزار فرشتوں کی دو صفیں تھیں۔ ایک روایت میں فی صف ساٹھ ہزار فرشتے مذکور ہیں۔ حضور نے جبریل علیہ
لام سے دریافت کیا یہ مقام اسے کیسے حاصل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے سورۂ قل ھواللہ احد سے بڑا لگاؤ
۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس کا ورد جاری رکھتے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان احادیث کی سند قوی نہیں۔ البتہ قل ھواللہ احد کے
ئل سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔
ساٹھ ہزار فرشتوں کی روایت یوں ہے۔ یزید بن ہارون نے علاء ابومحمد ثقفی سے، انہوں نے انس بن مالک سے ان سے
ویہ لیثی نے بیان کیا۔ نیز بقیہ بن ولید نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے اسی طرح روایت کی ہے۔ معاویہ بن
رن المزنی اور ان کے بھائی نعمان، سوید و معقل یہ سات بھائی ہیں اور سب کا شمار بہترین صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ
ویہ کے بارے میں مجھے وہی کچھ معلوم ہے جس کا ذکر کر چکا ہوں۔

۴۹۸۔حضرت معاویہؓ بن نفیع

حضرت معاویہؓ بن نفیع۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث، جسے البکری نے معاویہ بن نفیع سے روایت کیا
ے موقوف ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم عید کے دن اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا
ے۔

۴۹۸۷۔حضرت معاویہؓ بن نوفل

حضرت معاویہؓ بن نوفل دیلمی۔طبرانی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔عبدالرزاق نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے مال اور اہل وعیال کا کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی سے عصر کی نماز قضاء ہو جائے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۸۸۔حضرت معاویہؓ ہذلی

حضرت معاویہؓ ہذلی۔غیر منسوب ہیں،اور ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابوالمعالی نصر اللہ بن سلامہ الہیتی نے ابوالفضل محمد بن عمر ارموی سے انہوں نے ابوجعفر بن مسلمہ سے انہوں نے ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے،انہوں نے ابوبکر جعفر بن محمد فریابی سے،انہوں نے تمیم بن منتصر سے،انہوں نے یزید بن ہارون سے،انہوں نے جریر بن عثمان سے،انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے معاویہ ہذلی سے،جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے حضور سے روایت کی فرمایا منافق نماز ادا کرتا ہے،لیکن خدا اس کی کی تکذیب کرتا ہے وہ روزہ رکھتا ہے اور جہاد کرتا ہے مگر خدا اس کی تکذیب کرتا۔وہ مقاتلہ کرتا اور مارا جاتا ہے اور خدا اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۹۔حضرت معبدؓ بن اکثم

حضرت معبدؓ بن اکثم الخزاعی الکعبی۔ہم اکثم بن ابی الجون کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر چکے ہیں۔جابر کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت بیان کی آپؐ نے فرمایا کہ شب معراج کو مجھے جہنم دکھایا گیا اس میں زیادہ تعداد ان عورتوں کی تھی کہ جنہیں امین راز بنایا گیا مگر انہوں نے راز افشا کر دیا۔اگر ان سے کوئی بات پوچھی گئی تو انہوں نے اخفا سے کام لیا اور اگر انہیں کوئی چیز دی گئی تو انہیں شکر ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔

اسی طرح میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس کے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے اور معبد بن اکثم اس سے بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔اس نے دریافت کیا یارسول اللہ،کیا اسے آدمی کو بھی جو اس سے ملتا جلتا ہے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے حضورؐ نے فرمایا نہیں،تو مسلمان وہ کافر تھا۔یہ وہ آدمی ہے جس نے اول از ہمہ عربوں کو بت پرستی پر اکسایا۔طفیل بن ابی بن کعب سے تیز ابوہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔حضرت معبدؓ الجذامی

حضرت معبدؓ الجذامی۔طبرانی نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یزداذ الثوری سے، انہوں نے حسن بن حماد البجلی سجادہ سے،انہوں نے یحییٰ بن سعید اموی سے،انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے حمید بن

دومان سے انہوں نے بجہ بن زید سے انہوں نے عمیر بن معبد الجذ امی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رفاعہ بن زید جذامی حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے رفاعہ بن زید کو یہ فرمان دے کر اسے اپنی قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان میں شامل ہیں یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں خدا اور رسول کی طرف بلائیں۔ جو ایمان لے آیا وہ خدائی گروہ میں شامل ہو گیا اور جس نے انکار کیا، سے صرف دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔ حضرت معبدؓ بن خالد

حضرت معبدؓ بن خالد الجہنی۔ ان کی کنیت ابو روعہ تھی، واقدی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور ان چار آدمیوں میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کے علم فتح مکہ کے دن اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۷۲ ہجری میں ہوئی۔ جب ان کی عمر ۸۰ برس سے کچھ زیادہ تھی تو انہوں نے سکونت صحرا میں رکھی ہوئی تھی۔

ابو احمد حاکم کنیتوں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ معبد بن خالد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کی وفات ۸۰ برس کی عمر میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے انکی کنیت عمر اور وفات کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کی تائید کی ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے مطابق یہ صاحب وہ معبد بن خالد نہیں جنہوں نے اول از ہمہ بصرے میں قدر کے بارے میں گفتگو کی تھی۔ نیز ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ معبد الجہنی کس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ خالد کے بیٹے نہیں ہیں۔ بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ وہی ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۱۔ حضرت معبدؓ الخزاعی

حضرت معبدؓ الخزاعی۔ یہ وہی صاحب جنہوں نے ابوسفیان کو غزوۂ احد کے موقع پر دوبارہ مدینے پر حملہ آور ہونے سے روکا تھا۔

عبداللہ بن عمر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے یہ روایت سنی کہ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے بیان کیا کہ معبد الخزاعی حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے، جب آپ حمراء الاسد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بنو خزاعہ کے وہ تمام افراد جو مسلمان ہو گئے اور جو ابھی مشرک تھے وہ سب حضورؐ کے خیر خواہ تھے۔ ان کا میلان حضورؐ کی طرف تھا اور وہ آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے۔ معبد جو ابھی تک مشرک تھے، حضورؐ سے کہنے لگے "اے محمد (ﷺ) جو تکلیف آپؐ کے صحابہ کو پیش آئی بخدا ہمیں اس سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ سے اس بات میں درگزر کرے۔ حضورؐ ابھی وہیں قیام پذیر تھے کہ انہوں نے اپنی راہ لی۔ وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ابوسفیان سے سامنا ہوا وہ روحاء کے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا اور واپس ہو کر حضور اکرمؐ اور صحابہ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا جناب معبد کو دیکھ کر کہنے لگا ہم نے مسلمانوں کی سپاہ اور ان کمانداروں کی خوب خبر لی، لیکن ہمیں پوری طرح انہیں تہس نہس کر دینا چاہیے تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم واپس ہو کر ان پر حملہ آور ہوں تا کہ جو کچھ ہماری دستبرد سے بچ گیا ہے، سے ٹھکانے لگا دیں۔ جناب معبد نے کہا "ابوسفیان! میں اسی راستے سے آ رہا ہوں میں نے محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پوری تیاری کی

حالت میں دیکھا ہے۔ اس کے جو ساتھی شریک جنگ نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی کافی نفری اسلامی لشکر میں شامل ہو گئی ہے۔ میں نے ان میں جو انتقامی جوش وخروش دیکھا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ارادے بڑے خطرناک ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر ٹکراؤ کی نوبت آ گئی تو تمہارا کیا حشر ہو گا"۔

ابوسفیان نے سن کر کہا "افسوس ہے تجھ پر تو کیا کہہ کہا ہے" معبد نے کہا "اگر تم نے فوراً یہاں سے کوچ نہ کیا تو تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کے گھوڑوں کی پیشانیاں اور گردنیں تمہارے سامنے آ جائیں گی۔ دوبارہ حملہ آور ہونے کا خیال جانے دو اور اپنی جانیں بچاؤ میں نے مسلمانوں کی تیاری کو دیکھ کر چند اشعار کہے ہیں۔ اگر کہو تو سنا دوں"۔

كادت تهد من الاصوات راحلتى اذ سالت الارض بالجرد الا بابيل

قریب تھا کہ میری سواری آوازوں سے گھبرا اٹھتی۔ جب زمین پر بے بال گھوڑوں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔

تردى باسد كرام لا تنابلة عند اللقاء ولا خرق معازيل

بہادر اور معزز سردار گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے۔ جو لڑائی میں نہ کمزور تھے اور نہ احمق اور بزدل تھے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ اور اشعار بھی تھے۔ ابوسفیان نے شاعر کی تعریف کی۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۳۔ حضرت معبدؓ بن زہیر

حضرت معبدؓ بن زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ المخزومی۔ وہ ام سلمہ کے بھتیجے ہیں۔ جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی مگر صحبت نہ میسر ہو سکی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۴۔ حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری

حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری۔ اس سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۵۔ حضرت معبدؓ بن صبیح

حضرت معبدؓ بن صبیح بصری۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی ابوموسیٰ نے کتابتہً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن علان سے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے ابوحنیفہ سے انہوں نے منصور بن زاذان سے انہوں نے حسن عن معبد سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ اس اثنا میں ایک اندھا آیا اور وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔ اس سے کئی لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب حضورؐ نے نماز ختم کی تو فرمایا تم میں سے جو شخص قہقہہ مار کر ہنسا ہے اسے چاہیے کہ از سر نو وضو کر کے نماز پھر سے ادا کرے۔

اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے، انہوں نے معبد بن صبیح سے اور مکی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی سے روایت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ جناب معبد نے حضور اکرمؐ کو اس وقت دیکھا جب وہ چھوٹے تھے اور حضورؐ نے ہجرت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب معبد نے جابر سے بھی یہ روایت نقل کی کہ

جب رسول اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو دونوں حضرت ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے حضورؐ نے جناب معبد کو جو اس وقت چھوٹے سے تھے، بلایا اور کہا اس بکری کو ادھر لے آؤ اور کوئی برتن بھی۔ اس بچے نے کہا کہ یہ بکری دودھ دینے والی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لے تو آؤ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ وہ آرام سے کھڑی ہوگئی تھنوں میں دودھ اتر آیا آپ نے دوہا پھر خود بھی پیا اور ابوبکر، عامر اور معبد بن ابی معبد کو بھی پلایا، پھر بکری کو چھوڑ دیا۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ حدیث ضحک فی الصلوۃ کے بعد اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے بکری والی حدیث روایت کی۔ معبد بن صبیح کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے معبد بن ابی معبد کا ذکر کیا ہے اور ان سے حدیث ''ضحک فی الصلوٰۃ'' بیان کی ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ معبد بن ابی معبد اور معبد بن صبیح ایک ہی آدمی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اس لئے اس کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ابوموسیٰ نے ان کے باپ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۶۔ حضرت معبدؓ بن عباد

حضرت معبدؓ بن عباد بن قشیر (تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے) ابن کلبی نے معبد بن عبادہ بن فلاں (ابن کلبی کو اس کا نام معلوم نہیں ہوسکا) ابن فدم بن سالم بن مالک بن سالم الحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ ابوحمیضہ کنیت تھی۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے بنو جزء بن عدی بن مالک اور ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر سے روایت کی ہے۔ تینوں نے اسکی تخریج کی ہے۔ ابوعمر اس لفظ کو خمیصہ اور ابن اسحاق حمیضہ پڑھتے ہیں۔ امیر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے۔ ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر بن قدم بن اسلم بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے لکھا ہے کہ معبد بن عباد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ اسی طرح یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قداح نے ان کی کنیت تو ابوحمیضہ ہی لکھی ہے، لیکن سلسلہ نسب میں اختلاف کیا ہے اور معبد بن عمارہ لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے۔ واقدی نے ان کا سلسلہ نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے مگر کنیت ابوخمیصہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۷۔ حضرت معبدؓ بن عباس

حضرت معبدؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے۔ وہ آپؐ کے عہد میں پیدا ہوئے مگر انہیں حضور اکرمؐ کے بارے میں کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ ان کی والدہ ام الفضل بنت حارث تھیں۔ یہ صاحب حضرت عثمان کے عہد خلافت میں افریقہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی فوج کے کمانڈر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۸۔ حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن

حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعۃ بن حارثہ بن حارث الانصاری حارثی۔ غزوہ احد میں مع اپنے بیٹے تمیم بن معبد کے شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۹۔ حضرت معبدؓ قرشی

حضرت معبدؓ القرشی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ابوموسیٰ کہتے ہیں) انہوں نے ابوطالب کوشیدی سے، انہوں نے ابوبکر بن ربذہ سے، ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم دبری سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل یعنی ابن یونس سے، انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے معبد القرشی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ قدید میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا آیا آج تم نے کچھ کھایا ہے؟ اس نے عرض کیا کھایا تو کچھ نہیں لیکن پانی ضرور پیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آج یوم عاشورہ ہے۔ اس لئے اب کچھ نہ کھانا اور باقی وقت کے لئے روزہ رکھ لینا۔ اسی طرح تمہارے آگے پیچھے جو لوگ ہیں، انہیں بھی کہنا کہ وہ روزہ رکھ لیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۰۔ حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر

حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر اور ایک روایت میں معبد بن وہب بن قیس بن صخر آیا ہے۔ ایک اور روایت میں معبد بن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ انصاری السلمی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدران کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا۔ اس روایت کی رو سے معبد غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۱۔ حضرت معبدؓ بن مخرمہ

حضرت معبدؓ بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۲۔ حضرت معبدؓ بن مسعود

حضرت معبدؓ بن مسعود السلمی البہزی۔ ان کے بھائیوں کے نام مجالد اور مجاشع تھے۔ معبد کی حدیث، مجالد کی حدیث کی طرح ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابوعثمان نہدی نے مجاشع سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بعد از فتح مکہ اپنے بھائی معبد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بڑے بھائی معبد کو آپؐ سے ہجرت پر بیعت کرانے لایا ہوں فرمایا ہجرت تو فتح مکہ کے بعد ختم ہو چکی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کس امر پر آپ سے بیعت ہو سکتی ہے۔ فرمایا ایمان، اور جہاد پر۔ میں نے معبد سے اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ مجاشع سے عمر میں بڑے تھے۔ کہنے لگے حضورؐ نے صحیح فرمایا ہے۔

مجاشع سے ایک اور بات مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بھائی ابی معبد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالد کی کنیت ابو معبد تھی، لیکن ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مجاشع اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہی بات کہی تھی جو آپ بعد از فتح مکہ آنے والوں سے فرمایا کرتے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۳۔ حضرت معبدؓ بن میسرۃ

حضرت معبدؓ بن میسرۃ السلمی۔ اس میں کچھ شبہ ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۰۰۴۔ حضرت معبدؓ بن نباتہ

حضرت معبدؓ بن نباتہ۔ ان کا تعلق بنو غنم بن دودان سے تھا۔ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ابو غنم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالا جماع حضور اکرم کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی جن میں معبد بن نباتہ بھی تھے۔ ابو نعیم نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ان کا نام منقذ بن نباتہ ہے۔ متاخرین میں ابن مندہ کا قول ہے کہ معبد سے مراد منقذ بن نباتہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۵۔ حضرت معبدؓ بن وہب

حضرت معبدؓ بن وہب العبدی۔ یہ بنو عبد القیس سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بریرہ بنت زمعہ سے جوام المومنین سودہ کی بہن تھیں بیاہے گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے مصروف پیکار تھے۔ حضور نے سن کر فرمایا۔ مجھے بنو عبد القیس کے جوانوں پر رحم آتا ہے لیکن وہ خدا کی زمین میں اس کے شیر ہیں۔ اس حدیث کو طالب بن حجیر نے ہود العصری سے انہوں نے معبد سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۶۔ حضرت معبدؓ بن ہوذۃ

حضرت معبدؓ بن ہوذۃ الانصاری۔ ابو احمد نے باسنادہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے انہوں نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معبد بن ہوذہ کی دادی سے سنا کہ حضور اکرمؐ سوتے وقت صاف خوشبو دار اور پاکیزہ سرمے کے استعمال کی تاکید فرماتے تھے۔ نیز آپ نے روزہ دار کو اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۷۔ حضرت معتبؓ بن عمرو

حضرت معتبؓ بن عمرو اسلمی۔ ابو مروان ان کی کنیت تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عطا نے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ماعز وہاں آ گئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ یہ امیر کا قول ہے۔

۵۰۰۸۔ حضرت معتبؓ بن حمراء

حضرت معتبؓ بن حمراء۔ ان کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو الخزاعی السلولی۔ بنومخزوم کے حلیف تھے اور عرف ابن الحمراء تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے اسحاق سے (بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از حلفائے بنومخزوم) انہوں نے معتب بن عوف بن عامر بن عامر بن فضل بن عفیف سے (اور یہ وہ آدمی ہیں جسے عیہامہ بن کلیب بن سلول بن کعب بن خزاعہ کہا جاتا ہے) اسی اسناد سے از ابن اسحاق مروی ہے کہ یہ بنومخزوم بن نقط و معتب بن عوف بن عامر سے تھے جو بنوخزاعہ سے ان کے حلیف تھے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ حضورؐ نے ان میں اور ثعلبہ بن حاطب الانصاری کے درمیان مواخات قائم کر دی تھی۔ انہوں نے ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کی عمر اس وقت ۷۸ برس تھی۔ طبری کی رائے ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس تھی مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص غزوۂ بدر میں شریک ہو۔ اگر طبری کی بات درست تسلیم کی جائے تو اس وقت ان کی عمر تین برس ہونی چاہئے اور یہ غلط ہے اس لئے پہلی روایت درست ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۹۔ حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس

حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ یہ انصار کے بنوظفر کے حلیف تھے۔ ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے انہیں غزوۂ بدر کے شرکاء میں شامل کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۰۔ حضرت معتبؓ بن قشیر

حضرت معتبؓ بن قشیر۔ ایک روایت میں معتب بن بشیر بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی آیا ہے۔ بیعت عقبہ میں اور بدر اور احد میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انصار کے بنوضبیعہ بن زید اور معتب بن فلاں بن ملیل غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ لاولد تھے۔ یونس کی روایت میں اسی طرح ہے۔ اس نے ان کے والد کا نام نہیں لکھا۔ بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے روایت کی اور ان کے والد کا نام قشیر لکھا ہے۔ اسی اسناد سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان سے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی بخدا میں نے ایسا محسوس کیا گویا مجھ پر نیند نے غلبہ پالیا ہے۔ میں خواب دیکھ رہا ہوں اور معتب بن قشیر کو یہ کہتے سن رہا ہوں لو کان لنا من الامر شیئی ما قتلنا ھاھنا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۱۔ حضرت معتبؓ بن ابی لہب

حضرت معتبؓ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم، قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب

...ن امیہ تھی جسے قرآن نے حمالۃ الحطب کہا ہے جوابوسفیان کی بہن تھی۔

جب مکہ فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے حضرت عباس سے دریافت فرمایا کہ آپ کے بھتیجے عتبہ اور معتب دکھائی نہیں دیئے۔ انہوں ...ن نے کہا یارسول اللہ! مشرکین قریش کی طرح وہ بھی آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ فرمایا آپ انہیں بلالائیں۔ حضرت عباس سوار ہوکر گئے ...ر انہیں عرفہ سے بلالائے۔ حضور نے انہیں دعوت اسلام دی جوانہوں نے قبول کرلی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ عتبہ اور معتب دونوں غزوۂ حنین میں شریک تھے، چنانچہ معرکہ حنین میں معتب کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ یہ ...سلام میں ثابت قدم رہے۔ ان کی اولاد سے قاسم بن عباس بن محمد بن معتب تھے۔ ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے اور ...ن کے بیٹے عباس بن قائم قدید کے معرکے میں مارے گئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱... حضرت معتمرؓ (ابوحنش)

حضرت معتمرؓ۔ ان کی کنیت ابوحنش تھی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازتاً حسن سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں انہیں ابوغالب نے انہیں ابوبکر نے، انہیں ابو ...قاسم سلیمان بن احمد نے، انہیں ابویزید قراطیسی نے انہیں نجاح بن ابراہیم ازرق نے انہیں صالح بن عمر واسطی نے اسماعیل بن ...ش بن معتمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے تھے کہ ایک عورت آگ ...ی انگیٹھی لئے آئی۔ حضور اکرمؐ نے اسے سختی سے منع کیا اور وہ واپس چلی گئی۔

۵۰۱۲۔ حضرت معدؓ بن ذہل

حضرت معدؓ بن ذہل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے لاحق بن معد نے ان سے روایت کی ہے۔ ...وموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۴۔ حضرت معدانؓ ابوالخیر

حضرت معدانؓ ابوالخیر۔ ان کا نام جفشیش تھا۔ ان کا ترجمہ باب جیم، حا اور خا میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ...ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۵۔ حضرت معدانؓ ابوخالد

حضرت معدانؓ۔ ابوخالد ان کی کنیت کی تھی۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ...ہوئی۔

ابوموسیٰ نے اجازتاً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ انہیں حسن نے، انہیں احمد نے، ان دونوں کو ...سلیمان بن احمد نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن شعیب رجانی نے انہیں محمد بن معمر البحرانی سے، انہیں روح بن عبادہ نے انہیں جریج ...عن زیاد نے انہیں خالد بن معدان نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے، اس لئے نرمی اور

مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاج آدمی کو اس طرح اعانت کرتا ہے کہ سخت مزاج آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو مناسب مقامات پر رات بسر کرو اور اگر زمین پر قحط پڑا ہوا ہے تو اس کے دفعیہ کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ زمین رات کے وقت ایسی چیزوں کو چھپاتی ہے جو دن کے وقت نہیں چھپاتی اور تم راستوں پر آرام کرنے کو مت ٹھہرو۔ کیونکہ چوپاؤں کی گزرگاہ اور حشرات الارض کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۶۔ حضرت معدی کربؓ بن حارث بن

حضرت معدی کربؓ بن حارث بن لحی بن شرحبیل بن حارث الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۱۷۔ حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ

حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ۔ ابورمثہ ان کی کنیت ہے۔ یحییٰ بن مندہ نے ابوالعباس احمد بن حسن نصیری حاکم ابوعبداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ اوروں کا بھی یہی خیال ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۸۔ حضرت معدی کربؓ بن شراجیل

حضرت معدی کربؓ بن شراجیل بن شیطان بن خدیج بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔ ابوموسی نے تخریج کی ہے۔

۵۰۱۹۔ حضرت معدی کربؓ بن قیس

حضرت معدی کربؓ بن قیس۔ ان کا عرف اشعث الکندی تھا۔ ہم اس سے پہلے ان کا ذکر اشعث مستوفی اور ان کے بھائی سیف کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۲۰۔ حضرت معدی کربؓ ہمدانی

حضرت معدی کربؓ۔ الہمدانی۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ فضل بن علاء کوفی سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے صحابہ سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو از حد پریشان ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کسی شریف عورت سے شادی کرلو۔ اس نے اس نصیحت پر عمل کیا اور پریشانی جاتی رہی۔

۵۰۲۱۔ حضرت معدی کربؓ

حضرت معدی کربؓ۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز عسکری یعنی علی بن سعید اور جعفر المستغفری نے عمر بن موسیٰ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو آزاد کیا یا طلاق

ں اور بعد میں استثنا کا ذکر کر دیا تو اس کے استثنا کو قبول کر لیا جائے گا۔ عسکری نے یحییٰ بن عبد الاعظم سے روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ
قول ہے کہ یہ صاحب مقدام بن معدی کرب ہیں، لیکن میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ صاحب اور ان سے پیشتر مذکور آدمی دونوں
ب ہیں یا نہیں واللہ اعلم۔

۵۰۲ ۔حضرت معرضؓ بن علاط سلمی

حضرت معرضؓ بن علاط سلمی۔ حجاج بن علاط کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے ان کی
لدہ ام شیبہ بنت طلحہ تھیں۔ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے ابو عمر کی یہی رائے ہے ارباب سیر و تاریخ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ن مبارک نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کے بھائی حجاج نے ان کی موت پر
یل کا شعر کہا۔

ولم اریوما کان اکثر ساعیا بکف شمال فارقتها یمینها

میں نے کوئی ایسا دن نہیں دیکھا جس میں اس نے بائیں ہاتھ سے بغیر دائیں کے اتنی محنت کی ہو۔
ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جناب حجاج بن علاط نے حضرت علیؓ کی مدح میں کئی اشعار کہے ہیں۔

۵۰۲۳ ۔حضرت معرضؓ بن معیقیب

حضرت معرضؓ بن معیقیب یمامی۔ شاصویہ بن عبید ابو محمد یمامی نے ان سے حدیث روایت کی ہے، شاصویہ نے معرض بن
بداللہ بن معرض بن معیقیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔
کہ میں ایک مکان میں داخل ہوئے۔ وہاں حضور اکرمؐ موجود تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس سے
جیب تر جو چیز مشاہدہ کی وہ یہ تھی کہ اہل یمامہ کا ایک آدمی ایک بچے کو کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا۔ حضور اکرمؐ نے اس بچے سے
ریافت کیا۔ کیا تم (حدیث اس لیے مخدوش ہے کہ حضورؐ کو بچے سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مترجم) جانتے ہو کہ میں کون
وں۔ بچے نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا تو نے درست کہا۔ اللہ تجھے برکت دے اس کے بعد وہ بچہ جوانی تک
خاموش رہا۔ لوگ اسے مبارک الیمامہ کہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۴ ۔حضرت معضدؓ بن یزید

حضرت معضدؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ اہل کوفہ سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت عثمان کے
عہد میں آذربائیجان میں مارے گئے تھے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۵ ۔حضرت معقلؓ بن خلید

حضرت معقلؓ بن خلید۔ ایک روایت میں خویلد ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی یہ حجازی ہیں۔
ابن ابی ذئب نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے روایت کی کہ ابو سفیان اور معقل بن خویلد کے درمیان مخاصمت تھی۔ جنگ حنین

میں دونوں میں ایک آدمی کے ہتھیاروں کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ جب حضور اکرمؐ کو علم ہوا تو آپ نے معقل سے مخاطب ہو کر فرمایا معقل! قریش کی مخاصمت سے بچ کر رہو تو بہتر ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۶۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر

حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان الاشجعی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ بعض روایات میں ابو زید ابو سنان اور ابو محمد بھی آئی ہے۔ فتح مکہ میں موجود تھے۔ مدینہ آ گئے اور پھر یہیں رہ گئے۔ فاضل اور متقی آدمی تھے۔ انہوں ہی نے بروع بنت واشق کی حدیث بیان کی۔

اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ ایسے آدمی سے کتنا مہر وصول کیا جائے گا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا اور اس سے زن شوئی تعلقات بھی قائم نہ کئے اور وہ مر گیا۔ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہ اس پر مہر مثل کی ادائیگی فرض ہوگی جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی اور اسے میراث میں بھی حصہ ملے گا۔ اس پر معقل بن سنان اشجعی اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کا معاملہ بالکل ایسا ہی تھا جس کے بارے میں حضور اکرمؐ نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا کہ آپ نے دیا ہے۔ اس سے ابن مسعود خوش ہوئے۔

جناب معقل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے انکار کر دیا تھا چنانچہ مسلم بن عقبہ مری نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ جب ایام حرہ میں اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تھے۔ مقتولین میں فضل بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب' ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و ابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ و یعقوب بن طلحہ بن عبیداللہ و عبداللہ بن زید بن عاصم وغیرہم شامل تھے اور جناب معقل مہاجرین کے سردار تھے

الا تلکم الانصار تبکی سراتھا   واشجع تبکی معقل بن سنان

اے انصار! کیا تم اپنے سرداروں کو رو رہے ہو حالانکہ ان میں سب سے بہادر آدمی جس پر ہمیں رونا چاہئے معقل بن سنان ہے۔

جناب معقل سے اہل کوفہ میں سے علقمہ، مسروق اور شعبی نے روایت کی ہے ان کے علاوہ حسن بصری اور اہل مدینہ کے گروہ نے بھی اس سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۷۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ

حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ بن سامان بن نعمان بن صبیح بن مازن ابن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزنی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد مزینہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے رہے۔ آپؐ نے انہیں زمین کا ٹکڑا بصورتِ جاگیر عطا کیا تھا۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۸۔ حضرت معقلؓ بن مقرن

حضرت معقلؓ بن مقرن المزنی۔ ہم ان کا سلسلہ نسب ان کے بھائی سوید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ لوگ سات بھائی تھے اور سب نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ عرب میں اور کسی کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ واقدی اور ابن نمیر کا یہی قول ہے، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوعمر نے واقدی اور ابن نمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ نیز ابوعمر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بنو حارثہ بن ہند اسلمی آٹھ بھائی تھے جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اس کا ذکر ہند بن حارثہ کے ترجمے میں آیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۹۔ حضرت معقلؓ بن منذر

حضرت معقلؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری سلمی۔ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق نے انصاری شرکائے بدر کے سلسلے میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب اور معقل بن منذر بن سرح کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۰۳۰۔ حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی

حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی۔ ایک روایت میں معقل بن ابی معقل اور معقل بن ام معقل بھی آیا ہے لیکن آدمی ایک ہی ہے مدنی ہے۔ ان سے ابوسلمہ ابوزید اور ام معقل نے روایت کی ہے۔

عمرو بن ابی عمرو نے ابوزید سے انہوں نے معقل بن ابی الہیثم اسدی سے جو ان کے حلیف تھے، اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بول اور پاخانہ کرتے وقت کعبے کا رخ کرنے سے منع فرمایا۔ نیز ان سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج جتنا ہے یہ امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۱۔ حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ

حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن لائی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر المزنی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ، ابویسار یا ابوعلی تھی۔ عثمان اور اوس کو جو عمرو کے بیٹے تھے مزینہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ماں مزینہ سے منسوب تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی تھی کہ ہم میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے۔ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور بصرہ کی نہر معقل کی طرف منسوب ہے۔ یہ صاحب بصرہ ہی میں امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ایک روایت میں یزید کا عہد مذکور ہے۔ ان سے عمرو بن میمون الاودی، ابوعثمان نہدی اور حسن بصری نے روایت کی اور ان سے کئی احادیث مذکور ہیں۔

عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابوعمر جعفر بن احمد القاری سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے

عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی سے انہوں نے محمد بن عبدوس سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی مرض موت میں عیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی میری زندگی کے کچھ دن باقی ہیں تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا نے لوگوں پر حکومت دی ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ رعیت اس کے ہاتھوں نالاں ہو' اسے جنت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۲۔ حضرت معلیؓ بن لوذان

حضرت معلیؓ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب ابن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن مالک بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۳۳۔ حضرت معمرؓ انصاری

حضرت معمرؓ انصاری۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے معمر انصاری سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے علم دین ثواب کے لئے حاصل کیا اور پھر اس نے اس سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دی گئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابن شاہین سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ہے۔ اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی۔

۵۰۳۴۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس

حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو سہم بن عمرو بن ہصیص و معمر بن حارث بن قیس روایت کی۔ ابن اثیر نے ان کے بھائیوں کا ذکر جو بنو تمیم سے تھے مناسب ابواب میں کر دیا ہے، ابن کلبی نے معبد بن حارث کو انہی میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۵۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر

حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ یہ حاطب اور حطاب کے بھائی تھے اور ان کی ماں قتیلہ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون تھی۔ حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں آنے سے پیشتر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینے کو ہجرت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور معاذ بن عفراء کے درمیان مواخات قائم کر دی بدر اور احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو جمح و معمر بن حارث روایت کی۔ یہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۶۔ حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید

حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید بن حارث انصاری۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ غسانی نے واقدی سے روایت کی ہے۔

۵۰۳۷۔ حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید

حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابوطوالہ کے دادا اور عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب الواقدی کا قول ہے۔ بیعت رضوان اور بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے ابوموسیٰ کے ساتھ بصرہ روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۸۔ حضرت معمرؓ (والد ابوخزامہ سعدی)

حضرت معمرؓ۔ ابوخزامہ سعدی کے والد تھے ایک روایت میں ان کا نام یعمر مذکور ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں ابو خزامہ بن معمر السعدی سعد ہذیم قضاعی لکھا ہے۔ نیز بیان کیا ہے کہ ابوصالح نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! ہم بعض اوقات کسی تکلیف کے ازالے کے لئے منتر جنتر سے، کبھی بیماری کے لئے دوا سے اور مرض سے بچاؤ کے لئے پرہیز سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان معاملات میں بھی قدرت خداوندی کو دخل ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ اشیاء بھی تقدیر خدا میں شامل ہیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۹۔ حضرت معمرؓ بن ابی سرح

حضرت معمرؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر قرشی فہری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے بقول واقدی ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی۔ یہی قول ابومعشر کا ہے انہوں نے نام معمر بن ابوسرح بیان کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابن کلبی نے عمرو بن ابی سرح لکھا ہے۔ نیز ابن کلبی نے ان کا نسب ہلال بن مالک بن ضبہ لکھا ہے، یعنی اہیب کی جگہ ضبہ لکھ دیا ہے۔ ہم عمر کے ترجمے میں یہ امر بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۰۔ حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ

حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی عدوی۔ ابن المدینی نے یوں لکھا ہے معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلہ یہ وہی شخص ہیں جو معمر بن ابی معمر کہلاتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔ ان کی ہجرت مدینہ رکی رہی اور یہ حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر وارد مدینہ ہوئے تھے۔ انہیں نے لمبی عمر پائی مدنی کہلاتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں انہوں نے حضور اکرمؐ کے سر کے بال صاف کئے تھے۔ ان سے سعید بن مسیب اور بشر بن سعید نے روایت کی ہے۔

اسماعیل وابراہیم بن محمد نے باسناد ہما تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن نھلہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ میں نے سعید سے کہا کہ تم ذخیرہ اندوزی کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ تینوں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۱۔ حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو

حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ بھی حضورؐ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۲۔ حضرت معمرؓ بن کلاب

حضرت معمرؓ بن کلاب الزمانی یہ وہ صاحب ہیں جو مسیلمہ کذاب کو وعظ ونصیحت کرتے تھے اور اسے قابل اعتراض سرگرمیوں سے منع کرتے تھے۔ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۰۴۳۔ حضرت معمرؓ

حضرت معمرؓ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن جحش سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ معمر کے پاس سے گزرے دیکھا کہ دونوں رانیں ننگی کیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا معمر! اپنی رانیں ڈھانپ لو کہ جسم کا یہ حصہ بھی شرمگاہ میں شامل ہے۔ ابن شاہین کہتے ہیں یہ حدیث جرہد کہلاتی ہیں۔ اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۰۴۴۔ حضرت معنؓ بن حاجر

حضرت معنؓ بن حاجر۔ یہ صاحب اور ان کے بھائی طریفہ بن حاجر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ارتداد کی مہم میں شریک تھے۔ ہم ان کے بھائی کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۵۔ حضرت معنؓ بن عدی بن حد

حضرت معنؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ردم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلوی یہ عمرو بن عوف کے حلیف اور عاصم بن عدی کے بھائی تھے۔ تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ موجود رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوعمرو بن عوف اور معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ جوان کے حلیف تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوعبید بن زید بن مالک اور ان کے حلیفوں سے بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ سے جو روایت کی ہے۔

یہ صاحب لاولد تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور یزید بن خطاب میں رشتہ مواخات قائم کیا اور دونوں صاحب حضرت ابوبکر کی خلافت کے دور میں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔

مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو لوگ روتے تھے اور کہتے تھے ہم چاہتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات سے پہلے ہمیں موت آ جائے کیونکہ ہمیں ڈر تھا کہ حضور اکرمؐ کے بعد کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن معن بن عدی کہتے تھے کہ میں حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد اس لئے زندہ رہنا چاہتا تھا تا کہ میں حضورؐ کے بعد اسی طرح آپؐ کی تصدیق کروں جیسے آپ کی زندگی میں کی تھی۔

۵۰۴۶۔ حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید

حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید بن نافذ بن صہیبہ بن احرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ امیر معاویہ کے عہد میں یمن کے والی تھی۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۰۴۷۔ حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس

حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن رغب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ معن ان کے والد اور دادا حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی کنیت ابویزید تھی۔ یزید بن حبیب کا قول ہے کہ معن اپنے والد اور دادا کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے ابوعمر کہتے تھے کہ ان کی یا ان کے والد اور ان کے دادا کی شرکت کی روایت درست نہیں بلکہ اس سلسلے میں صحیح روایت ابوالجویریہ کی ہے جو ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عبدالاعلی بن حماد اور عبدالرحمان بن سلام وعدہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوالجویریہ سے انہوں نے معن بن زید سے روایت کی کہ انہوں نے اور ان کے والد اور دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی خستہ حالی کی شکایت کی تو آپؐ نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے نکاح کی خواہش کی تو آپؐ نے میرا نکاح کرا دیا۔ معن فتح دمشق میں موجود تھے۔ وہاں انہیں مکان بھی مل گیا تھا۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۸۔ حضرت معنؓ بن یزید

حضرت معنؓ بن یزید الخفاجی۔ خفاجہ سے مراد ابن عمرو بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عقبہ بن نافع انصاری سے مروی ہے کہ وہ ایک جنگی مہم میں عمر صائفہ کے ساتھ تھے اور معن بن یزید الخفاجی بھی ہمارے ساتھی تھے۔ جب ہم دشمن کے علاقے میں پہنچے تو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ اس پر معن بن یزید کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو! ہم بکریاں، کھانے کی چیزیں اور اسی طرح کی اور اشیاء تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جو چیز آپ کو پسند ہے وہ اٹھا لیجئے ہماری طرف سے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۹۔ حضرت معوذؓ بن عفراء

حضرت معوذؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا نسب معوذ بن حارث بن رفاعہ ہے۔ معاذ ان کے بھائی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ معوذ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ

سلسلہ شرکائے بدر لکھا ہے کہ بنو خزرج سے ابن حارثہ، عوف، معاذ اور معوذ بنو عفراء وغیرہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ شرکائے بدر میں عوف' معاذ اور معوذ موجود تھے۔ آخر الذکر نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خود بھی اس معرکے میں شہید ہو گئے تھے۔ لاولد تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۰۔ حضرت معوذؓ بن عمرو

حضرت معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن یزید بن حرام انصاری سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ ابو معشر اور واقدی کے مطابق معوذ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے، لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ احد میں موجود تھے۔

۵۰۵۱۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی

حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی۔ یہ سعید بن عاص بن امیہ کے حلیف تھے۔ بقول موسیٰ بن عقبہ یہ سعید بن عاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قدیم الاسلام تھے اور مکے سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مدینہ چلے گئے۔

عبید اللہ نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو امیہ ان کے حلفا اور معیقیب بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ یہ صاحب سعید بن عاص کی آل سے تھے اور ان کی اولاد تھی۔ معیقیب حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ آئے تھے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے پہنچے تھے اور حضور اکرمؐ ان دنوں خیبر میں تھے۔ ابن مندہ کے مطابق وہ بدر میں شریک تھے۔ رسول اکرم کی مہر ان کے پاس ہوتی تھی حضرت عمر نے انہیں بیت المال کا خازن مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ جذام میں مبتلا ہو گئے تھے اور حضرت عمر نے اطباء بلائے پھر اطبا کے علاج سے تندرست ہو گئے تھے۔

یہ وہی صاحب ہیں جن کے ہاتھ سے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں رسول کریمؐ کی انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی تھی۔ پھر وہ نہ ملی تھی اس سانحہ کے بعد مسلمانوں میں اختلاف رونما ہوا جو آج تک اسی طرح چلا جا رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ پر جو کچھ بیتی وہ تو اوراق تاریخ میں ثبت ہو چکا ہے۔ لوگ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری کے گم ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا اثر صرف شام تک محدود تھا لیکن حضور اکرمؐ کی خاتم کے گم ہونے سے مسلمانوں پر جو ادبار آیا ہے وہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے تمام شہروں میں اتفاق ختم ہو گیا خراسان کے اخری کنارے سے لیکر بلاد مغرب کے آخر تک۔

معیقیب نے رسول کریم سے روایت کی اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابی عیسیٰ ترمذی حسن بن حریث سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معیقیب سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر مجبوری ہو تو ایک بار چھو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کے بیٹے محمد سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی آگ کس پر حرام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا متواضع منکسر المزاج، شریف اور خوش اخلاق آدمی پر۔ معیقیب نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ۴۰ ہجری دورِ خلافت

حضرت علیؓ مذکور ہے۔ یہ صاحب اولاد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۲۔ حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی

حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی۔ ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی۔

شاصویہ بن عبید نے معرض بن عبداللہ بن معیقیب بن معرض یمامی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ اتفاقاً ایک مکان میں داخل ہوا حضور اکرمؐ وہاں موجود تھے۔ مجھے حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک ایسا دکھائی دیا جیسے چاند، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ معیقیب بن معرض الیمامی جسے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے شاصویہ بن عبید کی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ سراسر وہم ہے کیونکہ وہ شخص معرض بن معیقیب ہے نہ کہ معیقیب بن معرض۔ ابو نعیم نے معرض بن معیقیب کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے حقیقت حال کے جاننے کے لئے اس مقام کا مطالعہ کیا جائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابو بکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے شاصویہ بن عبید ابو محمد یمامی سے انہوں نے معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب یمامی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا معرض بن معیقیب سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ ایک دن میں مکے کے ایک گھر میں داخل ہوا وہاں اتفاقاً حضور اکرمؐ موجود تھے۔ مجھے آپ کا چہرہ ایسا معلوم ہوا گویا آپؐ چودھویں کا چاند تھے۔ وہاں میں نے اس سے بھی عجیب تر ایک چیز مشاہدہ کی۔ بنو یمامہ کا ایک آدمی نوزائیدہ بچے کو کپڑے میں لپیٹے کمرے میں داخل ہوا۔ حضور نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے بچے! میں کون ہوں۔ بچے نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک ہے۔ اس کے بعد اس بچے سے کسی نے گفتگو نہ سنی تا آنکہ وہ جوان ہو گیا۔ لوگ اسے بنو یمامہ کا مبارک بچہ کہتے ہیں۔ اس سے ابو نعیم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

باب میم وغین

۵۰۵۳۔ حضرت مغفلؓ بن عبد غنم

حضرت مغفلؓ بن عبد غنم اور ایک روایت میں ابو نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی اور بروایتے عداء ثعلبہ مزنی آیا ہے، ہم ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور مغفل ذوالبجادین مزنی کے بھائی ہیں اور مغفل فتح مکہ کے سال ۸ ہجری میں براہ مکہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ یہ طبری کا بیان ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۴۔ حضرت مغلسؓ بکری

حضرت مغلسؓ۔ البکری جو رکینہ کے والد تھے۔ زینت بنت سعید بن سوید بن یزید العقیلیہ نے رکینہ بنت مغلس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئی تھیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم

نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۵۔حضرت مغیثؓ مولیٰ ابی احمد

حضرت مغیثؓ۔ مولی ابی احمد بن جحش۔ یہ بریرہ کے خاوند تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ وہ بنو مطیع کے مولی تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے بریرہ کو ایک انصاری سے خریدا۔ بروایتے وہ بنو مغیرہ بن مخزوم کا مولی تھا اور ابواحمد اسدی اسد بن خزیمہ سے تھا اور بنو مطیع، قریش کے عدی قبیلے سے تھے۔ جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو خریدا تو مغیث اس کے خاوند تھے جو آزاد تھے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام تھے۔

یحیٰ بن محمود اصبہانی اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج، محمد بن علاء ہمدانی سے، انہوں نے ابواسامہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ بریرہ سے ملنے گئیں تو انہوں نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ میرے اہل خانہ مجھے آزاد کرنے پر تیار ہیں بشرطیکہ میں انہیں متواتر نو سال تک ہر سال ایک اوقیہ کے حساب سے چاندی ادا کرتی رہوں۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہارے اہل خانہ یک مشت ادائیگی پر رضامند ہو گئے تو میں تمہاری امداد کر سکوں گی اور تمہیں آزاد کر دوں گی بشرطیکہ تمہاری ولایت مجھے منتقل ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زر کتابت کا بندوبست کر لیا اور بریرہ کے خاندان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ولایت ہمارے پاس ہی رہے گی۔ جب بریرہ حضرت عائشہ سے ملنے آئیں تو جناب صدیقہ نے حقیقت حال کا ذکر کیا تو انہوں نے ناپسند کیا۔ اس کی بھنک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑ گئی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تو میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور ولاء کی شرط بھی مان لو کیونکہ اصولاً ولاء اس شخص ہی کی ہوتی ہے جو کسی کو آزاد کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور شام کو حضور نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور خطبے میں ارشاد فرمایا

''ان لوگوں سے، جو ایسی شرائط پیش کرتے ہیں، جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں کیا کہوں کیونکہ ایسی تمام شرائط باطل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو ولاء کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہے وہ غلط ہے حالانکہ آزاد کرنے والا آدمی اور ہے اصولاً جو آدمی کسی کو آزاد کرتا ہے ولایت کا استحقاق بھی اسے ہی حاصل ہوگا''۔

مسمار ابوالفرج اور حسین نے (باسنادہم تا محمد بن اسماعیل) محمد بن عبدالوہاب سے، انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بریرہ کا خاوند مغیث نامی ایک غلام تھا۔ یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وہ بریرہ کے پیچھے بھاگا پھرتا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر اس کی ڈاڑھی میں اٹک جاتے۔ حضور اکرمؐ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔ مقام تعجب ہے کہ مغیث بریرہ سے اتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ آپؐ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو بھی اس کی محبت کا جواب دیتی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں سفارش ہے۔ بریرہ نے عرض کیا مجھے اس آدمی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۶۔ حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس

حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ انصار کے حلیف تھے یوم الرجیع میں بہ مقام مرالظہر ان شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ بن طارق کے اخیافی بھائی تھے۔ واقدی اور ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث بن عبیدہ تحریر کیا ہے جو بنوظفر کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر معتب کے ترجمے میں گذر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۷۔ حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان

حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان اسلمی۔ ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث تحریر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے معتب لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اور یہ اختلاف ان کے بارے میں ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ خیبر کے سامنے پہنچے تو صحابہ میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا اللھم رب السموات وما اظللن اے آسمانوں اور سیاہ دار اشیاء کے خدا اس حدیث کو سعید بن عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور کہا کہ ان کا نام مغیث بن عمرو تھا۔ طبری نے معتب اور باقی لوگوں نے معتب لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۸۔ حضرت مغیثؓ غنوی

حضرت مغیثؓ الغنوی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوہریرہ کے ساتھ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم مغیث اور بعض لوگوں نے معتب تحریر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے بعض مہمات کے سلسلے میں انہیں روانہ فرمایا تھا۔

ان کی حدیث کو محمد بن یزید بن براء الغنوی نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۹۔ حضرت مغیرہؓ بن اخنس

حضرت مغیرہؓ بن اخنس بن شریق الثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ اور یوم الدار کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر انہیں زبردست ابتلا پیش آیا اور وہ خوب جی توڑ کر لڑے۔ جب حضرت عثمانؓ کے دروازے کو باغیوں نے آگ لگا دی تو انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

لما تھدمت الابواب واخترقت یممت منھن بابا غیر محترق

جب دروازے گر پڑے اور جل گئے تو میں ان میں سے ان جلے دروازے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

حقا اقول وعبداللہ امرہ ان لم تقاتل لدی عثمان فانطلق

میں سچ کہتا ہوں عبداللہ کو میں نے حکم دیا کہ اگر تم عثمانؓ کی طرف سے نہیں لڑ سکتے تو چلے جاؤ۔

واللہ اترکہ ما دام بی رمق حتی یزایل بین الراس والعنق

بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک مجھ میں سانس باقی ہے اور جب تک سر اور گردن ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو جاتے۔

ھو الامام فلست الیوم خاذلہ ان الفرار علی الیوم کالسرق

وہ ہمارا امام ہے اور میں اسے آج رسوا نہیں کروں گا۔ ایسے وقت میں بھاگ جانا میرے نزدیک چوری ہے۔

خلیفہ بن خیاط سے مروی ہے کہ جس شخص نے مغیرہ کو قتل کیا تھا اسے بعد میں جذام کا مرض ہو گیا۔ جس شخص نے جناب مغیرہ کو قتل کیا تھا اس نے وقوعہ سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جسے وہ نہیں جانتا تھا کہہ رہا تھا کہ مغیرہ بن اخنس کا قاتل جہنمی ہے۔ یوم الدار کو مغیرہ جنگ کے لئے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کو قتل کیا۔ اس آدمی نے جناب مغیرہ پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ قاتل نے دوسرا وار کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس پر اس نے مقتول کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہی مغیرہ بن اخنس ہیں وہ کہنے لگا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے قاتل کو جہنم کی بشارت دی گئی تھی وہ اسی طرح اس مرض میں مبتلا رہا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۰۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث قرشی

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی نبیؐ کے عم زاد تھے ابو سفیان کے بھائی تھے ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ صحابی تھے ابو سفیان کی کنیت سے مشہور تھے بعض نے انکی کنیت ابو عبدالملک بتائی ہے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے حنین میں وہ اور ان کا بیٹا شریک ہوئے۔ کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔

۵۰۶۱۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عم زاد تھے اور ابو سفیان کے بھائی تھے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ صحابی تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو سفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ مغیرہ ان کے بھائی تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ کی رائے کے مطابق ابو سفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا اور وہ شاعر تھے۔ اس سے ابن مندہ اور ابو نعیم کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ مغیرہ خود ابو سفیان کا نام تھا نہ کہ ان کے بھائی کا۔ چنانچہ ابو عمر نے اس خیال سے کہ مغیرہ اور ابو سفیان دو مختلف آدمی ہیں دونوں کا نام مغیرہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اس ترجمے کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۲۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام۔ حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ معاویہ بن یحییٰ بن مغیرہ سے، انہوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا مغیرہ بن حارث بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مومن کو مہینہ بھر میں ایک آدھ بار تکلیف سے واسطہ پڑنا کافی ہے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۳۔ حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی

حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے مغیرہ بن سلمان خزاعی سے روایت کی کہ دو آدمی ایک چیز کا جھگڑا طے کرانے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا آیا تم تقسیم پر آمادہ ہو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۴۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ایک روایت میں ابوعیسیٰ بھی آئی ہے۔ ان کی والدہ امامہ بنت افقم بن ابی عمر تھیں جو بنو نصر بن معاویہ سے تھیں۔ مغیرہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے تھے اور صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے عروہ بن مسعود سے مذاکرے میں حصہ لیا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ابوعیسیٰ کی کنیت عطا کی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ابوعبداللہ کہنا شروع کر دیا تھا۔

جناب مغیرہ اپنی عقل رسا کی وجہ سے مشہور تھے۔ شعبی کہتے ہیں عرب کے دانشور چار تھے (۱) معاویہ بن ابوسفیان (۲) عمرو بن عاص (۳) مغیرہ بن شعبہ (۴) زیاد۔ اول الذکر وسیع الظرفی اور حکم کی وجہ سے، عمرو بن عاص حل مشکلات کی بنا پر، مغیرہ بن شعبہ عقل رسا اور جودت فکر کے سبب سے اور زیادہ چھوٹے موٹے کاموں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں مشہور تھے۔ اسی طرح قیس بن سعد بن عبادہ کا شمار عرب کے مشہور داناؤں میں ہوتا تھا۔ نیز کرم وفضل میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

کہتے ہیں کہ بعد از اسلام مغیرہ بن شعبہ نے وقتاً فوقتاً تین سو عورتوں سے نکاح کیا ایک روایت میں ہزار کا ذکر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرے کا والی مقرر کر دیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد ان پر زنا کی تہمت لگائی گئی چنانچہ وہ معزول کر دیئے گئے۔ پھر انہیں کوفے کا والی مقرر کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کی شہادت تک وہ اس منصب پر فائز رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مغیرہ کو اس منصب پر رہنے دیا مگر کچھ عرصے کے بعد معزول کر دیئے گئے۔

جناب مغیرہ جنگ یمامہ اور شام کے معرکوں میں شریک رہے۔ یرموک کے معرکے میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ جنگ قادسیہ اور نہاوند میں بھی شامل تھے اور نعمان بن مقرن کی فوج کے میسرہ کے کماندار تھے۔ اسی طرح ہمدان وغیرہ کی جنگوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جھگڑے سے علیحدہ ہو گئے تھے لیکن مجلس میں موجود رہے۔

جب امام حسنؓ نے کاروبار خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دیا اور امیر نے کوفے کی ولایت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو دے دی تو جناب مغیرہ نے امیر سے کہا تم نے عمرو بن عاص کو مصر اور مغرب کا علاقہ دے دیا ہے اور کوفے کی ولایت اس کے بیٹے کے حوالے کر دی ہے۔ اس طرح تم نے خود کو شیر کے دو جبڑوں میں دے دیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ کو معزول کر کے مغیرہ کو مقرر کر دیا۔ یہ اپنی وفات تک جو ۵۰ ہجری میں واقع ہوئی اسی منصب پر رہے۔

مندرجہ ذیل صحابہ نے ان سے روایت کی۔ ابوامامہ باہلی، مسور بن مخرمہ اور قرۃ المزنی۔ تابعین میں ان کی اولاد میں سے عروہ

حمزہ اور عفار نے اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلام وراد، مسروق، قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے۔

مغیرہ اسلام میں پہلے آدمی ہیں جنھوں نے بصرے میں عدالت قائم کی اور اس لحاظ سے بھی پہلے آدمی ہیں جنھوں نے برنا حاجب عمر کو کچھ رقم دی تھی تا کہ وہ انہیں دارِ عمر میں داخل ہونے کا موقع دے۔ (روایت مخدوش ہے، کیونکہ حضرت عمر کو حاجب کی کیا ضرورت تھی)

ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوالولید الدمشقی سے انہوں نے ولید بن مسلم سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے مغیرہ کے کاتب وراد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا۔ کوفہ میں ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ان کی وفات کے بعد مصقلہ بن ہبیرہ الشیبانی نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان تحت الاحجار حزما و جودا وخصیما الدذامعلاق

ان پتھروں کے نیچے ایک با حزم وجود ہے اور ایک ایسا جھگڑالو دشمن ہے جس کی دشمنی کی کوئی حد نہیں۔

حیة فی الوجار اربدلا ینفع منه السلیم نفث الراقی

وہ ایک سانپ ہے جو بل میں بیٹھ گیا ہے اور جس کو وہ کاٹ لے اسے کسی منتر پڑھنے والے کی پھونک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

پھر مصقلہ کہنے لگے بخدا میں جس سے عداوت کروں اس سے سخت عداوت کرتا ہوں اور جس سے محبت کروں اس سے سخت محبت کرتا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۵۔ حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث

حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ مکے میں قبل از ہجرت پیدا ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی زندگی کے صرف چھ برس نصیب ہوئے۔ ان کی کنیت ابویحییٰ تھی اور ام یحییٰ کا نام امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع تھا اور جناب امامہ حضرت زینبؓ بنت رسول اکرمؐ کی صاحبزادی تھیں۔ امامہ سے حضرت علیؓ نے بعد از وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی تھی۔ جب حضرت علی ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو وصیت کی کہ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل امامہ سے نکاح کرلیں۔ بروایتے ان کی کنیت ابوحلیمہ تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے ابن ملجم پر کھیس ڈالا تھا جب اس نے حضرت علی کو زخمی کر دیا تھا۔ جب لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑنے کی کوشش تو وہ ان پر تلوار سے حملہ آور ہوا، لوگ آگے سے ہٹ گئے۔ اب مغیرہ سے آمنا سامنا تھا۔ انہوں نے کھیس اس پر ڈال کر اسے زمین پر گرالیا۔ چونکہ ہ کائی طاقت ور تھے اس لئے ملجم کو جکڑ لیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔

جناب مغیرہ حضرت علی کے ساتھ صفین کی جنگ میں موجود تھے۔ خلافت عثمان کے دوران میں قاضی رہے تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ ہے عبدالملک بن نوفل نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے مغیرہ بن نوفل سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے انصاف کی تعریف نہ کی، اور بے انصاف کی مذمت نہ کی اسے اللہ نے

لڑائی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق یہ حدیث مرسل ہے۔ انہوں نے ابن ابی کعب اور کعب احبار سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کا قول ہے کہ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۰۶۶۔ حضرت مغیرہؓ بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن ہشام۔ ان کی کنیت ابوذئب تھی۔ ان کا نسب ابن شعبہ بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب جد محمد عبدالرحمان بن مغیرہ المعروف ابن ابی ذئب ہے۔ مدینے کے فقیہ تھے۔ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب عبداللہ بن ابی قیس رکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب میم، فا و قاف

۵۰۶۷۔ حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم

حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل شیبانی۔ ان کا نام نعمان تھا، لیکن عرف مفروق تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

ابان بن ثعلب نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے اپنے دورۂ بنو شیبان کے دوران میں قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الخ پڑھی۔ اس محفل میں مثنی بن حارثہ، مفروق بن عمرو، ہانی بن قبیصہ اور نعمان بن شریک موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی۔ انہوں نے گزارش کی۔ یا رسول اللہؐ! ان لوگوں کے علاوہ جو اپنی قوم میں معزز شمار ہوتے ہیں اور کسی سے امداد کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ اس موقع پر مفروق بن عمرو نے جو اپنی قوم میں زبان اور جمال میں ممتاز تھا کہنے لگا، بخدا جو کچھ آپ نے پڑھ کر سنایا ہے وہ اہل زمین کا کلام نہیں معلوم ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں اس کا علم ہوتا۔ اس کے بعد مثنی نے کہا کوئی اور بات جو آپ کہنا چاہیں۔ اس پر آپؐ نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء الخ آیت پڑھی۔ مفروق کہنے لگے اے قریشی بھائی! آپؐ نے مکارم اخلاق اور بہترین اعمال کی دعوت دی ہے اور جن لوگوں نے آپؐ کی تکذیب کی ہے انہوں نے جھک ماری ہے اور سخت غلطی کی ہے۔ مثنی کہنے لگا میں نے آپ کی گفتگو سنی اور جو کچھ آپ نے کہا وہ بہت عمدہ ہے، جسے سن کر مجھے تعجب بھی ہوا لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم نے کسریٰ سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ نہ تو ہم کوئی نئی بات پیدا کریں گے اور نہ کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دیں گے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جس امر کی دعوت دے رہے ہیں، یہ بادشاہوں کو پسند نہیں آئے گی۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ ہم آپؐ کی مہم میں آپؐ کی امداد کریں تو بلا شبہ عرب کے قرب و جوار میں ہم آپ کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگوں نے سچ کہہ کر بہت اچھا کیا۔ کوئی شخص بھی دین کی اس وقت تک کوئی امداد نہیں کر سکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس کی

اعانت کی ذمہ داری قبول نہ کرے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں مجھے مفروق کے اسلام کا کوئی علم نہیں۔

۵۰۶۸۔ حضرت مقتربؓ

حضرت مقتربؓ۔ ان کا نام اسود تھا۔ رسول اکرمؐ نے بدل کر مقترب رکھ دیا تھا۔ ہم اسود کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

۵۰۶۹۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو

حضرت مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن لوی بن ثعلبہ بن مالک بن شرید بن ابی اہون بن قاس بن دریم بن قین ابن اہون بن بہراء بن عمرو بن جاف بن قضاعہ بہراوی۔ مقداد بن اسود کے نام سے مشہور تھے اور یہ اسود وہی ہیں جن کی طرف اسود بن یغوث زہری منسوب تھے۔ اس انتساب کی وجہ یہ تھی کہ مقداد نے اسود کو اپنا حلیف بنایا، جس پر انہوں نے مقداد کو اپنا متبنی بنالیا انہیں مقداد کندی بھی کہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قبیلہ بہراء کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ بھاگ کر قبیلہ کندہ میں چلے گئے چنانچہ وہ مقداد کندی کہلائے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے قبیلہ کندہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اسود بن عبد یغوث کو اپنا حلیف بنالیا۔ احمد بن صالح المصری کہتے ہیں کہ وہ حضرمی تھے اور ان کے والد نے کندہ کو حلیف بنالیا تھا اور مقداد نے اسود بن عبد یغوث کو حلیف بنایا اور ان سے منسوب ہوئے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ (مقداد) بہراوی تھے، اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابولاسود تھی۔

جناب مقداد سابقون الاولون میں قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں سے واپس آگئے۔ جب مدینے کو ہجرت شروع ہوئی تو مقداد ہجرت نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے۔ بعد میں آپؐ نے عبیدہ بن حارث کو ایک دستہ فوج کے ساتھ کسی مہم پر روانہ کیا۔ اس دوران میں ان کی ملاقات مشرکین کے ایک گروہ سے ہوگئی، جس میں ابوجہل اور عکرمہ بھی موجود تھے۔ مقداد اور عتبہ بن غزوان بھی اس جماعت کے ساتھ تھے تاکہ جہاں بھی اسلامی دستہ فوج سے ملاقات ہوگی یہ ان سے مل جائیں گے چنانچہ دونوں گروہ آمنے سامنے آگئے۔ مقداد اور عتبہ اسلامی دستے سے مل گئے اور دونوں دستوں میں کوئی جھگڑا نہ ہوا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوزہرہ و بہراء، مقداد بن عمرو کا ذکر کیا ہے اور انکا نسب بہ طریق ذیل تھا۔ مقداد بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبد یغوث سے سلسلہ حلف قائم کرنے کے بعد ان کو متبنی بنالیا گیا تھا۔ مقداد غزوہ بدر میں شریک تھے اور یہاں انہوں نے نہایت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ بدر کو روانہ ہوئے، تو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش اپنے

قافلے کو بچانے کے لئے مکے سے روانہ ہو لئے ہیں اس لئے آپؐ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی، پھر حضرت عمرؓ نے اور دونوں نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مقداد بن عمرو اٹھے اور کہنے لگے یارسول اللہ! خدا کی طرف سے جو حکم آپؐ کو ملا ہے بلا تامل اس پر عمل فرمائیے۔ بخدا ہماری طرف سے ویسا جواب نہیں دیا جائے گا، جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے دیا تھا جب انہیں عمالقہ کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں برک الغماد کو لے چلیں گے، تو ہم آپؐ کا ساتھ دیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے، تا آنکہ آپؐ فائز المرام ہو جائیں۔ حضورؐ نے سنا تو ان کی تحسین فرمائی اور دعائے خیر کی۔

کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں سوائے مقداد بن اسود کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ واللہ اعلم اور مقداد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مکے ہی میں اپنا اسلام ظاہر کر دیا تھا اور مشرکین سے بالکل مرعوب نہیں ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کل ایسے سات آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے یہ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

کئی راویوں نے ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے، انہوں نے شریک بن ابی ربیعہ سے انہوں نے ابی بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے خدا نے حکم دیا کہ میں چار آدمیوں سے محبت کروں کیونکہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کے نام لیجئے فرمایا علی، ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی۔

حضرت علیؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب وزیر اور رفیق ہوتے ہیں۔ مجھے چودہ ایسے نجیب رفیق دئے گئے ہیں۔ حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، ابن مسعود، سلمان، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال۔ اور مقداد فتح مصر میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے صحابہ میں سے علی، ابن عباس، مستورد بن شداد، طارق بن شہاب وغیرہ نے اور تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بن ابی شبیب، عبیداللہ بن عدی بن خیار اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سوید بن نصر سے، انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے مقداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب لایا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ کر رک جائے گا۔ سلیم کہتے ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکا کہ میل کے لفظ سے حضورؐ کا کیا مقصد تھا۔ میل سے حضور کی غرض میل دو میل کا فاصلہ تھی یا میل سے مراد آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی تھی۔ سورج کی گرمی انہیں پگھلا دے گی اور وہ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک، کوئی سینے تک، کوئی گردن تک، اور کوئی منہ تک بطور لگام کے۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہاتھ کو منہ میں لگام کی طرح ڈالا۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد السراج سے انہوں نے علی بن محسن تنوخی سے انہوں نے ابوعمر بن حیویہ خزاز سے انہوں نے ابوالحسین العباس بن مغیرہ سے انہوں نے ابونصر محمد بن موسیٰ بن ہارون طوسی سے، انہوں نے محمد بن

سعید سے انہوں نے واقدی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ جناب مقداد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور چربی باہر نکل آئی۔ ان کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ۷۰ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ جرف میں ان کی زمین تھی جہاں سے انہیں اٹھا کر مدینے لایا گیا تھا اور زبیر بن عوام کو اپنے بعد وصی بنایا تھا۔ منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ مقداد لحیم شحیم آدمی تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۰۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن عفیر الکندی ابوکریمہ۔ ایک روایت میں ابویحییٰ ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب بہ طریق مذکور بیان کیا۔ ابن کلبی نے باندازِ ذیل لکھا ہے۔ مقدام بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن حارث اکبر بن معاویہ کندی۔ جو وفد کندہ سے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ اس میں شامل تھے۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور وہیں فوت ہوئے تھے ان کی وفات ۸۷ ہجری میں ہوئی جب ان کی عمر ۹۱ برس تھی۔

ان سے سلیم بن عامر الخبائری، خالد بن معدان، شعبی اور ابو عامر ہوزنی وغیرہ نے روایت کی۔

ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً ام المجتبیٰ علویہ سے اذناً انہوں نے ابراہیم بن منصور سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے اور بقول ابو محمد انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسن بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالفرج بن بشر بن احمد سے، انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبدالذہلی قاضی سے انہوں نے ابوعمران موسیٰ بن ہارون سے انہوں نے حکم بن موسیٰ اور یحییٰ بن عبدالحمید حبانی سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ باری تعالیٰ کے پاس شہید کے لئے کچھ خصوصی انعامات ہیں۔ پہلا انعام تو مغفرت ہے جو اسے اس کے خون کے بدلے میں دیا جائے گا پھر اسے جنت میں رہنے کی جگہ عطا ہوگی۔ اس کے بعد اسے ایمان کے زیور سے سجایا جائے گا۔ حورعین سے اس کا نکاح ہوگا۔ عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا اور قیامت کے خوف سے بچ جائے گا اور اس کے سر پر یاقوت کا پروقار تاج رکھا جائے گا جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔ حوران بہشتی سے بہتر (۷۲) بیویاں اسے عطا کی جائیں گی اور اس کی شفاعت پر اس کے خاندان سے ستر آدمی بخش دیئے جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۱۔ حضرت مقسمؓ (خاوند بریرہ)

حضرت مقسمؓ۔ بریرہ کے خاوند تھے۔ جعفر المستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ بریرہ کی وجہ سے ہمیں تین سنتوں کا علم ہوا۔

(۱) رسول اکرمؐ نے ان (بریرہ) کے بارے میں فرمایا کہ ولاء اس کی ہوگی جو کسی کو آزاد کرے گا۔ بریرہ کا خاوند غلام تھا جن کا نام مقسم تھا۔ جب وہ آزاد کردی گئیں تو حضرت عائشہ نے ان (بریرہ) سے کہا۔

(۲) ''کیا تجھے علم ہے کہ حضور اکرمؐ نے تیرے بارے میں فرمایا تھا کہ آزادی کے بعد تو اس وقت تک اپنے نفس (اختیار) کی مالک ہوگی جب تک تو کسی سے بیاہی نہ جائے۔ میری خواہش یہی ہے کہ تو اب قصے کو جانے ہی دے'' بریرہ نے جواب دیا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

(۳) حضور نے فرمایا صدقہ وہی بہتر ہوتا ہے جو مناسب جگہ پر صرف کیا جائے۔ اس حدیث میں بریرہ کے خاوند کا نام مقسم بیان ہوا ہے لیکن مشہور ہے کہ ان کا نام مغیث تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۲۔ حضرت مقعدؓ

حضرت مقعدؓ۔ ابوجعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ یزید بن نمران سے روایت کی کہ انہوں نے تبوک میں ایک آدمی کو جس کا نام مقعد تھا، دیکھا وہ حضور اکرمؐ کے سامنے سے گزرا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے خدا تو اس کا نشان مٹا دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے انہیں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔[1]

۵۰۷۳۔ مقوقس

حاکم سکندریہ۔ اس نے حضور کی خدمت میں کچھ ہدیے بھیجے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صحابی نہیں۔ کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور عمر بھر عیسائی رہا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں نے مصر اسی سے فتح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم ایسے لوگوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے ذکر کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ ابن ماکولا کے مطابق مقوقس کا نام جریج تھا۔

باب میم وکاف

۵۰۷۴۔ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مکحولؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابی وجزہ یزید بن عبید السعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو حضور اکرم کی خدمت میں لایا گیا، جو حارث بن عبدالعزیٰ کی بیٹی تھیں اور بنوسعد بن بکر کے قبیلے سے تھیں۔ شیماء نے عرض کیا! یارسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ راوی لکھتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے اپنی رضاعی بہن سے فرمایا، اگر تو میرے پاس ٹھہرنا چاہے تو تیری تکریم اور احترام میں کوتاہی نہ کی جائے گی اور اگر تیری مرضی اپنے عزیزوں میں واپس جانے کی ہو، تو میں تجھ سے بھلائی کر کے واپس بھیج دوں گا۔ شیماء نے دوسری صورت کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے کچھ تحائف دے کر شیماء کو واپس بھیج دیا۔ بنوسعد سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے بہن کو ایک غلام جس کا نام مکحول تھا اور ایک لونڈی بھی خدمت گزاری کے لئے دی تھی۔ اہل قبیلہ نے دونوں کو بیاہ دیا تھا۔ ان کو خدا نے اولاد دی جو اس قبیلے میں ضم ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] یہ بددعا حضور کی شان کے خلاف ہے۔ اسے لئے حدیث مخدوش ہے۔ (مترجم)

۵۰۷۵۔حضرت مکرمؓ غفاری

حضرت مکرمؓ۔الغفاری۔نصلہ بن عمرو الغفاری سے مروی ہے کہ بنو غفار کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔آپ نے نام دریافت کیا تو کہنے لگا مہران ایک روایت میں مہان آیا ہے۔آپؐ نے بدل کر مکرم کر دیا۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۶۔حضرت مکلبہؓ بن ملکان

حضرت مکلبہؓ بن ملکان۔جعفر وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔مظفر بن عاصم بن اغر العجلی نے ۳۱۱ ہجری میں مکلبہ بن ملکان سے خوارزم میں یہ روایت سنی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چوبیس غزوات اور سرایا میں شریک رہے۔ہم آپؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی جس کی بھنویں، آنکھوں پر لٹک آئی تھیں، دربار رسالت میں وارد ہوا، سلام کہا۔حضورؐ نے جوابِ سلام کے فرمایا۔کیا میں تجھے بڑھاپے کے فضائل میں کچھ بتاؤں اس کے بعد آپؐ نے اس موضوع پر ایک لمبی تقریر ارشاد فرمائی۔ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن اگر اسے نہ بیان کرتا تو بہتر تھا۔

۵۰۷۷۔حضرت مکنفؓ الحارثی

حضرت مکنفؓ الحارثی۔حسن بن سفیان نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ کو کتابۃً ابو علی نے انہیں ابو نعیم نے، انہیں حبیب بن حسن نے انہیں محمد بن یحییٰ نے انہیں احمد بن یحییٰ بن محمد نے انہیں ابراہیم بن سعد نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں مکنف الحارثی نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے خیبر کے موقعہ پر محیصہ بن مسعود کو ۳۰ وسق کھجور اور ۳۰ وسق جو عنایت فرمائے تھے ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۸۔حضرت مکنفؓ بن زید الخیل

حضرت مکنفؓ بن زید الخیل۔طائی ہیں انکے نسب کا تذکرہ انکے باپ کے تذکرے کے ضمن میں گزر چکا ہے۔اکبر زید الخیل کی اولاد سے تھا۔اور اسی کے ساتھ انکی کنیت تھی۔وہ اور ان کے بھائی حریث بن زید الخیل خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے اس کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے۔ابو موسی نے تخریج کی ہے۔

۵۰۷۹۔حضرت مکیتلؓ لیثی

حضرت مکیتلؓ لیثی۔ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی، انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ ان کے والد اور دادا دونوں حنین میں موجود تھے۔حضور اکرمؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور پھر ایک درخت کے سائے تلے آرام کے لئے تشریف لائے۔اتنے میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن حضور اکرمؐ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط اشجعی کے خون بہا کے بارے میں جھگڑنے لگ گئے، جسے محلم بن جثامہ نے قتل کیا تھا۔عیینہ اس کا خون بہا اس بنا پر مانگتے تھے کہ ان کا تعلق قیس سے تھا اور اقرع بن حابس محلم کا اس بناء پر

دفاع کرتے تھے کہ وہ خندف سے تھا۔ اس دوران میں بنولیث کا ایک آدمی جن کا نام مکیتل تھا۔ جو چھوٹے سے قد کے اور گٹھے جسم کے تھے اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ابتدائے اسلام میں مجھے ان لوگوں کی حالت ایسی لگتی ہے جس طرح بکریوں کا ریوڑ پانی پینے آتا ہے، تو اگلا حصہ تیروں کی زد میں آ جاتا ہے اور پچھلا حصہ بھاگ جاتا ہے یعنی حال کو سنوار لیتے ہیں اور مستقبل کو بگاڑ لیتے ہیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۰۔ حضرت مکیثؓ

حضرت مکیثؓ۔ ابو بکر بن ابو علی نے انہیں باب میم میں بیان کیا ہے۔

احمد بن فرات نے عبد الرزاق سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے عثمان بن زفر سے، انہوں نے رافع بن مکیث سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ دبری نے اسے عبد الرزاق سے اس نے معمر سے اس نے بنو رافع کے کسی آدمی سے اس نے رافع سے روایت کی اور یہ اسناد صحیح ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ولام

۵۰۸۱۔ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف

حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ ملحان بن عطیف بن حارثہ بن سعد بن حشرج بن امرؤ القیس بن عدی بن اخزم طائی۔ عدی بن حاتم کے بھائی تھے اسلام لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی گفتگو سنی۔ مہمات شام اور فتح دمشق میں موجود تھے۔ ابو عبیدہ بن جراح نے انہیں خالد بن ولید کے ساتھ حمص روانہ کیا ہے۔ یہ بلاذری کا بیان ہے۔ معرکہ صفین میں یہ امیر معاویہ کے لشکر میں تھے اور اسکے بھائی عدی بن حاتم حضرت علی کے لشکر میں۔

۵۰۸۲۔ حضرت ملحانؓ بن شبل

حضرت ملحانؓ بن شبل البکری۔ ایک روایت میں قیسی آیا ہے۔ یہ عبد الملک کے والد تھے، ایک روایت میں قتادہ بن ملحان مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث مذکور ہے۔

ابو احمد بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سے، انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے ابن ملحان قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول کریمؐ ایام بیض کے روزے کی تاکید فرمایا کرتے اور کہتے کہ تیرہویں اور چودہویں پندرہویں تاریخوں کے روزے، عمر بھر کے روزوں کا حکم رکھتے ہیں۔ شعبہ اور انس بن سیرین کے ناموں میں اختلاف ہے، ابو الولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں عبد الملک بن ملحان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ مگر ابو الولید کی روایت میں عبد الرحمٰن بن ملحان مذکور ہے، جو غلط ہے۔ یزید بن ہارون کی روایت میں یوں آیا ہے، شعبہ نے انس سے انہوں نے عبد الملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ بقول ابن معین یہ بھی

غلط ہے۔ کیونکہ صحیح عبدالملک بن ملحان ہے۔ ہشام کی روایت میں یوں ہے۔ ہمام نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن قتادہ قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرم سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔ یہ بھی غلط ہے، لیکن صحیح روایت شعبہ کی ہے کیونکہ ان دونوں روایتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو شعبہ والی روایات کا مقابلہ کر سکے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۳۔ حضرت ملفع رضی اللہ عنہ بن حصین

حضرت ملفع رضی اللہ عنہ بن حصین التمیمی السعدی۔ ایک روایت میں ان کا نام منفع بن حصین بن یزید بن سبیل ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد قوی نہیں۔ قادسیہ میں موجود تھے۔ پھر بصرے آ گئے اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۴۔ حضرت ملکوؓ بن عبدہ

حضرت ملکوؓ بن عبدہ۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہیں رسول اکرم نے خیبر میں ۳۰ وسق غلہ عنایت کیا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۵۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ جعفر نے ابن اسحاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم، غالباً ابوموسیٰ نے کسی غلط نسخے سے نقل کیا ہے اور کاتب نے وبرہ کو یہ خیال کر کے چھوڑ دیا ہوگا کہ یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ حالانکہ یہ وہی آدمی ہیں۔

۵۰۸۶۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ یہ سلسلہ ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم بن عجلان۔ ابوعمر نے یہ سلسلہ یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان از بنوعوف بن خزرج، کلبی کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم از بنوعوف بن خزرج الاکبر۔ ابن ماکولا نے بھی واقدی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سب نے لکھا ہے کہ ملیل بن وبرہ غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ونون

۵۰۸۷۔ حضرت منبعث رضی اللہ عنہ

حضرت منبعث رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام مضطجع تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ صاحب ایمان لائے اور آپؐ نے ان کا

نام بدل دیا۔ ان کا نام منبعث رکھا انتساب عثمان بن عامر بن معتب سے تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۸۸۔ حضرت منبہؓ ابووہب

حضرت منبہؓ ابووہب۔ احمد بن محمد بن یاسین نے اپنی کتاب تاریخ ہرات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صحابہ میں سے منبہ بن ابو وہب ہرات چلے گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۵۰۸۹۔ حضرت منبہؓ (والد یعلی بن منبہ)

حضرت منبہؓ۔ والد یعلی بن منبہ ابووہب۔ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ایک حدیث روایت کی ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا۔ اس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا جسے کسی خوشبو سے معطر کر رکھا تھا حضور اکرمؐ نے اسے حکم دیا کہ جبے کو اتار کر اسے دھوڈالو تا کہ خوشبو کا اثر جاتا رہے۔ ابوعمر نے اسے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کے مطابق یہ ابوعمر کا وہم ہے۔ کیونکہ یعلی کے والد کا نام امیہ ہے جیسا کہ باب ہمزہ میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ وہاں بھی ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور وہ درست ہے۔ ام یعلی کا نام منیہ ہے۔ ہم یعلی کے ترجمے میں ان کی والدہ کا بھی ذکر کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۵۰۹۰۔ حضرت منتجعؓ

حضرت منتجعؓ۔ عبداللہ بن ہشام رقی نے ناجیہ سے انہوں نے اپنے دادا منتجع سے (جو نجد کے باشندے تھے اور جنہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی تھی اور حضور اکرمؐ سے صرف تین حدیثیں روایت کیں) سے روایت کی کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ جب تو صبح اٹھے تو گھر سے نکل کھڑا ہو اور جو پہلی چیز تجھے ملے اسے کھالے اور دوسری چیز کو دفن کر دے، تیسری چیز کو پناہ دے اور چوتھی کو کھلا پلا۔ دوسری صبح کو جو پہلی چیز ان کے سامنے آئی وہ ہوا میں ایک اونچا پہاڑ تھا۔ انہوں نے سوچا خدا کی پناہ مجھے تو اس کے کھانے کا حکم مل گیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر پہاڑ سکڑ کر ایک میٹھی کھجور جتنا ہو گیا، جسے انہوں نے نگل لیا۔ آگے چلے تو راستے میں ایک تھال پڑا ہوا ملا۔ انہوں نے اسے دفن کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا اور تھال کو اس میں دبا دیا، لیکن جب بھی اسے دبا چکتے تو پھر خود بخود وہ باہر نکل آتا، چنانچہ لاچار ہو کر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ (اگر علامہ بن اثیر اس حدیث کو نہ لکھتے تو کیا تھا۔ مترجم) حدیث غریب ہے اور بقول منبہ ان کا نام شعیاء نبی تھا۔ ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۹۱۔ حضرت منتذرؓ

حضرت منتذرؓ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام منیذر ہے اور نسب یوں ہے۔ جعفر تا یحییٰ بن یونس نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نام المنذر رکھا ہے اور ابن اثیر نے ان کا ذکر منذر اور منیذر دونوں کے تحت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۲۔حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر)

حضرت منتشرؓ۔ محمد بن منتشر کے والد تھے اور ابراہیم بن محمد بن منتشر کے دادا۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ لوگوں سے جو بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے نام اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے لی جاتی تھی۔ آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی شرط یہ تھی کہ جب تک میں احکام الٰہی کا پابند رہوں تم میری پیروی کرو۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا آیا منتشر نے حضورؐ کو دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگے مجھے نہیں معلوم لیکن انہوں حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے لیکن نہ صحبت ثابت ہے اور نہ روایت اس لئے ان کی حدیث مرسل ہے اور دار قطنی نے ان کا نام منتشر بن اجدع لکھا ہے ابونعیم، ابوعمر، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۳۔حضرت منتفقؓ

حضرت منتفقؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ بن منتفق مذکور ہے۔ ابن شاہین نے بھی اسی طرح لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے سناوہ کہتے تھے کہ منتفق کی کنیت ابورزین تھی اور وہ عقیلی تھے۔ انہوں نے باسنادہ محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک دوست کوفے گئے جب ہم داخل شہر ہوئے تو ہماری ملاقات بنوقیس کے ایک آدمی سے ہوئی جس کا نام منتفق یا ابن منتفق تھا۔ اس نے کہا کہ وہ رسول اکرمؐ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ منیٰ میں ہیں جب وہ منیٰ میں پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ہیں اور حدیث بیان کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن سلیمان کا یہ قول کہ منتفق ہی ابورزین عقیلی ہے سراسر وہم ہے۔ کیونکہ ابورزین العقیلی سے مراد لقیط بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ہے، اور اگرچہ اس میں بھی اختلاف ہے لیکن کسی شخص نے بھی ان کا نام منتفق نہیں لکھا۔ ہم نے اس کے نام کے بارے میں مفصل بحث کی ہے اس مقام کو دیکھئے۔ ہاں البتہ منتفق اس ضمنی قبیلے کا نام ہے، جس سے انہیں منسوب کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۰۹۴۔حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم

حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم بن عبداللہ بن زیاد بن حزن بن بالیہ بن غیظ بن سعید بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ ضبی۔ انہوں نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سہم نے روایت کی اور سہم کا شمار کوفہ کے اشراف میں ہوتا تھا اور یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کے سامنے زیاد نے مرتے وقت وصیت کی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۵۔حضرت منجابؓ بن راشد ناجی

حضرت منجابؓ بن راشد ناجی۔ اور ناجیہ بنو اسامہ بن لوی کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور منجاب حریث کے بھائی تھے۔ سیف اور

مدائنی نے جناب منجاب کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فارس کے مختلف شہروں میں بطور حاکم مقرر رہے اور ان لوگوں سے تھے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے ہوا خواہوں میں سے تھے مگر تحکیم کے بعد بھاگ گئے تھے۔ ان کے بھائی حریث نے حضرت علیؓ کے خلاف خراسان میں بغاوت کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی کیونکہ بنو ناجیہ کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی تھی۔ ہم ان کا واقعہ مفصل طور پر الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ منجاب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ کیونکہ وہ ضبی تھے اور یہ بنو اسامہ بن لوی سے ہیں اور ناجیہ ان کا ذیلی قبیلہ ہے اور بنو ناجیہ عبدالبیت بن حارث بن اسامہ لوی کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ ناجیہ جرم بن ریان کی بیٹی ہیں۔ جس نے اپنے والد کے بعد ناجیہ کا نکاح مقت سے کر دیا تھا اور اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو گیا۔

۵۰۹۶۔ حضرت منذرؓ بن اجدع

حضرت منذرؓ بن اجدع الہمدانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۷۔ حضرت منذرؓ اسلمی

حضرت منذرؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں متنذر مذکور ہے۔ افریقہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے صبح اٹھ کر کہا کہ میں اللہ کو اپنا رب اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہؐ کو اپنا نبی تسلیم کرتا ہوں میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا جنت میں لے جاؤں گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں بعض متاخرین نے اس حدیث کو حرملہ سے بہ ایں اسناد بیان کیا۔ حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی لیکن یہ وہم ہے کیونکہ یہ ابو عبدالرحمٰن جبلی ہے اور سلمی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

۵۰۹۸۔ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی

حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی۔ رسول کریمؐ نے ان کا نام منذر رکھا تھا۔

ابو الفرج یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے نے باسناد ہما تا مسلم سے روایت کی کہ ان سے محمد بن سہل تمیمی اور ابو بکر بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی مریم نے اور ان سے محمد یعنی ابن مطرف ابو غسان نے ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید بعد از پیدائش، حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپؐ نے بچے کو اپنی رانوں پر رکھا۔ حضور اکرمؐ کے سامنے کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔ آپ کی توجہ ادھر مبذول ہو گئی تو ابو اسید نے جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے حکم دیا کہ بچے کو اٹھا لے جاؤ اور واپس کر دو۔ حضورؐ ادھر سے فارغ ہوئے تو پوچھا بچہ کدھر ہے۔ ابو اسید نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم نے واپس بھجوا

دیا ہے۔ دریافت فرمایا اس کا کیا نام رکھا ہے انہوں نے کچھ بتایا آپ نے فرمایا اس کا نام منذر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۹۔ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی الدارمی۔ یہ بحرین کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ رسول کریمؐ کی طرف سے بحرین کے حاکم تھے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنوعبدالقیس سے تھا۔ ہم نے نافع ابوسلیمان کے ترجمے میں ان کی حاضری دربار رسالت کا ذکر کیا ہے۔ ابومجلز نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منذر بن ساوی کو لکھ کر بھیجا جس شخص نے ہماری طرح نماز ادا کی ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۰۔ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر

حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کوئی منذر اور کوئی عبدالرحمٰن کہتا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔ ان کا ذکر باب العین میں ہو چکا ہے۔ اب کنیتوں کے عنوان کے تحت ایک دفعہ پھر ان کے حالات بیان ہو گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۱۔ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر

حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اشج عبدی عصری۔ یہ وہ صاحب ہیں، جنہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا، تم میں دو خصلتیں ایسی پائی جاتی ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں، وقار اور حلم ہم نے انہیں اشج کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد میں سے ہیں! عثمان بن ہیثم بن جہم بن عبس بن حسان بن منذر العبدی المحدث۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں اشج کہہ کر مخاطب کیا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اس نام سے مخاطب فرمایا، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۲۔ حضرت منذرؓ بن عباد

حضرت منذرؓ بن عباد الانصاری۔ یہ طائف کے محاصرے کے موقعہ پر قتل ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ منذر بن عبداللہ بن قوال ہم انہیں منذر بن عبداللہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۳۔ حضرت منذرؓ بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن عبداللہ بن قوال بن وقش بن ثعلبہ از بنوساعدہ انصاری، خزرجی، ساعدی۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ طائف اور بنو ساعدہ منذر بن عبداللہ بن وقش بن ثعلبہ سے بیان کیا ہے۔ واقدی نے منذر بن عبد بن عبد بن قوال بن بن قیس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ لکھا ہے۔ ابوعمر نے میرے اندازے کے مطابق منذر بن عباد تحریر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۴۔ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان

حضرت منذرؓ بن عبدالمدان یشکری۔ مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ متاخرین (ابن مندہ) نے ان کے بارے میں بس اتنا ہی لکھا ہے۔

۵۱۰۵۔ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر

حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر بن عدی بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الکلبی اور طبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۶۔ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب

حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم انصاری اوسی۔ غزوہ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۷۔ حضرت منذرؓ بن عمرو

حضرت منذرؓ بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی۔ ابوعمر، ابن اسحاق، ابن مندہ، ابونعیم اور ابن کلبی نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، لیکن انہوں نے خنیس بن لوذان کے بعد حارثہ (جسے معنق لیموت کہتے ہیں) کا نام حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صاحب بیعت عقبہ اور غزوات بدر اور احد میں شریک تھے۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنو ساعدہ منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید نقیب روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ بنو ساعدہ کی طرف سے منذر اور سعد بن عبادہ نقیب تھے۔ زمانہ جاہلیت میں فن کتابت سے آشنا تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان میں اور طلیب بن عمیر میں بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ یہ رشتہ ابو ذر غفاری کے ساتھ قائم ہوا تھا مگر واقدی اس سے انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے سلسلہ مواخات غزوۂ بدر سے پہلے قائم فرمایا تھا اور ابوذر غفاری ان ایام میں مدینے سے غائب تھے چنانچہ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں انہیں شرکت کا واقعہ نہیں ملا اور وہ دونوں غزوات کے بعد ہجرت کر کے مدینے آئے اور لشکر اسلام کے میسرہ پر متعین تھے ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد کے چار مہینے بعد آئے یعنی ہجرت کے چوتھے سال بئر معونہ کے موقعہ پر۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انہوں نے مغیرہ بن

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ سے روایت کی کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر، رسول اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اسے قبول اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے نہ تو یہ دعوت قبول کی اور نہ انکار ہی کیا حضورؐ سے کہا اگر آپؐ اپنے کچھ مبلغ اہل نجد میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج دیں تو ہوسکتا ہے کہ ان میں کچھ لوگ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔ آپؐ نے اس کے کہنے پر چالیس صحابہ جن میں درج ذیل لوگ شامل تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیئے جو بئر معونہ جا پہنچے جو بنو عامر اور حرۂ بنو سلیم کا علاقہ تھا۔ منذر بن عمرو، حارث بن صمہ، حرام بن ملحان عروہ بن اسماء بن صلت، رافع بن بدیل بن ورقاء الخزاعی اور عامر بن فہیرہ وغیرہ۔

جب یہ حضرت بئر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم کے قبائل کو بلایا، وہ اکٹھے ہوئے اور تلواریں لئے آ گئے اور مبلغین کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہ حال دیکھ کر انہوں نے بھی تلواریں سونت لیں اور میدان میں اتر پڑے۔ چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لئے مبلغین میں سے سوائے کعب بن زید بنی دینار بن نجار کے بھائی اور عمرو بن امیہ ضمری کے سب شہید ہو گئے۔ ابن اسحاق نے کہا منذر بن عمرو لاولد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۸۔ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث

حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ بنو غنم بن سلم بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از قبیلہ اوس جن کا تعلق بنو غنم بن سلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس سے تھا، منذر بن قدامہ کا ذکر کیا ہے۔ یہی رائے ہے ابن شہاب کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۹۔ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی

حضرت منذرؓ بن کعب دارمی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں انہوں نے حاضری دی۔ ابو جعفر احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن سعید بن قیس بن عبداللہ بن منذر بن کعب دارمی محدث ان کی اولاد سے تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت کی ابوالعباس نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو غسانی سے نقل کیا ہے۔

۵۱۱۰۔ حضرت منذرؓ بن مالک

حضرت منذرؓ بن مالک۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد زکریا سے، انہوں نے سعد بن یحییٰ سے انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہیں نے مطرف البصری سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے منذر بن مالک سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا چپکے سے فقیر کو دے دینا اور نادار آدمی کا ہاتھ بٹانا۔ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابونعیم کا کہنا ہے کہ یہ شخص مجہول الاحوال ہے۔

۵۱۱۱۔ حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ

حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ غزوۂ بدر واحد میں شریک تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعبیدہ ان کی کنیت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ یعنی ابن مندہ انہیں (منذر بن محمد کو) ان کے دادا ابوعبداللہ بن مندہ تک لائے ہیں اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۲۔ حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر

حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ۔ انہیں اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو بقول عدوی حضور ؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۱۱۳۔ حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم

منصور بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار ابوالروم العبدری۔ یہ مصعب بن عمیر کے بھائی تھے، ابوبکر بن درید نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ابوالروم کا لقب انہیں مہاجرین حبش نے دیا تھا۔ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت ذرا تفصیل سے پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۱۱۴۔ منظور بن زبان بن سیار

حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار بن عمرو اور وہ عشراء بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارۃ الفزاری ہیں اور یہ وہ آدمی ہیں جس نے اپنی سوتیلی ماں سے شادی کی تھی۔ حضور اکرمؐ نے براء کے ماموں کو حکم دیا کہ وہ اسے قتل کر دیں اور وہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی ماں کے دادا تھے اور ان کی والدہ خولہ بنت منظور تھیں اور وہ ابراہیم بن طلحہ کی ماں بھی تھیں۔ ابن ماکولا نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو حضور اکرم اس جرم میں اس کے قتل کا حکم نہ دیتے۔ وہ بحالت کفر مارا گیا۔

۵۱۱۵۔ حضرت منقدؓ بن خنیس

حضرت منقدؓ بن خنیس بن سلامہ بن سعد بن مالک بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ جعفر کا قول ہے کہ یہ ابوکعب اسدی کا نام ہے۔ ابن حبیب نے اپنی کتاب میں انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جن کی کنیتیں نام پر غالب آ گئیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۶۔ حضرت منقدؓ بن زید بن حارث

حضرت منقدؓ بن زید بن حارث۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن اثیر انہیں نہیں جانتے۔

۵۱۱۷۔ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ

حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار الانصاری خزرجی نجاری مازنی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ محمد بن یحییٰ بن حبان کے دادا تھے۔ ان کے سر پر ایک ضرب لگنے سے ان کی زبان اور عقل متاثر ہوئی تھی چونکہ وہ تجارت پیشہ تھے اس لیے دھوکا کھا جاتے۔ حضورؐ نے انہیں نصیحت کی کہ جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو خریدار سے کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکا نہ دینا اور اسی طرح جب کوئی چیز خریدو تو ہر سودے میں تین دن کا اختیار لے لیا کرو۔ انہوں نے ایک سو تیس سال کی زندگی پائی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۸۔ حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی

حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے، ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

لبابہ لام سے لکھا جاتا ہے، لیکن ابو موسیٰ نے نباتہ نون سے لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ دونوں نام ایک دوسرے کی تصحیف ہیں۔ ان کے سلسلہ نسب میں جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں معبد کا نام بھی آتا ہے۔ ابو نعیم نے اور ابن مندہ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور نباتہ نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۱۱۹۔ حضرت منفعہؓ

حضرت منفعہؓ۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور خود ان سے ان کے بیٹے کلیب بن منفعہ نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں کس سے بھلائی کروں فرمایا اپنی ماں سے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۰۔ حضرت منقعؓ تمیمی

حضرت منقعؓ تمیمی۔ ان کا نسب مذکور نہیں صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن سعد نے انہیں بصری صحابہ کے طبقے میں شمار کیا ہے اور ان کا نام یوں لکھا ہے۔ منقع بن حصین بن یزید بن شبل بن جبار بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ جنگِ قادسیہ میں موجود تھے پھر بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کے ایک گھوڑے کا نام جناح تھا۔ جس پر سوار ہو کر وہ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اشعار ان کے ہیں۔

لما رایت الخیل زیل بینھا طعان ونشاب صبرت جناحا

جب میں نے دیکھا کہ نیزہ بازوں اور تیر اندازوں کی وجہ سے گھوڑوں میں فاصلہ پیدا ہو گیا، تو میں نے اپنے گھوڑے جناح کو کافی سمجھا۔

فطاعنت حتی انزل اللہ نصرہ وود جناح لو قضی فاراحا

میں نے نیزے سے دشمن پر حملہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی نازل کی اور جناح کی خواہش تھی کہ یہ کام پورا ہو جاتا تو وہ بھی آرام کرتا۔

کان سیوف الھند فوق جبینہ مخاریق برق فی تھامة لاھا

ہندوستانی تلواریں، اس کی پیشانی پر اس طرح چمک رہی تھیں گویا وہ بجلی کے کوندے ہیں جو تہامہ کی وادی میں چمک رہے ہیں۔

منقع نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۱۔ حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ

حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ بن عبدالعزی بن ملان بن عمل بن کعب بن حارث بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔ جب آپؐ کو ان کی وفات کا علم ہوا تو ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۲۔ حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیہ

حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرۃ قرشی تیمی۔ یہ محمد بن منکدر کے والد تھے۔ اور اسکی بہن کے بھی انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نے ابوالعباس بن طلابہ سے، انہوں نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی سے، انہوں نے ابوطاہر مخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے، انہوں نے خلاد بن اسلم سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے حریث بن سائب سے جو بنوسلمہ کے مؤذن تھے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے کعبے کا سات بار طواف کیا اور اللہ کو یاد کیا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ ایک غلام کو آزاد کرنے سے ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر اس حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں، ہر چند وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے لیکن صحبت کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہو سکا۔

۵۱۲۳۔ حضرت منہالؓ ابوعبدالملک

حضرت منہالؓ۔ ابوعبدالملک القیسی۔ ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت کی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایام بیض کے تین دنوں کے روزے کی تاکید فرمائی کہ ان کا ثواب مہینے بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ابوداؤد طیالسی اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان کے نزدیک عبدالملک بن منہال وہم ہے اور ان کے خیال میں ملحان درست ہے۔ ہم ملحان کے ترجمے میں ان کا ذکر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا

ہے۔

۵۱۲۴۔ حضرت منیبؓ ازدی

حضرت منیبؓ ازدی ابو مدرک۔ ان کی حدیث کو منیب بن مدرک بن منیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کو زمانہ جاہلیت میں تبلیغ دین کرتے دیکھا۔ جب آپ فرماتے کہ لا الہ الا اللہ کہو گے تو نجات پا جاؤ گے تو بعض لوگ ان کے منہ پر تھوکتے، بعض ان پر مٹی ڈالتے اور بعض گالیاں بکتے۔ جب دوپہر ہو جاتی تو ایک لڑکی پانی کا ایک برتن لاتی، جس سے آپ کا ہاتھ منہ دھلاتی۔ حضورؐ صاحبزادی سے مخاطب ہو کر فرماتے ''میری بیٹی! تم اپنے باپ پر دشمنوں کے غلبے اور ذلت سے ڈرنا مت''۔ ان سے پوچھا کہ وہ صاحبزادی کون تھیں۔ انہوں نے کہا زینبؓ بنت رسول کریمؐ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے یہ حدیث مدرک بن حارث ازدی کے ترجمے میں بھی بیان کی ہے۔

۵۱۲۵۔ حضرت منیبؓ بن عبد السلمی

حضرت منیبؓ بن عبد السلمی۔ خطیب ابو بکر اور ابو نصر بن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن عامر الہانی نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابو امامہ باہلی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی رسول کریمؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز با جماعت پڑھی اور وہاں بیٹھا نماز اشراق تک تسبیح پڑھتا رہا اسے حج اور عمرے کا پورا ثواب ملے گا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۶۔ حضرت منیذرؓ اسلمی

حضرت منیذرؓ اسلمی۔ ایک روایت میں منذر مذکور ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان سے ابو عبد الرحمان نے روایت کی ہے انہوں نے افریقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور سماع کی عزت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح اٹھ کر رضیت باللہ ربا کہا پھر ساری حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وہا

۵۱۲۷۔ حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ یہ صاحب ام المومنین ام سلمہ کے بھائی تھے ان کا نام ولید تھا۔ چونکہ حضور اکرمؐ کو یہ نام اچھا نہ لگا اس لئے آپؐ نے بدل کر مہاجر کر دیا۔ حضورؐ نے انہیں بطور سفیر حارث بن عبد کلال حمیری کے پاس یمن میں بھیجا تھا۔ مہاجر غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے تھے اس لئے حضورؐ ان سے ناراض تھے ام المومنین ام سلمہ نے ان کی سفارش کی، چنانچہ آپؐ نے درگزر فرمایا اور انہیں کندہ اور صدف سے وصول زکوٰت کا محصل مقرر فرمایا۔ اس اثناء میں حضورؐ کا انتقال ہو گیا مگر مہاجر اپنے کام پر جمے رہے۔

جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہیں حکم ملا کہ وہ مرتدین یمن کے خلاف جہاد کریں۔ ادھر سے فراغت ملی تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرموت میں قلعہ نجیر کی تسخیر کے لئے زیاد بن لبید انصاری کے ساتھ مقرر کیا، جہاں سے وہ اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لائے۔ یمن میں مرتد کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے انہوں نے مفید کام کیا جیسا کہ ہم نے الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۸۔ حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید

حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید۔ یہ اول الذکر کے عم زاد ہیں، قرشی و مخزومی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن چھوٹے سے لڑکے تھے۔ دونوں بھائیوں کے مزاج میں اختلاف تھا۔ عبدالرحمان صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ جب کہ مہاجر حضرت علیؓ کے طرف دار تھے۔ اسی طرح جنگ جمل میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ بعد میں جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔

جناب مہاجر کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام خالد تھا۔ جب ابن اثال الطبیب نے عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دے کر مار دیا تو خالد نے اپنے چچا کا خون بہانہ طلب کیا، لیکن عروہ بن زبیر نے اسے عار دلائی چنانچہ خالد اور ان کا غلام دمشق چلے گئے ایک رات انہوں نے ابن اثال کا تعاقب کیا۔ وہ اس رات امیر معاویہ کے پاس بیٹھا انہیں کہانیاں سنا رہا تھا۔ جب یہ نشست ختم ہوئی اور وہ خالد اور ان کے غلام نافع کے قریب پہنچا تو اس وقت اس کے ساتھ کئی اور افسانہ گو بھی تھے۔ اس موقعہ پر خالد اور نافع نے حملہ کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے لیکن خالد نے ابن اثال طبیب کو قتل کر دیا۔ پھر وہ واپس مدینے آ گئے اور وہاں عروہ بن زبیر کو مندرجہ ذیل اشعار سے مخاطب کیا۔

قضی لا بن سیف الله بالحق سیفه وعری من حمل الذحول رواحله

ابن سیف اللہ کے لئے اس کی تلوار نے حق ادا کر دیا اور اس کی اونٹنیوں نے انتقام کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔

فان کان حقا فهو حق اصابه وان کان ظنا فهو بالظن فاعله

اگر یہ حق تھا، تو اس نے اپنا حق پا لیا ہے اور اگر یہ ظن ہے تو اس نے اس ظن کی بنا پر ہی یہ کام کر دیا۔

سل ابن اثال هل ثارث بن خالد وهذا ابن جرموز فهل انت قاتله

ابن اثال سے پوچھو تو سہی کہ میں ابن خالد کا انتقام لے رہا ہوں یا نہ اور یہ ابن جرموز ہے جس نے زبیر کو قتل کیا تھا۔ کیا تم اسے قتل کرو گے۔

زبیر کی اولاد میں سے کسی کو ان کا انتقام لینے کی ہمت نہ پڑی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۹۔ حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی

حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی۔ یہ ربیع بن زیاد کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں آیا انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ ۱۷ ہجری میں وہ مقام

مناذر قتل ہوئے۔ ایک روایت میں ہے وہ تستر کے مقام پر قتل ہوئے۔ ان کے بھائی نے ابو موسیٰ سے کہا کہ مہاجر روزے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ آپ انہیں حکم دیں کہ وہ افطار کر کے لڑیں، انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

۵۱۳۰۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ آپ ام المومنین ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں رہے۔ ان سے بکیر نے جو عمرہ کے مولی ہیں جو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مخزومی کے دادا تھے روایت کی۔ مہاجر کا شمار مصریوں میں ہوتا تھا۔ بکیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مہاجر کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں پانچ یا دس برس گزارے، اس عرصے میں انہیں حضورؐ نے کبھی کچھ نہیں کہا خواہ وہ کام جو آپؐ نے فرمایا تھا میں نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اب عمر کہتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ حضور اکرم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔

۵۱۳۱۔ حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر

حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی۔ عبداللہ بن جدعان ان کے والد کے چچا تھے اور وہ دادا ہیں محمد بن یزید بن مہاجر کے۔

ایک روایت میں ہے کہ مہاجر کا نام عمرو تھا اور قنفذ کا نام خلف تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اور انہیں مہاجر اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا اور خوب مرمت کی۔ اس اثنا میں انہیں موقعہ مل گیا اور بھاگ کر حضور کی خدمت میں پہنچ گئے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ فی الحقیقت تم ہی مہاجر ہو۔ ایک روایت کے مطابق مہاجر فتح مکے کے دن اسلام لائے تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے۔ ابو ساسان حضین نے ان سے روایت کی۔ حسن نے مہاجر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ ان دونوں میں حضین حائل ہے۔

یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب سے، انہوں نے محمد بن یسار سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے حضین ابی ساسان سے انہیں نے مہاجر بن قنفذ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا، لیکن آپؐ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو فرما چکے تو اس وقت آپ نے سلام کا جواب دیا اور محکمہ پولیس عثمانؓ کے حوالے کیا اور چار ہزار درہم تنخواہ مقرر فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۲۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ صحابی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کے جوتے مبارک میں دو تسمے تھے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۳۔ حضرت مہجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ)

حضرت مہجعؓ۔ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز انہیں

حاصل ہوا۔ یہ دوصفوں کے درمیان تھے کہ اچانک ایک تیر انہیں آ لگا اور شہید ہو گئے۔

ان کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ** ان میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے، حضرت بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن غزوان، مجعع مولی عمرؓ اوس بن خولی اور عامر بن فہیرہ، یہ ابن عباس کا قول ہے۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۳۴۔ حضرت مہدیؓ جزری

حضرت مہدیؓ جزری۔ سلیمان بن مغیرہ نے مبذول بن عمرو سے انہوں نے مہدی جزری سے روایت کی، حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کو تھوڑی بہت بد خلقی کی اجازت ہے، مریض، مسافر اور روزہ دار، ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ان کا خیال ہے کہ حدیث مرسل ہے۔

۵۱۳۵۔ حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ)

حضرت مہرانؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام کے متعلق کئی روایات ہیں، کیسان، طہمان، ذکوان، میمون، ہرمز، اس اختلاف کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ روایت ہے کہ آل ابی طالب کے مولی تھے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سائب سے روایت کی، ان کا بیان ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس صدقہ لے کر گئے۔ انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام مہران نے انہیں بتایا کہ حضور نے اہل بیت کے لئے صدقہ حرام قرار دیا ہے اور قبیلے کا غلام ان ہی سے شمار کیا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۶۔ حضرت مہرانؓ (والد میمون)

حضرت مہرانؓ۔ یہ میمون کے والد تھے۔ میمون نے اپنے والد سے روایت کی عمر بن میمون بن مہران نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص رہی۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۷۔ حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی

حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی۔ ان سے سعید بن جبیر نے روایت کی انہوں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا۔ میں اس امر کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ تم سبز، سفید یا سیاہ رنگ کے برتن میں نبیذ تیار کرو۔ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گلاس یا پینے کے برتن میں نبیذ تیار کر و اور جب اس کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے تو پی لو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۸۔ حضرت مہشمؓ بن عتبہ

حضرت مہشمؓ بن عتبہ۔ یہ نام ہے ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا۔ ان کے نام کے بارے میں اور بھی کئی روایات

ہیں۔اس کا ذکر گزر چکا ہے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ذرا تفصیل سے ان کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔

۵۱۳۹۔حضرت مہلہل رضی اللہ عنہ

حضرت مہلہلؓ۔غیر منسوب ہیں۔ان سے مسلمۃ الضبی نے روایت کی ہے۔ایک روایت میں سلمہ کا نام آیا ہے۔حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔آپؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے، اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور سلام کہنے میں بخل نہ کرے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۰۔حضرت مہینؓ بن ہیثم

حضرت مہینؓ بن ہیثم بن نابی بن مجدعہ از آل اسود بن اوس بن نابی۔ یہ لاولد تھے۔ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ابن منیع اور جعفر المستغفری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وواؤ

۵۱۴۱۔حضرت موسیٰؓ بن حارث

حضرت موسیٰؓ بن حارث (خالد) بن بن صخر بن عامر بن (کعب بن سعد) بن تیم بن مرہ۔ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ان کے والد حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے آئے تھے۔ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۲۔حضرت مولہؓ بن کثیف

حضرت مولہؓ بن کثیف بن حمل بن خالد بن عمرو بن معاویہ۔وہ ضباب بن کلاب تھے اور ان کا نسب تھا۔زبیر بن بکار وکلابؒ اور وہ ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ضبابی کلابی کے بیٹے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ بیس برس کے تھے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل کا واقعہ بیان کیا جسے طاعون کی گلٹی نکلی تھی اور جو اونٹ کے پارہ گوشت کی طرح تھی اور عامر کی موت بیت سلولیہ میں ہوئی تھی۔

انہوں نے حضور اکرم کی بیعت کی اور اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلے میں ایک دو سالہ بچہ شتر حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد وہ بارہ سال حضرت ابو ہریرہ کی رفاقت میں رہے اور سو برس زندگی پائی۔ چونکہ بڑے فصیح البیان تھے اس لئے ذواللسانین ان کا لقب پڑ گیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن مندہ نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۳۔ حضرت مونسؓ بن فضالہ

حضرت مونسؓ بن فضالہ بن عدی بن حزام بن ہیثم بن ظفر انصاری، ظفری۔ یہ انس بن فضالہ کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد سے ایک دن پہلے انہیں لشکر مشرکین کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ احد میں شرکت کے لئے آئے تھے اور سب لوگ وہاں جمع تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۴۔ حضرت موہبؓ بن عبداللہ

حضرت موہبؓ بن عبداللہ بن خرشہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابومعشر سے، انہوں نے یزید بن رومان سے اور رجال المدنی سے روایت کی کہ موہب بن عبداللہ بنوثقیف کے وفد میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا آج سے تم موہب ابوسہل ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ویا

۵۱۴۵۔ حضرت میثمؓ یا میتم

حضرت میثمؓ صحابی ہیں، لیکن ان کا نسب نہیں معلوم ہوسکا۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابوبکر بن احمد بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم ابویحییٰ سے، انہوں نے زکریا بن عدی بن عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے یزید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے میثم سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی انہیں بتایا گیا کہ فرشتہ اپنا علم لئے صبح کو اس وقت بیدار ہو جاتا ہے جب سب سے پہلے جاگنے والا مسجد کو روانہ ہوتا ہے اور فرشتہ اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔ اسی طرح شیطان صبح کو اپنا علم لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اول از ہمہ بازار جانے والا اٹھتا ہے اور شیطان اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ گھر واپس نہیں آجاتا اور شیطان بھی داخل منزل ہو جاتا ہے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۶۔ حضرت میسرہؓ ابوطیبہ

حضرت میسرہؓ۔ ابوطیبہ الحجام۔ ابن منیع کا قول ہے کہ ابوطیبہ حجام کا نام میسرہ تھا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے احمد بن عبید بن ابی طیبہ سے ابوطیبہ کا نام پوچھا تو انہوں نے میسرہ بتایا۔ ایک روایت میں نافع مذکور ہے۔

یزید بن معقل بن میسرہ نے اپنے والد معقل سے، انہوں نے اپنے والد میسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ چھ فرقوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ (۱) امراء کو بوجہ ظلم کے (۲) عربوں کو بوجہ عصبیت کے (۳) علماء کو حسد کی بنا پر (۴) خواتین کو کبر اور غرور کی وجہ سے (۵) تاجروں کو بربنائے خیانت (۶) اور گنواروں کو جہالت کی وجہ سے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۷۔ حضرت میسرۃؓ الفجر

حضرت میسرۃؓ الفجر۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں تھا۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابومحمد سراج قاری سے انہوں نے حسن بن احمد دقاق سے، انہوں نے عثمان بن احمد بن سماک سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عدیل سے، انہوں نے عبداللہ بن شقیق العقیلی سے انہوں نے میسرۃ الفجر سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا میں نبی تھا اور آدمؑ بھی ابھی تخلیق کے منازل طے کر رہے تھے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

ابن الفرضی کہتے ہیں کہ میسرۃ الفجر کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاء تھا اور میسرہ لقب تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو کیونکہ عبداللہ بن شقیق نے دونوں سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۴۸۔ حضرت میسرۃؓ بن مسروق عیسیٰ

حضرت میسرۃؓ بن مسروق عیسیٰ۔ یہ ان نو آدمیوں میں شامل تھے جو بنوعبس سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب حضورؐ نے حجۃ الوداع ادا کیا تو آپؐ نے ان کا نام میسرہ رکھ دیا۔ انہوں نے گزارش کی مجھے آپؐ کی پیروی کا حد درجہ اشتیاق تھا۔ وہ اسلام لائے اور خدمت اسلام میں پیش پیش رہے اور شکرگزار ہوئے کہ حضور اکرمؐ کے طفیل نار جہنم سے بچ گئے اور حضرت ابوبکر ان سے بہ احترام سلوک فرماتے تھے۔ اشیری نے ان کے ذکر میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۱۴۹۔ حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت میمونؓ۔ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران وغیرہ بھی مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۵۱۵۰۔ حضرت میمونؓ بن سنباد

حضرت میمونؓ بن سنباد عقیلی۔ ان کی کنیت ابومغیرہ تھی۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم امام حسنؓ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ایک شخص جس کا نام میمون بن سنباد تھا اور صحابی تھا ہماری طرف آیا اور کہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے قوام کا دار و مدار اشراف امت پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بعض لوگ انہیں صحابی نہیں مانتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ یمنی تھے۔

۵۱۵۱۔ حضرت میمونؓ بن یامین

حضرت میمونؓ بن یامین۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میمون بن یامین جو مدینے میں یہود کا سردار تھا مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنے اور یہود مدینہ کے درمیان کسی کو حکم مقرر کریں تو مجھے وہ بطور حکم تسلیم کر لیں گے۔ حضور اکرمؐ نے یہود کو بلا بھیجا اور میمون کو گھر میں چھپا دیا۔ جب آپؐ نے یہ تجویز پیش کی تو یہود میمون بن یامین کو حکم ماننے پر تیار ہو گئے۔

جب انہیں سامنے لایا گیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ کی تصدیق کی تو یہود نے میمون بن یامین کو حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: قل ارایتم ان کان من عنداللہ و کفرتم بہ و شھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۱۵۲۔ حضرت میمونؓ

حضرت میمونؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اشعث بن سوار نے محمد بن سیرین سے انہوں نے میمون سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے فتح شام سے پیشتر ہی وہاں ایک جاگیر کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ایک فرمان لکھ دیا جس میں جاگیر کا حکم تھا۔ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام فتح ہوا تو انہوں نے وہ فرمان حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔ خلیفہ نے اس کے تین حصے کر کے ایک حصہ مسافروں کے لئے ایک اس کی تعمیر کے لئے اور ایک جناب میمون کے لئے مخصوص کر دیا۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۳۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ ان کے بیٹے کا نام الحکم تھا اور وہ ابو عامر راہب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بقول مصعب زبیری جناب مینا غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے بیٹے الحکم نے ابن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۴۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ (ہجرت کی رات بھی ایسا ہی ہوا تھا) مقام حجر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے حجر تو خدا کی زمین میں محبوب ترین اور معزز ترین مقام ہے اور اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا گیا تو میں کبھی نہ نکلوں گا اور آج صرف اس وقت کے لئے مجھے اجازت عطا ہوئی ہے۔ اس کے بعد تا ابد اس زمین سے درخت اکھیڑنا، گھوڑوں کو روکنا، گری پڑی چیزوں کو سوائے اصل مالک کے اٹھانا حرام ہے۔ ایک مینا نامی آدمی نے گزارش کی یارسول اللہ اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ اسے ہم چھتوں پر ڈالتے ہیں اور قبروں میں بھی کام آتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوالحسن لبنانی مینا کو اسی طرح لکھتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کے راوی عباس بن عبدالمطلب ہیں۔ نیز اس حدیث میں شاہ یا ابوشاہ کا ذکر بھی آیا ہے جو تصحیف معلوم ہوتی ہے۔

جلد آٹھ ختم

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

www.KitaboSunnat.com

أُسد الغابة

في

معرفة الصحابة

حصہ نہم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد نہم

باب نون والف

۵۱۵۵۔ حضرت نابغہؓ الجعدی

حضرت نابغہؓ الجعدی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔کسی نے قیس بن عبداللہ کسی نے عبداللہ بن قیس اور کسی نے حبان بن قیس بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ عامری، جعدی لکھا ہے۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔الکلبی نے قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ لکھا ہے نیز ان کے سلسلہ نسب میں بھی کلبی نے اختلاف کیا ہے۔جو کچھ ہم نے لکھا ہے،ان کے بارے میں مشہور روایات یہی ہیں۔

انہیں نابغہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں شعر کہا کرتے تھے، بعدۂ انہوں نے شعر کہنا بند کر دیا اور ۳۰ برس خاموش رہے۔ پھر طبیعت ادھر متوجہ ہوئی اور شعر کہنے لگے،اس پر نابغہ (غیر معمولی ذہین) کہلائے۔انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں طویل عرصہ بسر کیا۔وہ نابغہ، ذبیانی سے عمر میں بڑے تھے۔نابغہ ذبیانی نابغہ جعدی سے پہلے فوت ہو گئے اور آخر الذکر ان کے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے۔بروایتے انہوں نے ۱۸۰ برس عمر پائی۔ابن قتیبہ نے ان کی عمر ۲۴۰ سال لکھی ہے اور یہ کچھ مستبعد نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

ثلاثة اهلين افنيتم وكان الاله هو المستاسا

تم نے تین بیویوں کو ختم کر دیا۔حالانکہ خدا سے آہ و فغاں کی جاتی رہی۔

حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔تم نے ہر بیوی کے ساتھ کتنے سال گزارے انہوں نے جواب دیا، ساٹھ برس اس طرح یہ مدت ۱۸۰ برس بنتی ہے۔اس کے بعد وہ عبداللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے۔تا آنکہ انہوں نے اوس بن مغراء اور لیلی الاخیلیہ کی ہجو کہی۔

وہ زمانہ جاہلیت میں دین ابراہیم کے پیروکاروں (حنیف) میں شمار ہوتے تھے۔وہ روزہ رکھتے اور اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرتے تھے۔ذیل کا شعران کے ایک قصیدے کا مطلع ہے۔

الحمد لله لا شريك له من لم يقلها فنفسه ظلما

تمام اوصاف کا سزاوار وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں،اور جو شخص اس کا قائل نہیں،اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

اس شعر میں توحید باری حشر ونشر کا اقرار اور جزاوسزا کا عقیدہ مذکور ہے ایک روایت کی رو سے یہ شعر امیہ بن الصلت سے

منسوب ہے لیکن یونس بن حبیب حماد الراویہ، محمد بن سلام اور علی بن سلیمان الاخفش نے اسے نابغہ کا شعر قرار دیا ہے نابغہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام لائے اور ایک قصیدہ پیش کیا، جس کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

اتیت رسول اللہ اذ جاء بالهدی — ویتلوا کتابا کالمجرة نیرا

جب حضور اکرم ﷺ ہدایت لے کر تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ ایسی کتاب پڑھتے ہیں، جو کہکشاں کی طرح روشن ہے۔

قتبان بن محمد بن سودان کو ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر الطوسی نے انہیں ابوالحسین بن النقور نے انہیں ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن حسین الدقاق نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے، انہیں داؤد (ابن رشید) نے، انہیں یعلی بن اشدق نے بتایا کہ انہوں نے نابغہ سے سنا، کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا:

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا — وانا لنرجو فوق ذلک مظهرا

ہماری عزت اور حرمت آسمان تک پہنچ گئی۔ اب ہم اس سے بڑھ کر ایک اور مقام کے آرزومند ہیں۔

اس پر حضور اکرمؐ نے دریافت کیا، اے ابولیلی! وہ کون سا مقام ہے، انہوں نے جواب دیا، یارسول اللہ! جنت، آپ نے فرمایا، درست، انشاء اللہ! پھر جناب نابغہ نے ذیل کے دو شعر پڑھے۔

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له — بوادر تحمی صفوه ان یکدرا

ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له — حلیم اذا ما اورده الامر اصدرا

اس حلم میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ ایسے محافظ نہ ہوں، جو اس کے اجلاپن کو گدلا ہونے سے بچالیں۔ اسی طرح اس جہل میں بھی کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ وہ حلم نہ ہو کہ جب اسے کوئی کٹھن منزل پیش آئے تو وہ اسے صحیح سلامت باہر نکال لائے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے پتے کی بات کہی ہے اللہ تیرے چہرے کو رسوا نہ کرے۔

یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے زاہر بن طاہر نیشاپوری سے، انہوں نے ابوسعید الجنز روذی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن محمد بن عثمان المقری سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے، انہوں نے یعلی بن اشدق العقیلی سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے قیس بن سعد بن عدی بن عبداللہ بن جعدہ یعنی نابغہ کی زبانی سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں انہوں نے اشعار پڑھے۔ ان کا وہ قصیدہ بڑا طویل اور عمدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد خلفا کی محفلوں میں بھی ان کی آمد ورفت رہی اور وہ نہایت اچھے شاعر تھے، لیکن وہ ہجو اچھی نہیں کہہ سکتے تھے اور جس شاعر سے بھی ان کا معارضہ ہوتا ہار جاتے، حالانکہ بحیثیت شاعر کے وہ لوگ ان سے کمتر درجے کے ہوتے۔ چنانچہ انہوں نے لیلی اخیلیہ کی ہجو کی، جس کا ایک مصرع یہ تھا۔

الاحیسا لیلی وقولا لها هلا (ہاں میرے دوستو! تم دونوں لیلی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تیار ہو جاؤ) لیلی نے اس کے جواب میں کہا

وعیرتنی داء بامک مثلہ وای حصان لا یقال لھا ھلا؟

تو مجھے اس مرض سے شرمندہ کرنا چاہتا ہے حالانکہ تیری ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے، تو مجھے بتا تو سہی کون سی شادی شدہ عورت ایسی ہے جسے یہ لفظ نہیں سننا پڑتا۔

جناب نابغہ ایک دفعہ مکے میں عبداللہ بن زبیر سے بھی ملے اور ان کا وہ واقعہ مشہور ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت بھی کی۔

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے نیز اپنے چچا عبداللہ بن زبیر نے نابغہ سے یہ روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کبھی قریش کو حکومت ملی۔ رعایا سے عدل کیا، محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا، سچ کو رواج دیا اور وعدوں کو پورا کیا تو انہیں جنت میں وہ مقام عطا ہوگا جو مقام انبیاء سے صرف ایک درجہ کمتر ہوگا۔ تینوں نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۵۱۵۶۔ حضرت نابلؓ الحبشی

حضرت نابلؓ الحبشی جو جناب ایمن کے والد تھے۔ ابواحمد عسال کا قول ہے کہ جناب نابل کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابتاً اطلاع دی کہ انہیں جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے انہیں طاہر بن عبدالرحیم نے انہیں عبداللہ بن محمد نے انہیں ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن زکریا نے انہیں بکار بن عبداللہ بن محمد بن سیرین نے انہیں ایمن بن نابل المکی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دو اونٹنیاں تحفۃً پیش کیں، آپؐ نے اسے واپس کرنا چاہیں، لیکن وہ رضا مند نہ ہوا۔ آپ نے پھر لوٹانا چاہیں لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تہیہ کر رکھا کہ میں سوائے قریش، انصار اور بنوثقیف کے اور کسی سے ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ایک جماعت نے بکار سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۵۷۔ حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی

حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی۔ انہوں نے امیر معاویہ کے عہد میں مدینے میں وفات پائی۔ لاولد تھے۔ یہ قول ابن شاہین کا ہے، جو انہوں نے محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۱۵۸۔ حضرت ناجیہؓ بن جندب

حضرت ناجیہؓ بن جندب بن کعب۔ ایک روایت میں ناجیہ بن کعب بن جندب ہے، ایک اور روایت میں ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر بن دارم بن عمرو بن دائلہ بن سہم بن مازن بن سلامان بن اسلم الاسلمی آیا ہے حضور اکرم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے رکھوالے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے کہتے ہیں، ان کا اصلی نام ذکوان تھا اور چونکہ قریش سے بچ کر نکل آئے تھے اس لئے حضورؐ نے ان کا نام ناجیہ (نجات یافتہ) رکھ دیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہارون بن اسحاق ہمدانی سے انہوں نے عبدہ بن

سلیمان سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ناجیہ خزاعی سے سنا، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ قربانی کا جو اونٹ لاچار ہو جائے اسے کیا کیا جائے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے پاؤں خون سے آلودہ کردو، لوگ خود بخود کھالیں گے۔ محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نام ناجیہ الخزاعی لکھا ہے۔

مالک نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے ان کا نام ناجیہ صاحب بدن رسول اللہؐ تحریر کیا ہے اور خزاعی نہیں لکھا اور صحیح نسب اسلمی ہے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے پھر ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں بنو اسلم کے بعض پڑھے لکھے لوگوں نے بتایا کہ جو شخص بمقام حدیبیہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترا تھا۔ وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی، حضورؐ کے اونٹوں کا رکھوالا تھا۔ لیکن بعض اہل علم کا خیال ہے کہ براء بن عازب کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترنے والے وہ خود تھے۔ اس موقعہ پر بنو اسلم نے وہ اشعار پڑھے جو جناب ناجیہ نے کہے تھے بنو اسلم کا خیال ہے کہ جب ناجیہ کنوئیں میں تھے اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، تو انصار کی ایک لڑکی ڈول لئے کنوئیں سے پانی بھرنے آئی تو اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

یا ایھا المائح دلوی دونکا انی رایت الناس یحمدونکا

اے پانی پلانے والے میرا ڈول تیرے قریب آ گیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ لوگ تیری مدح کر رہے ہیں۔

جناب ناجیہ نے کنوئیں سے جواب میں کہا

قد علمت جاریہ یمانیہ انی انا المائح واسمی ناجیہ

اس یمنی لونڈیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں پانی پلا رہا ہوں اور میرا نام ناجیہ ہے۔

وطعنة ذات رشاش واھیہ طعنتھا تحت صدور العادیہ

اور مجھے چھینٹے اڑانے کا طعنہ دینا فضول ہے کیونکہ میں دشمنوں کے سینوں میں نیزے سے وار کرتا ہوں۔

اور جناب ناجیہ نے امیر معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی، تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور کنواں جس میں جناب ناجیہ اترے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر واقع تھا۔ جناب ناجیہ حضور اکرمؐ کے ساتھ اس سفر میں شریک تھے اور اسی موقعہ پر بیعت رضوان لی گئی تھی۔

۵۱۵۹۔ حضرت ناجیہؓ بن حارث

حضرت ناجیہؓ بن حارث الخزاعی۔ امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں ان صاحب کو حضور اکرمؐ کے قربانی کے اونٹوں کا رکھوالا گردانا ہے، انہوں نے بیان کیا ابویاسر بن ابی حبہ سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ہشام بن عروۃ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ناجیہ الخزاعی سے اور وہ حضورؐ کے جانوروں کا رکھوالا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! قربانی کے جو اونٹ بیمار ہو جائیں میں ان کو کیا کروں فرمایا انہیں ذبح کر کے ان کے پاؤں پر ان کا خون لگا دو اور ان کا پہلو بدل دو اور لوگوں کو ان کے قریب آنے سے مت روکو وہ انہیں کھا جائیں گے۔

عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن ناجیہ بن حارث الخزاعی المصطلقی نے ابن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد ناجیہ سے روایت کی کہ

جب حضور اکرم ﷺ کا مقابلہ بنو مصطلق سے بہ مقام مریسیع ہوا اور وہاں وہ واقعات پیش آئے جو تقدیر خداوندی میں مقدر ہو چکے تھے۔ پھر بنو مصطلق کو خدا نے ہدایت فرمائی اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کر لی اور آپؐ نے ان کی معذرت قبول فرمائی تو حضور اکرمؐ نے قبیلے کی سربراہ جویریہ بنت حارث کو روک لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابوعمر نے صرف ناجیہ بن جندب کا ذکر کیا ہے اور ان سے قربانی کے اونٹوں والی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۶۰۔ حضرت ناجیہؓ بن خفاف

حضرت ناجیہؓ بن خفاف۔ ان کی کنیت ابوخفاف غنوی تھی۔ ان کا شمار صحابہ میں درست نہیں ہے۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اس پر زیادہ کچھ نہیں ہے۔

۵۱۶۱۔ حضرت ناجیہؓ الطفاوی

حضرت ناجیہؓ الطفاوی۔ ان کا نام صحابہ میں مذکور ہے۔ براء بن عبداللہ غنوی نے واصل سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ کے صحابی ناجیہ الطفاوی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ یعنی جو اوقات حدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۲۔ حضرت ناجیہؓ بن عمرو

حضرت ناجیہؓ بن عمرو۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم اور ابوالقاسم بن ابوبکر سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے، انہوں نے احمد بن عمرو بن ابوعاصم سے، انہوں نے یعقوب بن کاسب سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے، انہوں نے عائذ بن شریح سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضور اکرم کو مہندی استعمال کرتے دیکھا۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً شریف ابومحمد حمزہ بن عباس علوی سے، انہوں نے احمد بن فضل المقریٔ سے انہوں نے ابومسلم بن شہدل سے، انہوں نے ابوالعباس بن عقدہ سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ سے، انہوں نے حسن بن زیاد سے، انہوں نے عمر بن سعد النصری سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا یعلی سے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، جس کا مولی میں ہوں، علی بھی اس کا مولی ہے۔ ''اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ''۔

جب حضرت علی خلیفہ ہو کر کوفے میں آئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو صرف چند آدمیوں نے ان کی ہم نوائی کی، جن میں حضرت ایوب انصاری اور ناجیہ بن عمرو الخزاعی شامل تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۳۔ حضرت ناجیہؓ بن کعب

حضرت ناجیہؓ بن کعب الخزاعی۔ ابن شاہین کی رائے میں ناجیہ بن کعب بن خزاعی اور ناجیہ بن جندب اسلمی دو مختلف آدمی

ہیں لیکن ابونعیم دونوں کو ایک گردانتا ہے اور ابن مندہ نے صرف ایک کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں مذکورہ بالا بیان ابوموسیٰ سے منسوب ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ابونعیم دونوں کو اس بنا پر ایک آدمی قرار دیتا ہے کہ اس نے ان دونوں میں تفریق کرنے کے لئے ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا۔ اگر وہ انہیں دو آدمی خیال کرتا تو ان کے قبائل کا ضرور ذکر کرتا اور جیسا کہ ہم نے ناجیہ کے ترجمے میں ناجیہ بن جندب بن کعب لکھا ہے ابونعیم نے بھی اسی طرح لکھ کر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا ترجمہ ناجیہ بن کعب بن جندب بیان کیا ہے۔ بعدہ ان کا نسب لکھ کر آخر میں اسلمی لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطابق ناجیہ صرف ایک آدمی ہے اور چونکہ ان کے نسب میں اختلاف ہے، اس لئے اس اختلاف کے پیش نظر تعداد بڑھ گئی۔

ابن شاہین کے نزدیک ان کی تعداد دو ہے ایک اسلمی اور دوسرا خزاعی اور دونوں کے آباء واجداد اور قبیلے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور اللہ زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۶۴۔ حضرت ناسح الحضرمی

حضرت ناسح الحضرمی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کا ذکر اسمائے مفردہ میں کیا ہے اور باسنادہ حریز بن عثمان الرحبی سے، انہوں نے شرجیل بن شفعہ سے، انہوں نے ناسح حضرمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے، جو ایک بکری کی خرید وفروخت میں مصروف تھے اور قسمیں کھا رہے تھے۔ ایک کہتا کہ میں اتنے روپوں سے کم نہیں لوں گا دوسرا کہتا کہ میں اتنے سے زیادہ نہ دوں گا۔ آخر میں حضور اکرم بکری کے پاس سے گزرے، جسے ایک آدمی نے خرید لیا تھا۔ حضور نے فرمایا دونوں میں سے ایک نے گناہ بھی کمایا ہے اور کفارہ قسم بھی ادا کرنا ہوگا۔

ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر باب النون میں کیا ہے۔ لیکن میرے والد نے اس روایت کو عبداللہ بن ناسح سے منسوب کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۵۔ حضرت ناشرہؓ بن سوید

حضرت ناشرہؓ بن سوید الجہنی۔ ان سے ان کے بیٹے مریح اور علی بن ریاح نے روایت کی۔ ان سے ان کے بیٹے مریح بن ناشرہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد ناشرہ کو کسی جنگی مہم پر روانہ فرمایا اور میں اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا اس اثناء میں میری ولادت ہوگئی اور مجھے میری والدہ اٹھا کر حضورؐ کی خدمت میں لائی، آپؐ نے اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا میری والدہ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! بچے کا نام تجویز فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا چونکہ اس نے داخلہ اسلام میں جلدی کی ہے اس لئے اس کا نام مریح بن ناشرہ (مناسب لفظ مریع ہے۔ مترجم) ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۶۔ حضرت ناعمؓ بن اجیل

حضرت ناعمؓ بن اجیل الہمدانی۔ آپ جناب ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ ہمدان کے بیت شرف میں مقیم تھے۔ اور حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے بقول بردعی روایت کی کہ جناب ناعم

صحابی رسول تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول امیر ان کی کنیت ابونصر تھی۔

جناب ناعم بن اجیل ہمدانی ابوعبداللہ ام المومنین ام سلمہ کے مولی تھے۔ جنہیں زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا۔ بعد میں جب وہ ام المومنین کے پاس آئے تو آزاد کردیئے گئے۔ ان کا شمار مصر کے فقیہوں میں ہوتا تھا انہوں نے حضرت عثمان، علی اور ابن عباس سے روایت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ناعم حضور اکرمؐ کے مولی تھے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

ابواحمد عسکری نے باسنادہ کعب بن علقمہ سے، انہوں نے جناب ناعم سے روایت کی کہ وہ ایک دفعہ حضرت علی کی خدمت میں کوفے یا بصرے میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین نے ایک اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب فرمایا پھر نیچے اترے ایک سینگوں والے مینڈھے کو ذبح کر کے فرمایا یہ علی اور اولاد علی کی طرف سے صدقہ ہے۔

۵۱۶۷۔ حضرت نافعؓ بن بدیل

حضرت نافعؓ بن بدیل بن ورقاء، ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں نافع خود ان کے بھائی اور والد جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ بروایت ابن اسحاق، نافع بن بدیل بن ورقاء منذر بن عمرو اور عامر بن فہیرہ چالیس صحابہ کے ساتھ بیر معونہ پر دھوکے سے قتل کردیئے گئے تھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے ان کی شہادت پر ذیل کے دو اشعار کہے۔

رحم اللہ نافع بن بدیل رحمۃ المبتغی ثواب الجھاد

نافع بن بدیل پر خدا کی رحمت ہو ایسی رحمت جو ثواب جہاد کی خواہش مند ہو۔

صابرا صادق اللقاء اذا ما اکثر القوم قال قول السداد

وہ بڑا صابر اور صادق الوعد تھا۔ جس مقام پر کہ زیادہ تر لوگ ڈھیلی بات کہتے تھے۔

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۸۔ حضرت نافعؓ الجرشی

حضرت نافعؓ الجرشی۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے، انہوں نے نافع الجرشی سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی ان دنوں پہاڑ کی چوٹی پر ایک کاہن رہتا تھا۔ لوگوں نے اسے بلا کر کہا کہ تم ہمیں اس آدمی کے بارے میں جس نے عرب میں ایک نئی بات پیدا کی ہے کچھ بتاؤ۔ وہ ان کہنے پر اتر آیا اور کہا خدا نے محمد کو عزت بخشی ہے اور اسے پسند فرمایا ہے اور اس کے دل کو پاک صاف کر کے تمہاری طرف روانہ کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۹۔ حضرت نافعؓ بن عبدالحارث

حضرت نافعؓ بن عبدالحارث بن حبالہ بن عمیر بن غبشان (اس کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصی الخزاعی تھا) سب لوگوں نے انہیں خزاعی لکھا ہے اور ان کے سلسلہ نسب کو بنو ملکان یعنی اخو خزاعہ اور اخو اسلم تک لے گئے ہیں اور چونکہ بنو

ملکان کی تعداد کم تھی اس لئے ان میں سے بعض کو بنوخزاعہ سے منسوب کر دیتے تھے۔ نافع کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپؐ سے روایت بھی کی۔

حضرت عمرؓ نے انہیں مکے اور طائف کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ جہاں قریش اور بنوثقیف کے جلیل القدر سردار مقیم تھے۔ نافع حضرت عمرؓ سے ملنے لگے اور اپنے غلام عبدالرحمٰن بن ابزی کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔ خلیفہ نے اس جانشینی کو ناپسند کیا، اور نافع کو معزول کر دیا اور خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کر دیا۔ جناب نافع کا شمار جلیل القدر فضلاء میں ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے، وہیں سکونت رکھ لی اور ہجرت نہ کی۔ ابوسلمہ، حمید اور ابوالطفیل نے ان سے روایت کی ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہیں وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور مجاہد سے اور انہوں نے نافع بن عبدالحارث سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس آدمی کو خوش قسمت سمجھو، جس کا مکان وسیع ہو، ہمسایہ صالح ہو، اور گھوڑا مبارک قدم ہو۔

نیز ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار مدینے کی ایک حویلی میں داخل ہوئے اور ایک کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آ گئے اور انہوں نے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر کو اندر آنے کی اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور ان سے بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ آخر میں حضرت عثمان آئے۔ حضورؐ نے انہیں بھی جنت کی بشارت دی اور فرمایا عثمان کو ایک ابتلا پیش آئے گا۔

واقدی جناب نافع کو صحابی نہیں گردانتا، اور اس حدیث کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو قرار دیتا ہے۔ تینوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۱۷۰۔ حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ ابوعبداللہ ثقفی۔ ابوبکرہ کے ماں جائے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ ہم ان کے بھائی ابوبکرہ نفیع کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا اور منادی کرائی کہ طائف کے غلاموں میں سے جو بھی ہم سے مل جائے گا ہم اسے آزاد کر دیں گے۔ جناب نافع اور ان کے بھائی ابوبکرہ طائف میں تھے۔ زیاد بن ابیہ جو ان کا ماں جایا تھا، بھی طائف میں تھا۔ تینوں اسلامی لشکروں میں شامل ہو گئے اور آزاد ہو گئے۔

جناب نافع ان چار گواہوں میں شامل تھے، جنہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف مقدمہ زنا میں شہادت دی تھی۔ ان تین اخیافی بھائیوں میں زیاد بن ابیہ نے ٹھیک طور پر شہادت نہ دی تھی اور یوں مغیرہ حد سے بچ گیا تھا۔ چوتھے گواہ کا نام شبل بن معبد تھا۔

جناب نافعؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور مکان بنا لیا تھا حضرت عمرؓ نے انہیں دس جریب زمین بطور جاگیر عطا کی تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں گھوڑے جمع کئے۔

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک بار حضورؐ نے ایک ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہ تھا۔ جس سے لشکر کو پریشانی ہوئی۔ اتنے میں ایک بکری آ نکلی، حضورؐ نے اس کا دودھ دوہا۔ جس سے سارا لشکر سیراب ہو گیا اسی طرح جناب نافع نے حضورؐ سے روایت کی آپ نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں مجھ سے وہی قرب حاصل ہے، جو حضرت ہارونؑ کو

حضرت موسیٰ سے حاصل تھا۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۱۔ حضرت نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت نافعؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ خالد بن ابی امیہ اور ابوہاشم رومانی نے ان سے روایت کی۔

عقبہ بن خالد نے صباح سے انہوں نے خالد بن ابی امیہ سے، انہوں نے جناب نافع سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے اعمال صالحہ کو دربار خداوندی میں بطور احسان پیش کرنے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۷۲۔ حضرت نافعؓ بن زید

حضرت نافعؓ بن زید الحمیری۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ایاس بن عمرو الحمیری سے روایت کی کہ جناب نافع بن زید الحمیری بنوحمیر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دین میں تفقہ حاصل کریں اور معلوم کریں کہ دنیا کی ابتداء کیوں کر ہوئی فرمایا ایک وقت ایسا تھا کہ خدا کے بغیر کچھ نہ تھا اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر خدا نے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ جن اشیا نے پیدا ہونا ہے انہیں لکھ دو پھر زمین و آسمان اور مافیہا کو پیدا کیا اور عنان خدائی سنبھال لی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۳۔ حضرت نافعؓ ابوالسائب

حضرت نافعؓ ابوالسائب۔ آپ غیلان بن سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے عرۃ بن غیلان بن سلمۃ سے کہ نافع غیلان بن سلمہ کے غلام تھے۔ غیلان ابھی مشرک ہی تھے کہ نافع بھاگ کر حضورؐ کے پاس آگئے، اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔ بعد میں جب غیلان مسلمان ہو گئے۔ تو آپ نے نافع کی ولایت غیلان کو منتقل کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۴۔ حضرت نافعؓ ابوسلیمان

حضرت نافعؓ ابوسلیمان۔ منذر بن ساوی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے انہوں نے حلب میں سکونت اختیار کر رکھی تھی۔

اسحاق بن راہویہ نے سلیمان بن نافع العبدی سے حلب میں سنا کہ ان کے والد نے ذکر کیا ہے کہ منذر بن ساوی حاکم بحرین حضورؐ کی خدمت میں بمقام مدینہ حاضر ہوا۔ منذر کے ساتھ اناس بھی تھا اور میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور ان باتوں کو نہیں سمجھتا تھا۔ میں نے ان کے اونٹ روک رکھے اور وہ دونوں ہتھیاروں سمیت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے چلے۔ منذر نے اپنا ہتھیار رکھ دیا، کپڑے بدلے اور ڈاڑھی کو تیل لگایا۔ اور پھر دربار رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے منذر! میں نے تم میں ایسی چیز دیکھی جو تمہارے ساتھیوں میں نہیں پائی جاتی اس نے دریافت کیا۔ یارسول اللہؐ! وہ کون سی ایسی چیز ہے جو

صرف مجھ میں ہے فرمایا تم نے ہتھیار رکھ دیئے کپڑے بدلے اور تیل لگایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ وہی چیز یا کسبی۔ فرمایا وہبی۔ اس پر وہ لوگ اسلام لے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا بنو عبدالقیس نے بخوشی اسلام قبول کیا جب کہ باقی لوگوں نے مجبوراً۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ اس کے بعد جناب نافع نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا۔ میں نے حضور اکرمؐ کو اپنے سامنے یوں بیٹھے دیکھا، جیسے تمہیں دیکھ رہا ہوں لیکن میں اس وقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتا تھا۔ سلیمان نے کہا کہ میرے باپ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابن مندہ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ جو بات منذر بن ساوی کی طرف منسوب کی گئی ہے، فی الحقیقت اس کا قائل اشج العبدی ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے فرمایا تھا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جو اللہ کو بڑی پسند ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ وہبی ہیں یا کسبی، فرمایا وہبی اس پر جناب اشج العبدی نے کہا خدا کا شکر کہ اس نے مجھے ایسی وہبی خصلتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

۵۱۷۵۔ حضرت نافعؓ بن صبرہ

حضرت نافعؓ بن صبرہ۔ حضرت ابو ہریرہ کی طرح اس حدیث کا مخرج جس میں بیہودہ مجالس میں بیٹھنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ اہل مدینہ ہیں۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۶۔ حضرت نافعؓ ابوطیبہ

حضرت نافعؓ ابوطیبہ حجام۔ ان کا نام میسرہ تھا اور وہ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد لی اور آپؐ نے حق الخدمت ادا کیا۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت پھر بیان ہوگا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۷۔ حضرت نافعؓ بن ظریب

حضرت نافعؓ بن ظریب بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف بن قصی القرشی النوفلی۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقول عدوی یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے قرآن کی کتابت کی تھی ابو عمر کہتے تھے ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۸۔ حضرت نافعؓ بن عتبہ

حضرت نافعؓ بن عتبہ بن ابی وقاص زہری۔ وہ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے اور ہاشم المر کے بھائی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا باپ عتبہ وہ شخص ہے۔ جس بد بخت نے احد کی جنگ میں حضور اکرمؐ کے دو دندان مبارک شہید کئے تھے اور عتبہ حالت کفر میں فتح مکہ سے پہلے مرا تھا۔ اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی۔

نافع فتح مکہ کے دن ایمان لے آئے۔ یہ ابن عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مصعب زبیری سے روایت بیان کی کہ زمانہ جاہلیت میں عتبہ کا ایک خون قریش کے ذمے تھا۔ وہ پھر ترک وطن کر کے مدینہ آ گیا تھا اور وہیں مر گیا اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کر گیا تھا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے روایت کی کہ قتیبہ نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے

انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نافع بن عتبہ سے روایت کی، کہ ہم ایک غزوے میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے' مغرب سے پہلے جنہوں نے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ ایک ٹیلے کے پاس آپ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ مجھے چاہئے کہ میں وہاں جا کر حضور اکرمؐ اور ان اجنبیوں کے درمیان کھڑا ہو جاؤں مبادا وہ دھوکہ کریں۔ چنانچہ میں جا کر درمیان میں کھڑا ہو گیا مجھے حضور اکرمؐ کے چار ارشادات اب تک نوک برزبان ہیں (۱) تم جزیرۂ عرب کے لئے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا (۲) پھر ایران کو فتح کرو گے' پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور ان کے ملک کو فتح کرو گے (۳) پھر دجال سے تمہاری لڑائی ہوگی اور اس میں بھی تمہیں فتح نصیب ہوگی اس پر نافع نے جابر سے کہا جابر (۴) دجال سے اس وقت تک آمنا سامنا نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۹۔ حضرت نافعؓ بن عجیر

حضرت نافعؓ بن عجیر القرشی المطلبی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بغوی وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

شافعی نے اپنے چچا محمد بن علی بن شافع سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت کی کہ اس نے اپنی بیوی ہشیمہ کو طلاق دی اور پھر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کی۔ یا رسول اللہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور میرا ارادہ ایک طلاق ہی کا تھا۔ آپ نے مجھے رجوع کی اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمان کے عہد میں تیسری۔

اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے رو سے جس کے راوی نافع ہیں مروی ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ چنانچہ ابوداؤد نے سنن ابوداؤد میں ابوالطاہر بن سرح سے روایت کی۔ ابوثور نے امام شافعی سے روایت کی۔ اسی طرح حمیدی اور ربیع نے بھی امام شافعی سے روایت کی۔ ان دونوں نے نافع سے اور انہوں نے رکانہ سے روایت کی۔ جریر بن حازم نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح عورت کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہشیمہ ہے' دوسری روایت میں جو زیادہ مشہور ہے سہیمہ ہے۔ ایک اور روایت میں سہیہ اور سفیحہ بھی ہے۔

۵۱۸۰۔ حضرت نافعؓ بن علقمہ

حضرت نافعؓ بن علقمہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ شام میں مقیم ہو گئے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں جناب نافع نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا ہے۔ ایک روایت کے رو سے ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۱۔ حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی

حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی۔ ان سے ہلال بن عامر المزنی نے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر پانچ برس کے تھے یا کچھ زیادہ میرے والد مجھے ساتھ لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ حضور ﷺ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ آپؐ خطبہ دے رہے تھے اور حضرت علیؓ ساتھ ساتھ وضاحت کر رہے تھے۔ میں سواریوں کے درمیان سے نکلتا بچتا حضورؐ کے خچر کے پاس پہنچ گیا۔ دونوں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر رکھے۔ پھر آپ کی پنڈلی کو چھوتا آپ کے پاؤں تک جا پہنچا۔ اس کے بعد میرا یہ ہاتھ حضورؐ کے جوتے اور تلوے کے درمیان میں جا گھسا۔ چنانچہ میں اب بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ حضور اکرمؐ کے ٹھنڈے تلووں کو چھو رہا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز حافظ ابومسعود نے میرے شیخ ابوعبداللہ احمد بن علی الاسواری سے بیان کیا ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ انہوں نے نافع کی بجائے رافع کا نام لیا ہے۔

۵۱۸۲۔ حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدیکرب

حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدی کرب۔ ان کی حدیث محمد بن اسحاق نے اور اسحاق بن ابراہیم بن ابی بن نافع بن معدی کرب نے اپنے دادا ابی سے انہوں نے اپنے والد نافع بن معدی کرب سے روایت کی کہ میں نے اور ام المومنین عائشہ نے حضور اکرمؐ سے (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوۃ الداع اذا دعان) (اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں) کا مطلب دریافت کیا۔ حضور نے دربار خداوندی میں گزارش کی، اے خدا عائشہ کے سوال کا کیا جواب دوں پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا جب آدمی صدق دل اور خلوص نیت سے خدا کو پکارتا ہے تو باری تعالیٰ جواب میں لبیک کہتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ان سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے مگر اور لوگوں نے اسحاق بن ابراہیم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۵۱۸۳۔ حضرت نافعؓ بن غیلان

حضرت نافعؓ بن غیلان بن سلمہ الثقفی۔ خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ جندل میں شامل تھے وہاں شہادت پائی تو ان کے والد نے مرثیہ کہا اور شدید رنج وغم کا اظہار کیا۔ اس کا قول درج ذیل ہے۔

ما بال عینی لا تغمض ساعۃ   الا اعترتنی عبرۃ تغشانی

میری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک دم بھی بند نہیں ہوتیں مگر یہ کہ آنسوؤں کی جھڑی بندھ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ اشعار بھی انہیں جذبات کے حامل ہیں۔

یا نافع من للفوارس احجمت   عن شدۃ مذکورۃ وطعان

اے نافع شاہ سواروں میں کون ایسا تھا جس نے اس شدت سے دشمن پر نیزے سے حملہ کیا ہو۔

لو استطیع جعلت منی نافعا   بین اللھاۃ وبین عقد لسان

اے نافع اگر ممکن ہوتا تو میں تجھے اپنے منہ اور زبان کے درمیان چھپالیتا،

ابو عمر نے اس کی تخریج کی۔

۵۱۸۴۔ حضرت نافعؓ بن کیسان

حضرت نافعؓ بن کیسان۔ ان کے بیٹے کا نام ایوب تھا۔ دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جلدی ہی میری امت شراب نوشی میں پڑ جائے گی اور وہ اس کا نام بدل دیں گے اور امرائے قوم اس باب میں ان کے امدادی ہوں گے۔ جناب نافع سے ان کے بیٹے نے ایک اور حدیث بھی جس کا تعلق نزول عیسیٰ سے ہے۔ روایت کی ہے ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۵۔ حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی

حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی۔ علقمہ کے دادا تھے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن ابو عوف رواسی نے بیان کیا کہ جب عمرو بن مالک دربار رسالت میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی قوم کو اسلام لانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے کہا جب تک ہم بنو عقیل سے انتقام نہ لے لیں، ہم اسلام قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بنو عقیل کے ایک گروہ پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس پر بنو عقیل نے پیچھا کر کے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ جنگ چھڑ گئی بنو عقیل میں ایک آدمی جس کا نام ربیعہ بن منتفق تھا وہ بطریق رجز ذیل کا شعر پڑھ رہا تھا۔

اقسمت لا اقتل الا فارسا ان الرجال لبسوا القلانسا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں شاہ سواروں ہی سے لڑوں گا، بلا شبہ بہادروں نے سر پر خود کفن پہن لئے ہیں۔

اس پر ایک آدمی نے اپنے قبیلے سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم! کیا تم دن بھر اسی طرح بیٹھے رہو گے۔ یہ بن کران کا ایک آدمی مجرش بن عبداللہ، ربیعہ کے مقابلے کے لئے نکلا۔ ربیعہ نے نیزے سے اس کو زخمی کر دیا اور گھوڑا چھین لیا۔ اس پر مجرش نے اپنے قبیلے کو یا آل رؤاس کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ربیعہ نے استہزاء کہا' رؤاس گھوڑے ہیں یا انسان ہیں۔

اس کے بعد عمرو بن مالک اپنے ہاتھ باندھ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب معافی ہوا مگر آپؐ نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ پھر التجا کی دائیں سے بائیں سے سامنے سے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ اللہ بھی خطا کار کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ حضور بھی میری تقصیر معاف فرما دیں۔ رحمت عالم نے درگزر فرما دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۶۔ حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی

حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں کیا جاتا ہے، لیکن بغیر از ثبوت ابو بکر ہذلی نے حسن سے انہوں نے جناب رافع بن یزید الثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شیطان سرخی کو اور نمائشی لباس کو پسند کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۷۔حضرت نافعؓ

حضرت نافعؓ۔یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو شام سے حبشہ آ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی الذین آتینھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون. ہم ابرہہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون والباء

۵۱۸۸۔حضرت نباشؓ بن زرارہ

حضرت نباشؓ بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم التمیمی اسیدی۔ابو ہالہ کنیت تھی۔مصعب بن عبداللہ نے ان کا سلسلہ نسب نباش بن زرارہ تمیمی ابو ہالہ از بنو اسید بن عمرو بن تمیم حلیف بنو عبدالدار لکھا ہے۔ ابو نعیم نے نباش بن زرارہ کا ذکر مغازی میں کیا ہے اور بعض متاخرین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہ اعتراض بلا وجہ ہے۔

ابن اثیر کی رائے ہے کہ نباش کو حضوا کرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ وہ حضور اکرمؐ سے پہلے ہو گذرے ہیں کیونکہ ان کے بیٹے ابو ہالہ ہند بن نباش ام المومنین حضرت خدیجہ کے خاوند تھے جو حضور اکرمؐ سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ایک روایت کے رو سے ابو ہالہ کا نام نباش تھا۔بایں اختلاف انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ہم ان کا مفصل ذکر ہند بن ابی ہالہ کے ترجمے میں اور نیز ام المومنین کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۱۸۹۔حضرت نبہانؓ التمار

حضرت نبہانؓ التمار ابو مقبل۔مقاتل نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے والذین اذا فعلوا فاحشۃ اور اقم الصلوۃ طرفی النہار ہر دو آیات کی شان نزول کے بارے میں کہا کہ ان دونوں آیات کا تعلق نبہان التمار سے ہے۔ایک حسین و جمیل عورت ان سے کھجور خریدنے کو آئی، نبہان نے اس کے سیرین کو چھوا۔اس عورت نے کہا نہ تو نے اپنے بھائی کی غیر حاضری کا کوئی خیال کیا اور نہ تیری خواہش ہی پوری ہوئی اس پر نبہان کو حد درجہ ندامت ہوئی۔ جناب نبہان نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کر دیا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے محتاط ہونا چاہئے تھا ممکن ہے کہ وہ کسی غازی کی عورت ہو دربار رسالت سے اٹھے تو روتے جا رہے تھے چنانچہ تین رات وہ عبادت میں مصروف رہے اور دن کو روزے سے ہوتے، اس پر والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی۔آپ نے صحابی کو طلب فرمایا اور نزول آیت کے بارے میں بتایا۔وہ بہت خوش ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ تو قبول ہو گئی ہے۔اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دربار خداوندی میں میں اپنا شکر کیوں کر (کس طریقے سے) پیش کروں۔اس پر دوسری آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النہار ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۰۔ حضرت نبہانؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبہانؓ۔ ابن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ابوالزبیر نے عمرو بن نبہان سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حالت اسلام میں جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔ ان سے ابوہریرہ کی ملاقات ہوگئی پوچھا کیا حضورؐ نے آپ سے ایسا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہاہاں ابوہریرہ کہنے لگے بخدا میرے نزدیک یہ بشارت اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ شام اور فلسطین میرے پاس رہن ہوں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۱۔ حضرت نبیشۃؓ الخیر

حضرت نبیشۃؓ الخیر۔ بقول ابوعمران کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ نبیشہ بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن عتاب بن حارث بن حصین بن دابغۃ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ایک روایت کے رو سے سلمۃ الخیر بن عبداللہ ابوطریف آیا ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن ماکولا کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ نبیشۃ الخیر بن عمرہ بن عوف بن سلمہ بن حنش بن طیار بن اللیان بن عمیر بن عادیہ بن صعصعہ بن وائلۃ بن لحیان بن ہذیل ایک اور روایت کے مطابق یوں ہے۔ نبیشۃ بن عبداللہ بن شیبان بن عفان بن حارث بن جون بن حارث بن عبدالعزیٰ بن وائل بن لحیان بن ہذیل۔ اور بعض نے اس کے علاوہ بھی نسب بیان کیا ہے۔

اور ان کے چچا کے بیٹے سلمۃ بن المحبق کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے انہیں الخیر کے لقب سے اس لئے نوازا کہ وہ ایک بار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند جنگی قیدیوں کو وہاں دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہؐ! یا تو فدیہ لے کر انہیں آزاد فرما دیجئے اور یا احسان کر کے چھوڑ دیجئے، فرمایا تم نے اچھی بات کہی اس لئے آج سے تم نبیشۃ الخیر ہو۔

اسماعیل، ابراہیم اور ابوجعفر نے بذریعہ اس سند کے جو ابوعیسیٰ تک جاتی ہے بیان کیا کہ ہم نے نصر بن علی سے انہوں نے معلّیٰ بن راشد ابوالیمان سے انہوں نے اپنی دادی ام عاصم سے جو لسنان بن سلمۃ کی ام ولد تھی سنا کہ ایک بار ہم ایک برتن میں کھانا کھا رہے تھے کہ نبیشۃ الخیر وہاں آ گئے اور ہمیں حضور اکرمؐ کی ایک حدیث سنائی فرمایا جو شخص کسی برتن میں کھانا کھائے اور پھر اسے اچھی طرح صاف کر دے تو وہ برتن اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

ابوالملیح ہذلی نے انہی سے روایت کی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر قربانی دیا کرتے تھے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو خدا کے نام پر دو اور لوگوں کو کھلاؤ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۲۔ حضرت نبیشۃؓ

حضرت نبیشۃؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابن عباس نے انہی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو جو نبیشۃ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا پوچھا آیا خود تم نے حج کیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا پہلے خود حج کر پھر اس کی طرف سے ادا کرنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۳۔ حضرت نبیطؓ بن جابر

حضرت نبیطؓ بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار م الانصاری خزرجی غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ان کی اولاد تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کی شادی فریعہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ سے کی تھی اور فریعہ ان عورتوں سے تھیں جنہوں نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ ان کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا۔ ان کا نام عبدالملک تھا۔ جناب اسعد بن زرارہ نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی تھی کہ جناب فریعہ اور ان کی ہمشیرگان کی خانہ آبادی کا انتظام فرمایا جائے۔ جناب نبیط حضورؐ کی وفات کے بعد عرصے تک زندہ رہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ جناب نبیط کا ایک اور بیٹا بھی تھا۔ جس کا نام سلمہ تھا۔ جن سے بعض احادیث مروی ہیں۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر، ابوعمر کے اس خیال کو اہم قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں سلمہ بن نبیط سے مراد ابن نبیط بن شریط ہے، جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۵۱۹۴۔ حضرت نبیطؓ بن شریط

حضرت نبیطؓ بن شریط بن انس بن مالک بن ہلال الاشجعی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن علی نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن النسائی سے، انہوں نے عمرو بن علی سے' انہوں نے یحیٰی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلمہ بن نبیط سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو حج کے موقعہ پر عرفہ میں ایک سرخ اونٹ کی پیٹھ پر لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۵۔ حضرت نبیہؓ الجہنی

حضرت نبیہؓ الجہنی۔ ایک روایت میں نبیہ الجہنی آیا ہے۔ ابن معین کے مطابق ان کا نام ینہ الجہنی ہے۔ ابن السکن نے بھی ان کا نام ینہ کہا ہے۔

ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے نبیہ الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو تلوار دو تو اسے پہلے نیام میں ڈال لو۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۱۹۶۔ حضرت نبیہؓ بن حذیفہ

حضرت نبیہؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔ یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ لیکن ابن اثیر نہ انہیں جانتے ہیں اور نہ ان کے بھائیوں میں سے کسی کو جن سے ابوعمر نے ایک مختصر سی روایت بیان کی ہے۔

۵۱۹۷۔ حضرت نبیہؓ

حضرت نبیہؓ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ بعض علماء نے انہیں حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں شمار کیا ہے اور یہ کہ آپؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام النبیہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۸۔ حضرت نبیہؓ بن صواب

حضرت نبیہؓ بن صواب الجہنی۔ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک رہے تھے اور ان چار آدمیوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے قبلۂ مصر کی سمت درست کی تھی۔ ان سے یزید بن حبیب عبدالمالک بن رائطہ اور عبدالعزیز بن ملیل نے روایت کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۹۔ حضرت نبیہؓ بن عثمان

حضرت نبیہؓ بن عثمان بن ربیعہ بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی جمحی۔ قدیم الاسلام ہیں مکہ کے رہنے والے ہیں اور حبشہ کی ہجرۂ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ روایت واقدی کی ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حبشہ کو ہجرت کرنے والے ان کے والد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے دونوں باپ بیٹے کا نام مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں کیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب النون مع حاء ذال وزا وسین

۵۲۰۰۔ حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ

حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ۔ ہم اس سے پیشتر ان کا ذکر چکے ہیں۔ اکیلے ''با'' کی بحث میں ابو عمر نے ان کا نام نحات اور ابو موسیٰ نے اور ابو نعیم نے نجاب لکھا ہے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ وہ بلوی ہیں اور انصار کے حلیف۔

۵۲۰۱۔ حضرت نذیرؓ ابو مریم

حضرت نذیرؓ ابو مریم الغسانی۔ ابو بکر بن بن عبداللہ بن ابو مریم کے دادا تھے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض شامیوں سے ابو مریم کا نام دریافت کیا انہوں نے بتایا نذیر، بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے انہوں نے اپنے دادا ابو مریم سے رایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت کی۔ چنانچہ آپ نے ان کی تیراندازی کی تعریف فرمائی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۲۔ حضرت نزالؓ بن سبرۃ

حضرت نزالؓ بن سبرۃ الہلالی۔ ان کا تعلق بنو ہلال بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔ ہاں البتہ انہوں نے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ لیکن ان کا شمار کبار فضلائے

تابعین میں ہوتا ہے۔ان سے شعبی ،عبدالملک بن میسرہ اور اسماعیل بن رجاء نے روایت کی ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۳۔ حضرت نسیرؓ بن العنبس

حضرت نسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔(اور کعب سے مراد ظفر الانصاری الظفری ہیں)انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور روایت کا موقعہ ملا اور آپؐ کے ساتھ کافی غزوات میں شریک رہے۔عبداللہ بن محمد بن قداح نے ان کا ذکر انصار میں کیا ہے اور ان کا نام نسیر لکھا ہے دارقطنی نے بشیر تحریر کیا ہے۔مگر اول الذکر ثابت ہے۔یہی رائے ابن ماکولا کی ہے۔

باب النون وصاد

۵۲۰۴۔ حضرت نصرؓ بن الحارث

حضرت نصرؓ بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب(اور کعب سے ظفر الانصاری اوسی ظفری مراد ہیں)ایک روایت میں ان کا نام ابن عبد رزاح،اور بروایت ابوموسیٰ ابن عبداللہ تھا۔پہلی دونوں روایتیں درست تر ہیں۔اکثر ان کی کنیت ابوالحارث مذکور ہے۔غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ان کے والد ابوالحارث کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور اکثر اہل السیر والانساب نے ان کا نام نصر بن حارث لکھا ہے ابن سعد نے محمد ابن اسحاق سے ان کا نام نمیر بن حارث نقل کیا ہے۔ابن سعد کے خیال میں یہ ان صاحب کی غلطی ہے۔جنہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔وہ ابراہیم بن سعد الزہری تھے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن سعد نے غلطی کا انتساب ابراہیم بن سعد سے کیا ہے حالانکہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نمیر ہی نقل کیا ہے اور ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے نضر(ضاد سے)روایت کیا ہے۔یہی روایت ابن ماکولا کی ہے۔نیز ابن القداح سے بھی یہی منقول ہے یہ صاحب جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے،اور شہادت پائی تھی۔

۵۲۰۵۔ حضرت نصرؓ بن حزن

حضرت نصرؓ بن حزن النصری۔ایک روایت میں عبدۃ بن حزن آیا ہے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے نصر بن حزن سے،انہوں نے حضور اکرمؐ سے انبیاء کے بکریاں چرانے کے بارے میں روایت بیان کی۔ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور نام بشر بن حزن لکھا ہے اور ایک روایت میں ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے عبدہ بن حزن لکھا ہے۔بقول ابوعمر یہی درست ہے واللہ اعلم۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۶۔ حضرت نصرؓ بن دہر

حضرت نصرؓ بن دہر بن اخرم بن مالک الاسلمی۔اس کو اور ان کے والد کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مدنی تھے۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالہیثم بن نصری دہرا سلمی سے انہوں نے اپنے والد نصر سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سفر خیبر کے دوران میں سنا کہ آپؐ نے عامر بن اکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا تھے فرمایا اے ابن اکوع سواری سے نیچے اترو۔ اور اپنے اشعار میں سے کچھ سناؤ۔ تعمیل ارشاد میں انہوں نے مندرجہ ذیل رجزیہ اشعار پڑھے۔

واللہ لو لا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

بخدا! اگر ذات باری نہ چاہتی تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم حضور اکرمؐ کی تصدیق کرتے اور نہ نماز پڑھتے

انا اذا قوم بغوا علینا وان ارادوا فتنة ابینا

بلاشبہ جب قوم نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور جب انہوں نے شر پھیلانا چاہا تو ہم نے انکار کردیا (روک دیا)

فانزلن سکینة علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

اے خدا تو ہم پر سکون دل نازل فرما اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو۔ تو ہم ثابت قدم رہیں۔

حضور اکرمؐ نے سن کر فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ حضرت عمرؓ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دعا تو مقبول ہوگئی۔ چنانچہ وہ غزوہ خیبر میں شہید ہوگئے۔

جناب نصر سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے ماعز کے رجم میں حصہ لیا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۷۔ حضرت نصرؓ بن عوف

حضرت نصرؓ بن عوف بن قدامہ بن اخی صفوان بن قدامہ۔ حدیث صفوان میں ان کا ذکر آیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۸۔ حضرت نصرؓ بن وہب

حضرت نصرؓ بن وہب الخزاعی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی کہ ایک بار حضورؐ ایک بے زین گدھے پر جس کی پیٹھ پر دری کا ایک ٹکڑا تھا۔ سوار تھے اور حضرت معاذ بن جبل آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۹۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری

حضرت نصیبؓ مولیٰ سری نبہان غنویہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ساکنہ دختر جعد نے سری دختر نبہان سے روایت کی کہ جناب نصیب نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ سانپوں میں سے کیسے سانپ کو ہلاک کیا جائے فرمایا جو نظر آئے اسے مار دو کیونکہ ان کا ہلاک کرنا ایسا ہے جیسا کہ کافر کا ہلاک کرنا اور اگر اس کے کاٹے سے کوئی مر جائے تو وہ شہید شمار ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ

حضرت نصیرؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرمی اور بغوی نے ان سے حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی، کہ آپ نے نقصان دہ اشیاء کی تقسیم سے منع فرمایا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

باب نون وضاد

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی

حضرت نضرؓ بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر (ان کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی ظفری تھا) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور آپؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ابن ماکولا نے بروایت ابن قداح ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام نصر (صاد سے) تحریر کیا ہے۔ اور ابن قداح کا قول ہے کہ نضر قادسیہ میں شہید ہوئے لاولد تھے۔

۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی

حضرت نضرؓ بن حارث بن کلدہ بن علقمہ القرشی۔ ان کا تعلق بنو عبد الدار سے تھا اور حجازی شمار ہوتے تھے غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے اور آپ نے ایک سو اونٹ مال غنیمت سے عطا کئے تھے ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جناب نضر کے بارے میں میری یہ روایت کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ غزوۂ حنین میں شریک تھے ایسی کتابوں سے لی گئی ہے۔ جو بالکل درست اور صحیح ہیں لیکن ابن مندہ کی کتاب ان تین کتابوں پر مبنی ہے جن کا مدار سماع پر ہے اور جن میں تصحیف کی گئی۔ ان میں سے ایک نسخہ اصفہانی ہے جو مصنف کے عہد سے اب تک چلا آ رہا ہے ان دونوں نے جناب نضر کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جن کا نام نضر تھا اور پھر ان کا نام نضر بن سلمہ متعین کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ اولاً ان دونوں نے انہیں حارث بن کلدہ بن علقمہ لکھا ہے حالانکہ جیسا کہ زبیر اور ابن کلبی نے لکھا ہے۔ حارث بن علقمہ بن کلدہ چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار تحریر کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے بھائی نضیر کے ترجمے میں ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

ان دونوں حضرات سے دوسری غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے نضر کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف بھی عطا کر دیا ہے۔ حالانکہ اسے غزوۂ بدر کے موقعہ پر قتل کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ بد گو تھا اور حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا تھا۔ اس کے قتل پر اس کی بہن یا لڑکی نے جس کا نام قتیلہ تھا۔ ذیل کے اشعار کہے۔

یا راکبا ان الاثیل مظنۃ　　من صبح خامسۃ وانت موفق

اے سوار! اثیل تک رسائی تو موہوم ہے گذشتہ پانچ دنوں سے اور تو اس سے آشنا ہے۔

ابلغ بہ میتا بان تحیۃ　　ما ان تزال بھا النجائب تعنق

فوت شدہ آدمی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ میرے سلام کو عمدہ عمدہ اونٹنیاں اٹھائے دوڑتی پھرتی ہیں۔

منی الیہ وعبرۃ مسفوحۃ جادت لمائحھا و اخری تخنق

میری طرف سے یہ پیغام پہنچا کہ بہتے ہوئے آنسو رونے والے کے لئے مفید ہوتے ہیں اور پھر اس کا گلا ہی گھونٹ دیتے ہیں۔

فلیسمعن النضر ان نادیتہ ان کان یسمع میت لا ینطق

اگر تو نضر کو بلائے گا تو وہ ضرور سنے گا کیونکہ میت سنتا تو ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ للہ ارحام ھناک تشقق

اس کے اقارب نے اسے نوچ ڈالا اللہ کے نام پر ایسے مقام پر رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

قسرا یقاد إالی المنیۃ متعبا رسف المقید وھو عان موثق

اسے جبر سے موت کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں اور وہ جکڑے ہوئے قیدی کی طرح رک رک کر چلتا ہے۔

امحمد ولا انت ضن ء نجیبۃ من قومھا والفحل فحل معرق

اور بلاشبہ محمد آپ ایک نہایت شریف خاتون کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے مضبوط اور تنومند مرد ہیں۔

ما کان ضرک لو مننت وربما من الفتی وھو المغیظ المحنق

اس میں کیا حرج تھا اگر آپ اس پر احسان کرتے۔ اکثر جوان مرد، غصے کی حالت میں بھی دشمن کو معاف کر دیتے ہیں۔

النضر اقرب من ترکت وسیلۃ واحقھم ان کان عتق یعتق

اگر آپ کسی حیلے وسیلے سے معاف فرما دیتے تو نضر اس کا زیادہ مستحق تھا اور آزادی کا زیادہ حق دار تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو یہ اشعار سنائے گئے تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ اشعار بروقت میرے علم میں لائے جاتے تو میں اسے معاف کر دیتا۔

۵۲۱۳۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الھذلی

حضرت نضرؓ بن سلمہ ہذلی۔ مدنی تھے۔ بقول ابن شاہین حضورؐ کے عین حیات میں پیدا ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۴۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الھذلی

حضرت نضرؓ بن سفیان ہذلی۔ انہوں نے حضور اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو ان مشاہدات کا علم ہو جائے جو عشا کے خاتمے اور ظہور صبح کے درمیان وقوع پذیر ہوتے ہیں تو وہ انہیں دیکھنے کے لئے سوار ہو کر آئیں۔ ابوعبداللہ بن قراط نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۱۵۔ حضرت نضرہؓ بن اکتم

حضرت نضرہؓ بن اکتم الخزاعی۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے حسن بن علی اور ابن ابی السری المعنی سے روایت کی انہوں نے

بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ایک انصاری سے سنا۔ ابن ابی سری کی روایت میں ''من اصحاب النبی'' مذکور ہے پھر سب راویوں نے اس پر اتفاق کیا اور انصاری کا ذکرنہیں کیا۔ ان کا نام نضرہ تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ایک کنواری لڑکی سے خفیہ طور پر نکاح کیا۔ جب میں نے اس سے مجامعت کی تو وہ حاملہ نکلی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے اس لئے مہر تو ادا کرنا پڑے گا اور لڑکا بعد از پیدائش غلام شمار ہوگا بقول حسن آپؐ نے فرمایا فاجلدھا یعنی اسے درے لگاؤ بروایت ابین ابی السری حضور نے فرمایا ''فاجلدوہا'' ایک روایت میں ''فحدوھا'' آیا ہے یعنی اس پر حد جاری کرو۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن نعیم سے انہوں نے ابن میتب اور عطاء الخراسانی سے انہوں نے سعید بن میتب سے ''ارسلوہ'' روایت کی ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں آیا ہے کہ نضرہ بن اکتم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور لڑکے کو سب نے غلام قرار دیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶۔ حضرت نضلہؓ انصاری

حضرت نضلہؓ الانصاری۔ ابوالبرکات حسن بن محمد الدمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن حماد نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے نضلہ سے سنا کہ انہوں نے ایک کنواری لڑکی سے جو پردے میں تھی۔ شادی کی اور جب اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ نکلی انہوں نے حضور اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے، اس لئے مہر تو ادا کرنا ہوگا ہاں اس کا لڑکا اگر اس نے جنا تو تمہارا غلام ہوگا اور عورت کو درے مارے جائیں گے۔

عبدالرزاق نے بھی باسنادہ اس کا ذکر کیا ہے اور نام نضرہ بتایا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ صاحب جنہیں نضلہ کہتے ہیں وہ نضرہ تھے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن میں ابوموسیٰ کی وجہ استدراک کو سمجھ نہیں سکا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن انہوں نے دونوں کے ترجمے علیحدہ علیحدہ لکھ دیئے ہیں۔ ایسے مقامات پر اس کی عادت یہ ہے کہ ایک کا ترجمہ لکھ کر دوسری روایت کو قیل کہہ کر بیان کر دیتا ہے۔

۵۲۱۷۔ حضرت نضلہؓ بن خدیج

حضرت نضلہؓ بن خدیج الجسمی۔ سفیان بن عیینہ نے ابوالزعراء سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے (مرہ نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ ابوالاحوص نے اپنے دادا سے) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے نظر اوپر اٹھائی اور پھر سر جھکا لیا حضور اکرمؐ نے دریافت کیا۔ آیا تم اونٹوں کے مالک ہو یا بکریوں کے۔ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! خدا نے دونوں نعمتوں سے مجھے نواز رکھا ہے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ تھا اور حدیث کی زیادہ تر شہرت ان کے والد کے نام سے ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۸۔ حضرت نھلہؓ بن طریف

حضرت نھلہؓ بن طریف بن نہصل الجرمازی و مازنی۔ انہوں نے اعشیٰ مازنی کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس نے دربارِ رسالت میں آ کر گزارش کی تھی۔

یاسید الناس ودیان العرب الیک اشکو ذربة من الذرب

اے لوگوں کے اور ادیان عرب کے سردار! میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک بپتا بیان کرنے حاضر ہوا ہوں۔
ہم اس واقعہ کو اعشیٰ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ہم نے اس کا نسب بھی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۹۔ حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی

حضرت نضلہؓ بن عبید بن حارث بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبداللہ بن حارث ہے۔ ایک اور روایت کی رو سے عبداللہ بن نضلہ بھی آیا ہے۔ ہم اسے کنیتوں کے عنوان کے تحت زیادہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

یہ صاحب قدیم الاسلام تھے اور غزوات خیبر فتح مکہ اور حنین میں شامل تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کا بیٹا وہیں مقیم رہا۔ خراسان کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کے آخری دور میں یا یزید کے دور میں وہیں وفات پائی۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہوں نے ابن خطل کو اس وقت قتل کیا جب وہ کعبے کے غلاف کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ ثعلبہ بن ابی برزہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے حسن البصری ابو العالیہ ریاحی، ابو عثمان نہدی، ابو الوازع، عبداللہ بن مطرف، سعید بن جمہان اور عبداللہ بن بریدہ وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابو عیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے عوف سے احمد کہتے ہیں ہم سے عباد بن عباد مہلبی اور اسماعیل بن علیہ سب نے عوف سے، انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابو برزہ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ قبل از نماز عشاء سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور اسی طرح بعد از نماز عشاء گفتگو کو ناپسند فرماتے۔

ابو برزہ یزید ابن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا انہوں نے دیکھا کہ یزید ایک چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت امام کے لبوں کو چھو رہا تھا۔ انہوں نے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو ہٹا لے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ حضور اکرمؐ ان ہونٹوں کو چوستے تھے۔ بہر حال اے یزید! جب تو قیامت کے دن میدان حشر میں آئے گا تو ابن زیاد تیرا شفیع ہوگا اور جب امام تشریف لائیں گے تو حضور اکرمؐ ان کے شفیع ہوں گے۔ پھر وہ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۰۔ حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری

حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں صفراء میں کچھ زمین بطور جاگیر عطا کی تھی۔ انہوں نے صوبہ حجاز میں عرج کے نواح میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن محمد بن معن بن نضلہ بن عمرو الغفاری سے، انہوں نے اپنے والد معن بن نضلہ بن عمر غفاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن ایک انتڑی کی مقدار میں پیتا ہے اور کافر مقابلۃً سات حصے زیادہ اور اس مضمون کی احادیث کئی صحابہ سے مروی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے بھی روایت کی ہے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۱۔ حضرت نضلہؓ بن ماعز

حضرت نضلہؓ بن ماعز۔ انہوں نے جناب ابوذر کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا۔ حسین المعلم نے ان کی حدیث عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی

حضرت نضیرؓ بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی القرشی العبدری۔ ایک روایت کے رو سے مہاجر ہیں اور دوسری روایت کے مطابق فتح مکہ کے دن ایمان لائے کنیت ابو الحارث تھی اور ان کے والد حارث رہین کے عرف سے مشہور تھے اور محمد بن مرتفع ان کی نسل سے تھے۔

نضیرؓ اللہ کے شکر گزار بندے تھے کہ خدا نے انہیں نعمت اسلام سے نوازا اور اپنے بھائی نضر اور آباؤ اجداد کے برخلاف دین اسلام پر فوت ہوئے اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ جب بنو دیل کے ایک آدمی نے آ کر انہیں خوشخبری دی اور کہا کہ مجھے بھی ان اونٹوں سے کچھ دے دینا تو انہوں نے اس بنا پر لینے سے انکار کر دیا کہ گویا انہیں اونٹ قبول اسلام کے لئے بطور رشوت دیئے جا رہے ہیں، کہنے لگے میں اپنے اسلام کو اس لالچ سے کیوں ملوث کروں۔ پھر خیال آیا کہ جب بغیر از طلب و سوال مل رہے ہیں تو حضورؐ کا عطیہ ہے۔ اس لئے مجھے بصد شکر قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے دس اونٹ اس آدمی کو عطا کر دیئے، جس نے خوش خبری دی تھی۔

پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز اور اوقات نماز کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور کہا اللہ کی قسم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہے اسلام سے۔ پھر حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے، فرمایا جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ۔

نضیر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور وہاں قیام پذیر رہے تا آنکہ بغرض جہاد اسلامی لشکر کے ساتھ شام کو گئے اور جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور وہاں رجب سن پندرہ ہجری میں شہید ہو گئے اور ان کا شمار قریش کے بردبار لوگوں میں ہوتا تھا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہر چند وہ یقینی طور پر صحابی ہیں، لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

لیکن عجب تر یہ امر ہے کہ انہوں نے ان کے بھائی نضر کا ذکر کیا ہے حالانکہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ وہ کافر مرا اور بدر کے دن انتقاماً قتل کر دیا گیا تھا۔ جناب نضیرؓ بقول ابو عمر مہاجرین سے تھے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا اور یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ فتح حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں سو اونٹ بطور عطیہ دیئے تھے اور چونکہ یہ عطیہ صرف مولفۃ القلوب کو دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ جناب نضیر بھی فتح مکہ میں ایمان لائے تھے۔ نیز یہ بھی منقول ہے کہ وصولی عطیہ کے بعد غزوہ حنین کے دن جناب نضیر نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ سے نماز و اوقات نماز کے بارے میں سوالات کئے، اگر وہ مہاجرین میں سے ہوتے تو نماز اور اوقات نماز کے بارے میں استفسار کرنے میں کیا تک ہے۔ حنین کے دن کیونکہ وہ تو فتح سے پہلے ہے اور جو بعد میں ہے یہ نہیں اور درست بات یہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۵۲۲۳۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث

حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ۔ ان کے والد کو بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کو مہاجرین حبشہ کی اولاد میں شمار کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے سلسلہ نسب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نضیر ابن نضر کے بیٹے ہیں جسے بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ مہاجرین حبشہ کی اولاد ہوں۔ ہاں اگر جعفر یہ کہتے کہ نضیر نے قبول اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کی تھی تو یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی تھی اسی طرح جعفر کا یہ قول بھی ناقابل یقین ہے کہ ابن اسحاق نے انہیں (جناب نضیر) کو ابنائے مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ روایت بھی اسی ابن اسحاق کی ہے کہ ان کا والد بدر کے دن انتقاماً قتل کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ مہاجرین حبشہ میں کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب النون وظاء وعین

۵۲۲۴۔ حضرت نظیرؓ المزنی

حضرت نظیرؓ المزنی یا المدنی۔ ابن شہاب نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی کہ انہیں نظیر المزنی نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ جب کسی آدمی کو یہ آیت "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھتے سنتا ہے تو فرماتا ہے "میرے بندے تجھے بشارت ہو پس مجھے میری عزت کی قسم کہ میں تجھے کسی حالت میں بھی دنیا اور آخرت میں فراموش نہیں کروں گا اور میں تجھے جنت میں اتنی نعمتیں عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے گا" ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۵۔ حضرت نعمؓ

حضرت نعمؓ۔ ابو اسحاق نے البراء سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت کیا اس نے نعم بتایا تو

آپؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضبی

حضرت نعامہؓ الضبی۔ یزید کے والد تھے۔ حبان عبدی نے یزید بن نعامۃ الضبی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ جب حضورؐ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس پر دعا پڑھتے "سبحانک ما اکثر ما اعطیتنا سبحانک ما اعظم ما عافیتنا اللھم اوسع علینا وعلی فقراء المسلمین" ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اُشیم

حضرت نعمانؓ بن اشیم ابوہند الاشجعی۔ ایک روایت میں ان کا نام رافع مذکور ہے۔ حضورؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ کوفی ہیں اور کنیت سے مشہور ہیں۔ بخاری اور مسلم نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم نے روایت کی کہ میں اپنے چچا اور والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ حضورؐ ایک سرخ اونٹ کی پشت پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میرے والد نے فرمایا۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ

حضرت نعمانؓ بن بازیہ۔ ابن منیع نے ان کا نام نعمان بن راذیہ قبیلہ ازد کا عریف اور وان کا علم بردار لکھا ہے بقول بخاری وہ حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ صالح بن شریح نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے عریف الازد (جن کا نام نعمان تھا) سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں راتوں کے پچھلے پہر سفر کرتے اب ہم بفضلہٖ مسلمان ہیں ہمیں کیا کرنا چاہئے فرمایا اسلام میں بھی یہ عمل پسندیدہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ کسی کو بھی ایسے سفر سے منع نہ کرنا۔ ابن ابی حاتم انہیں صحابی بتاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ہاں البتہ ابوعمران کے والد کا نام بازیہ بیان کرتے ہیں اور دوسرے دوان کے والد کا نام راذیہ بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج

حضرت نعمانؓ بن برزج۔ جاہلی دور کے آدمی ہیں۔ محمد بن حسن بن اُتش صنعانی انباری نے سلیمان بن وہب سے انہوں نے نعمان بن برزج سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آخر الذکر ان کے اسلام کے قائل نہیں۔

۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر

حضرت نعمانؓ بشیر بن ثعلبہ بن سعد بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ دختر رواحہ تھا۔ جو عبداللہ بن رواحہ کی بہن تھیں۔ مالک الاغر ان کی والدہ اور والد کا چند پشتوں کے بعد مشترک جد بنتا تھا۔ حضور اکرمؐ کی وفات سے آٹھ سال سات مہینے پیشتر ان کی پیدائش ہوئی۔ ایک روایت میں چھ

برس مذکور ہیں۔ مگر روایت اول قریب بصواب ہے۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ نعمان ان سے چھ مہینے بڑے ہیں۔ بعد از ہجرت نعمان وہ پہلے آدمی ہیں جن کی ولادت انصار میں ہوئی۔ انہیں اور ان کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور بشیر کے علاوہ شعبی، حمید بن عبدالرحمٰن خیثمہ، سماک بن حرب، سالم بن ابی الجعد، ابواسحاق سبعی اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے روایت کی۔

احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے ابوالقاسم اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر بن ابی زید الرکاب السجزی سے، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم المزکی سے، انہوں نے ابومحمد یحییٰ بن منصور القاضی سے، انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ انہوں نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان اور انہوں نے محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے سب بیٹوں سے برابر کا سلوک کرو گے انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ۔

ابراہیم بن محمد کے علاوہ کئی اور لوگوں نے اپنے اس استاد کے رو سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہمیں قتیبہ بن سعید نے حماد بن زید سے، انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حرام اور حلال بالکل واضح ہیں مگر ان دونوں کے درمیان کچھ امور ایسے ہیں جو واضح نہیں ہیں اور اکثر لوگوں کو علم نہیں ہوتا کہ ان امور میں حرام کون سے ہیں اور حلال کون سے ہیں۔ جس آدمی نے اپنے دین اور عزت کو آلودگی سے بچائے رکھا وہ بچ گیا اور جس شخص نے ایسی اشیا سے سروکار رکھا جو حرام سے ملتی جلتی تھیں۔ اس کی مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو ممنوعہ رقبے کے آس پاس چرتا ہو۔ ایسا جانور ممنوعہ رقبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر بادشاہ کی خالصہ جاگیر ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی خالصہ جاگیر محرمات ہیں۔

بعض علمائے حدیث کی رائے بقول ابوعمر یہ ہے کہ حضور اکرمؐ سے نعمان بن بشیر کی روایت سماع درست نہیں ہے لیکن علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ وہ نعمان بن بشیر کے سماع کے قائل ہیں کیونکہ شعبی نے خود جناب نعمان کو کہتے سنا کہ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع کا شرف حاصل تھا۔

بعد میں امیر معاویہ نے انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا والی مقرر فرمایا۔ بعد میں یزید نے بھی انہیں یہ منصب دیئے رکھا، کیونکہ ان کا رجحان طبع امیر معاویہ کی طرف تھا۔ جب یزید کے بعد معاویہ بن یزید فوت ہو گئے تو جناب نعمان نے شام میں لوگوں کو عبداللہ بن زبیر سے بیعت کی ترغیب دی۔ لوگوں نے ان کی مخالفت کی وہ حمص سے بھاگ نکلے مگر عوام نے ان کا تعاقب کر کے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ مرج راہط میں ۶۴ ہجری کے ماہ ذوالحج میں پیش آیا۔ جناب نعمان، کریم النفس، سخی، شاعر اور اپنے عہد کے بہادر آدمی تھے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی کو ان کے والد نے کتابۃً بتایا کہ انہیں حسن بن علی بن احمد بن حسن اور ابوغالب اور ابوعبداللہ نے بتایا کہ انہیں محمد بن احمد بن علی بن ابنوسی نے، انہیں ابوالحسن دارقطنی نے (ان کا قول کہ انہیں میرے والد نے بتایا) انہیں ابوسعید احمد

بن محمد بغدادی نے ، انہیں ابو منصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ اور ابوبکر بن احمد بن علی السمار نے بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن خوشند نے بتایا کہ ہمیں قاضی حسین بن اسماعیل نے انہیں عبداللہ بن ابی سعد نے انہیں عبداللہ بن حسین نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن حسن بن ربیع نے انہیں ہیثم بن عدی نے بتایا کہ جب امیر معاویہ نے نعمان بن بشیر کو کوفے کی حکومت سے معزول کر کے انہیں حمص کی حکومت عطا کی تو اعشی ہمدانی نعمان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نعمان نے دریافت کیا کہو بھائی کیسے آئے ہو۔ اعشی نے کہا اے نعمان! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ازراہِ صلہ رحمی میری قرابت کا خیال رکھیں اور میرا قرض ادا کردیں۔ نعمان نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھا۔ جیسے اسے کوئی بات یاد آ گئی ہو اور منبر پر بیٹھ کر اہل حمص سے، جن کی تعداد اس وقت رجسٹر میں ۲۰ ہزار تھی، کہنے لگا یہ شخص جو اہل القرآن والشرف سے ہے تمہارا ابن عم ہے تمہارے پاس طلب امداد کے لئے آیا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اللہ امیر کا بھلا کرے۔ آپ اپنے ابن عم کو انعام سے نوازیں۔ مگر امیر نے ان کی درخواست مسترد کردی۔ انہوں نے کہا ہم نے از خود ان کے لئے ہر آدمی سے دو دو دینار بطور چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر یہ رقم بیت المال سے ادا کریں۔ چنانچہ امیر نے فوراً رقم (چالیس ہزار دینار) ادا کردیئے۔ اس پر اعشی نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

فلم ارللحاجات عند انکما شھا کنعمان اعنی ذا الندی ابن بشیر

اہل حاجت کی حاجت ہر آدمی کے وقت میں نے نعمان بن بشیر کی طرح کا کوئی سخی نہیں دیکھا۔

اذا قال اوفی بالمقال ولم یکن کمدل الی الاقوام حبل غرور

جب وہ کوئی بات کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جو فریب کا ڈول ڈالتے ہیں۔

متی اکفر النعمان لم اک شاکرا وما خیر من لا یقتدی بشکور

میں کیوں نعمان کی ناشکری کروں اور شکر گزار نہ بنوں۔ اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی شکر گزار کی تقلید نہ کرے۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی

حضرت نعمانؓ۔ البلوی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے (یہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف یعنی ابن مالک بن اوس جو بنو بلی کے حلیف تھے) یہ روایت سنی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیبا

حضرت نعمانؓ بن بیبا۔ ان سے مروی ہے ہے کہ ہم لوگ بنو الضبیب کے چند افراد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے چند چیزیں مانگیں۔ حضور اکرمؐ نے ہماری درخواست منظور فرمائی پھر نعمان بن بیبا نے حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت

حضرت نعمانؓ بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرؤالقیس ابوالضیاح انصاری۔ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھران کا ذکر کریں گے۔ امیر ابونصر نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء

حضرت نعمانؓ بن جزء بن نعمان بن قیس بن سعد بن مالک بن ذہل۔ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بقول ابن یونس وہ فتح مصر میں شامل تھے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال

حضرت نعمانؓ بن ابی جعال جذامی الضبیبی - رفاعہ بن زید کے ذیلی قبیلے سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو اس قبیلے میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی ہے جو زیدؓ بن حارثہ کے اس غزوے میں شریک تھے، جو حسمی کے مقام پر ہوا تھا۔

۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری

حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری۔ عقیلؓ بن ابی طالب سے مروی ہے جب مشرکین نے حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کو سخت پریشان کیا تو آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔ ایک ایسی قوم کے ذریعے جو قریش کے علی الرغم انہیں ذلیل و رسوا کرے گی۔ جب حضور اکرمؐ منیٰ جمرہ عقبہ کے پاس چھ آدمیوں سے ملے تو آپ نے انہیں حمایت دین الٰہی کی دعوت دی تو جناب نعمان نے کہا یارسول اللہ میں دین اسلام کی حمایت پر آپؐ سے بیعت کرتا ہوں اور میں اس باب میں کسی اپنے یا پرائے کا لحاظ نہیں کروں گا اور اگر آپ حکم دیں گے تو ہم منیٰ میں موجود ان لوگوں پر تلواریں لے کر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے ابھی اس کی اجازت نہیں ملی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید

حضرت نعمانؓ بن حمید۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا اسی طرح مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ بن نعمان بن امیہ بن البرک۔ اور ان کا نام امرؤالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی تھا پھر وہ بنو عمرو بن عوف کے ذیلی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ بدر اور احد ہر دو غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف

حضرت نعمانؓ بن خلف۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ دونوں کا تعلق خزاعہ سے تھا اور دونوں

نے احد کے موقعہ پر جاسوسی کی خدمت سرانجام دی تھی اور دونوں شہید ہو گئے تھے اور آپ نے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی

حضرت نعمانؓ بن ربعی۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں کہ یہ ابوقتادہ انصاری کا نام تھا۔ یہ ان کے بیٹے کی روایت ہے ایک روایت میں ان کا نام حارث بن ربعی آیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ایک اور روایت میں عمرو بن ربعی مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع

حضرت نعمانؓ بن زارع۔ بنوازد کے نقیب تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں میں نے ان سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا (انا کنا نعتاف فی الجاھلیۃ) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو نعمان بن بازیہ سے منسوب کیا ہے۔ ابوعمر نے نعمان بن بازیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کا انتساب ان سے نہیں کیا۔ ابوعمر کے مطابق یہ دو آدمی ہیں۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید

حضرت نعمانؓ بن زید بن اکال۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ہشام بن کلبی سے مروی ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جناب نعمان بہ غرض حج نکلے۔ اس دوران میں ابوسفیان نے انہیں روک لیا۔ اسے کہا گیا کہ فدیہ لے کر انہیں رہا کر دو۔ اس نے کہا میں انہیں اس وقت تک رہا نہیں کروں گا جب تک محمد (ﷺ) میرے بیٹے عمرو کو جسے غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنالیا تھا رہا نہیں کرتے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے کہا۔

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

کیا بنو اکال کے مردان کار میری پکار کا جواب دیں گے۔ تم نے عہد کیا تھا کہ تم ایک عمر رسیدہ سردار کو تنہا چھوڑو گے نہیں۔

فان بنی عمرو لئام اذلہ لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

بلاشبہ بنو عمرو خطاکار اور ذلیل ہیں اگر تم ان کے قیدی کی بیڑیاں نہیں کاٹو گے۔

حضور اکرم ﷺ نے عمرو کو چھوڑ دیا اور ابوسفیان نے نعمان بن زید کو۔ ایک روایت کے رو سے ابوسفیان نے ان کے بھائی سعد کو روکا تھا۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا تھا

۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبئی

حضرت نعمانؓ السبئی۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس گئے تو اسود عنسی نے انہیں قتل کر دیا۔ واقدی نے کتاب الروح میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان

حضرت نعمانؓ بن سنان۔ جو پہلے بنو سلمہ کے مولی تھے۔ بعد میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے مولی بن گئے وہ انصاری خزرجی سلمی تھے اور بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۵۔ حضرت نعمانؓ بن شریک

حضرت نعمانؓ بن شریک الشیبانی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ مقام منیٰ اپنے دو دوستوں مفروق بن عمرو اور ہانی بن قبیصہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو

حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کے ساتھ شریک تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو دینار بن نجار سے تھا۔ پھر ان کا جن کا تعلق بنو مسعود بن عبد الاشہل سے تھا النعمان بن عبد عمرو بن مسعود اور ان کے بھائی نے ضحک بن عبد عمرو کو ذکر کیا ہے۔ جناب نعمان احد میں بھی شریک تھے، جہاں وہ شہید ہو گئے تھے یونس نے ابن اسحاق سے اسی سند سے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی ضحاک لاولد تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۷۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان

حضرت نعمانؓ بن عجلان بن نعمان بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ یہ صاحب فصیح البیان شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار۔ حضور اکرمؐ ایک بار ان کی عیادت کو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا ''نعمان کہو تمہارا کیا حال ہے'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سخت تکلیف میں ہوں'' حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ اگر یہ مرض عارضی ہے، تو مریض کو شفائے عاجل عطا فرما اور اگر اسے لمبا کرنا ہے تو نعمان کو صبر کی توفیق دے اور اگر اس کی زندگی ختم ہو رہی ہے تو اسے دنیا سے نکال کر اپنی رحمت میں جگہ دے'' اور جناب نعمان نے حضرت حمزہؓ کی بیوہ خولہ دختر قیس سے شادی کر لی تھی۔ مندرجہ ذیل اشعار میں انہوں نے انصار کی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے اسلام کی پیش رفت میں مدد ملی اور نیز حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد کے واقعات قلم بند کئے ہیں۔

فقل لقریش نحن اصحاب مکہ　　　یوم حنین والفوارس فی بدر

قریش کو کہہ دو ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے مکے کو فتح کیا اور ہم ہی وہ شاہ سوار ہیں جنہوں نے بدر اور حنین میں اپنے جوہر دکھائے۔

واصحاب احد و النضیر وخیبر　　　ونحن رجعنا من قریظة بالذکر

اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احد میں اور بنو نضیر کے خلاف شمشیر زنی کی اور خیبر کو فتح کیا اور جب ہم بنو قریظہ کے

خلاف کارگزاری ختم کر کے واپس ہوئے تو ہماری شہرت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔

ویوم بارض الشام اذ قیل جعفر وزید وعبداللہ فی علق یجری

اور اسی شام کی اس جنگ میں ہم شریک تھے جس میں جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔ یوں ہمارے کارناموں کا سلسلہ چلتا ہے۔

نصرنا واوینا النبی ولم نخف صروف اللیالی والعظیم من الامر

ہم نے حضور اکرم ﷺ کو پناہ دی، اور آپ کی امداد کی نہ تو ہمیں زمانے کے مصائب ڈرا سکے اور نہ بڑی بڑی مہمات

وقلنا لقوم ہاجروا مرحبابکم واہلا وسہلا قد امنتم من الفقر

ہم نے مہاجرین کو اہلا وسہلا ومرحبا کہا اور نیز یہ کہا کہ تم ناداری کی مصیبت سے بچ گئے ہو۔

نقاسمکم اموالنا ودیارنا کقسمۃ الیسار الجزور علی الشطر

ہم تمہیں اپنا مال ومتاع اور گھر بار اس طرح تقسیم کر دیں گے جس طرح کہ دولت مند لوگ مذبوحہ بکری یا اونٹنی کے ٹکڑے کر کے بانٹ دیتے ہیں۔

(یہ ایک خاصہ لمبا قصیدہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے دو بحروں میں استعمال کیا ہے) چنانچہ جو شخص بھی بنوزریق سے آتا وہ اسے نوازتے۔ اس سلسلے میں ایک شاعر کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

اری فتنۃ قدا الہت الناس عنکم فندلا زریق المال من کل جانب

میں ایسے جوان مردوں کو دیکھ رہا ہوں جنہوں نے لوگوں کو تم سے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اور بنوزریق مال کو ہر طرف سے اپنی طرف جذب کر رہے ہیں۔

فان ابن عجلان الذی قد علمتم یبدد مال اللہ فعل المناہب

تم جانتے ہو کہ نعمان بن عجلان ایسا آدمی ہے جو اللہ کے عطا کردہ مال سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسا کہ غازی مال غنیمت سے۔

یمرون بالدھنا خفافا عیابھم ویخرجن من دارین بجر الحقائب

وہ اپنی اونٹنیوں پر گھروں کو واپس ہوتے ہیں تو ان کی ہمیانیاں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جب وہ گھروں سے نکلے تھے تو انہیں گھسیٹتے لائے تھے۔

تینوں نے ہی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۸۔ حضرت نعمانؓ بن عدی

حضرت نعمانؓ بن عدی بن نضلہ۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ باپ بیٹا دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے جہاں جناب عدی فوت ہو گئے اور نعمان کو ان کی وراثت منتقل ہوئی۔ اسلام میں جناب نعمان پہلے وارث تھے۔ اور ان کے باپ پہلے انسان تھے جن کی وراثت منتقل ہوئی۔

حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں میسان کا عامل مقرر کیا۔ ان کی بیوی نے خاوند کا ساتھ دینا چاہا۔ لیکن اجازت نہ مل سکی چنانچہ وہاں سے انہوں نے ذیل کے اشعار لکھ کر اپنی بیوی کو بھیجے۔

فمن مبلغ الحسناء ان حليلها　　بميسان يسقى فى زجاج وحنتم

حسناء کو میرا یہ پیغام کون پہنچائے گا کہ تمہارا شوہر میسان میں شیشے کے گلاس اور لکڑی کے برتن میں پی رہا ہے۔

اذا شئت غنتنى دهاقين قرية　　وصناجة تجذو على كل منسم

جب میں چاہوں تو گاؤں کی عورتیں مجھے گانا سناتی ہیں اور ناچنے والی عورتوں جو ہر قدم پر ناچتی ہیں۔

اذا كنت ندمانى فبالأكبر اسقنى　　ولا تسقنى بالاصغر المتثلم

جب تو میری رفیقہ تھی تو تو مجھے بڑے برتن میں شراب پلاتی تھی اور چھوٹے ٹوٹے برتن میں مجھے نہیں پلاتی تھی۔

لعل اميرمنين يسوئه　　تنادمنا فى الجوسق المتهدم

غالباً امیر المومنین (عمرؓ) یہ برداشت نہ کر سکے کہ ہم باہم ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک ساتھ زندگی بسر کرتے۔

جب امیر المومنین کو ان اشعار کا علم ہوا تو انہوں نے جناب نعمان کو لکھا کہ تمہارے اشعار پڑھ کر بلاشبہ مجھے تکلیف ہوئی ہے، چنانچہ انہیں معزول کر دیا۔ جب دربار خلافت میں پیش ہوئے تو عرض کیا۔ امیر المومنین! بخدا پینے پلانے کی کوئی بات نہ تھی۔ اس کا ذکر صرف شعر تک محدود ہے۔ مجھے شراب ملی تھی تو میں نے پی نہیں خلیفہ نے کہا تمہارے بارے میں میرا ظن یہی ہے۔ لیکن میں تمہیں کوئی عہدہ نہ دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی اور جب تک زندہ رہے۔ مسلمانوں کے ساتھ شریک جہاد رہے ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۹۔ حضرت نعمانؓ بن عصر

حضرت نعمانؓ بن عصر بن ربیع بن حارث بن ادیم بن امیہ بن خدرہ بن کاہل بن رشد (مراد افرک بن ہرم بن ہنی بن بلی ہے) ایک روایت میں ان کا نسب یوں مذکور ہے۔ نعمان بن عصر بن عبید بن وائلہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن وذم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے بعد میں بنو معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف کے حلیف ہو گئے جناب نعمان بدر سمیت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے انہوں نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف النعمان البلوی کا جو ان کا حلیف تھا ذکر کیا ہے۔

ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر اور واقدی نے ان کے والد کا نام عصر بکسر العین وسکون صاد بیان کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے عصر بفتح العین والصاد لکھا ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ (جس سے مراد لقیط بن عصر ہے) نے عصر بفتح العین وسکون صاد تحریر کیا ہے۔ طبری نے ان سب کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے انہیں بلوی شمار کیا ہے مگر سلسلہ نسب نہیں بیان کیا۔

ابن ماکولا کی روایت ہے کہ وہ (نعمان) بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں ارتداد عام کے دوران میں طلیحہ نے قتل کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہرم بکسر الہاء وسکون الراء

۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن سواد اور بروایتے رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انہیں نعیمان بھی کہتے تھے۔ آخری بیعت عقبہ میں ستر اشخاص میں یہ بھی موجود تھے۔ رسول کریمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے۔ بقول واقدی انہوں نے امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ابو عمر نے بھی یہی کہا ہے۔

۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری البیاضی۔ یہ صاحب جنگ احد میں مسلمانوں میں شامل تھے۔ ابن الکلبی نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن

حضرت نعمانؓ بن غصن بن حارث البلوی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ابونعیم سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق انصار کے اوس قبیلے سے تھا اور جو بنو معاویہ بن مالک النعمان بن غصن سے تھا اور جو بنو بلی سے ان کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان بیانات کا تعلق ابونعیم اور ابوموسیٰ سے ہے۔ لیکن جناب عصر کو جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ انہوں نے تصحیف کر کے غصن بنا دیا ہے اور ہم اپنی رائے نعمان بن عصر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور اسی طرح ابن مندہ پر اعتراض بھی مبنی بر وہم ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ہاں ابن مندہ نے انہیں بلوی لکھا ہے اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ یہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے جو بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انہیں علیحدہ آدمی تصور کرتے ہیں اور اگرچہ ہم نے التزام کر رکھا ہے کہ کوئی ترجمہ ترک نہیں کریں گے۔ لیکن ہم نے اس ترجمے کو چھوڑ دیا ہے اور نعمان بن عصر کے ترجمے میں ابوموسیٰ کے اس قول کا ذکر کر دیا ہے۔

۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ۔ ایک روایت میں ابوفطیمہ انصاری مذکور ہے۔ ابوسلمہ اور محمود بن عمرو الانصاری نے نعمان بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ قربانی کے لئے انہوں نے ایک مینڈھا خریدا جس کی بڑی بڑی آنکھیں اور بڑے بڑے سینگ تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا یہ مینڈھا اس مینڈھے سے ملتا جلتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا۔ ابن عفراء نے اسی طرح کا ایک مینڈھا خرید کر حضور کو ہدیۃً پیش کیا جسے آپؐ نے ذبح فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۴۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل

حضرت نعمانؓ بن قوقل۔ اور ایک روایت میں نعمان بن ثعلبہ ہے اور بقول ابو عمر ثعلبہ کو قوقل کہتے ہیں۔ بقول موسیٰ بن عقبہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور ان کا نام غنم بن عوف بن عمرو بن عوف تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو اصرم بن فہر بن غنم النعمان بن مالک بن ثعلبہ جنہیں قوقل کہتے تھے روایت کی یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں کہا تھا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آج سورج غروب ہونے سے پہلے لنگڑاتا لڑکھڑاتا جنت میں پہنچ جاؤں۔ حضور اکرم ﷺ (ان کی شہادت کے بعد) سنا تو فرمایا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایک خواہش کی جو اس نے پوری کر دی ہے۔ میں نے اسے بہشت میں گھومتے دیکھا ہے اور وہ بالکل سیدھا چل رہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل کوفی تھے انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے بلال بن یحییٰ نے روایت کی۔ نیز جابر بن عبداللہ اور ابو صالح نے بھی ان سے روایت کی لیکن ان سے سماع نہیں کیا اور ابو صالح کی حدیث مرسل ہے۔

ابو منصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں تمام فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں تو کیا مجھے بہشت کا مستحق گردانا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا بخدا میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۵۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی

حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے خود آپؐ سے اور صدیق اکبر سے غار کا قصہ سنا۔ ان سے ایاد بن لقیط الکوفی نے روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۶۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین

حضرت النعمانؓ۔ بروایتے یہ وہی ذی رعین ہیں جنہیں ملوک حمیر نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا تھا۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرم تبوک میں تشریف لائے تو حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال، نعمان ذی رعین اور ہمدان اور معافر ملوک حمیر کا خط اور ان کے قبول اسلام کی اطلاع لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے نیز انہوں نے زرعہ ذایزن بن مالک بن مرہ رہاوی کو حضورؐ کے پاس اپنے قبول اسلام اور ترک شرک کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔

ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز وہ کہتے تھے کہ ابن اسحاق سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں صحیح بات یہ ہے کہ نعمان ذی رعین، حارث اور نعیم ملوک حمیر کے نام ہیں جنہوں نے اپنے قاصد اور مکتوب دربار رسالت میں بھیجے

تھے اور نعمان قاصد کا نام نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج اور ثعلبہ بن دعد وہی آدمی ہیں جنہیں قوقل کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے معزز اور مکرم آدمی تھے اور جب کوئی آدمی ان کے پاس پناہ لینے آتا تو وہ اسے اس لفظ قوقل سے پناہ کا یقین دلاتے اسی بنا پر اس کے بھائی عوف کے دونوں بھائیوں بنو غنم اور بنو سالم کو بھی قواقلہ کہتے تھے اور اسی وجہ سے بیت المال کے رجسٹر میں ان کا نام بنو قوقل درج تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن غنم بن سالم اوسی بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ ابو عمر کی رائے ہے کہ نعمان بدر اور احد کے غزوات میں موجود تھے۔ ان کی شہادت بقول واقدی صفوان بن امیہ کے ہاتھوں غزوۂ احد میں ہوئی لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ جو صحابی بدر اور احد میں شریک ہوئے اور پھر احد میں شہید ہوئے وہ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے اور جن صاحب کو قوقل کہا جاتا ہے وہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے اور السدی کا بیان ہے کہ نعمان بن مالک انصاری جب غزوۂ احد کے لئے مدینے سے نکلے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی سے بھی مشورہ کیا حالانکہ اس سے پہلے ایسی نوبت کبھی نہیں آئی تھی تو انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا بخدا یا رسول اللہ میں ضرور جنت میں داخل ہوں گا۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیسے عرض کیا یا رسول اللہ میں توحید اور رسالت کا قائل ہوں اور میں جنگ میں بھاگوں گا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ چنانچہ اسی دن شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس نعمان سے مراد نعمان بن قوقل ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ نسب ایک ہی ہے اور بدر و احد میں شرکت اور احد میں ان کی شہادت بھی ایک ہی سی ہے۔ دونوں کے نسب میں سوائے دعد اور اصرم کے اور کوئی فرق نہیں ہے اور ایسے مواقع پر راویوں میں سے اس سے بھی زیادہ اختلاف کا ہونا معمول میں داخل ہے بعض اوقات ایک راوی اپنے اسناد میں ایک یا دو آدمیوں کا نام حذف کر دیتا ہے حالانکہ بعض اور روات نے ان کا نام اسناد میں شامل کیا ہوتا ہے۔ ان کی کتابوں میں بہ کثرت ایسی مثالیں ملتی ہیں اسی وجہ سے ابن مندہ نے اور نیز ابو نعیم نے نعمان بن مالک کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ رہا ابو موسیٰ کا ان کے نسب میں سالم کا اضافہ کرنا یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ سالم، غنم کا بھائی ہے، بیٹا نہیں۔ انصار میں ایک اور سالم جو عبداللہ بن ابی کے خاندان سے تھے۔ ان کا لقب الحبلی تھا۔ لیکن ان کا نسب بالکل غیر اہم ہے نیز ابو موسیٰ کا جناب نعمان کو اوسی لکھنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ خزرجی تھے۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ کے لئے ان کا علیحدہ ترجمے لکھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ ابو عمر نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے عنوان سے قلم بند کیا ہے۔ جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ وہ غنم ہیں اور ابو عمر کا قول ہے کہ وہ ثعلبہ ہیں جو نسب میں ان کے جد ادنیٰ ہے بنا بر بن ابو موسیٰ کے لئے استدراک کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے نام سے لکھا ہے اور قوقل سے ان کی مراد ثعلبہ تھے جو مالک کے والد تھے اور قوقل ان کا لقب تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۸۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث انصاری اوسی۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بعد از بدر تمام غزوات میں شریک رہے اور بقول عدوی عامر بن مجدعہ سوید بن نعمان کے والد تھے۔ ابو عمر نے سوید بن نعمان کے ترجمے میں عامر کی جگہ عائذ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۹۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن ابی مالک۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے واقدی سے روایت کی کہ نعمان ابی مالک وہ آدمی ہیں جنہوں نے عویمر بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو قتل کیا تھا۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۰۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ

حضرت نعمانؓ بن مرہ۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۱۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن

حضرت نعمانؓ بن مقرن۔ ایک روایت کے رو سے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔ نعمان بن عمرو بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ مزنی اور عثمان کی اولاد مزینہ شمار ہوتی تھی کیونکہ وہ اپنی ماں کی طرف منسوب تھے۔ ان کی کنیت ابو عمرو یا ابو حکیم تھی اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنو مزینہ کا علم ان کے پاس تھا۔ مصعب سے مروی ہے کہ نعمان بن مقرن نے اپنے سات بھائیوں کی معیت میں ہجرت کی تھی۔

ان سے مروی ہے کہ بنو مزینہ کا وفد جب رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو وہ چار سو سواروں پر مشتمل تھا۔ اولاً انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کی پھر کوفے میں منتقل ہو گئے اور بعد میں مدینے آ گئے اور وہاں قادسیہ کی فتح ان کے طفیل حاصل ہوئی۔

جب نہاوند پر حملہ آور ہونے کے لئے سوار حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ تو خلیفہ نے اہل بصرہ اور کوفہ کو لکھا کہ دونوں شہروں کے دو ثلث مردان کار اسلامی لشکر میں شمولیت کے لئے مدینے پہنچ جائیں میں ان کی کمان ایسے آدمی کے حوالے کروں گا جو اس کام کے لئے موزوں ہوگا۔ مسجد نبوی میں آئے تو نعمان بن مقرن کو نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے انہیں میدان جنگ کو روانگی کا حکم دیا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور فرمایا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ کمان سنبھال لیں اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر کمان دار ہوں گے۔

نعمان نے کوچ کیا۔ اور ان کے ساتھ حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، اشعث بن قیس، جریر اور عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ جب نہاوند کے مقام پر پہنچے تو جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے مسلمانو! میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ جب تک زوال نہ ہو جاتا تا آپ صبح کی جنگ کو آخری شکل نہیں دیتے تھے۔ اے اللہ تو نعمان کو شہادت عطا فرما اور مسلمانوں کو

دشمن پر فتح عطا فرما'' اس پر سارے لشکر نے آمین کہی نیز جب میں علم کو تین دفعہ ہلاؤں تو آخری جنبش پر یک لخت دشمن پر حملہ کر دینا اور اگر میں مارا جاؤں تو میرے پاس کوئی نہ رکے جب کمان دار نے تیسری باری علم کو جنبش دی تو مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ یہ جنگ اکیس ہجری میں واقع ہوئی تھی اور کمان دار کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی تھی۔

جب خلیفہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو نعمان کی شہادت کی خبر سنائی پھر سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئے۔ جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ایمان کے بھی گھر ہیں اور نفاق کے بھی گھر ہیں۔ ابن مقرن بھی ایمان کا گھر تھا۔ جناب نعمان سے معقل بن یسار، محمد بن سیرین اور ابوالخالد والبی نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے بذریعہ اس اسناد کے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے کہا کہ ہمیں حسن بن علی الخلال نے انہیں عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے بتایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے انہیں عمر ابودان الجونی نے علقمہ بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزاں کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا اس کے بعد ساری حدیث مفصل بیان کی۔ جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں۔ اگر حضورؐ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہ کرتے تو زوال کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور آسمان سے فتوحات نازل ہوتیں۔ علقمہ بن عبداللہ بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید

حضرت نعمانؓ بن یزید بن شرجیل بن امرؤالقیس بن عمرو المقصود بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نعمان، اشعث بن قیس ذوالنمرق کے ماموں تھے۔ بواسطہ طبری، یہ ابوعلی غسانی کا قول ہے کلبی کہتے ہیں کہ ذوالنمرق امروءالقیس کا لقب تھا۔ جو نعمان کے دادا تھے۔

۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس

حضرت نعیمؓ بن اوس۔ تمیم الداری کے بھائی تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جو بعض متاخرین نے بیان کی ہے پایا جاتا ہے۔ جناب نعیم اپنے بھائی تمیم اور عمزاد ابوہند کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو جاگیر انہوں نے مانگی۔ آپؐ نے عطا فرمادی۔ ایک روایت کے مطابق ان کے بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور ان کا شمار صحابہ میں نہیں ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر

حضرت نعیمؓ بن بدر۔ السدی نے ان کا ذکر ابومالک اور انہوں نے عبداللہ بن عباس سے بہ سلسلہ نزول آیت ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی بیان کیا ہے کہ بنوتمیم کا ستر اسی آدمیوں کا وفد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں اقرع بن حابس، زبرقان، عطارد، قیس بن عاصم، نعیم بن بدر اور عمرو بن اہتم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب میں اسی طرح مذکور تھا لیکن ان کا خیال ہے کہ ان صاحب کا نام عیینہ بن بدر تھا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کا خیال غلط ہے کیونکہ عیینہ بن بدر

بنو فزارہ سے تھے۔ یہ بنو تمیم سے تھے۔

۵۲۶۵۔ حضرت نعیمؓ بن جناب

حضرت نعیمؓ بن جناب التجیبی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر بروایت حضرمی کیا ہے۔

۵۲۶۶۔ حضرت نعیمؓ بن ربیعہ

حضرت نعیمؓ بن ربیعہ بن بن کعب اسلمی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزاری میں مصروف رہے (اور ایک روایت میں ہے کہ کنت اخدم النبی کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں نہ کہ نعیم بن ربیعہ جیسا کہ ہم باب را میں بیان کر آئے ہیں) اس کے راوی ابراہیم بن سعد ہیں جنہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے نعیم بن ربیعہ بن کعب سے روایت کی۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۷۔ حضرت نعیمؓ بن زید التیمی

حضرت نعیمؓ بن زید التیمی۔ ابن اسحاق نے انہیں تمیم الداری کے وفد میں شامل کیا ہے اور ابو موسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور جب تک وہ زندہ رہے تمیم الداری کو ان سے منسوب نہیں کیا گیا اور اگر یہ انتساب ان کی وفات کے بعد عمل میں آیا تو ہو سکتا ہے کہ درست ہو اور ہمارے علم میں نہ آیا ہو جب بھی تمیمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے تمیم بن مرہ بن ادمراد ہوتا ہے اور نعیم بن زید کا تعلق تمیم بن مرسے ہے جیسا کہ ہم نے حتات کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور آگے چل کر نعیم بن یزید کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۲۶۸۔ حضرت نعیمؓ بن سلامۃ

حضرت نعیمؓ بن سلامہ۔ ایک روایت میں سلام آیا ہے ابو ہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے ابو ہریرہ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، نیز ابو بکر، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور نعیم بن سلام بھی موجود تھے کہ اس اثناء میں ایک قاصد جسے حضور اکرمؐ نے کسی ضروری کام کے لئے بھیجا تھا۔ واپس آ گیا حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا تیز رفتار قاصد جو سالماً غانماً واپس آ گیا ہے کم ہی کسی نے دیکھا ہوگا حضورؐ نے فرمایا اے ابو بکر! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تیز رو اور کامیاب تر آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں یعنی جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اور طلوع آفتاب تک وہاں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ ابن ابی فدیک نے یزید بن عیاض سے انہوں نے ابو عبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کا حاجب تھا اور انہوں نے نعیم بن سلامہ سے روایت کی۔ جناب نعیم کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام

حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام۔ ان کا نسب بن عبداللہ بن اسید بن عبدعوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ ابوعمر نے بھی ان کا نسب یوں ہی بیان کیا ہے۔ کلبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے مگر صرف اتنی تبدیل کی ہے۔ اسید بن عبد بن عوف۔ انہیں نحام اس لئے کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نعیم کی نخ نخ کی آواز سنی اور یوں ان کی آواز کافی دیر آتی رہی۔

نعیم قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ گیارہویں مسلمان تھے اور ایک دوسری روایت کے رو سے اٹھالیسویں۔ حضرت عمرؓ سے پیشتر جناب نعیم نے اپنا اسلام چھپایا ہوا تھا اور چونکہ ان کا قبیلہ ان کا احترام کرتا تھا اور وہ اپنے قبیلے کی بیوہ عورتوں اور یتیموں پر کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے اس لئے انہوں نے انہیں ہجرت سے روکے رکھا اور اجازت دے دی کہ جس دین پر چاہو عمل کرو لیکن یہاں سے جاؤ مت۔ جب تک ہم زندہ ہیں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد وہ ہجرت کے چھٹے سال مدینے آ گئے۔ یہ صلح حدیبیہ کا سال تھا۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

جب وہ وارد مدینہ ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے چالیس آدمی تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا تمہاری قوم میری قوم سے اچھی ہے کہ انہوں نے تجھے اپنے پاس ٹھہرائے رکھا اور میری قوم نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی قوم اس لئے اچھی ہے کہ اس نے آپ کو ہجرت کا موقعہ فراہم کیا اور میری قوم نے مجھے روکے رکھا۔

ان سے نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ ابن اثیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو جناب نعیم سے سماع کا موقعہ نہیں ملا۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پندرہ سن ہجری میں نعیم بن عبداللہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے ایک اور روایت کے رو سے تیرہ سن ہجری میں معرکہ اجنادین میں بھی موجود تھے۔ خلافت ابوبکرؓ میں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن ازدی، بصری۔ داؤد بن ابوہند نے ان سے روایت کی ان کو صحابہ میں شمار کیا گیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب

حضرت نعیمؓ بن قعنب۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے یہ وادی کے باشندے تھے انہوں نے باسنادہ حمران بن نعیم بن قعنب سے روایت کی کہ وہ (نعیم) اپنے اور اپنے قبیلے کے صدقات لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضورؐ کو ان کی یہ ادا پسند آئی۔ ان کے چہرے کو چھوا اور دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبد کلال

حضرت نعیمؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر ہم نعمان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ نیز رعین اور ان کے بھائی شرجیل بن عبد

کلال کے ترجمے میں بھی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۳۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک

حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک (از بنی القضیب از جذام) حزابہ کے والد تھے۔ جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں حضورؐ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۴۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود

حضرت نعیمؓ بن مسعود بن عامر بن انیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان، غطفانی اشجعی۔ ان کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ غزوۂ خندق کے موقعہ پر اسلام لائے۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے بنوقریظہ غطفان اور قریش میں بدگمانی پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی، سردی اور فرشتوں کے لشکر کو مسلط فرما دیا اور اس طرح حضور اکرمؐ اور اسلامی لشکر کفار کے شر سے بچ گئے۔

جب جناب نعیم ایمان لائے تو انہوں نے دربار رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کفار کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے کوئی داؤ پیچ کھیلوں۔ فرمایا اجازت ہے کیونکہ الحرب خدعہ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے وہ واقعہ نقل کیا ہے جسے علامہ ابن اثیر نے بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم الرازی سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعد بن طارق اشجعی (وہ ابومالک ہیں) سے، انہوں نے سلمہ بن نعیم بن مسعود الاشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب دو قاصد مسیلمہ کذاب کا رقعہ لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے رقعہ پڑھا تو قاصدوں سے دریافت فرمایا کہ اس خط کے مندرجات کے بارے میں تمہاری ذاتی رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ اس کے راقم کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر قاصد کا قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔

جناب نعیم حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ جنگ جمل میں بصرے آنے سے پہلے مارے گئے تھے۔ مجاشع بن مسعود سلمی اور حکیم بن جبلہ عبدی کو بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن

حضرت نعیمؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن مزنی کے بھائی تھے۔ جب نعمان جنگ نہاوند میں شہید ہو گئے تو جناب نعیم نے ان کی جگہ لے لی اور علم اٹھا کر جناب حذیفہ کو دے دیا چنانچہ ایران میں جناب نعیم کے ہاتھوں کئی فتوحات ہوئیں۔ دونوں بھائی اپنے قبیلے کے اشراف میں اور نیز کبار صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی دونوں بھائیوں کے فضل و کمال کے قائل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال

حضرت نعیمؓ بن ہزال اسلمی۔ بنو مالک بن افضی سے تھے۔ ان کے بھائی کا نام اسلم تھا اور انہیں اسلمی اور مالکی کہتے تھے مدینے میں بس گئے تھے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی ابن سکینہ کو ابو غالب محمد بن حسن الماوردی مناولہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن سلیمان انباری سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے ہشام بن سعد سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ایک یتیم لڑکا جس کا نام ماعز تھا میرے والد کے زیر تربیت تھا اس نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کیا۔ میرے والد نے اسے کہا آؤ رسول اکرمؐ کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرو شاید وہ تمہاری مغفرت کی کوئی صورت پیدا کر سکیں۔ میرے والد کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ ماعز نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں مجھ پر احکام الٰہی کا اجرا فرمایئے۔ حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ پھر آیا اور اسی بات کو دہرایا۔ اس طرح ماعز چار دفعہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور اپنی بات کو دہراتا رہا۔ آخری دفعہ آپؐ نے پوچھا ''کس سے'' ماعز نے نام بتایا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو اس سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! کیا تم نے اس سے مجامعت کی۔ اس کا جواب اثبات میں تھا تو آپ نے رجم کا حکم دیا۔ جب پتھر برسنا شروع ہوئے تو شدت تکلیف کی وجہ سے چیختا چلاتا بھاگ اٹھا۔ راستے میں عبداللہ بن انیس سے آمنا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی سے ڈنڈے کا کام لیا اور ماعز کو قتل کر دیا۔ جب حضور کو علم ہوا تو رحمت عالم نے فرمایا اگر تم اس سے مزید تعرض نہ کرتے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ وہ جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور کہا کہ بنو اسلم کے لوگ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضورؐ کے سامنے اس (ماعز) کے چیخنے چلانے کا ذکر کیا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! مجھے اس حدیث کا ٹھیک سے علم ہے کیوں کہ میں بھی اسے رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب ہم اسے لے کر چلے اور سنگ باری شروع کی تو وہ شدت درد سے چلا اٹھا۔ کہنے لگا اے لوگو! مجھے حضور اکرمؐ کے پاس لے چلو کہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے اور انہوں نے مجھے دھوکا دیا ہے، حالانکہ آپؐ مجھے قتل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے اسے اس وقت چھوڑا جب وہ مر چکا تھا۔ بعدہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا تم نے اسے چھوڑ دیا ہوتا اور اسے میرے پاس لے آتے تا کہ آپؐ اس سے اس کا ثبوت طلب فرماتے اس سے حضورؐ کا مقصد ترک حد نہ ہوتا۔ ماعز چھوٹے قد کا بدنما زآدمی تھا۔ حضور نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اسے جنت کی نہروں میں تیرتا دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے ابن مندہ کو اسی میں شبہ ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ ایک روایت کی رو سے نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ہاں البتہ ان کے والد ہزال کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور یہی روایت اولیٰ بالصواب ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار

حضرت نعیمؓ بن ہمار۔ ایک روایت میں ہبار، ایک میں ہدار اور ایک میں حمار اور خمار مذکور ہے۔ وہ غطفانی تھے ابوسعد سمعانی کی روایت کی رو سے وہ غطفان بن سعد بن ایاس بن حرام بن جذام سے تھے جو بنو جذام کا ذیلی قبیلہ ہے اور وہ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے، انہوں نے داؤد بن رشید سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے نعیم بن ہمار سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا، یارسول اللہ! شہداء میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو صف میں کھڑا لڑتا رہے اور جنگ سے منہ نہ موڑے تا آنکہ قتل ہو جائے۔ ایسے لوگ بہشت کے محلات میں سکونت پذیر ہوں گے اور تیرا رب انہیں دیکھ کر خوشی سے ہنسے گا اور جہاں یہ صورت حال ہو، وہاں حساب کتاب کا کیا ذکر۔

جناب نعیم سے قیس الجذامی نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن آدم سے کہتا ہے۔ دیکھو میاں! تم دن کے ابتدائی لمحات میں چار رکعات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا۔ یہ تمہیں دن کے ختم ہونے تک کفایت کریں گی۔ ایک روایت میں دو رکعتیں مذکور ہیں۔

نعیم نے عقبہ بن عامر سے، انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی السائب سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ سے، انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے نعیم بن ہمار غطفانی سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا کہ ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے اور اگر سیدھا کرنا چاہے تو سیدھا کر دیتا ہے۔

ولید کے علاوہ اور راویوں نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے اور یہی درست ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید

حضرت نعیمؓ بن یزید۔ بنو تمیم کے وفد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے الحتات کے ترجمے کے تحت ان کا ذکر کیا ہے، مگر نام نعیم بن زید لکھا ہے۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نعیم بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو

حضرت نعیمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ بیعت عقبہ غزوۂ بدر اور اسی طرح باقی غزوات میں شریک رہے۔ طبیعت میں مزاح تھا۔ چنانچہ حضورؐ ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوتے تھے۔

جناب نعیمان سویبط بن حرملہ کے رفیق تھے ہم ان دونوں حضرات کی دلچسپ باتوں سے ایک واقعہ ابوموسیٰ کی زبانی سناتے ہیں۔ ابوعلی نے ابونعیم سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے یونس بن حبیب سے، انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے زمعہ بن صالح سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے سنا کہ ابوبکرؓ

نے شام پر چڑھائی کی اور جناب نعیمان اور سویبط بن حرملہ ان کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں حضرات بدری ہیں اس مہم میں سویبط راشن کے مہتمم تھے، نعیمان ان کے پاس آئے اور کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ لینے دو۔ جناب نعیمان نے کہا اچھا! میں تم سے اس کا انتقام لوں گا وہ گھومتے پھرتے ایک ایسی جماعت کے پاس پہنچ گئے جو کچھ گھوڑے بیچنے کو ساتھ لائے تھے ان سے انہوں نے کہا میں ایک عربی غلام بیچنا چاہتا ہوں جو بڑا دانشور اور فصیح البیان ہے۔ مگر ڈر ہے وہ بگڑ نہ جائے اور یہ کہنے لگ جائے کہ وہ غلام نہیں، بلکہ آزاد ہے اور تم اس کی اس بات سے گھبرا کر اسے چھوڑ دو تو پھر اس سودے کو رہنے دو کیونکہ غلام سے میرے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں تم اسے لے آؤ۔ ہم دس اشرفیوں پر اسے خریدنے کو تیار ہیں۔

نعیمان انہیں ہانک کر اس جماعت کے پاس لے آئے۔ پھر انہیں کہنے لگے۔ ادھر متوجہ ہو، کہ یہ ہے وہ غلام۔ اس پر وہ لوگ جناب سویبط کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا۔ میں آزاد ہوں، غلام تو نہیں، انہوں نے ان کی گردن میں رسی ڈالی اور گھسیٹ لے چلے۔ جب حضرت ابوبکر کو اس کا علم ہوا۔ تو چند آدمیوں کو ساتھ لے کر گئے اور جناب سویبط کو قیمت واپس کر کے چھڑا لائے جب اسلامی لشکر واپس مدینے پہنچا اور حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ خوب ہنسے۔

عباد بن مصعب نے ربیعہ میں عثمان سے روایت کی کہ ایک بدو شتر سوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا اونٹ کو صحن مسجد میں بٹھا کر خود دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ بعض حضرات نے جناب نعیمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ گوشت کو ترس گئے ہیں قیمت حضور اکرم ادا کر دیں گے۔ جناب نعیمان نے اونٹ کو ذبح کر دیا جب بدو باہر نکلا اور اسے صورت حال کا علم ہوا تو چلا اٹھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ کھا گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نعیمان نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے۔ معلوم ہوا کہ ضباعہ دختر زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان صاحب نے جو آپؐ کے ساتھ تھے، بلند آواز سے تو یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ لیکن انگلی سے ادھر اشارہ کیا۔ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں سے باہر نکالا اور پوچھا تم نے یہ فعل کس کے کہنے پر کیا ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے میرا نام لیا ہے انہوں نے ہی مجھے اس حرکت پر اکسایا تھا۔ حضورؐ یہ سن کر ہنس پڑے، ان کی گالوں کو چھوا اور قیمت ادا کر دی۔

جناب نعیمان کبھی کبھی شراب پی لیا کرتے، ایک دفعہ رنگے ہاتھوں میں حضور اکرمؐ کے سامنے لائے گئے۔ آپؐ نے حاضرین سے فرمایا جوتوں سے اس کی مرمت کرو۔ جب اچھی طرح جوتوں کی بارش ہو چکی تو صحابہ میں سے کسی نے کہا تم پر خدا کی پھٹکار ہو تو حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے انہیں سویبط کے رفیق تو لکھا ہے مگر ان کا نسب نہیں لکھا۔ کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور صاحب ہوں۔ مگر ہم نے اس سے صرف نظر کرنا بہتر جانا۔

باب نون وفا

۵۲۸۰۔ حضرت نفیرؓ ابو جبیر

حضرت نفیرؓ ابو جبیر۔ ایک روایت میں نفیر بن مغلس بن نفیر اور ایک دوسری روایت میں نفیر بن مالک بن عامر الحضرمی آیا ہے۔ ان کی کنیت ابو جبیر تھی' ایک اور روایت کے مطابق ابو خمیر بھی مذکور ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال کا خروج میرے زمانے میں ہوا تو میں تمہارا کفیل ہوں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کے شر سے بچائے گا۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن عبداللہ بن عبدالرحمان بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے یحیٰ بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان سے طویل تر حدیث بیان کی ہے۔ جبیر بن نفیر نے زمانہ جاہلیت بھی پایا۔ لیکن انہیں حضورؐ کی زیارت نہ نصیب ہوسکی۔ ان کا شمار شام کے کبار تابعین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱۔ حضرت نفیرؓ بن مجیب الثمالی

حضرت نفیرؓ بن مجیب الثمالی بشامی۔ حضور اکرمؐ کے قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم دمشقی نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید بن یوسف سے انہوں نے یحیٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوالسلام سے، انہوں نے حجاج بن عبداللہ الثمالی سے (انہوں نے حضور اکرمؐ کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا) انہوں نے نفیر بن مجیب سے ان کی حدیث روایت کی۔

ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر اور منافق کو ان گھروں میں بند کیا جائے گا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ابن مندہ سے اس نام کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ روایت سفیان بن مجیب کی ہے، انہوں نے باسنادہ ہیثم بن خارجہ سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید سے باسنادہ بیان کی، ابوعمر نے نفیر بن مجیب الثمالی شامی تحریر کیا ہے۔ ان سے حجاج نے جہنم کے بارے مین بیان کیا ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں، لیکن یہ حدیث منکر ہے اور غلط ہے۔

ابوزرعہ اور ابوحاتم رازیان کی رائے کے مطابق راوی کا نام سفیان بن مجیب ہے لیکن ان دو کے علاوہ اور کوئی اس کا قائل نہیں۔ چونکہ ابوعمر نے نفیر بن مجیب کا نام لیا ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابن مندہ نے راوی کے نام میں غلطی کھائی ہے، جیسا کہ ابونعیم کا خیال ہے اس نام میں راویوں کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ عام طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ابن مندہ کو کوئی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ مثلاً نفیر بن جبیر کے ترجمے میں ہم نے دجال کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو نفیر سے روایت کیا اور بعض نے نواس سے ان میں سے ہم کسی کو تصحیف نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ ہم سفیان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح ابو

احمد عسکری نے ابن مندہ سے اتفاق کیا ہے اور نفیر بن مجیب اور سفیان بن مجیب ہر دو کا ذکر بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۸۲۔ حضرت نفیعؓ ابوبکرۃ

حضرت نفیعؓ ابوبکرہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مسروح آیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ نیز ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن مسروح اور ایک روایت میں نفیع بن حارث بن کلدہ ہے۔ جو لوگ انہیں مسروح سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ حارث بن کلدہ کے غلاموں میں سے تھے اور ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا جو حارث کی لونڈی تھی اور وہ زیاد کے اخیافی بھائی تھے۔ شعبی سے مذکور ہے کہ لوگوں نے انہیں حارث کی طرف منسوب کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے مرتے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ میں مسروح حبشی ہوں۔ امام احمد بن حنبل نے انہیں ابوبکرہ نفیع بن حارث لکھا ہے اور یہی اکثر لوگوں کا قول ہے امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ہوذہ بن خلیفہ نے مجھے ان کا نسب بتایا جب ابوبکرہ تک پہنچے تو میں نے ان کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا چھوڑو، یہیں تک رہنے دو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کے پاس آگئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ خود ان سے ابوعثمان نہدی، احنف اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب نفیع فاضل اور صالح صحابہ میں سے تھے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کریں گے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۳۔ حضرت نفیعؓ المعلی

حضرت نفیعؓ بن المعلی بن لوذان۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اس دوران میں بنو مزینہ کے ایک آدمی سے جو بنو اوس کا حلیف تھا۔ ان کا آمنا سامنا ہو گیا اور چونکہ اوس اور خزرج میں باہم عناد تھے۔ اس لئے اس آدمی نے انہیں قتل کر دیا۔ اس بنا پر جناب نفیع انصار میں وہ پہلے آدمی ہیں جو قتل ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب نون وقاف

۵۲۸۴۔ حضرت نقادہؓ الاسدی

حضرت نقادہؓ اسدی۔ ایک روایت میں نقادہ بن عبداللہ ایک میں نقادہ بن خلف، ایک میں نقادہ بن سعر اور ایک میں نقادہ بن مالک آیا ہے۔ حجازی تھے اور صحرا نشین تھے ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابونہیہ تھی۔ بعد میں بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان سے زید بن اسلم اور ان کے بیٹے سعر بن نقادہ نے روایت کی ہے۔

ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یونس اور عفان سے، ان دونوں نے غسان بن برزین سے انہوں نے سیار بن سلامہ ریاحی سے انہوں نے براء سلیطی سے انہوں نے نقادۃ الاسدی سے

روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک آدمی کے پاس بھیجا کہ اس سے ایک اونٹنی مانگ لائے وہ آدمی حضور کی خواہش پوری نہ کر سکا تو آپؐ نے انہیں ایک دوسرے آدمی کے پاس بھیجا جس نے تعمیل ارشاد کی۔ جب حضورؐ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو اونٹنی اور اونٹنی بھیجنے والے کو اپنی رحمت سے نواز۔ جناب نقادہ نے عرض کیا یارسول اللہ! لانے والے کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما لیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لانے والے پر بھی اپنی رحمت فرما۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس کا دودھ دوہا گیا اور پیا گیا۔

اس کے بعد آپؐ نے دعا فرمائی یا اللہ تو فلاں آدمی (جس نے اونٹنی نہیں دی تھی) کے مال و اولاد میں برکت فرما اور اے خدا! آدمی کے رزق میں (جس نے اونٹنی دی تھی) روز بروز اضافہ فرما۔ تینوں نے اسے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۵۔ حضرت نقبؓ بن فروۃ

حضرت نقبؓ بن فردہ بن بدن الانصاری: یہ بنو ساعدہ سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ قول ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ کے مطابق ایک روایت میں ان کا نام نقیب ہے بقول ابن ماکولا ثقیب ہے۔ ایک اور روایت میں الاحرش اور اخرس بھی آیا ہے۔

۵۲۸۶۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو

حضرت نقیدہؓ بن عمرو الخزاعی الکعبی۔ ان سے حزام بن ہشام نے روایت کی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے لیکن بغیر از ثبوت۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۷۔ حضرت نقیرؓ (والد ابی السلیل)

حضرت نقیرؓ۔ ابوالسلیل بن ضریب بن نقیر کے والد تھے۔ جریری نے روایت کی ہے ابوالسلیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ اس وقت ایک انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے، جن کا نام اوس بن حوشب تھا، انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ حضور اکرمؐ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ دریافت فرمایا کیا ہے؟ عرض کیا دودھ اور شہد ہے۔ حضورؐ نے پیالہ رکھ دیا اور فرمایا یہ دو مشروب ایسے ہیں جنہیں نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ناجائز گردانتے ہیں، جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے، اللہ اسے اوپر اٹھاتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے اللہ اسے نیچے گراتا ہے اور نہایت عمدہ طریقے سے اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب نون و میم

۵۲۸۸۔ حضرت النمرؓ بن تولب

حضرت النمرؓ بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد کعب بن عوف بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد العکلی۔ عوف بن وائل کے بیٹوں کو عکل کہتے تھے۔ کیونکہ جس لونڈی نے ان کی پرورش کی تھی۔ اس کا نام عکل تھا۔ اس لئے

سارا خاندان اس نام پر مشہور ہو گیا۔ نمر مشہور شاعر تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن ابو عمر نے ان کا نسب یوں بیان ہے۔ نمر بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد عوف بن عبد مناہ۔ انہوں نے کعب سے لے کر دوسرے عوف تک پانچ نام حذف کر دیئے ہیں۔ لیکن اول الذکر نسب درست ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نمر سے لے کر ابن عبد مناہ تک (جو بنو تمیم کا چچا تھا) صرف پانچ آدمی ہوں۔

مروی ہے کہ جب جناب نمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک قصیدہ پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا۔

انا اتیناک وقد طال السفر تطعمنا اللحم اذا عز الشجر

ہم بڑا لمبا سفر طے کر کے حاضر خدمت ہوتے ہیں ہمیں گوشت کھلایئے جب درختوں کے پتے جھڑ جائیں۔

ذیل کے تین مصرعے بھی اسی قصیدے کے ہیں۔

یا قوم انی رجل عندی خبر اللہ من آیاتہ ھذا القمر،

والشمس، والشعری و آیات اخر

اے قوم میں وہ آدمی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ یہ چاند، سورج، شعری اور اسی طرح فطرت کے اور کرشمے اللہ کی آیات ہیں۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابو العلاء بن شخیر سے روایت کی کہ وہ مطرف کے ساتھ ربذۃ میں اونٹوں کی منڈی میں تھے کہ ایک بدو جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا وہاں آ نکلا۔ کہنے لگا تم میں کوئی پڑھا لکھا آدمی ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے وہ ٹکڑا لے لیا، جس پر مرقوم تھا۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از محمد رسول اللہ ﷺ بنام زہیر بن اقیش جو بنو عکل کی ایک شاخ ہے۔ اگر تم خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دو اور مشرکین سے علیحدگی اختیار کر لو اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے نام پر علیحدہ کر دو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہو گے''۔

اس بدو سے اس کی قوم کے بعض افراد نے دریافت کیا۔ آیا تم نے رسول اکرمؐ سے کوئی حدیث بھی سنی ہے اس نے کہا ہاں انہوں نے کہا اچھا وہ حدیث ہمیں سناؤ اس پر اس نے کہا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا جو شخص اپنے دل کی کثافتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ماہ رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ لوگوں نے دریافت کیا' کیا سچ مچ تم نے حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ سنا وہ کہنے لگا تمہیں اتنا خیال نہیں آتا کہ میں حضور اکرمؐ کی طرف ایک غلط بات کو کس طرح منسوب کر سکتا ہوں بخدا اب میں تم سے دن بھر بات نہیں کروں گا۔ اس نے وہ مکتوب لے لیا اور چلا گیا۔ جریری نے اس بدو کا نام نہیں بتایا۔ لیکن باقی راویوں نے اس کا نام بتایا ہے۔

ابو العلاء سے روایت ہے کہ وہ بدو بمقام مربد آیا تھا نہ کہ ربذہ۔ باقی واقعہ اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ جب وہ بدو چلا گیا تو ہم نے دریافت کیا کہ بدو کون تھا کسی نے بتایا کہ اس کا نام نمر بن تولب تھا اصمعی کا قول ہے کہ وہ مخضرین میں

سے تھا جنھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے تھے۔ ابوعمر اور ابن العلاء نے اس کا نام کیس بتایا ہے۔ جاہلیت میں وہ شاعر رباب تھا نہ کسی کی مدح کی نہ ہجو کہی۔ اسلام قبول کیا معززین میں شمار ہوتا تھا۔ فصیح شعر کہتا تھا اور سخی تھا۔ ذیل کے اشعار اس نے کہے ہیں۔

تدارک ما قبل الشباب وبعده حوادث ایام تمر واغفل

جوانی سے پہلے اور بعد کا زمانہ انسان گزارتا ہے۔ حوادث گزر جاتے ہیں اور وہ غافل تر ہو جاتا ہے۔

یود الفتی طول السلامة جاهدًا فکیف یری طول السلامة یفعل

انسان لمبی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے کون بتائے کہ طویل زندگی میں اسے کیا پیش آئے گا۔

یرد الفتی بعد اعتدال وصحة بنوء اذا رام القیام ویحمل

اعتدال اور صحت کے بعد انسان کو مصائب سے پالا پڑتا ہے اور جب وہ دنیا میں قیام کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اٹھا لے جاتے ہیں۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۹۔ حضرت نمطؓ بن قیس

حضرت نمطؓ بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب الہمدانی الارحبی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی جو ایک طویل عرصے تک ان کے خاندان میں رہی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۲۹۰۔ حضرت نمیرؓ بن اوس

حضرت نمیرؓ بن اوس الاشجعی۔ ایک روایت میں اشعری آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں انہیں صحابہ میں ان لوگوں نے شمار کیا ہے جنہیں وسعت نظر عطا نہیں ہوئی۔ ان سے ولید بن نمیر نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی نمیر بن ولید بن نمیر بن اوس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جو قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن ابوموسیٰ نے یہ نہیں لکھا کہ جناب نمیر کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔

علامہ واقدی کے کاتب' محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری شام کے طبقہ ثالث کے تابعی اور دمشق کے قاضی تھے۔ انہوں نے کم احادیث کی روایت کی انہوں نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری دمشق کے قاضی تھے، انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے ابوموسیٰ، ابوالدرداء، معاویہ اور ام الدرداء سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے ولید، ابراہیم بن سلیمان افطس، یحییٰ بن حارث ذماری وغیرہ نے روایت کی۔ جناب نمیر آذربائیجان کے والی رہے۔ علی بن عبداللہ التمیمی اور ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ نمیر بن اوس نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی اور ظاہر ہے کہ اس سن ہجری میں

وفات پانے والا صحابی نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث

حضرت نمیرؓ بن حارث الانصاری اوسی ظفری۔ پھر از بنو عبید بن رزاح بن کعب جن کا نام ظفر ہے۔ جناب نمیر غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے، انہوں نے ابوجعفر سے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو عبید بن رزاح سے نمیر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام نصر اور ایک میں نضر مذکور ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ

حضرت نمیرؓ بن خرشہ بن ربیعہ ثقفی۔ بلحارث بن کعب۔ ان کے حلیف تھے یہ ان لوگوں میں شامل تھے جو عبد یالیل کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

عبدالعزیز بن قاسم بن عامر بن نمیر بن خرشہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے جو بنو ثقیف کے وفد میں شامل تھے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے جحفہ کے مقام پر ملاقات کی۔ لوگ ہمارے آنے سے خوش ہوئے اور حضورؐ نے انہیں ہمارے خیر مقدم کا حکم دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر

حضرت نمیرؓ بن عامر النمیری۔ جریر بن حازم کہتے ہیں کہ انہوں نے جناب ایوبؓ کی محفل میں ایک بدو کو صوف کا جبہ پہنے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے مولی قرہ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ نے بیان کیا کہ وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی زیارت کے لئے آئے۔ حضورؐ کے آس پاس اتنا ہجوم تھا کہ انہیں قریب آنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ انہوں نے وہیں سے عرض کیا یارسول اللہ! اس غلام کے لئے مغفرت کی دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔ حضورؐ نے ضحاک بن قیس کو ہمارا عامل مقرر فرمایا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی روایت میں نمیر بن عامر کا ذکر نہیں اور حدیث کا راوی قرہ ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کچھ مواد ایسا ہے جسے میں نہیں سمجھ پایا۔

۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب

حضرت نمیرؓ بن عریب۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابواسحاق کی حدیث جس میں حضور اکرمؐ نے گرمیوں میں روزے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے راوی نمیر ہی ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جو نمیر نے عامر بن مسعود سے روایت کی ہے ہم اس کا ذکر عامر بن مسعود جمحی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابن ماکولا نے عریب کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حدیث عامر بن مسعود جمحی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر

حضرت نمیرؓ بن ابو نمیر (ان کا نام مالک خزاعی تھا) ایک روایت میں ازدی آیا ہے۔ ابو مالک نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی۔

ابو منصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے عصام بن قدامہ سے انہوں نے مالک بن نمیر خزاعی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے حضور اکرم کو بحالت قعدہ دیکھا۔ آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۶۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ

حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ بن فقیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی کلبی۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ نمیلہ بن عبداللہ نے مقیس بن صبابہ کو فتح مکہ کے دن قتل کر دیا تھا اور مقتول ان کے قبیلے سے تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقیس کا بھائی ہشام مسلمان ہو گیا تھا اور انہیں ایک انصاری نے جنگ کے دوران میں غلطی سے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ جب مقیس کو معلوم ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قصاص کے لئے حاضر ہوا۔ چونکہ یہ قتل ایک غلطی کا نتیجہ تھا۔ اس لئے حضورؐ نے مقیس کو خون بہا ادا کر دیا۔ مقیس نے زر دیت قبول کر لیا اور کچھ دن وہیں ٹھہرا رہا اور موقعہ پا کر اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کر دیا اور بھاگ کر کفار مکہ کے پاس جا پناہ لی۔ اس لئے فتح مکہ کے دن حضورؐ نے مقیس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

بقیہ بن ولید نے عجلان انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے نمیلہ کی زبانی سنا۔ جناب نمیلہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ام المومنین ام سلمہ نے اہل عراق کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ اس شخص سے بیزار ہیں جس نے مسلمانوں میں تفرقہ اور افتراق پیدا کیا۔ اس لئے تم تفرقے سے بچو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کے نسب میں ان کے دادا کا نام فقیم لکھا ہے اور طبری نے خثیم۔ ان کا تعلق بنو کلب لیث سے ہے' نہ کہ بنو کلبی وبرہ سے اور جب بھی کلبی کو مطلق استعمال کیا جائے تو مراد کلب وبرہ ہوتا ہے۔

۵۲۹۷۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ سالم بن قتیبہ نے قزعہ سے انہوں نے عبدالملک بن عبید سے انہوں نے مضر سے، انہوں نے نمیلہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اسی مقام میں ایمان ہوتا ہے اور اسی میں نفاق اور منافق اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۸۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ صاحب پیشتر مذکور آدمی سے مختلف ہیں ایک روایت کے مطابق ابو موسیٰ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ نمیلہ بن عبداللہ بن تحیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن

عامر بن لیث ، انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقیس بن صبابہ کو نمیلہ بن عبداللہ نے جو ان کا ہم قوم تھا، قتل کیا تھا کیونکہ حضور اکرمؐ نے مقیس کے قتل کا اس لئے حکم دیا تھا کہ اس نے ایک انصاری کو قتل کر دیا تھا، جس سے اس کا بھائی غلطی سے قتل ہو گیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو کر کفار قریش کے پاس چلا گیا تھا۔ اس پر مقیس کی بہن نے ذیل کے اشعار کہے۔

لعمری لقد اخزی نمیلة رهطه ففجمع اضیاف الشتاء بمقیس

مجھے اپنی ذات کی قسم کہ نمیلہ نے اپنے قبیلے کو رسوا کیا ہے اور موسم گرما کے مہمان مقیس کی موت کا سوگ منا رہے ہیں۔

فلله منا من رای مثل مقیس اذا النفساء اصبحت لم تخرس

بخدا کس کی آنکھوں نے مقیس جیسے کریم النفس آدمی کو دیکھا ہے جب سارے قبیلے میں کوئی شخص کسی کی کفالت کو آمادہ نہ ہو۔

ابوموسیٰ نے ان کے ذکر سے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ حالانکہ ابن مندہ نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے نمیلہ بن عبداللہ کے ترجمے میں اور انہیں الکلبی لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ایک بار انہیں بنولیث سے، پھر بنو کنانہ سے اور ایک مقام پر کلبی لکھا ہے اور انہیں کلب بن وبرہ سے منسوب کیا ہے، حالانکہ ان کا تعلق لیث سے ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

باب نون وہا

۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی

حضرت نہارؓ العبدی۔ ابوموسیٰ نے اذناً، ابوالقاسم عباد بن محمد بن محسن کی کتاب سے انہوں نے ابواحمد بن محمد بن علی المکفوف سے روایت کی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے ابوالخیر محمد بن رجاء بن یونس سے پڑھا۔ انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے، ان دونوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے محمد بن احمد بن معدان سے، انہوں نے محمد بن عوف سے، انہوں نے سفیان الفزاری سے، انہوں نے یوسف بن اسباط سے، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے نہار سے جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت اسحاق (یہ حدیث قرآن کی تصریحات کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ صافات) ذبیح اللہ تھے۔ اس کے راوی ابوبکر ہیں جنہوں نے بغیر از اسناد نہار العبدی سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! حسب ونسب کے لحاظ سے کون شخص اکرم الناس ہے۔ فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ جب وہ مڑا تو فرمایا واپس آؤ حسب ونسب کے لحاظ سے اکرم الناس حضرت یوسف بن یعقوب اسرائیل بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انہیں اس اعزاز سے کون محروم کر سکتا ہے جب کہ انہوں نے بیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ عبادت الٰہی میں صرف کر دیا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۰۔ حضرت نہشلؓ بن مالک

حضرت نہشلؓ بن مالک الوائلی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک مکتوب دیا۔ یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن مسلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو بن حصین وائلی باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے نہشل کو ایک فرمان لکھ کر دیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۱۔ حضرت نہیرؓ بن الہیثم

حضرت نہیرؓ بن ہیثم بن بنی نابی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی بیعت عقبہ میں موجود تھے مگر غزوۂ بدر میں شرکت سے محروم رہے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے ایک روایت میں بہیر آیا ہے۔

۵۳۰۲۔ حضرت نہیکؓ بن اساف

حضرت نہیکؓ بن اساف بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ایک روایت میں اساف بن نہیک آیا ہے ایک اور روایت کے رو سے دونوں روایتوں میں اساف کی جگہ یساف آیا ہے۔

رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع (دونوں کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی) سے روایت کی انہوں نے کہا ہے میرے بھتیجے! حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا تمہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر ایسے امور سے دست بردار ہو جاؤ۔ جنہیں تم اپنے لئے مفید خیال کرتے ہو چنانچہ آپؐ نے ہمیں مزارعت سے منع فرمایا۔ اس لئے ہم اپنی چیزیں نقصان پر بیچتے تھے۔ بنو سلیم کے ایک آدمی نے جس کا نام اساف بن انمار تھا۔ ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تبید دیارھا وتسمع بالریان تعوی ثعالبہ

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں تباہ ہو جائیں اور ریاں کے علاقے میں لومڑیاں عوعو کرتی سنی جائیں۔

اس کے جواب میں ہمارے ایک شاعر نے جس کا نام نہیک بن اساف یا اساف بن نہیک تھا ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضراراً ان تعیش دیارھا وتسمع بالریان تبنی مشاربہ

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں آباد ہوں اور ریان کے علاقے میں اس کے چشمے آباد کئے جائیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے (قال فبعنا اموالنا تلک بضرار الی آخرہ جس میں یساف اور نہیک کا ذکر ہے) جو اضافہ کیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ کیونکہ یہ حدیث کا ٹکڑا نہیں بلکہ بعض راویوں سے اشتہاد ہے۔

۵۳۰۳۔ حضرت نہیکؓ بن اوس

حضرت نہیکؓ بن اوس بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی از بنو قواقل۔ حسب قول ابو عمر، وہ غزوۂ احد اور مابعد کے غزوات میں شریک رہے۔ وہ خزیمہ بن خزمہ کے بھتیجے تھے۔ محمد بن سعد طبری وغیرہ نے ان ذکر کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے حنین اور ہوازن کی فتح کے بعد انہیں اہل مدینہ تک خوش خبری پہنچانے پر مامور فرمایا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق نے انہیں اپنے دور خلافت میں زیاد بن لبید کے پاس یمن کو روانہ کیا تھا اور پھر زیاد نے کچھ جنگی قیدی اور اشعث بن قیس کو خلیفہ کے پاس مدینے بھیجا تھا۔ ابونعیم' ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۴۔ حضرت نہیک ؓ بن صریم

حضرت نہیک ؓ بن صریم الیشکری: ایک روایت میں سکونی مذکور ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ابوادریس خولانی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تم مشرکین سے جہاد کرو اور جو تم سے بچ جائیں وہ دجال سے اردن کے دریا کے کنارے پر جہاد کریں۔ مجھے علم نہیں کہ اردن اللہ کی زمین پر کہاں واقع ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۵۔ حضرت نہیک ؓ بن عاصم

حضرت نہیک ؓ بن عاصم بن مالک بن منتفق، رفیق ابورزین لقیط بن عامر بن المنتفق عقیلی: ابوالمعالی نصر اللہ بن سلامہ بن سالم الہیتی نے اجازۃً (اور میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے سنا) نقیب ابوجعفر احمد بن محمد بن عبدالعزیز عباسی سے، انہوں نے ابو علی حسن بن عبدالرحمٰن شافعی سے، انہوں نے ابوالحسن احمد بن ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن فراس سے، انہوں نے ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الدیبلی سے، انہوں نے ابویونس محمد بن احمد بن یزید بن عبداللہ المدینی سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مغیرہ خزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عیاش انصاری سے انہوں نے دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق عقیلی سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا لقیط بن عامر العقیلی (ح) سے، دلہم نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود بن عبداللہ بن عاصم بن لقیط نے بیان کیا کہ لقیط بن عامر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے رفیق نہیک بن عاصم بن مالک بن منتفق مدینے میں رجب کا مہینہ گزارنے آئے تھے۔ پس ہم حضور کی خدمت میں آئے اور پھر نماز کے بعد واپس ہوئے تو پھر راوی نے حدیث بیان کی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۶۔ حضرت نہیک ؓ بن قصی

حضرت نہیک ؓ بن قصی بن عوف بن جابر بن عبدنہم بن عبدالعزیٰ بن تمیمہ بن عمرو بن مرہ بن عامر بن صعصعہ عامری سلولی، حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

باب نون و واوٌ

۵۳۰۷۔ حضرت نواس ؓ بن سمعان

حضرت نواس ؓ بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبداللہ بن ابوبکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ شامی شمار ہوتے ہیں روایت ہے کہ ان کے والد سمعان بن خالد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جناب سمعان نے حضور اکرمؐ کو جوتوں کا ایک جوڑا پیش کیا جو آپؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کو

آپؐ کی زوجیت میں دے دیا، لیکن جب حضورؐ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے بیزاری ظاہر کی۔ پس آپؐ نے اسکو چھوڑ دیا وہ کلابیہ تھی۔ اس کی بیزاری کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

جناب نواس نے رسول اکرمؐ سے جبیر بن نفیر اور بسر بن عبید اللہ وغیرہ نے جناب نواس سے روایت کی۔

ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حجر سے، انہوں نے ولید بن مسلم اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، وہ دونوں ایک حدیث بیان کرتے ہیں دوسری حدیث اس طرح ہے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر یحیٰی بن جابر طائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انہوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے، انہوں نے نواس بن سمعان کلابی سے روایت کی کہ ایک صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے سر جھکالیا اور پھر اوپر اٹھایا اس سے ہم یہ سمجھتے کہ دجال اس طائفے میں موجود ہے جو کھجوروں کے نیچے ٹھہرا ہوا ہے چنانچہ ہم ادھر کو چل دیئے۔ پھر حضور اکرمؐ کی طرف لوٹ آئے۔ آپؐ ہماری پریشانی کو سمجھ گئے تھے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تھا ہم سمجھے کہ شاید وہ ان لوگوں میں موجود ہے جو کھجور کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرمایا مجھے دجال کے علاوہ بھی بعض اشرار کا خوف ہے اگر میرے ہوتے کسی کا ظہور ہوا تو میں خود اس کا مقابلہ کروں گا لیکن اگر میرے بعد اس کا ظہور ہوا تو ہر آدمی کو خود اپنا بچاؤ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے تمہاری کفالت کرے گا۔ دجال نوجوان ہے اس کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی آنکھیں بے نور ہیں اور اس کی شکل عبدالعزی بن قطن سے ملتی جلتی ہے۔ اور ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۸۔ حضرت نوحؓ بن مخلد

حضرت نوحؓ بن مخلد ضبیعی، جو ابوجمرۃ نصر بن عمران کے دادا تھے۔ ابوجمرۃ نصر بن عمران نے اپنے دادا نوح بن مخلد سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ سے ملاقات کرنے کو گئے اور آپؐ ابھی تک مکے ہی میں تھے، حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ضبیعہ بن ربیعہ سے حضور نے فرمایا ربیعہ کے ذیلی قبائل میں عبدالقیس کا نمبر پہلا ہے اور پھر تمہارا۔ راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ اکرمؐ نے دو حلے دے کر انہیں خرید و فروخت کے لئے یمن کو روانہ کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۹۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ

حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی (پھر بنو سالم بن عوف سے) یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر (از بنو سالم بن عوف نیز بنو عجلان سے) روایت بیان کی کہ نوفل بن عبداللہ ایک صحابی تھے۔ اسی طرح ابن اسحاق نے بھی ان کا نام نوفل بن عبداللہ بیان کیا ہے اور ثعلبہ کا ذکر نہیں کیا اور یونس کی طرح بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے غزوۂ احد میں ان کی شرکت اور شہادت کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسی اسناد سے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مقتولین احد (از بنو عوف بن خزرج اور از بنو سالم) نوفل بن عبداللہ بن نضلہ ہی کا نام لیا ہے۔ رہا نسب اول (جس میں ثعلبہ کا نام آتا ہے) اسے صرف ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث

حضرت نوفلؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور حضور اکرمؐ کے عم زاد اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ بنو ہاشم اور بنو حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنالئے گئے تھے اور حضرت عباس نے فدیہ دے کرانہیں آزاد کرایا تھا اور پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے اور پھر ہجرت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے تیر بطور فدیہ دے کر رہائی حاصل کی تھی اور حضور اکرمؐ نے حضرت عباس اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی یہ دونوں حضرات زمانہ جاہلیت میں بھی ایک دوسرے سے لین دین میں اور میل ملاپ میں بہت قریب تھے۔

جناب نوفل فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شریک رہے اور حنین کی ابتدائی بدحواسی میں وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور اس غزوے میں انہوں نے اسلامی لشکر کی امداد کے لئے تین ہزار تیر حضورؐ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا اے نوفل! میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان جنگ میں تیرے تیر دشمنوں کی پیٹھوں کو برباد کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ جب جناب نوفل غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئے تو حضور اکرم نے ان سے کہا تم فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کرلو۔ انہوں نے جواب دیا میرے پاس زر فدیہ نہیں رہائی کیسے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا وہ تیر جو تم نے جدہ میں رکھے ہوئے ہیں وہ کس کام آئیں گے۔ انہوں نے کہا میرے ان تیروں کا علم خدا کے بغیر کسی کو نہیں ہے۔ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ نوفل مسلمان ہو گئے اور تیر دے کر رہائی حاصل کر لی۔ تیروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عباس کو مشورہ دیا کہ وہ فدیہ دے کر اپنی اور اپنے دو بھتیجوں نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کی گلوخلاصی کرالیں۔

عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ نوفل بن حارث نے اپنے دونوں بیٹوں کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا تا کہ آپ انہیں صدقات کے جمع کرنے پر مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا چونکہ تم دونوں اہل بیت سے ہو اور صدقات میں سے تمہارے لئے کچھ بھی جائز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ کوئی ایسی چیز بھی درست نہیں ہو سکتی جس سے ہاتھ دھوئے جاسکیں۔ ہاں خمس میں سے پانچواں حصہ تمہارے لئے جائز ہے اور اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

جناب نوفل نے ۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ

حضرت نوفلؓ بن طلحہ انصاری۔ ان کا ذکر جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ علاء بن حضرمی کے خط کے گواہوں میں آچکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ

حضرت نوفلؓ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم۔ یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن

اسحاق، ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے اور نوفل بن ثعلبہ بن عبداللہ کا نسب ہم ابوعمر کی روایت کے مطابق پہلے بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۳۱۳۔ حضرت نوفلؓ بن فروہ

حضرت نوفلؓ بن فروہ اشجعی۔ ابوفروہ نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اُن سے ان کے بیٹوں فروہ عبدالرحمٰن اور رحیم نے سورہ کافرون کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی لیکن اس کے اسناد میں گڑبڑ ہے اس لئے حدیث کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے، انہوں نے زہیر سے، انہوں ابواسحاق سے، انہوں نے فروہ بن نوفل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔ اے نوفل! تم رات کو بعد از نماز عشاء سورۂ کافرون پڑھ کر سوجایا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے برائت متصور ہوگی۔

زید بن ابی انیسہ۔ اشعث بن سوار اسرائیل اور فطر بن خلیفہ نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ثوری نے بھی اس کو روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے راوی کا نام فروہ اشجعی بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام نہیں لیا اور عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے والد سے بھی روایت کی ہے اور شریک نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے اور انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۴۔ حضرت نوفلؓ بن مساحق

حضرت نوفلؓ بن مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ (جو بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے تھے) قرشی عامری۔ ابوسعید ان کی کنیت تھی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے ابتدائی عہد میں ہوئی۔ جناب نوفل حضورِ اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ابوموسیٰ نے بغیر از اسناد۔ عبدالجبار بن سعید بن سلیمان بھی نوفل سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۵۔ حضرت نوفلؓ بن معاویہ

حضرت نوفلؓ بن معاویہ بن عروہ اور ایک روایت میں نوفل بن معاویہ بن عمرو الدیلی مذکور ہے۔ جو بنو الدیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے (اور پھر وہ بنونفاثہ بن عدی بن الدیل کا ایک حصہ تھا) ابواحمد عسکری نے ان کا نسب بایں انداز بیان کیا ہے۔ نوفل بن معاویہ بن عروہ بن صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل۔

جنگ فجار میں معاویہ (نوفل کا والد) بنو الدیل کے لشکر کا سردار تھا۔ ایک شاعر نے اس کے متعلق ذیل کا شعر کہا۔

فلا وابیھا ما نزلنا بعامر ولا عامر ولا النفاثی نوفل

مگر معاویہ کے بیٹے نوفل مسلمان ہوگئے اور فتح میں مکہ شریک تھے۔ اس سے پہلے وہ کسی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے مدینے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی وفات یزید بن معاویہ کے عہد میں ہوئی۔

ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث، عبدالرحمٰن بن مطیع اور عراک بن مالک نے روایت کی۔

خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے ابی ذئب سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی، انہوں نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے نماز چھوڑ دی گویا اس نے اپنے مال اور اولاد کو ہلاکت میں ڈالا۔ اسی طرح خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن مطیع سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے اسی طرح سنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ

حضرت نوبہؓ۔ (حدیث زائدہ میں ان کا ذکر آیا ہے) عاصم بن ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جب حضورؐ بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض بڑھ گیا (اس واقعے کو مسروق نے بالتفصیل بیان کیا ہے) اس حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن حضور اکرمؐ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو بریرہ اور نوبہ کے سہارے آپ حجرے سے باہر نکلے امیر ابونصر بن ماکولا نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۷۔ حضرت نویرہؓ

حضرت نویرہؓ۔ مقاتل بن حیان نے قتادہ سے انہوں نے نویرہ سے جو حضورؐ کی خدمت میں رہے ہیں سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری احادیث میں سے چالیس حدیثیں میری امت کے لئے محفوظ کرلے گا۔ قیامت کے دن اس کا حشر علمائے امت میں ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب نون ویا

۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم

حضرت نیارؓ بن ظالم بن عبس الانصاری۔ بنونجار سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے محمد بن سعد بن نیار بن ظالم الاسدی سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ نیار بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن عدی بن نجار۔ جناب نیار ابوالاعور بن ظالم کے بھائی تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کی والدہ ام نیار دختر ایاس بن عامر بن بلی (جو بنو حارثہ کے حلیف تھے) سے تعلق رکھتی تھی اور ان کا بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے انہیں بنواسد سے منسوب کر کے ان کے نسب کو انصار سے جا ملایا ہے۔ اس میں واضح تضاد ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان کا تعلق انصار سے ہے اور ابونعیم کی رائے درست ہے۔

۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود

حضرت نیارؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری وہ اور ان کے والد مسعود دونوں غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے مختصراً نقل کیا ہے۔

۵۳۲۰۔ حضرت نیارؓ بن مکرم

حضرت نیارؓ بن مکرم اسلمی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور آپ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔ جن لوگوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ان کی تدفین کی، ان میں یہ صاحب بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ حکیم بن حزام، جبیر بن مطعم، ابوجہم بن حذیفہ اور بقول مالک بن انس ان کے دادا مالک بن ابی عامر تھے۔ اور وہ پانچ تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن سوید نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ الواحدی سے۔ انہوں نے ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی سے، انہوں نے عبیداللہ بن محمد الزاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے محمد بن سلیمان سے، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی زناد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے نیار بن مکرم صحابی بھی تھے ان سے یہ روایت بیان کی کہ جب سورۂ روم نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر یہ سورت لے کر کفار مکہ کے ایک مجمعے میں گئے۔ کفار نے پوچھا کیا یہ کلام تمہارے رفیق (حضور اکرمؐ) کا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ پر اترا ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پیشتر ایران نے حکومت روم پر فتح پائی تھی۔ چنانچہ ایرانی رومیوں کو اپنا غلام گردانتے تھے۔ اسی طرح مشرکین مکہ کی خواہش بھی یہی تھی کہ ایرانیوں کو رومیوں پر فتح نصیب ہو۔ کیونکہ ایرانی بھی کفار کی طرح، خدا کی وحدانیت اور جزا وسزا کے منکر تھے۔ والکفر ملۃ واحدۃ۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی خواہش تھی کہ رومیوں کو کامیابی نصیب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور جزا وسزا کو مانتے تھے۔ جناب نیار نے یہ قصہ جس میں دونوں طرف سے شرط باندھی گئی تھی۔ بیان کیا ہے تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

باب ھا والف

۵۳۲۱۔ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ بن ابی وقاص۔ ابووقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ القرشی الزہری ہے یہ صاحب سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے کنیت ابوعمرو اور عرف مرقال تھا مکہ کی فتح کے موقعہ پر ایمان لائے اور کوفے میں سکونت اختیار کرلی۔ ان کا شمار بہادروں اور فضلا میں ہوتا تھا۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ جلولا کی جنگ میں شریک تھے جس میں ایرانیوں کو فاش شکست ہوئی تھی۔ اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس میں مال غنیمت اٹھارہ کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت کا تھا معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔ فوج کا علم ان کے پاس تھا اور پیادہ فوج کے کمانڈر تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ اسی بارے میں انہوں نے کہا۔

اعور یبغی اھلہ محلا　　　　قد عالج الحیاۃ حتی ملا

لا بد ان یفل او یفلا

ایک کانا آدمی اپنے لئے مناسب مقام چاہتا ہے، اس نے زندگی سے اس طرح کام لیا کہ تھک گیا۔ اب وہ مجبور ہے کہ بھاگ جائے یا بھگا دے۔

اس جنگ میں ان کا پاؤں کٹ گیا چنانچہ وہ اپنی جگہ پہ ٹھہرے رہے اور جو آدمی بھی ان سے قریب ہوتا اس سے باقاعدہ لڑتے اور کہتے الفحل یحمی شوله معقولا ''بہادر آدمی اپنے نفس کو بچاتا ہے خواہ اس کے پاؤں بندھے ہوں'' روایت ہے کہ ابوالطفیل عامر بن واثلہ نے ذیل کا شعران کے بارے میں کہا ہے۔

یا هاشم الخیر جزیت الجنة   قاتلت فی الله عدو السنة

اے اچھے ہاشم! تجھے اللہ اس کے بدلے میں جنت دے تم خدا کے لئے رسالت کے دشمن سے لڑتے رہے ہو۔

صفین کا معرکہ ۳۷ ہجری میں پیش آیا ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے، انہوں نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے، اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کرلیں گے۔ نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زہری اور ایک روایت میں نافع ابوہاشم مذکور ہے اور عبدالملک کی حدیث جابر سے انہوں نے ہاشم بن عتبہ سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاشم بن عتبہ کو نافع کہا جاتا ہے یا ابوہاشم نافع کی کنیت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے کہیں اخو ہاشم لکھا دیکھا اور اسے ابوہاشم سمجھ بیٹھے یا کسی نسخے میں انہوں نے ابوہاشم (غلط) لکھا دیکھا اور اس پر غور نہیں کیا چنانچہ ابن مندہ کے تتبع میں ابونعیم بھی یہی سمجھ بیٹھے۔ نیز یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں نے اس حدیث کو اولاً ہاشم سے روایت کر کے پھر دونوں نے اسی حدیث کو یہ سمجھتے ہوئے کہ نافع اور ہاشم ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ نافع سے بھی روایت کیا۔ حالانکہ نافع اور ہاشم دونوں بھائی ہیں اور یہ حدیث دونوں سے مروی ہے۔

ان دونوں کے بارے میں علماء کے اختلاف کی نوعیت وہی ہے جو اسی طرح کے معاملات میں اکثر ہوتی ہے اور جس کی کئی مثالیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ محدثین میں ایک آدمی ایک حدیث کو زید سے روایت کرتا ہے تو دوسرا عمرو سے اور چونکہ حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں اس لئے دونوں راویوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم اپنے مقام پر نافع کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور علماء نے دونوں کو بھائی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس حدیث کی روایت نافع بن عتبہ سے صحیح ہے۔ رہے ہاشم ان کا ذکر کم ہی آتا ہے۔

۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ تمیمی اسیدی۔ ہم ان کا نسب نباش بن ابی ہالہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور وہ ہند بن ابی ہالہ کے (جو بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف تھے) بھائی تھے اور ان کی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد تھیں جو بعد میں حضور اکرمؐ کے نکاح میں آئی تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی۔ ابوعمر ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں ہند بن ابی ہالہ کی وہ حدیث روایت کی ہے جو امام حسن بن علی نے ان سے روایت کی لیکن ہالہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو ہند کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ بظاہر اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہاں البتہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر حدیث بیان نہیں کی۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ہالہ بن ابی ہالہ کا ترجمہ حافظ ابو عبداللہ نے لکھا ہے اور ان کے ترجمے میں ہند کی حدیث بیان کی ہے۔ نیز جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں حضرت خدیجہ کا بیٹا لکھا ہے۔ لیکن حافظ ابو عبداللہ لکھتے ہیں کہ ہالہ ام المومنین خدیجہ کی ہمشیرہ کا نام تھا اور دونوں کے والد خویلد تھے اور ہالہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ تھیں۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعدنان محمد بن احمد المظہر بن ابونزار سے، ان دونوں نے محمد بن عبداللہ الضبی سے، انہوں نے سلیمان بن احمد طبرانی سے، انہوں نے علی بن محمد بن عمرو بن تمیم بن زید بن ہالہ بن ابی ہالہ تمیمی سے مصر میں سنا کہ ان سے ابو محمد نے انہوں نے اپنے والد عمرو سے انہوں نے اپنے والد تمیم سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد ہالہ بن ابی ہالہ سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ جاگ اٹھے ہالہ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا، ہالہ! ہالہ! ہالہ۔

۵۳۲۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر

حضرت ہامہؓ ابوزہیر۔ جعفر اور یحییٰ بن یونس نے ابوالنعمان سے، انہوں نے معتمر بن سلیمان سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد ابوعثمان نے بتایا کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا نام ہامہ تھا اور وہ اپنے آپ کو بڑا دولت مند بتاتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اپنے مال سے زیادہ پیار ہے یا اپنے آزاد کردہ غلاموں کے مال سے، اس نے کہا یارسول اللہ! اپنے مال سے، حضورؐ نے فرمایا اے ابوزہیر تمہارا خیال غلط ہے۔ اس مال میں تمہارا صرف اتنا حصہ ہے جس سے تم استفادہ کرتے ہو اور جو باقی بچے گا وہ تیرے وارث اٹھا کرلے جائیں گے اور کوئی بھی تیرا شکر گزار نہ ہوگا ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا۔

۵۳۲۴۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم

حضرت ہامہؓ ابن الہیم بن لاقیس بن ابلیس۔ جعفر نے ہامہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان کے نزدیک اس کا اسناد ثابت نہیں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفرج سعید بن ابوالرجاء سے، انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الباد (ح) سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں احمد بن محمد بن احمد سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد الرزاز سے، ان دو نے احمد بن موسیٰ سے، انہوں نے احمد بن حسین بن احمد البصری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عباس بن عیسیٰ الضبی بصری سے، انہوں نے حسن بن رضوان الشیبانی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے (انہوں نے مالک بن دینار سے بہت سے اسناد بیان کیے ہیں) اور انہوں نے انس بن مالک سے یہ روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرم کی رفاقت میں مکے کے پہاڑوں سے دور نکل گئے تھے کہ ایک بڈھے سے سامنا ہو گیا جو ایک نیزے پر سہارا لئے ہوئے تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی چال ڈھال اور آواز جنوں کی سی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا اندازہ درست ہے حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم جنوں کے کس گروہ سے ہو اس نے کہا۔ ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کے گروہ سے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تم میں اور اس میں دونسلوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے کہا درست ہے۔ حضورؐ نے پھر دریافت کیا تمہاری عمر کتنی ہوگی۔ اس نے جواب دیا میری دنیا کی عمر سے چند برس ہی کم ہوگی۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا میں ان دنوں چند برس کا لڑکا تھا۔ بعدہ میں حضرت نوحؑ کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ پھر میں حضرت شعیبؑ، حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ حضرت عیسیٰؑ نے

فرمایا کہ اگر تمہاری ملاقات محمد رسول اللہ سے ہوتو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ حضور اکرمؐ نے سلام کا جواب دیا۔ تو وہ آپؐ پر ایمان لے آیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے قرآن کی دس سورتیں پڑھائیں۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ وفات پا گئے لیکن ہمیں اس کی وفات کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی۔ امید ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں ہمارے خیال میں اس کا ترک کر دینا اس کے ذکر سے بہتر ہے۔ ہم نے باقی لوگوں کے تتبع میں اس کا ذکر اس لئے کر دیا۔ تاکہ اس کا ترجمہ رہ نہ جائے۔

(نوٹ) تعجب ہے کہ علامہ کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ حضرت انس بن مالک جو انصار سے ہیں مکے کیسے پہنچ گئے (مترجم)

۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء

حضرت ہانیؓ بن جزء بن نعمان بن قیس المرادی۔ نعمان عطیفی کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث

حضرت ہانیؓ بن حارث بن جبلہ بن حجر بن شرجیل بن حارث بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی

حضرت ہانیؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ۔ حجر بن عدی الکندی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو

حضرت ہانیؓ بن عمرو ابوشریح الخزاعی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ سلیمان نے انہیں ان لوگوں میں ذکر کیا ہے، جن کا نام ہانی ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس

حضرت ہانیؓ بن فراس الاشجعی۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ کوفے میں سکونت اختیار کی تو بیمار ہو گئے چنانچہ دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیے استعمال کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا مختصر سا تذکرہ کیا ہے مگر بعض نے انہیں اسلمی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابو مالک

حضرت ہانیؓ ابو مالک الکندی۔ خالد بن یزید بن ابی مالک کے دادا تھے۔ اس میں شبہ ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ یہ امام بخاری کا قول ہے انہیں شامیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ادریس سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے،

انہوں نے خالد بن یزید بن ابی مالک سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ہانی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں یمن سے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کر لی۔ اس پر حضورؐ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی اور انہیں یزید بن ابی سفیان کے پاس ٹھہرایا۔

جب حضرت ابوبکرؓ نے شام پر چڑھائی کے لئے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو جناب ہانی بھی یزید بن سفیان کے لشکر میں شامل تھے۔ لشکر تو لوٹ آیا مگر یہ وہیں رہ گئے۔ ابو حاتم رازی کا قول ہے کہ جناب ہانی عبدالرحمٰن بن ابی مالک کے دادا تھے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۱۔ حضرت ہانیؓ المخزومی

حضرت ہانیؓ المخزومی۔ علی بن حرب الطائی نے ابوایوب یعلی بن عمران البجلی سے (جو جریر کی اولاد سے تھے) انہوں نے مخزوم بن ہانی المخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے (جن کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو برس تھی) سنا کہ جس رات کو حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی۔ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ساوہ کی جھیل خشک ہوگئی وادی سماوہ میں سیلاب آ گیا اور فارس کے آتش کدے کی آگ جو گذشتہ ہزار برس سے نہیں بجھی تھی بجھ گئی۔ نیز موبدوں نے خواب میں ایک سرکش اونٹ کو دیکھا جو عربی نسل کے گھوڑوں کی راہ نمائی کر رہا تھا، انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور تمام ایران میں پھیل گئے۔

جب ہانی نے یہ حدیث تفصیل سے بیان کی۔ ابن دباغ نے اسے ابن السکن سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے راوی کی صحبت ثابت ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۲۔ حضرت ہانیؓ بن نیار

حضرت ہانیؓ بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی ابو بردہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور براء بن عازب کے ماموں تھے۔ نیز وہ بیعت عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ اسی طرح تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ہمرکاب رہے۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی سے اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ابن اسحاق سے جو بنو حارث بن خزرج کا حلیف ہے۔ بیان کیا کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی تھا اور وہ لاولد تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے براء بن عازب نے اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

اسماعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے اس اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے بیان کیا ہے کہ ہم سے قتیبہ نے، ان سے لیث نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے، ان سے سلیمان بن یسار، ان سے عبدالرحمان بن جابر بن عبداللہ نے، ان سے ابو بردہ بن نیار نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کو دس دروں سے

زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ کے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ۴۵ ہجری میں وفات پائی ایک دوسری روایت میں ۴۱ یا ۴۲ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید

حضرت ہانیؓ بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب (ان کا نام سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب الحارثی تھا) ایک روایت میں ہانی بن یزید بن کعب المذحجی حارثی آیا ہے۔ یہ ابو عمر وغیرہ کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں النخعی لکھا ہے لیکن اول الذکر روایت زیادہ درست ہے۔ اگرچہ نخع بھی بنو مذحج کی ایک شاخ ہے لیکن ہانی کا تعلق بنو نخع سے نہیں ہے بلکہ وہ حارث بن کعب کی اولاد سے ہیں جو بنو مذحج سے ہیں۔ ان کی کنیت بڑے بیٹے کی وجہ سے ابو شریح تھی۔

حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ان کی کنیت ابو الحکم تھی۔ عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابو داؤد بن اشعث سے، انہوں نے ربیع بن نافع سے، انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا شریح سے، انہوں نے اپنے والد ہانی سے سنا کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے سنا کہ ان کی قوم کے آدمی انہیں ابو الحکم کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ حضورؐ نے انہیں طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی کنیت ابو الحکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے تم ابو الحکم نہ کہلواؤ۔ انہوں نے عرض کیا جب میری قوم میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے مناقشات کا فیصلہ ایسے طریقے پر کرتا ہوں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تحسین فرمائی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا شریح، مسلم اور عبداللہ اور اول الذکر سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پس آج سے تم ابو شریح ہو۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابو عاصم تک جاتا ہے۔ بتایا کہ انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ شریح سے انہوں نے اپنے دادا ہانی شریح سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے۔ جس سے میں لازمی طور پر جنت حاصل کرسکوں فرمایا حسن کلام اور خدا کے نام پر محتاجوں کو کھانا کھلانا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۴۔ حضرت ہبارؓ بن اسود

حضرت ہبارؓ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی القرشی۔ ان کی والدہ کا نام فاختہ دختر عامر بن قرط قشیریہ تھا اور ان کے دو اخیافی بھائی ہبیرہ اور حزن تھے اور ان کے والد کا نام ابو وہب مخزومی تھا جناب حزن مشہور تابعی سعید بن مسیب کے دادا تھے اور انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔

یہ ہبار وہی شخص ہے جس نے ایک اور بدقماش کے ساتھ حضرت زینب دختر رسول کریم کا اس وقت تعاقب کیا تھا جب ان کے شوہر ابو العاص نے انہیں مدینے روانہ کیا تھا۔ اس دوران میں ہبار ان پر لپکا، ان کے کجاوے پر حملہ کیا اور اونٹنی کو دو چار ڈنڈے لگائے چونکہ جناب زینب حاملہ تھیں زمین پر گرنے سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ حضور کو جب اس زیادتی کا علم ہوا تو فرمایا اگر ہبار

تمہارے ہتھے چڑھ جائے تو اسے آگ میں ڈال دینا پھر فرمایا نہیں اللہ کے بغیر اور کوئی ایسی سزا دینے کا مجاز نہیں ہے اس لئے اگر قابو آجائے تو قتل کر دینا لیکن وہ کسی کے قابو نہ آیا آخر جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لا کر تعزیر سے جان بچا لے گیا۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں جعرانہ سے واپسی پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہبار بن اسود، دروازے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ حاضرین نے عرض کیا یارسول اللہ! ہبار بن اسود فرمایا ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی اس سے نمٹنے کو اٹھا۔ فرمایا بیٹھے رہو۔ اس دوران میں ہبار حضور کے قریب آ گیا اور سلام عرض کر کے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر گزارش کی یارسول اللہ میں آپؐ کے ڈر سے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگتا پھرا اور ارادہ کیا کہ کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں لیکن پھر مجھے آپؐ کے حسن خلق کا خیال آیا کہ کس فراخ حوصلگی سے آپؐ نے ہماری حماقتوں اور جہالتوں سے درگزر فرمایا ہے یارسول اللہ! ہم مشرک تھے۔ اللہ نے ہمیں آپ کے طفیل ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی اور بربادی سے بچا لیا۔ التجا کرتا ہوں کہ آپؐ میری تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور جو کچھ آپؐ نے میرے بارے میں سنا ہے۔ اسے فی سبیل اللہ بھول جائیں۔

حضور اکرمؐ نے ان کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا میں نے تجھے معاف کیا اور اللہ کا تجھ پر کتنا کرم ہے کہ تجھے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور اسلام زمانہ جاہلیت کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی سے، انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے، انہوں نے عبدالحمید بن مہدی سے، انہوں نے معافی سے، انہوں نے محمد بن سلمہ سے، انہوں نے فزاری سے، انہوں نے عبداللہ بن ہبار سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب ہبار نے اپنی لڑکی کی شادی کی تو انہوں نے اس شادی پر ڈھول اور دف بجوایا جب رسول اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ کیا حرکت ہے۔ اسے بتاؤ پھر فرمایا یہ نکاح ہے بدکاری تو نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۵۔ حضرت ہبارؓ بن سفیان

حضرت ہبارؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ وہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے اور قدیم الاسلام تھے اور ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو مخزوم اور ہبار بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال اور ان کے بھائی عبداللہ بن سفیان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کی رو سے وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جنگ اجنادمیں جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں واقع ہوئی تھی شہید ہوئے۔ ابوعمر کے نزدیک یہ روایت مخدوش ہے۔ کیونکہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق میں سے کسی نے بھی ان کا نام مقتولین موتہ میں شمار نہیں کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۶۔ حضرت ہبارؓ بن صیفی

حضرت ہبارؓ بن صیفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن اس میں شبہ ہے ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۷۔ حضرت ہبیبؓ بن عمرو

حضرت ہبیبؓ بن مغفل الغفاری۔ ابو نعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ہبیب بن عمرو بن مغفل بن واقعہ بن حرام بن غفار الغفاری۔ ان کے والد کو مغفل اس لئے کہتے ہیں کہ انہیں اپنے اونٹ کو داغ دینا بھول گیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھیں۔

ابو الفضل بن ابو الحسن مخزومی نے باسنادہ جو احمد بن علی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہارون بن معروف نے عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے اسلم ابو عمران سے، انہوں نے ہبیب بن مغفل سے سنا کہ انہوں نے محمد بن علبۃ القرشی کو دیکھا کہ وہ اپنی ازار (دھوتی) کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔ ہبیب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنی ازار تکبر سے زمین پر گھسیٹتا ہے وہ اسے جہنم میں گھسیٹتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۸۔ حضرت ہبیرہؓ بن سبل

حضرت ہبیرہؓ بن سبل بن عجلان بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم سے، انہوں نے ابو العباس احمد بن محمد بن یوسف البغوی سے، انہوں نے ابن سعد سے، انہوں نے ابو بکر بن محمد بن ابو مسرۃ سے یا مرۃ المکی سے، انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہوں نے ابن جریج سے یا ابن جریر سے روایت کی کہ جب رسول اکرمؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف پر چڑھائی کی تو آپؐ نے مکہ میں ہبیرہ بن سبل بن عجلان الثقفی کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور جب آپ طائف سے واپس تشریف لے آئے اور مدینے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے عتاب بن اسید کو مکے کا والی مقرر فرمایا اور اسی طرح آٹھویں سال ہجرت کا امیر حج بھی۔

یحییٰ بن محمود نے ابو نصر محمد بن احمد بن عبداللہ تکرینی سے، انہوں نے ابو مسلم محمد بن علی بن محمد بن مہر بزذ سے، انہوں نے ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم سے، انہوں نے ابو عروبہ حرانی سے، انہوں نے سلمہ بن شبیب سے، انہوں نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے روایت کی کہ فتح مکہ کے بعد جس شخص نے مکے میں اول از ہمہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی وہ ہبیرہ بن سبل بن عجلان تھے حضور نے انکو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر مخدوش ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی کیونکہ فتح مکہ کے بعد جب تک حضور اکرمؐ مکے میں قیام فرما رہے تھے آپؐ ہی امامت فرماتے رہے۔ ہاں البتہ یہ کہنا درست ہوگا کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے حاکم شہر تھے کہ جن کی اقتدا میں مسلمانوں نے نماز ادا کی۔

۵۳۳۹۔ حضرت ہبیرہؓ بن المغاضۃ

حضرت ہبیرہؓ بن مغاضۃ العامری۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد نے زور باندھا تو انہوں نے بنو سلیم کو کہلا بھیجا کہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابن اسحاق سے وشیمہ نے یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ابن الدباغ کا بیان ہے۔

۵۳۴۰۔ حضرت ہبیلؓ بن کعب

حضرت ہبیلؓ بن کعب۔ ان کا تعلق بنو مازن سے تھا۔ جس عہد میں حضور اکرمؐ نے سکاسک اور سکون کے درمیان قیام فرمایا تھا تو معاذ بن جبل اور مازن بن خیثمہ نے انہیں حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور آپؐ نے ان دو قبیلوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی۔ اسے صفوان بن عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ نے اپنے دادا مازن بن خیثمہ سے بیان کیا ہے۔

۵۳۴۱۔ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ

حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ الانصاری۔ جن کا تعلق بنو عوف بن خزرج سے ہے جو عصمۃ بن وبرہ انصاری کے بھائی تھے ایک اور روایت کے مطابق یہ دونوں بھائی حصین بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم عصمۃ کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں۔ بقول عروہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۲۔ حضرت ہجیعؓ بن قیس

حضرت ہجیعؓ بن قیس۔ ابو بکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ہشیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے، انہوں نے ہجیع بن قیس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ جناب مریم علیہما السلام کی زیارت سے فیض یاب ہو اسے ابو ذرؓ کو دیکھ لینا کافی ہوگا ابن ابو حاتم کہتے ہیں کہ جناب ہجیع، حضرت علیؓ سے اور ابراہیم نخعی سے مرسل حدیث بیان کرتے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۳۔ حضرت ہداجؓ الحنفی

حضرت ہداجؓ الحنفی۔ ان کا تعلق بنو عدی بن حنیفہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی کہ ایک شخص حضور اکرمؐ کے پاس آیا جس کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آیا جس کی داڑھی کا رنگ سرخ تھا فرمایا یہ ایمانی خضاب ہے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۵۳۴۴۔ حضرت ہدارؓ الکنانی

حضرت ہدارؓ الکنانی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہوتا ہے۔ محمد بن عوف بن سفیان نے اپنے والد سے انہوں نے شقیر سے حضرت عباسؓ کے آزاد کردہ غلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب ہدار کو سنا جب وہ عباس بن ولید کو میدے کی روٹی کھانے پر

ناراض ہو رہے تھے کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ نے زندگی بھر ایک دن بھی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث محمد بن عوف سے سنی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اختصار سے کام لیا اور صرف اتنا لکھا بدار الکنانی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۳۴۵۔ حضرت ہدمؓ بن مسعود

حضرت ہدمؓ بن مسعود۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہدم بہ کسرۂ اول وسکون دوم لکھا ہے اور ان کا نسب ہدم بن مسعود بن عدی بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی ہے یہ نو آدمیوں میں شامل تھے جو ان کے قبیلے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۶۔ حضرت ہدہؓ

حضرت ہدہؓ۔ جعفر کہتے ہیں یہ ابوالربد البلوی کا نام ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی انہوں نے ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن الدغولی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۷۔ حضرت ہدیلؓ

حضرت ہدیلؓ۔ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے کہ دو معذور میاں بیوی کا ایک لڑکا تھا وہ مر گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا اگر کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا تو اس لڑکے کو معذور والدین کی خاطر چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے بعد ابن ابی الدنیا نے کہا کہ یعقوب بن عبید نے قبیصہ سے انہوں نے ابوالسوداء سے انہوں نے ابن سابط سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کسی ضرورت کے پیش نظر یا کسی کی مفلسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا تو ہدیل کو ان کے والدین کی خاطر زندہ رہنے دیا جاتا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۸۔ حضرت ہدیمؓ التغلبی

حضرت ہدیمؓ التغلبی۔ ایک روایت میں ادیم مذکور ہے۔ ان سے الصبی بن معبد نے روایت کی ہے ادیم کے ترجمے میں ہم پہلے ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ مگر ہدیم زیادہ مشہور ہے۔

۵۳۴۹۔ حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ

حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے بھائی جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ حضورؐ سے ان کی صحبت مذکور نہیں۔ ابن اثیر کہتے ہیں بلاشبہ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کیونکہ ابوعمر نے ان کے بھائی جنادہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر دونوں نے ان کے والد عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوبقہ تھی اور حضور اکرمؐ نے انہیں خیبر میں جاگیر عطا کی تھی اس سے ان کے اسلام اور شرف صحبت کا علم ہوتا ہے۔ نیز فتح مکہ کے بعد قریش میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہ گیا تھا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو۔ علاوہ ازیں حضور اکرمؐ کی وفات اور جنگ یمامہ کے درمیان زیادہ

عرصہ نہیں تا کہ کہا جا سکے کہ جناب ہذیم حضورؐ کے بعد اسلام لائے ہوں گے واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا نام ہریم لکھا ہے۔

۵۳۵۰۔ حضرت ہرمؓ بن حیان

حضرت ہرمؓ بن حیان العبدی۔ کم عمر صحابہ میں سے تھے۔ خلیفہ نے ولید بن ہشام سے، انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ عثمان بن ابوالعاص نے ہرم بن حیان کو ۱۶ ہجری میں قلعہ الشیوخ کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا پھر ۱۸ ہجری میں ابرشہر کی تسخیر یعنی محاصرہ ان کے سپرد ہوئی۔ دوران محاصرہ حاکم شہر نے ایک عورت کو دیکھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے بیٹے کو کھا رہی تھی۔ حاکم شہر نے یہ دل دوز منظر دیکھ کر صلح کر لی اور شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن خنبش

حضرت ہرمؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں وہب مذکور ہے۔ شعبی نے ان سے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں عمرہ کس مہینے میں ادا کروں فرمایا رمضان میں۔ وہب کے بیان میں پہلے اسی کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۲۔ حضرت ہرمؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "تولوا و اعینھم تفیض من الدمع" ابوعمر نے ان کا نام ہرم تحریر کیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ اور لوگوں نے ہرمی تحریر کیا ہے۔

۵۳۵۳۔ حضرت ہرمؓ بن قطبہ

حضرت ہرمؓ بن قطبۃ الفزاری۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عیینہؓ بن حصن کو فتنہ ارتداد کے دوران میں ثابت قدم رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ قول بیان کیا ہے جسے ابن الدباغ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۴۔ حضرت ہرمؓ بن مسعدہ

حضرت ہرمؓ بن مسعدہ۔ ابوحفص بن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ہشام بن محمد سے، انہوں نے ابو الشغب العبسی سے روایت کی کہ بنوعبس کے نو آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ صورت وفد حاضر ہوئے۔ ان میں ہرم بن مسعدہ بھی شامل تھے۔ جو بنی عدی بن بجاد سے ہیں۔ ان سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ہدمؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ہرم کے تحت بھی ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ ابن ماکولا نے جو اس فن کے امام ہیں ان کا نام ہدم ہی لکھا ہے۔ نیز ہشام بن محمد الکلبی نے الجمہرہ میں ہدم ہی تحریر کیا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۵۵۔ حضرت ہرماسؓ بن زید

حضرت ہرماسؓ بن زید بن مالک بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ الباہلی جو قیس عیلان ہیں۔ ان کی کنیت ابو حدیر تھی۔ ایک روایت میں ان کا نام شریح مذکور ہے۔ ان سے عکرمہ بن عمار نے روایت کی ہے ابن ماکولا نے انہیں یمامی تحریر کیا ہے اور یمامہ کے رہنے والے سب بنو حنیفہ سے ہیں۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے شحامی سے، انہوں نے ابوسعد الکنجروذی سے، انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے، انہوں نے ابویعلیٰ ابویعلیٰ موصلی سے، انہوں نے عبداللہ بن بکار سے، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔

یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ احمد بن شعیب سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام سے انہوں نے عمر بن یونس سے، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ میں ابھی لڑکا ہی تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ حضور اکرمؐ کی طرف بیعت کے لئے پھیلائے۔ لیکن حضور اکرمؐ نے انکار کر دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۶۔ حضرت ہرمزؓ مولی النبیؐ

حضرت ہرمزؓ۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام کیسان تھا اور حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ عطا بن سائب سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ہرمز یا کیسان نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہم صدقات کا مال نہیں کھاتے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران یا میمون بھی بیان ہوا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام کیسان' ہرمز ہی تھے۔ ابن ابی خیثمہ وغیرہ نے ان کا ترجمہ اسی طرح بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کیسان آل ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ام کلثوم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کو ہرمز کہا جاتا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۷۔ حضرت ہرمزؓ بن ماہان

حضرت ہرمزؓ بن ماہان فارسی۔ محمد بن عمر بن ابوسعدانہ نے والد سے، انہوں نے دادا سے انہوں نے ہرمز بن ماہان سے جو ایرانی تھے سنا کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور آپؐ نے انہیں خالد بن ولید کے لشکر میں شامل فرما دیا۔ وہ پھر حاضر خدمت ہو کر ملتجی ہوئے کہ انہیں صدقہ سے کچھ رقم عطا فرمائی جائے فرمایا صدقہ نہ تو میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ اس کے بعد حضورؐ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے اسے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے کہ ہرمز حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابن موسیٰ نے اسی ترجمے کو بیان کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان دونوں کے خیال میں یہ دو آدمی ہیں لیکن ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہرمز ایرانی نام ہے اور حدیث کا مضمون بھی ایک ہی ہے۔ اور دونوں تراجم میں انہیں حضور اکرمؐ کا آزاد کردہ غلام کہا گیا

ہے۔ اگر یہ صاحب غلام نہ ہوتے تو حضور انہیں صدقہ دینے سے کیوں انکار کرتے، اور کیوں فرماتے کہ صدقہ میرے لئے اور میرے اہل بیت کے لئے حرام ہے اور اگرچہ اس ترجمے میں مولی کا لفظ مذکور نہیں لیکن فحوائے کلام سے یہ سمجھا جاسکتا ہے۔

۵۳۵۸۔ حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن عامر بن کعب بن واقف ان کا نام مالک بن امرؤالقیس بن مالک بن اوس انصاری واقفی ہے جناب ہرمی قدیم الاسلام ہیں اور ان لوگوں میں شامل تھے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں سواری کے لئے حاضر ہوئے تھے اور جب خواہش پوری نہیں ہوتی تھی تو روتے واپس ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کلبی ابونعیم کا قول ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ ابوعمر کے نزدیک ان کا نام ہرم انصاری ہے اور بنوعمر بن عوف سے ہیں کیونکہ بنوواقف ان کے حلیف تھے۔ اس لئے جناب ہرم کو بھی بنوعمرو بن عوف سے سمجھ لیا گیا۔

ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ واقفی کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ لیکن بغیر ثبوت کے اور انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے روایت کی جو حضور اکرمؐ کے زمانے میں تھے اور انہیں صحابہ کی صحبت میسر آئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہرمی بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ہاں البتہ انہوں نے اجازۃً ہمیں ان کی طرف سے وہ حدیث سنائی۔ جو ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد بن فضل نے احمد بن علی بن خلف سے، انہوں نے ابوالطاہر سے، انہوں نے ابو حامد بن بلال سے، انہوں نے ابوالازہر سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے ابی سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس بن رفاعہ واقفی سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے، جو اسی قوم کے ایک آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور انہیں کثیر التعداد صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص جمعے کی اذان سنتا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا رخ نہیں کرتا تو اس کے بعد کا دوسرا جمعہ اسے زیادہ بوجھل معلوم ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ متواتر چار جمعوں کی اذانیں سنتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں جاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے مختصراً روایت کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم ابوعمر اور ابن کلبی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ہرمی سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے لیکن ابن مندہ اور ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب ہرمی حضور اکرمؐ کے زمانے میں بچے تھے۔ لیکن ابن ماکولا کی رائے درست ہے۔

عدوی اور ابن ماکولا کی سوچ ایک جیسی ہے لیکن اس سلسلے میں ابن ماکولا کے بیان میں اختلاف ہے چنانچہ واقفی کے ترجمے میں وہ لکھتے ہیں ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی سوائے تبوک کے تمام غزوات میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ان سے عبیداللہ بن حصین الوائلی نے روایت کی ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرمی بن عقبہ تھا اور انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کی ہے۔

ہرمی کے ترجمے میں لکھتے ہیں: ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی۔ تبوک کے بغیر تمام غزوات میں موجود رہے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ نے

خزیمہ بن ثابت سے حدیث روایت کی اور ان سے عبدالملک بن عمرو الخطمی اور عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرم تھا۔ انہیں بنو واقف سے شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ خندق میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے گئے تھے۔ نیز انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔

وہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ وہ ہرمی جنہوں نے خزیمہ سے روایت کی وہ اس واقفی سے جو غزوۂ خندق میں موجود تھے اور حضورؐ سے سواری مانگنے گئے تھے مختلف آدمی ہیں۔ اگر ابن ماکولا ان اقوال کو ذمہ داری سے عہد برآ ہونے کے لئے کسی امام کی طرف منسوب کر دیتے تو صحیح تھا کیونکہ ان کے ہاں ایسے اختلاف کی کمی نہیں تو ان سے ذمہ داری کا بوجھ اتر جاتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

۵۳۵۹۔ حضرت ہریمؓ بن عبداللہ

حضرت ہریمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبدمناف قرشی مطلبی۔ اپنے بھائی جنادہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہذیم تحریر کیا ہے۔

۵۳۶۰۔ حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ

حضرت ہزالؓ۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا تم لوگ بعض اوقات ایسے گناہ کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم انہیں گناہوں کو حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہلاکت انگیز گردانتے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی گئی۔

۵۳۶۱۔ حضرت ہزالؓ بن مرۃ

حضرت ہزالؓ بن مرہ اشجعی۔ ازرق نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۲۔ حضرت ہزالؓ بن ذئاب

حضرت ہزالؓ بن ذئاب بن یزید بن کلیب بن عامر بن خزیمہ بن مازن بن حارث بن سلاماں بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا نسب یوں ہے ''ہزال بن یزید الاسلمی'' شعبہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے ابن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد ہزال سے روایت کی کہ جس دن ہم نے ماعز کو رجم کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے ہی سے ڈھانپ دیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے روایت کی کہ ہزال کے پاس ایک لونڈیا تھی جو ان کی بکریاں چراتی تھی۔ ماعز نے اس سے جماع کیا تو ہزال نے اسے فریب دیا اور کہا آؤ تمہیں حضور اکرمؐ کے پاس لے چلیں۔ آپ کو اصل واقعہ بتائیں شاید قرآن کا کوئی حکم نازل ہو۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ ماعز کو رجم کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا ''ہزال! اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیتے تو اس پر تمہیں ثواب ملتا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۳۔ حضرت ہزانؓ بن عمرو

حضرت ہزانؓ بن عمرو۔ ابن اسحاق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوسالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' ہزان بن عمرو بن قریوس بن غنم بن سالم کا نسب تحریر کیا ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۴۔ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل

حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل۔ کوفہ کے تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۳۶۵۔ حضرت ہشامؓ بن حبیش

حضرت ہشامؓ بن حبیش بن خالد بن اشعر۔ یحیٰ بن یونس کہتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ آیا انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی یا نہیں لیکن ابوحاتم بن حبان کہتے ہیں کہ جناب ہشام کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر سے سماع کیا اور یہ سب کچھ جعفر المستغفری کا بیان ہے۔

عبداللہ بن یزداد نے ابوادریس سے انہوں نے حزام بن ہشام بن حبیش بن اشعر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے ایک وادی میں ایک بادل کو آتے دیکھا، تو فرمایا کہ یہ بادل نصر بن کعب کی بستی پر برسے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اشعر ابی حزام کا لقب ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور حضور اکرمؐ نے نصر بن کعب کا نام اس وقت لیا تھا۔ جب عمرو بن سالم الخزاعی نے حضور اکرمؐ سے اہل مکہ کی شکایت کی تھی۔ اس کا ذکر ہم عمرو بن سالم کے ترجمے میں کر آئے ہیں ابونعیم نے اس کا متن بنیدہ بن خالد کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔

۵۳۶۶۔ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ

حضرت ہشامؓ بن ابوحذیفہ۔ اور ابوحذیفہ کا نام مہشم بن مغیرہ مخزومی تھا اور ان کی والدہ ام حذیفہ اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی دختر تھیں اور جناب ہشام مہاجرین حبشہ سے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ واپس مدینہ آئے تھے۔ جو حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنومخزوم، ان کا نام ہشام بن ابی حذیفہ لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ان کا نام ہاشم بن ابوحذیفہ تحریر کیا ہے (جو وہم ہے) زبیر نے ان کا نام ہشام لکھا ہے اور مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے انہیں مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کیا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۷۔ حضرت ہشامؓ بن حکیم

حضرت ہشامؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی، قرشی، اسدی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ ان کے والد

کی پھوپھی تھیں۔ بقول ابوعمروہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اوراپنے والد سے پہلے وفات پاگئے۔ابن مندہ کہتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی اوروہ بن خویلد بن اسد القرشی تھے اوران کی والدہ ام ہشام، بنوفراس بن غنم سے تھیں۔ایک روایت میں ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک از بنوحارث بن فہر مذکور ہے۔ان کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی اور بروایتے وہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔عیاض بن غنم کے ساتھ انہیں جو واقعہ پیش آتا تھا وہ ہم عیاض کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اوامر کا حکم دیتے اور نواہی سے روکتے تھے۔حضرت عمرؓ کے سامنے جب کسی ناپسندیدہ کام کا ذکر ہوتا تو فرماتے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں۔ایسی بات نہیں ہوسکتی۔

ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے بیان کیا کہ ہم سے حسن بن علی کے علاوہ اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبدالقاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں ایک ایسے مقام سے گزرے جہاں جناب ہشام نماز پڑھا رہے تھے اور سورۂ فرقان کی قرأت کررہے تھے۔اس کے دوران میں انہوں نے بعض آیات کی قرأت ایسے طریقے پر کی جو اس قرأت کے خلاف تھی جو حضرت عمرؓ نے آپؐ سے سنی تھی۔وہ اثنائے نماز ہی میں ان پر جھپٹنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے نماز ختم کرنے کا انتظار کیا۔جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی چادر کو کھینچا اور دریافت کیا کہ تمہیں یہ آیات کس نے پڑھائی ہیں انہوں نے رسول اکرمؐ کا نام لیا۔حضرت عمرؓ نے کہا تم غلط کہتے ہو کیونکہ میں نے بھی یہ سورت آپؐ ہی سے پڑھی ہے وہ انہیں گھسیٹ کر حضورؐ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہشام نے سورۂ فرقان کی کچھ آیات کی تلاوت ایسے طریقے پر کی ہیں کہ جس طریقے پر حضور نے مجھے نماز پڑھائی تھیں۔اس کی تلاوت اس سے مختلف ہے آپؐ نے جناب ہشام سے فرمایا اچھا تم وہ آیات پڑھو۔انہوں نے وہ آیات پڑھیں تو آپؐ نے فرمایا تمہاری قرأت درست ہے بعدہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو ان آیات کی تلاوت کا حکم دیا انہوں نے تعمیل ارشاد کی تو آپ نے فرمایا تمہاری قرأت بھی درست ہے۔اس کے بعد حضور اکرمؐ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن حکیم عرب کے سات لہجوں کے مطابق نازل ہوا ہے۔تمہیں جو قرأت آسان معلوم ہو وہ اپنالو۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی کو خویلد بن اسد کی اولاد سے شمار کیا ہے۔یہ بات ایک عالم سے بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک آدمی کو مخزومی لکھ کر اس کے سلسلہ نسب کو بنواسد تک لے جائے حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ وہ اسدی ہیں اور جن لوگوں نے انہیں مخزومی لکھا ہے وہ غلطی پر ہیں۔نیز ابونعیم کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جناب ہشام اجنادین میں شہید ہوئے تھے کیونکہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہید ہونے والے ہشام بن عاص تھے نیز ہشام بن حکیم بن حزام کا قصہ جو عیاض بن غنم کے ساتھ پیش آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں شہید نہیں ہوئے تھے۔کیونکہ ابونعیم نے باسنادہ بیان کیا ہے کہ جناب ہشام نے حمص میں عیاض بن غنم کو دیکھا کہ وہ نبطیوں کے ایک گروہ سے وصولی جزیہ میں سختی سے پیش آرہے تھے جب جناب ہشام نے دیکھا تو کہنے لگے اے عیاض! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عذاب دے گا اور حمص کی فتح اجنادین کی فتح مندی سے بہت بعد میں واقع ہوئی۔

مزید تفصیل کے لئے التاریخ الکامل کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۶۸۔ حضرت ہشامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہشامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو کسی چھونے والے ہاتھ سے بدکتی نہیں فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا میں اسے پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے چاہتی ہے فرمایا اسے استعمال کر۔ بقول ابن اثیر اس میں اختلاف ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۹۔ حضرت ہشامؓ بن صبابۃ

حضرت ہشامؓ بن صبابہ بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ الکنانی لیثی۔ ان کے بھائی کا نام مقیس بن صبابہ تھا۔

ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ مقیس کے بھائی ہشام کو کسی نے بنونجار میں سے قتل کر دیا۔ مقیس نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا حضورؐ نے زہیر بن عیاض فہری کو مقیس کے ساتھ بنونجار کے پاس روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر ہشام بن صابہ کے قاتل کو جانتے ہو تو اسے مقیس کے حوالے کر دو اور اگر نہیں جانتے تو خون بہا ادا کرو۔ بنونجار نے باہم مل کر خون بہا جمع کیا اور مقیس کے حوالے کر دیا جب مقیس خون بہا وصول کر چکا تو اس نے زہیر کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر بھاگ گیا اس موقعہ پر اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

فادرکت ثاری واضطجعت موسدا وکنت الی الاوثان اول راجع

میں نے انتقام لے لیا اور بستر پر آرام سے لیٹ گیا اور میں اسلام سے پہلے ہی منحرف ہو چکا تھا۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ جناب ہشام غزوۂ ذی قرد میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔ انہیں غلطی سے عبادہ بن صامت کے قبیلے سے ایک شخص نے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وہ غزوۂ بنو مصطلق میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ ہشام بن صبابہ (جو بنوفلاں بن عوف بن عامر بن لیث بن بکر سے تھے نے غزوۂ مریسیع میں لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یہ بڑے جوشیلے مسلمان تھے میدان جنگ میں بنوعوف بن خزرج کے ایک آدمی سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا تو اس نے جناب ہشام کو کافر سمجھا اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۰۔ حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی

حضرت ہشامؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ ان کی والدہ کی کنیت ام حرملہ دختر ہشام مغیرہ تھی۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی اور قدیم الاسلام تھے حضور اکرمؐ بھی مکے ہی میں تھے کہ جناب ہشام ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے ہیں تو جناب ہشام مکے آئے تو

ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا اور پھر غزوۂ خندق کے بعد دوبارہ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ ہشام بڑے پارسا اور فاضل آدمی تھے اور عمرو بن عاص کے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ ابھی مکے ہی میں تھے کہ ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ہم ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو میں عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے بنوغفار کے حوض کے پاس اکٹھا ہونے کا وعدہ کیا تھا اور طے یہ پایا کہ جو شخص مقررہ صبح کو وہاں نہ پہنچ سکا تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ اسے روک لیا گیا ہے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو جانے کی اجازت ہوگی چنانچہ مقررہ صبح کو میں اور عیاش تو مقام موعود پر پہنچ گئے مگر ہشام نہ پہنچ سکے ہم سمجھ گئے کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اور اسی لئے نہیں آسکا۔

ہم نے مدینے کا رخ کیا ہم دل میں یہ سوچتے چلے آرہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی توبہ کو کیسے قبول کرے گا جنہوں نے اللہ کو پہچانا رسول اللہ پر ایمان لائے۔ اور دنیا کے مصائب سے ڈر کر دین سے رجوع کر لیا اور ہم لوگ ان خیالات کا اظہار اپنے بارے میں کر رہے تھے۔ اس پر قرآن حکیم کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

''قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة الله'' الی آخرہ

جب میں نے یہ آیت سنی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہشام بن عاص کو بھجوائی۔ ہشام کہتے ہیں جب یہ آیت مجھے موصول ہوئی تو میں وادی ذی طوی کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس آیت پر غور و خوض کرتا چلا آیا تاکہ میں اس کے مفہوم تک رسائی حاصل کر سکوں۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس آیت کا نزول ہمارے بارے میں ہوا ہے کیونکہ یہ خیال بار بار ہمارے ہی دلوں میں آرہا تھا۔ پس میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہشام حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں جنگ اجنادین میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جناب ہشام نے غسان کے ایک آدمی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس پر غسانیوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر سواروں کا دستہ ان کی میت کو کچلتا ہوا گزر گیا اور ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر ان کے بھائی جنگ سے فراغت کے بعد لوٹ کر آئے اور ان کے جسم کے لوتھڑوں اور ہڈیوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جب جنگ اجنادین میں رومیوں کا لشکر بھاگ کھڑا ہوا تو اس اثنا میں وہ ایک ایسے تنگ درے کے دہانے پر جا پہنچے۔ جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ رومیوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ جناب ہشام نے بڑھ کر ان پر حملہ کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ درہ بند ہو گیا اور ایک ایک کر کے دشمن کا سارا لشکر ان کی میت کے اوپر سے گزر گیا جب اسلامی لشکر رومیوں کے تعاقب میں اس مقام پر پہنچا اور ان کی میت کو وہاں پڑا ہوا پایا تو انہوں نے گوارا نہ کیا کہ وہ خود یا ان کے گھوڑے ان کے جسم کے اوپر سے گزریں لشکر کا یہ توقف دیکھ کر حضرت عمرو بن عاص نے انہیں یوں مخاطب کیا۔ برادران اسلام! میرے بھائی کو خدا نے شہادت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کی روح کو اپنی طرف اٹھا لیا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یہ اس کا جسم ہے اس لئے اسے روندھنے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ انہوں نے سواروں کے دستے کو گزرنے کا حکم دیا پھر خود گزرے اور ان کے

بعد لشکر گزرا۔ جب دشمنوں کا تعاقب ختم ہوا تو عمرو بن عاص واپس آئے۔ بھائی کے گوشت ہڈیوں اور اعضا کو جمع کیا اور چمڑے کے ایک ٹکڑے میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیا۔

حضور اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ عاص کے دونوں بیٹے مومن ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۱۔ حضرت ہشامؓ بن العاص

حضرت ہشامؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ تھا جو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد کی ہمشیرہ تھیں اور ہشام ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے تھے۔ ان کا باپ عاص غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا تھا بروایتے انہیں حضرت عمر بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ اور عاص حضرت عمرؓ کا ماموں تھا۔

ہشام فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کی پیٹھ سے کپڑا اتارا اور مہر نبوت پر ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر تین دفعہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے خدا تو اس کے دل سے کینہ اور حسد دور فرما اور ان میں ایک آدمی جس کی گردن ٹیڑھی تھی اور جس کا نام محمد بن عبدالرحمان بن ہشام بن یحییٰ بن ہشام بن عاص تھا۔ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی دعا کی وجہ سے ہم میں بغض اور کینہ کم ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۲۔ حضرت ہشامؓ بن عامر

حضرت ہشامؓ بن عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار الانصاری جاہلیت میں ان کا نام شہاب تھا جو حضورؐ نے بدل کر ہشام کر دیا۔ ان کے والد عامر غزوۂ احد میں شریک تھے جناب ہشام نے بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اکرمؐ کے وتروں کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں وفات پائی۔

ابوالربیع سلیمان ابن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم نصر بن احمد بن المرجی سے، انہوں نے ابویعلی موصلی سے، انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے ہشام بن عامر سے سنا کہ انصار غزوۂ احد کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخموں اور تھکان سے چور ہیں۔ شہداء کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ اب حضورؐ کا کیا حکم ہے۔ قبریں تیار کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ فرمایا ایک قبر میں دو دو تین تین آدمی دفن کرتے جاؤ اور قبروں کو ذرا کشادہ اور گہرا کر دو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ تقدیم و تاخیر میں کس قاعدے کو پیش نظر رکھیں۔ فرمایا قرآن کو معیار بناؤ جسے دوسروں کے مقابلے میں قرآن زیادہ یاد ہو۔ اسے ترجیح دو چنانچہ میرے والد نے دو انصار کو میرے سامنے حوالہ قبر کیا۔ شاید ایک انصار ہی کہا ہو۔

۵۳۷۳۔ حضرت ہشامؓ بن عتبہ

حضرت ہشامؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس القرشی عبشمی۔ یہ معاویہ کے ماموں تھے، کنیت ان کی ابوحذیفہ اور نام ہشیم تھا۔

اور وہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں مہشم مذکور ہے وہ اور ان کے آزاد کردہ غلام سالم ۱۱ ہجری میں جنگ یمامہ میں موجود تھے۔ نیز وہ غزوۂ بدر کے مجاہدوں میں شامل تھے۔ چونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ اس لئے ہم ان کا ذکر وہاں زیادہ تفصیل سے لکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۴۔ حضرت ہشامؓ بن عمرو

حضرت ہشامؓ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی اور جذیمہ نصر بن مالک کے بھائی مولفۃ القلوب میں سے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں غنائم حنین سے سو کے لگ بھگ اونٹ عطا فرمائے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرم نے کئی آدمیوں کو سو کے لگ بھگ اونٹ دیئے تھے۔ ان میں سے ہشام بن عمرو بھی تھے جو بنو عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے اس صحیفے کو جسے قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کے متعلق لکھ کر کعبے میں لٹکا دیا تھا اور جس میں تحریر تھا کہ نہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کوئی چیز بیچیں گے اور نہ خریدیں گے اتار کر پھینک دیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس صحیفے کے خلاف جس میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف تمام قریش مکہ نے ایک عہد نامہ مرتب کیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد قریش کے کئی آدمی اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن اسے منسوخ العمل قرار دینے کے لئے جو کردار ہشام بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی نے ادا کیا تھا اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف کے بھتیجے تھے اور نضلہ اور عمرو بھائی تھے اور چونکہ ہشام اپنے قبیلے میں معزز اور محترم شمار ہوتے اس لئے وہ بنو ہاشم سے شعب ابی طالب میں ملنے چلے جایا کرتے تھے۔ جناب ہشام نے اس عہد نامے کے خاتمے اور اس میں اپنے کردار کا ذکر کیا ہے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے البتہ ابوعمر نے بہت اختصار سے کام لیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کا علم نہیں کہ ہشام بن عمرو مولفۃ القلوب میں سے تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں جذیمہ بن نصر بن مالک کا اضافہ کر دیا ہے لیکن باقی لوگ اس کے خلاف ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے ابتدائے ترجمہ میں درج کیا ہے۔ اسی طرح زبیر بن بکار اور ابن ماکولا نے تحریر کیا ہے۔

۵۳۷۵۔ حضرت ہشامؓ بن قتادہ

حضرت ہشامؓ بن قتادہ الرہاوی۔ انہوں نے رہا میں سکونت اختیار کر لی تھیں یہ بغوی کا قول ہے۔ ابونعیم اور یحییٰ نے ان کا تتبع کیا ہے۔ جناب ہشام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے قتادہ بن فضیل نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے منیعی سے، انہوں نے ابوبکر بن زنجونہ سے، انہوں نے علی بن بحر سے، انہوں نے قتادہ بن فضیل بن عبداللہ بن قتادہ سے، انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے اپنے چچا ہشام بن قتادہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے مجھے اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا تو میں نے حضور اکرمؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپؐ سے دعا کی التجا کی اور حضورؐ سے رخصت ہوا آپؐ نے فرمایا تقویٰ تیرا زادِ سفر ہو۔ اللہ تیرے قصور معاف فرمائے اور تو جہاں بھی ہو بھلائی تیرا استقبال کرے اور یہ روایت ہشام بن قتادہ نے اپنے والد سے بیان کی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۶۔ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ

حضرت ہشامؓ بن مغیرہ بن عاص۔ ابن ابی مریم نے ابوغسان سے، انہوں نے ابی حازم سے، انہوں نے عمرو بن ہشام سے، انہوں نے عمرو اور ہشام (یہ دونوں ان کے بزرگ تھے) سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قرآن خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اور قرآن حکیم کی بعض آیات دوسری آیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ جن آیات کے مفہوم تک تمہاری رسائی ہو جائے (یعنی آیات محکمات) ان پر عمل کرو اور جو آیات تمہاری ذہنی گرفت میں نہ آسکیں (یعنی متشابہات) ان پر ایمان لاؤ، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۳۷۷۔ حضرت ہشامؓ بن الولید

حضرت ہشامؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھائی اور مولفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اس میں اشتباہ پایا جاتا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۸۔ حضرت ہشامؓ

حضرت ہشامؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک اور ہشام ہیں۔ اور جعفر نے ان کا نام لیا ہے اور باسنادہ عمران القطان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، انہوں نے سعد بن ہشام سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے سامنے ایک آدمی کہ جس کا نام شہاب تھا کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ آج سے تمہارا نام ہشام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے وہ ہشام بن عامر ہی ہوں جو سعد کے والد تھے۔

۵۳۷۹۔ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ

حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشی عبشمی۔ ابن شاہین نے محمد بن سعد سے یہی نام بیان کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۰۔ حضرت ہلالؓ اسلمی

حضرت ہلالؓ اسلمی۔ ان کی بیٹی ام ہلال نے ان سے روایت کی۔ ابوضمرہ انس بن عیاض نے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی سے، انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہیں ام بلال دختر ہلال نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ بھیڑ کا بچہ قربانی کے لئے جائز ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۱۔حضرت ہلالؓ بن امیہ

حضرت ہلالؓ بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبدالاعلم بن عامر بن کعب بن واقف۔اوران کا نام مالک امرؤالقیس بن اوس انصاری واقفی ہے۔معرکہ ہائے بدر اور احد میں موجود تھے قدیم الاسلام تھے اور بنو واقف کے بت انہوں ہی نے توڑے تھے۔فتح مکہ کے موقعہ پر ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔ان کی والدہ کا نام انیسہ تھا جو ہدم کی بیٹی اور کلثوم بن ہدم کی بہن تھیں ہدم وہی صاحب ہیں جن کے پاس حضور اکرمؐ نے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر قیام فرمایا تھا۔انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کیا تھا اور اسے شریک بن سحماء سے مطعون کیا تھا اور یہ ان تین حضرات میں شامل تھے جو کاہلی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ان کے علاوہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع تھے۔جن کے بارے میں "وعلی الثلاثة الذین خلفوا" آیت نازل ہوئی تھی۔لعان کا واقعہ ہم نے شریک بن سحماء کے ترجمے میں اور ان کے تخلف کا ذکر کعب بن مالک کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۲۔حضرت ہلالؓ بن الحارث

حضرت ہلالؓ بن حارث بن ابوالجمل۔ہم ان کا ذکرہ کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔وہ شامی تھے ابوعمر نے مختصراً اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ ابوعمر کا وہم ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراء تھی۔ابوالحمل کے ترجمے میں ہم اسے بیان کریں گے۔

۵۳۸۳۔حضرت ہلالؓ بن الحمرا

حضرت ہلالؓ بن الحمراء۔ایک روایت کے رو سے ان کا نام ہلال بن حارث ابوالحمراء ہے اور یہی درست ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہانئی بن حارث ابوالحمراء خادم رسول اکرمؐ مذکور ہے۔انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔امام بخاری لکھتے ہیں انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث درست نہیں۔

ابواسحاق سبیعی نے ابوداؤد القاص سے،انہوں نے ابوالحمراء سے روایت کی کہ وہ ایک مہینہ مدینے میں ٹھہرے رہے انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ ہر روز صبح کو حضرت علیؓ کے مکان پر تشریف لاتے۔الصلوۃ،الصلوۃ فرماتے اور پھر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے واللہ اعلم۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نام ابن الحمراء ابوالحمراء لکھا ہے اور یہی درست ہے۔اور وہ جو اس سے قبل ترجمے میں ذکر ہوا ہے وہ خیالی ہے۔

۵۳۸۴۔حضرت ہلالؓ بن الحکم

حضرت ہلالؓ بن حکم (اگر ثابت ہو) فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے،انہوں نے عطا بن یسار سے،انہوں نے ہلال بن حکم سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے دینی امور کی تعلیم حاصل کی تو ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جب چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا چاہئے اور اگر دوسرے آدمی کو چھینک آئے تو اس کے الحمدللہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے۔

حضور اکرمؐ ایک دن نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے بلند آواز سے یرحمک اللہ کہہ دیا اس پر تمام نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مجھے گھور رہے ہو۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ نماز میں کون بول رہا تھا۔ صحابہ نے میرا نام لیا۔ حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا دیکھو میاں اعرابی! نماز میں قرآن کی قرأت کی جاتی ہے اور اللہ کو۔ یاد کیا جاتا ہے۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو تمہیں بھی یہی کچھ کرنا چاہئے۔ ہلال بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے بڑھ کر کوئی معلم نرمی سے بات کرنے والا نہیں دیکھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس واقعہ کا انتساب معاویہ بن حکم سے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ وہم ہے۔

۵۳۸۵۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی

حضرت ہلالؓ بن ابی خولی۔ اور ابوخولی کا نام عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران تھا (اور ابوحمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی تھا۔ جو عدی بن کعب اور خطاب حضرت عمرؓ کے والد کے حلیف تھے) بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خولی اور مالک دونوں ابوخولی کے بیٹے تھے۔ سب بدر میں شریک تھے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ خولی بن ابوخولی مع اپنے بھائی ہلال اور عبداللہ کے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے مالک بن خولی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۶۔ حضرت ہلالؓ بن ربیعہ

حضرت ہلالؓ بن ربیعہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ لیکن ان کی حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمان بن بشیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے ہلال بن ربیعہ سے روایت کی کہ بنوعائذ مخزومی کی تلوار غزوۂ بدر میں ان کے ہاتھ لگ گئی۔ جب رسول اکرمؐ نے مال غنیمت کی واپسی کا حکم دیا تو میں نے اسے مال غنیمت کے ڈھیر پر پھینک دیا جسے ارقم بن ابی ارقم نے پہچان لیا چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے مانگ لی اور آپؐ نے انہیں عطا فرما دی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم لکھتے ہیں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث مرسل ہے جسے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ نیز وہ مالک بن ربیعہ ابواسید الساعدی تھے، جنہیں اس نے ہلال بن عامر بنا دیا اور حدیث کی روایت ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے کی ہے اور مالک بن ربیعہ کا نام لیا اور یہی صحیح ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے بنوساعدہ کے بعض لوگوں سے، انہوں نے ابی اسید سے سنا کہ ہلال بن ربیعہ نے کہا کہ مجھے بنوعائذ کی تلوار مل گئی اور واقعہ کو اسی طرح بیان کیا اور تلوار کا نام مرزبان تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۷۔حضرت ہلالؓ بن سعد

حضرت ہلالؓ بن سعد۔انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں شہد بطور تحفے کے پیش کیا جو آپ نے قبول کرلیا۔دوبارہ اسی طرح شہد پیش کیا اور کہا کہ یہ صدقہ ہے۔حضورؐ نے حکم دیا کہ اسے صدقات میں شامل کردیا جائے اس سے علماء نے استنباط کیا کہ شہد سے بھی زکوٰۃ وصول کی جاسکتی ہے۔لیکن یہ حدیث منقطع الاسناد ہے۔ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۸۔حضرت ہلالؓ احد بنی متعان

حضرت ہلالؓ۔متعان نے بیان کیا کہ انہیں عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن شعیب حرانی سے،انہوں نے موسیٰ بن اعین سے،انہوں نے عمرو بن حارث المصری سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے دادا سے روایت کی کہ بنو متعان کے ایک آدمی جن کا نام ہلال تھا حضورؐ کی خدمت میں شہد کا عشر لے کر آئے اور درخواست کی کہ ''وادی سلبہ ان کی تحویل میں دے دی جائے'' حضور اکرمؐ نے ان کی درخواست قبول فرمالی جب حضرت عمرؓ کا دور خلافت آیا تو سفیان بن وہب نے خلیفہ سے اس وادی کے بارے میں دریافت کیا خلیفہ نے لکھا کہ اگر ہلال تمہیں بھی وہ مواجبات ادا کرتا رہے جو حضورؐ کو ادا کرتا تھا تو وادی کو اس کی تحویل میں رہنے دو ورنہ اسے شہد کی مکھی سمجھو جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اصحاب ابوحنیفہ نے اس واقعہ کو کتب فقہ میں نقل کیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۸۹۔حضرت ہلالؓ بن عامر

حضرت ہلالؓ بن عامر از بنو نمیر۔ان کی کنیت ابن حکیم تھی۔ان کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ وہیب سے،انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی،اور ان کے سوا باقی لوگوں نے ہلال بن عامر سے روایت کی حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن لگا اور حدیث بیان کی اور ایک دوسری اسناد سے جریر بن حازم سے روایت کی کہ ایک آدمی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ سے قرہ بن دعموص نمیری نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے ضحاک بن قیس کو صدقات جمع کرنے کو روانہ کیا۔جب وہ واپس آئے تو حضورؐ نے فرمایا تم نمیر بن عامر،ہلال بن عامر اور عامر بن ربیعہ کے ہاں گئے ہو اور ان کے بہترین جانور ہانک لائے ہو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے آپ کو جہاد کا ذکر کرتے سنا۔اس لئے میں نے مناسب جانا کہ بہترین جانور لے کر جاؤں تاکہ ان سے سواری اور بار برداری کا کام لیا جا سکے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور ان کے اعلیٰ جانور واپس کر کے معمولی درجے کے جانور لے آؤ۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ہلال بن عامر بن قبیصہ الہلالی کا ذکر اور ان کا ترجمہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے اور کسوف شمس کی حدیث بیان کی ہے لیکن یہ وہم ہے اور ہمیں صحیح بات ابوالعباس احمد بن حسین بن ابوذر صالحانی نے اپنے دادا سے،انہوں نے ابوالشیخ حافظ سے،انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن رستہ سے انہوں نے معاویہ بن عمران بن واہب بن سوار الجرمی سے،انہوں نے انیس بن سوار الجرمی سے،انہوں نے ایوب سے،انہوں نے ابوقلابہ سے،انہوں نے ہلال بن عاصم بن قبیصہ ہلالی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں ایسا زبردست سورج گرہن لگا کہ دن کو تارے نمودار ہو گئے تھے۔اس روایت میں عاصم بن قبیصہ کا نام مذکور ہے

حالانکہ ہونا چاہیے ''ہلال بن عاصم عن قبیصہ'' ابوموسیٰ اور ابن مندہ ہر دو نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ پر ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی حالانکہ انہیں غلط بات لکھنے کی عادت نہیں۔

۵۳۹۰۔ حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی

حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی۔ محمد بن عبید اللہ الطنافسی نے بنوفزارہ کے شیخ سے، جس نے ہلال بن عامر المزنی وغیرہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو ایک سفید خچر یا اونٹ پر سوار دیکھا ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ ہم ہلال بن عامر کا ذکر نمیر بن عامر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۳۹۱۔ حضرت ہلالؓ بن علقمہ

حضرت ہلالؓ بن علقمہ۔ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے دریائے دجلہ کو عبور کیا وہ ہلال بن علقمہ تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے دریائے دجلہ میں گھوڑا ڈالا وہ سعد تھے ایک اور روایت کے مطابق دریا کو عبور کرنے والے بنوعبدالقیس کے ایک آدمی تھے۔ ابوعمر نے ہلال بن علقمہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان سے کوئی روایت نہیں پہنچی۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ عبور دجلہ کا واقعہ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر پیش نہیں آیا۔ کیونکہ دریائے دجلہ اور قادسیہ میں بڑا فاصلہ حائل ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو نہریں حائل ہیں ان میں سے ایک تو وہ نہر ہے جو اس قرب و جوار کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ جن میں قادسیہ حیرہ اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔ نیز دریائے فرات اور دریائے نیل بھی درمیان میں حائل ہیں (نہ معلوم دریائے نیل سے ابن اثیر کی کیا مراد ہے کیونکہ نیل تو براعظم افریقہ میں ہے اور قادسیہ ایشیا میں (مترجم) اور مسلمانوں نے دریائے دجلہ اس وقت عبور کیا۔ جب وہ ایرانیوں کو قادسیہ میں شکست دے چکے تھے اور نیز مدائن کا مغربی حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ دریائے دجلہ کو عبور کرنے کی نوبت اس وقت آئی جب مسلمانوں نے مدائن کے مشرقی حصے کو جس میں کسریٰ کے محلات واقع تھے۔ فتح کرنے کے لئے چڑھائی کی اس موقعہ پر مسلمانوں نے دریا کو گھوڑوں پر عبور کیا تھا۔ (مزید تفصیل کے لیے علامہ کی ''الکامل فی التاریخ'' کا مطالعہ کیجئے)

۵۳۹۲۔ حضرت ہلالؓ بن مرۃ

حضرت ہلالؓ بن مرہ یا ہلال بن مروان اشجعی۔ بروع دختر واشق کے شوہر تھے۔ انہیں ہم نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام جراح تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۳۔ حضرت ہلالؓ بن المعلّٰی

حضرت ہلالؓ بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ ان کا تعلق بنی جشم بن خزرج سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی رافع کے ساتھ شریک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق کی بھی

یہی رائے ہے۔ابو حاتم بن حبان نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے۔

۵۳۹۴۔حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال

حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال اسلمی۔ان سے ان کی بیٹی ام بلال نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بھیڑ کے بچے کی قربانی کو جائز قرار دیا تھا۔اس حدیث کی راویہ ان کی لڑکی ہے اور حدیث میں ان کے والد کا ذکر نہیں آیا۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۵۔حضرت ہلالؓ بن وکیع

حضرت ہلالؓ بن وکیع بن بشر بن عمرو بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی دارمی۔جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے لشکر میں تھے۔میدان جنگ میں مارے گئے۔ابو عمر نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۶۔حضرت ہلبؓ الطائی

حضرت ہلبؓ طائی۔قبیصہ کے والد تھے۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔امام بخاری نے یزید بن قنافہ اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نام یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی ابن اخزم آیا ہے۔یہ ابو عمر کا قول ہے۔الکلبی کہتے ہیں ان کا نام سلامہ بن یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی بن اخزم ہے وہ اور عدی بن حاتم طائی عدی بن اخزم میں اکٹھے ہوگئے ہیں۔

انہیں ہلب اس لئے کہتے تھے کہ گنجے تھے۔حضور اکرمؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد ان کے سر پر بے تحاشا بال اگ آئے۔چنانچہ ان کا لقب ہلب پڑ گیا۔وہ کوفی ہیں ان کے بیٹے قبیصہ نے ان سے روایت کی کہ کئی آدمیوں نے اپنے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے قتیبہ سے،انہوں نے ابو الاحوص سے،انہوں نے سماک بن حرب سے،انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے،انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ وضو فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ لیتے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۷۔حضرت ہلواثؓ

حضرت ہلواثؓ۔اسمر بن ساعدہ کے دادا تھے۔ہم نے اسمر کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۸۔حضرت ہمامؓ بن الحارث

حضرت ہمامؓ بن حارث بن ضمرہ۔غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔

۵۳۹۹۔حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہمامؓ۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ان سے ابو الزبیر نے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور کہایا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو کسی چھونے والے کے ہاتھ کو پاس نہیں آنے دیتی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے اور یہی الفاظ ہم ہشامؓ مولائے رسول کریمؐ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں ہم یہ بھی لکھ آئے ہیں کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ یہ لفظ اول الذکر کی تصحیف ہے۔

۵۴۰۰۔ حضرت ہمامؓ بن زید

حضرت ہمامؓ بن زید بن وابصہ۔ ابو یوسف یعقوب بن محمد صیدلانی نے سہل بن عمار سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن محمد سے روایت کی کہ جب ہمام بن وابصہ کوفے میں داخل ہوئے تو جس آدمی کے پاس سے گزرتے، سلام کہتے مرد ہو یا عورت یا بچہ اور کہتے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ ہمام کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ایک چادر اوڑھائی تھی اور لکڑی کا ایک پیالہ عطا فرمایا تھا لوگ اس پیالے میں پانی پیتے اور اس چادر کو تبرکاً چھوتے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ حاکم نے انہیں ان صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو خراسان چلے گئے تھے۔

۵۴۰۱۔ حضرت ہمامؓ بن مالک

حضرت ہمامؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ عبدی۔ ہم ان کا نسب مزیدہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں وہ اور ان کے بھائی عبیدہ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۴۰۲۔ حضرت ہمیلؓ بن الدمون

حضرت ہمیلؓ بن دمون بن عبید بن مالک۔ یہ اپنے بھائی قبیصہ کے پاس آئے اور دونوں نے آپؐ کی بیعت کی اور حضورؐ نے دونوں کو طائف میں اتارا اور دونوں بنوثقیف میں ٹھہرے ابونصر اور ابن ماکولا دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۳۔ حضرت ہندؓ بن حارثہ

حضرت ہندؓ بن حارثہ بن ہند۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب ہند بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی ہے۔ بقول ابوعمر ہندؓ اسلم حجازی کے بھائی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ ہند بن اسماء بن حارثہ بن ہند اسلمی۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہند بن حارثہ مذکور ہے ابن کلبی نے ان کے بھائی کا نام اسماء بن حارثہ لکھا ہے اور ابوعمر کی طرح ہند کو اسماء بن حارثہ کا بھائی لکھا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو کہو کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھیں اور ابن ماکولا نے ان کے بھائی اسماء کا نسب ابوعمر کی طرح تحریر کیا تھا اور سب نے انہیں اسلمی قرار دیا ہے حالانکہ وہ مالک بن افصی کے قبیلے سے ہیں۔ جو اسلم بن افصی کے بھائی تھے اور اسلم کی شہرت کی وجہ سے مالک کا خاندان بھی اسلمی کہلاتا تھا۔ جناب ہند سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی کہ وہ آٹھ بھائی تھے اور سب نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ چنانچہ بیعت رضوان کے موقعہ پر یہ سب بھائی موجود تھے۔

ان کے نام حسب ذیل تھے (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذویب (۵) حمران (۶) فضالہ (۷) سلمہ (۸) مالک۔ ان میں سے ہند اور اسماء عرصے تک حضور اکرمؐ کی خدمت سے بہرہ ور ہوتے رہے دونوں بھائی اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ حضرت

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک ان بھائیوں کو حضورؐ کی خدمت گذاری میں مصروف دیکھتے رہے۔ یہ ہند، ہند بن ہند کے والد ہیں۔ جن سے عبدالرحمان بن حرملہ نے درج ذیل حدیث روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے حبیب بن ہند بن اسماء اسلمی سے، انہوں نے اپنے والد ہند سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھے اپنے قبیلے بنو اسلم کی طرف یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس لئے سب لوگ روزہ رکھیں اور جن لوگوں نے صبح کو کچھ کھا پی لیا ہے انہیں چاہئے کہ اس کے بعد کچھ نہ کھائیں پئیں۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے مجموعہ احادیث میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے لیکن ابن ماکولا نے ان کا نام ہند بن حارثہ کی بجائے ہند بن جاریہ تحریر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا کہ جناب ہند اسماء بن جاریہ ام غیرہ کے بھائی ہیں اور اس باب میں اختلاف ہے عجب تر آنکہ جناب ہند کو تو حارثہ کا بیٹا نہیں لکھا۔ لیکن ان کے بھائی اسماء کو حارثہ کا بیٹا لکھ دیا ہے۔ غالباً انہوں (ابن ماکولا) نے ہند کے بجائے ان کے بھائی اسماء کا نام لکھنا کافی سمجھا اگر صورت حال یہ ہے تو اس صورت میں ہند بن جاریہ اس ہند سے مختلف ہوگا جو اسماء کا بھائی ہے اور اگر جاریہ کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے تو کیا اسی لئے ابن ماکولا نے اسماء کے والد کا نام حارثہ لکھا اور ہند کے والد کا نام جاریہ لیکن یہ غلط ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ ایک ہی جگہ پر دو مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ دونوں کے والد کا نام حارثہ تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۴۰۴۔ حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ۔ ہم ان کا نسب پہلے بیان کر آئے ہیں وہ تمیمی ہیں اور بنو اسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ جناب ہند رسول اکرمؐ کے ربیب تھے اور ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں جو بعد میں آپؐ کی زوجیت سے مشرف ہوئی۔ حضرت زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، اور فاطمہؓ ان کی اخیافی بہنیں ہیں اور ان کے والد بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔

ابو ہالہ کے نام کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نباش بن زرارہ بن وقدان ایک دوسرے میں مالک بن زرارہ بن نباش اور تیسری میں مالک بن النباش بن زرارہ مذکور ہے یہ ابن الزبیر کا قول ہے۔ لیکن علمائے نسب کا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابن کلبی نے ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تحریر کیا ہے۔ اور وہ آپؐ سے پہلے حضرت خدیجہ کے خاوند تھے حضرت خدیجہ کے بطن سے ہند پیدا ہوئے۔ جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے اور پوتے کا نام بھی ہند تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ احد میں بھی موجود تھے اور جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اس جنگ میں مارے گئے مصعب بن زبیر کے ساتھ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ہند بن ہند بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ جہاں وہ لاولد فوت ہو گئے۔

جناب ہند بن ابی ہالہ نے حضور اکرمؐ کا حلیہ مبارک درج ذیل حدیث میں بیان کیا تھا ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن البیلی سے، انہوں نے ابوالقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی سے، انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی سے، انہوں نے ابوسعید الہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل

الشاشی سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے جمیع بن عمرو بن عبدالرحمٰن عجلی سے (انہوں نے اپنی کتاب سے املا کرائی) اور بیان کیا کہ انہیں ایک شخص نے جو بنوتمیم سے ابوہالہ کی پشت سے تھا اور جس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابوہالہ سے انہوں نے حسنؓ بن علیؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابوہالہ سے حضور اکرمؐ کے حلیے مبارک کے بارے میں دریافت کیا میری خواہش تھی کہ وہ مجھے حضور اکرمؐ کے متعلق ایسی باتیں بتائیں جو میں یاد رکھوں چنانچہ انہوں نے بتایا۔

کہ حضور اکرمؐ خوبصورت اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، آپؐ کے چہرہ اس طرح چمکتا تھا۔ جس طرح چودھویں کی رات کو چاند چمکتا ہے۔ آپ ٹھگنے قد والے سے لمبے اور طویل القامت سے چھوٹے تھے (آپ کا قد درمیانہ تھا) سر بڑا تھا۔ بال ایسے تھے کہ اگر درمیان میں مانگ نکالی جاتی تو علیحدہ علیحدہ رہتے ورنہ بال بڑھ جاتے تو کانوں کی لوؤں تک پہنچ جاتے۔ رنگ سفید تھا اور پیشانی کشادہ تھی بھویں لمبی اور کشادہ تھیں اور درمیان میں پیوستہ نہ تھیں دونوں بھوؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کی حالت میں پھڑکنے لگ جاتی۔ ناک سیدھی (ستوان) تھی جس سے چمک سی اٹھتی معلوم ہوتی۔ ڈاڑھی گھنی' رخسار ہموار' دہانہ ذرا چوڑا اور ہونٹ باہم پیوستہ' دانتوں میں باہم فاصلہ تھا۔ گردن لمبی اور چاندی کی طرح سفید تھی بدن کسا ہوا، پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔ سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا، آپؐ کے جوڑ مضبوط تھے' روشن اور صاف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی سی لکیر تھی پیٹ اور پستان بغیر بالوں کے تھے۔ بازوؤں اور کندھوں پر کافی بال تھے، سینہ اٹھا ہوا تھا، بازو لمبے، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گداز تھے۔ پونچا بڑا تھا۔ بازو لمبے تھے، آپؐ کے پاؤں کے تلوے زمین سے اٹھے ہوئے نہ تھے۔ دونوں برابر تھے اور ان سے پانی بہ جاتا۔ آپؐ زمین پر آہستہ قدم رکھتے' چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اترائی سے اتر رہے ہیں۔ تیز قدم اٹھاتے' جب مڑتے تو پوری طرح مڑتے۔ زیادہ تر نگاہیں زمین پر لگی رہتیں۔

۵۴۰۵۔ حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ۔ یہ مذکورہ بالا صحابی کے بیٹے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے ترجمے میں سری بن یحییٰ کی حدیث جو انہوں نے مالک بن دینار سے فرمایا۔ سری بن یحییٰ نے مالک بن دینار سے انہوں نے ہند بن خدیجہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ آپؐ کی توہین کر رہا تھا اور انگلی سے آپ کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ حضورؐ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی "اے خدا! تو اسے لرزے میں مبتلا کر" چنانچہ اسی وقت اسی جگہ اس کے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا۔

اس حدیث کا ہند بن ہند سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان کے والد نے بیان کی ہے۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ہند بن ہند اور مصعب بن زبیر اس دن قتل ہوئے جس دن مختار ثقفی ۶۷ ہجری میں قتل ہوا۔ زبیر کہتے ہیں کہ ہند بن ہند بصرے میں طاعون سے فوت ہوئے لوگوں نے اپنے جنازے چھوڑ دیئے اور ان کے جنازے پر ہجوم کر کے آ گئے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے ربیب تھے۔

ابوعمر باسنادہ محمد بن حجاج سے، انہوں نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس نے ہند بن ہند بن ابی ہالہ کو بصرے میں دیکھا وہ طاعون سے فوت ہوئے تھے ان کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور سبز رنگ کی چادر سے ان کی میت ڈھانپی گئی تھی چونکہ لوگ کثرت

اموات کی وجہ سے اپنے اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے۔اس لئے جنازہ اٹھانے کے لئے صرف چار آدمی مل سکے تھے۔ایک عورت نے یہ حال دیکھا تو اس نے دہائی دی "لوگو! ہند حضور اکرمؐ کے ربیب ہیں اور ان کی بے کسی کا یہ عالم ہے" لوگوں نے سنا تو اپنے اپنے مردوں کو چھوڑ کر سب ان کے جنازے کے ساتھ ہو لئے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۶۔حضرت ہنیدہؓ بن خالد

حضرت ہنیدہؓ بن خالد الخزاعی۔ایک روایت میں نخعی مذکور ہے۔اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ۔ان کی والدہ حضرت عمرؓ کی زوجیت میں تھیں یہ کوفے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔

ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی کہ ایک دفعہ ایک بادل اٹھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ گھٹا نصر بنو کعب پر برسے گی۔نیز ان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے گا۔اس جماعت میں سے ایک شخص نے اٹھالی۔دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور شہید ہو گیا۔ذیل کا مصرع اسی نے کہا تھا۔

انا الذی عاهدنی خلیلی

میں ہی وہ آدمی ہوں جس سے اس کے دوست نے وعدہ کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر

حضرت ہوبجہؓ بن بجیر بن عامر بن سفیان بن اسید بن زائدہ بن حصین بن عیاش بن شبیب بن عبد قیس بن علباء بن قیس بن عائذہ بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ الضبی۔ہجرت کر کے حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور وہاں مقیم ہو گئے۔انہوں نے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا انصاف کی بات کر اور لوگوں سے بھلائی کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ اس کی استطاعت نہیں۔حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! میرے پاس اونٹ ہیں۔فرمایا ان اونٹوں میں سے ایسا اونٹ جو پانی لا سکے تو اسے ایسے خاندان کے سپرد کر دے جنہیں پینے کا پانی تیسرے دن ملتا ہے۔

ابو محمد بن ابی القاسم علی بن عساکر دمشقی نے اجازۃً اپنے والد سے ہوبجہ بن بجیر کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ پیشتر تحریر کیا جا چکا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے لیکن ان کی لاش میدان جنگ میں نہیں مل سکی تھی۔احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری نے بھی اتنا ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اور ان کی لاش نہ مل سکی تھی۔

۵۴۰۸۔حضرت ہوذۃؓ بن اجمل

حضرت ہوذۃؓ بن اجمل حارثی۔بنو سدوس کے وفد کے ہمراہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ابو موسیٰ نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۹۔ حضرت ہوذہؓ بن الحارث

حضرت ہوذہؓ بن حارث بن عجرہ بن عبداللہ بن یقظۃ بن عصیۃ بن خفاف بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اسلام لائے اور فتح مکہ کے موقعہ پر موجود تھے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اپنے عمزاد سے علم کے بارے میں جھگڑا کیا اور حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھا۔

لقد دار ھذاالامر فی غیر اھلہ　　　الا فابصروا لی الامراین یرید

یہ معاملہ ان لوگوں تک جا پہنچتا ہے جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ بہر حال اس معاملے پر نگاہ توڈالو کہ وہ کدھر جانا چاہتا ہے۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۰۔ حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی

حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی۔ علماء کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کو ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے مع اس واقعہ کے جو معاویہ کے ساتھ پیش آیا ذکر کیا ہے نہ معلوم یہ صاحب وہی ہیں یا کوئی اور ہم بعد میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ میرے خیال میں جو حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ ہیں جن کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور صرف اتنا لکھا کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان کا نسب نہیں لکھا ہاں ابواحمد عسکری نے ہوذہ کنانی کے ترجمے میں ان کے والد کا نام خالد لکھا ہے اور وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں لکھی ہے کہ معاویہ نے ان سے دریافت کیا آیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا کہ نہ ان کے خلاف کوئی بات ہوئی اور نہ حق میں۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی جانتا ہوں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی یا نہ۔

۵۴۱۱۔ حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری

حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے ان سے کوئی حدیث مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۲۔ حضرت ہوذہؓ بن عمرو

حضرت ہوذہؓ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن جرم بن ربان۔ بروایت کلبی وطبری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن ماکولا نے ترجمہ ریاح میں ان کا نسب ہوذہ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح لکھا ہے نیز یہ تحریر کیا ہے کہ یہ بنو جرم بن ربان سے تھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۵۴۱۳۔ حضرت ہوذہؓ بن قیس

حضرت ہوذہؓ بن قیس بن عبادہ بن دہیم بن عطیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مالک بن اوس انصاری۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ثابت

سے، انہوں نے عبدالرحمان بن نعمان بن ہوذہ انصاری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سوتے وقت خوشبو دار سرمہ استعمال کرنے کا حکم دیا یہ روایت صالح بن رزیق نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبدالرحمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کی، ایک روایت میں عبدالرحمان بن نضر بن ہوذہ آیا ہے۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۴۔ حضرت ہوذہؓ

حضرت ہوذہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ معاویہ کے پاس ایک آدمی جس کا نام ہوذہ تھا آیا۔ معاویہ نے دریافت کیا اے ہوذہ کیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے اس نے جواب دیا نہ نقصان نہ فائدہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم کہتے ہیں کہ بقول بعض متاخرین انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہ ہوئی۔ بیان کیا یہ آپؐ کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۵۴۱۵۔ حضرت ھیبانؓ اسلمی

حضرت ہیبانؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں ہیفان مذکور ہے۔ عبداللہ بن زحرف نے یزید بن ابی منصور سے انہوں عبداللہ بن ابی ہیبان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے وسعت و مقدرت حاصل ہے اگر فی سبیل اللہ صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک دن کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی غریب اور فاقہ زدہ مسلمان صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک سال کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۶۔ حضرت ہیتؓ

حضرت ہیتؓ۔ یہ وہ مخنث ہے۔ جس کا نام ماتع تھا اور جو کبھی کبھی ازواج مطہرات کے حجروں میں چلا جاتا تھا جعفر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ عبداللہ بن امیہ کے لیے کہا تھا جب طائف فتح ہوا کہ تجھ پر غیلان ہو۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہما مسلم بن الحجاج تک فرماتے ہیں عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروۃ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور کے پاس ایک مخنث داخل ہوا اور جسے بوجہ مخنث ہونے کے بے ضرر سمجھا جاتا تھا۔ ایک دن حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو یہ مخنث حضورؐ کی ازواج مطہرات میں سے کسی بیوی کے سامنے کسی خاتون کی تعریف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اسے سامنے سے دیکھو تو چار جتنی اور پیچھے سے دیکھو تو آٹھ جتنی معلوم ہوتی ہے یہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ ان باتوں کو سمجھتا ہے۔ آئندہ اسے اندر مت آنے دو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اسے صحرا میں بھیج دیا ہر جمعہ کو آتا کھانا کھاتا اور پھر لوٹ جاتا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۷۔ حضرت یثمؓ بن دہر

حضرت یثمؓ بن دہر۔ منذر بن جہم نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان (بچہ ریش) اور آپؐ کی پیشانی پر چند سفید بال دیکھے تھے جو بہ مشکل تیس ہوں گے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۸۔ حضرت ہیثمؓ ابوقیس

حضرت ہیثمؓ ابوقیس سلمی۔ محمد بن سلام نے عبدالقاہر بن السری بن قیس بن ہیثم سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے میرے دادا ہیثم کو اپنے قبیلے کے صدقات جمع کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ انہوں نے یہ رقم حضرت ابوبکر کو پوری پوری ادا کر دی اور زبرقان نے بھی رقم ادا کر دی۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ زبرقان نے صدقات کی رقم تکرماً ادا کی اور ہیثم نے تحرجاً تنگی سے یا تبرعاً خوشی سے ادا کی۔ اس پر محمد بن سلام نے عبدالقاہر سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ تھوڑا سا سوچنے کے بعد کہنے لگے کہ حمید نے حسن سے سنا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

اور اس ہیثم سے مراد ابن قیس بن صلت بن حبیب السلمی ہیں۔ جو قیس بن ہیثم کے والد اور عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت السلمی کے چچا تھے انہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا۔

۵۴۱۹۔ حضرت ہثیمؓ بن ابومعقل

حضرت ہثیمؓ بن ابومعقل اسدی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ابومعقل کا نام ہیثم ہے زیر عنوان کنیت میں بھی ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۰۔ حضرت ہیکلؓ بن جابر

حضرت ہیکلؓ بن جابر۔ حماد بن عمرو النصیبی نے عطاف بن حسن سے، انہوں نے ہیکل بن جابر سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مسجد حرام کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اس دوران میں خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے اے خدا! اس مبارک گھر کے واسطے سے بھی تو نے میرے گناہ معاف نہیں کیے۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو کیا تیرے گناہ زمین و آسمان سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے مجھے اللہ نے کافی مال و دولت سے نوازا ہے لیکن میری حالت یہ ہے کہ جب بھی کوئی سائل مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو فرمایا مجھ سے دور ہٹ کر کھڑا ہو خدا تجھ سے سمجھ چھین لے۔ اس کے بعد آپ نے بخل کی مذمت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب واؤ و الف

۵۴۲۱۔ حضرت وابصہؓ بن معبد

حضرت وابصہؓ بن معبد بن مالک بن عبید الاسدی (جن کا تعلق بقول ابوعمر، اسد بن خزیمہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے وابصہ بن معبد بن عتبہ بن حارث بن مالک بن حارث بن بشر بن کعب بن سعد بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کی کنیت ابوسالم تھی۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اولاً کوفہ میں سکونت اختیار کی پھر رقہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عمرو اور سالم

نیز شعبی، زیادہ بن ابوالجعد وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ انہوں نے ہناد سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے حصین سے، انہوں نے ہلال بن سیاف سے روایت کی کہ زیاد بن جعد نے جب ہم رقہ میں تھے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک عمر رسیدہ آدمی کے پاس جس کا نام وابصہ بن معبد تھا۔ لے گیا اور کہا کہ ایک شخص نے حضورؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا تھا۔ حضورؐ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ کئی راویوں نے اس حدیث کو ابوالاحوص کی روایت کی طرح زیاد بن جعد سے بواسطہ وابصہ روایت کیا ہے اور حصین کی حدیث میں مذکور ہے کہ ہلال کو وابصہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔

محدثین میں اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی حدیث جو ہلال نے عمرو بن راشد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی اصح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حصین بن ہلال کی حدیث جو زیاد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی ہے اصح ہے۔ چنانچہ ابوعیسیٰ ترمذی کے خیال کے مطابق یہ اسناد پہلے سے بہتر ہے۔

جناب وابصہ نے رقہ میں وفات پائی اور ان کا مزار جامع مسجد کے مینار کے پاس رافقہ میں واقع ہے۔ جناب وابصہ بڑے رقیق القلب تھے اور اکثر روتے رہتے تھے۔ ان کی اولاد میں سے ہیں عبدالرحمان بن صخر جو رقہ کے قاضی ہیں۔ ہارون الرشید کے زمانے میں رقہ کے قاضی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۲۔ حضرت واثلہؓ بن اسقع

حضرت واثلہؓ بن اسقع بن عبدالعزی بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ الکنانی اللیثی ایک روایت میں واثلہ بن عبداللہ بن اسقع ہے۔ ان کی کنیت ابوشداد یا ابوالاسقع یا ابوقرصافہ تھی۔ یہ اس عہد میں ایمان لائے جب حضور اکرمؐ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب واثلہ اصحاب صفہ میں شامل تھے اور تین سال آپؐ کی خدمت میں رہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ جناب واثلہ مضافات مدینہ میں فروکش تھے کہ ایک دن حضورؐ ادھر کو تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے صبح کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی۔ حضور اکرمؐ کی عادت تھی کہ بعد از نماز صبح' منہ صحابہؓ کی طرف پھیر لیتے اور غور سے ہر آدمی کا چہرہ ملاحظہ فرماتے آپؐ نے انہیں دیکھا تو اجنبیت کی وجہ سے نہ پہچان سکے۔ دریافت فرمایا کون ہو اور کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیعت کرنے کے لئے آپؐ نے پوچھا کیا تو ہر مہم میں شریک ہوگا۔ خواہ تجھے پسند ہو یا ناپسند عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! پھر دریافت فرمایا بشرط استطاعت عرض کیا ہاں یا رسول اللہ!

حضور اکرمؐ ان دنوں غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے لیکن جناب واثلہ کے پاس سواری نہ تھی چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ جو مجھے سواری فراہم کرے گا میں اپنا حصہ مال غنیمت میں سے اسے دوں گا۔ کعب بن عجزہ نے انہیں بلایا۔ واثلہ! میں تمہیں رات کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا کروں گا اور تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ کے تابع ہوگا اور اس کے بدلے میں مال غنیمت میں سے جو حصہ تمہیں ملے گا وہ میں لے لوں گا۔ اس پر معاہدہ ہوگیا۔

جناب واثلہ کہتے ہیں خدا اسے جزائے خیر دے اس نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور اپنے راشن سے مجھے باقاعدہ حصہ ادا کرتا رہا۔

بایں ہمہ میرا احترام کرتا۔ جب حضور اکرمؐ نے خالد بن ولید کو اکیدر کندی کے خلاف دومۃ الجندل پر حملے کے لئے روانہ فرمایا تو واثلہ اور کعب بن عجزہ بھی اسی لشکر میں شامل تھے اس مہم میں چھ اونٹنیاں جناب واثلہ کے ہاتھ لگ گئیں وہ انہیں اپنے رفیق کعب کے پاس لے آئے اور کہا آؤ اور اپنی اونٹنیاں سنبھالو، وہ ہنستے ہوئے باہر نکلے۔ کہنے لگے اللہ تجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ میں نے کسی لالچ کی وجہ سے تجھ سے یہ مروت نہیں کی تھی۔ میں ان سے کوئی بھی بطور معاوضہ قبول نہیں کروں گا۔

جناب واثلہ نے بصرے میں سکونت اختیار کرلی۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ پھر وہاں سے وہ شام آگئے اور دمشق سے تین میل کے فاصلے پر بہ مقام بلاط میں مقیم ہوگئے۔ فتح دمشق کی مہم میں شریک تھے اور ان مہموں میں بھی شریک رہے جو دمشق اور حمص سے مختلف سمتوں میں روانہ کی جاتی رہیں۔ بعد وہاں سے فلسطین آگئے اور بیت المقدس یا بیت جبرین میں ٹھہر گئے۔

ان سے ابوادریس خولانی، شداد بن عبداللہ ابوعمار، ربیعہ بن یزید القصیر، عبدالرحمان بن ابی قیسمہ اور یونس بن میسرہ نے روایت کی۔

جناب واثلہ نے ۸۳ھ میں جب بروایت سعید بن خالد ان کی عمر ۱۶۵ برس تھی وفات پائی ابومسہر کہتے ہیں کہ انہوں نے ۸۵ھ میں جب وہ ۹۸ برس کے تھے انتقال کیا۔ ایک روایت کے رو سے وہ بیت المقدس میں یا دمشق میں فوت ہوئے۔ وہ ڈاڑھی کو مہندی لگاتے تھے اور آخری عمر میں نابینا ہوگئے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳۔ حضرت واثلہؓ بن الخطاب

حضرت واثلہؓ بن خطاب القرشی العدوی۔ حضرت عمر کے قبیلے سے تھے۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی وہ دمشق میں سکونت پذیر ہوگئے تھے جہاں ان کا ایک مکان تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے مجاہد بن فرقد سے، انہوں نے واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت کی کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اور حضور اکرمؐ وہاں تنہا تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ تھوڑا سا اپنے مقام سے ہلے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جگہ تو کافی ہے۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی۔ فرمایا مسلمان پر مسلمان کا حق ہے جب وہ اسے دیکھے تو اس کی خاطر ادھر ادھر تھوڑا بہت سرکے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت اسماعیل سے مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق مجاہد سے مروی ہے جنہوں نے ربعی سے روایت کی۔

۵۴۲۴۔ حضرت واثلہؓ اللیثی

حضرت واثلہؓ لیثی۔ جو ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے والد تھے۔ عمر بن یوسف ثقفی نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، انہوں نے اپنے والد یا دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حجر اسود کو دیکھا کہ وہ سفید تھا اور زمانہ جاہلیت میں زیارت کے لئے آنے والے جب اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے تو ان کا خون اور گوبر حجر اسود پر مل دیتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے حدیث غریب قرار دیا ہے۔ (اگر یہ پتھر ابتداء میں سفید تھا تو پھر اسے اسود کیوں کہتے تھے۔ مترجم)

۵۴۲۵۔ حضرت وازع رض بن زارع

حضرت وازع رض بن زارع۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے کسی بات کا ذکر نہیں کیا ہاں ان کے بھائی کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۶۔ حضرت وازع رض ابوذریح

حضرت وازع رض۔ ابن ماکولا نے وازع ابوذریح لکھا ہے۔ انہیں آپؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضورؐ سے روایت بھی کی۔ ان کے بیٹے ذریح نے ان سے روایت کی۔

۵۴۲۷۔ حضرت وازم رض بن زر

حضرت وازم رض بن زر الکلبی۔ یحیٰ بن یونس لکھتے ہیں کہ وازم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مجھے کوئی سند یاد نہیں۔ محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن وازم بن زر االکلبی نے روایت بیان کی کہ وازم حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عائشہ بنت سعد کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ ابن ماکولا نے بھی یحیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے اور اسی طرح جعفر نے۔ ابن ماکولا ان کا نام ودان بن زر لکھا ہے اور محمد بن یزید کی حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی بعض روایات میں اختلاف کا بھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۸۔ حضرت واسع رض بن حبان

حضرت واسع رض بن حبان بن منقذ الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور دادا کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بغوی نے الواحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی لیکن ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے ہاشم بن ولید سے، انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے روایت کی کہ حبان بن واسع نے اپنے والد سے انہیں یہ روایت سنائی کہ انہوں نے آپ کو دیکھا کہ حضورؐ وضو فرما رہے تھے اور اسی پانی سے جو پہلے ہاتھ تر تھے اپنے سر کا مسح کیا۔ ہاشم بن ولید بن طالب نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے حبان سے اور علی بن خشرم نے ابن وہب سے روایت کی کہ حبان نے اپنے والد سے اور انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کی اور یہ اسناد اصح ہے۔

عدوی لکھتا ہے کہ جناب واسع بیعت رضوان میں موجود تھے اپنے بھائی سعد بن حبان کے ساتھ۔ اسی طرح بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یوم الحرہ کو قتل ہوئے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۹۔ حضرت واصلہ رض بن حباب

حضرت واصلہ رض بن حباب القرشی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح قتیبہ بن مہزان بن ابوعبدالرحمان نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے مجاہد بن فرقد سے انہوں نے واصلہ بن حباب القرشی سے روایت کی کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور پھر ساری حدیث اس طرح بیان کی جس طرح ہم واثلہ بن خطاب کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یا تو اس راوی سے اور یا اوپر کے کسی راوی سے، جناب واصلہ اور ان کے والد کے نام کے بارے میں غلطی ہوگئی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بلاشبہ اس نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ چنانچہ الحافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ صحیح نام واثلہ بن خطاب ہے۔

۵۴۳۰۔ حضرت واقدؓ بن الحارث

حضرت واقدؓ بن حارث الانصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ قیس بن رافع نے ان سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ حضرت عباس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے گزرے ہوئے اچھے دنوں کی یاد تازہ کی۔ جس سے حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔ واقد بن حارث خاموش بیٹھے رہے، حاضرین نے کہا۔ اے ابوالحارث آپ کیوں نہیں بولتے، انہوں نے جواب دیا آپ لوگ بول رہے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر اضافے کی گنجائش نہیں۔ حاضرین نے اصرار کیا کہ آپ بھی گفتگو کریں کیونکہ آپ کسی سے چھوٹے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا میں بات یوں سنتا ہوں گویا مجھے اس سے خوف آتا ہے میں کام کو یوں دیکھتا ہوں گویا اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۱۔ حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت واقدؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی خواہ اس نے نماز اور روزے کی ادائیگی اور تلاوت میں کوتاہی کی ہو اسے ذکر الٰہی شمار کیا جائے گا اور جس نے خدا کی نافرمانی کی اور اس نے کثرت سے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور تلاوت کی اس کی نمازیں اور روزے رائیگاں جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۲۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ بن عبد مناف بن عرین بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی یربوعی، حلیف بنو عدی بن کعب یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں واقد بن عبداللہ الحنظلی لکھا ہے۔ انہیں حضور کی صحبت بھی نصیب ہوئی ابونعیم نے بھی انہیں حنظلی لکھا ہے۔ ایک روایت میں یربوعی مذکور ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش کے سریہ میں روانہ فرمایا تھا۔ انہوں نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا کہ حضور اکرمؐ ابھی دار ارقم میں منتقل نہیں ہوئے تھے اور آپؐ نے بعد میں ان کے اور بشر بن براء بن معرور کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں یزید بن رومان نے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضوا کرمؐ نے انہیں عبداللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ تم وہاں ٹھہرنا اور قریش کی نقل وحرکت کے بارے میں ہمیں اطلاع دینا۔ مگر آپ نے لڑائی کا حکم نہیں دیا تھا اور یہ واقعہ شہر حرام میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد

راوی نے حدیث بیان کی۔

تعمیل ارشاد میں یہ لوگ نخلہ کو چل دیئے۔ وہاں پہنچے تو عمرو بن حضرمی، حکم بن کیسان اور عثمان اور مغیرہ فرزندان عبداللہ وہاں سے گزرے۔ جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو واقد بن عبداللہ پر جنہوں نے اپنا سر منڈایا ہوا تھا ان لوگوں کی نظر پڑی تو عمار نے ان سے کہا کہ ان لوگوں سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ سر کا منڈانا یا تو زیارت کعبہ سے پہلے معمول تھا یا بعد از زیارت اور ایسی حالت میں لڑنا بالخصوص ماہ حرام میں سخت ناپسندیدہ امر تھا۔

رجب کی آخری تاریخ کو مسلمان دستہ فوج نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ چنانچہ طے پایا کہ ابن حضرمی اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا جائے چنانچہ واقد بن عبداللہ کے تیر سے عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ بعدہ انہوں نے عثمان اور حکم کو پکڑ لیا اور مغیرہ بھاگ گیا اور اونٹوں کو ہانک کر حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی جب قریش نے حضور اکرمؐ پر ماہ حرام کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ **یسئلونک عن الشهر الحراام قتال فيه. قل قتال فيه كبير الخ۔**

جناب واقد پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے ایک کافر کو قتل کیا اور عمرو بن حضرمی پہلا مشرک ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا۔ واقد غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنی عدی، جناب واقد کا جوان کے حلیف تھے ذکر کیا ہے یہ لاولد تھے اور احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ واقد اور ابن حضرمی کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

سقينا من ابن الحضرمی رماحنا　　　بنخلة لما اوقد الحرب واقد

ہم نے ابن حضرمی کے قتل سے اپنے نیزوں کو اس وقت سیراب کیا جب نخلہ کے مقام پر واقعہ نے لڑائی کی آگ بھڑکائی۔

ابن مندہ نے واقد بن عبداللہ کو حنظلی قرار دے کر اس قصے کو اس طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ اور عبداللہ بن جحش بھی اس واقعہ میں ساتھ تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم کا واقد کو حنظلی کہنا اور پھر ایک اور روایت کے رو سے انہیں یربوعی کہنا مبنی بر ظن ہے اور اس میں تناقض ہے لیکن صورت حال یوں نہیں ہے کیونکہ بنو یربوع بنو حنظلہ سے ہیں اور بنو حنظلہ بنو تمیم سے جب کسی کو یربوعی کہا جائے گا تو وہ حنظلی بھی ہوگا اور تمیمی بھی، ابونعیم کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ ابن مندہ نے واقد کا ذکر حنظلی کی ذیل میں بھی کیا ہے اور یربوعی کے تحت بھی۔ جس سے ابونعیم یہ سمجھے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہم اس پر اگلے ترجمے میں بھی گفتگو کریں گے۔

۵۴۳۳۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ یربوعی۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر واقد رکھا تھا۔ حضور اکرمؐ نے انہیں قریش کے قافلے کی تلاش میں عبداللہ بن جحش کے ساتھ بھیجا تھا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد کلبی کی وہ حدیث بیان کی ہے جو ابوصالح نے بروایت ابن عباس بیان کی ہے کہ حضورؐ نے واقد بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش کے

ساتھ قریش کے قافلے کی تلاش میں روانہ فرمایا تھا۔ اور لمبی حدیث کا ذکر فرمایا

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے ایک ہی حدیث کو دو تراجم واقد بن عبداللہ حنظلی اور واقد بن عبداللہ یربوعی کے تحت بیان کیا۔ حالانکہ دونوں تراجم کے تحت ایک ہی آدمی کا ذکر کیا ہے۔ حنظلی، یربوعی کی شاخ ہے ایسی معمولی بات کو نہ سمجھنا حد درجہ حیران کن ہے۔ امیر ابونصر وغیرہ سے بھی یہ غلطی صادر ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمیوں سے بڑی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔

۵۴۳۴۔ حضرت واقدؓ ابومراوح

حضرت واقدؓ ابومراوح۔ ان کی کنیت ابومراوح اللیثی تھی ابوداؤد بجستانی کہتے ہیں کہ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے عروہ بن زبیر اور زید بن اسلم نے روایت کی۔

ربیعہ بن عثمان نے زید بن اسلم سے، انہوں نے واقد ابی مراوح لیثی سے روایت کی۔ کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مال اس لئے اتارا کہ لوگ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین مثلاً ابن مندہ نے واقد کا ذکر بحوالہ، ابوداؤد بجستانی کے کیا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

۵۴۳۵۔ حضرت واقدؓ

حضرت واقدؓ۔ بشرطیکہ صحیح ہو۔ واقد نے نبی کریمؐ سے روایت کی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہم ہے اور یہ صاحب واقد بن عبداللہ بن عمر سے زیادہ مشابہ ہیں۔

۵۴۳۶۔ حضرت وائلؓ بن حجر

حضرت وائلؓ بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر الحضرمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابولقاسم بن عساکر الدمشقی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن ضمعج بن وائل بن ربیعہ بن وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نسب یوں تھا وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن حارث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شرجیل بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید الحضرمی۔ ابوہنیدہ حضرمی، حضرموت کے سرداروں سے تھے اور ان کا والد وہاں کے ملوک سے تھا۔ یہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے آنے سے کئی دن پیشتر ہی صحابہ کرام کو ان کے آنے کی بشارت دے دی تھی کہ عنقریب حضرموت کا حاکم اللہ اور رسول کی خوشنودی کی خاطر حلقہ اسلام میں شامل ہونے کے لئے آنے والا ہے۔

جب وائل حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر حضورؐ نے حضرموت کے سرداروں کا انہیں حاکم اعلیٰ مقرر فرما دیا۔ اور وہاں

ان کو جاگیر عطا کی اور معاویہ بن ابوسفیان کو ان کے ساتھ روانہ کردیا اور حکم دیا کہ یہ جاگیر معاویہ بن سفیان کو دے دینا۔

معاویہ بن سفیان نے وائل سے کہا کہ چونکہ گرمی سخت ہے۔ اس لئے مجھے اپنے پیچھے بٹھالو وائل نے کہا تم بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں میں سے نہیں ہو۔ انہوں نے کہا اپنے جوتے ہی مجھے دے دو۔ وائل نے کہا اونٹنی کے سائے سے کام لو۔ انہوں نے کہا یہ ناکافی ہے۔

وائل نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب میرے اہل قبیلہ کو علم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے نکال باہر کریں گے۔ حضورؐ نے فرمایا گھبراؤ مت۔ میں تمہیں اس سے دگنا دوں گا۔

قبول اسلام کے بعد وائل کوفے میں قیام پذیر ہو گئے اور امیر معاویہ کے عہد حکومت تک وہیں ٹھہرے رہے اس دوران میں امیر معاویہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے جناب وائل کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی۔ اس وقت انہیں خیال آیا کاش میں نے انہیں اس موقعہ پر اونٹنی پر اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔ جنگ صفین میں وائل حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اپنے قبیلے کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

ان دونوں کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ایک روایت کے رو سے عبدالجبار نے اپنے والد سے کوئی حدیث روایت نہیں کی بلکہ کلیب بن شہاب جرمی اور ان کی بیوی ام یحییٰ کے علاوہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمان بن مہدی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا چنانچہ آپؐ نے غیر المغضوب علیهم والضالین کے بعد آمین کہی اور مد پڑھتے وقت اپنی آواز کو اونچا کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۷۔ حضرت وائلؓ بن ابی القعیس

حضرت وائلؓ بن ابی القعیس۔ ایک روایت میں وائل بن افلح مذکور ہے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے اور ایک روایت میں اخوافلح بن ابوالقعیس مذکور ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے روایت کی کہ قعیس کے بھائی وائل بن افلح نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حکم بن عتیبہ نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے پردہ کرلیا حالانکہ وائل بن ابی القعیس کی بیوی نے حضرت عائشہؓ کو دودھ پلایا تھا۔ نیز مروی ہے کہ افلح ابوالقعیس نے بتایا کہ انہیں ترمذی نے انہیں حسن بن علی نے انہیں ابن نمیر نے، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں حضرت عائشہ نے بتایا کہ ام المومنین کے رضاعی چچا ان سے ملنے آئے تو انہوں نے حضور اکرمؐ کی اجازت کے بغیر ملنے سے انکار کر دیا۔ حضور نے فرمایا وہ تمہارا رضاعی چچا ہے اس لئے اس سے مل لو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دودھ تو عورت کا پیا ہے۔ مرد کس طرح میرا رشتہ دار بن گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عائشہ وہ تمہارا چچا ہے اس لئے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کی صحبت اور اسلام کا کسی کو علم نہیں۔

۵۴۳۸۔ حضرت وائلؓ القیل

حضرت وائلؓ القیل۔ ابن شاہین نے انہیں غیر معروف لوگوں میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وائل القیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ بلاشبہ اس سے مراد وائل بن حجر ہیں۔ یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ بایں انداز ان کا ذکر کیا جائے اور اس سے وائل بن حجر نہ سمجھے جائیں کیونکہ ان کی ریاست کا ہر آدمی کو علم ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جب خزیمہ بن ثابت کا ذکر آئے تو اس سے ذوالشہادتین سمجھے جائیں خواہ یہ لقب ان کے نام کے ساتھ نہ لکھا گیا ہو۔

۵۴۳۹۔ حضرت وبرؓ بن مشہر

حضرت وبرؓ بن مشہر۔ ایک روایت میں وبرہ مذکور ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن شیبہ سے، انہوں نے ابن ابی فدیک سے، انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے، انہوں نے حاجب بن قدامہ (عبدالحمید بن قدامہ کے سوتیلے بھائی تھے) اور عبدالحمید سے (جو عبداللہ بن سعید بن نوفل بن مساحق کے اخیافی بھائی تھے) انہوں نے عیسیٰ بن خثیم الحنفی سے انہوں نے وبر بن مشہر الحنفی سے روایت کی کہ مسیلمہ کذاب نے انہیں ابن نواحہ اور ابن شعاف کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آخر الذکر دونوں جناب وبر سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے حضورؐ کی مجلس میں حاضر ہو کر اقرار کیا کہ حضورؐ کا مقام نبوت میں پہلا ہے اور آپؐ کے بعد مسیلمہ کا نمبر آتا ہے اس کے بعد آپؐ نے میری طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کو آپ درست کہتے ہیں وہ درست ہے اور جس کو غلط کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں صحراؤں اور دریاؤں کی ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر اتنی بار شہادت دیتا ہوں کہ مسیلمہ جھوٹا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

دوسرے دو آدمیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں بند کردو۔ اس پر وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں میرے حوالے فرما دیجئے۔ چنانچہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے گیا جناب وبر بہ غرض تعلیم قرآن رک گئے اور حضور اکرمؐ کی وفات تک وہیں ٹھہرے رہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۰۔ حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی

حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی۔ ایک روایت میں وبرہ بن یحنس الخزاعی آیا ہے۔ نعمان بن برزخ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا اگر کبھی تم صنعا کی اس مسجد میں جو حیال الصبیل میں ہے جا نکلو تو وہاں ضرور نماز ادا کرنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے داذویہ فیروز دیلمی اور جشیش الدیلمی کے پاس اسود العنسی کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

۵۴۴۱۔ حضرت وجزؓ بن غالب

حضرت وجزؓ بن غالب بن عمرو ابو قبیلہ۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۲۔ حضرت وحشیؓ بن حرب

حضرت وحشیؓ بن حرب الحبشی ابو دسمہ۔ یہ مکہ کے حبشیوں میں سے تھے اور لطعیمہ بن عدی اور بعض نے کہا جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی نوفلی کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت حمزہؓ کو احد میں اور مسیلمہ کذاب کو جنگ یمامہ میں قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بحالت کفر خیر الناس کو اور بحالت اسلام شر الناس کو قتل کیا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ عبداللہ بن فضل نے سلیمان بن یسار سے، انہوں نے جعفر بن بن عمرو بن امیہ الضمر ی سے بیان کیا کہ میں اور عبیداللہ بن عدی بن الخیار مدر بین امیر معاویہ کے عہد امارت میں گھومنے پھرنے کو نکلے، جب ہم واپسی پر حمص میں، جہاں وحشی بن حرب جبیر بن معطم کے غلام حضرت حمزہؓ کے قاتل سکونت پذیر تھے۔ وارد ہوئے تو میرے رفیق سفر نے کہا۔ قاتل حمزہؓ وحشی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، آؤ ان سے دریافت کریں کہ قتل حمزہ کس طرح وقوعہ پذیر ہوا ہم نے ایک آدمی سے وحشی کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اکثر اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا رہتا ہے اور شراب سے مخمور رہتا ہے اگر اس نے شراب پی رکھی ہو تو اس سے متعرض نہ ہونا اور اگر ہوش میں ہوا تو تم اسے ایک خوش اخلاق اور بامروت عرب کے روپ میں جلوہ گر پاؤ گے جب ہم ان کے مکان پر پہنچے تو وہ صحن میں بیٹھے تھے۔ ہم نے سلام کہا تو انہوں نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگے کیا تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو عبیداللہ نے کہا ہاں آپ کا اندازہ درست ہے۔ کہنے لگے میں نے جب بچپن میں تجھے تیری دودھ پلائی سعدیہ کے سپرد کیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک پھر نہیں دیکھا تھا۔ اس دن تجھے میں نے ہی اس کے حوالے کیا تھا اور جب تجھے وادی ذی طوی میں اس کے سپرد کیا تھا تو تیرے پاؤں چمک رہے تھے۔ آج تم جونہی میرے سامنے آئے، میں نے تمہیں پہچان لیا۔

بعدہ ہم نے اسے کہا کہ ہم تم سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ تم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو غزوۂ احد میں کیسے قتل کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم سے یہ واقعہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے بیان کیا تھا۔

میں جبیر بن مطعم کا غلام تھا اور اس کا چچا طیعمہ بن عدی غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا۔ جب لشکر قریش احد کی طرف روانہ ہوا تو جبیر نے مجھ سے کہا کہ اگر تم حمزہ۔ عم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آزاد ہو چنانچہ میں بھی اور لوگوں کے ساتھ ہو لیا۔ میں میدان جنگ میں اسے ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ دیکھا کہ بدمست اونٹ کی طرح لوگوں کی صفوں کو تلوار سے چیرتا پھرتا تھا اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا میں اس کی تاک میں تھا اور پتھروں اور درختوں کی اوٹ میں چھپتا پھرتا تھا کہ مجھے دیکھ نہ لے چنانچہ سباع بن عبدالعزی نے مجھے حمزہ کے آمنے سامنے کر دیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو ماں کی گالی دی۔ کیونکہ وہ فاحشہ عورت تھی۔ پھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دی اور جونہی موقعہ ملا میں نے نیزہ اس انداز سے پھینکا کہ اس کی ناف پر لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان

سے باہر نکل گیا۔ میں نے نیزے کو اسی حالت میں رہنے دیا۔ تا آنکہ حمزہ کا انتقال ہو گیا پھر میں نے اپنا نیزہ نکالا اور چونکہ مجھے اور کسی سے کوئی پرخاش نہ تھی۔ اس لئے اپنے لشکر میں واپس آ گیا اور جب واپس مکے پہنچا تو مجھے آزادی مل گئی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو میں بھاگ کر طائف چلا گیا۔ جب چند دنوں کے بعد اہل طائف کا وفد قبول اسلام کے لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ ہوا تو زمین کی وسعتیں مجھ پر تنگ ہو گئیں اور ارادہ کیا کہ شام، یمن یا اور کہیں چلا جاؤں۔ اس پر ایک آدمی نے مجھے کہا ارے احمق! کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جو شخص اسلام قبول کر لے۔ حضورؐ اسے معاف کر دیتے ہیں۔ وحشی نے مدینے کا رخ کیا اور حضور کو اس وقت اس کی موجودگی کا علم ہوا۔ جب وہ حضور اکرمؐ کے سر پر جا کھڑا ہوا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا مجھے دیکھ کر فرمایا وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا بیٹھو اور قتل حمزہ کا واقعہ بیان کرو۔ میں نے حضور اکرمؐ سے صورت حالت بیان کی تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ آئندہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ اس کے بعد حضورؐ کی وفات تک میں آپؐ سے چھپتا پھرا۔

حضورؐ کے بعد جب اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کے خلاف روانہ ہوا تو میں بھی اپنے اسی نیزے کے ساتھ جس سے میں نے حمزہ کو قتل کیا تھا لشکر میں شامل ہو گیا۔ میدان جنگ میں میں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا کہ ہاتھ میں تلوار لئے کھڑا تھا۔ چنانچہ میں اس پر حملہ آور ہونے کو تیار ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری بھی اس کی تاک میں تھا۔ ادھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دے کر مسیلمہ پر پھینکا جو اس کے پیٹ میں لگا ادھر انصاری نے تلوار سے اس پر وار کیا۔ اب اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کی ضرب سے وہ مرا۔

سلیمان بن یسار۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے راوی ہیں کہ انہوں نے اس روز ایک شخص کو کہتے سنا کہ مسیلمہ کو ایک حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ وحشی کی موت شراب سے ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۳۔ حضرت وحوحؓ بن اسلت

حضرت وحوحؓ بن اسلت۔ اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک انصاری اوسی تھا۔ وحوحؓ ابو قیس شاعر کے بھائی تھے جو مسلمان نہیں ہوا تھا۔ زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ وحوح کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جب وہ ابو عامر راہب کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے تو ابو قیس نے ان کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

اری وحوحا ولی علی بوده   وکان امرؤ من حضر موت غریب

وحوح میری محبت کو رد کر کے چلا گیا اور حالانکہ (ابو عامر راہب) حضر موت کا ایک اجنبی تھا۔

کانی امرو ولی ولا ود بیننا   وانت حبیب فی الفواد قریب

وحوح مجھ سے اس انداز سے علیحدہ ہوا گویا ہم میں محبت تھی ہی نہیں۔ حالانکہ تو میرے دل کے قریب ہے۔

وان بنی العلات قوم واننی   اخوک فلا یکذبک عنک کذوب

بلاشبہ قبیلے کے لوگ ہمارے بھائی بند ہیں۔ لیکن میں تو تمہارا بھائی ہوں اور کوئی بھی اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔

اخوک اذا تاتیک یوما عظمیة   تحملها والنائبات تنوب

جب تجھے تکالیف پیش آئیں گی تو تیرا بھائی ہی انہیں برداشت کرے گا اور تکالیف آتی ہی رہتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ابوقیس بن اسلت۔ حضورؐ سے ملنے کے لئے روانہ ہوا کہ اسے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کہا۔ بخدا تو نے بنوخزرج کی تلواروں کو رسوا کر دیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا واللہ میں اس سال اسلام قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسی سال کے دوران میں مرگیا۔ ابوعمر نے وحوح کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۴۔ حضرت وداعہؓ بن خزام

حضرت وداعہؓ بن خزام۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان سے مروی حدیث کے اسناد میں کچھ اشتباہ ہے اور انہوں نے باسنادہ یحیٰ بن سعید اموی سے انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر، وداعہ بن خزام یا حرام اور اوس بن ثعلبہ، غزوۂ تبوک میں آپ کا ساتھ نہ دے سکے۔ جب انہیں اس باب میں ان آیات کا علم ہوا جو ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ جب رسول کریمؐ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک حضور اکرمؐ انہیں نہیں کھولیں گے۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک مجھے جناب باری سے کوئی حکم موصول نہیں ہوگا۔ میں بھی کچھ نہیں کروں گا۔

جب قرآن حکیم کی یہ آیت "خلطوا عملاً صالحاً و آخر سنیا عسی اللہ ان یتوب علیھم" نازل ہوئی تو آپؐ نے انہیں کھول دیا۔ بعدہ وہ لوگ اپنا مال و متاع اٹھا کر اس لئے لے آئے کہ آپؐ اسے مساکین میں تقسیم فرما دیں کہ اسی مال کی کشش نے انہیں اس مہم میں شرکت سے روکا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس سلسلے میں بھی خدائی ہدایت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ خذ من اموالھم صدقہ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم اس پر آپؐ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہی قول کلبی کا ہے۔ لیکن محدثین کے یہاں غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے والے حضرات کے نام ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع اور کعب بن مالک ہیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۵۔ حضرت وداعہؓ بن ابی زید

حضرت وداعہؓ بن ابی زید الانصاری۔ کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو صحابہ میں سے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے اور ان کے والد ابوزید غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۶۔ حضرت وداعہؓ بن ابی وداعۃ

حضرت وداعہؓ بن ابی وداعہ سہمی۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے مروی حدیث میں مجال گفتگو ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے وداعہ سہمی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ایک گرم دن میں طواف کعبہ کے لئے تشریف لائے۔ بعد از طواف پانی طلب فرمایا تو ایک شخص نے پیالے میں نبیذ پیش کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔

۵۴۴۷۔ حضرت ودانؓ بن زر

حضرت ودانؓ بن زر الکلبی۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ روایت کی محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن ودان بن زر کلبی نے اور ودان جیسا کہ ان کے والد سے بواسطہ ان کے دادا مروی ہے۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی نے یہ حدیث صالح بن عبدالرحمٰن بن المسور سے سنی اور انہوں نے (ودان نے) ایک حدیث سعد بن ابی وقاص کے بارے میں حضورؐ سے سنی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۸۔ حضرت ودفۃؓ بن ایاس

حضرت ودفۃؓ بن ایاس الانصاری۔ ایک روایت میں ودفۃ۔ ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، بہ سلسلہ شرکائے انصار از بنولوذان بن غنم' ربیع بن ایاس بن عمرو اور ان کے بھائی ودفہ بن ایاس کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ودفہ اور ان کے دونوں بھائی ربیع اور عمرو غزوۂ بدر میں موجود ہے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کا نام وذفہ لکھا ہے اور ذ کے اوپر رکھ دیا ہے۔

تینوں نے لکھا ہے کہ ودفہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۵۴۴۹۔ حضرت ودیعہؓ بن خزام

حضرت ودیعہؓ بن خزام۔ عبدالرحمان بن یزید سے مروی ہے کہ ودیعہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تو لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے والد نے میرا نکاح کر دیا ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ حضورؐ نے ودیعہ کو بلایا اور حقیقت حال پوچھی انہوں نے کہا یارسول اللہ! لڑکا نیک خو اور لڑکی کا ابن عم ہے۔ حضورؐ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے لڑکی سے پوچھا تھا۔ انہوں نے جواب نفی میں دیا۔ تو آپؐ نے نکاح کو منسوخ فرما دیا۔ اس حدیث میں لڑکے کے نام کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۴۵۰۔ حضرت ودیعہؓ بن عمرو

حضرت ودیعہؓ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی۔ یہ سلسلہ نسب بہ روایت ابوعمر ہے۔ ابن الکلبی نے یوں بیان کیا ہے۔ ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ لوگ بنوسواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ انہوں نے بقول موسیٰ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ودیعہ بن عمرو الجہنی کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ بنواشجع سے تعلق رکھتے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۱۔حضرت وردؓ بن خالد السلمی

حضرت وردؓ بن خالد السلمی الجبلی ۔نسب یوں ہے۔ورد بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم۔فتح مکہ کے دن یہ صاحب اسلامی لشکر کے میمنہ میں تھے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۲۔حضرت وردانؓ بن اسماعیل

حضرت وردانؓ بن اسماعیل تمیمی۔بنو یربوع (از بنوتمیم) کے قیدیوں میں حضور اکرمؐ کے پاس لائے گئے۔حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ مجھ پر ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کرنا لازمی ہے۔اس لئے ان میں سے ایک غلام مجھے عطا فرمادیجئے۔تاکہ میں اسے آزاد کردوں۔حضورؐ نے فرمایا یہ غلام بنوعنبر سے ہیں جب وہ آئیں گے تو میں تمہیں ان سے ایک دے دوں گا۔تم آزاد کردینا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔وردان بن محرم کے ترجمے میں ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۴۵۳۔حضرت وردانؓ الجنی

حضرت وردانؓ الجنی۔مستمر بن ریان نے ابوالجوزاء سے،انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ وہ لیلۃ الجن کو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے،جب مقام حجون پر پہنچے تو آپؐ نے میرے اردگرد ایک خط کھینچ دیا اس کے بعد آپؐ جنوں کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے،چنانچہ وہ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے۔اس پر ان کے سردار وردان نے حضورؐ سے درخواست کی کیا میں ان جنوں کو آپ سے پرے ہٹادوں حضورؐ نے فرمایا مجھے صرف اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۴۔حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت وردانؓ۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ایک کھجور کے درخت سے گر پڑے اور فوت ہو گئے۔یہ ابن عباس سے عکرمہ کی روایت ہے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کے کسی ہم وطن کو تلاش کرو اتفاق سے ایک آدمی مل گیا اور آپ نے وردان کا سازوسامان اس کے حوالے کردیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ ابن اصبہانی سے بیان کیا ہے جنہوں نے مجاہد بن وردان سے سنا۔

۵۴۵۵۔حضرت وردانؓ جد الفرات

حضرت وردانؓ۔جو فرات بن یزید بن وردان کے دادا تھے اور وردان عبداللہ بن ربیعہ بن خرشتہ الثقفی کے غلام تھے۔جو محاصرۂ طائف کے موقعہ پر ایمان لائے،عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔تو المنبعث جن کا نام مضطجع تھا۔اور وردان فرات بن یزید کے دادا چھپ کر شہر سے نکل آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۶۔ حضرت وردانؓ بن مخرم

حضرت وردانؓ بن مخرم بن مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم التمیمی العنبری بقول طبری انہیں اور ان کے بھائی حیدہ بن مخرم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور دونوں کے لئے آپؐ نے دعا فرمائی۔ یہ قول ہے ابوعمر اور امیر ابونصر کا ابن مندہ نے وردان بن اسماعیل تمیمی لکھا ہے۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! میں نے بنو اسماعیل کا ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ اس لئے ایک غلام عطا فرمایئے آپؐ نے فرمایا بنو عنبر کے غلام آنے والے ہیں۔ ان سے تمہیں دے دوں گا جب یہ غلام حضورؐ کے پاس لائے گئے تو حضرت عائشہ کو وردان بن مخرم آزاد کرنے کے لئے دیئے گئے۔ بنو تمیم کا جو وفد حضورؐ کی خدمت میں آیا تھا۔ ان میں ربیعہ بن رفیع، سبرۃ بن معبد، قعقاع بن عمرو، وردان بن محرز، قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس شامل تھے۔ ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کا ذکر کیا اور ان کا نام ترجمے میں وردان بن اسماعیل لکھا ہے اور جس مقام پر ان سے ایک حدیث نقل کی ہے وہاں انہیں وردان بن محرز لکھا ہے۔ جو غلط ہے ابن اثیر کی رائے میں ابونعیم نے ٹھیک کیا ہے ابن مندہ سے یہ غلطی اس لئے سرزد ہوئی کہ جب حضرت عائشہؓ نے حضور اکرمؐ سے جو بنو اسماعیل کے ایک غلام کی درخواست کی تو ابن مندہ یہ سمجھے کہ اسماعیل سے مراد ایسے آدمی ہیں جو وردان کے سلسلہ نسب میں ان کے قریب ترین والد ہیں۔ اس لئے انہوں نے وردان بن اسماعیل لکھ دیا حالانکہ حضرت عائشہؓ کی مراد اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے وردان بن محرز اور ابوعمر اور ابن ماکولا نے وردان بن مخرم لکھا ہے۔

۵۴۵۷۔ حضرت ورقہؓ بن حابس

حضرت ورقہؓ بن حابس التمیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ نیشاپور آئے اور انہوں نے یہ بات عباس بن مصعب سے نقل کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۸۔ حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی

حضرت ورقہؓ بن نوفل قرشی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے انہوں نے باسنادہ اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ورقہ بن نوفل سے روایت کی کہ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے در بارِ وحی دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا جبریلؑ آسمان سے اترتے ہیں۔ ان کے دونوں پروں پر موتی ہیں اور پاؤں کے تلوے سبز رنگ کے ہیں۔

ابونعیم نے انہیں ورقہ بن نوفل دیلی اور بروایتے انصاری لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ (ابونعیم) سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے مقدام بن داؤد سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے روح بن مسافر سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس

سے انہوں نے ورقہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے جبریل کے بارے میں پوچھا اور آپؐ نے مذکورہ بالا جواب دیا یہ ابونعیم کی روایت ہے اور ورقہ کو انصاری لکھا ہے ابن مندہ نے جن کا ذکر کیا ہے وہ ورقہ قرشی ہیں اور کئی آدمیوں کی روایت نے روح بن مسافر سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن انہوں نے نسب نہیں بیان کیا۔ ابوموسیٰ، ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ورقہ قرشی سے مراد حضرت خدیجہؓ کے ابن عم ہیں۔ جن کے پاس ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضور اکرمؐ کو لے گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ محمدؐ اس امت کے نبی بنا کر بھیجے گئے اور یہ واقعہ مشہور عوام ہیں۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوموسیٰ انصاری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے، انہوں نے عثمان بن عبدالرحمان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجۃ الکبریٰ سے دربار ورقہ بن نوفل دریافت فرمایا تو ام المومنین نے جواب دیا کہ انہوں نے آپؐ کے ظہور سے پہلے آپ کی تصدیق کی تھی حضور نے فرمایا میں نے خواب میں انہیں سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں ورنہ ان کے کپڑے کسی اور رنگ کے ہوتے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروۃ سے انہوں اپنے والد سے روایت کی کہ ورقہ کے بھائی نے ایک شخص کو گالی دی اس نے جواب میں ورقہ کو گالی دی۔ حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ میں نے خواب میں اس کے پاس ایک یا دو باغ دیکھے ہیں اور وہ جنتی ہے چنانچہ آپؐ نے اس قرشی کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قرشی ہیں میں دیلی اور انصاری ورقہ بن نوفل کو نہیں جانتا اور ابونعیم اور ابن مندہ نے اس مشہور واقعہ کو دیلی اور انصاری منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ ام المومنین کے ابن عم کا ہے۔

۵۴۵۹۔ حضرت وزرؓ بن سدوس

حضرت وزرؓ بن سدوس طائی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے باسنادہ علی بن حرب سے انہوں نے ہشام ابوالمنذر سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ نبہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ زید الخیل الطائی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ وزر بن سدوس اور قبیصہ بن اسود بھی تھے۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو زمین پر بٹھایا ابن دباغ نے ان کا ذکر ابوعمر پر استدراک سے کیا ہے۔

۵۴۶۰۔ حضرت وعلہؓ بن یزید

حضرت وعلہؓ بن یزید۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کی بیٹی ام یزید نے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرمؐ کو سورۂ ق اور قل ہو اللہ پڑھتے سنا اور عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۱۔ حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی

حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی۔ بہ قول جعفر روح بن زنباع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بہ اختصار ان کے حالات لکھے

ہیں۔

۵۴۶۲۔ حضرت وقاصؓ بن قمامہ

حضرت وقاصؓ بن قمامہ وعبداللہ بن قمامہ سلمیان از بنو حارثہ۔ عمرو بن حزم کی حدیث میں ان کا ذکر ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۳۔ حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی

حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی۔ کئی اہل علم کی رائے ہے کہ یہ صاحب اور محرز بن نضلہ غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوئے یہ ابن ہشام کا قول ہے لیکن ابن اسحاق کے مطابق اس دن صرف محرز بن نضلہ شہید ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۴۔ حضرت ولیدؓ بن جابر

حضرت ولیدؓ بن جابر بن ظالم بن حارثہ بن غیان بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود طائی بحتری حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں فرمان لکھ کر دیا جوان کے پاس محفوظ ہے اور بنو بحتر ابو عبادہ ولید بن عبید البحتری جو شاعر ہیں ان کا قبیلہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۵۔ حضرت ولیدؓ بن زفر

حضرت ولیدؓ بن زفر۔ ہشام بن محمد نے بنوجہینہ کے ایک شخص سے جو شامی تھا اور جو بنومرہ بن عوف سے تعلق رکھتا تھا بیان کیا کہ بنوصرمہ بن مرہ کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے معاہدہ کیا جب واپس اپنے قبیلے میں آیا تو معاہدہ توڑ دیا اس پر اس کا چچازاد بھائی جس کا نام ساریہ بن اوفی تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے ایک نیزہ طلب فرمایا اور ساریہ بن اوفی سے معاہدہ فرمایا۔ ساریہ اپنے قبیلے میں واپس آ گئے اور انہیں اسلام پیش کیا۔ لیکن اہل قبیلہ نے ٹال مٹول سے کام لیا اس پر ساریہ نے انہیں تلوار کی باڑ پر رکھ لیا۔ جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو آس پاس کے لوگ جو بنوقیس سے تعلق رکھتے تھے مسلمان ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۵۴۶۶۔ حضرت ولیدؓ بن عبادۃ

حضرت ولیدؓ بن عبادہ بن صامت۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور کی زیارت بھی ہوئی ہشام بن عمار نے ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد سے انہوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت سے روایت کی کہ وہ اکثر اپنے والد کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ نیز عبادہ بن ولید نے ابوالیسر کعب بن عمرو سے سنا کہ ولید بن عبادہ حضور اکرمؐ کے آخری ایام حیات میں پیدا ہوئے اور ہیثم بن عدی کے مطابق عبدالملک بن مروان کے دور حکومت کے آخری دنوں میں فوت ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۷۔ حضرت ولیدؓ بن عبد شمس

حضرت ولیدؓ بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ قریش کے سردار تھے اور اسماء دختر ابوجہل کے شوہر تھے۔ اور وہ ان کے چچازاد ہیں ان کے دادا کی کنیت ابوعبدالشمس تھی اور ولید نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید کی کمان میں شہادت پائی تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ جو شخص یمامہ کے دن شہید ہوئے وہ ولید بن عبدالشمس بن مغیرہ المخزومی تھے۔

۵۴۶۸۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ

حضرت ولیدؓ بن عقبہ بن ابومعیط ان کا نام ابومعیط ابان بن ابوعمرو تھا اور ابوعمرو کا نام ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی اموی تھا۔ ایک روایت کے رو سے ذکوان بنوامیہ کا غلام تھا۔ ولید کی والدہ کا نام اروی تھا جو کہ کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس کی لڑکی تھی اور عثمان بن عفان کی والدہ تھی اس بنا پر ولید عثمان کے اخیافی بھائی تھے۔ ولید اور ان کے بھائی خالد بن عقبہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ ولید کی کنیت ابووہب تھی ابوعمر کہتے ہیں کہ جب ولید مسلمان ہوئے تو وہ بالغ ہو چکے تھے۔ ابن ماکولا کے مطابق ولید نے جب حضور کو دیکھا تو وہ ابھی بچے تھے۔

ابواحمد بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے، انہوں نے ایوب بن محمد رقی سے، انہوں نے عمر بن ایوب سے، انہوں نے جعفر بن برقان سے، انہوں نے ثابت بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ ہمدانی سے انہوں نے ولید سے فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو مکہ والے اپنے بچوں کو حضورؐ کی خدمت میں لائے آپ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ مجھے بھی لایا گیا لیکن میں مخلق تھا پس مجھے نہیں چھوا بقول ابوعمر یہ ابوجعفر نے روایت کی ہے انہوں نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابوموسیٰ ہمدانی سے روایت کی اور ابوموسیٰ مجہول الحال آدمی ہے اور اسی بنا پر حدیث بھی مخدوش ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کو حضور اکرمؐ نے بنومصطلق کے پاس تصدیق حالات کے لئے بھیجا ہو۔ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر بچہ ہو اور اہل علم میں باہم اس امر پر کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن حکیم کی اس آیت میں ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا سے مراد ولید بن عقبہ ہے کیونکہ حضورؐ نے انہیں دریافت حال کے لئے بنومصطلق کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے واپسی پر رپورٹ دی کہ قبیلہ مذکور مرتد ہو گیا ہے اور ادائے زکوۃ سے انکار کر دیا ہے حالانکہ وہ لوگ ان کے استقبال کے لیے نکلے تھے ولید نے دیکھا تو ڈر گئے اور بھاگ آئے آپؐ نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو بھیجا، انہوں نے واپس آ کر حضور کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

علمائے نسب اور سیرت سے مذکور ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر، جب ولید اور عمارہ کی بہن ام کلثوم ہدنہ کو ہجرت کر چلی تھی تو یہ دونوں بھائی اپنی ہمشیرہ کو واپس لانے کے لئے اس کے تعاقب میں گئے تھے۔ اگر فتح مکہ کے موقعہ پر جناب ولید بچے تھے تو معاہدہ حدیبیہ کے موقعہ پر انہیں ایسے اہم کام پر کیسے بھیجا جا سکتا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں جب سعد بن ابی وقاص کو ولایت کوفہ سے معزول کیا گیا تو ولید بن عقبہ کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا جب وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچے تو کہنے لگے میں سمجھ نہیں سکا کہ ہمارے بعد تم بہت عقل مند ہو گئے ہو یا ہم تمہارے بعد

احمق ہو گئے ہیں انہوں نے جواب میں کہا ابواسحاق! پریشان مت ہو یہ ملک ہے صبح کو اسے ایک آدمی کھاتا ہے اور شام کو دوسرا سعد کہنے لگے میرا خیال ہے کہ تم اسے جلد ہی سلطنت بنا دو گے۔

ولید قریش میں کریم النفس ظریف الطبع حلیم، بہادر اور ادیب تھے اور پسندیدہ شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ اصمعی، ابوعبیدہ اور کلبی وغیرہ کی رائے ہے کہ ولید کو شراب کی لت تھی اور وہ اچھے شاعر تھے چنانچہ عمر بن شبہ نے ہارون بن معروف سے، انہوں نے ضمرہ بن ربیعہ سے انہوں نے ابن شوذب سے روایت کی کہ ولید نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہنے لگے کیا اس پر اضافہ کروں۔ عبداللہ بن مسعود کہنے لگے تم ہمارے ساتھ آج تک یہی سلوک کرتے رہے ہو۔

ابوعمر کہتے ہیں بحالت نشہ نماز پڑھانا اور پھر پوچھنا کہ کیا میں اس پر اضافہ کروں ایسی خبر ہے کہ تمام ثقہ لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب ان کے خلاف حضرت عثمان کے سامنے شہادت گزاری گئی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ انہیں چالیس درے مارے جائیں۔ حد جاری کی گئی انہیں معزول کر دیا گیا اور سعید بن عاص کو والی مقرر کر دیا گیا۔

ابوالقاسم یعیش بن علی الفقیہ نے ابومحمد یحییٰ بن محلی بن محمد بن طراح سے، انہوں نے شریف ابوالحسین محمد بن علی بن مہتدی سے انہوں نے علی بن عمر دار قطنی سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بغوی سے، انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب سے، انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے، انہوں نے عبداللہ بن فیروز الداناج سے، انہوں نے حصین بن منذر الرقاشی سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمان کے پاس موجود تھے کہ ولید کو لایا گیا اور ان پر نشہ چھایا ہوا تھا اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میرے سامنے ولید نے شراب پی دوسرے نے کہا کہ میں نے انہیں قے کرتے دیکھا۔ خلیفہ نے کہا قے جب ہی ہوئی کہ پہلے اس نے شراب پی تھی۔ اس پر خلیفہ نے حضرت علیؓ کو اجرائے حد کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو فرمایا کہ وہ ولید کو دُرّے لگائیں۔ حضرت حسنؓ نے عرض کیا۔ اس کے شر کو اس شخص کے حوالے کیجئے جو اس کی خیر کا کفیل رہا ہو۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے حد لگائی۔

امام طبری کی رائے کے مطابق' یہ اہل کوفہ کی شرارت اور سازش کا نتیجہ تھا۔ خلیفہ نے اس موقعہ پر ولید کو مخاطب ہو کر کہا۔ اے میرے بھائی! تم صبر کرو خدا تمہیں اس کا اجر دے گا اور ان سازشیوں کو غرق کرے گا۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ محدثین کی رائے میں صحیح واقعہ یہ ہے کہ ولید نے شراب پی، قے کی اور نماز صبح میں چار رکعتیں ادا کیں۔

جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو ولید نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنگ میں تو شریک نہ ہوئے لیکن خط و کتابت اور اشعار کے ذریعے امیر معاویہ کو اکساتے رہتے۔ ابن اثیر نے الکامل فی التاریخ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بعد میں ولید نے رقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، وہیں وفات پائی اور یہ مقام بلیخ میں دفن ہوئے۔

۵۴۶۹۔ حضرت ولیدؓ بن عمارہ

حضرت ولیدؓ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے۔ یہ اپنے بھائی عبیدہ بن عمارہ کے ساتھ خالد بن ولید کی کمان میں واقعہ بطاح میں جو گیارہ ہجری میں بہ سلسلہ ارتداد پیش آیا تھا مارے گئے تھے۔

اور ان کا والد عمارہ وہ شخص ہیں جو عمرو بن عاص کے ساتھ شاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کے خلاف شکایت لے کر گئے تھے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۰۔حضرت ولیدؓ بن القاسم

حضرت ولیدؓ بن قاسم۔عمرو بن فائد نے معلّیٰ بن زیاد سے،انہوں نے ولید بن قاسم سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر ہوئی۔نیز حضورؐ سے انہوں نے روایت کی۔آپؐ نے فرمایا کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو حرام اعمال کو شبہات پیدا کر کے اور شہوات کی آڑ میں حلال قرار دے لیں اسی طرح جو لوگ اپنے معاملات میں مبتلائے شبہات ہوں وہ اپنا بوجھ دوسروں پر لاد دیتے ہیں۔ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے جو مخدوش ہے۔

۵۴۷۱۔حضرت ولیدؓ بن قیس

حضرت ولیدؓ بن قیس العامری۔ان سے وہب بن عقبہ نے روایت کی کہ انہیں برص ہو گیا تھا۔حضورؐ نے دعا فرمائی تو شفایاب ہو گئے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۲۔حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ

حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔جو خالد بن ولید کے بھائی تھے۔غزوۂ بدر میں لشکر کفار میں تھے انہیں عبداللہ بن جحش نے گرفتار کر لیا ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں سلیک مازنی انصاری نے قید کیا تھا۔ان کے دونوں بھائی خالد اور ہشام ان کا زر فدیہ لے کر آئے۔ہشام ان کا سگا بھائی تھا اور خالد سوتیلا عبداللہ بن جحش نے چار ہزار درہم ان کا فدیہ طلب کیا لیکن خالد اتنی رقم کے لئے آمادہ نہ تھے ہشام نے کہا چونکہ وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔اس لئے تم متامل ہو۔بخدا اگر مجھے ایسی صورت سے واسطہ پڑتا تو میں ہرگز دریغ نہ کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش سے فرمایا کہ ولید کو رہا نہ کرنا۔جب تک وہ اپنے والد کا "شکہ" بطور فدیہ نہ پیش کرے اور شکہ ایک کھلی زرہ،تلوار اور خود پر مشتمل تھا۔ہشام رضامند ہو گیا مگر خالد راضی نہ ہوئے۔آخر کار شکہ کی قیمت سو دینار مقرر ہوئی جو ادا کر دی گئی اور عبداللہ بن جحش نے ولید کو آزاد کر دیا اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا لوگوں نے کہا تم نے ادائے فدیہ سے پہلے کیوں اسلام قبول نہیں کیا انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو لوگ کہتے کہ میں نے قید کے ڈر سے ایسا کیا ہے بعد از رہائی انہیں مکہ میں قید کر دیا گیا یہ ان مجبور لوگوں میں شامل تھے جن کی رہائی کے لئے حضور اکرمؐ دعا فرمایا کرتے تھے۔آخر کار وہاں سے بھاگ نکلے اور مدینے میں پہنچ گئے چنانچہ قضا شدہ عمرہ میں موجود تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ولید اہل مکہ کی قید سے نکل بھاگے تو وہ پیدل تھے۔اہل مکہ نے انہیں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے متواتر چلنے سے ان کے پاؤں کی انگلیاں جھڑ گئیں اور وہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابو عتبہ کے کنوئیں کے قریب پہنچ کر فوت ہو گئے۔

مصعب لکھتے ہیں کہ صحیح روایت یہ ہے کہ وہ عمرہ قضیہ میں موجود تھے۔جب حضور اکرم انہیں اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ کرنے

تشریف لائے تو خالد بن ولید مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ انہیں مکے میں مسلمانوں کا داخلہ ایک نظر نہیں بھاتا تھا۔ حضورؐ نے جناب ولید سے فرمایا اگر خالد بن ولید مجھ سے ملنے آتا تو میں اس سے حسن سلوک سے پیش آتا اور خالد ایسے آدمی کے دل میں اسلام اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے گا۔ ولید نے خالد کو بذریعہ خط حضورؐ کے ان جذبات سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اسلام نے اپنا اثر دکھایا اور وہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

جب ولید فوت ہوئے تو ام سلمہ نے جو ان کی عمزاد تھی۔ ان کی یاد میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

یا عین فابکی للولید بن الولید بن المغیرہ

اے آنکھ تو ولید بن ولید بن مغیرہ کی یاد میں رو۔

قد کان غیثا فی السنین ورحمۃ فینا ومیرہ

وہ ایام قحط میں برستا بادل تھا ہمارے لئے باعث رحمت تھا اور سردار تھا۔

ضخم الدسیعۃ ماجدًا یسمو الی طلب الوتیرہ

وہ کثیر العطاء اور معزز آدمی تھا اور انتقام لینے کے لئے آگے بڑھتا تھا۔

مثل الولید بن الولید ابی الولید کفی العشیرہ

ولید بن ولید، ابوالولید جیسا آدمی خاندان بھر کے لئے بس کافی ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ولید بن ولید سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں اکثر خواب میں ڈر جاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم بستر پر سونے کے لئے لیٹو، تو ذیل کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر شیاطین وہاں موجود بھی ہوئے تو تجھے دکھ نہیں دے سکیں گے اور شرارت کے لئے تیرے قریب نہیں آسکیں گے۔

بسم اللہ الرحمن اعوذ بکلمات اللہ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین

اس سے ان کی تکلیف رفع ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۳۔ حضرت وہبؓ بن اسود

حضرت وہبؓ بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری، حضور اکرمؐ کے ماموں کے بیٹے تھے، جناب وہب اور حضور اکرم کی والدہ ماجدہ کا نسب وہب بن عبد مناف میں جمع ہو جاتا ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے لیکن حضورؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں بروایتے ان کا نام اسود بن وہب مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۴۔ حضرت وہبؓ بن امیۃ

حضرت وہبؓ بن امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرۃ الثقفی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں وہب بن ابی خویلد کی میراث سے حصہ عطا کیا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۴۷۵۔ حضرت وہبؓ الجیشانی

حضرت وہبؓ الجیشانی۔ بقول جعفر مستغفری یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ان کا صحیح نام ابوہب جیشانی ہے۔ وہب جیشانی غلط ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۶۔ حضرت وہبؓ بن حذیفہ

حضرت وہبؓ بن حذیفہ غفاری۔ ایک روایت میں مزنی حجازی بھی آیا ہے۔ مدینے میں سکونت تھی۔ واسع بن حبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے خالد بن عبداللہ واسطی سے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے وہب بن حذیفہ غفاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ فرمایا ہر آدمی کو اپنی نشست پر حق حاصل ہے مثلاً ایک آدمی ایک نشست پر بیٹھا ہوا ہے اگر کسی غرض کے لئے اٹھے اور پھر واپس آ جائے تو وہ نشست اس کے لئے خالی کر دینا چاہئے۔ بقول ابن ابی عاصم وہب ثقفی تھے۔ واللہ اعلم۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۷۔ حضرت وہبؓ بن حمزہ

حضرت وہبؓ بن حمزہ۔ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث یوسف بن صہیب نے رکین سے، انہوں نے وہب بن حمزہ سے سنی کہ وہ ایک موقعہ پر مدینے سے مکے تک حضرت علیؓ کے رفیق سفر تھے۔ اس دوران میں انہوں نے حضرت علیؓ سے بعض ایسے افعال دیکھے جنہیں انہوں نے ناپسند کیا اور حضرت علیؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضورؐ سے ان کی شکایت کریں گے واپسی پر انہوں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو وہ میرے بعد تم میں بہترین آدمی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۸۔ حضرت وہبؓ بن خنبش

حضرت وہبؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں ہرم آیا ہے۔ اس غلطی کا ارتکاب داؤد الاودی نے بر بنائے روایت شعبی کیا۔ یہ ترمذی، ابن ماکولا اور ابوعمر کا قول ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ابی عمر اور یعقوب بن حمید سے ان دونوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد بن یزید الاودی سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ہرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

ابن ابی عاصم لکھتے ہیں کہ بیان اور جابر نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش الطائی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے

بیان اور جابر سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش سے سنا آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۹۔ حضرت وہبؓ بن خویلد

حضرت وہبؓ بن خویلد بن خویلم بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ ان کی وفات پر ان کی میراث کے بارے میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؐ نے وہب بن امیہ بن ابی الصلت کے حوالے کر دی یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۴۸۰۔ حضرت وہبؓ بن زمعۃ

حضرت وہبؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب القرشی الاسدی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے وہ عبداللہ بن زمعہ کے بھائی تھے زمعہ کا والد اسود ان لوگوں میں تھا جو حضور اکرمؐ کا مذاق اڑاتے تھے۔ زمعہ قریش کا بڑا سخی تھا اور اس کا لقب زاد الراکب تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔

وہب وہ شخص ہے جس نے حضور اکرمؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاص کو جنہیں ان کے شوہر بہ تعمیل ارشاد حضور اکرمؐ مدینہ روانہ کر رہے تھے تلوار سے زخمی کر کے اونٹنی سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ بعد میں وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ناشائستہ حرکت ان کے چچا ہبار سے سرزد ہوئی تھی۔

ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ روز قربانی کی شام کو ایام حج میں رسول اکرمؐ اور ابوامیہ کے قبیلے کا ایک شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے قمیص پہن رکھی تھی۔ حضورؐ نے وہب بن زمعہ سے دریافت فرمایا اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف کر لیا ہے انہوں نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا قمیص اتار دو انہوں نے وجہ دریافت کی، تو حضورؐ نے فرمایا۔ آج کی رخصت کی شرط یہ ہے کہ رمی جمرہ کے بعد اگر تم نے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کعبے کا طواف کر لیا تو تمہارا احرام ختم ہو گیا اور تمام وہ اشیاء جو حرام تھیں حلال ہو گئیں سوائے عورت کے لیکن طواف کعبہ نہیں کیا تو احرام باقی رہے گا۔ جب تک کہ تم طواف نہ کر لو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۱۔ حضرت وہبؓ بن ابی سرح

حضرت وہبؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قرشی فہری بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عمرو کے ساتھ شریک تھے۔ ہم ان کا ذکر ان کے بھائی عمرو کے بیان میں کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۲۔ حضرت وہبؓ بن سعد

حضرت وہبؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا، احد خندق، حدیبیہ اور خیبر کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی شہادت غزوۂ موتہ میں واقع ہوئی۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہب بن سعد جعفر طیار کے ساتھ موتہ کی جنگ میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور سوید بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ دونوں ہی اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۳۔ حضرت وہبؓ بن السماح

حضرت وہبؓ بن السماح العوفی۔ ابن عباس کی حدیث میں، اعلام النبوۃ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۴۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن بن حرثان۔ ہم ان کا نسب عکاشہ بن محصن اسدی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وہ ان کے چچا تھے۔ ان کی کنیت ابوسنان تھی۔ کہتے ہیں یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی۔ شعبی نے بنواسد کے ایک آدمی سے کہا کہ جس شخص نے سب سے پہلے درخت کے نیچے بیعت کی وہ تمہارے قبیلے کا آدمی تھا۔ وہ آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر؟ اس نے عرض کیا۔ جو بات آپ کے دل میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا میرے دل میں کیا ہے؟ اس نے کہا فتح یا شہادت۔ اس پر ابوسنان نے بیعت کی۔ اس کے بعد جو بھی آتا وہ یہی کہتا کہ میں بھی ابوسنان کی بیعت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ ابن مندہ اور ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۵۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب الثقفی حجازی۔ انہوں نے اپنے والد کی معیت میں حج کیا اور حضورؐ کی زیارت کی۔
ان سے ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر رحم فرما جنہوں نے اپنے سر منڈوا دیئے۔ ایک شخص نے گزارش کی یارسول اللہؐ! ان لوگوں کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما لیجئے۔ جنہوں نے اپنے بال کٹوائے ہیں چنانچہ تیسری آواز پر آپؐ نے انہیں بھی شامل فرما لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۶۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم بن جنادہ بن جندب بن حبیب سواۃ بن عامر بن صعصعۃ العامری السوائی ایک روایت میں وہب بن جابر ابوجحیفہ مذکور ہے۔ ان کے نسب کے بارے میں اور روایات بھی ہیں جو کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان ہوں گی۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ کوفی تھے۔ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ وہ حضرت علیؓ کے قابل اعتماد کارگزاروں میں شامل تھے اور ان کے منبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت علیؓ انہیں وہب الخیر کے نام سے پکارتے تھے۔ نیز حضرت علیؓ نے انہیں خمس میں اپنے حصے کا نگراں مقرر کیا تھا۔
جناب وہب سے ان کے بیٹے عون اور ابواسحاق سبیعی، اسماعیل بن ابی خالد اور علی بن ارقم نے ابوموسیٰ اصفہانی سے کتابۃً

انہوں نے ابوالقاسم غانم بن ابونصر محمد بن عبیداللہ البرجی سے جنہیں میرے والد نے پڑھ کر سنایا اور میں وہاں موجود تھا، انہوں نے ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن حسن التاجر سے جس کی مجھے اجازت دی گئی، انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس سے، انہوں نے محمد بن محمد بن صخر سے، انہوں نے خلاد بن یحییٰ سے (ح) عبداللہ کہتے ہیں، ہم نے ابوعبداللہ محمد بن عمر بن یزید البمز ی سے (جورستہ کے بھائی تھے) انہوں نے بکیر بن بکار سے، انہوں نے مسعر بن کدام سے، انہوں نے علی بن اقمر سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے سنا، حضور اکرمؐ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے منصور بن عبدالرحمٰن الاشل سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے، جنہیں حضرت علیؓ وہب الخیر کہتے ہیں، سنا کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت میں حضور اکرمؐ کے بعد افضل کون ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ دل میں خیال آیا کہ خود امیر المومنین سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا حضور اکرمؐ کے بعد اول ابوبکرؓ اور دوم عمرؓ ہیں اور تیسرے درجے پر ایک اور صاحب ہیں جن کا نام امیر المؤمنین نے نہیں لیا۔

عبداللہ نے منصور بن ابومزاحم سے، انہوں نے خالد الزیات سے، انہوں نے عون بن ابوجحیفہ سے روایت کی کہ میرے والد امیر المؤمنین کے محکمہ پولیس میں تھے اور وہ بشر بن مروان کے عہد امارت تک زندہ رہے۔ کوفے میں رہے اور اس وقت ان کے بھائی عبدالملک بن مروان کی امارت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۷۔حضرت وہبؓ (والد عثمان)

حضرت وہبؓ۔ والد عثمان بن وہب۔ بقول جعفران کی صحبت کا احتمال ہے۔ ان کے بیٹے عثمان سے مروی ہے کہ ایک دن بعد از نماز صبح حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے کوئی نہ اٹھا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا اس پر ایک آدمی اٹھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تم پہلی دفعہ کیوں نہیں اٹھے تھے۔ اس نے جواب دیا مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا مبادا ہمارے بارے میں کوئی تنبیہ نازل ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا معاملہ یہ ہے کہ کل جو آدمی تمہارے قبیلے کا فوت ہوا تھا چونکہ وہ مقروض تھا اس لئے اُسے روک لیا گیا ہے۔ اگر ہوسکے تو اپنے عزیز کو چھڑانے کی کوشش کرو۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۸۔حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی

حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی الغنمی ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا اور مہاجرین اولین سے تھے۔

ابن مندہ نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ کچھ عرصے کے بعد مہاجرین بہ کثرت آنے لگے۔ بنو غنم بن دودان جو اسلام قبول کر چکے تھے، ان کے مرد اور عورتیں حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت پر ٹوٹ پڑیں۔ ان میں وہب بن عمرو بھی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا نام غلط لکھا ہے۔ صحیح ثقف بن عمرو ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مغازی ابن اسحاق میں یونس کے اسناد کے علاوہ اور کہیں وہب بن عمرو کا نام میری نظر سے نہیں گزرا۔ ابونعیم کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۴۸۹۔ حضرت وہبؓ بن عمیر

حضرت وہبؓ بن عمیر القرشی الجمحی۔ ہم ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں ان کے والد کو صفوان بن امیہ بن خلف نے حضور اکرمؐ کو قتل کرنے کے لئے مدینے روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور وہب غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر میں شامل تھے۔ ہم ان کا واقعہ ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ نے وہب کو صفوان کے پاس بھیجا کہ اسے امن کی بشارت دیں اور نیز قبول اسلام کی دعوت دیں۔ حالانکہ صفوان ڈر کے مارے بھاگ گیا تھا۔ ہم یہ واقعہ صفوان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہب نے شام میں مجاہد کی حیثیت سے وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۰۔ حضرت وہبؓ بن قابوس

حضرت وہبؓ بن قابوس مزنی۔ یہ اپنے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس کے ساتھ مزینہ سے اپنی بکریوں کے ساتھ مدینے آئے مگر شہر کو خالی پایا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر کفار سے لڑنے کے لئے احد کو گیا ہوا ہے۔ یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ دونوں خوب جان توڑ کر لڑے اور شہید ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۱۔ حضرت وہبؓ بن قیس

حضرت وہبؓ بن قیس بن ابان الثقفی۔ سفیان کے بھائی تھے۔ ان کی حدیث کو امیمہ دختر رقیقہ نے اپنی والدہ کی سند سے یوں بیان کیا کہ جب طائف کو فتح کرنے کے لئے حضور اکرمؐ تشریف لائے تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے اور رقیقہ نے حضورؐ کو ستو پلائے۔ آپؐ نے فرمایا اے رقیقہ اہل طائف کے بت کی کبھی عبادت نہ کرنا اور نہ اس کے سامنے جھکنا۔ اس نے جواب دیا۔ اگر میں ایسا کروں تو مجھے قتل کر دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ پوچھیں کہ تیرا رب کون ہے تو کہنا جو اس بت کا رب ہے، وہی میرا رب ہے۔ اس کے بعد حضورؐ نے طائف کا محاصرہ اٹھالیا اور واپس ہو گئے۔

امیمہ کہتی ہیں کہ جب بنو ثقیف نے اسلام قبول کر لیا تو ان کے بھائیوں سفیان اور وہب نے اپنی ہمشیرہ کو بتایا کہ جب ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہم سے ہماری والدہ کے بارے میں دریافت فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے اسی حالت میں مری ہے۔ فرمایا اگر صورت حال یہ ہے تو وہ اسلام لا کر مری۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۲۔ حضرت وہبؓ بن کلدہ

حضرت وہبؓ بن کلدہ از بنو عبداللہ بن غطفان جو اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن غطفان کا نام عبدالعزی تھا جب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا عبدالعزی سے فرمایا آج سے تم بنو عبداللہ ہو۔ چنانچہ یہ نام پکا ہو گیا۔

۵۴۹۳۔ حضرت وہبؓ بن معقل

حضرت وہبؓ بن معقل الغفاری۔ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے۔ بقول ابو سعید بن یونس ان سے ابوقتیل المغافری نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۴۔ حضرت وہبانؓ بن صیفی

حضرت وہبانؓ بن صیفی الغفاری۔ ایک روایت میں اہبان مذکور ہے۔ باب ہمزہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہبان حرام کی اولاد سے تھے۔ بصرے میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ حضور اکرمؐ سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے' علی بن حجر سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن عبید سے، انہوں نے عدیسہ دختر اہبان بن صیفی غفاری سے روایت کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمارے گھر آئے اور میرے والد کو اپنے حامیوں میں شامل ہونے کی دعوت دی میرے باپ نے جواب دیا کہ میرے دوست اور آپ کے ابن عم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ جب مسلمانوں میں اختلاف اٹھ کھڑے ہوں تو میں لاٹھی کو اپنی تلوار بنا لوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کر لیا ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس تلوار سے جو لکڑی کی ہے۔ آپ کا ساتھ دینے کو آمادہ ہوں۔ اس پر حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔

ان کی لڑکی عدیسہ سے منقول ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو ہم نے انہیں کفن دینے کے لئے دو کپڑوں کا انتظام کیا۔ پھر انہیں قمیص پہنا دی اور اس طرح تین کپڑوں میں ان کی تدفین عمل میں آئی دوسری صبح کو وہ قمیص لکڑی کے ایک کھمبے پر رکھی دیکھی گئی۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ بصرے کے قابل اعتماد لوگوں نے اس خبر کی تصدیق کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الیاء والالف

۵۴۹۵۔ حضرت یاسرؓ بن سوید

حضرت یاسرؓ بن سوید الجہنی۔ یہ مسرع کے والد تھے۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید الجہنی نے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ میرے والد نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسرع بن یاسر سے روایت کی کہ جناب یاسر نے انہیں بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں سواروں یا پیدل سپاہ کے ایک جماعت کے ساتھ ایک فوجی مہم پر روانہ فرمایا اور میری بیوی حاملہ تھی اس دوران میں ان کی بیوی نے ایک لڑکا جنا۔ جسے وہ اٹھا کر حضور کے پاس لے گئی اور گزارش کی یارسول اللہ! اس کا والد کسی فوجی مہم پر گیا ہوا ہے اور اس اثناء میں یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے بچے کو اٹھا لیا اور اپنا مبارک ہاتھ اس پر پھیرا اور دعا فرمائی "اے اللہ تو ان لوگوں میں مردوں کی تعداد کو بڑھا اور عورتوں کی تعداد کو کم کر' انہیں محتاج نہ کر اور ان میں کوئی مفلس نہ ہو"۔ اس کے بعد بچے کا نام مسرع تجویز فرمایا کیونکہ اسلام میں شمولیت کے لئے اس نے جلدی کی تھی۔ پس وہ

مسرع بن یاسر ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۶۔ حضرت یاسرؓ بن عامر

حضرت یاسرؓ بن عامر العنسی۔ عمار ان کے بیٹے تھے۔ یمن سے آئے تھے ان کا نسب ہم عمار کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو عمار تھی۔ اور وہ یمن سے آئے تھے اور ابو حذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے حلیف بنے۔ ابو حذیفہ بن مغیرہ نے اپنی کنیز سمیہ کو ان سے بیاہ دیا تھا، جب عمار پیدا ہوئے تو ابو حذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ابو حذیفہ فوت ہو گیا۔ جب ظہور اسلام ہوا تو یاسر کا سارا خاندان مسلمان ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت مصائب سے پالا پڑا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں خاندان یاسر کے کئی مردوں نے بتایا کہ ام عمار سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے قبول اسلام کی وجہ سے بڑے بڑے دکھ دیئے تا آنکہ انہوں نے اس خاتون کو قتل کر دیا۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس خاندان کے پاس سے ہوتا اور انہیں مکہ کی گرمی میں سنگریزوں اور کنکروں پر لٹا کر عذاب دیا جا رہا ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے آل یاسر! صبر کرو کہ تم سے جنت کا وعدہ ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۷۔ حضرت یامینؓ بن یامین

حضرت یامینؓ بن یامین۔ بقول ابن مندہ و ابونعیم یہ اہل کتاب سے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ یامین بن عمیر بن کعب بن عمرو بن جحاش۔ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا انہوں نے اسلام قبول کیا، اپنے مال کی حفاظت کی اور اسلام کی خدمت کی۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

ابو موسیٰ نے انہیں یامین بن عمیر نضیری لکھا ہے یہ عمرو بن جحاش کے عم زاد تھے۔ ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے اس آیت "یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ" الی آخرہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اسد اور اسید پسران کعب، ثعلبہ بن قیس، سلام پسر ہمشیرہ عبداللہ بن سلام، سلمہ پسر برادر عبداللہ بن سلام اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی جو اہل کتاب سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم صرف آپ پر حضرت موسیٰ، توریت اور عزیرؑ پر ایمان لاتے ہیں اور باقی کسی پر نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر، قرآن پر، اور تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء پر ایمان لاؤ، انہوں نے جواب دیا ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

یامین وہ آدمی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن مغفل اور ابو لیلی کو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر اس وقت سواری کے لئے اونٹ دیا تھا۔ جب یہ لوگ لشکر اسلام میں شامل نہ ہو سکنے پر رو رہے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا اور ابن مندہ پر جنہوں نے یامین کے والد کا نام یامین لکھا ہے استدراک کرتے ہوئے ان کے والد کا نام عمیر لکھا ہے اور بلاشبہ ان کے والد کے نام کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

باب الیاء والثاء والحاء

۵۴۹۸۔ حضرت یثربیؓ بن عوف

حضرت یثربیؓ بن عوف ابو رمثہ التیمی تیم الرباب۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض عمارہ، بعض رفاعہ اور بعض یثربی کہتے ہیں۔ ہم کنیتوں میں بھی ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۹۔ حضرت یحنسؓ النبال

حضرت یحنسؓ النبال۔ یسار بن مالک ثقفی کے غلام تھے۔ وہ شخص جو حضورؐ کے پاس آیا جب آپؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے فرمایا کہ اس شخص کا نام یحنس نبال تھا اور بنو ثقیف کی آل یسار سے تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ اپنے آقا کو چھوڑ کر حضورؐ کے پاس آ گئے تھے۔ جب ان کے آقا بھی مسلمان ہو گئے تو حضورؐ نے انہیں ان کے آقا کے سپرد کر دیا اور ان کی ولایت بھی یسار بن مالک کے حوالے کر دی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۰۔ حضرت یحنسؓ بن وبرۃ

حضرت یحنسؓ بن وبرہ ازدی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں بطور سفیر، فیروز دیلمی، قیس بن المکشوح اور اہل یمن کے پاس بھیجا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر المستغفری سے ابن اسحاق کی روایت بیان کی ہے۔

۵۵۰۱۔ حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ

حضرت یحییٰؓ بن اسعد بن زرارہ انصاری۔ ایک روایت میں یحییٰ بن ازہر بن زرارہ مذکور ہے۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے سوا باقی لوگ انہیں تابعی شمار کرتے ہیں۔

یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے، انہوں نے اپنے چچا یحییٰ سے (میں نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو اس کی طرح لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہو) روایت کی کہ اسعد بن زرارہ (جو محمد کے نانا تھے) کے گلے میں سخت درد شروع ہو گیا آپؐ نے فرمایا مجھے ابوامامہ کی شکایت سننا پڑے گی۔ آپؐ نے داغ دیا اور وہ فوت ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا مردے کے بارے میں یہود کا رویہ کتنا غلط ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھی کو کیوں نہیں بچایا۔ حالانکہ میرے اختیار میں نہ تو اپنے بارے میں کوئی شے ہے اور نہ اس کے بارے میں۔

اسی اسناد کے رو سے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو آدمی جمعے کی اذان سنے اور مسجد کو نہ جائے دوبارہ سنے اور نہ جائے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو اسعد بن زرارہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

امام بخاری نے اس اسناد کو یوں بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بعض راوی اسعد بن زرارہ کہتے ہیں اور یہ غلط ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو آدمی یحییٰ کو اسعد بن زرارہ کی اولاد سے شمار کرتا ہے۔ اسے لازماً اسعد کو صحابی تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ اسعد نے ان دنوں وفات پائی جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع تھی اور اگر وہ ابن سعد ہوں جب بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھ کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ شاید وہ دولت اسلام سے محروم رہا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسے صحبت نصیب ہونا چاہئے تھی۔

۵۵۰۲۔ حضرت یحییٰؓ بن اسید

حضرت یحییٰؓ بن اسید بن حضیر الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ایسی تھی کہ بات کو یاد رکھ سکتے تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور ان کا ذکر اس حدیث میں موجود ہے جس میں ان کے والد کی قرأت کے وقت سکون خاطر یا فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے۔

۵۵۰۳۔ حضرت یحییٰؓ بن حکیم

حضرت یحییٰؓ بن حکیم بن حزام القرشی اسدی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور خالد اور یہ خود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۴۔ حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ

حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ۔ یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی اور یہ بانجھ تھے۔ یزید بن ابومریم الانصاری نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن حنظلیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضورؐ سے بیعت رضوان کی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ مجھے ایک بیٹا عطا فرماتا تو میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرتا جو میرے لئے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۵۔ حضرت یحییٰؓ بن خلاد

حضرت یحییٰؓ بن خلاد بن رافع الانصاری۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر کے مطابق وہ کندی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور بعد از ولادت حضورؐ کے پاس لائے گئے، آپؐ نے کھجور سے انہیں گھٹی دی اور فرمایا میں اس کا وہ نام تجویز کرتا ہوں جو حضرت یحییٰ کے بعد اور کسی نے نہیں رکھا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے یحییٰ بن خلاد سے روایت کی کہ جب وہ پیدا ہوئے تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں لائے گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں کندی لکھا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ کئی کتابوں میں یہی لکھا دیکھا ہے اور کوئی روایت اس کی ناسخ نہیں دیکھی۔ ان کا سلسلہ نسب وہی ہے جو ان کے والد کے ترجمے میں لکھا جا چکا ہے۔

ابن خلاد بن رافع بن مالک عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ا انصاری۔ الزرقی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۰۶۔ حضرت یحییٰؓ بن سعید

حضرت یحییٰؓ بن سعید بن عاصی قرشی اموی۔ ابوداؤد لکھتے ہیں کہ قتیان بن جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے، انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے یہ سنا کہ یحییٰ نے عبدالرحمان بن حکم کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ لیکن عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کو یحییٰ کے گھر سے اپنے پاس بلوالیا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے مروان بن حکم کو جو والی مدینہ تھا۔ کہلوا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی اس کے گھر بھیجوا۔ مروان نے جواب میں کہلوایا کہ مجھے عبدالرحمٰن نے مجبور کر دیا تھا ایک اور روایت میں ہے مروان نے کہلا بھیجا کہ کیا فاطمہ دختر قیس کی طلاق کا واقعہ آپ کو یاد نہیں رہا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر تم فاطمہ دختر قیس کا ذکر نہ بھی کرتے جب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا۔ مروان کہنے لگا ام المومنین اگر آپ کا مقصد گڑ بڑ پیدا کرنا ہے تو وہ گڑ بڑ کافی نہیں جو ان دو آدمیوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کو اور اسناد سے بھی بیان کیا ہے۔

یہ یحییٰ، عمرو بن سعید جن کا عرف اشدق تھا اور جنہیں عبدالملک بن مروان نے قتل کرا دیا تھا کے بھائی تھے۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کے والد سعید بن عاص کی ولادت پہلے سال ہجری میں ہوئی اور یحییٰ ان کے فرزند اکبر بھی نہیں۔ پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اسی طرح میرے لئے یہ بھی باعث حیرت ہے کہ ابوموسیٰ کو اس حدیث کے ہوتے ہوئے یہ اشتباہ کیسے پیدا ہوا حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ واللہ اعلم

۵۵۰۷۔ حضرت یحییٰؓ بن صیفی

حضرت یحییٰؓ بن صیفی۔ یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی صحبت کا مجھے علم نہیں۔

زید بن حباب نے ابراہیم بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن صیفی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے آدمی کی سعادت گردانا چاہیے اگر اس کا بیٹا اس سے ملتا جلتا ہو۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یحییٰ بن صیفی کو حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۸۔ حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمان انصاری۔ ہشام بن حسان نے محمد بن عبدالرحمان سے، انہوں نے یحییٰ عبدالرحمان انصاری سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے علیؓ کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ امن میں رکھے گا اور وہ ایماندار رہے گا اور جس شخص نے اس سے بغض رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس بدعت کا اس سے محاسبہ کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۹۔ حضرت یحییٰؓ بن عمیر

حضرت یحییٰؓ بن عمیر بن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام جعفر لکھتے ہیں کہ بقول محمد بن حبان ان کے والد بدری تھے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۰۔ حضرت یحییٰؓ بن نفیر

حضرت یحییٰؓ بن نفیر ابوزہیر نمیری۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ٹڈی کے بارے میں حدیث بیان کی۔ احمد بن عمیر بن جوصا نے ان کا نام یہی لکھا ہے۔ مگر محمد بن یحییٰ نے ابوبکر بن ابوالاسود سے ان کا نام یحییٰ بن شرجیل لکھا ہے۔ یہی قول ہے حسین القبابی کا۔ یحییٰ حمص کے باشندے تھے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر پھر آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۱۔ حضرت یحییٰؓ بن ہانی

حضرت یحییٰؓ بن ہانی بن عروۃ المرادی۔ ہشام بن کلبی نے ابوکبران المرادی سے انہوں نے یحییٰ بن ہانی بن عروۃ المرادی سے روایت کی کہ فروہ بن مسیک ملوک کندہ کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ظہور اسلام سے پہلے بنو مراد اور بنو ہمدان میں ایک جنگ ہو چکی تھی جس میں ہمدانیوں کو بنو مراد کے ہاتھوں بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اس جنگ کو یوم الردم کہتے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا اے فروہ! جنگ ردم میں تمہاری قوم کو جو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ کیا تمہیں بھی اس سے رنج پہنچا تھا اس نے کہا یارسول اللہؐ! ایسا کون ہے، جسے وہ نقصان اٹھانا پڑے جو میری قوم کو اٹھانا پڑا اور اسے دکھ نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا بہر حال اسلام قبول کرنے سے تیری قوم کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ چنانچہ مراد اور زبید کے علاقے حضور اکرمؐ نے ان کے حوالے کر دیئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۲۔ حضرت یحییٰؓ بن ہند

حضرت یحییٰؓ بن ہند بن حارثہ۔ حدیبیہ اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ جعفر نے حاتم بن حبان سے یہ قول نقل کیا ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۳۔ حضرت یربوع ابوالجعدؓ

حضرت یربوع ابوالجعدؓ الجہنی۔ ان کے بیٹے جعد نے ان سے ایک حدیث منکر عبداللہ بن بلوی سے روایت کی کہ ہم بنوجہینہ کے چند آدمیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ تشریف فرما تھے اور لوگ ارد گرد جمع تھے۔ آپؐ نے بنوجہینہ کو خوش آمدید کہا اور فرمایا بنوجہینہ! دیکھنے کو سخت اور میدان جنگ میں آگے آگے چلنے والے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء والزاء

۵۵۱۴۔ حضرت یزدادؓ الفارسی

حضرت یزدادؓ الفارسی۔ بجیر بن ریسان کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا شمار اہل یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عیسیٰ

نے روایت کی۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روح سے، انہوں نے زکریا بن اسحاق سے، انہوں نے عیسیٰ بن یزداد سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص پیشاب کرے وہ اپنے آلہ تناسل کو تین بار جھٹکا دے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن اکثر محدثین انہیں نہیں جانتے اور بعض ان کی حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں اور ان کا مدار زمعہ بن صالح پر ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث ثابت نہیں۔ یحییٰ بن معین لکھتے ہیں کہ عیسی اور ان کے والد مجہول الحال ہیں اور یہ ان کی طرف سے محض تکلف ہے، واللہ اعلم

۵۵۱۵۔ حضرت یزیدؓ بن اخنس

حضرت یزیدؓ بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زعب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصورالسلمی۔ ان کی کنیت ابومعن تھی یہ کلبی کا قول ہے محمد بن سعد نے جو واقدی کے کاتب ہیں ان کا سلسلہ نسب یہی لکھا ہے اور انہیں کوفی بتایا ہے مگر بعض لوگ انہیں شامی شمار کرتے ہیں۔ نیز انہیں ان کے والد اور ان کے بیٹے کو بدری کہتے ہیں ابوعمر انہیں بدری نہیں کہتے ہاں البتہ وہ انہیں ان لوگوں میں گردانتے ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے کثیر بن مرہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد کی ایک کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا یہ نوٹ دیکھا کہ انہیں ابوتوبۃ الربیع نے ایک خط میں تحریر کیا کہ ہیثم بن حمید نے زید بن واقد سے، انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے یزید بن اخنس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہیں باہم ایک دوسرے پر رشک نہیں کرنا چاہئے ہاں البتہ دو آدمیوں سے ایسا کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی کو قرآن سے لگاؤ ہے وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہو تو میں بھی اس شخص کی تقلید کروں گا۔ دوسرا وہ آدمی جسے خدا نے مال عطا کیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں اس مال کو بہ طیب خاطر صرف کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مجھے بھی خدا دولت عطا فرمائے تو میں دل کھول کر اس کی راہ میں اسے صرف کروں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۶۔ حضرت یزیدؓ بن اسد

حضرت یزیدؓ بن اسد بن کرز بن عبداللہ بن عبدشمس بن عمعمہ بن جریر بن شق الکاہن بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش البجلی القسری۔ یہ صاحب خالد بن عبداللہ بن یزید القسری کے (جو ہشام بن عبدالملک کی طرف سے امیر عراق تھے) دادا تھے۔ ان کی حدیث خالد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابو الفضل الفقیہ مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے، انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے، انہوں نے ہشیم بن بشیر سے، انہوں سیار سے سنا کہ انہوں نے خالد القسری کو منبر پر سے یہ کہتے سنا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

اے یزید بن اسد! تو لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ خالد کے خاندان کے لوگ اس امر کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان کے دادا کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اگر ہوتی تو انہیں علم ہوتا۔ یحییٰ لوگوں کے خلاف انہیں صحابی گردانتے ہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۷۔ حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی

حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی۔ ان کی کنیت ابوالاسود تھی یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بلا ثبوت صحابہ میں کیا گیا۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے عزیٰ کی پرستش ہوتی دیکھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۸۔ حضرت یزیدؓ بن اسود العامری

حضرت یزیدؓ بن اسود العامری السوائی۔ ان کا تعلق بنوسواء بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ایک روایت میں خزاعی ابوجابر مذکور ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جابر بن یزید نے روایت بیان کی کہ کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے احمد بن منیع سے، انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے انہوں نے حضورؐ کے ساتھ مسجد الخیف میں نماز صبح ادا کی۔ جب آپؐ مڑ کر بیٹھے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو ایک طرف بیٹھے دیکھا جنھوں نے نماز میں شرکت نہیں کی تھی آپؐ نے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پیشتر ازیں نماز ادا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ یہ نماز نفلی شمار ہوگی۔ اسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۹۔ حضرت یزیدؓ بن اسید

حضرت یزیدؓ بن اسید بن ساعدہ۔ یہ اپنے والد اور اپنے چچا حثمہ انصاری کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۰۔ حضرت یزیدؓ بن اسیر

حضرت یزیدؓ بن اسیر الضبعی۔ ایک روایت میں ابن بشیر آیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اسیر بن یزید مذکور ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ذی قار کی جنگ پہلا موقعہ تھی کہ عربوں کو عجم پر فتح حاصل ہوئی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ امام بخاری اور ابوحاتم نے ان کے والد کا نام بشیر لکھا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یزید بن بشیر لکھا ہے اور ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے لیکن وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔

۵۵۲۱۔ حضرت یزیدؓ بن الاصم

حضرت یزیدؓ بن اصم۔ اصم کا نام عمرو تھا۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں لکھا ہے یزید بن عبد عمرو بن عدس بن معاویہ بن بکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ابوعوف عامری۔ ان کی والدہ کا نام برزہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ تھا اور وہ میمونہ بنت حارث کی بہن کے بیٹے تھے۔ جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں وہ الجزیرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہ جناب میمونہ سے روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث کے راوی ان کے بھتیجے عبید اللہ بن عبد اللہ ہیں جو اپنے چچا یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں۔ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہؓ سے ملنے گیا نماز کے لئے مسجد میں کھڑا تھا کہ حضورؐ تشریف لے آئے۔ میری خالہ مجھے وہاں کھڑا دیکھ کر چھپ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! اس لڑکے کو دیکھئے کس طرح شرما رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کا کسی اچھی بات پر مجھ سے شرمانا کسی ناگوار پر شرمانے سے بہتر ہے۔ ان کی وفات ہجرت کے ۱۰۳ یا ۱۰۴ سن میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم انہیں تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۵۲۲۔ حضرت یزیدؓ بن امیہ

حضرت یزیدؓ بن امیہ ابوسنان الدیلی۔ ان کی ولادت غزوۂ احد کے دوران میں واقع ہوئی۔ ان سے نافع نے جو حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی کہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۳۔ حضرت یزیدؓ بن انیس

حضرت یزیدؓ بن انیس بن عبد اللہ بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ ان کی کنیت ابوعبد الرحمٰن تھی۔ فتح مصر میں موجود تھے لیکن ان سے مصر میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ ہاں اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے ابو ہمام عبد اللہ بن سیار سے، انہوں نے ابوعبد الرحمٰن فہری سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ اس دن سخت گرمی تھی اور ہم نے ایک درخت کے نیچے پناہ لے رکھی تھی جب زوال ہوا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ ایک خیمے میں آرام فرما رہے تھے) اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! زوال ہو گیا ہے۔ فرمایا بلال کو بتاؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۴۔ حضرت یزیدؓ بن اوس

حضرت یزیدؓ بن اوس۔ بنو عبدالر بن قصی کے حلیف تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ وہ جنگ یمامہ میں موجود تھے بہ سلسلہ شرکائے جنگ از بنو عبد الدار، یزید بن اوس ان کے حلیف تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۵۔ حضرت یزیدؓ بن برذع

حضرت یزیدؓ بن برذع بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر الانصاری ظفری۔ غزوۂ احد میں موجود تھے ابوعمر نے مختصراً ان کا

ذکراسی انداز سے کیا ہے لیکن ابن الدباغ اندلسی نے ابوعمر کے خلاف استدراک کرتے ہوئے ان کا سلسلہ نسب بطریق ذیل بیان کیا ہے۔ یزید بن برذع بن زید بن عامر بن کعب بن خزرج۔ ان کی روایت کے مطابق یہ صاحب احد سمیت بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ لاولد تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن القداح کی روایت کے مطابق وہ یوم حرہ کو قتل ہوئے۔ یہ ابن الدباغ کی روایت ہے اور بلاشبہ ابن الدباغ کا خیال یہی ہے کہ ابوعمر سے ان کے نسب کے بیان کرنے میں غلطی سرزد ہوئی ہے اورانہوں نے یزیدؓ کو ظفر کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ابن الدباغ انہیں سواد بن کعب بن خزرج سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ کعب بن خرج بھی ظفر ہی ہے۔ اس لحاظ سے ہردونسب ایک ہی ہیں اور غلطی دراصل ابن الدباغ کی ہے۔ جو دونوں کو علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میں نے ابن الدباغ کی غلطی کی نشاندہی اس لئے کی ہے تاکہ کوئی ان کی بات کو درست نہ سمجھ لے اور اس نوع کی اغلاط سے میں نے اکثر بہ غرض اختصار چشم پوشی کی ہے۔

۵۵۲۶۔ حضرت یزیدؓ بن بہرام

حضرت یزیدؓ بن بہرام۔ ابوحاتم بن حبان لکھتے ہیں کہ اس سے مراد مقعد ہے جس کے خلاف حضورؑ نے بددعا فرمائی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۷۔ حضرت یزیدؓ بن تمیم

حضرت یزیدؓ بن تمیم۔ یحییٰ بن یونس کے بقول ان کی صحبت ثابت نہیں۔ عثمان بن حکیم نے یزید بن تمیم سے جو ابن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے دو چیزوں کے شر سے بچالیا وہ جنتی ہوگیا۔ صحابہ نے دریافت فرمایا یارسول اللہ! وہ دو چیزیں کون سی ہیں فرمایا ایک وہ جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور دوسری وہ جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۸۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت

حضرت یزیدؓ بن ثابت الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی زید بن ثابت کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں یہ اپنے بھائی سے بڑے تھے۔ یزید غزوۂ بدر و بروایتے غزوۂ احد میں بھی موجود تھے، اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ایک روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں انہیں تیر لگا اور واپسی میں راہ ہی میں فوت ہوگئے۔ یہ زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ، از بنونجار و بنو مالک سے اور یزید بن ثابت بن الضحاک بن زید سے سنا کہ وہ جنگ یمامہ میں زخمی ہوگئے اور واپسی پر فوت ہوگئے۔

ان سے خارجہ بن زید نے روایت کی کہ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس بن ولید نرسی سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، انہوں نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے خارجہ بن زید سے، انہوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت سے سنا کہ ایک بار وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ جنۃ البقیع کو گئے۔ وہاں آپؐ نے ایک نئی قبر دیکھی دریافت فرمایا یہ کس کی

ہے ہم نے عرض کیا فلاں کنیز کی جسے فلاں شخص نے آزاد کیا تھا فرمایا مجھے کیوں نہیں بتایا ہم نے گزارش کی آپ قیلولہ فرما رہے تھے۔ جگانا مناسب نہ معلوم ہوا۔ حضورؐ وہیں کھڑے ہو گئے ہمراہیوں کو ایک صف میں کھڑا کیا اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا جب تک میں تم میں موجود ہوں تو جب بھی کوئی شخص فوت ہو تو مجھے بتایا کرو۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا میری نماز اس کے لئے رحمت ہوگی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ خارجہ نے اپنے چچا سے یہ حدیث سنی ہو گی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۲۹۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن مشنوء بن القشر بن تمیم بن عوذ مناۃ بن ناج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی البلوی حلیف بنوسالم بن عوف بن خزرج ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابوعبداللہ تھی۔ ان کے بھائی کا نام بحاث تھا۔ وہ اور مجذر بن ذیار پانچویں پشت میں (عمارہ میں) جمع ہو جاتے ہیں۔

یونس نے ابن اسحاق سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ بیعت عقبہ میں بنوعوف بن خزرج بن ثعلبہ سے، پھر بنوسالم بن عوف اور ابوعبدالرحمٰن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارۃ حلیف بنی غصینہ از بنو بلی۔ دونوں عقبہ میں موجود تھے۔ یہی رائے علامہ طبری کی ہے۔ طبری اور دار قطنی خزمہ بہ فتح زا اور ابن اسحاق اور کلبی بہ سکون زا پڑھتے ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ انصار میں خزمہ بہ حرکت نہیں بولا جاتا اور عمارہ بہ تشدید میم ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۰۔ حضرت یزیدؓ بن جاریۃ

حضرت یزیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ بقول ابن مندہ ان کا نام زید بن جاریہ بھی آیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے یزید بن جاریہ یا خارجہ لکھا ہے وہ ابوعبدالرحمٰن بن یزید اور زید و مجمع پسران جاریہ کے بھائی تھے۔ ہم نے ان کے والد جاریہ اور زید اور مجمع کا ذکر ان کے ترجمے میں کیا ہے۔

یزیدؓ سے ان کے بیٹے عبدالرحمان اور خالد بن طلحہ نے روایت کی اور یہ صاحب حضور اکرمؐ کے خطبہ حجۃ الوداع میں موجود تھے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کے بارے میں محتاط رہو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ یہ حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی اور اسماعیل بن مجمع نے اپنے والد مجمع بن یزید بن جاریہ سے، انہوں نے اپنے والد یزید سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مال غنیمت میں اپنے حصے سے حلے کے بدلے میں ایک حلہ خریدا۔ اور انہوں نے یزید کے بدلے میں زید سے روایت کی لیکن پہلی سند اصح ہے۔ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید کے بارے میں ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ان کے نام کے بارے میں ایک روایت زید بھی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ زید ان کا بھائی ہے جنہیں حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد میں بوجہ کم عمر ہونے کے علیحدہ کر دیا تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ دار قطنی

نے جاریہ بن مجمع اوران کے دو بیٹوں مجمع اور یزید کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ بقول خطیب یزید بن جاریہ مجمع کا بھائی ہے۔ ان کے بعد ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ زید بن جاریہ انصاری عمری اوسی کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ چنانچہ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر بعض لڑکوں کو بوجہ کم عمری کے علیحدہ کر دیا تھا۔

ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور زید، یزید اور مجمع کو ان کے بیٹے شمار کیا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ کوئی اور صاحب ہیں اور نیز قیل زید کی روایت بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ابن مندہ پر ابوموسیٰ کا اعتراض بلا وجہ ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا یزید بن جاریہ یا خارجہ اور جس شخص نے یزید بن خارجہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ صاحب معروف الاسم والنسب ہیں اور شبہے کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابونعیم نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم سے انہوں نے خالد سے انہوں نے یزید بن جاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے آپؐ پر درود بھیجنے کا طریقہ دریافت کیا۔ پھر حدیث بیان کی بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حدیث زید بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اور گفتگو ان کے اور ان کے والد کے بارے میں ہے اور انہوں نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم انصاری سے، انہوں نے خالد بن سلمہ سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے زید بن خارجہ سے جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا۔

۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن جراح۔ ابوعبیدہ بن جراح الفہری کے بھائی تھے انہیں روایت اور صحبت کا اعزاز حاصل ہے۔ لیکن ان سے کوئی مستند حدیث مروی نہیں۔

فیروز بن ناجری نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن جراح نے مصر میں ایک نصرانی عورت سے جو یمن کی رہنے والی تھی۔ نکاح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث

حضرت یزیدؓ بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے۔

ابن کلبی اور امیر ابونصر نے ابن احمر تک اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن احمر کے بعد حارثہ بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر لکھا ہے اور یہ اصح ہے۔

ابوعمر نے اس نسب کو عبداللہ بن رواحہ کے ترجمے میں ابن کلبی کی طرح بیان کیا ہے کیونکہ یہ دونوں مالک الاغر میں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا عرف ابن فسحم تھا اور فسحم ان کی والدہ کا نام تھا جو بلقین کی رہنے والی تھی اور عبداللہ بن فسحم ان کے بھائی تھے۔ اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور ذوالشمالین میں مواخات قائم کی تھی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بے اولاد تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از انصاری پھر از بنو حارث بن خزرج۔ پھر از بنو

زید بن مالک بن ثعلبہ و یزید بن حارث بن قیس روایت کی یہ وہی آدمی ہیں جنہیں ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ لاولد تھے۔

ابن اسحاق کی ایک روایت میں سلمہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کا بیان کردہ نسب ابن کلبی کے بیان کردہ نسب کے برابر ہے۔ اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے دوبارہ شہدائے بدر از انصار و یزید بن حارث جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے روایت مروی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یزید بن حارث کو طعیمہ بن عدی قرشی نے جو بنو نوفل بن عبد مناف سے تھے قتل کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب

حضرت یزیدؓ بن حاطب بن عمرو بن امیہ بن رافع الانصاری الاشہلی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو ظفر سے تھا۔ اس بنا پر ان کا نسب ہوگا یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے غزوۂ احد از بنو ظفر یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے عاصم بن قتادہ نے بتایا کہ ان میں ایک آدمی تھا جس کا نام حاطب بن امیہ بن رافع تھا۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا جو غزوۂ احد میں زخمی ہوگیا اسے گھر واپس لے آئے وہ قریب الموت تھا کہ قبیلے کے سب لوگ جمع ہو گئے اور ابن حاطب کو جنت کی مبارک پیش کرنے لگے۔ حاطب جاہلیت میں رات کو چوکیداری کرتا تھا اور ان دنوں فقر و فاقہ کی گرفت میں تھا کہنے لگا کیا تم اسے اس جنت کی خوش خبری دے رہو جس میں تم نے حرمل گاڑ رکھے ہیں اور وہ تو ابھی بچہ ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ لیکن ابو موسیٰ نے ان کا نسب نہیں بتایا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ نے ان کا سلسلہ نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس پر اکتفا کیا کہ یزید بن حاطب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور صرف یزید بن حاطب پر اکتفا کیا۔

۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج

حضرت یزیدؓ۔ والد حجاج۔ ان سے ان کے بیٹے حجاج نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تم کتاب اللہ سے اپنا تعلق قائم رکھو کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور جب تم کسی سے کوئی چیز مانگو تو خوش چہرہ لوگوں سے مانگو۔ اس حدیث کا مدار ابو المقدام ہشام بن زیاد پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے ان کے ذکر میں ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ابو عبداللہ یزید کو غیر معروف آدمی قرار دیا ہے اور ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ترجمہ بیان کیا ہے اور یزید ابو الحجاج ان کا نام لکھا ہے اور نیز بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ روایت بیان کی نیز ابو موسیٰ نے لکھا کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو یزید ابو عبداللہ کے ترجمے میں بیان کیا لیکن ان کا ترجمہ نہیں لکھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بلاشبہ یزید کا ترجمہ لکھا ہے ہاں البتہ ان کی نسبت ابو عبداللہ لکھی ہے اور نیز یہ تحریر کیا ہے کہ

ان کے بیٹے حجاج نے ان سے روایت کی زیادہ سے زیادہ ابو موسیٰ نے یہ کیا ہے کہ ان کی کنیت ابوالحجاج لکھی ہے یہ استدراک نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ان کی حدیث بیان کی ہے ممکن ہے ان کی کنیت ابو عبداللہ ہی ہو اور ابن مندہ نے ان کے بیٹے کی وجہ سے جو ان کی حدیث کے راوی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج لکھ دی ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہو کہ ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۳۵۔ حضرت یزیدؓ بن حذیفہ

حضرت یزیدؓ بن حذیفہ اسدی۔ یہ اور ان کے بیٹے زفر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جب بنو اسد حضورؐ کی وفات کے بعد مع طلیحہ کے مرتد ہو گئے تھے۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ بات سنی۔ ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۶۔ حضرت یزیدؓ بن حرام

حضرت یزیدؓ بن حرام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی، بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنی سلمہ پھر از بنو غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن حرام بن سبیع بن خنساء کا ذکر کیا ہے ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور حرام کو را کے ساتھ لکھا ہے لیکن ابن اسحاق اور ابن ہشام نے خدام ذال سے لکھا ہے واللہ اعلم۔ میرے نزدیک ابن اسحاق اور ابن ہشام راستی پر ہیں۔

۵۵۳۷۔ حضرت یزیدؓ بن حصین

حضرت یزیدؓ بن حصین الشامی۔ ایک روایت میں ابن عمیر اور ایک میں ابن نمیر آیا ہے۔ بغوی، حسن بن سفیان اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن وہ تابعی ہیں۔ ان کی حدیث کو موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے، انہوں نے یزیدؓ بن حصین سے کہ ایک آدمی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سبا کو دیکھا ہے؟ وہ مرد تھا یا عورت؟ حضور نے فرمایا اس کے سولہ لڑکے یمنی تھے اور چار شامی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۸۔ حضرت یزیدؓ والد حکیم

حضرت یزیدؓ۔ والد حکیم۔ ایک روایت میں ابن ابی حکیم اور ایک میں حکیم بن ابی یزید ہے، علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے، انہوں نے حکیم بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو اس طرح لوگ ایک دوسرے سے اچھا اثر لیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مشورہ کرے تو اسے اچھا مشورہ دو۔ نیز ہمام بن یحییٰ، وہیب بن خالد اور ایک جماعت نے عطاء بن سائب سے اسی طرح روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۹۔ حضرت یزیدؓ بن حمزہ

حضرت یزیدؓ بن حمزہ بن عوف۔ اپنے والد کی معیت میں حضور اکرمؐ کی بیعت کی۔ ان کی حدیث کی راوی ان کی اولاد ہی ہے۔ ہاشم بن یزید بن حمزہ نے اپنے والد حمزہ سے روایت کی کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور میں اور خزیم ان کے ساتھ تھے۔ ہم

نے حضورؐ سے بیعت کی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۰۔حضرت یزیدؓ بن حوثرہ

حضرت یزیدؓ بن حوثرہ انصاری۔بقول ابن کلبی وہ احد میں اور صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۱۔حضرت یزیدؓ بن خالد العصری

حضرت یزیدؓ بن خالد العصری۔ابوبکر بن مردویہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خالد العصری سے،انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹ کو منسوب کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۲۔حضرت یزیدؓ بن خدارۃ

حضرت یزیدؓ بن خدارہ بن سبیع۔ابن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بہ معیت رسول اکرمؐ (غزوہ کا نام مذکور نہیں) یزید بن خدارہ بن سبیع کا ذکر نہیں کیا ہے۔جعفر کا قول ہے کہ یزید بن خذام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ،غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے اور ستر کے گروہ میں شامل تھے۔ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جو عقبہ ثانی میں موجود تھے۔یعنی یزید بن جزام ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۵۵۴۳۔حضرت یزیدؓ بن رقیش

حضرت یزیدؓ بن رقیش بن رباب بن یعمر الاسدی از اسد بن خزیمہ۔بقول ابوموسیٰ بن عقبہ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام اربد بن رقیش لکھا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۵۵۴۴۔حضرت یزیدؓ بن رکانہ

حضرت یزیدؓ بن رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یزید بن رکانہ بن مطلب لکھا ہے۔لیکن پہلا سلسلہ اصح ہے یہی قول ہے زبیر اور بعض علماء کا۔انہیں صحبت اور روایت کا اعزاز حاصل ہے۔ان سے ان کے بیٹوں علی اور عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

حسین بن زید بن علی نے،جعفر بن محمد سے،انہوں نے اپنے باپ سے،انہوں نے یزید بن رکانہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز جنازہ پڑھنے لگتے تو تکبیر کے بعد ذیل کے الفاظ میں دعا فرماتے۔اللھم عبدک وابن امتک' احتاج الی رحمتک وانت غنی عن عذابہ' ان کان محسنًا فزدفی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عنہ، اس کے بعد پھر جو چاہتے پڑھتے۔

ابوالربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم بن مرجی سے، انہوں نے ابویعلی سے، انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے، انہوں نے جریر یعنی ابن حازم سے روایت کی کہ زبیر بن سعید نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر وہ حضورؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیا ارادہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا ایک کا آپؐ نے فرمایا اللہ پھر فرمایا اللہ کہ یہ تمہارے ارادے کے تابع ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعہ

حضرت یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی والدہ کا نام قریبہ دختر ابوامیہ مخزومیہ تھا۔ جو ام سلمہ کی بہن تھیں۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ سے تھے یہ ہشام بن الکلبی کا قول ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ خود انہوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضورؐ سے روایت کی جاہلیت میں قریش جب بھی کوئی اہم کام کرنے لگتے تو ان سے ضرور مشورہ لیتے۔ اگر انہیں قریش کی رائے سے اتفاق ہوتا تو وہ خاموش رہتے ورنہ منع کر دیتے اور وہ اشراف قریش سے تھے۔ یہ زبیر کا قول ہے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی معیت میں طائف کی جنگ میں شرکت کی۔ جب کہ باقی لوگ ان کے خلاف تھے۔ ابن شہاب عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ وہ جنگ حنین میں مارے گئے تھے۔ اسی طرح عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقتولین حنین میں یزید بن زمعہ بن اسود بن عبدالعزیٰ شامل تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ ان کا گھوڑا انہیں لے اڑا اور وہ اس طرح مارے گئے۔ عروہ نے ان کا نام ربیعہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب یزید بن زمعہ بن مطلب لکھا ہے اور اسود کو حذف کر دیا ہے جو غلط ہے کیونکہ وہ ان کے دادا ہیں۔

۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد

حضرت یزیدؓ بن ابوزیاد۔ ایک روایت میں یزید بن زیاد الاسلمی آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور اہل مصر سے تھے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے روایت کی کہ وہ صحابہ میں سے تھے۔ کہ ابن موریق شاہ روم، تین سو جہاز لے کر آئے گا اور اسلامی حدود میں لنگر انداز ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید

حضرت یزیدؓ بن زید بن حصن بن عمرو الانصاری الخطمی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد عبداللہ بن یزید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کا بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کم عمر تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے کے والی مقرر ہوئے تھے ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے نانا تھے۔ کیونکہ عدی کی ماں عبداللہ بن یزید کی بیٹی تھی۔

۵۵۴۸۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی۔ یہ بنو کنانہ سے ہیں۔ اور ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سر پر مسح کیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے عبداللہ بن سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی لاٹھی نہ تو مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے اٹھائے اور جو ایسا کر بیٹھے وہ مالک کو واپس کر دے۔

اسی طرح زہری نے سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مال خمس سے ہمارے حصے سے زائد بھی کچھ عطا فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے ایک اونٹ زائد عطا ہوا تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابونعیم نے یہ دونوں حدیثیں یزید ابوالسائب بن یزید بن اخت نمر کے ترجمے میں بیان کی ہیں اور اسی طرح ترجمے میں دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ابن مندہ نے سارا معاملہ ہی الٹ دیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں حدیثیں تو اس ترجمے میں بیان کی ہیں اور حدیث دعا کو اخت نمر کے بیٹے کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ابوعمر نے صرف یزید بن اخت نمر کا ترجمہ لکھا ہے اور حدیث نہیں بیان کی۔

۵۵۴۹۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب الکندی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ابن اخت نمر کندی۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں امام بخاری نے ان کو اور اول الذکر کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کی طرف سے باسنادہ ابن لہیعہ سے انہوں نے حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص سے، انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ دعا کر چکتے تو منہ پر ہاتھ پھیرتے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ یزید ابوالسائب بن اخت نمر بن قاسط الکندی سے مراد یزید بن عبداللہ بن اسود بن ثمامہ بن یقظان بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث ہے اور نمر بنو عامر بن صعصعہ کے حلیف تھے اور یزید ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور ابونعیم نے ان کی حدیث ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین سے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے، انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ (ح) سے بیان کی ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نے انہیں شعیب بن اسحاق نے انہیں ابن ابی ذئب نے انہیں عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ایک دوسرے کا مال واسباب اٹھانے سے منع فرمایا، ابوعمر لکھتے ہیں کہ یزید بن سعید بن ثمامہ کندی سے ابوالسائب بن یزید بن اخت النمر، حلیف بنو عبد شمس مراد ہیں جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ وہ حجازی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی۔ ہم نے باب سین میں سائب کا ذکر کیا ہے اور ان کے نسب اور حلف کے بارے میں اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک بھی کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ یزید بن

سعید بن ثمامہ الکندی کو حضورؐ کی زیارت ہوئی کوئی شک نہیں کہ ان کا خیال یزید ابی سائب ابن اخت نمر کے علاوہ ہے اور یہی استدراک ہے۔

ابوعمر نے یزید بن سعید بن ثمامہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ اور ابوالسائب بن اخت نمر ایک ہیں اس سے ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے اور اسی بات پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے اب یزید ابوسائب بن اخت نمر کے بارے میں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر کو ازدی اور ثانی الذکر کو کندی لکھنے سے یہ خیال ان کے دل میں یا اس آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہوگا۔ جس سے انہوں نے یہ قول نقل کیا ہے لیکن چونکہ ابوالسائب بن اخت انمر کو کسی نے ازدی، کسی نے کندی اور کسی نے کنانی لکھا ہے۔ اس لئے ابن مندہ اور ابونعیم کو یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ یہ مختلف آدمی ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

عجیب تر آنکہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ بعض متاخرین نے ان میں (یزید ابوالسائب) اور پہلے میں فرق بیان کیا ہے اور امام بخاری نے بھی یہ بات بیان کی ہے اور پہلے سے مراد ابن اخت نمر ہے ان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بات کو نہیں سمجھ سکے اور اعتراض دوسرے پر جڑ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۵۰۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان

حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن ابوامیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی تھا امیر معاویہ کے بھائی تھے اور ابوسفیان کے خاندان میں بہترین آدمی تھے۔ انہیں یزید الخیر کہتے تھے ان کی والدہ وہ ام الحکم زینب دختر نوفل بن خلف از بنوکنانہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام ہند دختر حبیب بن یزید ہے۔ یزید کی کنیت ابوخالد تھی اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے، غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔

ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں اسلامی لشکر کی کمان دے کر شام بھیجا تھا اور خلیفہ پیدل ان کی سواری کے ساتھ بغرض مشایعت کچھ فاصلے تک چلتے گئے تھے۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ سن بارہ ہجری میں حج سے واپس آئے تو عمرو بن عاص، یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بن حسنہ کو فلسطین کی مہم پر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ بلقا کی طرف جائیں نیز خالد بن ولید کو جو عراق میں تھے حکم دیا کہ وہ شام کو روانہ ہو جائیں چنانچہ وہ سماوہ پہنچے اور مرج راہط (یہ دمشق کی زمین ہے) میں غسان پر چڑھائی کر دی وہاں سے وہ روانہ ہو کر نواح بصری میں پہنچے وہاں یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بھی پہنچ چکے تھے چنانچہ حاکم بصری نے صلح کر لی۔ شام کے علاقے میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی وہاں سے وہ فلسطین گئے اور اجنادین کے مقام پر رملہ اور جبرین کے درمیان رومی لشکر سے مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ نے روم کو شکست دی۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ تیرہ ہجری میں پیش آیا۔

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فوج کی کمان ابوعبیدہ کو دی جنہوں نے شام کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔ فلسطین کی حکومت یزید بن ابوسفیان کے سپرد ہوئی۔ جب ابوعبیدہ فوت ہو گئے تو معاذ بن جبل ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد یزید اور یزید کے بعد ان کے بھائی معاویہ ان کے قائم مقام مقرر ہوئے۔ ان سب حضرات کی وفات عمواس کا طاعون تھا۔ جو ۱۸ ہجری

میں وہاں پھوٹ پڑا تھا۔ ولید بن مسلم کے مطابق یزید کی وفات قیساریہ کی فتح کے بعد واقع ہوئی۔ ۱۹ھ میں ان سے ابوعبداللہ اشعری نے روایت بیان کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز ادا کرتا ہے لیکن نہ تو سجدہ باقاعدگی سے ادا کرتا ہے اور نہ رکوع، اس کی مثال اس بھوکے آدمی کی طرح ہے جو اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک آدھ کھجور کھاتا ہے جس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا یزید بن سفیان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۱۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع

حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث انصاری اوسی اشہلی ان کی لڑکی کا نام اسماء بنت یزید بن السکن تھا، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ یزید اور ان کے بیٹے عامر غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ انہوں نے ہی ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری

حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کے بھائی کا نام زیاد تھا۔ ان سے محمود بن عمر نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ احد کے لئے دو زرہیں پہن کر نکلے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ انہیں ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے الحسین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن عمرو سے، انہوں نے یزید بن سکن سے سنا کہ جب احد کے دن حضور اکرمؐ کو کفار قریش نے گھیر لیا، تو آپؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں کون ہے جو خود کو مجھ پر قربان کر دے گا تو زید بن السکن انصار کے پانچ آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیاد نہیں۔ بلکہ ان کے بیٹے عمارہ تھے۔ چنانچہ یہ لوگ حضورؐ کے دفاع میں ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے۔ آخر میں زیاد یا ان کے بیٹے عمارہ رہ گئے وہ لڑتے رہے تا آنکہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی۔ جس نے کفار کو بھگا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب لاؤ۔ آپؐ نے ان کا سر اپنے قدموں پر رکھا تھا کہ وہ فوت ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کا رخسار حضور کے قدموں پر تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری

حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالحمید تھا۔ یہ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے کوے کی ٹھونگوں اور جنگلی درندوں کے جوٹھے سے منع فرمایا۔ اسی طرح آپؐ نے مسجد میں اونٹ کی طرح جم کر بیٹھ جانے سے بھی منع فرمایا۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس میں اشتباہ ہے۔ احمد بن علی بن علاء الجوزجانی نے ابوالاشعث سے، انہوں نے یزید بن زریع سے، انہوں نے عثمان البتی سے انہوں نے عبدالحمید سے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں ضمری شمار کیا ہے اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن عبدالاعلی صنعانی سے، انہوں نے باسنادہ یزید بن

زریع سے روایت کی اور انہیں انصاری کہا ہے۔

۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی

حضرت یزیدؓ بن سلمہ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی۔ ان کی کنیت اپنی ماں کے نسب سے ابن ملیکہ تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بروایت وہب بن جریر از شعبہ از سماک از علقمہ بن وائل، از والد خود، یزید بن سلمہ نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! اگر ہمیں ایسے لوگوں سے پالا پڑے، جنہوں نے ہم سے کچھ لینا ہو اور اس کا وہ تقاضا کریں لیکن جو کچھ ہمارا ان کے ذمہ واجب الاداء ہو، وہ اسے ادا کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ہم کیا کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا سنو، جو کچھ میں کہتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔ جو تم نے ان سے لیا ہے وہ تمہارے ذمہ واجب الاداہے اور جو انہوں نے تم سے لیا ہے وہ ان کے ذمے واجب الاداء ہے یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم لکھتے ہے کہ اس میں بعض متاخرین کو غلطی لگی ہے۔ چنانچہ اصحاب شعبہ نے ان سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن یزید نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے نہ کہ یزید بن سلمہ نے لیکن زائدہ نے سماک سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے یزید بن سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان

حضرت یزیدؓ بن سنان و بروایتے شیبان۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے، انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا میں آغاز کار میں قسم کھانے کے لئے "لا وابیک" کے الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ بعد میں آپ کو اس سے روک دیا گیا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف

حضرت یزیدؓ بن سیف بن حارثہ الیربوعی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ یا رسول اللہ! بنو تمیم قبیلے کا ایک آدمی میرا سارا مال اٹھا کر لے گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس معاملے میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا کیوں نہ تجھے تیرے قبیلے کا محصل مقرر کر دوں، اس نے اظہار معذوری کیا۔ آپؐ نے فرمایا محصل جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ

حضرت یزیدؓ بن شجرۃ الرہاوی۔ رہا بنو مذحج کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نسب یوں ہے۔ رہا بن یزید بن منبہ بن حرب بن مالک بن ادد شامی۔ ان سے مجاہد بن جبر نے فضیلت جہاد کے بارے میں حدیث نقل کی کہ ابوجعفر عبید اللہ بن علی البغدادی نے ابوالمظفر علی بن احمد الکرخی سے انہوں نے ابویعلی یعقوب بن ابراہیم بن احمد سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر البرمکی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے، انہوں نے محمد بن صالح بن ذریح العکبری سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابن فضیل سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ یزید بن شجرہ اپنے احباب میں کھڑا ہو کر کہنے لگا

میں نے سبز، سرخ اور زرد اور گھروں کے سازوسامان میں صبحیں اور شامیں گزاری ہیں۔ جب تمہیں دشمن سے صبح کو مقابلہ کرنا ہو تو قدم قدم چل کر جاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا فرمایا جب کوئی آدمی اللہ کے لئے جہاد پر روانہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے حوران بہشتی کو مطلع فرما دیتا ہے۔ اگر میدان جنگ سے ایک قدم بھی پیچھے ہے تو وہ حوریں اس سے چھپ جاتی ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاتا ہے تو اسے سب سے پہلے گناہوں کی معافی کی بشارت موصول ہوتی ہے اور دو حوریں اتر کر اس کے پاس آتی ہیں اس کے جسم سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں مبارک ہو اور تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ جواب میں وہ مجاہد بھی انہیں الفاظ سے جواب دیتا ہے۔

امیر معاویہ یزید بن شجرہ کو لڑائیوں میں لشکر کی کمان پر مقرر کرتے تھے اور ۳۹ سال ہجری میں امیر نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ وہاں قثم بن عباس سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ قثمؓ حضرت علی کی طرف سے مکے کے گورنر تھے۔ پھر ابوسعید خدری نے ان کے درمیان مصالحت کرا دی، طے پایا کہ شیبہ بن عثمان العبدری امیر حج ہوں گے اور امامت کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ یزید ایک جنگ میں ۵۵ سال ہجری میں شہید ہو گئے ایک روایت میں ۵۸ سال ہجری کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۸۔ حضرت یزیدؓ بن شریح

حضرت یزیدؓ بن شریح۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے جوئے کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ابوعمر نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل

حضرت یزیدؓ بن شراحیل۔ ہم ان کا ذکر زید بن شراحیل کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۰۔ حضرت یزیدؓ بن شریک

حضرت یزیدؓ بن شریک التیمی۔ کوفے کے مشہور تابعی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی

حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی یا دیلی۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے عمر بن عبداللہ بن صفوان الجمحی نے روایت کی کہ ابن مربع الانصاری ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں حکم دیا ہے چونکہ تم حضرت ابراہیم کی میراث کے وارث ہو۔ اس لئے اپنے مشاعر کی پاسداری کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۲۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان

حضرت یزیدؓ بن شیبان یا سنان۔ ہم یزید بن سنان کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۳۔ حضرت یزیدؓ بن صحار

حضرت یزیدؓ بن صحار۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے یحییٰ بن محمود سے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے عبدالوہاب بن ضحاک

سے انہوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں جعفر بن یزید بن صحار سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں نبیذ بنا تا ہوں۔ اس میں سے مجھے کتنا پینا جائز ہے فرمایا تم خزف، جر اور نقیر سے پرہیز کرو (خزف آگ میں پکانا، جر کھجور کے تنے میں پکانا اور نقیر لکڑی کے برتن میں رکھنا تا کہ نشہ زیادہ ہو جائے) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرۃ

حضرت یزیدؓ بن ضمرہ بن فیض بن منقذ بن وہب بن بداء بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو۔ بروایت ہشام حضورؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ الاشیری نے ان کا ذکر الاستیعاب کے حاشیے پر ابو عمر کے ترجے میں کیا ہے۔

۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ

حضرت یزیدؓ بن طعمہ بن جاریہ بن لوذان الخطمی انصاری۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شامل تھے۔ صحابہ میں سے ہیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ

حضرت یزیدؓ بن طلحہ بن رکانہ۔ یحییٰ بن یونس اور جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو یزید بن رکانہ سے علیحدہ آدمی قرار دیا ہے۔ القعنبی نے مالک سے، انہوں نے سلمہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ جعفر کے بقول یزید بن طعمہ مرسل ہیں اور محمد بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق

حضرت یزیدؓ بن طلق یا طلق بن یزید۔ ان کی حدیث اس آیت کے بارے میں (ان اللہ لا یستحیی من الحق) باب طلق میں گزر چکی ہے

۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان

حضرت یزیدؓ بن ظبیان۔ ان کا ذکر مخام کے ترجے کے تحت گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی

حضرت یزیدؓ بن عامر بن اسود بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ السوائی حجازی۔ کنیت ابو حاجر تھی، غزوۂ حنین میں مشرکین کے لشکر میں تھے۔ بعد میں اسلام لائے۔

سعید بن سائب طائفی نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی کہ جب غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور کفار نے ان کا تعاقب کیا تو رسول اکرمؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور ان کے چہروں پر پھینکی۔ فرمایا خدا

تمہاری شکلوں کو مسخ کرے چنانچہ کفار میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں آدھ ریت کا ذرہ نہ پڑا ہو۔

۵۵۷۰۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری

حضرت یزیدؓ بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی، سلمی، بیعت عقبہ اور معرکہ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے محمد سے بیعت عقبہ از بنو سلمہ یزید بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد اور اسی اسناد سے دوبارہ شہدائے بدر از بنو سواد بن غنم نیز از بنو حدیدہ ابوالمنذر ریزید بن عامر بن حدیدہ کو بیان کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۱۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ

حضرت یزیدؓ بن عبایہ بن بجیر بن خالد بن جلاس بن مرہ بن زید بن مالک بن جناوۃ بن معن الباہلی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا صدقہ پیش کیا حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۲۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی۔ ان سے ان کے بیٹے حمید نے دربارۂ فضل جریر بن عبداللہ جنہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے سے بیان کی، روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۳۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح جو ابوعبیدہ کے بھائی تھے۔ یزید بن جراح کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں یزید بن جراح برادر ابوعبیدہ لکھا ہے اور وہ یہی آدمی ہیں۔ نیز ابن مندہ نے ان کا نسب بھی تحریر کیا ہے اور اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہے جب بھی وہ یہی آدمی ہیں، اور استدراک کی کوئی گنجائش نہیں۔

۵۵۷۴۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن شخیر العامری الحرشی۔ کنیت ابوالعلاء تھی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

ہشیمؒ نے یونس بن عبید سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے روایت کی اور ان کا گمان ہے کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتا ہے اور اسے نوازتا ہے۔ اگر وہ اس پر راضی اور شاکر ہو تو اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور اگر راضی نہ ہو تو اس کے رزق میں نہ برکت دی جاتی ہے اور نہ وسعت کی جاتی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی۔ یزید بن خصیفہ کے دادا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر ثبوت نہیں ملا۔ ان کی حدیث کے راوی یحییٰ بن یزید نوفلی ہیں جنہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن خصیفہ بن یزید بن عبداللہ الکندی سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۵۷۶۔ حضرت یزیدؓ الخطمی

حضرت یزیدؓ۔ والد عبداللہ بن یزید الخطمی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "انما الرقوب التی لا یعیش لھا ولد" (یعنی رقوب اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہے۔ مترجم) لیکن اس میں شبہ ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ حدیث بریدہ بن الحصیب اسلمی کی حدیث سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن یزید الخطمی کو صحبت نصیب ہوئی۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۷۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ نامعلوم۔ یحییٰ بن واضح نے ابوعاصم خالد بن عبید سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ صحرا میں ایک ایسے مقام پر جو خشک تھا مکہ کے قریب اور جس کے چاروں طرف ریت تھی گئے آپؐ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں سے قیامت کے قریب دابۃ الارض نمودار ہوگا۔ چنانچہ بالشت بھر زمین میں دراڑ دکھائی دی۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۸۔ حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن۔ ایک روایت میں یزید بن جاریہ اور ایک دوسری روایت میں زید بن جاریہ انصاری آیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان نے حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمان سے، انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم یعنی ابن عبیداللہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

"تم اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو کچھ خود کھاؤ، انہیں کھلاؤ، اور جو کچھ خود پہنو، انہیں پہناؤ۔ اگر ان سے کوئی قصور سرزد ہو اور ان سے درگزر نہ کر سکو تو انہیں فروخت کر دو وہ بھی اللہ کے بندے ہیں انہیں دکھ مت دو" ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ صحابی یزید بن جاریہ ہیں اور ہم اس حدیث کا ذکر یزید بن جاریہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۵۷۹۔ حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان

حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان حارثی از بلحارث بن کعب۔ یہ خالد بن ولید کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ یہ دس ہجری کا واقعہ ہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ خالد بن ولید حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ان کے ساتھ بنو حارث بن کعب اور یزید بن عبدالمدان بھی تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۰۔ حضرت یزیدؓ بن عبد

حضرت یزیدؓ بن عبد۔ ابو عبداللہ بن ماجہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یعقوب بن کاسب سے انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے، انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۱۔ حضرت یزیدؓ بن عتر

حضرت یزیدؓ بن عتر النمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۲۔ حضرت یزیدؓ العقیلی

حضرت یزیدؓ العقیلی۔ جعفر کو ان کی صحبت کا علم نہیں۔ یحییٰ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی، جلد ہی میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو سرحدوں کی حفاظت کریں گے ان سے حقوق لئے جائیں گے لیکن ان کے حقوق کوئی نہیں ادا کرے گا۔ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۳۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی

حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی اور ایک روایت میں نمیری آیا ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں قیس بن عاصم تیمی اور ان کے رفقا کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے عائذ بن ربیعہ نے روایت کی۔

قیس بن حفص نے دلہم بن دہیم العجلی سے، انہوں نے عائذ بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہیں قرہ بن دعموص، قیس بن عاصم، ابو زہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث اور یزید بن عمرو اور حارث بن شریح نے بتایا کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ آپ کس بات کا عہد لیتے ہیں فرمایا "نماز قائم کرو گے زکوۃ ادا کرو گے حج کرو گے اور ماہ رمضان کے روزے رکھو گے۔ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے"۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۴۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو ابو قطبہ انصاری

حضرت یزیدؓ بن عمرو ابو قطبہ الانصاری خزرجی سلمی۔ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت آئے گا۔ یہ ہشام بن کلبی کا

بیان ہے۔

۵۵۸۵۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو

حضرت یزیدؓ بن عمرو۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عبداللہ نے میرے پاس ایک آدمی کو ام المومنین میمونہ اور حضور کے نکاح کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرمؐ نے ان سے بہ مقام سرف حسب شریعت کا نکاح کیا اور وہیں حضورؐ نے ان سے حسب دین زفاف کیا اور اس چھجے کے نیچے قبر انہی کی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس یزید سے مراد ابن اصم یعنی یزید بن عبد عمرو بن عدلیس عامری ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر یزید بن اصم کے ترجمے میں کیا ہے۔ اس بنا پر ابوموسیٰ کو ان کا ذکر یہاں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کی شہرت ابن اصم سے ہے۔

۵۵۸۶۔ حضرت یزیدؓ ابوعمر

حضرت یزیدؓ ابوعمر۔ ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم سے کوئی شخص چڑیا کو بھی مارے گا تو قیامت کے دن چڑیا خدا کے سامنے شکایت کرے گی۔ اے خدا فلاں آدمی نے مجھے دنیا میں پکڑ لیا تھا نہ تو اس نے مجھے ذبح کر کے کھایا اور نہ مجھے آزاد ہی کیا تا کہ آرام سے زندگی بسر کرتی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۷۔ حضرت یزیدؓ بن عمیر

حضرت یزیدؓ بن عمیر یا زید بن عمیر۔ یہ اس مکتوب کے شاہد ہیں جو حضور اکرمؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دیا تھا اور ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۵۸۸۔ حضرت یزیدؓ بن قتادہ

حضرت یزیدؓ بن قتادہ۔ حماد بن زید نے ایوب سے، انہوں نے ابوقلاب سے، انہوں نے حسان بن بلال مزنی سے روایت کی کہ ہمارے خاندان کا ایک آدمی جو مسلمان تھا فوت ہو گیا اور میری بہن جو اس کے دین کی پیروکار نہ تھی اس کی وارث بنی۔ اس کے بعد میرا والد مسلمان ہو گیا اور غزوہ حنین میں شہید ہو گیا تو میں نے اس کی میراث سنبھال لی۔ بعد میں میری بہن مسلمان ہو گئی اور مجھ سے والد کی میراث کا حصہ مانگا اور حضرت عثمانؓ کے سامنے مقدمہ پیش کیا چنانچہ عبداللہ بن ارقم نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فتویٰ دیا تھا کہ اگر میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے کوئی مسلمان ہو جائے تو وہ میراث میں حصہ دار ہو گا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا نتیجۃً میری بہن پہلی میراث تو لے ہی چکی تھی۔ اس میں بھی شریک ہو گئی۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا لیکن ابوعمر کو ان کی صحابیت میں شبہ ہے۔

۵۵۸۹۔ حضرت یزیدؓ بن قنافۃ

حضرت یزیدؓ بن قنافۃ یا قتادہ۔ یہ ہلب الطائی ہیں اور باب الہاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے بیٹے کا نام قبیصہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔

سفیان نے سماک سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا ایسی کوئی چیز کبھی بھی تیرے دل میں خلجان نہ پیدا کرے، جس میں نصرانیت کو انہماک رہا ہو۔ اسی اسناد سے انہوں نے کئی احادیث بیان کی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۰۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ از قبیلہ تمیم الداری۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ طبری کہتے ہیں کہ یزید بن قیس بن خارجہ بن جذیمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے، تو حسب روایت از ابو جعفر باسنادہ از یونس از ابن اسحاق، حضور اکرمؐ نے ان کے لئے (تمیم و نعیم اور یزید بن قیس اور بعض اور لوگوں کے لئے) خیبر کے خراج سے سو وسق کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

۵۵۹۱۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سوید بن ظفر انصاری، ظفری۔ ان کے والد کی کنیت ابو یزید تھی اور قیس مشہور شاعر تھا۔ یہ صحابی احد کی لڑائی سمیت باقی تمام غزوات میں شریک رہے اور احد میں انہیں بارہ زخم آئے تھے۔ حضورؐ نے ان کا نام شجاع رکھ دیا تھا یہ صحابی حضرت ابو عبیدہ کی کمان میں جسر کے معرکے میں شہید ہوئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۲۔ حضرت یزیدؓ بن قیس

حضرت یزیدؓ بن قیس بروایت ابو نعیم و ابو موسیٰ۔ لیکن ابن مندہ نے یزید بن وقش لکھا ہے۔ یہ قریش اور بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔

ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ واز بنو عبد شمس وغیرہ یزید بن وقش کا نام لیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی یہی لکھا ہے کہ ابو زکریا نے یزید بن وقش لکھا ہے اور وقش ان کے دادے کا نام ہے۔

۵۵۹۳۔ حضرت یزیدؓ بن اخو سعید

حضرت یزیدؓ بن قیس۔ سعید بن قیس کے بھائی تھے۔ بقول جعفر وہ اولین مہاجرین سے ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۴۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی

حضرت یزیدؓ بن قیس بن ہانی بن حجر بن شرجیل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۵۹۵۔ حضرت یزیدؓ بن کعب

حضرت یزیدؓ بن کعب البہزی۔ ان سے عمیر بن سلمہ ضمری نے روحاء میں زخمی وحشی گدھے کے متعلق حدیث روایت کی جو

یحییٰ بن سعد نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمر بن سلمہ سے اسی طرح روایت کی۔
ابوجعفر عقیلی کہتے ہیں کہ بہزی مذکور کا نام یزید بن کعب تھا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ داؤد بن رشید نے باسنادہ یزید بن کعب سے روایت کی کہ عمیر بن سلمہ ضمری نے حضورؐ کی خدمت میں جنگلی گدھا پیش کیا جو وہم ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک ابوسبرہ

حضرت یزیدؓ بن مالک ابوسبرۃ ان کے ایک لڑکے کا نام سبرہ تھا اور دوسرے کا عبدالرحمان۔ ہم کنیتون میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی

حضرت یزیدؓ بن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو الجعفی۔ یہ صحابی اپنی کنیت ابوسبرہ سے مشہور ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام قبول کیا یہ شخص خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ کے دادا ہیں ہم انشاءاللہ کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر یوں کیا ہے۔ یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی یہ ابو سبرہ جعفی کا نام ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے یزید بن مالک کے دو ترجمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محجل

حضرت یزیدؓ بن محجل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے یہ بنوحارث بن کعب سے تھے۔
عبیداللہ بن احمد البغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے خالد بن ولید کو بنوحارث بن کعب کی طرف ربیع الثانی ۱۰ ہجری میں روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ انہیں لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں۔ جب خالد وہاں پہنچے تو لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ لوگ جناب خالد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے (بنوحارث بن کعب بن یزید بن محجل وغیرہ ساتھ تھے) اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مربع

حضرت یزیدؓ بن مربع یا زید بن مربع انصاری۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی۔ اسماعیل ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن شیبان سے روایت کی کہ ہم ایک مکان کے پاس جو عمرو سے ذرا دور تھا کھڑے تھے کہ مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ تم اپنے مشاعر کی حفاظت کرو کہ تم حضرت ابراہیم کی وراثت کے وارث ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۰۔ حضرت یزیدؓ بن المزین

حضرت یزیدؓ بن مزین بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ یہ واقدی کا قول ہے لیکن ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور ابن قداح نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ ابوعمر نے اسی روایت کو درست قرار دیا ہے۔

۵۶۰۱۔ حضرت یزیدؓ بن معاویہ

حضرت یزیدؓ بن معاویہ بکائی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۲۔ حضرت یزیدؓ بن معبد

حضرت یزیدؓ بن معبد۔ الحنفی یا دولی۔ یہ ابونعیم کی روایت ہے۔ ابوعمر نے قیسی ربعی لکھا ہے یہ صحابی اور ان کے بھائی قیس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی کہ میرے والد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اہل یمامہ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ میرے دل میں آیا کہ میں بنوعبداللہ بن دول کا نام لے دوں۔ لیکن حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے سے شرم آئی چنانچہ میں نے بنوعبید کا نام لیا، حضورؐ نے فرمایا تو نے درست کہا پھر فرمایا یہ وہ علاقہ ہے جہاں کے لوگ تنگی ترشی میں بھی قائم و دائم رہیں گے اور تباہ برباد نہیں ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور غلاموں کو کھلاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں دونوں روایتوں میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ دوٗل بنوحنیفہ کا ذیلی قبیلہ ہے اور حنیفہ ربیعہ کا۔

۵۶۰۳۔ حضرت یزیدؓ بن ابومعن

حضرت یزیدؓ بن ابومعن الجرمی یا سلمی۔ یہ صحابی مع اپنے بیٹے اور والد کے حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے کوفی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معن نے روایت کی کہ انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابوالجویریہ سے، انہوں نے معن بن یزید سے روایت کی کہ میں نے میرے والد اور میرے دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ نیز حضور نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے ان کا نام یزید بن اخنس لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابومعن ہی زید بن اخنس سلمی ہیں اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی لئے ابوعمر نے دوبارہ ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں جرمی لکھا اس نے غلطی کی ہے۔

۵۶۰۴۔ حضرت یزیدؓ بن منذر

حضرت یزیدؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ یہ صحابی عقبہ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنوخناس بن سنان بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن منذر بن سرح ابن خناس کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۶۰۵۔ حضرت یزیدؓ بن ابی منصور

حضرت یزیدؓ بن ابی منصور۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ بہ قول بعض انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے ان کا نام یزید ابو منصور لکھا ہے۔ ابن وہب نے لیث سے، انہوں نے دوید سے انہوں نے یزید بن ابو منصور سے روایت کی وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو نکھار دیتی ہے۔ عبدالرحمان بن ابان نے لیث سے، انہوں نے دوید بن نافع سے، انہوں نے ابو منصور سے روایت کی اور بشر بن عمرو نے لیث سے ابو منصور کو عبداللہ ابن عباس کا غلام لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۶۔ حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو

حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو۔ یمنی تھے لیکن اصل میں ایرانی نسل سے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سفید براق کپڑوں میں ملبوس تھے چنانچہ آپؐ نے انہیں زاہر کا لقب عطا فرمایا۔ اس واقعہ کو عباس بن یزید بن شرجیل بن یزید بن مہار خسرو نے اپنے والد سے، انہوں نے شرجیل سے انہوں نے اپنے والد یزید سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں سفید لباس میں حاضر ہوئے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۷۔ حضرت یزیدؓ بن نعامہ

حضرت یزیدؓ بن نعامہ الضبی یا السوائی۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ ان سے سعید بن سلمان الربعی نے روایت کی۔ ابن ابی عاصم اور ابو مسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو حاتم ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

اکثر راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے ہناد اور قتیبہ سے، انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے، انہوں نے عمران بن مسلم القصیر سے، انہوں نے سعید بن سلمان سے، انہوں نے یزید بن نعامہ الضبی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ دوستی قائم کرے۔ اس سے اس کا اور اس کے والد اور نیز اس کے قبیلے کا نام دریافت کرے کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یزید بن نعامہ کو حضور سے سماعت ہوئی ہو۔

ابو احمد عسکری لکھتے ہیں کہ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں جو غلط ہے یہ روایت انس بن مالک اور عامر بن عبد قیس اور عتبہ بن غزوان سے مرسل مروی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یزید بن نعامہ ابو مودود بصری ہیں اور تابعی ہیں۔ انہیں صحبت نہیں ہوئی۔

۵۶۰۸۔ حضرت یزیدؓ بن نعمان

حضرت یزیدؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ کندی۔ بقول ہشام بن کلبی اپنے دونوں بھائیوں حجر اور علس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام کلبی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۵۶۰۹۔ حضرت یزیدؓ بن نعیم

حضرت یزیدؓ بن نعیم۔ بقی بن مخلد نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن مبارک سے، انہوں نے ابن ابو کثیر سے، انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص عمر نامی جو بنو اسلم سے تھا۔ اسی قبیلے کے ایک آدمی کے پاس رہتا تھا۔ جس کا نام عبید بن عویم تھا۔ اس نے اس کی لڑکی سے زنا کیا اور اس کے بطن سے حمام نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ہم اس کا واقعہ پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ قصہ الاثیری نے ابن مندہ کو سنایا۔

۵۶۱۰۔ حضرت یزیدؓ بن نویرۃ

بن حضرت یزیدؓ بن نویرہ بن حارث عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری حارثی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ نہروان میں مارے گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۱۔ حضرت یزیدؓ ابو ہانی

حضرت یزیدؓ ابو ہانی الحنفی۔ ان سے ان کے بیٹے ہانی نے روایت کی کہ ان کا بھائی قیس بن معبد اور جاریہ بن ظفر جوان کا عمزاد تھا۔ ایک چراگاہ کے بارے میں لڑ پڑے اور قیس نے جاریہ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔ دونوں یزید کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں انفصال مقدمہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے جاریہ سے کہا کہ اپنے عمزاد کو معاف کر دے انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔ اس پر آپؐ نے سب کے لئے دعائے خیر فرمائی اور قیس بن معبد کی ایک لونڈی کو بطور دیت جاریہ کے حوالے کر دیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابو ہانی اور یزید بن معبد حنفی ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ کے استدراک کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ان کی کنیت کا ذکر کر دیا ہے اور اگر ایسی باتوں پر استدراک جائز ہے تو پھر ابو موسیٰ نے ایسے کئی مواقع کھو دیئے ہیں۔ مزید برآں ابن مندہ نے اس قصے کو ابو نعیم کے تتبع میں بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے مکرر اس کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ قیس بن معبد یزید بن معبد کے بھائی ہیں اور قیس کے ترجمے میں ابو نعیم نے لکھا ہے کہ دونوں بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر دونوں کو دونوں ترجموں میں بنو حنیفہ سے منسوب کیا ہے اس بنا پر ان میں کیا فرق ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۲۔ حضرت یزیدؓ بن وقش

حضرت یزیدؓ بن وقش۔ جنگ یمامہ میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر نام یزید بن قیس لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۳۔ حضرت یزیدؓ بن یخنس

حضرت یزیدؓ بن یخنس۔ ابو محمد بن ابو قاسم دمشقی نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن یخنس ابو الحسن کوفی کو حضور

اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور یرموک کی لڑائی میں موجود تھے۔ وہ گھوڑوں کے ایک رسالے کے امیر تھے۔ انہوں نے سعید بن زید بن عمرو العدوی اور سعد بن زید انصاری سے روایت کی اور ان سے یزید بن ابوزیاد کوفی نے روایت کی اور جریر نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو وہ چودہ پندرہ برس کے تھے۔

۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ

حضرت یزیدؓ۔ غیر منسوب۔ سراج بن مجاعہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

باب یا و سین

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر

حضرت یسارؓ بن ازیہر الجہنی۔ مدنی تھے ان کی بیٹی عمرہ ان کی راوی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے میرے والد کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں دو چادریں اوڑھائیں اور ایک تلوار بھی عطا کی۔ مرتے دم تک میرے والد کے سر کے بال سفید نہ ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول

حضرت یسارؓ بن اطول۔ سعد کے بھائی تھے جن کا نسب بیان ہو چکا ہے یسار حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے اور وہ مقروض تھے۔ آپؐ نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ ان کے ترکے سے قرض ادا کرے۔ حاکم ابواحمد نے یہ بیان کیا ہے اور ان کا قصہ ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن الدباغ نے یہ ابوعمر سے بیان کیا ہے۔

۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولیٰ بریدۃ

حضرت یسارؓ مولیٰ بریدہ۔ یہ مدنی ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال

حضرت یسارؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن حجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابولیلی تھی۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ جو کنیتوں کے تحت بیان ہوگا وہ عبدالرحمٰن بن ابولیلی کے جو مشہور فقیہ تھے۔ والد ہیں جو لوگ انہیں صلباً انصار میں شمار کرتے ہیں وہ بھی ان کا نسب یہی بیان کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن عوف کا مولی کہتے ہیں۔ یہ معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں یسار بن بلال لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ انہیں یسار ابولیلی لکھتے ہیں اور وہ یہی ہیں۔

۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی

حضرت یسارؓ الحبشی۔ یہ صحابی عامر نامی یہودی کے غلام تھے۔ جو محاصرہ خیبر کے موقعہ پر ایمان لائے۔ واقدی نے ان کا

نام یسار اور ابن اسحاق نے اسلم تحریر کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں۔ ان کا نام یسار تھا اور عامر یہودی کے غلام تھے۔ یونس، سلمہ اور بکائی جنہوں نے مغازی ابن اسحاق یونس سے غزوات کے متعلق روایت کی ہے کسی نے بھی ان کا نام تحریر نہیں کیا۔ غالباً ان کے علاوہ جن لوگوں نے ابن اسحاق سے روایت کی یہ ان کا کام ہے۔

عبید اللہ بن احمدؒ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک حبشی گڈریا بکریوں سمیت اس وقت آیا جب آپ نے خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کر رکھا تھا عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر اسلام پیش فرمائیے۔ آپؐ نے اس کی خواہش پر اسلام پر روشنی ڈالی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ کسی مسلمان کو ذلیل نہیں سمجھتے تھے۔ وہ حبشی کہنے لگا یا رسول اللہؐ! اس یہودی کی بکریاں میرے پاس امانت ہیں، میں کیسے واپس کروں فرمایا ان کا رخ ادھر کر دو وہ خود بخود اپنے گھر چلی جائیں گی۔ حبشی اٹھا مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھائی ان کے منہ پر دے ماری اور کہا اپنے گھر چلی جاؤ کہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ سب اکٹھی واپس ہوئیں اور سیدھا قلعہ میں داخل ہو گئیں۔

اس کے بعد وہ حبشی اسلامی لشکر میں شامل ہو گیا اور ایک پتھر سے شہید ہو گیا قبول اسلام کے بعد اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی اس کی میت کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا جسے آپؐ کے پیچھے رکھا گیا۔ اس کے جسے کو حضورؐ نے اس کی میت پر ڈال دیا۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ آپؐ نے فوراً اپنا رخ بدل لیا۔ صحابہ نے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے دائیں بائیں میں نے دو بہشتی حوروں کو دیکھا۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

لیکن ابو نعیم نے لکھا ہے کہ یہ شخص عامر نامی ایک یہودی کا غلام تھا اور خیبر میں ایمان لایا تھا اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث بیان کی جسے ثابت البنانی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا وہ حضورؐ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک بدنما سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا اور جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا آیا حضورؐ نے اسے مرحبا کہا۔ اس کے بعد ابو نعیم نے اس کے ترجمے میں حدیث بیان کی ہم بھی انشاء اللہ اس کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۶۲۰۔ حضرت یسارؓ الخفاف

حضرت یسارؓ الخفاف۔ سلمہؓ بن شبیب نے حفص بن عبد الرحمان ہلالی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں ایک رات حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینے کی گلیوں میں گشت پر تھا ہم ایک مکان پر پہنچے جسے فرشتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا جب حضورؐ اندر داخل ہوئے تو وہاں نور سے چکا چوند کا عالم تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے نماز کو مختصر کیا۔ تو آپؐ نے پوچھا تم کون ہو؟ عرض کیا فلاں شخص کا غلام ہوں اور یسار نام ہے دریافت فرمایا تمہارے آقا کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا خفاف، صبح کو حضور اکرمؐ نے اس کے موالی کو طلب فرمایا اور غلام کو خریدنا چاہا انہوں نے وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام ہم ہی کر دیتے ہیں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی اور انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ دوسری رات کو جب حضورؐ پھر اس مکان پر تشریف لے گئے تو فرشتے موجود نہ تھے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۱۔ حضرت یسارؓ الراعی

حضرت یسارؓ الراعی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے جو آپؐ کے اونٹ چراتے تھے جنہیں بنو عرینہ کے کچھ آدمیوں نے قتل کر دیا تھا اور ان کی آنکھوں میں کانٹے چبھوئے تھے۔ انہیں قبا میں دفن کیا گیا تھا سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضورؐ کے ایک غلام کا نام یسار تھا۔ جو چراگاہ میں اونٹنیاں چراتے تھے چونکہ وہ نماز ذوق شوق سے پڑھتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے آزاد فرما دیا تھا۔ اس اثناء میں بنو عرینہ کے کچھ لوگوں نے جن کے پیٹ بڑھ گئے تھے۔ مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ حضورؐ نے انہیں اس چراگاہ میں بھیج دیا۔ جب وہ اونٹنیوں کا دودھ پینے سے تندرست ہو گئے تو غلام کو قتل کر کے اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ اور یہ واقع مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۲۔ حضرت یسارؓ بن سبع

حضرت یسارؓ بن سبع ابو الغادیہ جہنی یا مزنی بہ قول عقیلی یہ اصح ہے۔ ان کی شہرت کنیت سے ہے۔ یہ عمار بن یاسر کے قاتل ہیں۔ بروایتے ان کا نام یسار بن از یہر تھا اور پہلے ان کا ذکر ہو چکا بعض نے مسلم کہا ہے واسط العراق میں مقیم ہو گئے تھے۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۳۔ حضرت یسارؓ بن سوید

حضرت یسارؓ بن سوید الجہنی یا یسار بن عبداللہ والد مسلم بن یسار بصری۔ انہوں نے کئی احادیث حفیدہ عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہیں مثلاً جرابوں پر مسح، اور سرخ رنگ۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام یسار ابو مسلم لکھا ہے جو فضالہ بن ہلال کے مولی تھے۔ ابو نعیم کے مطابق ایک روایت میں یسار بن سوید الجہنی آیا ہے جو بصرہ میں ٹھہر گئے تھے۔ ان سے حدیث مسح بن علی الخفین اور سرخ رنگ کے امتناع کی حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۴۔ حضرت یسارؓ بن عبد

حضرت یسارؓ بن عبد یا یسار بن عمرو بن ابن عہد اشہر۔ وہ بنو لحیان بن ہذیل سے تھے۔ کنیت ابو عزہ تھی۔ اور اسی سے مشہور تھے بصری تھے ان سے ابو الملیح ہذلی نے روایت کی۔

نضر بن شمیل نے عبداللہ بن حمید سے، انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے ابو عزہ یسار بن عبد سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابہ سے تھے روایت بیان کی رسول اکرم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں۔ جنہیں خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ آیت پڑھی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۵۔ حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال

حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال۔ انہیں اور فضالہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ انہوں

نے یسار کو (یسار بن سوید) فضالہ کا مولی لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے یسار کو فضالہ کا مولی اور مسلم کا والد اور سوید کا بیٹا قرار دیا ہے اور دونوں نے عبداللہ بن موسیٰ علوی کی حدیث جوانہوں نے عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی بیان کی کہ وہ اپنے آقا فضالہ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے کہ انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا نماز، نماز، خواتین، خواتین۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں کی حیثیت برابر ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۲۶۔ حضرت یسارؓ ابوفکیھہ

حضرت یسارؓ ابوفکیھہ۔ جو صفوان بن امیہ کے مولی تھے۔ جب رسول اکرمؐ خباب عمار، ابوفکیھہ یسار اور اس قسم کے مفلس لوگوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو کفار قریش آپ کی ہنسی اڑایا کرتے۔

۵۶۲۷۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق

حضرت یسارؓ۔ یہ صحابی محمد بن اسحاق بن یسار صاحب المغازی کے دادا تھے۔ جعفر بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ان سے محمد بن اسحاق بن کثیر بن یسار نے بیان کیا کہ ان سے کرامہ دختر محمد بن اسحاق بن یسار نے اپنے والد محمد سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق سے انہوں نے دادا یسار سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعائی فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۸۔ حضرت یسارؓ مولی عمرو

حضرت یسارؓ مولی عمرو بن عمیر ثقفی۔ یہ طائف سے نکل کر حضور کے پاس آ گئے تھے اور آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے نوے یا ستر بچے تھے بچے اور بچیاں بہ مقام سرف بنوتمیم اور بنوعقیل میں شادی کی تھی اور حجاج بن یوسف کی سرکار میں ملازم رہے تھے۔ یہ جعفر کا بیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۹۔ حضرت یسارؓ مولیٰ المغیرۃ بن شعبہ

حضرت یسارؓ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ۔ یہ حبشی تھے۔ حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ موسیٰ بن ابوعبید نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ مسجد میں حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بھدا سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا آیا جو کہ مغیرۃ بن شعبہ کا غلام تھا حضورؐ نے اسے خوش آمدید کہا اس کے بعد راوی نے ایک لمبی چوڑی حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے تو ترجمے اور حدیث کو اسی انداز میں بیان کیا ہے جس انداز میں کہ ہم نے بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے اس حدیث کو یسار حبشی کے ترجمے میں (جو عامر یہودی کا غلام تھا اور غزوۂ خیبر میں موجود تھا) بیان کیا ہے اور پھر یہ حدیث لکھ دی ہے اس کا خیال تھا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو مختلف آدمی قرار دیا اس کا خیال یہ تھا کہ اول الذکر عامر یہودی کا غلام تھا جو خیبر میں موجود تھا اور وہاں مشرف بہ اسلام ہوا اور ابوہریرہ بھی خیبر میں اسلام لائے مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اور ابونعیم نے ذکر کیا کہ یسار عامر کا غلام تھا خیبر میں موجود تھا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ابوہریرہ نے یسار کو مسجد میں دیکھ لیا اور ترجمے میں اسکو عامر یہودی کا غلام بنا دیا۔ اور پھر حدیث میں اسی کا بعینہ تذکرہ کرتے ہوئے اس کو مغیرہ بن شعبہ کا غلام

قرار دیا ہے۔ جو صریح تناقض ہے۔

۵۶۳۰۔ حضرت یسارؓ ابو ہند حجام

حضرت یسارؓ ابو ہند حجام۔ آپؐ کے حجام تھے ابن وہب نے روایت کی ہے ابن سمعان سے کہ ربیعہ نے ان کو خبر دی کہ ابو ہند یسار انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد سینگ اور چھری سے لی تھی کیونکہ اس کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں حضورؐ نے ایک یہودیہ کی ضیافت میں کھایا تھا اور جس میں زہر ملایا گیا تھا اس شکایت کے دفعیہ کے لئے آپؐ ہر سال فصد لگوایا کرتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۱۔ حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم

حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم بن تیہان۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۲۔ حضرت یسرؓ بن الحارث

حضرت یسرؓ بن حارث بن عبادہ بن عمیر بن سریع بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض العبسی۔ ابو الشغب عبسی سے مروی ہے کہ بنو عبس کے ساتھ قبیلے کے جو مہاجرین اولین سے تھے۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں یسر بن حارث بن عبادہ بھی تھے۔ وہ ایمان لائے اور حضورؐ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۶۳۳۔ حضرت یسیرؓ بن عمرو

حضرت یسیرؓ بن عمرو انصاری یا اسیر۔ ابو عوانہ نے ان کی حدیث داؤد بن عبداللہ سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ یزید بن معاویہ کے عہد خلافت میں جناب یسیر کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کہنے لگے لوگ کہتے ہیں کہ یزید اچھا آدمی نہیں۔ میں ان سے متفق ہوں لیکن میں امت محمدیہ میں اتفاق کو افتراق پر ترجیح دیتا ہوں کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اتفاق میں بھلائی ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا حیا علامت ایمان ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابو نصر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور ان سے حمید بن عبدالرحمان نے روایت کی ہے۔

۵۶۳۴۔ حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی

حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی السکونی یا دارمی یا شیبانی کوفی۔ انہیں عدم بلوغت کی حالت میں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرمؐ کا انتقال ہوا۔ تو بقول ابن معین ان کی عمر دس برس اور بروایتے گیارہ سال تھی۔ ابن فضیل اور ابو معاویہ نے شیبانی سے اور انہوں نے یسیر سے یہی روایت کی، ابو الخیار ابن معین جنہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔ ان کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا اور انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حجاج کے زمانے تک زندہ رہے، انہوں نے آپؐ سے دو حدیثیں روایت کیں ایک مادہ کھجور کا ملاپ اور دوسری دربارۂ فصد۔

بقول ابن المدینی۔ اہل بصرہ انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں اوران سے حضرت عمرؓ کی دو حدیث روایت کرتے ہیں جو اویس قرنی کے بارے میں ہے۔اہل کوفہ میں بعض لوگ انہیں یسیر ا اور بعض اسیر کہتے ہیں۔

اہل بصرہ میں زرارہ بن اوفی۔ابن سیرین ابوعمران الجونی اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہے اور کوفیوں میں ابواسحاق شیبانی ابوعمرو شیبانی اوران کے بیٹے قیس بن یسیر نے روایت کی۔ہم نے اس کا ذکر باب الہمزہ میں کیا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابن ماکولا یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانہ ہجرت میں پیدا ہوئے۔

۵۶۳۵۔ حضرت یسیرؓ بن العنبس

حضرت یسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ایک روایت میں ان کا نام نسیر مذکور ہے۔اور وہ اکثر بن نسیر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

باب یا و عین و فا

۵۶۳۶۔ حضرت یعقوبؓ بن اوس

حضرت یعقوبؓ بن اوس۔خالد الحذاء نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ایک صحابی یعقوب بن اوس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یا درکھو قتل خطا قتل عمد کے مشابہ ہے اس بنا پر جو شخص کوڑے یا لاٹھی سے مارا جائے وہ بھی اس میں شامل ہوگا اوراس کی چالیس اقسام ہیں۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ یعقوب صحبت سے فیض یاب نہیں ہوئے اور حماد بن سلمہ نے حمید سے، انہوں نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے حضور اکرم سے مرسلاً بیان کیا۔نیز انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے یعقوب سدوسی سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۷۔ حضرت یعقوبؓ بن الحصین

حضرت یعقوبؓ بن الحصین نے حضورؐ کی زیارت کی اوران سے مجاہد بن جبر نے بیان کیا کہ میں نماز میں آپؐ کے دائیں بائیں بالجہر سلام پھیرتے ہوئے رخسار مبارک دیکھ رہا ہوں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۸۔ حضرت یعقوبؓ بن زمعہ

حضرت یعقوبؓ بن زمعہ۔جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ان وادیوں میں گھوم پھر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لئے رک گئے اور ہم بھی، کہ شعب ابودب سے ایک جنگلی گدھا نمودار ہوا۔حضور اکرمؐ نے تکبیر تحریمہ کہنے میں توقف فرمایا۔اس دوران میں یعقوب بن زمعہ (بنو اسد کے بھائی) نے اسے ڈرایا اور بھگا دیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۹۔ حضرت یعقوبؓ القبطی

حضرت یعقوبؓ القبطی۔ جو ابومذکور انصار کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوزبیر نے روایت کی ہے جابر سے کہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کو یعقوب قبطی کہا جاتا تھا۔ جب حضور اکرم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ابومذکور کے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھ سے کون اسے خریدے گا۔ چنانچہ نعیم الجام نے آٹھ سو درم سے خرید لیا۔ بعدہٗ حضورؐ نے فرمایا اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کرو اور اگر کچھ بچ جائے تو اقارب پر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو فلاں فلاں مصارف میں صرف کرو۔

راوی نے آزاد کرنے والے اور آزاد کردہ غلام کا نام بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن ماکولا نے اس کا نام یعقوب قبطی لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جنہیں مقوقس نے ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور بنوفہر کی ولایت میں آ گئے تھے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

۵۶۴۰۔ حضرت یعلیٰؓ بن امیہ

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی ابوصفوان یا ابوخالد ان کا عرف یعلی بن منیہ ہے اور منیہ ان کی والدہ ہیں اور منیہ دختر غزوان، وہمشیرہ عتبہ بن غزوان ہیں ایک روایت میں منیہ دختر حارث بن جابر آیا ہے اس بنا پر وہ عتبہ بن غزوان بن حارث کی پھوپھی ہیں۔ یہ مدائنی اور مصعب اور ان کے بیٹے عبداللہ کی رائے ہے۔ اور ایک روایت میں منیہ دختر جابر کو عتبہ بن غزوان کی پھوپھی کہا گیا ہے زبیر کہتے ہیں کہ وہ یعلی بن امیہ کی دادی ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر غلطی پر ہیں۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ یہ خاتون عوام بن خویلد کی والدہ اور زبیر بن عوام کی دادی تھیں اور یعلی بن امیہ تمیمی (حلیف بن نوفل) کی دادی بھی تھیں اور وہ اسی نام سے معروف تھے اور یہی دار قطنی کی رائے ہے اور محدثین اور مورخین کی رائے یہ ہے کہ منیہ دختر غزوان عتبہ کی ہمشیرہ ہیں۔

یعلی بن منیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے ابن مندہ کے مطابق یہ صحابی غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ نیز یہ بنونوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انہیں حضرت عمرؓ نے یمن کے ایک حصے کی حکومت دی تھی بعد میں حضرت عثمانؓ نے انہیں صنعا کا والی مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ حضرت عثمان سے ملنے آئے تو اتفاقاً حضرت علی کا گزر ادھر سے ہوا۔ وہاں ایک عمدہ سا خچر بندھا دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا ہے جب معلوم ہوا کہ یعلی بن منیہ کا ہے تو تعجب سے فرمایا بلاشبہ یعلی کو خلیفہ کا تقرب خاص حاصل ہے۔

مدائنی لکھتے ہیں کہ یعلی یمنی افواج کے کماندار تھے کہ انہیں خلیفہ کی شہادت کی خبر ملی وہ ان کی امداد کے ارادے سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے اور ان کی ران ٹوٹ گئی بعد از ایام حج وارد مکہ ہوئے تو لوگ ان سے ملنے آئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوگا۔ اس کے سازوسامان کی فراہمی ان کے ذمے ہوگی چنانچہ انہوں نے زبیر بن عوام کو ایک ہزار چار سو اونٹ نیز قریش کے ستر آدمیوں کو اور ام المومنین عائشہ کو وہ اونٹ فراہم کیا۔

جس پر وہ سوار تھیں۔اس اونٹ کا نام عسکر تھا۔

یعلی بن منیہ بے حد کریم اور سخی تھے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے۔بعد میں حضرت علیؓ کے حامیوں میں شامل ہو گئے اور جنگ صفین میں موجود تھے۔

ان سے ان کے بیٹے صفوان عکرمہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔کثیر راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں قتیبہ نے،انہوں نے سفیان بن عیینہ سے،انہوں نے عمرو بن دینار سے،انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے،انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو منبر پر قرأت کرتے سنا حاضرین نے یامالک اونچی آواز سے کہا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۱۔حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ

حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ ثقفی۔بنوزہرہ بن کلاب کے حلیف تھے اور بقول ابومعشر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ابن اسحاق کے مطابق ان کا نام یحییٰ بن حارثہ تھا۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۲۔حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ

حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔حضورؐ کے عمزاد اور سید الشہداء کے بیٹے تھے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی نسل سے سوائے یعلیٰؓ کے کوئی نہ بچا اور ان کی پشت سے پانچ بچے پیدا ہوئے جو سب فوت ہو گئے اور یوں حمزہ بن مطلب کی نسل ختم ہو گئی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۳۔حضرت یعلیٰؓ العامری

حضرت یعلیٰؓ عامری۔ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ نے سنن میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے عفان سے،انہوں نے وہیب سے،انہوں نے ابن خثیم سے،انہوں نے سعید بن ابوراشد سے انہوں نے یعلی العامری سے روایت کی کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور ایک حدیث پر غور کر رہے تھے لیکن راوی نے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا جو اس ترجمے میں بیان کی ہے۔ابوعمر نے انہیں یعلی عامری اور بعض نے انہیں یعلی بن مرہ لکھا ہے اور حضور اکرمؐ سے ایک حدیث حضرت امام حسین کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۴۔حضرت یعلیٰؓ بن مرۃ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ بن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی وعتاب برادر معتب جد عروہ بن مسعود بن معتب۔اسلام لائے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں بیعت رضوان غزوۂ خیبر، فتح مکہ غزوۂ ہوازن اور طائف کے معرکے میں موجود تھے۔ایک روایت میں انہیں عامری لکھا ہے۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔

آپؐ کے فاضل صحابہ سے تھے۔طائف کے غزوے میں حضور اکرمؐ نے انہیں طائف کے انگور کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ان کی کنیت ابوالمرازم تھی اور ان کی والدہ کا نام سیابہ تھا۔کبھی انہیں یعلی بن سیابہ بھی کہتے تھے۔یہ ابن معین کا قول ہے یہ صحابی حضرت علیؓ کے

حامیوں میں تھے۔ کوفے یا بصرے میں سکونت اختیار کی وہاں ان کا ایک مکان تھا۔

ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، عبداللہ بن حفص اور سعید بن ابوراشد وغیرہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوحفص بن عمر سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا فرمایا جاؤ اور اسے نہلاؤ۔ پھر وہ واپس نہیں لوٹا۔

عفان نے وہب سے انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابوراشد سے، انہوں نے یعلی عامری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ایک دعوت میں جا رہے تھے کہ راہ میں امام حسین بچوں میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا ہاتھ امام حسین کو پکڑنے کے لئے پھیلایا۔ امام کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگ رہے تھے۔ آخر آپؐ نے انہیں پکڑ لیا فرمایا اے اللہ میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں حسین میرے بیٹوں میں ایک بیٹا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یعلی عامری جن کا ذکر گزر چکا ہے وہی یعلی بن مرہ ثقفی ہیں کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی گردانتا ہے۔ اور اکثر محدثین بنوثقیف کو بنوہوازن ہی شمار کرتے ہیں اور اس سلسلہ نسب کو یوں لکھتے ہیں ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن اور عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلہ ہائے نسب بکر میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی کہتا ہے۔ جب صورت حال یہ ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت میں انہیں عامری لکھا ہے اور ان سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ابوموسیٰ نے یعلی عامری سے حضرت امام حسین کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہے تو اعتراض کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی ابواحمد عسکری نے یعلی بن مرہ عامری اور یعلی بن مرہ ثقفی کو دو علیحدہ آدمی شمار کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۴۵۔ حضرت یعلیؓ

حضرت یعلیؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسنادہ ولید بن مسلم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہے۔ فرمایا جلتا انگارہ۔ ابن الدباغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۶۔ حضرت یعمرؓ السعدی

حضرت یعمرؓ السعدی سعد ہذیم۔ پھر بنوحارث بن سعد سے، اور حارث عذرہ بن سعد کے بھائی سے ان کی کنیت ابوخزامہ تھی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے ایک روایت کے مطابق وہ ابوخزامہ کے والد ہیں اور یہی درست ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کی روایت ہے۔

نیز ابونعیم نے باسنادہ ابن وہب سے، انہوں نے یونس اور عمرو بن حارث سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنوحارث بن سعد کے فرد ہیں روایت کی کہ ان کے والد نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ ہم بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دواؤں جنتر منتر اور اسی طرح کی کئی حفاظتی تدبیروں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل سکتی ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ بھی اللہ کی تقدیر ہی ہے۔ اس طرح ترمذی نے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے دوادارو اور منتر جنتر کے بارے میں سوال کیا۔ نیز انہوں نے من غیر وجہ زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور یہ اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۷۔ حضرت یعیشؓ جہنی

حضرت یعیشؓ الجہنی۔ ذوالغرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کوفے میں حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے روایت کی کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا چاہئے آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے پھر دریافت کیا کیا ان کی قیامگاہوں میں نماز جائز ہے۔ فرمایا نہیں اس نے پھر گزارش کی کیا بکری کے گوشت سے وضو کرنا چاہئے فرمایا نہیں کیا ان کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۸۔ حضرت یعیشؓ بن طخفة

حضرت یعیشؓ بن طخفة الغفاری شامی۔ ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے ان سے یعیش الغفاری نے روایت کی حضور اکرمؐ کے پاس ایک اونٹنی لائی گئی آپؐ نے فرمایا اس کا دودھ کون دوھے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں حضورؐ نے نام پوچھا تو اس نے کہا مرہ، فرمایا بیٹھ جاؤ پھر ایک آدمی اٹھا جس نے اپنا نام جمرہ بتایا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ پھر میں اٹھا اور میں نے اپنا نام یعیش بتایا تو آپؐ نے دوہنے کی اجازت دے دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۹۔ حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة

حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ بنومغیرہ کے ایک عجمی غلام کو پڑھاتے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اسے دیکھا اس کا نام یعیش تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ "**ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر" لسان الذى يلحد وان اليه اعجمى وهذالسان عربى مبين**"

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۰۔ حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة

حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة۔ جعفر المستغفری نے محمد بن مردانشا سے انہوں نے احمد بن عبدة سے انہوں نے یفوذان بن یفد یدویہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا! علم مومن کا دوست، عقل اس کی دلیل ہے۔ عمل قیم، صبر اور حلم اس کے لشکر کے

امیر ہیں۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب یا و میم، نون وواوَ

۵۶۵۱۔ حضرت الیمانؓ بن جابر

حضرت الیمانؓ بن جابر ابو حذیفہ۔ایک روایت میں ان کا نام حسیل ہے۔ہم ان کا نسب ان کے بیٹے حذیفہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ابوالطفیل نے حذیفہ سے روایت کی کہ وہ اور ان کے والد غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستے میں انہیں کفار قریش نے پکڑ لیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ دونوں باپ بیٹا اسلامی لشکر میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔جب انہوں نے کفار سے عہد کیا کہ وہ مدینہ جا رہے ہیں اور ان کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہوں گے تو کفار نے رہا کر دیا۔انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔تو آپؐ نے انہیں ایفائے عہد کی اجازت دے دی اور فرمایا اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا کہ یمان کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کس شخص کا لقب ہے۔ابن کلبی اور ابن حبیب کے مطابق یہ جروہ کا لقب ہے۔اور حذیفہ اور جروہ کے درمیان کئی پشتیں ہیں، مثلاً حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ اور یہی آدمی یمان ہے۔اس کا ذکر بالتفصیل گزر چکا ہے۔

۵۶۵۲۔ حضرت یناقؓ جد الحسن بن مسلم

حضرت یناقؓ جد حسن بن مسلم بن یناق۔ان کی حدیث کو علی بن حجر وغیرہ نے عمر بن ہارون سے،انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے،انہوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضری دی۔جب زوال ہوا۔تو آپؐ نے لوگوں کو وعظ فرمانا شروع کیا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۳۔ حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام

حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام۔ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔مدنی ہیں حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے آپؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا سر پر ہاتھ پھیرا اور یوسف نام رکھا بقول واقدی ابو یعقوب کنیت تھی۔حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی فرمایا یہ اس کا سالن ہے دونوں کو تناول فرمایا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۴۔ حضرت یوسفؓ الفہری

حضرت یوسفؓ الفہری۔نسب مذکور نہیں۔ان سے ان کے بیٹے یزید بن یوسف نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اگر جریج راہب فقیہہ عالم ہوتا تو وہ خدا کی عبادت پر اپنی والدہ کی خدمت گزاری کو ترجیح دیتا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۶۵۵۔ حضرت یونسؓ بن شداد

حضرت یونسؓ بن شداد الازدی۔ بہ قول ابن مندہ اور ابونعیم نامعلوم آدمی ہیں۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے ابوموسیٰ عنزی سے، انہوں نے محمد بن عثمہ سے، انہوں نے سعید بن بشیر سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے ابوالشعثا سے، انہوں نے یونس بن شداد سے روایت کی کہ حضورؐ نے ایام تشریق کے روزے سے منع فرمایا۔ تینوں نے اس ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۶۔ حضرت یونسؓ ابومحمد الظفری

حضرت یونسؓ ابومحمد ظفری انصاری اوسی۔ بقول ابن مندہ مدنی ہیں۔ ابونعیم کوفی بتاتے ہیں۔ ابن ابی فدیک نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ موچھوں کو کٹواؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اسی کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں کہ جس کی توفیق سے حرف یاء کے اختتام کے ساتھ ہم ناموں کی فہرست اور ان کے تذکرے سے فارغ ہوئے اور ہم اسی اللہ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں ان کے ذریعے فائدہ مند کرے۔ اب اسی کی توفیق سے اگلے حصے میں کنیت کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

سلیس بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلو پیڈیا

www.KitaboSunnat.com

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ دہم

مصنف
عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

اسد الغابہ دسویں جلد

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں

باب الف

۵۶۵۷۔ حضرت ابوآمنہ فزاریؓ

حضرت ابوآمنہ فزاریؓ۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی اور صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان سے ابوجعفر فراء نے روایت کی۔ یہ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ان کے نام میں الف پر مد ہے۔ ابوعمر نے امیہ لکھا ہے لیکن ابن ماکولا نے مد سے لکھا ہے۔ ابوعمر نے آمنہ اور امیہ دونوں صورتوں سے لکھا ہے اور دو علیحدہ آدمی شمار کئے ہیں۔

۵۶۵۸۔ حضرت ابوابراہیم الجحجبیؓ

حضرت ابوابراہیم الجحجبی از بنوشیبہؓ۔ ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی۔ ہثیم بن خارجہ نے سعید بن میسرہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابوابراہیم الجحجبی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ میرے گھر کی تعمیر کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۹۔ حضرت ابوابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت ابوابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ۔ جو حضورؐ کی زوجہ ہیں۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابی کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناحسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابوقتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ سے انہوں نے یونس بن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوابراہیم سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ کے غلام تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے بستر پر سوتے اور آپ کے وضو کے برتن کو استعمال کرتے تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۰۔ حضرت ابوابی ابن ام حرامؓ

حضرت ابوابی ابن ام حرامؓ۔ عبادہ بن صامت کے ربیب تھے اور نام عبداللہ یا عبداللہ بن ابی عبداللہ بن کعب یا عبداللہ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن نجار تھا۔ ان کی والدہ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن تھی۔ وہ انس بن مالک کی خالہ کے بیٹے تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ شامی تھے۔ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سناء اور شہد کا استعمال کرو کہ ان میں سوائے موت کے ہر مرض کا علاج ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۱۔ حضرت ابواثیلہ بن راشدؓ

حضرت ابواثیلہ بن راشد السلمیؓ۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ حجازی ہیں۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ان کی بیٹی اثیلہ کا ذکر عامر بن مرقش کے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۲۔ حضرت ابواحمد بن جحشؓ

حضرت ابواحمد بن جحشؓ۔ ان کا نام عبد بن جحش ہے اور ابن معین نے ان کا نام عبداللہ بن جحش لکھا ہے۔ جو غلط ہے ہاں ان کے بھائی کا نام عبداللہ ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے اور ان کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ وہ بنو اسد خزیمہ سے اسدی ہیں اور بنو عبد شمس کے حلیف۔

ابواحمد شاعر تھے اور سابقون الاولون سے تھے۔ عبداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے در بارہ مہاجرین مدینہ بیان کیا کہ ابوسلمہ کے بعد سب سے پہلے مہاجرین میں سے جس نے ہجرت کی وہ عامر بن ربیعہ تھے اور عبداللہ بن جحش اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی ابواحمد عبد بن جحش سمیت ہجرت کر آئے تھے۔

ابواحمد نابینا تھے اور مکے کے نشیب وفراز میں بغیر کسی ساتھی کے گھومتے پھرتے رہتے اور ابوسفیان کی بیٹی فارعہ ان کے نکاح میں تھی۔ یہ لوگ اپنے مکی مکانات خالی کر گئے تھے۔ ایک دن عتبہ بن ربیعہ' عباس بن عبدالمطلب اور ابوجہل بن ہشام وہاں سے گزرے عتبہ نے دروازے پر دستک دی وہاں کوئی نہ تھا جب اس نے یہ حالت دیکھی تو اس نے دردناک آہ بھری اور یہ شعر پڑھا

وکل دار وان طالت سلامتها   یوما ستدر کها النکباء و الحوب

''ہر مکان خواہ وہ ایک طویل عرصے تک بہ خیر وعافیت رہا ہو۔ ایک دن اس پر مصائب اور حوادث ٹوٹ پڑیں گے۔

آہ بنو جحش کے گھر خالی ہو گئے ہیں۔ ابوجہل نے کہا تمہیں اس پر کیوں رونا آیا۔ یہ ہمارے بھتیجے کی کارگزاری ہے۔ جس نے ہماری جمعیت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ ہمارے درمیان تفرقہ پیدا ہو گیا ہے اور تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ ابواحمد اور ان کے بھائی عبداللہ مدینہ میں مبشر بن عبدالمنذر کے پاس آ کر ٹھہرے۔ ابواحمد نے اپنی بہن زینب (ام المومنین) کے بعد ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ اور ابواحمد کا ذکر عبد بن جحش کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۳۔ حضرت ابواخزمؓ

حضرت ابواخزمؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار۔ ان کے بھائی کا نام سہل تھا۔ وہ بیعت عقبہ میں موجود تھے بدری صحابی ہیں۔ اور تمام غزوات میں شریک ہوئے اور معرکہ جسر (جس میں ابوعبید ثقفی مارے گئے تھے میں بھی شریک تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۴۔ حضرت ابوالاخنسؓ

حضرت ابوالاخنس بن حذافہ بن قیسؓ بن عدی بن سعد بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ ان کی اور ان کے بھائی خنیس کی ماں کا نام ضعیفہ دختر جزیم بن سعید بن رئاب بن سہم تھا۔ یہ صحابی عبداللہ اور خنیس بن حذافہ کے بھائی تھے ان کی صحبت مشکوک ہے۔ ان کا نام بھی معلوم نہیں ہوسکا ان کے بھائیوں کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

زبیر اور عقب نے ابوالاخنس ولد حذافہ (جو بنو قیس بن عدی سے تعلق رکھتے ہیں) کی اولاد کے بارے میں لکھا ہے کہ اس خاندان میں سے سوائے عبداللہ بن محمد بن ذویب بن غمامہ بن ابوالاخنس بن حذافہ کے سب ختم ہوگئے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۵۔ حضرت ابوادریسؓ

حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہؓ بن عمرو الخولانی۔ یہ غزوۂ حنین کے سال پیدا ہوئے۔ کبار تابعین سے ہیں۔ وہ فضالہ بن عبید کے بعد امیر معاویہ اور یزید کی طرف سے عبدالملک بن مروان کے عہد تک دمشق کے قاضی رہے اور اسی دوران میں وفات پائی۔ مکحول کہتے تھے کہ انہوں نے ادریس کی طرح کا کوئی آدمی نہیں دیکھا انہوں نے عبادہ بن صامت، شداد بن اوس، ابوالدرداء اور عبداللہ بن مسعود سے سماع کیا۔ معاذ سے ان کے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۶۔ حضرت ابواذینہ عبدیؓ

حضرت ابواذینہ عبدی یا صدفیؓ۔ آخر الذکر اصح ہے۔ ان سے علی بن رباح نے روایت کی تمہاری عورتوں میں اچھی وہ ہیں۔ جو بچے پیدا کریں، محبت کریں باحیا اور خیر خواہ ہوں۔ انہوں نے اپنی حدیث مصر میں بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۷۔ حضرت ابوارطاۃ احمسیؓ

حضرت ابوارطاۃ احمسیؓ۔ یہ جریر کا پیغام حضور اکرم ﷺ کے پاس لائے تھے۔ امام بخاری نے باب المغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا نام حصین بن ربیعہ یا ربیعہ بن حصین تھا۔ حصین کے ترجمے میں ہم بالتفصیل لکھ آئے ہیں مسلم نے یہ روایت مروان بن معاویہ حسین لکھا ہے۔

یحییٰ اور ابویاسر نے باسناد ہم مسلم سے انہوں نے ابن ابوعمر سے انہوں نے مروان سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے روایت کی اور ذوالخلصہ کی بربادی کا ذکر کیا اور بتایا کہ ابوارطاہ حسین بن ربیعہ جریر کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کو خوش خبری دینے آئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۸۔ حضرت ابواروی، دوسیؓ

حضرت ابواروی، دوسی، حجازیؓ۔ یہ صحابی ذوالحلیفہ میں قیام کرتے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوواقد صالح بن محمد بن زائدہ مدنی نے سلیمان بن حرب نے وہیب سے انہوں نے ابوواقد صالح بن محمد سے انہوں نے ابواروی سے روایت کی کہ میں

نمازِ عصر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر غروب آفتاب سے پہلے شجرہ پہنچ جایا کرتا تھا۔

احمد بن عثمان بن ابوعلی نے ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید سے انہوں نے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلمان سے انہوں نے ابوبکر محمد بن علی بن موسیٰ بن مردویہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی سے اور دعلج بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی بن زید سے انہوں نے بشر بن عیسیٰ بن مرحوم العطار سے انہوں نے نضر بن عربی سے انہوں نے عاصم بن سہیل سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابواروی دوسی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اور عمر آ گئے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر کہ تم دونوں نے میرے مشن کی تائید کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۹۔ حضرت ابوالازور احمریؓ

حضرت ابوالازور احمریؓ۔ بلند مرتبہ صحابہ سے تھے اور شراب پینے کے بارے میں ان کا واقعہ مشہور ہے۔ ابوالازور، ابوجندل اور ضرار بن خطاب نے شراب کے بارے میں قرآن سے ایک آیت کی تاویل تھی جیسے ہم ابوجندل کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

ابوالازور نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا۔ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۰۔ حضرت ابوالازور ضرار بن خطابؓ

حضرت ابوالازور ضرار بن خطابؓ۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۱۔ حضرت ابوالازہر الانماریؓ

حضرت ابوالازہر الانماری شامیؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوزہیر مذکور ہے۔ عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے جعفر بن مسافر تنیسی سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور سے، انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت کے لئے لیٹے تو ذیل کی دعا پڑھتے

بسم الله وضعت جنبي. اللهم اغفرلي ذنبي- واخسأ شيطاني وفك رهاني واجعلني في الندى الاعلى

ابومسہر نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر سے اور ابوہمام اہوازی نے ثور بن خالد سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ربیعہ بن یزید دمشقی نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں نکلا اور کامیاب ہوا تو اسے دوگنا ثواب ملے گا لیکن جو شخص طلب علم میں نکلا لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اسے ایک گنا ثواب ملے گا۔

۵۶۷۲۔ حضرت ابوالازہرؓ

حضرت ابوالازہرؓ۔ نسب نامعلوم یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں کہ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ربیعہ بن یزید سے انہوں نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے روایت کی کہ حضور اکرم نے دربارۂ علم مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کی یہ حدیث اول الذکر سے علیحدہ ہے کیونکہ اسے ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور اس میں صرف سونے کی دعا کا ذکر ہے اور طلب علم کی حدیث کو مع سونے کی دعا کے ابوعمر نے انماری کے ترجے میں بیان کیا ہے اور دونوں کو ایک آدمی قرار دیا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابواحمد کو کس طرح معلوم ہوگیا ہے کہ یہ صحابی انماری سے علیحدہ ہیں کیونکہ نہ تو ان کا نسب ان سے علیحدہ ہے اور نہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور دلیل ہے۔

۵۶۷۳۔ حضرت ابواسرائیل انصاریؓ

حضرت ابواسرائیل انصاریؓ۔ مدنی ہیں اور انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا کہ میرے والد نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسرائیل سے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ شخص ہے جو نہ بیٹھتا ہے' نہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور نہ سائے میں کھڑا ہوتا ہے اور روزہ رکھتا ہے حضور اکرم نے فرمایا اسے کہو کہ بیٹھے' باتیں کرے سائے میں آرام کرے اور روزے رکھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۴۔ حضرت ابواسماء شامیؓ

حضرت ابواسماء شامیؓ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد نے والد سے یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ بیعت کی اور آپ سے مصافحہ کیا اس پر انہوں نے دل میں ٹھان لی کہ وہ اس ہاتھ سے کسی دوسرے آدمی سے مصافحہ نہیں کریں گے چنانچہ وہ کسی سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۵۔ حضرت ابوالاسود تمیمیؓ

حضرت ابوالاسود تمیمیؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے رزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنوتمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنے ایک شیخ سے جس کا نام ابوالاسود تھا' سنا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جھوٹی قسم کھانے سے عورتیں بانجھ ہوجاتی ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۶۔ حضرت ابوالاسود بن سندرؓ

حضرت ابوالاسود بن سندر الجذامیؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام سندر یا عبداللہ بن سندر ہے۔ یہ درست نہیں ان کا نام

ابوالاسود ابن سندر ہے۔ ان کی حدیث درباره بنواسلم غفار تجیب مصر میں معروف ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے بہ سند ابوالخیر روایت کی۔ ہم ان کا ذکر مفصل عبداللہ بن سندر کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۷۔ حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ

حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ بن معدیکرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث الاکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع الکندی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معزز آدمی تھے یہ طبری کا قول ہے۔ ابن کلبی نے الجمہرہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابو علی غسانی نے استیعاب میں۔

۵۶۷۸۔ حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ

حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ یا عبداللہ بن ثابت مدنی تھے۔ ان سے عطا الشامی نے روایت کی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور سر پر لگاؤ کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ اسید میں ہمزہ پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور پیش بھی یہ ابوعمر کا قول ہے عبداللہ بن ثابت کے ترجمے میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۹۔ حضرت ابواسید بن علیؓ

حضرت ابواسید بن علی بن مالک انصاریؓ۔ محمد بن اسحٰق سراج نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے حسن بن ابوالحسن نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب مدینے کی آبادی سلع پہاڑی تک پہنچ جائے تو شام پر چڑھائی کردو لیکن اگر ایسا نہ کر سکو تو حکم مانو اور اطاعت کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۰۔ حضرت ابواسید الساعدیؓ

حضرت ابواسید الساعدیؓ۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ یا ہلال بن ربیعہ تھا لیکن مالک زیادہ مشہور ہے۔ ہم مالک کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ یہ بنو ساعدہ سے انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوساعدہ مالک بن ربیعہ بن البدن کا نام لیا ہے۔ وہ حجازی تھے۔ ان سے سہل بن سعد نے روایت کی وہ کہنے لگے اگر میری آنکھیں بے نور نہ ہو جاتیں تو میں آپ کو وہ گھاٹی دکھاتا۔ جہاں غزوۂ بدر میں ہماری امداد کو فرشتے نکلے تھے۔ ابواسید نے ۶۰ ہجری یا ۶۵ ہجری یا ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر آخری روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے شرکائے بدر میں سب سے زیادہ عمر پائی تھی۔ ان کا قد چھوٹا' بال گھنے اور داڑھی سیاہ تھی۔ ایک روایت کے مطابق مہندی لگاتے تھے اور ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے ترجمے میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ابواحمد حاکم نے کتاب الکنی میں ابواسید بن علی بن مالک انصاری لکھا ہے اور ان کی صحبت کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں سعید بن ابوعروبہ سے بروایت قتادہ یہ خبر بیان کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے زینب دختر خزیمہ سے نکاح کیا اور ابواسید بن علی بن مالک الانصاری کو بنو عامر بن صعصعہ کی ایک خاتون کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو دیکھا نہ تھا

چنانچہ ابواسید نے اس خاتون کا آپ سے نکاح کرادیا اور ابوعمر نے ان ابواسید کو ابواسید ساعدی کے علاوہ کوئی اور آدمی قرار دیا ہے حالانکہ یہ ابواسید ساعدی ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۵۶۸۱۔ حضرت ابواسیرہؓ

حضرت ابواسیرہ بن حارث بن علقمہؓ۔ واقدی نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے۔ واقدی نے ان کا نام ابوہبیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ انہیں ابواسیرہ کہتے ہیں اور ابوہبیرہ ان کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوہبیرہ کے ترجمے میں ہم ذرا تفصیل سے بیان کریں گے۔

۵۶۸۲۔ حضرت ابوالاشعثؓ

حضرت ابوالاشعثؓ۔ ابن الدباغ اندلسی لکھتے ہیں کہ بزار نے المقلین میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ محمد بن اشعث نے اپنے والد سے۔ انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیل کی مالش سے سر کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ لباس سے اقتصادی حالت کا اظہار ہوتا ہے اور خادم کے ساتھ حسن سلوک سے دشمن ذلیل ہوتا ہے۔

۵۶۸۳۔ حضرت ابوالاعورالانصاریؓ

حضرت ابوالاعور بن ظالمؓ بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں موجود تھے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ان کا نام کعب بن حارث تھا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ بدر از بنوحرام بن جندب ابوالاعور بن حارث بن ظالم بن عبس کا نام لیا ہے اور یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ ابن عمارہ کہتے ہیں کہ ابوالاعور کا نام حارث بن ظالم بن عبس تھا اور کعب ابوالاعور کے چچا کا نام تھا اور جو شخص ان کے نسب کو نہیں جانتا۔ اس نے کعب ابوالاعور کا نام رکھ دیا لیکن یہ غلط ہے۔ ابن ہشام لکھتے ہیں کہ ان کا نام ابوالاعور حارث بن ظالم تھا لیکن صحیح بات وہ ہے جو ابن اسحٰق نے کہی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے ابوالاعور بن حارث لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۴۔ حضرت ابوالاعورالجرمیؓ

حضرت ابوالاعور جرمیؓ۔ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ بنوجرم کا ایک شخص جس کا نام ابوالاعور تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور السلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہا حضور نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فرمایا اور اس کی خیریت دریافت کی۔ اور فرمایا اے ابوالاعور! تیرا کیا حال ہے؟ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۵۔ حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ

حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ صحابی تھے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں۔ نہ تو ان کی صحبت ثابت ہے اور نہ ان سے کوئی روایت مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ حنین میں بہ حیثیت کافر شریک ہوئے اور بعد میں مالک بن عوف کے ساتھ اسلام قبول کیا اور انہوں نے غزوۂ حنین میں بنوہوازن کی شکست کا واقعہ بیان کیا بعد میں وہ امیر معاویہ

کے خواص میں شامل ہو گئے تھے اور جنگ صفین میں شریک تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ان مخالفین میں سے تھے جن کے خلاف امیر المومنین قنوت میں بددعا فرمایا کرتے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۶۔ حضرت ابو امامہؓ

حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ انصاری خزرجی بعدہ از بنو مالک بن نجار۔ عقبہ اول و دوم میں موجود تھے اور انصار کے نقیب تھے۔ بہ قول واقدی یہ پہلے آدمی ہیں جو ذکوان بن عبد قیس کے ساتھ بعد از قبول اسلام مدینے واپس آئے اور بعد از ہجرت انہوں نے بدر سے پہلے نویں مہینے ماہ شوال میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پیشتر وفات پا گئے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ہم اسعد کے ترجمے میں ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۷۔ حضرت ابو امامہ انصاریؓ

حضرت ابو امامہ انصاری۔ جریری نے ابونضرہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ تو وہاں انصار کا ایک آدمی ابو امامہ موجود تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۸۔ حضرت ابو امامہ باہلیؓ

حضرت ابو امامہؓ باہلی۔ صدی بن عجلان نام تھا۔ ہم ان کا ترجمہ پیشتر لکھ آئے ہیں۔ بعض نے انہیں بنو باہلہ کی شاخ سہم کا فرد شمار کیا ہے اور بعض اس کے خلاف ہیں لیکن سب انہیں بنو باہلہ سے شمار کرتے ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی پھر حمص میں آ گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بکثرت احادیث روایت کیں ہیں۔

فتیان بن محمد بن سودان موصلی نے خطیب ابونصر احمد بن محمد بن عبد القاہر سے انہوں نے ابو الحسین بن نقور سے انہوں نے ابن حبابہ سے انہوں نے ابو القاسم بغوی سے انہوں نے طالوت بن عباد سے انہوں نے فضال بن جبیرۃ سے روایت کی کہ ابو امامہ باہلی نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تم جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ جب تمہیں امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرو۔ وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ آنکھیں نیچی رکھو۔ دست درازی نہ کرو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

ابو امامہ نے ۸۱ ہجری میں یا ۸۶ ہجری میں وفات پائی اور حضور اکرم ﷺ کے جو صحابہ نقل مکانی کر کے شام میں آ گئے تھے۔ ابو امامہ ان سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۹۔ حضرت ابو امامہ بن ثعلبۃؓ

حضرت ابو امامہ بن ثعلبۃ انصاری حارثی۔ بروایتے ان کا نام ایاس تھا۔ ثعلبہ کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام سہل آیا ہے۔ صحیح روایت ایاس بن ثعلبہ ہے۔ انہوں نے حضور اکرم سے تین حدیثیں روایت کی ہیں (۱) جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناجائز طور پر اڑا لیا۔ اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت پڑتی ہے۔ (۲) اسلام سے بیزاری۔ (۳) حضور اکرم ﷺ نے ابو امامہ کی ماں کی تدفین کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن

ابی عاصم روایت کی کہ عمرو بن علی نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن متیب مدنی سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ابی امامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے بدر کی طرف کوچ کا ارادہ کیا۔ تو ابوامامہ بھی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے اس پر ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے بھانجے سے کہا کہ تم اپنی ماں کی خدمت گزاری کے لئے رک جاؤ۔ ابوامامہ نے کہا آپ کی بھی تو بہن ہیں۔ آپ رک جائیں۔ یہ بات حضور علیہ السلام کے سامنے کی گئی تو حضور نے ابوامامہ کو رکنے کا حکم دیا اور ابو بردہ لشکر میں شریک ہو گئے۔ جب غزوہ سے واپس آئے تو ابوامامہ کی والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

یحییٰ اور ابو یاسر نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج یحییٰ بن ایوب۔ قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے روایت کی۔ ابن ایوب کا بیان ہے کہ اسماعیل نے علاء مولائے حرقہ سے انہوں نے معبد بن کعب السلمی سے انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال اڑا لے۔ تو ضرور جہنم میں جائے گا اور جنت اس پر حرام ہو جائے گی ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہو حضور اکرم نے فرمایا۔ ہاں خواہ پیلو کی لکڑی کا ٹکڑا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۰۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ

حضرت ابوامامہؓ بن سہل بن حنیف۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ انصاری اوسی ہیں اور ان کا نام اسعد تھا اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام ان کے نانا کے نام پر اسعد بن زرارہ رکھا اور کنیت بھی انہی کی عطا فرمائی اور برکت کی دعا کی۔ جناب ابوامامہ نے ۱۰۰ھ میں جب ان کی عمر نوے برس سے کچھ زیادہ تھی وفات پائی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر انہیں کبار تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۶۹۱۔ حضرت ابوامیمہ الجشمی

حضرت ابوامیمہ الجشمی۔ بعض لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور روزے کے بارے میں ان سے ایک حدیث بھی بیان کی ہے جسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عصام بن یحییٰ سے قشیری کی حدیث کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے مسافروں سے نماز کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے) ان سے مروی حدیث بھی اسی طرح کی ہے۔

بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوامیہ لکھی ہے اور جس حدیث میں اسناد میں گڑبڑ ہوا سے صحیح نہیں کہہ سکتے اور ابوامیمہ غیر معروف آدمی ہیں بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوتمیمہ لکھی ہے اور اسناد کے پیش نظر ان میں سے منسوب کوئی بات بھی درست نہیں ہے۔ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انہیں ابوامیمہ جعد نے تحریر کیا ہے اور ان سے بہ قول ابو موسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کی کہ انہیں عصام بن یحییٰ نے ابو قلابہ سے انہوں نے عبیداللہ بن زیاد سے انہوں نے ابوامیمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ رمضان میں ایک سفر کے دوران کھانا کھا رہے تھے اور وہ پاس بیٹھے

ہوئے تھے۔آپ نے انہیں کھانے کی دعوت دی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ نے رمضان میں نماز اور روزے میں تخفیف فرمادی ہے۔

اس راوی کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض انہیں ابوامیہ کہتے ہیں بعض نے انس بن مالک الکعبی وغیرہ۔بعض نے ان کا نام ابوامیمہ برادر بنوجعدہ لکھا ہے۔واللہ اعلم

۵۶۹۲۔حضرت ابوامیہ ازدیؓ

حضرت ابوامیہؓ ازدی۔جنادہ کے والد تھے ان کا نام کثیر تھا۔یہ امام بخاری اور ابوحاتم کی روایت ہے خلیفہ نے ان کا نام مالک بیان کیا ہے۔ابن ابی حاتم نے جنادہ بن ابی امیہ لکھا ہے۔ابوامیہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔جنادہ نے ان سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے جنادہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۳۔حضرت ابوامیہ تغلبیؓ

حضرت امیہ تغلبیؓ۔ابوموسیٰ نے اذنا۔شیخ زاہد ابوالقاسم رازی سے انہوں نے ابوالفوارس سے انہوں نے ہلال الحفار سے انہوں نے حسین بن یحییٰ بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن السری سے انہوں نے جریر سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے جندب بن ہلال سے انہوں نے ابوامیہ سے (جن کا تعلق بنوتغلب سے ہے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا کہ عشور مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ یہود اور انصاریٰ کے لئے ہے اس روایت میں جندب کا نام مذکور ہے لیکن صحیح حرب بن ہلال ہے اور اس حدیث کو ابوالاحوص نے عطاء سے انہوں نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا ابوامیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔امام ثوری کا اسناد یوں ہے۔عطاء نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ایک روایت میں حرب بن ابی حرب آیا ہے۔ہم اس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۶۹۴۔حضرت ابوامیہ جمحیؓ

حضرت ابوامیہ جمحیؓ۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا۔حضور نے فرمایا۔قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ علم کے حصول کے لئے لوگ کم سن جماعت سے رجوع کریں گے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن معاملہ مشکوک ہے کیونکہ بنوجمح سے جو لوگ صحابہ میں شمار ہیں۔ان کے نام یہ ہیں۔ابوامیہ صفوان بن امیہ اور عمیر بن وہب یہ ابوعمر کا قول ہے نیز ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔انہوں نے ابوامیہ جہنی یا لخمی لکھا ہے۔ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوامیہ لخمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کی علامت یہ ہے کہ لوگ حصول علم کے لئے کم سن طبقے سے رجوع کریں گے۔

اس امر پر سب متفق ہیں کہ ابوامیہ سے بکر بن سوادہ نے روایت کی۔

۵۶۹۵۔ حضرت ابوامیہ شعبانیؓ

حضرت ابوامیہؓ شعبانی۔ ابوموسیٰ کے مطابق ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ مطر بن علا فزاری دمشقی سے انہوں نے عبدالملک بن سیار ثقفی سے انہوں نے ابوامیہ شعبانی سے روایت کی اور صرف اتنا لکھا کہ وہ جاہلی تھا اور محمد نام تھا اور ابوثعلبہ خشنی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۶۔ حضرت ابوامیہ ضمریؓ

حضرت ابوامیہ ضمریؓ۔ یا جعدی یا قشیری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ضمری لکھا ہے۔

اوزاعی اور ابان العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہون نے ابوامیہ سے روایت کی کہ میں ایک سفر کے سلسلے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب حضور اکرمؐ نے ارادہ نزول فرمایا تو میں واپس ہوا آپ نے فرمایا کیا تم کھانے کا انتظار نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ نے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے اور نماز آدھی کر دی ہے۔ اور خالد الحذا ئنے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک الکعبی سے روایت کی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں انس بن مالک الکعبی ہی محفوظ ہیں اور یہ حدیث کثیر الاضطراب ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۷۔ حضرت ابوامیہ مخزومیؓ

حضرت ابوامیہ مخزومی حجازی۔ یحییٰ بن محمود نے کتابتہً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے ابوالمنذر رمولیٰ ابوذر سے انہوں نے ابوامیہ مخزومی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا اس نے چوری کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس مال مسروقہ نہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ جرم کیا ہے اس نے دوبار یا تین بار یہ کہا فرمایا لیجاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اجرائے حد کے بعد پھر اسے میرے پاس لانا۔ قطع ید کے بعد اسے واپس لائے تو آپ نے فرمایا اللہ سے اپنے جرم کی معافی مانگ اور توبہ کر جب وہ تعمیل ارشاد کر چکا تو حضور اکرم نے دعا فرمائی اے خدا تو اس کا جرم معاف فرمادے۔

اس حدیث کو عمرو بن عاصم نے ہمام سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۸۔ حضرت ابواناسؓ

حضرت ابواناس کنانی دیلی۔ یہ ابودیلی کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ قبیلے کے سردار تھے اور ساریہ بن زنیم کے بھتیجے تھے اور شاعر تھے حضور اکرمؐ کے بارے میں انہوں نے کہا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها ابرو اوفی ذمة من محمد

''آج تک کسی اونٹنی کے پالان پر رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی راست باز اور اپنی ذمہ داریوں سے اچھی طرح

عہدہ برآ ہونے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا گیا۔

ان کا بیٹا بھی شاعر تھا۔ جن کا نام انس بن ابی اناس تھا۔ جب حکم بن عمرو الغفاری حاکم خراسان فوت ہونے لگے تو اس نے انس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا لیکن زیاد نے انہیں معزول کر کے خلید بن عبداللہ الحنفی کو عامل بنا دیا۔ اس پر انس نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

الا من مبلغ عنی زیادا مغلغلة یخب بها البرید

اتعزلنی وتطعمها خلیدا لقد لاقت حنیفة ما ترید

''میری طرف سے زیاد کو یہ پیغام جسے قاصد تیز رفتاری سے پہنچائے کون لے کر جائے گا اور اسے کہے گا کہ تو نے مجھے معزول کر کے خلید کو مقرر کر دیا ہے بے شک بنو حنیفہ کو وہ چیز مل گئی جو تو چاہتا تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۹۔ حضرت ابوانس انصاریؓ

حضرت ابوانس انصاری مدنی۔ ان سے ان کے بیٹے حمزہ نے روایت کی۔ ابراہیم بن ابی یحییٰ نے مالک بن حمزہ بن ابی انس سے۔ اس نے باپ سے اس نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب دشمن قریب آ جائے تو اس پر تیر برساؤ اور جب تک وہ تم پر ہلہ نہ بول دیں تلواروں کو نیام سے نہ نکالو۔ الیاس نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ ہمیں کثیر التعداد آدمیوں نے جن میں مسمار بن عمر بن عویس اور محمد بن سرایا بن علی الفقیہ شامل ہیں۔ باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عبداللہ جعفی سے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے ابواسید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں غزوۂ بدر میں ہدایت فرمائی کہ دشمن قریب آ جائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دینا یہ صحیح بخاری کی روایت ہے اور ابوانس نے ابواسید سے تصحیف کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۰۔ حضرت ابواہابؓ

حضرت ابواہاب بن عزیز بن قیس بن سوید بن ربیعہ بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی الدارمی۔ یہ خلیفہ کا قول ہے اور ام ابواہاب فاختہ دختر عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصیٰ ہے۔ یہ بنو نوفل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے منع فرمایا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۱۔ حضرت ابواوس اسلمیؓ

حضرت ابواوسؓ۔ ان کا نام تمیم بن حجر تھا۔ ایک روایت میں ابوتمیم اوس بن حجر اسلمی ہے انہوں نے عرج میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۲۔ حضرت ابواوس ثقفیؓ

حضرت ابواوسؓ ثقفی۔ ان کا نام حذیفہ تھا۔ اور یہ اوس کے والد تھے۔ آن کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر

آئے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے روایت کی کہا کہ میں نے اپنے والد کو جوتوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اسے ناپسند کیا والد کہنے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کو ایسا کرتے میں نے دیکھا ہے۔ اشیری نے اس باب میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۷۰۳۔ حضرت ابواوسؓ

حضرت ابواوسؓ۔ ان کا نام جابر بن عوف تھا اور عمرو بن اوس کے دادا تھے۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۴۔ حضرت ابواوفیؓ

حضرت ابواوفیؓ۔ عبداللہ اور زید ان کے دو بیٹے تھے۔ ان کا نام علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ بن حارثہ تھا انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں صدقات لے کر آئے تھے تو حضور اکرم نے دعا فرمائی تھے۔ اے اللہ! تو ابواوفی کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۵۔ حضرت ابوایاسؓ

حضرت ابوایاس یا ابن ایاس۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی کہ وہ ایک بار سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پڑھوں آپ نے سورۃ قل ہو اللہ احد کی آیات یکے بعد دیگرے پڑھیں پھر سورۃ فلق اور آخر میں سورۃ الناس جناب ابوایاس کو پڑھائی پھر فرمایا اے ابوایاس! لوگوں نے اس طرح کی آیات نہیں پڑھیں۔ ابن ابی عاصم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوایاس بن سہل نے (جو بنو ساعدہ سے ہیں) یحییٰ سے انہوں نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوحازم سے روایت کی کہ وہ ایاس بن سہل انصاری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے کہا کہ منہ میری طرف کر کے بیٹھو۔ میں نے ان کی طرف منہ کیا۔ تو وہ کہنے لگے۔ اے ابوحازم! میں تجھے حضور اکرم ﷺ کی حدیث سناتا ہوں جو میرے باپ نے مجھے سنائی آپ نے فرمایا اگر ایک آدمی صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھا تسبیح وتہلیل میں مصروف رہے اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک ذکر الٰہی میں منہمک رہے۔ تو یہ عمل میرے نزدیک اس سے محبوب تر ہے کہ وہ آدمی اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد پر روانہ ہو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۶۔ حضرت ابوایمنؓ

حضرت ابوایمن۔ مولائے عمرو بن جموح۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہیدان احد از بنو سلمہ و بنو حرام بن کعب وابوایمن مولائے عمرو بن جموح اور خلاد بن عمرو بن جموح بھی اس کے ساتھ

ہی قتل ہوئے۔ اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابوایمن عمرو بن جموح کے ایک بیٹے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ

حضرت ابوایوب انصاری۔ ان کا نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار انصاری' خزرجی' نجاری ہے۔ بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخصوص طرف داروں میں تھے۔ ابن کلبی اور ابن اسحٰق وغیرہ لکھتے ہیں کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور نہروان کی لڑائی میں حضرت علی کے مقدمتہ الجیش میں شامل تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم سے دریافت کیا۔ کیا ابوایوب جنگ صفین میں شریک تھے انہوں نے کہا نہیں البتہ معرکہ نہروان میں موجود تھے۔

ابوالعباس احمد بن عثمان اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی نیشاپوری سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر بن ابوزید الرکاب سجزی سے انہوں نے قاضی ابوالقاسم علی بن محسن التنوخی سے انہوں نے ابوعبداللہ حسن بن عمران اضراب سے انہوں نے حامد بن یحییٰ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب العابد سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے سعد بن سعید بن قیس انصاری سے انہوں نے عمر بن ثابت بن حارث خزرجی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا۔ جس نے رمضان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانے بھر کے روزے رکھے۔ جناب ابوایوب انصاری نے امیر معاویہ کے عہد میں یزید کی کمان میں حکومت روم کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور قسطنطنیہ شہر کے پاس پچاس یا اکاون ہجری میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے اور بروایت مجاہد یزید نے اپنے لشکر کے سواروں کو حکم دیا کہ جناب ابوایوب انصاری کی قبر کو گھوڑوں کے سموں سے روند ڈالو تا کہ قبر کا نشان مٹ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک رومی نے مسلمانوں سے اس صبح کو جس رات کو حضرت ابوایوب کو دفن کیا گیا دریافت کیا کہ گزشتہ رات تم کیا کرتے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ شخص جسے ہم نے دفن کیا ہے یہ ہمارے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کبار سے ہیں اور وہ قدیم الاسلام ہیں اگر ان کی لاش کو زمین سے نکالا گیا تو جب تک ہماری حکومت ہوگی۔ عرب میں ناقوس نہ بج سکے گا۔

مجاہد لکھتے ہیں کہ جب ان کے یہاں قحط پڑتا ہے تو وہ ان کی قبر سے تھوڑی سی مٹی ہٹاتے ہیں۔ تو بارش ہو جاتی ہے جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تھے۔ تو ان کے یہاں ہی اترے تھے اور مسجد اور حجرات کی تعمیر تک وہیں قیام فرما رہے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور خالد بن زید کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۵۷۰۸۔ حضرت ابوایوبؓ یمامی

حضرت ابوایوب یمامی۔ بقول جعفر انہوں نے خلیفہ سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ

حضرت ابوایوب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے اکثر ظن کے مطابق وہ انصاری ہیں اور علی بن مسہر نے افریقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ جواب دہ ہوگا۔ اس لئے جب وہ اس سے طالب امداد ہو۔ وہ اسے لبیک کہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔ اگر موسیٰ کی مراد اس سے ابوایوب انصاری ہیں۔ تو انہوں نے ان کا نام نہیں لکھا اور نہ کوئی اور ایسی بات لکھی ہے جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی مراد کیا ہے اگر ابوایوب انصاری کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔ تو گویا ابوایوب انصاری کا تذکرہ کرنا وہ بھول گئے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الباء

۵۷۱۰۔ حضرت ابوبجیرؓ

حضرت ابوبجیر۔ ان سے ان کے بیٹے بجیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک بار ایک گفتگو میں قرآن کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن خدائے عزوجل کا کلام ہے۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۱۔ حضرت ابوالبداحؓ

حضرت ابوالبداح بن عاصم بن عدی بن جد بن عجلان البلوی (جو بنوعمرو بن عوف انصار کے حلیف تھے) ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی لیکن یہ خود تابعی ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ جسے ان کی وفات پر ابوالسنابل بن بعلک نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ ابن جریج وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور بقول ابوعمر اکثر لوگ انہیں صحابی شمار کرتے ہیں۔ ابوالبداح ان کا لقب اور کنیت ابوعمر تھی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین (ابن مندہ) کو ان کے بارے میں اشتباہ ہوا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے ان سے حدیث روایت کی حالانکہ راوی ابوبکر بن عمرو تھے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر کا ابوالبداح کو سبیعہ اسلمیہ کا خاوند کہنا غلط ہے کیونکہ سبیعہ کے شوہر کا نام سعد بن خولہ تھا چنانچہ ابوعمر اور ابن مندہ نے سبیعہ کے ترجمے میں یہی لکھا ہے اور ابوالبداح کی بیوی کا نام نام جمیل دختر یسار تھا جو معقل بن یسار کی بہن تھی اور ان کے شوہر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہ بعض علماء کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں مفسرین کا شدید اختلاف ہے۔

۵۷۱۲۔ حضرت ابوالبراد ؓ

حضرت ابوالبراد۔ تمیم الداری کے غلام تھے۔ سعید بن زیاد بن فائد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوہند سے روایت کی کہ تمیم اپنے ساتھ شام سے چند قندیلیں اور تیل لے کر مدینے آئے۔ جس رات کو وہ مدینے پہنچے جمعہ کی رات تھی۔ انہوں نے اپنے غلام ابوالبراؐ کو حکم دیا کہ قندیلوں میں تیل ڈال کر مسجد میں لٹکا دے۔ اس نے حکم کی تعمیل کی چنانچہ جب سورج غروب ہوا تو لیمپ روشن کر دیئے گئے حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے چمک دمک دیکھ کر دریافت کیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے تمیم کا نام لیا حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے اسلامی عبادت گاہ کو منور کیا۔ اللہ تعالیٰ تیری دنیا وآخرت کو منور فرمائے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اسے تجھ سے بیاہ دیتا۔'' اس پر نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ام مغیرہ نامی میری ایک بیٹی ہے آپ اس کے بارے میں مختار ہیں۔ جو چاہیں کریں حضور نے وہیں کھڑے کھڑے ان کو بیاہ دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۳۔ حضرت ابوبردہ ؓ

حضرت ابوبردہ انصاری۔ جابر بن عبداللہ ان کے راوی ہیں کہ ابواحمد بن سکینہ نے بتایا کہ انہیں ابوغالب الماوردی نے عطیۃ باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے انہوں نے قیتبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ شج سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے ابوبردہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی بغیر حدود اللہ کے دس کوڑوں سے زیادہ مت مارو۔

نیز بکیر بن عبداللہ نے سلیمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابی بردہ سے روایت کی۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ وہ ظفری ہیں۔ یا کوئی' اوران کے علاوہ کسی اور راوی کا قول ہے کہ اس حدیث کو جابر نے ابوبردہ بن نیار سے روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے ابن نیار کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۴۔ حضرت ابوبردہ ؓ

حضرت ابوبردہ۔ جمیع بن عمیر کوفی کے ماموں تھے۔ ایک روایت میں ابوبردہ بن نیار آیا ہے۔ شریک نے وائل بن داؤد سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابوبردہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کی بہترین کمائی اس کا بیٹا ہے۔ امام ثوری نے وائل سے روایت کی اور بقول سعید بن عمیر انہوں نے اپنے ابوبردہ سے روایت کی اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۵۔ حضرت ابوبردہ انصاری ؓ

حضرت ابوبردہ۔ انصاری ظفری اور ظفر کا نام کعب بن مالک بن اوس تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی بقول ابونعیم وہ کوفی ہیں اور ابن مندہ انہیں مدنی بتاتے ہیں۔

عبدالملک نے اور بروایتے عبداللہ بن مغیث بن ابی بردہ نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کاہنوں کی دو جماعتوں میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا جو قرآن کی ایسی تفسیر بیان کریگا جو اس کے بعد اور کوئی ایسی تفسیر پیش نہیں کر سکے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ وہ مفسر محمد بن کعب القرظی اور کاہنوں سے مراد بنو قریظہ اور بنو نضیر تھے۔

۵۷۱۶۔ حضرت ابو بردہ اشعریؓ

حضرت ابو بردہ بن قیس اشعری جو ابو موسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو بردہ کا نام عامر تھا جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔

ابو اسامہ نے یزید بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم کے پچاس سے دو چار زیادہ آدمی یمن سے روانہ ہوئے ہم تین بھائی تھے ابو موسیٰ' ابو رہم اور ابو بردہ ہمارا جہاز ہمیں نجاشی کے پاس حبشہ میں لے گیا۔ جہاں جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ٹھہرے ہوئے تھے ہم سب اپنے جہاز میں حضور اکرم ﷺ کے پاس خیبر میں پہنچے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم الاحول سے انہوں نے کریب بن حارث بن ابو موسیٰ سے انہوں نے ابو بردہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ میری امت تیری راہ میں۔ دشمنوں کے نیزوں اور طاعون کی وبا سے شہادت پائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۷۔ حضرت ابو بردہ ہانی بن نیارؓ

حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام ہانی بن عمرو ہے۔ ہشیم نے اشعث بن عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے روایت کی کہ میرے ماموں حارث بن عمرو میرے پاس سے گزرے ابو عمر کہتے ہیں کہ زیادہ تر ان کا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمن بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ اور انصار کے بنو حارثہ ان کے حلیف تھے) عقبہ ثانیہ میں یہ بھی ستر آدمیوں میں موجود تھے اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ رہے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ ثانیہ از بنو حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس وابو بردہ بن نیار (جن کا نام ہانی بن نیار بن عسر بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی ہے۔ جو ان کا حلیف تھا اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو حارثہ بن حارث اور ان کے حلیفوں سے از بنو بلی' ابو بردہ بن نیار ہیں جو لاولد تھے اور فتح مکہ میں موجود تھے اور بنو حارثہ بن حارث کا علم ان کے پاس تھا نیز وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے وفات پائی۔ یہ واقدی کا قول ہے اور جنگ احد کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک حضور اکرم ﷺ کا گھوڑا

تھااور دوسرا ابو بردہ بن نیار کا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ہم جناب ہانی کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۵۷۱۸۔ حضرت ابو بردہؓ

حضرت ابو بردہ۔ غیر منسوب ہیں۔ ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے سلام سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کی (اور ابن ابوموسیٰ نہیں ہیں) کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم پی لو لیکن نشے سے بچو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۹۔ حضرت ابو برزۃ اسلمیؓ

حضرت ابو برزۃ اسلمی! ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے اس کے بارے میں صحیح روایت نضلہ بن عبید ہے۔ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا یہی قول ہے۔ بعض نے ان کا نام نضلہ بن عبداللہ اور بعض نے نضلہ بن عابد بیان کیا ہے۔ الخطیب ابوبکر نے ہیثم بن عدی سے روایت کی کہ ابو برزہ کا نام خالد بن نضلہ تھا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ ان کے لڑکے کا خیال تھا کہ ان کا نام عبداللہ بن نضلہ تھا اور بقول ابوعمر نضلہ کا نسب یوں تھا۔

نضلہ بن عبید بن حارث بن حبال بن دعبل بن ربیعہ بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ وہاں سے وہ خراسان کو چلے گئے اور مرو میں ٹھہر گئے اور وہاں سے پھر بصرے میں آ گئے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ انہیں یزید بن ہارون نے۔ انہیں سلیمان التیمی نے سیار ابوالمنہال سے انہوں نے ابو برزہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ اور سو آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے جناب ابو برزہ نے بصرے میں امیر معاویہ کی وفات سے پہلے ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کا سال وفات ۶۴ ہجری میں ہے۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۰۔ حضرت ابو برقانؓ

حضرت ابو برقان۔ بنوسعد بن بکر بن ہوازن سے حضور اکرمؐ کے رضاعی چچا تھے۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مدائنی نے عیسیٰ بن یزید سے روایت کی کہ ابو برقان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کی قوم کے آدمی نہ تو آپ کے سوا کسی اور سے اتنی محبت کرتے ہیں اور نہ آپ سے زیادہ کسی اور کی اتنی تعریف کرتے ہیں لیکن ان کی گفتگو غیر واضح ہوتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو برقان! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا اگر تمہیں لمبی زندگی عطا ہوئی۔ تو تم سن لو گے کہ وہاں جانے والے کو نہ تو کوئی خطرہ پیش آئے گا اور نہ کسی تنگی ترشی سے واسطہ پڑے گا۔ ابو برقان کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا میں فلاں فلاں گھاٹی سے آیا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے

ابو برقان! میں قیامت کے دن تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تجھے یاد دلاؤں گا۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا اے ابو برقان! حضور اکرمؐ قیامت کے دن تیرا ہاتھ اسی صورت میں پکڑیں گے کہ تو مرد صالح ہوگا۔ ابو برقان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں حیرہ گیا اور اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۱۔ حضرت ابو بزہؓ

حضرت ابو بزہ۔ عبداللہ بن سائب کے مولی اور مکے کے مشہور مقری خاندان کے دادا تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن قاسم بن ابو بزہ نے اپنے والد محمد سے اس نے اپنے والد قاسم سے اس نے اپنے والد ابو بزہ سے روایت کی کہ وہ اپنے مولیٰ عبداللہ بن سائب کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور اکرمؐ کے ہاتھوں، پاؤں اور سر کو بوسہ دیا۔ ابو بکر بن مقری نے ابوالشیخ سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۲۔ حضرت ابوالبشرؓ

حضرت ابوالبشر بن حارث از بنو عبدالدار۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ جسے سبیعہ نے قبول کر لیا تھا۔ یہ عبداللہ بن وضاح کا قول ہے جسے ابن الدباغ نے ابو محمد بن عتاب سے روایت کیا۔

۵۷۲۳۔ حضرت ابو بشر سلمیؓ

ابو بشر سلمی۔ ابو بکر بن ابو علی اور ابو مسعود نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو بشر سلمی سے روایت کی روایت کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اللہ اس کی تکالیف کو دور کرے اور اس کی خواہشات کو پورا کرے۔ اسے چاہیے کہ کسی مصیبت زدہ کی امداد کرے یا اس کی خواہش کو پورا کرے۔

غالباً یہ صاحب ابوالیسر انصاری سلمی ہیں کیونکہ یہ حدیث ان سے مشہور ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۴۔ حضرت ابو بشیر انصاریؓ

حضرت ابو بشیر انصاری حارثی یا انصاری ساعدی یا انصاری مازنی۔ ان کے صحیح نام کا علم نہیں ہو سکا۔ ایک روایت میں ان کا نام قیس بن عبید بن حریر بن عمرو بن جعد از بنو مازن بن نجار ہے اور بیعت رضوان میں ان کی موجودگی ثابت نہیں۔

ان سے ان کی اولاد کے علاوہ عباد بن تمیم محمد بن فضالہ اور عمار بن غزیہ نے روایت کی کہ ہمیں ابوالحرم مکی بن ربان النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن ابو بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے ابو بشیر انصاری سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ایک قاصد بھیجا (عبداللہ بن ابو بکر کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ ابو بشر انصاری نے کہا کہ لوگ قیلولہ کر رہے تھے) اور فرمایا کہ قربانی کے جن جانوروں کے گلے میں قلادے ڈالے گئے ہیں۔ وہ کاٹ دیئے جائیں یحییٰ کہتے ہیں میں نے امام مالک کو کہتے سنا۔ میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

سعید نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے طلوع آفتاب کے وقت سورج کے نکل آنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ان سے عمارہ بن غزیہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے اس حصے کو جو دو سنگ لاخ چٹانوں کے درمیان ہے قابل احترام قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ گرمی جہنم کی آگ کا جھونکا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ ان تمام روایات کا راوی ایک شخص ہے بعض ان احادیث کو دو راویوں سے اور بعض تین سے منسوب کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تینوں احادیث کا راوی ایک ہی ہے۔

بروایت خلیفہ' ابوبشیر کی وفات واقعہ حرہ کے بعد ہوئی۔ انہوں نے طویل عمر پائی تھی اور ایک روایت کے مطابق ان کی وفات چالیسویں سال ہجری میں ہوئی اور پہلی روایت اصح ہے کیونکہ یہ واقعہ حرہ میں موجود تھے۔ خلیفہ کہتے ہیں کہ وہ انصار میں کسی ایسے آدمی کو سوائے حارث بن خزمہ بن عدی کے نہیں جانتے جس کی کنیت ابوبشیر ہو۔

بقول امیر ابونصر حریر کی حا پر پیش اور را پر زبر پڑھنا ہوگی۔

۵۷۲۵۔ حضرت ابوالبشیرؓ

حضرت ابوالبشیر۔ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۶۔ حضرت ابوبصرہ الغفاریؓ

حضرت ابوبصرہ الغفاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے حمیل (بہ حاء) کسی نے جمیل اور کسی نے کچھ لکھا ہے۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں حمیل بن بصرہ بن وقاص بن حبیب بن غفار کے عنوان کے تحت ہو چکا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی ملاقات ان سے ہوئی اور ان سے روایت کی۔ منصور بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عمروالناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں ے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے جبیر بن نعیم حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے (جو ابوتمیم جیشانی کے ایک ثقہ آدمی تھے) انہوں نے ابوبصرہ غفاری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے انہیں نماز عصر پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا چکے (یعقوب نے اسے دہرایا اور کہا کہ جب آپ نماز ختم کر کے مڑے) تو فرمایا یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی لیکن انہوں نے تساہل کیا اور نماز ترک کر دی تم میں سے جو آدمی بھی اس نماز کو با قاعدہ ادا کرے گا اسے اس کا دوگنا ثواب ملے گا اور اس نماز کے بعد ستارے کے ظاہر ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔ ہم جناب ابوبصرہ کا ذکر اس سے پہلے ان کے ناموں کے تحت کر آئے ہیں۔ وہ پہلے حجاز میں رہتے تھے۔ پھر مصر کو چلے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عزہ نامی خاتون جس کا ذکر کئی شعرا نے اپنی تشبیہوں میں کیا ہے۔ ان کی پوتی تھی جس شخص کا یہ قول ہے۔ اس کے مطابق ان کا سلسلہ نسب وقاص بن حاجب بن غفار ہے تا کہ اس کے بہت سے اشعار درست قرار دیئے جا سکیں اسے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ جس شخص نے ابوبصرہ کو عزہ کا دادا قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے کیونکہ ان کا نسب مشہور ہے اور ابوبصرہ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۲۷۔ حضرت ابوبصیرؓ

حضرت ابوبصیر۔ ان کا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ہے۔ یہ ابومسعود کا قول ہے۔ بقول ابن اسحٰق ان کا سلسلہ نسب عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور ایک روایت میں عبید بن اسید بن جاریہ مذکور ہے۔ وہ بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ علامہ طبری لکھتے ہیں کہ ابوبصیر کی ماں کا نام سالمہ تھا۔ جو عبد بن یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھی اور ابوبصیر وہی آدمی ہیں جو صلح حدیبیہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور اور مروان سے روایت بیان کی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد اچھی طرح امن قائم ہوگیا اور باہمی آمدورفت شروع ہوگئی۔ یہ حالت ہوگئی کہ جو آدمی بھی اسلام کے بارے میں گفتگو کرتا مسلمان ہو جاتا چنانچہ ان دو سالوں کے دوران میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ اس سے پہلے نہیں ہوئے تھے اور فی الحقیقۃ صلح حدیبیہ اسلام کی عظیم فتح تھی۔

جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں واپس تشریف لائے اور کفار قریش کی طرف سے مطمئن ہوگئے تو ابوبصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنوزہرہ کے حلیف تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ وہ مسلمان ہوگئے تھے۔ اس پر اخنس بن سریق ثقفی اور ازہر بن عبدعوف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور بنوعامر بن لوئ کے ایک آدمی کی معرفت وہ خط آپ کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ ان کے آدمی (ابوبصیر) کو واپس کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ابوبصیر کو بلا کر فرمایا اے ابوبصیر! تمہاری قوم کے آدمی تمہاری واپسی کا تقاضا کر رہے ہیں اور شرائط معاہدہ کا تمہیں علم ہے۔ میں وعدہ خلافی نہیں کرسکتا کیونکہ تمہاری قوم کا تقاضا مبنی برحق ہے ابوبصیر نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ان مشرکین کے حوالے کر کے ابتلا میں ڈالنا چاہتے ہیں حضور نے فرمایا ابوبصیر! چند دن اور صبر کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے نجات کا ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا تعمیل ارشاد میں ابوبصیر ان لوگوں کے ساتھ چل دیئے۔ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک دیوار کے پاس دم لینے کو بیٹھ گئے۔ ابوبصیر نے عامری کی تلوار بہانے سے اٹھالی اور چشم زدن میں اس کی گردن اڑادی۔ یہ دیکھ کر غلام سرپٹ بھاگ کھڑا ہوا اور مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمی کسی مصیبت سے دوچار ہوا ہے کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے آدمی نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اتنے میں ابوبصیر بھی تلوار لٹکائے وہاں پہنچ گئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور مجھے اپنے پاس نہ ٹھہرنے دیا۔ حضور اکرم نے فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ اگر اس کے ساتھ اور آدمی ہوتے تو تو نے لڑائی بھڑکا ہی دی تھی۔ ابوبصیر وہاں سے روانہ ہو کر عیص میں (جو مکے سے شام کے راستے پر واقعہ تھا) آکر ٹھہر گئے۔ جو مسلمان صلح حدیبیہ کے بعد ادھر ادھر رکے ہوئے تھے۔ وہ سب وہاں پہنچ گئے اور ان کی تعداد ساٹھ ستر ہوگئی۔

چنانچہ قریش کا جو آدمی بھی ان کے ہتھے چڑھ جاتا۔ وہ اسے قتل کر دیتے اور جو کاروان تجارت مل جاتا اسے لوٹ لیتے۔ تنگ آکر قریش نے رسول اکرم کو لکھا کہ ہمارے جو رشتہ دار اسلام قبول کر چکے ہیں اور صلح نامہ حدیبیہ کے ماتحت وہ آپ کے پاس آنے سے رکے ہوئے ہیں ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں اور ہم انہیں اس شرط کی بجاآوری سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ

نے ان لوگوں کو اطلاع دے دی اور وہ سب لوگ مدینے آ گئے۔

مروی ہے کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو بھی ان لوگوں میں شامل ہو چکے تھے۔ جب قریش نے حضور اکرم کو اپنے ارادے سے مطلع کیا تو آپ نے ابوبصیر اور ابوجندل ہر دو کو لکھا کہ وہ مدینے آ جائیں اور اپنے رفقا کو بھی ساتھ لے آئیں جب حضور اکرم ﷺ کا گرامی نامہ وہاں موصول ہوا۔ تو ابوبصیر ان دنوں بیمار تھے اور جلدی فوت ہو گئے۔ ابوجندل نے ان کی تجہیز و تکفین کی جنازہ پڑھا' دفن کیا اور (قبر کے پاس) مسجد بنائی اور خود مدینے آ گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۸۔ حضرت ابوبصیرہؓ

حضرت ابوبصیرہ۔ بقول ابوعمر' سیف بن عمر کا بیان ہے کہ ابوبصیرہ انصاری جنگ یمامہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے ایک خبر نقل کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ

حضرت ابوبکرؓ۔ حافظ ابومسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور حجاج بن منہال نے حماد سے انہوں نے علی بن ابوالعالیہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی کہ حضور اکرم عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ صاحب بیماری سے تو مریں گے نہیں۔ انہیں تو میدان جنگ میں شہید ہونے کی خواہش ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا آیا تمہیں علم ہے کہ میری امت میں کون لوگ شہید ہوں گے؟ صحابہ خاموش ہو گئے۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا حاضرین۔ حضور اکرم ﷺ کی بات کا جواب دو۔ صحابہ نے عرض کیا جس کا گھوڑا زخمی ہو جائے اور وہ خود قتل ہو جائے فرمایا اس طرح تو میرے شہیدوں کی تعداد مقابلۃً کمتر ہو گی۔ مقتول' پانی میں غرق ہونے والا' پیٹ سے مرنے والا' طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے۔ اسی طرح وہ عورت بھی شہید ہے جو نفاس کی وجہ سے مر جائے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابومصبح سے یا ابن مصبح سے اور انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس ابوبکر سے مراد ابن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔

۵۷۳۰۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ

حضرت ابوبکر الصدیق۔ ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں ان کے ترجمے میں بالتفصیل بیان کر آئے ہیں۔ وہاں ہم نے ان کے نام کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام سلمی دختر صخر بن عامر بن عمر بن کعب تھا۔ جو اپنے شوہر کے والد کے عم زاد تھیں۔ حبیب بن شہید نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ عمر میں تم بڑے ہو یا میں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اکرم' اکبر اور بہتر تو آپ ہیں۔ ہاں البتہ عمر میں میں بڑا ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ واحد اسناد ہے۔ جس میں اس امر کا ذکر ہے حالانکہ تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت کو بھی ان کی عمر میں شامل کیا جائے۔ تو جب ان کی عمر حضور اکرم ﷺ کی عمر کے مساوی بنتی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۱۔ حضرت ابوبکرہ ثقفیؓ

حضرت ابوبکرہ۔ ان کا نام نفیع بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ہے اور ثقیف کا نام قسی تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مسروح مولی حارث بن کلدہ مذکور ہے۔ ہم نے نفیع کے ترجمے میں ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بس کرتا ہے۔

ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ جو حارث بن کلدہ کی لونڈی تھی اور زیاد بن ابیہ کے اخیافی بھائی تھے۔ ابوبکرہ ان لوگوں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرم کے پاس آ گئے تھے اور اسلام قبول کر لیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد فرما دیا تھا اور ابوبکرہ کنیت عطا کی تھی۔ ابوبکرہ کہا کرتے۔ میں تمہارا دینی بھائی ہوں۔ حضور اکرمؐ کا مولیٰ ہوں۔ سب لوگ میرے باپ ہیں لیکن اگر مجھے کسی آدمی سے منسوب کرنا چاہتے ہو تو ابن مسروح کہہ لو۔

جناب ابوبکرہ فاضل اور صالح صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف زنا کی شہادت دی تھی۔ پھر انکار کر دیا تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حد قذف لگائی تھی اور مردود الشہادۃ قرار دیا تھا۔ پھر حکم دیا توبہ کرو تاکہ یہ تعزیز منسوخ ہو جائے۔ انہوں نے توبہ کی اور خلیفہ نے اس تعزیر پر خط نسخ کھینچ دیا۔

جناب ابوبکرہ کہنے لگے۔ اب میں کبھی بھی بعد ازیں دو آدمیوں کے بارے میں شہادت نہیں دوں گا۔ چار گواہوں میں سے تین گواہ منکر ہو گئے تھے چوتھا گواہ زیاد بن ابیہ تھا۔ وہ کہنے لگا میں نے مغیرہ کو آگے پیچھے حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور عورت کی ٹانگیں گدھے کے کانوں کی طرح کھڑی ہوئی تھیں۔ مزید مجھے علم نہیں کہ کیا ہوا۔ زیاد حد قذف سے بچ گیا۔

جناب ابوبکرہ عمر بھر عبادت الٰہی میں منہمک رہے۔ ان کے اخلاف بصرے کے شرفا اور علما میں شمار ہوتے تھے۔ خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے ابومحمد جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد السماک سے انہوں نے حنبل بن اسحٰق سے انہوں نے خلیل بن عمر بن ابراہیم العبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمانوں کا باہم مقابلہ ہو جائے اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

میں نے کہا۔ ابا جان! قاتل کے متعلق تو یہ سزا درست ہے لیکن مقتول کو کیوں جہنم جانا ہوگا ان کے والد نے جواب دیا کہ جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے یہی سوال میں نے قتادہ سے کیا تھا انہوں نے جواب دیا تھا چونکہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عمر بن ابراہیم نے اس حدیث کو اسی طرح حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی لیکن حسن نے ابوبکرہ سے نہیں سنی بلکہ احنف سے سنی جنہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی۔

جناب ابوبکرہ نے بصرہ میں ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ ابوبرزہ اسلمی پڑھائیں جناب حسن سے مروی ہے کہ صحابہ کرام میں سے جو لوگ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی عمران بن حصین اور ابوبکر کے پائے کا نہ تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۲۔ حضرت ابو بہیسہ فزاریؓ

حضرت ابوبہیہ فزاری۔ ان سے ان کی بیٹی بہیہ نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ سے مہر نبوت کو ہاتھ لگانے کی اجازت طلب کی اور آپ کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر اسے چھوا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سی اشیا ہیں جن کے استعمال سے کسی کو روکنا نا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا نمک اور پانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی غیر معروف لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک کی گنجائش نہیں۔

۵۷۳۳۔ حضرت ابو بہیتہؓ

حضرت ابو بہیتہ۔ ان سے ان کی بیٹی بہیتہ نے روایت بیان کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا۔ اچھے طریقے سے وضو کرنا' وقت پر نماز ادا کرنا' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تو خدا سے ایسی حالت میں ملے کہ تیری زبان پر اس کا ذکر ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ حافظ ابوعبداللہ الکبری کہتے ہیں کہ وہ بھی بہیہ کے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ابوعبداللہ الکبری نے المعرفتہ میں بھی ان کا ذکر بغیر از سند کیا ہے۔

باب التاء

۵۷۳۴۔ حضرت ابو تحیی انصاریؓ

حضرت ابو تحیی انصاری۔ جناب سمرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ثعلبہ بن عباد سے روایت کی کہ سمرہ بن جندب نے خطبہ دیا اور کہا کہ انہوں رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک تیس جھوٹے جن کا آخری آدمی کانا دجال ہوگا۔ نہ آچکے ہوں گے۔ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بالکل ابو تحیی کی آنکھ کی طرح۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۵۔ حضرت ابوتمام ثقفیؓ

حضرت ابوتمام ثقفی۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے (یعنی معجم الاوسط میں) انہوں نے احمد بن خلید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن انیسہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے جس کا نام ابوتمام تھا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں شراب کی ایک ٹھلیا بطور ہدیئے کے پیش کی۔ آپ نے فرمایا ابوتمام شراب تو حرام ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ اس کی قیمت خرچ فرما دیجئے آپ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کر دیا ہے اس کی قیمت بھی حرام کر دی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۶۔ حضرت ابوتمیم الجیشانیؓ

حضرت ابوتمیم الجیشانی۔ ابی لہیعہ نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوتمیم الجیشانی سے روایت کی کہ جب معاذ بن جبل یمن آئے۔ تو انہوں نے ان سے قرآن حکیم پڑھا۔ دولابی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۳۷۔ حضرت ابوتمیمہ الجہیمیؓ

حضرت ابوتمیمہ الجہیمی۔ ابونعیم نے انہیں نسبت سے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ ایک روایت میں ان کا نام طریف آیا ہے۔

ابواسحٰق السبیعی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ کس کی دعوت دیتے ہیں فرمایا میں تجھے اس خدا کی طرف بلاتا ہوں کہ اگر تجھے دکھ پہنچے اور تو اسے بلائے تو اسے دور کر دیتا ہے اگر تیری زمین بنجر بن جائے۔ تو اسے بلائے۔ تو کھیتی اگ آتی ہے اور اگر صحرا میں تیری اونٹنی گم ہو جائے۔ تو اسے بلائے تو اونٹنی واپس آ جاتی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں صحابہ میں نہیں شمار کرتے۔

ابوعمر نے باسنادہ بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ لوگوں نے ابوتمیمہ سے پوچھا کہیے۔ آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کی دو نعمتوں سے بہرور ہوں مستور گناہ اور لوگوں کی تعریف۔ ابوعمر کا قول ہے کہ یہی صاحب ہی طریف بن مجالد الجہیمی ہیں۔ تابعی ہیں اور بصری ہیں انہوں نے ابوہریرہ وغیرہ سے روایت کی اور بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر وہ غلطی پر ہے۔

ابونعیم نے باسنادہ حسن سے روایت کی۔ میں نے ابوتمیمہ سے سماع کیا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں۔ کہ ابوتمیمہ تابعی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ پا سکے۔ ہاں البتہ ایک اور صاحب جن کا نام ابوتمیمہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوئے ان سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کا مشن کیا ہے اور پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ ابواحمد عسکری کی رائے یہ ہے کہ حدیث مذکورہ کے راوی دوسرے ابوتمیمہ ہیں جو کہ الجہیمی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوتمیمہ جہیمی سے (اور اسماعیل نے ایک دفعہ ابوتمیمہ جہیمی سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے) روایت کی کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ علیک السلام مردوں والا سلام ہے۔ آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ تم پر سلام ہو۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے آزار کے باندھنے کے بارے میں استفسار کیا۔ حضور اکرم نے اپنی پیٹھ کو ڈھانپ کر پنڈلی کی ہڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر اشارہ کیا کہ چادر کو یہاں تک رکھو اور اگر یہ ناپسند ہو تو ذرا اور نیچے کر لو اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو ٹخنوں تک اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو یاد رکھو کہ اللہ

تعالیٰ شیخی خورے مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

باب الثاء

۵۷۳۸۔ حضرت ابوثابت انصاریؓ

حضرت ابوثابت بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ لوگ انہیں عدی بن ثابت کا دادا شمار کرتے ہیں مگر یہ مشکوک ہے۔

۵۷۳۹۔ حضرت ابوثابت القرشیؓ

حضرت ابوثابت القرشی۔ حضور اکرمؐ کے ہمسائے تھے۔ ان سے ابوراشد الحبرانی نے روایت کی کہ شرحبیل بن حکم نے حکیم بن عمیر سے انہوں نے ابوراشد سے روایت کی کہ انہیں قریش کے ایک بزرگ نے (جنہیں جار الوحی کہا جاتا تھا اور جو حضور اکرمؐ کے اس گھر کے ہمسائے میں رہتے تھے' جہاں حضورؐ پر نزول وحی ہوتا تھا) بتایا' ہم نماز عشا سے فارغ ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم کو (حسب بیان حضورؐ) آواز دی حضورؐ نے فرمایا اگر آپ کی مرضی ہے کہ میں ہی آؤں' تو میں ہی آجاتا ہوں' ورنہ آپ آجائیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جوب دیا اچھا میں ہی آجاتا ہوں چنانچہ انہوں نے دیوار کو پھاڑا اور اندر آکر حضور اکرمؐ اور سواری کے جانور پر جو خچر کے قد کا تھا آپ کو سوار کر کے چل دیئے آپ کا گزر بیت المقدس میں تین ایسے آدمیوں پر ہوا' جو عبادت الٰہی میں منہمک تھے۔ پھر چار آدمیوں کے پاس سے گزرے۔ یہ سب لوگ عبادت میں مشغول تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۰۔ حضرت ابوثروانؓ

حضرت ابوثروان تمیمی راعیؓ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوثروان سے ان کا بیان ہے کہ وہ بنوعمرو بن تمیم کے اونٹ چراتے تھے کہ حضور اکرم قریش سے بھاگ کر آئے اور اونٹوں میں چھپ گئے' حضور اکرم کو دیکھ کر اونٹ بدک گئے۔ میں نے آپ سے پوچھا تم کون ہو کہ میرے اونٹ بدک گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم سے رفاقت کا خواہش مند ہوں میں نے پھر اپنا سوال دہرایا آپ نے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ بات نہ پوچھو تو تمہارا کیا بگڑتا ہے میں نے کہا تم وہ آدمی تو نہیں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں درست ہے اور آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ میں نے کہا بھاگو یہاں سے' خدا ان اونٹوں کو مبارک نہ کرے۔ جن میں تم پناہ لو۔ اس پر آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے خدا! تو اس شخص کی بدبختی اور زندگی میں اضافہ فرما۔ یہ شخص طویل عرصے تک زندہ رہا اور اپنی موت کی دعا مانگتا رہا لوگ اسے کہتے۔ اے ابوثروان حضور اکرمؐ نے تمہیں بددعا دی ہے۔ تم اس مصیبت سے شاید ہی چھٹکارا پاسکو۔ وہ جواب میں کہتے نہیں میں بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ حضور اکرمؐ نے مجھے معاف فرما دیا تھا اور دعائے خیر فرمائی تھی لیکن آپ کی پہلی دعا پہلے مقبول ہو گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: حیف ہے کہ علامہ ابن اثیر نے اس حدیث کو کیسے اس مجموعے میں جگہ دی حضور اکرمؐ کا قریش کے ڈر سے بھاگنا اور پھر ابوثروان کو اس حیرت انگیز بددعا سے نوازنا۔ ایجاد بندہ ہے' دونوں باتیں آپ کی شان کے خلاف ہیں۔ مترجم

۵۷۴۱۔ حضرت ابوثعلبہ اشجعیؓ

حضرت ابوثعلبہ اشجعی۔ بقول امام بخاری انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے حماد بن سعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عمر بن نبہان سے انہوں نے ابوثعلبہ اشجعی سے روایت کی انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! قبول اسلام کے بعد میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں حضور اکرم نے فرمایا جسے ایسی صورت پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بچوں پر رحم فرما کر اسے جنت عطا کرتا ہے۔

ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ ابوثعلبہ اشجعی سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور ان کی نسبت الخشنی نہیں ہے۔

۵۷۴۲۔ حضرت ابوثعلبہ انصاریؓ

حضرت ابوثعلبہ انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حماد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں مالک بن ابوثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے وادی مہزور کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا پانی ٹخنوں تک روکا جائے اور پھر بند کھول دیا جائے اور اوپر کا آدمی نچلے حصے کے مالک کو محروم نہ رکھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۳۔ حضرت ابوثعلبہ ثقفیؓ

ابوثعلبہ ثقفی۔ وہ کردم کے عم زاد تھے اور حدیث کردم میں ان کا ذکر آیا ہے۔ جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کردم بن قیس سے سنا کہ ایک دفعہ وہ اپنے عم زاد ابوثعلبہ کے ساتھ تھا اور دن سخت گرم تھا۔ میرے پاس جوتے تھے اور وہ ننگے پاؤں تھا اس نے مجھ سے جوتے مانگے میں اس شرط پر رضامند ہوا کہ وہ اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دے۔ کافی پس و پیش کے بعد وہ اس پر رضامند ہوا جب واپس گھر پہنچے تو اس نے جوتے واپس کر دیئے لیکن لڑکی کے نکاح سے منکر ہو گیا میں نے حضور اکرم ﷺ سے صورت حال بیان کی تو آپ نے اس شرط کو باطل فرما دیا کہ اس میں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۴۔ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ

حضرت ابوثعلبہ خشنی۔ ان کے اور ان کے والد کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ کسی روایت میں ان کا نام جرہم کسی میں جرثوم بن ناشب کسی میں ابن ناشم کسی میں ابن ناشر کسی میں عمرو بن جرثوم کسی میں لاشر بن جرہم کسی میں اسود بن جرہم اور کسی میں ابن جرثومہ مذکور ہے لیکن ان کی نسبت اور صحبت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں اور خشینہ کا نام وائل بن نمر بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان تھا اور نمر بنوقضاعہ سے کلب بن وبرہ کا بھائی تھا اور اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے بیعت رضوان کی تھی اور امیر معاویہ کے عہد میں شام میں فوت ہوئے۔ایک روایت میں ہے کہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں ۷۵ہجری میں فوت ہوئے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں کہ ابوثعلبہ لاشر بن جرہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور آپ نے خیبر کے خراج سے ان کے لئے پیداوار کا ایک حصہ مقرر فرما دیا تھا۔انہیں ان کے قبیلے کی طرف اشاعت اسلام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ قبیلے کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے بھائی عمرو بن جرہم بھی۔

ابومنصور مسلم بن علی بن محمد الشاہد نے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس سے انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق سے انہوں نے ابوالقاسم احمد بن خلیل المرجی سے انہوں نے ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے المقدمی سے انہوں نے زہیر بن اسحق سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذمے کچھ فرض لگائے ہیں۔جن کی بجا آوری سے جی مت چراؤ کچھ حدود مقرر کی ہیں۔جن کی خلاف ورزی نہ کرو بعض باتوں سے منع کیا ہے۔انہیں جائز مت گردانو اور بعض امور کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔ابونعیم،ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اس سے پہلے بھی کئی مقام پر ان کا ذکر آچکا ہے۔

۵۷۴۵۔حضرت ابوثور فہمیؓ

حضرت ابوثور فہمی۔فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان سے تھے۔انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا اور ان کے والد کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔اہل مصر ان کی حدیث سے متعارف ہیں۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسناد عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوزکریا یحیٰ بن اسحق بن کنانہ سے انہوں نے ابن لہیعہ (ح) سے میرے والد نے اسحق بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے انہوں نے ابوثور فہمی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ معافر قبیلے کے کپڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے۔ابوسفیان نے کہا۔لعنت ہو ان کپڑوں پر اور ان کو بننے والوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو۔یہ میرے لوگ ہیں اور میں ان کا ہوں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الجیم

۵۷۴۶۔حضرت ابوجابرؓ

حضرت ابوجابر الصدفی۔طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔اعمش نے قیس بن جابر الصدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفا ہوں گے۔ان کے بعد امرا پھر ملوک اور پھر جابر حکمرانوں کا دور آئے گا پھر میرے اہل بیت سے ایک آدمی اٹھے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔اس کے بعد پھر ظلم پھیل جائے

گا۔اس کے بعد ایک قحطانی کو حکومت ملے گی۔ جو بخدا اپنے پیش رو سے کمتر نہیں ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۷۔ حضرت ابو جاریہ انصاریؓ

حضرت ابو جاریہ انصاری۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ روایت کی کہ سارا قرآن صواب ہے۔ اس حدیث کو حرب بن ثابت نے اسحٰق بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۸۔ حضرت ابو جبیر حضرمیؓ

حضرت ابو جبیر حضرمی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی یہی نسبت بیان کی ہے۔ ابوعمر نے کندی شامی تحریر کیا ہے اور ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابو جبیر (جنہوں نے اپنی بیٹی کو حضور اکرم سے بیاہا تھا) آپ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا چنانچہ آپ نے عملاً انہیں وضو کر کے دکھایا۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس شخص نے اپنی بیٹی ہدیتہً حضور اکرم ﷺ کو پیش کی تھی اور لڑکی نے اظہار بیزاری کیا تھا۔ بقول ابوزرعہ اسی شخص نے حضور اکرم ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۹۔ حضرت ابو جبیرۃ بن الحصینؓ

یہ ابن الحصین بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اوسی۔ اشہلی ہیں جو صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۰۔ حضرت ابو جبیرہ بن ضحاکؓ

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اشہلی جو ثابت بن ضحاک کے بھائی تھے ہجرت کے بعد پیدا ہوئے بعض کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی اور بعض اس کے قائل نہیں۔ وہ کوفی تھے۔

ان سے قیس بن ابوحازم اور شعبی اور ان کے بیٹے محمد بن جبیرہ نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن اسحٰق جوہری سے انہوں نے ابوزید صاحب الہروی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی کے دو تین نام تھے۔ وہ ان ناموں سے پکارا جاتا اور وہ اسے ناپسند کرتا اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں کسی قبیلے کی طرف منسوب نہیں کیا لیکن ابوعمر اور ہشام بن کلبی نے انہیں بنو عبدالاشہل سے منسوب کیا ہے اور باقی کچھ لوگوں نے بنوسلمہ سے ابواحمد بن سکینہ سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے دہیب سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جبیرہ بن ضحاک سے سنا کر یہ آیت بنوسلمہ کے بارے میں اتری اور حسب سابق واقعہ بیان کیا ہے۔

۵۷۵۱۔ حضرت ابو جحش لیثیؓ

حضرت ابو جحش لیثی۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی المقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے ولید بن ابان سے انہوں نے علی بن حسن ہسنجانی سے انہوں نے اسحٰق فروی سے۔ انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ مسجد میں نماز کو آئے جماعت کھڑی تھی اور تین آدمی جن میں ایک ابو جحش لیثی تھے۔ علیحدہ بیٹھے تھے۔ اس نے کہا اٹھو نماز میں شریک ہو جاؤ۔ دو آدمی تو اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ابو جحش نے انکار کر دیا۔ اتنے میں بعد از فراغت حضور اکرم ﷺ ادھر آ گئے اور آپ کو ابو جحش کے انکار کے بارے میں بتایا گیا۔ فرمایا بیٹھو۔ میں وضاحت کئے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ابو جحش کی نماز سے بالکل بے نیاز ہے۔ آسمانوں میں ایسے فرشتے بھی ہیں جو عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور قیامت تک سر نہ اٹھائیں گے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو نعیم اور ابو زکریا نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ہمیں ابو نعیم کی کسی ایسی کتاب کا علم نہیں ہو سکا۔ جس کا تعلق صحابہ سے ہو۔

۵۷۵۲۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہؓ

حضرت ابو جحیفہ وہب بن وہب (ایک روایت میں وہب بن عبداللہ ہے) مراد وہب الخیر السوائی ہیں۔ جو حرثان بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ہم ان کی نسبت (وہب کے ترجمے میں) حبیب بن سواۃ سے بیان کر آئے ہیں۔ ابو جحیفہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ یہ کم عمر صحابہ میں سے تھے جب حضور اکرم ﷺ نے وفات پائی۔ ان دنوں یہ بالغ ہو رہے تھے انہیں حضور اکرمؐ سے سماع اور روایت کا موقعہ ملا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں کوفے میں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت علی انہیں اچھا جانتے قابل اعتماد گردانتے اور انہیں وہب الخیر کے لقب سے یاد فرماتے۔ اسی طرح وہب اللہ کہہ کر انہیں بلاتے۔

ابو الفرج بن محمود نے ابو علی حسن بن احمد سے انہوں نے قراۃً (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) احمد بن عبداللہ الحافظ سے انہوں نے ابو محمد عبداللہ بن جعفر الموصلی سے انہوں نے محمد بن احمد بن مثنیٰ سے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے عون بن ابو جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک خشک وادی میں کیمپ لگایا ہوا تھا۔ اتنے میں بلال آ گئے اور آپ نے انہیں نماز کی اجازت دی آپ نے وضو فرمایا لوگ آ آ کر دو رکعت نماز ادا کر رہے تھے۔ اونٹ، عورتیں اور گدھے آگے سے گزر رہے تھے۔ نیز ان کے بیٹے عون نے بتایا کہ ان کے والد نے گوشت سے ثرید تیار کیا وہ کھا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے فرمایا اے ابو جحیفہ! ہاتھ کو روک لے کیونکہ اکثر ایسے لوگ جو دنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ آخرت میں بھوکے رہیں گے۔ اس کے بعد ابو جحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا اگر صبح کا کھانا کھا لیتے تو رات کا نہ کھاتے اور رات کو کھا لیتے تو صبح نہ کھاتے بشر بن مروان کے عہد میں بصرے میں ۷۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۳۔ حضرت ابوالجد عاءؓ

حضرت ابوالجد عا۔ ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد الحذاءُ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوالجد عا سے روایت کی کہ انہوں نے ایک محفل میں کہ جس میں وہ چوتھے آدمی تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم کے کئی آدمی بہشت میں جگہ پالیں گے ہم نے گزارش کی آپ کے سوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ابوموسیٰ نے اسی طریقے سے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاء مشہور ہے۔

۵۷۵۴۔ حضرت ابوالجراح الاشجعیؓ

حضرت ابوالجراح الاشجعی۔ بقول خلیفہ ان کا نام جراح تھا اور بنواشجع بن ریث بن غطفان سے منسوب تھے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کنیتوں میں کیا ہے۔

۵۷۵۵۔ حضرت ابوجرول الجشمیؓ

حضرت ابوجرول الجشمی۔ ان کا نام زہیر بن صرد تھا۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۶۔ حضرت ابوجری الجیمیؓ

حضرت ابوجری الجیمی۔ جیم بن عمرو بن تمیم سے منسوب ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے جابر بن سلیم اور کسی نے سلیم بن جابر لکھا ہے۔ بصری ہیں۔

سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے انہوں نے ابوجری جیمی سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ ﷺ! ہم بادیہ نشین لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی بات بتایئے۔ جو ہمارے لئے مفید ہو آپ نے فرمایا کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو خواہ وہ ایسی معمولی ہو کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی یا رفیق کے لئے برتن میں پانی انڈیلے یا اپنے بھائی یا رفیق سے بکشادہ پیشانی پیش آئے اور اپنی ازار زمین پر گھسیٹ کر مت چل کہ یہ تکبر ہے اور اگر کوئی شخص تیرے کسی عیب کی وجہ سے تجھے مطعون کرے۔ تو تو ایسا نہ کر۔

عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابوخالد الاحمر سے انہوں نے ابوغفار سے انہوں نے تمیمہ جیمی سے انہوں نے ابوجری جیمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے علیک السلام یارسول اللہ کہا۔ حضور نے فرمایا علیک السلام مت کہو کہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۷۔ حضرت ابو جریرؓ

حضرت ابو جریر۔ ان سے ابو وائل اور ابو لیلی نے روایت کی۔ عثمان بن مغیرہ ثقفی نے ابو لیلی کندی سے روایت کی میں نے اس گھر کے مالک جریر یا ابو جریر سے سنا وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ منیٰ میں خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کے پاؤں پر ہاتھ رکھا۔ تو بھیڑ کی کھال کی طرح نرم تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ لوگ انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں مگر بغیر از ثبوت۔

۵۷۵۸۔ حضرت ابو جسرہؓ

حضرت ابو جبیرہ۔ ابو بکر بن ابو علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن ابو الرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم بیان کیا کہ محمد بن عیسیٰ الزجاج نے یحییٰ بن راشد صاحب السابری سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے داؤد بن مساور سے انہوں نے معقل بن ہمام سے انہوں نے ابو جسرہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمیں دباء' نقیر اور حنتم سے منع کیا۔ ابن ابی عاصم نے بنو عبد القیس سے شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۹۔ حضرت ابو الجعد افلحؓ

حضرت ابو الجعد افلح جو ابو القعیس کے (جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا تھے) بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین کو حکم دیا کہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے۔ یعیش بن علی بن صدقہ نے باسنادہ ابو عبد الرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عروہ سے انہوں جناب عائشہ سے روایت کی کہ میرا رضاعی چچا ابو الجعد ملاقات کرنے آئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو ام المومنین نے آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں ملاقات کی اجازت دے دو۔ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۰۔ حضرت ابو جعد بن جنادہؓ

حضرت ابو جعد بن جنادہ بن ضمرۃ الضمری از بنو ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ الکنانی الضمری ایک روایت میں ان کا نام ادرع ہے۔ ایک میں جنادہ اور ایک میں عمرو بن بکر۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی اور مدینہ میں بنو ضمرہ کے محلے میں ان کا گھر تھا۔ ان سے عبیدہ بن سفیان حضرمی نے روایت کی۔ کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے عبیدہ بن سفیان سے انہوں نے ابو جعد ضمری سے روایت کی کہ یہ زعم محمد بن عمرو کو ہے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بوجہ کاہلی تین جمعے قضا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری ان کے نام سے ناواقف ہیں اور ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے۔

۵۷۶۱۔ حضرت ابوجعد غطفانیؓ

حضرت ابوجعد غطفانی اشجعی از بنو اشجع بن ریث بن غطفان۔ وہ سالم بن ابوجعد کے والد ہیں۔ ان کا نام رافع تھا اور اشجع کوفی کے مولی تھے انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر' ان کی وہ حدیث جو انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی احترام سے سنی گئی۔ ان کے بیٹے سالم نے ان سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی پرانی نہیں ہوتی۔ جرم کو نہیں بھلایا جاتا۔ اور گناہ فنا نہیں ہوتا۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۲۔ حضرت ابوالجعیجعہؓ

حضرت ابوالجعیجعہ۔ (ستو بیچنے والا) ان کی حدیث کے راوی عبداللہ بن عون نے حسن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایک ستو فروش تھے۔ جن کا نام ابوالجعیجعہ تھا اور پھر حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۳۔ حضرت ابوجمعہؓ

حضرت ابوجمعہ انصاری۔ ایک روایت میں عباعی ہے بعض لوگوں نے ان میں فرق کیا ہے لیکن دونوں ایک ہیں۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر انہیں انصاری گردانتے ہیں بعض کنانی کہتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض حبیب بن سباع اور بعض جنید بن سباع اور بعض حبیب بن وہب لکھتے ہیں شامی شمار ہوتے ہیں۔ انہیں عام الاحزاب میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ابوالفضل بن منصور بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالغفار بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عطارد بصری سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے اسید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے ابوجمعہ سے روایت کی کہ ایک دن انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ وہاں ابوعبیدہ بن الجراح بھی تھے کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم پر بھی کسی کو فضیلت حاصل ہے، ہم آپ پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

ابویعلی نے محمد بن عباد سے انہوں نے ابوسعید مولی بنو ہاشم سے انہوں نے ابوخلف سے انہوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی میں نے ابوجمعہ حمید بن سبع سے سنا۔ کہنے لگے میں نے دن کے ابتدائی حصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہ حالت کفر جنگ کی اور دن کے آخری حصے بحالت اسلام آپ کی معیت میں کفار سے جنگ کی ہم تین مرد تھے اور سات عورتیں چنانچہ ہمارے بارے میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ لولا رجال مومنون ونساء مومنات. الخ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۴۔ حضرت ابوالجملؓ

حضرت ابوالجمل۔ عباس الدوری سے منقول ہے۔ میں نے یحییٰ بن معین کو سنا کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابوالجمل کا نام

ہلال بن حارث تھا اور حمص میں رہتے تھے وہاں میں نے ان کا ایک لڑکا بھی دیکھا ابو عمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابو عمر کو ان کی کنیت کے متعلق اشتباہ ہوا ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراءُ تھی اور علما کا اس پر اتفاق ہے اور عباس نے ابن معین سے جو روایت کی ہے وہ الحمراء ہے۔

اور ابو عمر نے ابوالجمل کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ بالکل وہی ہے جو عباس نے ابن معین سے روایت کیا ہے اور دولابی اور ابن الاعرابی نے اسی طرح نقل کر دیا ہے اور اسے محمد بن مخلد العطار وغیرہ نے عباس الدوری سے نقل کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جس نسخے سے ابو عمر نے نقل کیا ہے۔ اس میں کاتب سے غلطی ہوگئی اور ابو عمر نے غور نہیں کیا۔ ورنہ اس جیسے آدمی سے جو اپنے حافظے اور اتقان کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایسی غلطی کا ارتکاب عجیب معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاری نے انہیں ابوالحمرا لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی ابوالحمراُ کے ترجمے میں یہ غلطی نہیں کی۔

۵۷۶۵۔ حضرت ابو جمیلہ سلمیؓ

حضرت ابو جمیلہ سلمی۔ ان کا نام سنین سلمی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ حجازی شمار ہوتے ہیں۔

محمد بن سرایا اور ابوالفرج واسطی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابو جمیلہ سے۔ اور ہم ابن المسیب کے ساتھ تھے) بیان کیا کہ ابو جمیلہ اس خیال میں تھے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ فتح مکہ میں آپ کے ساتھ تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۶۔ حضرت ابو جندب عنقیؓ

حضرت ابو جندب عنقی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۷۔ حضرت ابو جندب فزاریؓ

حضرت ابو جندب فزاری۔ مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حسن بن احمد نے۔ احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نضر بن ابن منصور سے انہوں نے سہل الفزاری سے انہوں نے جندب فزاری سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ سے اس وقت تک مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک السلام علیکم نہ کہہ لیتے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۸۔ حضرت ابو جندل بن سہیلؓ

حضرت ابو جندل بن سہیل بن عمرو العامری ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ بقول زہیر ان کا نام عاصی تھا۔ مکے میں اسلام قبول کیا اور ان کے والد نے انہیں قید کر دیا اور وہ صلح حدیبیہ کے دن

بھاگ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے صلح حدیبیہ کے بارے میں بیان کیا۔ معاہدہ حدیبیہ لکھا جانے والا تھا کہ جناب ابوجندل بن سہیل زنجیروں میں جکڑے ہوئے وہاں پہنچ گئے ان کے والد نے انہیں گھر میں بند کر رکھا تھا۔ جب ان کے والد نے انہیں دیکھا تو ان کے منہ پر تھپڑ لگایا اور گریبان پکڑ کر گھسیٹا اور حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا ''اے محمد (ﷺ) ہمارے درمیان یہ معاہدہ اس کے آنے سے پیشتر ہی طے ہو چکا ہے۔'' حضور اکرم نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس پر ابوجندل نے بآواز بلند کہا اے مسلمانو! کیا تم مجھے پھر ان کافروں کے حوالے کرنے لگے ہو جو مجھے میرے دین کے متعلق ابتلا میں ڈال دیں گے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جب اسلامی لشکر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوا تھا۔ تو انہیں اپنی کامیابی کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ جب ابوجندل کے آنے پر یہ صورت حال پیدا ہوگئی اور مسلمانوں نے محسوس کیا کہ شرائط صلح اور ابوجندل کی واپسی سے حضور اکرمؐ کے دل پر زبردست بوجھ پڑ گیا۔ تو مسلمانوں کو اس سے سخت دکھ ہوا حضور اکرمؐ نے ابوجندل سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوجندل اپنے جذبات پر قابو رکھ اور صبر کر۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی سبیل رہائی پیدا کرے گا۔ ہم شریف لوگ ہیں۔ غداری نہیں کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آہستہ آہستہ ابوجندل کے قریب ہوتے گئے۔ ان کا باپ ابوجندل کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت عمر نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے ابوجندل صبر کرو۔ یہ لوگ مشرک ہیں اور ان کا خون کتے کے خون کی طرح ہے۔ حضرت عمر تلوار حمائل کئے ابوجندل کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ابوجندل ان کی تلوار سے باپ کو قتل کر دیں مگر انہوں نے اپنے والد سے مروت روا رکھی۔ ہم ابوبصیر کے ترجمے میں ابوجندل کے حالات لکھ آئے ہیں کہ جب ان کا والد انہیں واپس لے گیا۔ تو وہ موقعہ پا کر بھاگ نکلے اور ابوبصیر کے ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔

ابوعمر لکھتے ہیں جن لوگوں نے صحابہ کے بارے میں کتابیں تالیف کی ہیں۔ انہوں نے ابوجندل کے نام کے بارے میں غلطی کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا اور وہ اپنے والد سہیل کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور مشرکین کے لشکر کو چھوڑ کر اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ فاحش غلطی ہے۔ ابوجندل کا نام عبداللہ نہیں تھا بلکہ یہ ان کے بھائی کا نام ہے۔ جو جنگ یمامہ میں حضرت خالد کی کمان میں کفار سے لڑے تھے۔ ابوجندل فتح مکہ سے پہلے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کے والد نے انہیں روک رکھا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ لکھتے ہیں کہ ابوجندل اور ان کے والد بعد از قبول اسلام شام کی مہمات میں شریک رہے اور دونوں نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی کہ ابوجندل اور ضرار بن خطاب اور ابوالازور نے شراب پی جب ان کا مواخذہ ہوا تو ابوجندل نے اپنے دفاع میں مندرجہ ذیل آیت پیش کی:

﴿ لیس علی الذین امنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا و عملوا

الصالحات۔

ابوعبیدہ نے حضرت عمر کو واقعہ سے اطلاعات دی اور لکھا کہ ابوجندل نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اور اجرائے حد میں مزاحمت کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ جس چیز نے اس جرم کو اس کی آنکھوں میں مستحسن بنایا ہے۔ وہی اسے اس کٹ حجتی پر آمادہ کر رہی ہے۔ ابوالازور نے کہا کیا آپ ہمیں ضرور حد لگائیں گے۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ ہاں ضرور۔ ابوالازور نے کہا۔ آپ کل تک رہنے دیں کل ہم دشمنوں سے جنگ کریں گے اگر ہم مارے گئے تو حد از خود ساقط ہو جائے گی اور اگر ہم بچ نکلے تو حد لگا دینا۔ دوسرے دن ابوالازور میدان جنگ میں مارے گئے۔ دوسرے دو بچ کر آ گئے اور ان پر حد کا اجرا کر دیا گیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۹۔ حضرت ابوجنیدہ بن جندع رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ ابن جندع ابن عمرو بن مازنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ حنین کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔ زہری نے سعید بن خباب سے انہوں نے ابوعنفوان بارقی سے انہوں نے ابوجنیدہ بن جندع بن عمرو بن مازنی سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ صحابہ بنو ہوازن کے مقابلے میں شکست کھا گئے تھے اور ان کی صفوں میں ایسا اضطراب تھا جیسا کہ سمندری لہروں پر ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۰۔ حضرت ابوجنیدہ فہری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ فہری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ابوعلی اور ابونعیم نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے علی بن عیاش سے انہوں نے ابوغسان محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے ابن ابی جنیدہ فہری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی پیاسے کو پیٹ بھر کر پانی پلایا۔ خدا اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اسے داخل ہونے کو کہتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پیاسے کی پیاس بجھاتا ہے۔ خدا جنت کے سب دروازے کھول دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ جس دروازے سے چاہو اندر داخل ہو جاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۱۔ حضرت ابوالجودان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالجودان۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور صرف یہ لکھا ہے کہ ابوزکریا نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۷۲۔ حضرت ابوجہاد رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجہاد۔ انصاری ہیں اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا تعلق بنوسلمہ سے تھا۔ ابن وہب نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنوسلمہ انصار کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا (ابوجہاد) سے جو حضور

اکرم ﷺ کے صحابہ سے تھے۔ یوں بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے مخاطب ہو کہا۔

ابا جان مبارک ہو کہ تجھے حضور اکرم کی زیارت اور صحبت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ بخدا اگر مجھے آپؐ کی زیارت نصیب ہوتی تو میں یہ کرتا اور وہ کرتا والد نے کہا بیٹا خاموش ہو جاؤ اور اللہ سے ڈرو کاش تم ہمیں غزوۂ خندق کی رات کو دیکھتے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ کون دشمنوں کے بارے میں دریافت حال کے لئے جائے گا اور جنت میں میرا ساتھی بنے گا۔ کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ نے دوبارہ آواز دی پھر سہ بارہ آواز دی لیکن بھوک کی شدت اور سردی کی وجہ سے کوئی نہ اٹھا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حذیفہ کا نام لے کر انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں اس ڈر سے نہیں اٹھا کہ مجھ میں دشمنوں کے دریافت حال کی ہمت نہ تھی حضور نے فرمایا۔ جاؤ اور پھر ان کے لئے دعائے خیر کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۳۔ حضرت ابوجہم ابن حذیفہؓ

حضرت ابوجہم ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ایک روایت میں ان کا نام عامر۔ ایک میں عبید بن حذیفہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ کا نام یسیرہ دختر عبداللہ بن اذاہ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں رہے۔ قریش کے شرفاء معتبرین میں شمار ہوتے تھے۔ ابوجہم اور ان کے بیٹے دونوں بڑے پختہ ارادے اور عزیمت کے مالک تھے۔

زبیر کا قول ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ قریش کے معزز اور طویل العمر لوگوں میں سے تھے اور نساب تھے اور تعمیر کعبہ میں دو بار حصہ لیا تھا۔ ایک بار زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے مرمت کرائی تھی اور دوبارہ اس وقت جب ابن الزبیر نے کچھ ردوبدل کیا تھا۔ ابوجہم نے امیر معاویہ کے عہد میں وفات پائی نیز یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمان کو بعد از شہادت دفن کیا تھا۔ ابوجہم کے علاوہ حکیم بن حزام۔ جبیر بن مطعم اور نیار بن مکرم بھی تھے' جناب ابوجہم نے ایک دفعہ حضور اکرم کو ایک کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا تھا جس پر ایک نقش تھا کہ دوران نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دھیان ادھر متوجہ ہو گیا تھا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے ابومحمد قاری سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا آؤ اور اس سے دوسری لے آؤ کہ نماز میں میرا دھیان اس کے نقوش کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔

اس کپڑے (چادر کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ چادریں ہدیۃً پیش کی گئیں۔ ایک آپ نے اوڑھ لی اور دوسری ابوجہم کو لوٹا دی جب نماز میں حضور اکرم ﷺ کا دھیان چادر کی طرف متوجہ ہو گیا تو آپ نے اسے ابوجہم کی طرف واپس کر دیا اور کہلا بھیجا کہ اس چادر کے بدلے میں دوسری چادر بھیج دے۔ یہ روایت سعید بن عبدالکبیر بن عبدالحمید بن زید بن خطاب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے بیان کی۔ امام مالک کا قول ہے کہ انہیں ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت کی کہ ام

المومنین سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوجہم نے حضور اکرم ﷺ کو ایک شامی چادر پیش کی۔ جس پر نقش بنے تھے۔ آپ نے دوران نماز اوڑھی ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا اسے ابوجہم کے پاس واپس بھیج دو۔

۵۷۷۴۔ حضرت ابوجہمہؓ

حضرت ابوجہمہ بن عبداللہ بن جہمہ۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے فضیل الفقیمی سے انہوں نے ابوالعالیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہر مجلس کے آخر میں ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے۔ سبحانک اللھم اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک. ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے اور جریر نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۵۔ حضرت ابوجہیم بن حارثؓ

حضرت ابوجہیم۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ابوالجہم بن حارث بن صمہ انصاری تھا۔ ان کے والد کبار صحابہ سے تھے۔ ان کے ترجمے میں ہم انہیں بنو مالک بن نجار سے منسوب کر آئے ہیں۔ عمیر نے جو عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے ابوجہم سے حضر میں دیوار پر تمیم کرنے کا ذکر کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن فناخسر واور ابوبکر مسمار وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یحیٰی بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عمیر سے روایت کی کہ وہ اور عبداللہ بن یسار میمونہ کے مولی ابوجہیم بن حارث کے پاس گئے۔ وہ کبار صحابہ سے تھے اور خاندان انصار سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ بئر حمل کی طرف آئے تو آپ کو راستے میں ایک شخص نے سلام کیا مگر حضور جواب دیئے بغیر آگے نکل گئے۔ ایک دیوار پر مسح کیا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ وہ نہیں کہہ سکتے۔ آیا عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام ابوجہم اور بروایتے ابوجہیم بن حارث لکھا ہے۔ ان سے عمیر اور بسر بن سعید حضرمی نے روایت کی۔ مسلم کے مطابق عبداللہ بن جہیم ہے اور ان دونوں نے ان سے یہ روایت یحیٰی بن محمود اور ابویاسر سے باسناد ہما مسلم بن حجاج سے روایت کی کہ انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے بسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ ابوجہیم نے جواب دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس حرکت کا ارتکاب کتنا ناپسندیدہ ہے۔ تو وہ چالیس --- کھڑا رہتا۔ اور آگے سے نہ گزرتا۔ ابوالنصر کا قول ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ حضور چالیس کے بعد دن، مہینے، یا سال کہنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تمیم والی حدیث بھی ان سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم اگلے ترجمے میں پھر ان کے بارے میں لکھیں گے۔

۵۷۷۶۔ حضرت ابوجہیم عبداللہؓ

حضرت ابوجہیم عبداللہ بن جہیم الانصاری۔ ان سے بسر بن سعید نے جو بنوحضرمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضور اکرم ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ جسے امام مالک نے ابوالنضر سے انہوں نے بسیر بن سعید سے انہوں نے ابوجہیم عبداللہ بن جہیم سے روایت کی اور ان کا نام لیا نیز وکیع نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں بسر سے انہوں نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو گناہ کا اندازہ ہو تو وہ چالیس -- کھڑا انتظار کرتا رہے۔ وکیع نے ان کی کنیت کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔

روایت ہے کہ ابوجہیم۔ ابی بن کعب کی ہمشیرہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں ان کے نسب کا علم نہیں ہو سکا۔ صرف ابوعمر ہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں اور اول الذکر کو ایک ہی آدمی قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوجہیم بن حارث بن صمہ کا نام عبداللہ بن جہیم تھا اور انہوں نے یہ بات مسلم بن حجاج سے روایت کی اور اس سے تیمم علی الجدار اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بیان کی جیسا کہ ہم اول الذکر ترجمے میں عمیر اور بسر کی زبانی ابوجہم سے بیان کر آئے ہیں اور ابوعمر نے دونوں کو دو علیحدہ علیحدہ صحابی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے کہ عمیر نے حدیث تیمم ابوجہیم بن حارث سے اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بسر بن سعید نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق ابوعمر راستی پر ہیں کیونکہ سب لوگوں نے ان کا نسب ابوجہیم بن حارث بن صمہ لکھا ہے اور سب نے ان کے والد حارث کا نسب مالک بن نجار تک بیان کیا ہے چنانچہ ابن حبیب اور ابن الکلبی نے حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار لکھا ہے۔ اس میں کہیں جہیم کا نام مذکور نہیں۔ علاوہ ازیں ابوعمر نے ان کے والد حارث کے نسب میں مالک بن نجار تک کا ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ابوعمر حارث کے سلسلہ نسب کو جانتے ہیں۔ جہاں تک جناب ابوجہیم کا تعلق ہے۔ وہ ان کے نسب سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دو آدمی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ بھی ممکن ہے کہ علما کو ابوجہیم عبداللہ کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہو کوئی حارث کہتا ہو اور کوئی جہیم اس باب میں امام مسلم کا قول دونوں گروہوں کے لئے حجت بن سکتا ہے۔ اس لئے دونوں کو اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

۵۷۷۷۔ حضرت ابوجہیمہؓ

حضرت ابوجہیمہ۔ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا۔ تو ابوجہیمہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے بارے میں جعفر المستغفری نے وہ روایت بیان کی ہے۔ جسے انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوجہیمہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ بئر جمل پر تشریف لائے۔ الی آخرہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ اس حدیث کا راوی ابوجہیم بن حارث ہے نہ کہ ابوجہیمہ ان کی بات صحیح ہے اس قسم کی اغلاط کی ذمہ داری یا تو کاتب پر عائد ہوتی ہے یا اوہام پر۔ اس لئے ان کا ترک ان کے ذکر سے بہتر ہے۔

باب الحاء

۵۷۷۸۔ حضرت ابو حاتم مزنیؓ

حضرت ابو حاتم المزنی۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ مدنی ہیں۔ محمد اور سعید یہ دونوں عبید کے بیٹے ہیں ان سے روایت کی۔ کئی لوگوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے محمد اور سعید پسران عبید سے انہوں نے ابو حاتم مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایسا آدمی شامل ہو جائے کہ جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو۔ تو فوراً اس کا نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو فتنہ وفساد کے لئے تیار رہو۔

امام ترمذی لکھتے ہیں کہ ابو حاتم مزنی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے یہی ایک حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۹۔ حضرت ابو الحارث ازدیؓ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو الحارث الازدی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے ابو بکر عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے سلیمان بن عبید سے انہوں نے قاسم بن نجیب سے انہوں نے ابو حارث ازدی سے ''وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی'' کے بارے میں سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا فرمایا میں نے سونے کے پتنگے دیکھے جیسے مکان ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۰۔ حضرت ابو الحارث انصاریؓ

حضرت ابو الحارث انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابو الحارث بن قیس بن خلدہ بن مخلد الانصاری زرقی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۱۔ حضرت ابو الحازم انصاریؓ

حضرت ابو الحازم انصاری جو بنو بیاضہ کے مولیٰ تھے ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے احمد بن عبدہ سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے اپنے چچا منصور بن ابو الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے ابو حازم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بدر کے دن سائے میں تھے اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ سائے میں بیٹھے ہیں اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو آپ بھی دھوپ میں بیٹھ گئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۲۔ حضرت ابوحازم صخرؓ

حضرت ابوحازم صخر بن عیلہ۔ ہم ان کا ترجمہ صخر کے تحت لکھ آئے ہیں۔ وہ بجلی احمسی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اور روایت بھی کی۔ ان سے حفیدہ عثمان بن ابوحازم نے روایت کی۔ صخر کے ذکر میں اس سے زیادہ ذکر گزرا ہے۔

۵۷۸۳۔ حضرت ابوحازم والد قیسؓ

حضرت ابوحازم قیس بن ابوحازم بجلی احمسی کے والد ہیں۔ ان کا نام عوف بن حارث یا عوف بن عبدالحارث یا عوف بن عبید بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلب بن عمرو بن لوئ بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن الغوث بن انمار یا حصین یا صخر تھا۔ یہ لفظ (صخر) ناموں میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ابوموسیٰ' ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۴۔ حضرت ابوحازم والد کریمؓ

حضرت ابوحازم والد کریم' حسن بن سفیان اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابان بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کریم بن ابوحازم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ دو آدمی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضور اکرم نے وہ لڑکا ایک آدمی کو دے دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۵۔ حضرت ابوحاضرؓ

حضرت ابوحاضر۔ انہیں صحابہ میں شمار کیا گیا ہے۔ خالد الحذاء نے ابوہندہ سے انہوں نے ابوحاضر سے روایت کی کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ بعد میں کہنے لگے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرم ﷺ نے جنازہ کیسے پڑھا آپ نے کہا اللھم خلقتھا ونحن عبادک ربنا والیک معادنا' اس کے بعد آپ نے متوفی کے لئے دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۶۔ حضرت ابوحاطبؓ

حضرت ابوحاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ قرشی عامری۔ سہیل بن عمرو کے بھائی تھے۔ مہاجرین حبشہ میں ان کا نمبر پہلا تھا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے جن کا ذکر ہے۔ ان کا نام حاطب ہے اور اسماء میں ہے ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ زبیر بن بکار اور ہشام بن کلبی نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابوحاطب روایت کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے یہی نام روایت کیا ہے۔ ابوعمر اور ابواسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۷۔ حضرت ابو حامدؓ

حضرت ابو حامد اور ایک روایت میں ابوحماد ہے۔ ہم ان کا ذکر اپنے مقام پر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۸۔ حضرت ابوحبہ انصاریؓ

حضرت ابوحبہ انصاری اوسی بدری۔ ایک روایت میں بقول ابوعمر ابوحیہ۔ (بہ یا) ایک میں ابوحنہ (بہ نون) آیا ہے۔ ان کا نام عامر اور ایک روایت میں مالک آیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ واقدی نے ان کا ذکر دو مقام پر کیا ہے چنانچہ انصار سے جہاں انہوں نے بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف سے غزوۂ بدر میں شرکا کا ذکر کیا ہے۔ وہاں انہوں نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) لکھا ہے اور ایک دوسرے مقام پر انہیں ابوحنہ بن عمرو بن ثابت تحریر کیا ہے اور ان کا نام مالک لکھا ہے اور دونوں جگہ ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون لکھی ہے) ان کے بغیر اور لوگوں نے ان کا نام ثابت بن نعمان لکھا ہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ بدریوں میں کسی شخص کی کنیت ابوحبہ (بہ با) نہ تھی بلکہ ابوحنہ (بہ نون) تھی اور نام مالک بن عمرو بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوحبہ (بہ با) ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی تھے۔ یونس بن بکیر نے اسحٰق سے ابوحبہ کو (بہ با) بدری نقل کیا ہے۔

ابن نمیر لکھتے ہیں کہ ابوحبہ (بہ با) کا نام عامر بن عبد عمرو یا عامر بن عمیر بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الاکبر بن مالک بن اوس تھا اور ان کی والدہ ہند دختر اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ تھی۔

موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے ابوحنہ (بہ نون) بن عمرو بن ثابت تھا۔ ابن ہشام نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابوحنہ بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ وہ ابوالصباح کے بھائی تھے لیکن موسیٰ نے کہیں ان کی کنیت ابوحبہ اور کہیں ابوحنہ تحریر کیا ہے اور یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے نیز انہیں غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد کے شرکا میں شمار کیا ہے ان کی کنیت ابوحبہ تحریر کی ہے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید مولی بن بنوہاشم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے عمار بن ابی عمار انہوں نے ابوحبہ بدری سے روایت کی کہ جب "لم یکن الذین کفروا" آیت اتری تو جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام ارسال کیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں۔ حضور ﷺ نے ابی بن کعب کو مخاطب کیا اور فرمایا اے ابی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے یہ آیت پڑھ کر سناؤں۔ ابی رو پڑے اور کہا یارسول اللہ۔ شمہ کو ابھی یاد آیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۹۔ حضرت ابوحبہ بن غزیہؓ

حضرت ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری، خزرجی، نجاری۔ بقول

طبری ان کا نام زید بن غزیہ تھا اور نسب جو اوپر مذکور ہے وہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شہدائے یمامہ میں کیا۔ وہ بنو مالک بن نجار سے' مازن بن نجار کے بھائی تھے۔ ابو معشر نے لکھا ہے کہ جنگ یمامہ میں بنو مازن بن نجار سے جو قتل ہوئے۔ ان میں ابوحبہ بن غزیہ بھی شامل تھے۔ یہی رائے سیف کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ یہ ابوحبہ خزرجی تھے اور بدر میں شامل نہیں تھے اور ان سے پہلے جو مذکور ہیں وہ اوسی ہیں اور بدری۔ ابوحبہ بن غزیہ کے دو بھائی تھے ضمرہ اور تمیم اور ان کے بیٹے سعید یوم الحرہ کو قتل ہوئے تھے اور وہ ضمرہ بن سعید کے والد تھے' جو بنو مالک کے شیخ تھے۔

ابوعمر کا یہ کہنا کہ ایک روایت میں ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون) بھی ہے بالکل غلط ہے۔ یہ ابوحبہ ہیں اور بدری نہیں ہیں۔ بقول ابن مندہ یہ ابوحبہ غزیہ ہیں اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہیں اور اس سے پیشتر کے ترجمے میں یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ سعد بن ابی حبہ کے اخیافی بھائی ہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارۂ مقتولین جنگ یمامہ از انصار از بنو مازن بن نجار ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۰۔ حضرت ابوحبیب بن زیدؓ

حضرت ابوحبیب بن زید بن حباب بن انس بن زید بن عبید۔ ابی بن کعب کا نسب ان سے عبید میں مل جاتا ہے۔ بدری ہیں۔ ابوعمر نے ابن الکلبی سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں نہیں جانتے۔

۵۷۹۱۔ حضرت ابوحبیب عنبریؓ

حضرت ابوحبیب العنبری۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے بیٹے ان کے راوی ہیں لیکن روایت بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۲۔ حضرت ابوحبیب بن ازعرؓ

حضرت ابوحبیب بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ضبعی' وہ بنو ملیل بن ازعر کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور ایک روایت کے مطابق تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۳۔ حضرت ابوحبیش غفاریؓ

حضرت ابوحبیش غفاری۔ ابونعیم' ابوزکریا بن مندہ اور ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں باب الحاء (بے نقطہ) میں ذکر کیا ہے۔ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب الخاء (بانقطہ) میں نون اور سین کے ساتھ لکھا ہے۔ (خنیس) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم اسید بن عاصم نے روایت کی عبداللہ بن رجاء سے کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلمہ نے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوحبیش غفاری کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک غزوے تہامہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب وہ بہ مقام عسفان پہنچے تو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ بھی

وہاں پہنچ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم بھوک کے ہاتھوں سخت لاچار ہیں۔ ہمیں سواریوں کو ذبح کرنے کی اجازت فرمائیے۔ پھر حدیث بیان کی۔ امیر ابونصر نے ان کا نام حتیس لکھا ہے۔

۵۷۹۴۔ حضرت ابوحثمہ بن حذیفہؓ

حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ بن خانم القرشی عدوی۔ سلیمان کے والد تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوحثمہ کی بیوی کا نام شفاء دختر عبداللہ عدوی تھا۔ یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ ان کے دو بھائی اور تھے مورق اور نبیہ۔ ان سب کو حضور اکرم ﷺ کی رویت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۵۔ حضرت ابوحثمہ والد سہلؓ

حضرت ابوحثمہ۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا اور ان کا نام عبداللہ یا عامر بن ساعدہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی حارثی تھا۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ اور احد تک حضور اکرم ﷺ کے نقیب تھے۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے انہیں گھوڑے کا حصہ بھی دیا تھا خیبر کے بعد تمام غزوات میں شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نیز حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان کے عہد خلافت میں بھی پاسداری کا منصب ان کے پاس تھا امیر معاویہ کے ابتدائی دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے عامر اور عبداللہ کے تراجم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۶۔ حضرت ابوالحجاجؓ

حضرت ابوالحجاج الثمانی۔ ان کا نام عبد بن عبد یا عبداللہ بن عبد تھا۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہے۔ ہم عبداللہ اور عبد کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

منصور بن الحسن فقیہ الطبری نے باسنادہ تا احمد بن علی انہوں نے ابوالربیع سلیمان بن داؤد البغدادی سے (نہ کہ زہرانی سے) انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم سے انہوں نے ہیثم بن مالک الطائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ الازدی سے انہوں نے ابوالحجاج الثمانی سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو قبر کہتی ہے۔ ارے نابکار! میرے بارے میں تو کس غلط فہمی کا شکار تھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں فتنے اور اندھیرے کا گھر ہوں اور تم میرے متعلق کیا مبتلائے فریب تھے کہ تم میرے پاس سے اکڑتے گزر جاتے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر مردہ نیکوکار رہا یعنی وہ نیکی کا پرچار کرنے والا اور برائی سے روکنے والا رہا تو خود قبر اس کی طرف سے جواب دے گی۔ میں تجھے سرسبز کردوں گی اور تیرے جسم کو نور بنادوں گی اور تیری روح کو خدا کے پاس بھیج دوں گی۔

ابن عائذ کہتے ہیں میں نے ابن الحجاج سے پوچھا کہ فداد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا فداد وہ آدمی جو ایک پاؤں آگے رکھے اور دوسرا پیچھے، جس طرح کہ اے میرے بھتیجے کبھی تم چلتے ہو۔ وہ کپڑے پہنتا ہے اور اتراتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۷۔ حضرت ابوحدرد اسلمیؓ

حضرت ابوحدرد اسلمی۔ ایک روایت میں ان کا نام سلامہ بن عمر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم ہے۔ خلیفہ اور ابراہیم بن منذر کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا یہی نسب بیان کیا ہے۔ صرف مساب کی جگہ سنان لکھا ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ انہیں ابن اسحٰق نے ان کا نام عبد بتایا' بقول علی بن مدینی ان کا نام عتبہ تھا انہیں صحبت نصیب ہوئی وہ ام الدرداء جن کا نام خیرہ تھا کے والد تھے اور یہ ابوالدردا کی زوجہ التیمی تھیں جو کہ حجازی تھیں۔

ابوحدرد سے ان کے بیٹے عبداللہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی اور ابویحییٰ اسلمی نے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی کے مہر کے لئے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنی بیوی کا کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا دوسو درہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر تم بطحان کی وادی سے اوک بھر لیتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کا نام ابوحدرد اسلمی لکھا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن ابی حدرد ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ کا یہ قول بے سروپا ہے کیونکہ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے عبداللہ ابوحدرد کا نام بیان کیا ہے اور ترجمے کے آخر میں عبداللہ ان کے بیٹے کا نام تحریر کیا ہے اور یہی درست ہے چنانچہ عبداللہ کے ترجمے میں انہوں نے یہی لکھا ہے اور باقی لوگ بھی ان سے متفق ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۹۸۔ حضرت ابوحدردؓ

حضرت ابوحدرد۔ بقول ابوعمر بعض لوگوں کے مطابق وہ آخری آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا نام حکم بن حزن یا براٴ تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۹۔ حضرت ابوحدیدہ جہنیؓ

حضرت ابوحدیدہ جہنی۔ ایک روایت میں ابن حدیدہ آیا ہے۔ صحابی تھے۔ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے زوراٴ میں بھیجا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ وہ ابن حدیدہ کو درست خیال کرتے ہیں۔

۵۸۰۰۔ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی عبشمی۔ ان کی والدہ فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث تھیں۔ ابوحذیفہ سابقین اولین سے ہیں۔ حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبش ابوحذیفہ بن عتبہ کا نام لیا ہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی بیوی سہلہ دختر سہیل بن عمرو حبشہ میں ان کے ساتھ تھیں۔ وہاں ان کا بیٹا محمد بن ابوحذیفہ پیدا ہوئے۔ یہ

لاولد رہے۔

اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوحذیفہ کا نام ابن اسحٰق نے تحریر کیا ہے۔ ابوحذیفہ فضلائے صحابہ سے تھے۔ جو شرف وفضل کے حامل تھے۔ رسول پاک علیہ السلام کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور پھر حبشہ ہجرت کر گئے۔ اور وہاں سے واپس مکہ آ گئے اور ہجرت مدینہ تک حضور اکرم کی صحبت میں رہے مدینے کو ہجرت کی تو آپ نے عباد بن بشر انصاری کے ساتھ ان کی مواخات قائم کر دی۔ تمام غزوات میں شرکت کی اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی عمر ترپن یا چون (۵۳ یا ۵۴) برس تھی۔ ان کا نام مہشم ہشیم یا ہاشم تھا۔

ابوحذیفہ طویل القامت خوش چہرہ، بھینگے اور عمر رسیدہ تھے۔ جب غزوۂ بدر میں انہیں مقابلے کے لئے بلایا گیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا تو ان کی ہمشیرہ ہندہ نے ان کے خلاف ذیل کے دو شعر کہے

فما شکرت ابا رباک من صغر حتی ثبت شبابا غیر معجون

"تو نے اپنے باپ کا جس نے تجھے بچپن سے پالا تا آنکہ تو ایک تندرست اور توانا جوان بن گیا شکر ادا نہیں کیا۔"

الاحول الاتعل الشوم طائرہ ابوحذیفۃ شر الناس فی الدین

ابوحذیفہ۔ بھینگا، کھوسٹ، بدبخت اور دین اسلام میں بدترین انسان ہے۔

یہ ان کی ہمشیرہ کی بے جا زبان درازی ہے۔ ورنہ وہ خیر الناس فی الدین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابوحذیفہ سالم کے مولی تھے۔ جنہیں ان کی بیوی سہلا نے دودھ پلایا تھا۔ خود سالم بھی اچھے مسلمان شمار ہوتے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ کے حکم سے غزوۂ بدر میں مقتول مشرکین کی لاشیں بدر کے کنویں میں پھینکی گئیں اور آپ کنوئیں کے دہانے پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے عتبہ، شیبہ، امیہ، ابوجہل وغیرہ کا نام لے کر مخاطب فرمایا اے سرداران قریش تم سے خدا نے جو وعدہ فرمایا تھا۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ ابن اسحٰق سے منقول ہے جب حضور اکرمؐ نے یہ الفاظ فرمائے تو آپ نے جناب ابوحذیفہ کو دیکھا کہ ذہنی پریشانی سے ان کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے فرمایا ابوحذیفہ! غالباً تم اپنے والد کی اس حالت سے افسردہ ہو گئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دل میں اپنے والد کے بارے میں اور اس کے قتل کے بارے میں کوئی پریشانی یا افسردگی پیدا نہیں ہوئی بلکہ میں اسے صائب الرائی بردبار اور سلجھا ہوا آدمی سمجھتا تھا اور مجھے قوی امید تھی کہ اس کے یہ اوصاف اسے اسلام کے قریب تر لے آئیں گے جب میں نے اس کے انجام کو دیکھا کہ اس کی موت کفر پر ہوئی ہے اور میری آرزو اور خواہش پوری نہیں ہوئی۔ تو مجھے اس کا رنج ہوا حضور اکرمؐ نے سنا تو ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۱۔ حضرت ابوحذیفہ ثقفیؓ

حضرت ابوحذیفہ ثقفی۔ عتاب بن مالک کی اولاد سے ہیں۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ یہ مدائنی کا قول ہے۔ ابن مندہ

الدباغ اندلسی نے انہیں ابوعمر کے خلاف بطور استدراک بیان کیا ہے۔

۵۸۰۲۔ حضرت ابوحریرہؓ

حضرت ابوحریرہ یا ابوالحریر۔ بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ہشیم نے ابواسحق کوفی سے انہوں نے ابوحریرہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن سلام نے حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یارسول اللہ ہم مذہبی کتابوں میں آپ کے بارے میں لکھا پاتے ہیں کہ آپ عرش مجید کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کے رخسار سرخ ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے بعد امت محمدیہ کو بتائی جائیں گی اے احمد بن عبداللہ الخزاعی نے ہشیم سے روایت کی اور بتایا کہ اصحاب رسول میں ایک ابوحریر تھے حاکم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور نام ابوحریر لکھا بغیر از ہاء۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۳۔ حضرت ابوحریزؓ

حضرت ابوحریز۔ بقول ابن ماکولا انہیں صحبت نصیب ہوئی اور لکھا ہے کہ قیس بن ربیع نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے ابولیلیٰ سے انہوں نے ابوحریز سے روایت کی۔

۵۸۰۴۔ حضرت ابوحزامہؓ

حضرت ابوحزامہ از بنوسعد بن بکر۔ ان کے نام اور اسناد کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابونعیم نے انہیں کنیتوں کے تحت اور حرف خاء کے تحت بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور یہی اصح ہے۔ ابوموسیٰ نے انہیں کنیت کے تحت بیان کیا ہے۔

۵۸۰۵۔ حضرت ابوحسان بصریؓ

حضرت ابوحسان بصری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے ان پر چڑھائی کی تھی۔ ان کی حدیث مخلد نے صالح بن حسان سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۶۔ حضرت ابوحسن انصاریؓ

حضرت ابوحسن انصاری مازنی۔ بروایتے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیم بن عبد عمرو ہے۔ وہ یحییٰ بن عمارہ کے دادا اور عمرو بن یحییٰ کے والد اور امام مالک بن انس کے شیخ ہیں۔ مدنی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عمرو بن یحییٰ مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر باہر چلا جائے اور پھر واپس آ جائے تو وہ اس نشست کا زیادہ مستحق ہے۔

یہ ابوالحسن وہی ہیں جنہوں نے زید بن ثابت کو یوم الدار کے موقعہ پر (جب انہوں نے انصار کو مخاطب ہو کر کہا تھا۔ اے انصار! اللہ کے دین کی امداد کے لئے دوبارہ اٹھ کھڑے ہو) کہا تھا بخدا! ہم ہرگز تمہاری بات نہیں سنیں گے اور نہ تمہاری اطاعت

کریں گے۔ہم قرآن کی اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتے۔

انا اطعنا سادتنا و کبراء نافاضلو ناالسبیل ایک روایت میں ہے کہ یہ قول نعمان زرقی کا ہے۔

اسی طرح عمرو بن یحییٰ نے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اٹھا اور جوتے اٹھانا بھول گیا ایک اور شخص نے جوتا اٹھایا اور اپنے نیچے رکھ لیا۔اتنے میں اس آدمی نے واپس آ کر پوچھا کہ میرے جوتے کسی نے دیکھے ہوں اس آدمی نے کہا میں نے اٹھائے ہیں۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے کیوں اپنے مومن بھائی کو پریشان کیا ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا میں نے مذاق کیا تھا فرمایا درست ہے لیکن پھر بھی اسے جو پریشانی ہوئی ہے اس کا خیال رکھتے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۷۔حضرت ابو حسینؓ مولیٰ بن نوفل

حضرت ابو حسین یا ابو حسان مولیٰ بن نوفل۔صحابہ میں شمار ہوتے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔عباس الدوری نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے ابو حسین مولیٰ بنو نوفل سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کے دن بلا فخر میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔عبد بن حمید نے یعقوب سے روایت کی اور حسان نام لکھا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۸۔حضرت ابو حصیرہؓ

حضرت ابو حصیرہ۔حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی القریٰ کی آمدنی سے ایک حصہ عطا فرمایا تھا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا کہ جعفر نے ابن اسحٰق سے ان کے بارے میں علم حاصل کیا۔

۵۸۰۹۔حضرت ابو الحصین انصاریؓ

حضرت ابو الحصین انصاری۔ان کے دو بیٹے تھے۔شام سے کچھ تاجر آئے۔ان دونوں لڑکوں نے ان کی امداد کی اور ان کے ساتھ شام چلے گئے۔ابو الحصین حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں واپس بلوایا جائے آپ نے فرمایا دین میں جبر نہیں اور آپ کو ابھی تک جنگ کی اجازت نہیں ملی تھی۔ابو الحسن نے حضور اکرم کے اس ارشاد پر دل میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔اس پر یہ آیت اتری فَلَا وَ رَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ ابوداؤد نے اسے ناسخ و منسوخ کی ذیل میں بیان کیا ہے۔ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۰۔حضرت ابو الحصین سدوسیؓ

حضرت ابو الحصین السدوسی۔ان کی حدیث نعیم نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۱۔ حضرت ابوالحصین السلمیؓ

حضرت ابوالحصین السلمی۔ بقول طبری حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی کان کا سونا لئے حاضر ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۲۔ حضرت ابوحصین بن لقمانؓ

حضرت ابوحصین بن لقمان ہے۔ ہم سباع کے ترجے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام حصن آیا ہے۔ جس نے ان کا نام ابوحصین لکھا ہے وہ ان کا نسب یوں لکھتے ہیں ابوالحصین لقمان بن شبہ بن معیط بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۳۔ حضرت ابوحفص بن مغیرہؓ

حضرت ابوحفص بن مغیرہ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے۔ ابوعمر بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ فاطمہ بنت قیس کے شوہر تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ترجمہ کیا ہے اور ان کا ترجمہ ناموں کے تحت لکھا ہے۔

۵۸۱۴۔ حضرت ابوحفصہؓ

حضرت ابوحفصہ یا ابن ابی حفصہ۔ جعفر نے ان کا ذکر باب الحاء میں کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ جعفی سے روایت کی کہ وہ ابوحفصہ یا ابن حفصہ کے پاس بیٹھے ان سے باتیں کر رہے تھے کہ ایک کالا بڈھا جو فخیم شخیم تھا۔ آ گیا ہماری گفتگو کے دوران میں وہ ایک آدمی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے عتاب کیا۔ ابوحفصہ کہنے لگے تم مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور مجھے حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث یاد آ رہی تھی۔ آپ نے ایک دفعہ حاضرین مجلس سے دریافت فرمایا جانتے ہو۔ رقوب کسے کہتے ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا۔

یارسول اللہ! لاولد کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ رقوب وہ شخص ہوتا ہے جس کے بیٹے تو ہوں لیکن اسے ان سے کوئی فائدہ نہ ہو پھر آپ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو صعلوک کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جو قلاش ہو۔ فرمایا نہیں حقیقی قلاش وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو لیکن وہ کسی کو کچھ بھی نہ دے پھر پوچھا جانتے ہو مرگی کیا ہے صحابہ نے جواب دیا یارسول اللہ! ایک عارضے کا نام ہے۔ فرمایا حقیقی مرگی یہ ہے کہ کوئی شخص غصے سے بے بس ہو جائے اور اس پر ہذیانی کیفیت طاری ہو جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۵۔ حضرت ابوالحکم بن حبیبؓ

حضرت ابوالحکم بن حبیب بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر الثقفی۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابوالحکم ثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وضو کیا پھر دو چلو بھر پانی اپنی شرمگاہ پر چھڑکا۔ ایک روایت میں ان کا نام حکم بن سفیان مذکور ہے اور یہی درست ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں اور بقول مدائنی وہ جسر ابوعبیدہ کی

جنگ میں جوقس الناطف کے مقام پر ہوئی تھی۔ مارے گئے تھے۔ اس لڑائی میں تین سو آدمی صرف بنوثقیف کے قتل ہوئے تھے جن میں سے اسی (۸۰) آدمی ایسے تھے جنہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا (عمر رسیدہ تھے) اس کی وجہ سے یہ تھی کہ ابوعبیدہ ثقفی تھے۔ اس لئے ان کے اہل قبیلہ نے جان کی بازی لگادی تھی جس میں ابوعبیدہ خود بھی مارے گئے تھے مختار ثقفی ان کا بیٹا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۶۔ حضرت ابوحکیم الانصاریؓ

حضرت ابوحکیم الانصاری۔ ان کا نام عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبیداللہ بن علی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر انصار کے بنو عدی بن نجار اور عمرو بن ثعلبہ کا (ابوحکیم) کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۷۔ حضرت ابوحکیمؓ

حضرت ابوحکیم۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سے یزید بن ابوحکیم از پدر خود مراد ہیں۔ کوئی کہتا ہے یزید بن حکیم از پدر خود یا حکیم بن یزید اور یا ابوحکیم بن یزید از پدر خود واز جد خود۔ اس بارے میں کہ انہوں نے عطا بن سائب سے روایت کی۔ اختلاف ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب تم سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اسے صحیح مشورہ دو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۸۔ حضرت ابوحکیم بن مقرنؓ

حضرت ابوحکیم بن مقرن بن عائذ المزنی ﷺ۔ سوید اور نعمان کے بھائی تھے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۹۔ حضرت ابوحماد انصاریؓ

حضرت ابوحماد انصاری یا ابوحامد۔ ابن لہیعہ نے وہب بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حماد انصاری سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں۔ روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے اپنے مومن بھائی کا کوئی قصور دیکھا اور پردہ پوشی سے کام لیا وہ یوں سمجھے گویا اس نے کسی ایسی بچی کو زندہ کردیا جسے زندہ دفن کردیا گیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۸۲۰۔ حضرت ابوالحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوالحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کا نام ہلال بن حارث یا ہلال بن ظفر تھا۔ ان سے ابوداؤد نے روایت کی کہ جب صبح صادق نمودار ہوتی تو حضور اکرم ﷺ حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے ''اسلام علیکم اہل البیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیر ا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوالحمراو ہی آدمی ہیں جنہیں ابوعمر نے غلطی سے ابوالجمل لکھا ہے۔

۵۸۲۱۔ حضرت ابوالحمراءؓ مولی آل عفراء

حضرت ابوالحمراء مولیٰ آل عفراء۔ ایک روایت میں مولیٰ حارث بن رفاعہ آیا ہے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار سے اور ابوالحمراء مولیٰ حارث بن عفراء کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۲۔ حضرت ابوحمید الساعدیؓ

حضرت ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد اور ایک میں منذر بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ ہے۔ ان کی والدہ امامہ دختر ثعلبہ بن جبل بن امیہ بن عمرو بن حارثہ بن عمرو بن خزرج تھیں۔ مدنی تھے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔

صحابہ میں ان سے جابر بن عبداللہ نے اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر عباس بن سہل محمد بن عمرو بن عطاء اور خارجہ بن زید بن ثابت وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد بن مہران الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن یسار اور محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی کہ انہیں ابوحمید الساعدی نے بتایا کہ انہوں نے صحابہ کے ایک گروہ سے جس میں دس حضرات شامل تھے اور ابوقتادہ بن ربعی بھی ان میں موجود تھے۔ کہا کہ آؤ تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرمؐ نماز کس طرح ادا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میں شریک ہونے اور آمدورفت کا ہم سے زیادہ مواقع ملے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا اب بتاؤ انہوں نے کہا جب حضور اکرم نماز کے لئے اٹھتے۔ تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور اللہ اکبر کہتے اور رکوع میں اعتدال کا خیال رکھتے یعنی نہ تو سر کو اوپر اٹھاتے اور نہ زیادہ جھکاتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیتے۔ اسی طرح مکمل حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۳۔ حضرت ابوحمیضہ مزنیؓ

حضرت ابوحمیضہ مزنی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے ابوعلقمہ نصر بن خزیمہ بن جنادہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ بن علقمہ سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے عضیف بن حارث سے انہوں نے ابوحمیضہ مزنی سے روایت کی کہ ہم ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے حضور اکرمؐ اس اثنا میں ایک مرد اور ایک عورت سے گفتگو میں مشغول ہو گئے۔ ہم آہستہ آہستہ کھاتے رہے اتنے میں حضور اکرمؐ باتوں سے فارغ ہو کر کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔ پھر فرمایا اس طرح کھاؤ جس طرح مسلمان کھاتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ایک بڑا سا لقمہ اٹھایا اور فرمایا اس طرح کے پانچ چھ لقمے۔ اس کے بعد اگر کوئی اور چیز ہو تو وہ۔ ورنہ پانی پئے اور اٹھ کھڑا ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۴۔حضرت ابوحمیضہ انصاریؓ

حضرت ابوحمیضہ۔معبد بن عباد انصاری سالمی۔از بنو سالم بن عوف بن قشعر بن مقدم بن سالم بن غنم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ابراہیم بن سعد اور یحیٰ بن سعید اموی نے ان کا یہی نام لکھا ہے مگر یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے خمیصہ روایت کیا ہے۔یہی قول واقدی کا ہے۔ہم اس پر آگے چل کر لکھیں گے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۵۔حضرت ابوحیوہ صنابجیؓ

حضرت ابوحیوہ صنابجی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوبکر بن ابوعلی نے بھی اسی طرح لکھا ہے لیکن ان کے نام اور نسبت میں غلطی کی ہے اور ابوخیرہ صنابجی لکھا ہے۔ان کے بارے میں باب خاء میں لکھیں گے۔

۵۸۲۶۔ابوحیوہ کندیؓ

حضرت ابوحیوہ کندی۔جو رجاء بن حیوہ کے دادا اور کندہ کے مولی تھے لیکن ان کی صحبت اور رویت ثابت نہیں۔

لیث بن سعد نے خارجہ بن مصعب سے انہوں نے رجاء بن حیوہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حنین کی ایک کنیز جو حاملہ تھی آپ کے پاس سے گزری آپ نے پوچھا یہ کس کی ہے۔حاضرین نے نام بتایا تو دریافت کیا۔کیا اس نے اس سے جماع کیا ہے۔انہوں نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا اس کے بیٹے کا کیا بنے گا اور پھر اس کا بیٹا بھی کوئی نہیں۔ورنہ میری خواہش تھی کہ لعنت بھیج کر اس کی ماں کو اس کے ساتھ قبر میں دفن کر دیتا۔ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۵۸۲۷۔حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیسؓ

حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر از بنو عدی بن نجار انصاری' خزرجی' نجاری' بدری ہیں۔غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ہم ان کا ذکر عمرو کے ترجمے کر آئے ہیں۔یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۸۲۸۔حضرت ابوخالد الحارث بن قیسؓ

حضرت ابوخالد الحارث بن قیس بن خالد (ایک روایت میں خلدہ ہے) بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی۔بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے عقبہ از انصار اور بنو زریق حارث بن قیس بن خالد بن مخلد سے اور اسی اسناد سے از ابن اسحٰق در بارہ شہدائے بدر ابوخالد کا نام جو حارث بن قیس بن خالد بن مخلد ہیں۔مذکور ہے۔

بعدہ ابوخالد۔خالد بن ولید کے معرکہ یمامہ میں شامل تھے۔اس جنگ میں ابوخالد زخمی ہو گئے تھے۔بعد میں زخم مندمل ہو گیا تھا۔مگر حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں زخم پھر کھل گیا۔جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔اسی وجہ سے انہیں شہدائے جنگ

یمامہ شمار کیا جاتا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۹۔ حضرت ابو خالد الحارثیؓ

حضرت ابو خالد الحارثی از بنو حارث بن سعد' ابراہیم بن بکیر البلوی نے بشیر بن ابی قسیمہ السلامی سے انہوں نے ابو خالد الحارثی سے جو بنو حارث بن سعد سے تھے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے ہم آپ کے ساتھ ہو لئے تا آنکہ آپ نے مقام حجر جو ارض ثمود میں واقع ہے کیمپ کیا آپ نے ہمیں ان کے مکانوں میں داخل ہونے اور ان کے چشموں سے انتفاع سے منع فرما دیا۔ اس کے بعد ان پہاڑوں میں گھومنے کو چل دیئے وہاں آپ نے اس کے دو کناروں کا عکس ایک تالاب میں دیکھا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا یہ کون سا پہاڑ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اس کا نام اجاء ہے۔ اس کے بعد آپ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں رومیوں کا ایک مسلح لشکر موجود تھا۔ جو مسلمانوں کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک یہ مقام رومیوں کا مقتل نہیں بنے گا بعدہ صحابہ تبوک کے اس تالاب کی طرف گئے جسے ایکہ کہتے ہیں۔ جو دو چشموں پر مشتمل ہے۔ جو آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں اس کے بعد حضور اکرمؐ نے ظہر کی نماز بعد از زوال ادا کی۔ پھر آپ ہماری جانب تشریف لائے ہم نے اس چشمہ کو اسی طرح ریت میں دبا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا تم کب تک تبو کو نہ یعنی یہاں ڈیرے ڈالے پڑے رہو گے چنانچہ اس کا نام تبوک پڑ گیا۔

پھر آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا فرمایا نیچے اترو اور اسے پانی کی جگہ پر گاڑ دو چنانچہ خدا کا نام لے کر انہوں نے تیر کو گاڑا اور پانی جوش مار کر نکل آیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۰۔ حضرت ابو خالد السلمیؓ

حضرت ابو خالد السلمی۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ الجزیرہ میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے خلف تھے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے (انہیں حضور اکرم کی صحبت حاصل تھی۔ روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی خدا کی طرف سے کسی منصب کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اس تک پہنچنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یعنی خود اس کی ذات اس کی اولاد یا اس کے مال کو کسی ابتلا میں ڈال دیتا ہے چنانچہ ان مصائب کو برداشت کرنے کے لئے صبر عطا کرتا ہے آخر کار وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۱۔ حضرت ابو خالد الکندیؓ

حضرت ابو خالد الکندی۔ خالد بن معدان کے دادا تھے۔ حسن سمر قندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی روایت پیش نہیں کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۲۔ حضرت ابوخالد کندی ؓ

حضرت ابوخالد کندی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ذکر کیا کہ ہمیں خبر دی ابوبکر قباب نے' ہمیں خبر دی ابن ابو عاصم نے' ہمیں حدیث بیان کی مسعود رازی نے ہمیں خبر دی محمد بن عیسیٰ نے یحیٰ بن سعید العطار سے (بنو ابوفروہ سے قابل اعتماد آدمی تھے) انہوں نے ابومریم سے انہوں نے ابوخالد کندی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اگر کبھی تمہیں ایسے آدمی سے ملاقات ہو جائے۔ جو دنیا سے کنارہ کش ہو اور باتیں کم کرتا ہو تو ایسے شخص کا قرب حاصل کرو۔ اس طرح تمہیں اس سے دانائی اور حکمت کے حصول کا موقع ملے گا۔

ابوالفرج ثقفی نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے وہ ابومسعود سے باسناد مذکور اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ لکھا ہے کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے ان کا مشہور نام ابوخلاد ہے اور یحیٰ سے مراد ابن سعید بن ابان العطار ہے۔

۵۸۳۳۔ حضرت ابوخالد المخزومی ؓ

حضرت ابوخالد المخزومی۔ خالد بن ابوخالد قرشی مخزومی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے خالد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں اسی طرح حدیث سنی جس طرح اسامہ وغیرہ نے تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۴۔ حضرت ابوخالد ؓ

حضرت ابوخالد۔ یہ دوسرے ابوخالد ہیں ان کو امام بخاری نے کنیتوں کے تحت ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ وکیع نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابوخالد سے روایت کی کہ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو خلیفہ اہل شام کے ساتھ احترام سے پیش آئے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۵۔ حضرت ابوخداش ؓ

حضرت ابوخداش صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان نے روایت کی کہ ہم ایک فوجی مہم پر تھے۔ سپاہ نے ایک جگہ کیمپ کیا تو انہوں نے راستہ روک لیا اور گھاس کے ارد گرد رسیاں کھینچ دیں جب ابوخداش نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے کہا سبحان اللہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں آپ فرماتے تھے کہ سب مسلمان پانی' گھاس اور آگ میں شریک ہیں۔

ابوعثمان کا نام حریز بن عثمان تھا اور اس حدیث کو ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان سے جن کی کنیت ابوخداش ہے۔ روایت کیا کہ بنو شرعب کا ایک شیخ ارض روم میں کسی مقام پر ٹھہرا اور حدیث حسب ماسبق بیان کی اور یہی درست ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوخداش شرعبی سے مراد حبان زید شامی ہے لیکن ان کی صحبت کی روایت درست نہیں اگرچہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

اسی طرح حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے ابن محیریز سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے مذکورہ بالا حدیث سنی۔ نیز ان کا قول ہے کہ اس حدیث کو معاذ بن معاذ عنبری' یزید بن ہارون اور ثور بن یزید نے حریز بن عثمان سے انہوں نے ابوخداش سے (بعض لوگوں نے ان کا نام ابن زید شرعبی لکھا ہے) انہوں نے حضور اکرمؐ کے صحابی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے وہاں انہوں نے آپ سے یہ حدیث سنی اور صحیح روایت یہی ہے اور جس شخص نے لکھا ہے کہ ابوخداش نے حضور اکرم سے یہ حدیث سنی وہ غلطی پر ہے کیونکہ ابوخداش نے یہ حدیث عمرو بن عاص سے سنی ہے اور یہی روایت یحییٰ بن معین سے مروی ہے۔ معاذ بن معاذ نے حریز سے روایت کی اور کہا کہ انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے انہوں نے ایک صحابی سے یہ حدیث سنی۔

۵۸۳۶۔ حضرت ابوخداش رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخداش لخمی۔ انہیں صحبت ملی۔ وہ شامی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ابونعیم اور ابن مندہ اور مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اس مفروضے پر کیا ہے کہ ابوخداش دو ہیں حالانکہ وہ حقیقتاً ایک ہی آدمی ہے چنانچہ اسی مفروضے کی بنا پر پہلے مذکور ابوخداش کو بنوشرعب کا ایک شیخ لکھا ہے اور یہاں ابوخداش کو لخمی لکھ کر یہ باور کر لیا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں لیکن اگر انہیں معلوم ہوتا کہ بنوشرعب لخمی ہیں۔ تو وہ اس پر علیحدہ ترجمہ نہ لکھتے اور ابوعمر کا تتبع کرتے۔ ابوعمر نے صرف ایک ترجمے میں اکتفا کیا اور ابن محیریز کو ان کا راوی گردانا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے حریز بن عثمان کو پہلے کا راوی اور ابن محیریز کو دوسرے کا راوی سمجھا شرعب سے مراد ابن مالک بن ذعر بن حجر بن جزیلہ بن لخم ہے۔ جو بنولخم کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو قرار دیا۔ وہ غلطی پر ہے۔

۵۸۳۷۔ حضرت ابوخداش سلمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخداش سلمی یا اسلمی۔ بقول ابونعیم ان کا نام حدرد تھا۔ ابوعمر نے مسلم سے انہوں نے ابومحمد عبدالوہاب بن علی سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوالسرح سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حیوۃ سے انہوں نے ابوعثمان ولید بن ولید سے انہوں نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق کیے رکھا گویا اس نے ارتکاب قتل کا جرم کیا' اس حدیث کو یحییٰ بن یعلی نے سعید بن مقلاص سے (مراد ابن ابوایوب ہے) انہوں نے ولید سے انہوں نے عمران سے انہوں نے حدرد سلمی سے روایت کیا۔ ہم اسے حدرد کے ترجمے میں پیشتر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۸۔ حضرت ابوخراش رعینی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخراش رعینی۔ مدنی ہیں۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوخراش رعینی

سے بیان کیا۔ جب وہ اسلام لائے تو اس وقت دو سگی بہنیں ان کے نکاح میں تھیں آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہے طلاق دے دو۔ آپ نے ایتہما کا لفظ استعمال کیا نہ کہ احداہما کا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۹۔ حضرت ابو خراش ہذلیؓ

حضرت ابو خراش ہذلی۔ شاعر تھے اور ان کا نام خویلد بن مرہ بن قرد بن عمرو بن معاویہ بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے' اتنے تیز رفتار تھے کہ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو نہایت اچھے آدمی ثابت ہوئے۔

جمیل بن معمر الجمحی نے ان کے بھائی زہیر کو جن کا عرف عجوہ تھا اور اسلام لا چکے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر قتل کر دیا تھا اور جمیل ابھی کافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ زہیر ان کے عم زاد تھے۔ ابن ہشام کا قول ہے کہ زہیر جنگ حنین کے موقعہ پر قیدی بنا لئے گئے تھے اور ان کے ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھ دیئے گئے تھے جمیل نے جو اسلام لا چکے تھے۔ اسے اس حال میں دیکھا۔ تو کہنے لگے کیا تو ہی ہمارے عیب لوگوں کو بتایا کرتا تھا اس پر زہیر کو قتل کر دیا اور ابو خراش نے اس کا مرثیہ کہا ابو عبیدہ کا قول بھی یہی ہے اور پہلا قول محمد بن یزید کا ہے۔ ابو خراش کہتا ہے:

فـفـجـع اضيافى جـمـيـل بن معمر — بـذى فـخـرتـا وى اليـه الا رامـل

''جمیل بن معمر نے میرے مہمانوں کو مغموم کر دیا۔ میرا بھائی معزز تھا اور بیوہ عورتوں کی پناہ تھا۔''

طـويـل نـجـاد السيف ليـس — اذا اهتزوا استرخت عليه الحمائل

''اس کی تلوار کی پیٹی لمبی تھی وہ کوتاہ قامت نہیں تھا جب وہ جھوم کر چلتا تو تلوار کی پیٹی ڈھیلی ہو جاتی۔''

الـى بيتـه يـا وى الـغـريب اذاشتـا — ومـهـتـلـک بـالـى الـدريـسـيـن عـائـل

''جب قحط پڑتا تو غریب اس کے پاس پناہ لیتے وہ مال خرچ کرنے والا پرانے کپڑے پہننے والا اور دوسروں کا بوجھ اٹھاتا تھا۔''

تـكـاديـداه تـسـلـمـان ردائـه — مـن الـجـود لـمـا اسـتـقـبـلـتـه الـشـمـائـل

''جب قحط کی ہوائیں چلتیں تو بوجہ سخاوت اس کی چادر اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی

فـاقـسـم لـو لا قبتـه غيـر مـوثـق — لابـک بـالـجـزع الـضـبـاع الـنـواهـل

''بخدا اگر تو اسے اس وقت ملتا جب وہ آزاد ہوتا تو بھوکے بجو تمہیں کھانے کو آتے۔''

وانـک لـو واجـهـتـه و لـقـيـتـه — ونـازلـتـه اوكـنـت مـمـن يـنـازل

''اگر تو اس کے سامنے آتا اور اس سے ملتا اور اسے جنگ کے لئے للکارتا یا اگر تو جنگ کرنے والا ہوتا۔''

لـكـنـت جـمـيـلا اسوء الناس صرعة — ولـكـن اقـران الـظـهـور مـقـاتـل

''تو اے جمیل تو اس بری طرح پچھاڑا جاتا مگر وہ سواری کے مقابل ہی لڑنے والے ہوتے ہیں۔''

مندرجہ ذیل اشعار انہوں نے اپنے بھائی عروہ بن مرہ کے مرثیے میں کہے ہیں ان کا شمار ان کے عمدہ اشعار میں کیا جاتا ہے۔

تقول اراہ بعد عروہ لاھیا وذالک رزء ما عملت جلیل

''تم کہتی ہو کہ عروہ کی موت کے بعد میں کھیل کود میں مصروف ہو گیا ہوں اور میں نے اس مصیبت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔''

فلا تحسبی انی تنابیت عھدہ ولکن صبری یا امیم جمیل

''اے امیمہ! یہ خیال نہ کرو کہ میں اس کے وعدے کو بھول گیا ہوں یا اس زمانے کو بھول گیا ہوں جو عروہ کے ساتھ بسر کیا تھا لیکن بات یہ ہے کہ میں صبر جمیل کی دولت سے مالا مال ہوں۔''

الم تعلمی ان قد تفرق قبلنا خلیلا صفاء مالک وعقیل

''کیا تمہیں علم نہیں کہ اس سے پیشتر بھی ہم سے دو مخلص دوست' مالک اور عقیل جدا ہو گئے ہیں۔''

ابو عمر کہتے ہیں۔ ابو خراش نے بھی اس کے مرثیے میں بعض عمدہ اشعار کہے ہیں۔

حمدت الھی بعد عروۃ اذا نجا خراش وبعض الشر اھون من بعض

جب عروہ کے بعد خراش بچ نکلا۔ تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ بعض مصائب دوسروں کے مقابلے میں آسان ہوتے ہیں۔''

علی انھا تدی الکلوم وانما توکل بالادنی وان جل ما یمضی

''اگرچہ تمام زخموں سے خون بہنے لگ جاتا ہے لیکن ہمارا غم قریب ترین واقعہ سے ہوتا ہے۔ خواہ اس سے پہلے ایک بڑے زخم سے ہمیں پالا پڑ چکا ہو۔''

فواللہ ما انسی قتیلا رزئتہ بجانب قوسی مامشیت علی الارض

''بخدا جب تک میں زمین پر چلتا رہوں گا میں اس مقتول کو نہیں بھولوں گا جسے تو نے میرے قبیلے کے قرب وجوار میں پچھاڑ دیا تھا۔

ولم ادرمن القی علیہ رداء ہ علی انہ قد سل من ماجد محض

''نہ معلوم کس شخص نے اپنی چادر اس پر ڈال دی تھی بلاشبہ وہ کوئی اچھا اور معزز آدمی ہو گا۔''

ابو عمر کہتے ہیں۔ غزوۂ حنین وطائف کے بعد کوئی ایسا عرب نہیں رہ گیا تھا۔ جو اسلام نہ لایا ہو۔ ان میں سے کچھ تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور کچھ حاضری سے محروم رہے چنانچہ انہوں نے دینی تعلیم کے اسی حصے پر قناعت کر لی تھی۔ جو اہل وفد دربار رسالت میں حاضر ہو کر سیکھ سکے تھے۔ ابو خراش بھی مسلمان ہو گئے اور بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کی۔ انہوں نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

ان کی وفات یوں واقع ہوئی کہ یمن کے کچھ لوگ جو حج کرنے جا رہے تھے۔ ان کے مہمان ہوئے۔ وہ ان کے لئے پانی لینے گئے تا کہ انہیں کھلائیں پلائیں اور ان کے لئے کچھ پکانے کا بندوبست کریں اس دوران میں انہیں سانپ نے ڈس لیا۔ وہ جلدی جلدی واپس لوٹے پانی' بکری کا گوشت اور برتن ان کے حوالے کئے کہ پکاؤ اور کھاؤ اور جو مصیبت انہیں پیش آئی تھی۔ مہمانوں کو

اس کے بارے میں کچھ نہ بتایارات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو مہمانوں نے دیکھا کہ ابوخراش فوت ہو چکے تھے چنانچہ وہ اس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک ان کی تدفین و تکفین سے فراغت نہ ہوگئی۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن دربار رسالت میں ان کی حاضری کا ذکر نہیں کیا البتہ انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس لئے تو انہوں نے لکھا ہے کہ حنین اور طائف کے غزوات کے بعد تمام عرب مسلمان ہو گئے تھے بعض علما کا قول ہے کہ قرد بن معاویہ جس کے متعلق عربی زبان میں ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ ازنی من قرد۔ ابوخراش کی نسل سے تھا۔

۵۸۴۰۔ حضرت ابوالخریف بن ساعدۃؓ

حضرت ابوالخریف بن ساعدۃ بن عبدالاشہل بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک غزوے میں زخمی ہو گئے تھے۔ کدید میں وفات پائی حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے پیرہن کا کفن عطا کیا اور بنولوذان کو بنوسمیعہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاہلیت میں انہیں بنوصماء کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا آج سے تم بنوسمیعہ ہو چنانچہ اسی نام سے پہچانے جانے لگے۔ ہشام بن کلبی کا یہی قول ہے۔

۵۸۴۱۔ حضرت ابوخزامہ عذریؓ

حضرت ابوخزامہ۔ ان کا نام رفاعہ بن عرابہ تھا ایک روایت میں عرادۃ العذری از بنوعذرہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں جہنی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور جہینہ بن زید عذرہ بن سعد بن زید کا چچا تھا۔ وہ جناب کے علاقے میں رہتا تھا۔ جو بنوعذرہ کا متعلقہ تھا۔

انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور وہ حجازی تھے۔ ان سے عطا بن یسار نے روایت کی ہم نے اس کا ذکر رفاعہ بن عرادہ کے ترجمے میں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ ایک دوسرے ابوخزامہ ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کر کے غلطی سے ان سے ایک حدیث بھی منسوب کی ہے۔ جو انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے حالانکہ اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو یونس، عیینہ اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو بنوحارث بن سعد سے تھے) انہوں نے اپنے والد سے بیان کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے منتر جنتر کے بارے میں دریافت کیا اور حدیث بیان کی نیز ان کی رائے میں یہ ابوخزامہ تابعین میں سے ہیں اور ان کی حدیث میں زبردست اختلاف ہے۔

۵۸۴۲۔ حضرت ابوخزامہؓ احد بنی الحارث بن سعد

حضرت ابوخزامہ۔ جن کا تعلق بنوحارث بن سعد سے ہے۔ ان کی حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ابویاسر سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اور سفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم بیماری کے لئے دوا استعمال کرتے ہیں یا جنتر منتر سے کام لیتے ہیں یا پرہیز

کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کے تحت آتی ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۳۔ حضرت ابوخزیمہ بن اوسؓ

حضرت ابوخزیمہ بن اوس بن زید بن اصرم بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی' نجاری' بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہدائے بدر روایت کی ہے اور ابوخزیمہ کا بانداز ذیل بیان کیا ہے۔ ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم از بنوزید بن ثعلبہ۔ اول الذکر نسب کا قائل ابوعمر ہے لیکن ابن اسحٰق نے زید کو ابن ثعلبہ لکھا ہے۔ عبدالملک بن ہشام نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ۔ اس لحاظ سے ابوعمر نے زید ثانی کا ذکر نہیں کیا۔

ابوخزیمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ اور وہ مسعود بن اوس ابومحمد کے بھائی تھے۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ مجھے سورۃ توبہ کا آخری حصہ ابوخزیمہ انصاری سے مل سکا۔ ابوخزیمہ اور حارث بن خزیمہ کے درمیان خزیمہ تک وہ سلسلہ نسب میں کہیں بھی جمع نہیں ہوتے۔ دونوں انصاری ہیں۔ ایک خزرجی ہے اور دوسرا اوسی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان انہی کا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ مذکور بالا بیان ابوعمر کا ہی ہے اور انہوں نے حارث بن خزیمہ کو بنواوس کا فرد قرار دیا ہے اور حارث کے نسب کو خزرج تک بیان کیا ہے اور انہوں نے بلاشبہ موسیٰ بن عقبہ کی تحریر میں بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر میں از انصار از بنوعبیت واز بنوعبدالاشہل حارث بن خزمہ کا نام دیکھا اور سمجھے کہ وہ بنواوس سے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ نیز یہ بھی مذکور تھا کہ حارث بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں بنا بریں میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ اوسی کیسے بن گئے ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابوعمر نے انہیں بر بنائے خلف اوسی کہہ دیا ہو کیونکہ اختلاف نسب سے اس میں فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم۔

۵۸۴۴۔ حضرت ابوخزیمہ یربوعؓ

حضرت ابوخزیمہ یربوع بن عمرو بن کعب بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری' ابوعلی نے عدوی سے روایت کی کہ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

۵۸۴۵۔ حضرت ابوحصفہؓ

حضرت ابوحصفہؓ۔ ایک روایت میں ابوحصہ ہے اور باب الحا میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ انہوں نے مغیرہ جعفی سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں ابوحصہ کے بیٹھا تھا کہ انہوں نے ابوحصفہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ صعلوک یعنی مفلس کسے کہتے ہیں؟ پھر حدیث بیان کی۔

ابونعیم نے اسی ترجمے میں طبرانی سے انہوں نے ابونصر صائغ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المسیبی سے انہوں نے یحییٰ بن یزید

بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خوش چہرے سے بھلائی کا سوال کرو۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے جو آگے مذکور ہے لیکن ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو اس ترجمے میں ذکر کر کے دونوں کو ایک بنا دیا ہے۔ اس کے خلاف ابوموسیٰ نے من الصعلوک والی حدیث کو اسی ترجمے کے تحت بیان کیا ہے اور دوسری حدیث التمسوا الخیر کو بعد کے ترجمے کے تحت اور اس طرح راوی بھی دو بن گئے ہیں۔

۵۸۴۶۔ حضرت ابوخصیفہؓ

حضرت ابوخصیفہ مصغر۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ طبرانی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے کہا کہ انہیں ابوعلی نے اور ابونعیم نے بتایا کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے انہیں محمد بن نصر صائغ نے انہیں محمد بن اسحٰق انہیں یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی التماس کرو''۔ اور اسی اسناد سے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم گھر سے نکلو تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ اور حسبی اللہ ونعم الوکیل پڑھ لیا کرو''۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابونعیم نے دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۴۷۔ ابوالخطابؓ

حضرت ابوالخطاب۔ انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان سے ثویر بن ابی فاختہ روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابواحمد زبیری نے اسرائیل سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے ایک صحابی سے جس کا نام ابوالخطاب تھا حضور اکرم ﷺ سے دربارۂ وتر سوال کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں آدھی رات کے وقت وتر پڑھنا بہتر خیال کرتا ہوں کیونکہ اس وقت خدا آسمان دنیا پر اتر آتا ہے اور کہتا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ معافی مانگنے والا یا دعا کرنے والا ہے۔ جب صبح نمودار ہوتی ہے تو اوپر چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۸۔ حضرت ابوخلاد الرعینیؓ

حضرت ابوخلاد الرعینی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی مگر ان کے نام اور نسب کا پتہ نہ چل سکا۔ یحییٰ ثقفی نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حکم بن ہشام ثقفی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان قرشی سے انہوں نے بوفروہ سے انہوں نے ابوخلاد سے جو صحابی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تم کسی ایسے مرد مومن کو دیکھو جو دنیا سے بے نیاز اور کم گو ہو۔ تو اس سے قریب ہونے کی کوشش کرو کہ ایسے شخص پر حکمت کا القاء ہوتا ہے۔ ہشام بن عمار نے حکم سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی۔ امام بخاری نے احمد الدورقی انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان بن

سعید بن عاص سے روایت کی ابوفروہ جزری نے ابومریم سے انہوں نے خلاد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے اسی طرح روایت کی اور یہی اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۹۔ حضرت ابوخلیدہؓ

حضرت ابوخلیدہ فہری۔ یزید بن ہارون نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلیدہ فہری سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا کہ وہ سیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا اور جس نے کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے اجازت ہوگی کہ جس دروازے سے چاہے، بہشت میں داخل ہو جائے اسے رواد بن جراح نے محمد بن مطرف سے روایت کیا اور ان کا نام ابن خلید لکھا ہے۔ ابوالشیخ نے باسنادہ روایت کیا اور ابن خلیدہ عن ابیہ لکھا لیکن پہلی روایت اصح ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۰۔ حضرت ابوخمیصہؓ

حضرت ابوخمیصہ۔ ان کا نام معبد بن عباد تھا اور کبار انصار سے تھے۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں باب حا میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابومعشر نے ان کا نام ابوعصیمہ لکھا ہے جو درست نہیں ابوعمر نے اسی نام سے ان پر دو ترجمے لکھے ہیں حالانکہ وہ ایک آدمی ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۵۱۔ حضرت ابوخنیسؓ

حضرت ابوخنیس الغفاری کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزائے تہامہ کے لئے نکلے جب وہ عسفان کے مقام پر پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی پہنچ گئے اور گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھوک سے لاچار ہوگئے ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنی سواریاں ذبح کر کے اپنے پیٹ بھریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان کے راشن میں برکت کے لئے دعا فرماتے تو بہتر ہوتا پھر راوی نے ایک عمدہ حدیث جس کا تعلق نبوت کی نشانیوں سے تھا۔ بیان کی۔ ان کی یہ حدیث ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر نے (جو امام مالک کے شیخ ہیں) ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی اور انہوں نے ابوخنیس سے سنی اور پھر حدیث بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۲۔ حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ

حضرت ابوخیثمہ انصاری سالمی۔ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ ابن کلبی کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے۔ ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج الاکبر۔ یہ وہ صاحب ہیں۔ جو تبوک میں حضور اکرمؐ سے جاملے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں آتا دیکھ کر فرمایا تھا۔ ہونہ ہو۔ یہ ابوخیثمہ ہے۔

ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے زہری سے روایت کی کہ میرے چچا حسین نے جو بنو کعب بن مالک کے قائد تھے۔ انہیں بتایا کہ مجھے کعب نے وہ واقعہ سنایا۔ جب وہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک سخت گرم دوپہر کو تبوک میں دور ایک سوار کو سراب میں تیز تیز قدم اٹھاتے دیکھا اور فرمایا ہو نہ ہو یہ ابوخیثمہ ہے چنانچہ بنوعوف کے ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی اور کہا بخدا ابوخیثمہ ہی ہیں وہ آئے اور حضور اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے آپ نے ان سے مدینہ منورہ کی صورت حال پوچھی۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں منافقوں نے استہزا کا نشانہ بنایا تھا۔ جب انہوں نے مزدوری کر کے ایک صاع کھجور کمائی تھی اور تبوک کے چندے میں پیش کر دی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا اور ایک روایت میں مالک بن قیس از بنوخزرج سالمی مذکور ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یزید بن معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور صحابہ میں ان کے بغیر اور کوئی آدمی نہ تھا جس کی کنیت ابوخیثمہ تھی۔ سوائے عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ جعفی کے جو خیثمہ کے والد تھے اور ان کی کنیت اپنے بیٹے کے نام پر تھی۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

واقدی لکھتے ہیں کہ ہلال بن امیہ واقفی نے مجھے بتایا کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شمولیت نہ کر سکے تھے۔ تو ابوخیثمہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۳۔ حضرت ابوخیرہ صباحیؓ

حضرت ابوخیرہ صباحی العبدی از اولاد صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے تھے۔ خلیفہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوخیرہ صباحی جو بنوعبدالقیس سے تھے۔ وہ بنوعبدالقیس کے وفد میں شریک تھے۔ داؤد بن مساور نے مقاتل بن ہمام سے انہوں نے ابوخیرہ صباحی سے روایت کی کہ وہ اس وفد میں جو چالیس سواروں پر مشتمل تھا اور حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کدو میں' سیاہ گھڑے میں' درخت کے تنے میں سوراخ کرنے اور قیر اندودہ برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں گھاس ہوتی ہے جس سے ہم کام چلا لیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے خدا! تو بنوعبدالقیس کو معاف فرما۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کا قول ہے کہ اس قبیلے میں سے کسی نے بھی اس کے سوا کچھ بھی روایت نہیں کیا۔

۵۸۵۴۔ حضرت ابوخیرہؓ

حضرت ابوخیرہ۔ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کر کے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دوسرے ابوخیرۃ ہیں کتاب الوحدان کے مصنف نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن مرزوق باسنادہ عبیداللہ بن یزید بن ابوخیرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوخیرہ سے روایت کی کہ ان کے پاس ایک اونٹ تھا جس سے بار برداری کا کام لیتا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور غزوۂ خیبر یا حنین میں شریک ہوا اور ہم اپنے اونٹوں پر لشکر کے لئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ نیز مدینے میں

خرید وفرخت بھی کرتا تھا حضور اکرم نے میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔

باب الدال

۵۸۵۵۔ حضرت ابوداؤد انصاریؓ

حضرت ابوداؤد انصاری مازنی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمرو اور دوسری میں عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبداللہ نے باسنادہ تا یونس انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو مازن بن نجار، ابو ابوداؤد عمیر بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے ابوالبختری قرشی کو بدر کے دن قتل کیا تھا حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی کہ جو شخص بھی ابوالبختری سے مزاحم ہو۔ وہ اسے قتل نہ کرے کیونکہ یہ وہ شخص تھا جس نے قریش کا وہ معاہدہ جس میں بنو ہاشم سے مقاطعہ کیا گیا تھا۔ تلف کر دیا تھا اور جو مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی کے قاتل کا نام مجذر بن زیاد البلوی تھا ایک روایت میں اس کے قاتل کا نام ابوالیسر تھا۔

ابوداؤد سے مروی ہے کہ وہ معرکہ بدر میں ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا تا کہ اسے قتل کرے لیکن قبل اس کے کہ ان کی تلوار اس کی گردن تک پہنچے سر خود بخود کٹ کر زمین پر گر پڑا۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ اس کا قاتل کوئی اور تھا۔

یہ روایت ابن اسحٰق نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنو مازن بن نجار کے ایک شخص سے اور اس نے ابوداؤد مازنی سے بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۶۔ حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہؓ

حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ اور ایک روایت میں سماک بن اوس بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج الاکبر انصاری خزرجی ساعدی از قبیلہ سعد بن عبادہ مذکور ہے۔ یہ دونوں قبیلے طریف پر جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ غزوۂ احد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ ابودجانہ کا شمار دلیر اور بہادر سپاہیوں میں ہوتا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن مسلم زہری، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمد بن یحیٰی بن حبان اور حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا کئی آدمی لینے کو اٹھے لیکن آپ نے کسی کو نہ دی۔ آخر ابودجانہ اٹھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! تلوار کا کیا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس سے دشمن پر اس طرح وار کرے کہ ٹیڑھی ہو جائے''۔ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا چنانچہ آپ نے وہ تلوار ان کے حوالے کر دی۔ ابودجانہ جب بھی جنگ ہوتی نہایت دلیری اور شجاعت کا مظاہرہ کرتے اور اکڑ اکڑ کر چلتے۔ نیز ان کے پاس سرخ رنگ کی پٹی

تھی جسے وہ پیشانی پر باندھ لیتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ وہ آمادہ پیکار ہیں۔ جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ تو سرخ پٹی نکالی اور وہ سر پر باندھ لی اور دونوں صفوں کے درمیان اکڑ اکڑ کر چلنے لگ گئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھے جعفر بن عبداللہ بن اسلم جو کہ عمر بن خطاب کے مولی ہیں انہوں نے معاویہ بن معبد بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابودجانہ کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ہر چند خدا کو یہ انداز ناگوار ہے لیکن ایسے مواقع پر چنداں حرج نہیں۔

ابودجانہ جنگ یمامہ میں شامل تھے اور مسیلمہ کذاب کے قتل میں عبداللہ بن زید بن عاصم اور وحشی کے ساتھ شریک تھے۔

ابودجانہ عتبہ بن غزوان کے بھائی تھے اور حضور اکرم ﷺ نے ان میں سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا۔ ہم سماک کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے ان کے حالات لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۷۔ حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ۔ ایک روایت میں ابودحداحہ بن دحداحہ الانصاری ہے۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے ان کے نام اور نسب کا علم نہیں۔ ہاں وہ انصار کے حلیف تھے۔ ابن ادریس وغیرہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی کہ ابودحداح فوت ہو گئے اور ان کا قیام انصار میں تھا۔ حضور اکرمؐ نے عاصم بن عدی کو بلا کر دریافت کیا۔ آیا دحداح کا تم سے کوئی نسبی تعلق تھا۔ انہوں نے کہا نہیں' حضور اکرم ﷺ نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن ابوالمنذر کے حوالے کر دی۔ ایک روایت میں ان کا نام ثابت مذکور ہے۔ اور ہم نے باب الثاء کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مسعود کہتے ہیں۔ جب یہ آیت مَنۡ ذَالَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اتری تو جناب ابودحداح نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر ابن مسعود نے ان کے صدقے کی روایت بیان کی۔

ابونعیم نے باسنادہ فضیل بن عیاض سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوالدحداح نے امیر معاویہ سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس کی خواہش حصول دنیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پر میرا قرب حرام کر دے گا کیونکہ مجھے دنیا کی تخریب کے لئے بھیجا گیا ہے۔ نہ کہ اس کی تعمیر کے لئے۔ مگر پہلی بات اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدرداءؓ۔ ان کا نام عویمر بن مالک بن زید بن قیس بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج تھا۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام عامر بن مالک تھا اور عویمر لقب اور عویمر کے ترجمے میں ہم تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام محبہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ تھا۔ انہوں نے قبول اسلام میں ذرا دیر کی تھی جبکہ ان کے گھر کے سب لوگ

اسلام قبول کر چکے تھے۔ انہوں نے حسن عمل سے اسلام کی خدمت کی یہ فقیہہ' دانش وراور حکیم تھے رسول اللہ اکرم ﷺ نے ان میں اور سلمان فارسی میں مواخات قائم کردی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابوالدرداؔ میری امت کا فلسفی ہے غزوۂ احد کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے البتہ غزوۂ احد میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے جعفر بن احمد ابو محمد قاری سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن حسین بن محمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن حسن بن عبدان سے انہوں نے عبداللہ بن بنت منیع سے انہوں نے ہدبہ سے انہوں نے ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات میں پڑھ سکتے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کافی مشکل اور وقت طلب کام ہے حضور اکرم نے فرمایا خدا نے قرآن کریم کو تین حصوں میں تقسیم فرما دیا ہے چنانچہ ایک حصہ (قل ھو اللہ احد) ہے۔

جبیر بن نفیر نے عوف بن مالک سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں ایک سبزہ زار میں ایک نیلے رنگ کا گنبد دیکھا جس کے اردگرد کثیر التعداد بکریاں کھجوریں چرتی پھرتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا یہ عالی شان گنبد کس کا ہے کسی نے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا ہم نے تھوڑی دیر تک انتظار کیا۔ تو وہ اپنے مکان سے نکلے ہم نے کہا اے ابن عوف۔ خدا نے یہ محل تمہیں قرآن کریم کی برکت سے دیا ہے اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو جو کچھ اللہ نے ابوالدرداءؓ کو عطا فرمایا۔ وہ ایسی چیز ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کو دونوں ہاتھوں اور سینے سے دھکیل کر دور پھینکتا ہے۔

وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں دمشق کے قاضی بنا دیئے گئے تھے اور خلیفہ کی شہادت سے دو برس پہلے فوت ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۹۔ حضرت ابودرہ بلویؓ

حضرت ابودرہ بلوی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوسعید بن یونس نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو صحابہ میں سے فتح مصر میں شامل تھے۔ علی بن حسن بن قدید نے بیان کیا کہ میں نے ایک دروازے پر یہ لکھا دیکھا (درابودرہ صحابہ رسول کرم) تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۰۔ حضرت ابوالدنیاؓ

حضرت ابوالدنیا۔ حضور اکرم نے فرمایا بشرطیکہ دنیا کے شر سے محفوظ ہو۔ ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابوالدنیا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الذال

۵۸۶۱۔ حضرت ابوذباب السعدیؓ

حضرت ابوذباب السعدی از سعد العشیرہ۔ عبداللہ بن ابوذباب کے والد تھے۔ عاصم بن عمر بن قتادہ نے عبداللہ بن ابوذباب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی مجھے شکار کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے خیالات بیان کئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جمعہ کا دن تھا اور وہ منبر رسول کے سامنے آ کر بیٹھ گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دینا شروع کیا بعد از حمد وثنا فرمایا میرے منبر کے ساتھ سعد العشیرہ کا ایک آدمی بیٹھا ہے جو اسلام قبول کرنے آیا ہے۔ پیشتر ازیں نہ اس نے مجھے دیکھا ہے اور نہ میں نے اسے دیکھا ہے نہ اس نے مجھ سے بات کی ہے نہ میں نے اس سے بات کی ہے بعد از ادائے نماز یہ تمہیں عجیب بات سنائے گا۔ حضور نے نماز پڑھائی اور میں آپ کی باتوں سے ہمہ تن استعجاب تھا۔

بعد از نماز حضور اکرم نے مجھے فرمایا اے سعد عشیرہ کے بھائی! قریب آ جاؤ اور اپنے حالات نیز اپنے کتے اور اپنے معبود قراض کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ میں نے اپنے واقعات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو سنائے میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی میں نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۲۔ حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت ابوذر غفاری۔ ان کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ ایک روایت میں جندب بن جنادہ ہے جو باقی روایتوں کے مقابلے میں اصح اور زیادہ عام ہے۔ ایک دوسری روایت میں بریر بن عبداللہ، بریر بن جنادہ، بریری بن عشرقہ جندب بن عبداللہ اور جندب بن سکن بھی مذکور ہے مشہور روایت جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن ملیل بن صغیر بن حرام بن غفار ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکتہ الغفاری آیا ہے۔ ان کی والدہ رملہ دختر وقیعہ بنو غفار سے تھیں۔ ابوذر قدیم الاسلام تھے اور کبار صحابہ میں تھے اور فاضل شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے والوں میں پانچویں نمبر پر تھے۔ بعد از قبول اسلام وہ اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے تھے اور وہیں قیام پذیر رہے تا آنکہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو ہجرت فرمائی تو جناب ابوذر بھی وہاں پہنچ گئے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم جو محمد بن اسماعیل تک ہے۔ عمرو بن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب ابوذر کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اپنی اونٹنی پر سوار ہو اور وادی حجاز میں جا کر اس شخص کے حالات وواقعات دریافت کر کے آؤ۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس پر آسمان سے وحی اترتی ہے۔ اس کی باتیں سنو اور پھر مجھے آ کر بتاؤ۔ ان کا بھائی مکہ آیا حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر واپس بھائی کے پاس گیا اسے بتایا کہ مدعی نبوت مکارم اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور جو کلام آپ پر اترتا ہے وہ شعر نہیں ہے۔ ابوذر نے کہا جو میں چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں میری تسلی نہیں ہوئی۔ رخت سفر باندھا پانی کا مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ کو چل دیئے۔ وہ مسجد الحرام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آئے۔ وہ حضور اکرم کو نہیں جانتے تھے کسی سے دریافت کرنا مناسب نہ جانا اس طرح رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ ابوذر لیٹ گئے۔ حضرت علیؓ نے انہیں دیکھا تو سمجھ گئے کہ غریب الوطن ہے۔ جب ابوذر نے حضرت علی کو دیکھا تو ان کے پیچھے چل دیئے۔ لیکن دونوں نے صبح تک ایک دوسرے سے بات نہ کی چونکہ مسجد میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا احتمال تھا اس لئے ابوذر اپنا توشہ دان اور مشکیزہ لے کر مسجد الحرام میں آگئے وہ دن بھی گزر گیا شام ہوگئی لیکن ابوذر کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر لیٹ گئے اس رات کو حضرت علی پھر ان کے پاس سے گزرے کہنے لگے کیا اس آدمی کو آج تک اپنا گھر نہیں ملا۔ انہیں اٹھایا۔ وہ ان کے ساتھ چل دیئے مگر دونوں نے باہم کوئی گفتگو نہ کی تا آنکہ تیسرا دن بھی گزر گیا اس رات کو حضرت علی نے پھر ابوذر کو اٹھایا اور پوچھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس شرط پر آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ میری راہنمائی کریں حضرت علی نے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ اور بتایا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ کل صبح جب میں آؤں تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں اس بہانے کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں پانی گرا رہا ہوں جب میں چل پڑوں تو تم بھی میرے ساتھ میرے گھر داخل ہو جانا۔ دوسری صبح وہ اس طریقے سے حضور اکرم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپ کی گفتگو سنی اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے قبیلے میں واپس چلے جاؤ۔ ان میں تبلیغ کرو اور جب میں بلاؤں تو میرے پاس آجانا ابوذر نے کہا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں مشرکین کے سامنے جا کر اپنے ایمان کا اعلان ضرور کروں گا۔

چنانچہ سیدھے کعبے میں گئے اور بہ آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ مشرکین قریش ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں زمین پر گرا لیا حضرت عباس ان پر گر گئے اور کہنے لگے اے قریش! کیا تمہیں علم نہیں کہ یہ شخص بنوغفار سے ہے اور تمہارے تجارتی قافلے جو شام کو جاتے ہیں۔ وہیں سے گزرتے ہیں۔ اس طرح انہیں چھڑا لیا دوسرے دن پھر ابوذر نے کعبے میں جا کر اپنا عمل دہرایا۔ مشرکین پھر ان پر جھپٹے اور انہیں زمین پر گرا لیا اس بار بھی حضرت عباس نے ان پر اوندھے گر کر انہیں بچایا۔ ان کے قبول اسلام کے بارے میں ہمیں بڑی لمبی حدیث سنائی گئی ہے لیکن ہم نے از خوف طوالت اسے چھوڑ دیا ہے۔ جناب ابوذر نے ۳۱ یا ۳۲ سن ہجری میں بہ مقام ربذہ وفات پائی اور عبداللہ بن مسعود نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی سال وہ بھی فوت ہو گئے۔ رسول اکرم نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ابوذر میری امت کا (زہد) ترک دنیا کے لحاظ سے مسیح ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ ابوذر نے ایسا علم حاصل کیا کہ دوسرے لوگ اسے حاصل نہ کر سکے۔ پھر اس نے اس کی اس طرح حفاظت کی کہ کوئی آدمی بھی اس سے کچھ حاصل نہ کر سکا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے بریدہ بن سفیان سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ تبوک کو روانہ ہوئے تو کوئی نہ کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا۔ صحابہ حضور اکرم ﷺ

کو بتاتے تو فرماتے چلو جانے دو اگر اس میں بھلائی ہوئی تو وہ آ کر تم سے مل جائے گا اور اگر نہ ہوئی تو خدا نے اس کے شر سے تمہیں بچالیا ہے۔ آخر ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ابوذر بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں وہی کچھ فرمایا جو دوسروں کے متعلق فرماتے۔

دراصل ابوذر اپنے اونٹ کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب وہ تھکان کی وجہ سے بہت سست ہو گیا تو جناب ابوذر نے اپنا سامان اپنی پیٹھ پر لادا اور آپ کے تعاقب میں چل پڑے۔ دور سے کسی صحابی نے انہیں آتا دیکھ لیا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ کوئی آدمی راستے پر چلتا آ رہا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا عجب نہیں کہ ابوذر ہو۔ صحابہ نے غور سے دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ ابوذر ہی ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ابوذر پر رحم فرمائے۔ اکیلا ہی چلا آ رہا ہے۔ اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہے اٹھایا جائے گا اور زمانے کو اس کے ہاتھوں ایک ضرب برداشت کرنا پڑے گی۔

کچھ عرصے بعد ابوذر مقام ربذہ منتقل ہو گئے چنانچہ ان کی وفات' عبداللہ بن مسعود کی نماز جنازہ' ربذہ میں ان کے ساتھیوں اور وہاں ان کی اقامت کے بارے میں کئی احادیث ہیں۔ جنہیں ہم چھوڑ رہے ہیں۔ ابوذر لمبے چوڑے اور مضبوط آدمی تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۳۔ حضرت ابوذرہؓ

حضرت ابوذرہ حارث بن معاذ بن زرارہ انصاری ظفری' ابونملہ انصاری کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی اپنے والد معاذ کے ہمراہ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۴۔ حضرت ابوذرہ حرمازیؓ

حضرت ابوذرہ حرمازی۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوالبشر دولابی نے کتاب الاسماء والکنی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابن ماکولا اور ابوسعد السمعانی کا قول ہے اور حرمازی۔ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم کی طرف منسوب ہے۔

۵۸۶۵۔ حضرت ابوذویب الہذلیؓ

حضرت ابوذویب الہذلی۔ شاعر تھے اور مسلمان ہوئے حضور اکرم ﷺ کے ہمعصر تھے لیکن حضور اکرم کی زیارت نصیب نہ ہوئی اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جاہلی تھے اور اسلامی بھی۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام خویلد بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوذویب شاعر سے مروی ہے مجھے پتہ چلا کہ حضور اکرم ﷺ بیمار ہیں۔ تو غم سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے رات کو سویا تو رات اتنی طویل تھی کہ اس کا اندھیرا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا تھا اور نہ صبح ہی طلوع ہوتی تھی میں رات پھر اس کی طوالت پر غور کرتا رہا جب صبح ہونے کو آئی تو میں سو گیا اور میں نے ایک ہاتف کو یہ کہتے سنا

خطب اجل اناخ بالاسلام ۔۔۔ بین النخیل ومعقد الاطام

''اسلام پر جو نخلستان اور شہری آبادی کے درمیان واقعہ ہے زبردست افتاد پڑی ہے۔''

قبض النبی محمد فعیوننا　تذری الدموع بالتسجام

''محمد رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں اور ہماری آنکھیں ان پر زار و قطار آنسو بہا رہی ہیں۔''

ابوذیب کہتے ہیں۔ میں ڈر کے مارے بستر سے اچھل پڑا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ تو سعد الذابح ستارے کے بغیر اور کچھ نظر نہ آیا پس جیسا کہ عرب میں معمول تھا۔ میں نے کسی کی وفات کا شگون لیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے ہیں یا بیماری کی وجہ سے قریب الموت ہیں۔ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ادھر کو چل دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں آگے پیچھے کسی چیز کی تلاش کرنے لگا جسے دیکھ کر میں فال لوں۔ میری نظر ایک خارپشت پر پڑی جس نے ایک سانپ کو منہ میں پکڑا ہوا تھا۔ جو اس سے لپٹا ہوا تھا اور خارپشت اسے نگل رہا تھا تا آنکہ اس نے اسے ہڑپ کر لیا۔ اس سے میں نے فال لی کہ خارپشت ایک اہم جانور ہے اور سانپ کو نگلنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ حضور اکرمؐ کے بعد حکومت کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کی تاویل میں نے یوں کی کہ جس طرح خارپشت نے سانپ کو ہڑپ کر لیا ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے جانشین حکومت کے کاروبار پر قبضہ کر لیں گے۔ اس پر میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور جب غابہ کی چراگاہ کے پاس پہنچا تو کوئے کی آواز نے فال کی تصدیق کر دی کیونکہ کوے کی آواز سے عرب میں یہی سمجھا جاتا ہے چنانچہ میں نے اللہ سے اس واقعہ کے شر سے پناہ طلب کی۔

جب میں مدینے پہنچا تو آہ و زاری سے اتنا شور اٹھ رہا تھا جیسا کہ حاجیوں کی تسبیح و تہلیل سے شور اٹھتا ہے میں نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ رحلت فرما گئے ہیں۔ مسجد میں آیا اسے خالی پایا اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ کے حجروں کی طرف گیا اور دروازے کو بند پایا اور بتایا کہ آپ کی تجہیز کر لی گئی ہے اور صرف اہل بیت ہی ہیں آپ کے پاس بیٹھے ہیں میں نے دریافت کیا کہ صحابہ کدھر گئے ہیں کہنے لگے کہ وہ انصار کے سقیفہ بنو ساعدہ کو گئے ہیں۔ میں سقیفہ کو گیا۔ تو ابوبکر' عمر' ابوعبیدہ بن جراح' سالم' قریش کے ایک گروہ۔ انصار میں سے یہ سعد بن عبادہ اور ان کا شاعر کعب بن مالک نیز حسان بن ثابت اور کچھ لوگ بھی موجود تھے۔ میں قریش کی جماعت میں جا بیٹھا انصار نے اپنے بارے میں لمبی چوڑی گفتگو کی اور عمدہ گفتگو کی اس کے بعد ابوبکر نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ خدا اسے جزائے خیر دے۔ وہ مختصر گفتگو کرتے ہیں اور برمحل اور وہ اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں کہ جو بھی سنتا ہے۔ ان کی بات مان لیتا ہے اور ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے گفتگو کی جو حضرت ابوبکر کی گفتگو سے کمتر تھی۔ اس کے بعد انہوں نے ہاتھ پھیلایا اور ابوبکر سے بیعت کی۔ اس پر باقی لوگوں نے بھی بیعت کر لی اس کے بعد ابوبکر ؓ وہاں سے لوٹے اور میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا ابوذویب کہتے ہیں کہ وہ حضور اکرمؐ کے جنازے اور تدفین میں شریک تھے پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر روتے ہوئے ذیل کے اشعار پڑھے۔

لما رایت الناس فی عسلاتھم　مابین ملحود لہ و مضرح

''بہرحال میں نے لوگوں کو آپ کی قبر اور لحد کے درمیان جلدی جلدی ہاتھ مارتے دیکھا۔''

متبادرین لشرجع باکفھم　نص الرقاب لفقد ابیض اروح

''وہ حضور اکرم کے جسم مبارک کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے اور حضور اکرم ﷺ کے صاف ستھرے اور معطر جسم کی وفات پر گردنیں اونچی کئے ہوئے تھے۔''

فهناک صرت الی الهوم و من یبت جارا الهموم یبیت غیر مروح

''اسی بناء پر میں بھی دکھوں کی طرف چل پڑا اور جو شخص دکھوں کے ہمسائے میں رات بسر کرتا ہے وہ رات تکلیف میں بسر کرتا ہے۔''

کسفت لمصرعه النجوم وبدرها تضعضعت اطام بطن الابطح

''آپ کی وفات سے ستارے اور چاند اپنی چمک دمک کھو بیٹھے اور وادی بطحا کی تمام عورتیں زمین بوس ہوگئیں۔

و تزعزعت اجبال یثرب کلها و نخیلها لحول خطب مفدح

''اس ہولناک مصیبت کی وجہ سے یثرب کے سب پہاڑ اور درخت کانپ اٹھے۔''

ولقد زجرت الطیر قبل وفاته بمصابه زجرت سعد الاذبح

''حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے میں نے پرندے اور سعد الاذبح سے فال لی۔''

وزجرت ان نعب المشحج سانحًا متفائلاً فیه بفال اقبح

''اور میں نے فال لی کیونکہ کوے کی آواز کسی سانحے کی خبر دی رہی تھی اور میں نے اس پرندے سے نہایت قبیح شگون لیا۔''

اس کے بعد ابوذویب اپنے صحرائی مسکن کی طرف چلے گئے۔ وہیں قیام پذیر رہے اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں مکہ کے راستے میں انہوں نے وفات پائی اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے افریقی جنگوں سے واپسی کے دوران میں مصر میں وفات پائی۔ ابوذویب اس موقعہ پر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ افریقی جنگوں میں شریک تھے۔ جب وہ وہاں سے لوٹے تو یہ ان کے ساتھ تھے فوت ہوگئے اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا ایک روایت میں ہے کہ ارض روم میں لڑتے شہید ہوئے تھے اور وہیں مدفون ہیں ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے انہیں ارض روم میں جہاد پر متعین فرمایا اور وہیں فوت ہوگئے تھے اور انہیں ان کے بیٹے ابوعبید نے دفن کیا تھا اور اپنے باپ کی وفات پر ذیل کا شعر کہا۔

ابا عبید! رفع الکتاب واقترب الموعد والحساب

''فاضلوں کا استاد دنیا سے اٹھالیا گیا ہے آخری منزل اور حساب کا دن قریب آ گیا ہے۔''

یہ شعر محمد بن سلام کا ہے۔

ابوعمرو سے منقول ہے کہ حسان بن ثابت سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے پوچھا تمہاری مراد موجود زندہ شاعروں سے ہے یا زندہ مردہ سب سے۔ اس نے کہا میری مراد زندہ شاعروں سے ہے۔ حسانؓ نے جواب دیا ہذیل بہترین شاعر ہے ابن سلام کا قول ہے کہ ہذیل سے ابوذویب بہتر ہے۔ عمر بن شبہ کا قول ہے کہ بنو ہذیل کے تمام شعراء سے ابوذویب بہتر ہے کیونکہ اس نے اپنے قصیدہ عینیہ میں ایک ایسا شعر کہا ہے جو اصمعی کی رائے میں نہایت عمدہ شعر ہے۔ وہ یہ ہے۔

والنفس راغبة اذا رغبتها واذا اتر والی قلیل تقنع

''جب تو نفس کی خواہشات پوری کرتا چلا جائے۔ تو اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن جب تو اسے تھوڑی چیز

پر اکتفا کرائے۔ تو اس پر قناعت کر لیتا ہے۔''

اور یہ شعر اس کے ان برگزیدہ اشعار میں پایا جاتا ہے۔ جو اس نے اپنے پانچ بیٹوں کے مرثیے میں کہے تھے۔ جو ایک ہی سال کے دوران میں وفات پا گئے تھے۔ ان اشعار میں اس نے حکمت اور دانائی کی باتوں کا ذکر کیا ہے۔

امن المنون وریبھا تتوجع　　　والدھر لیس بمعتب من یجزع

''کیا تم موت اور حوادث زمانہ سے دکھی ہو اور زمانہ تو اس آدمی کو جو روتا ہے۔ کچھ نہیں کہتا۔''

قالت امامة ما لجسمک شاحبا　　　منذ ا بتذلت ومثل مالک ینفع

امامہ کہنے لگی۔ تیرے جسم کو کیا تکلیف ہے۔ جب سے کہ تو نے مال لوگوں میں تقسیم کیا ہے اور ایسا مال تو مفید ہوتا ہے۔''

ام ما لجنبک لا یلائم مضجعا　　　الا اقض علیک ذاک المضجع

''اور تیرے پہلو کو کیا تکلیف ہے کہ بستر پر نہیں لیٹتا اور کیا تیرے اس بستر میں کنکر ہیں جو تجھے چبھتے ہیں۔''

فاجبتھا ان ما بجسمی انہ　　　اودی بنی من البلاد فودعوا

''میں نے اسے جواب دیا میرے جسم کو تو کوئی دکھ نہیں ہاں البتہ میرے بیٹے بستیوں سے نکل کر مجھے الوداع کہہ گئے ہیں۔''

اودی بنی فأعقبونی حسرة　　　بعد الرقاد وعبرة لا تقلع

''میرے بیٹے رخصت ہو گئے اور میرے لئے حسرت چھوڑ گئے اور آنسو ہیں کہ نیند کے بعد تھمنے کا نام نہیں لیتے۔''

فالعین بعدھم کان حداقھا　　　کحلت بشوک فھی عوری تدمع

''گویا میری آنکھوں کی پتلیوں میں ان کے بعد کانٹے چبھوئے گئے ہیں۔ وہ اندھی ہو گئی ہیں اور آنسو بہا رہی ہیں۔''

سبقوا ھوی واعنقوا الھواھم　　　فتخر موا ولکل جنب مصرع

''وہ میری خواہش کو پیچھے چھوڑ گئے اور اپنی خواہش کو انہوں نے پورا کیا اور وہ ہلاک ہو گئے اور ہر پہلو کی جائے قرار مقرر ہے۔''

فغبرت بعدھم بعیش ناصب　　　واخال انی لاحق مستتبع

''ان کے مرنے کے بعد میری زندگی تلخ ہو گئی اور میرا خیال ہے کہ میں جلدی ہی ان سے جا ملوں گا۔''

ولقد حرصت بان ادافع عنھم　　　فاذا المنیة أقبلت لا تدفع

''میری خواہش تھی کہ میں ان کی مدافعت کروں لیکن جب موت سامنے آ جائے تو اس سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔''

واذا المنية أنشبت اظفارها الفيت كل تميمة لا تنفع

''جب موت اپنے پنجے گاڑ لیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کوئی تعویذ کارگر نہیں ہوتا۔

وتجلدی للشامتین اریهم انی لریب الدهر لا اتضعضع

''اور میری بہادری اور بے جگری دشمنوں کو دکھا دیتی ہے کہ میں حوادثات زمانہ کے سامنے نہیں جھکتا۔''

حتی کانی للحوادث مروة بصفا المشقر کل یوم تقرع

''گویا میں حوادث زمانہ کا ایسا ہدف ہوں جسے مشقر کے پتھروں سے روزانہ کوٹا جاتا ہوں۔''

والدهر لا یبقی علی حدثانه جون السحاب له جدائد اربع

''زمانے کے حوادث ہمیشہ نہیں رہتے۔ سیاہ بادل کے چار کنارے ہوتے ہیں۔''

ان اشعار کی خوبی کی وجہ سے ہم نے ان کا ذکر مناسب جانا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۵۸۶۶۔ حضرت ابوراشد ازدیؓ

حضرت ابوراشد ازدی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین شام سے ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے نام دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ عبدالعزیٰ پھر کنیت پوچھی تو انہوں نے ابومغویہ بتائی۔ آپ نے فرمایا آج سے تم ابوراشد عبدالرحمٰن ہو۔

ہم عبدالرحمٰن کے ترجمہ میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۷۔ حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہؐ۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں اسلم۔ ایک میں ابراہیم اور ایک میں صالح مذکور ہے اور ہم پیشتر ازیں ان ناموں کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے بیان کیا کہ ان سے ابورافع نے جو جناب عباس بن عبدالمطلب کے مولی تھے بیان کیا کہ اہل بیت میں اسلام داخل ہو چکا تھا اور جناب عباس ام الفضل اور میں نے اسلام قبول کر لیا تھا چونکہ عباس اپنی قوم سے ڈرتے تھے اور ان کی مخالفت شاق گزرتی تھی اور ان کا کافی روپیہ قریش میں بکھرا ہوا تھا۔ اس لئے مارے ڈر کے اسلام کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

ہمیں کئی راویوں نے اپنے اپنے اسناد سے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابورافع سے روایت کی کہ وہ حضرت امام حسن بن علی کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور بالوں کو مینڈھی بنا کر کندھے پر لٹکا رکھا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا۔ تو امام حسن نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ابورافع نے کہا اپنی نماز کی طرف دھیان دیجئے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ

نے فرمایا۔ یہ شیطان کا پھندا ہے۔

ابورافع۔ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں اور بروایتے حضرت علی ﷺ کے دور خلافت میں (اور یہ صحیح ہے) فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۸۔ حضرت ابورافع صائغؓ

حضرت ابورافع صائغ۔ ان کا نام نفیع تھا۔ ابورافع (اول الذکر) کہتے ہیں۔ نہ تو مجھے ان کی ولاء کا علم ہے اور نہ ان کے نسب کا، مشہور تابعی عالم ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ان سے ثابت البنانی، قتادہ اور حلاس بن عمرو الہجری نے روایت کی بصری شمار ہوتے ہیں انہوں نے زیادہ تر احادیث حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیں ثابت البنانی نے ان سے روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ لذیذ گوشت جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کھایا تھا۔ وہ ایک درندے کا تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۹۔ حضرت ابورائطہؓ

حضرت ابورائطہ۔ ان کا نام عبداللہ بن کرامۃ المذحجی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ شعبی نے ان سے روایت کی عبداللہ بن احمد تھصی نے علی بن ابوعلی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابورائطہ بن کرامۃ المذحجی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۰۔ حضرت ابوالربیع ؓ

حضرت ابوالربیع۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ان سے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ ابوالربیع بیمار پڑ گئے اور حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو آئے اور آپ نے انہیں چادر عطا فرمائی۔ انہیں یہ بات ابوعلی برذعی نے بتائی۔ نیز انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی کہ حضوا کرمؐ نے ان کے بھتیجے کی عیادت کی۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۱۔ حضرت ابوالربیعہؓ

حضرت ابوالربیعہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

۵۸۷۲۔ حضرت ابوالرجاء العطاردیؓ

حضرت ابوالرجاء العطاردی بصری۔ ان کا نام عمران تھا۔ ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمران بن تمیم اور ایک روایت میں عمران بن عبداللہ ہے۔ زمانہ جاہلیت پایا اور بعد از فتح مکہ اسلام قبول کیا اور لمبی عمر پائی۔ جب ابورجاء فوت ہوئے۔ تو فرزدق نے ذیل کا شعر کہا۔

الم تر ان الناس مات کبیرھم ۔۔۔ وقد کان قبل البعث بعث محمد

ہم پیشتر عمران کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۳۔ حضرت ابو رحیمہؓ

حضرت ابو رحیمہ۔ ایک روایت میں ابو رحمہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کی فصد لی۔ عطا بن نافع نے حسن بن ابوالحسن سے انہوں نے ابو رحیمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی فصد لی اور حضور اکرمؐ نے انہیں ایک درہم عطا فرمایا۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۴۔ حضرت ابوالرداد اللیثیؓ

حضرت ابوالرداد اللیثی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی' واقدی نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ مدینہ کے باسی تھے۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد اللیثی بیمار پڑ گئے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان سے ملنے گئے۔ کہنے لگے بہترین آدمی وہ ہے۔ جو زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس سے اپنا تعلق قائم رکھوں گا اور اگر وہ قطع رحمی کرے گا تو میں بھی اس سے تعلق منقطع کر لوں گا معمر نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد نے ان سے حدیث بیان کی اور بشر بن شعیب بن ابو حمزہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی انہیں ابوالرداد نے بتایا کہ وہ صحابی ہیں اور ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو مالک نے انہیں حدیث سنائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۵۔ حضرت ابوالردینیؓ

حضرت ابوالردینی شامی۔ غیر منسوب ہیں اور صحابی ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوالردینی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب بھی کوئی جماعت تلاوت کرتی ہے اور اللہ کی کتاب ایک دوسرے کو دیتی ہے۔ وہ لوگ خدا کے مہمان شمار ہوں گے اور فرشتے انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھیں گے جب تک وہ کسی اور شغل میں مصروف نہ ہو جائیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۶۔ حضرت ابو رزین اسدیؓ

حضرت ابو رزین اسدی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور اپنے اسناد سے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے ابو رزین اسدی سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! قرآن حکیم کی اس آیت **الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان** میں تیسری طلاق کہاں ہے فرمای تسریح باحسان تیسری طلاق ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو رزین تابعین سے ہیں اور سوائے ابن شاہین کے اور کسی نے بھی انہیں صحابی نہیں شمار کیا۔

۵۸۷۷۔ حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ

حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ۔ عبداللہ بن ابورزین کے والد تھے۔ اور ان سے ان کے بیٹے کے بغیر اور کسی کے روایت نہیں کی۔ دونوں غیر معروف ہیں۔ اور شکار کے بارے میں ان کی حدیث پوشیدہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۸۔ حضرت ابورزین عقیلیؓ

حضرت ابورزین عقیلی۔ ان کا نام لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق بن عامر بن عقیل طائفی تھے۔ ان سے وکیع بن عدس نے روایت کی ایک روایت میں حدس آیا ہے۔ ابومنصور بن مکارم المودب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابن الہیعہ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ ابورزین نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ تجھے اللہ اور رسول سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ ہو اور اگر تجھے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے جب بھی تو کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے اور تو جس غیر ذی نسب سے محبت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔ ہم لقیط کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۹۔ حضرت ابورزینؓ

حضرت ابورزین۔ غیر منسوب ہیں۔ اہل صفہ میں شامل ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ میں سے ابورزین سے فرمایا اے ابورزین جب تو تنہا ہو تو زبان سے اللہ کا ذکر کئے جا کیونکہ جب تک تو اللہ کا ذکر کرتا رہے گا اسے تیری نماز کہا جائے گا اگر تو جلوت میں ہوگا تو نماز جلوت شمار ہوگی اور اگر خلوت میں ہوا تو نماز خلوت۔ اسے ابن دباغ نے غسانی سے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۸۸۰۔ حضرت ابورفاعہؓ

حضرت ابورفاعہ عدوی۔ از بنوعدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ (عدی الرباب) خلیفہ نے ان کا نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن حارث بن اسد بن عدی بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن دول بن جبل بن عدی بن عبدمناہ بن اُدا ابورفاعہ فضلا صحابہ سے تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں تمیم بن اسد ایک میں تمیم بن اسید اور ایک میں ابن اسد مذکور ہے۔ بصری تھے۔ ۴۴ھ ہجری میں کابل میں قتل ہو گئے تھے۔ ان سے صلہ بن اشیم اور حمید بن ہلال نے روایت کی یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہیں شیبان بن فروخ نے انہیں سلیمان بن مغیرہ نے انہیں حمید بن ہلال نے انہیں ابورفاعہ نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک غریب الوطن ہوں اور احکام دین سے ناواقف۔ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دینا بند کر دیا۔ نیچے اترے میرے پاس آ کر لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھ گئے مجھے دین کے احکام بتائے اور پھر واپس جا کر خطبہ دینا شروع کر دیا تا آنکہ فارغ ہو گئے۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر تمیم اور عبداللہ کے ترجموں میں کر آئے ہیں۔

۵۸۸۱۔ حضرت ابورمثہ بلویؓ

حضرت ابورمثہ بلوی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور افریقہ میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ دفن کرنے کے بعد ان کی قبر زمین سے ہموار کر دی جائے۔ اہل مصر ان کے راوی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۲۔ حضرت ابورمثہ تیمیؓ

حضرت ابورمثہ تیمی۔ وہ تیم بن عبد مناہ بن اُد سے تھے۔ جو تیم الرباب کہلاتے تھے ایک روایت میں تمیمی از امرأالقیس بن زید مناہ بن تمیم مذکور ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابو منصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن لقیط سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کی کہ میں اور میرے والد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک شخص سے جس کا بیٹا بھی وہاں تھا۔ پوچھا یہ کون ہے اس نے جواب دیا یارسول اللہ' یہ میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا تو اس سے زیادتی نہ کر۔ تاکہ یہ تجھ سے زیادتی نہ کرے اور آپ نے ریش مبارک پر مہندی لگائی ہوئی تھی۔

ابورمثہ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے ایک روایت میں حبیب بن حیان ایک میں حیان بن وہب ایک میں رفاعہ بن یثربی۔ ایک میں عمارہ بن شیربی بن عوف اور ایک میں خشخاش ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ترمذی نے ابورمثہ تیمی لکھا ہے اور ان کا نام حبیب بن وہب ہے اور ایک اور روایت میں رفاعہ بن یثربی ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۳۔ حضرت ابورمداءؓ

حضرت ابورمداء۔ اور ایک روایت میں ابوالربداء البلوی ہے۔ جو اس قبیلے کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اکثر اہل حدیث انہیں رمداء لکھتے ہیں اور اہل مصر ربداء لکھتے ہیں۔ ابن غفیر نے ابوالربداء لکھا ہے اور انہیں اس خاندان کی ایک عورت جس کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیۃ البلوی تھا) کا غلام بتایا ہے۔ ان سے مروی ہے کہ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اس ریوڑ میں ان کی بھی دو بکریاں تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے آپ کے لئے دو بکریوں کا دودھ دوہا۔ پھر دم لیا اور دونوں بکریوں کے تھنوں میں دودھ پھر بھر گیا۔ انہوں نے اس کا ذکر اپنی مالکہ سے کیا اس نے انہیں آزاد کر دیا اور انہوں نے اپنی کنیت ابوالربداء رکھ لی۔

اور ابن وہب نے ان کی حدیث ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوسلیمان مولیٰ ام سلمہ ام المؤمنین سے انہوں نے ابوالرمداء البلوی سے روایت کی کہ ایک شرابی کو حضور اکرمؐ کے پاس لائے۔ آپ نے حد لگانے کا حکم دیا۔ اس آدمی کو اسی جرم میں تین چار دفعہ سزا دی گئی۔ آخری موقعہ پر حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ اسے بچھڑے پر چڑھایا جائے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ عجل سے مراد گائے کی کھال پر لٹانا ہے۔ پہلے زمانے میں بعض خطرناک مجرموں کو گائے کے رنگ کئے ہوئے چمڑے پر لٹا کر گردن کاٹ دیتے تھے۔ (اس بنا پر یہ حدیث مخدوش ہے کیونکہ شرابی کو یہ سزا کیسے دی جاسکتی ہے۔ مترجم)

۵۸۸۴۔ حضرت ابوروح الکلاعیؓ

حضرت ابوروح الکلاعی۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن یوسف سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوروح الکلاعی سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور سورۂ روم کی قرأت فرمائی اور اس میں حضور اکرم سے کچھ غلطی ہوگئی بعد از نماز فرمایا کہ شیطان نے قرأت قرآن مجید میں مجھ سے غلطی کرادی ہے۔ ان لوگوں کی وجہ سے جو بغیر از وضو نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۵۸۸۵۔ حضرت ابوالرومؓ

حضرت ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی' جو مصعب بن عمیر قرشی عبدری کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام ولد رومیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے بھائی مصعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوعبدالدار ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کا ذکر کیا ہے۔ بقول واقدی ابوالروم قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شریک تھے اور غزوہ احد میں موجود تھے ابوالزناد کہتے ہیں کہ ابوالروم مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر وہ ان مہاجرین حبشہ میں جو غزوۂ بدر سے پہلے حبشہ سے واپس آ گئے تھے شامل ہوتے تو وہ ضرور غزوۂ بدر میں شامل ہوتے لیکن وہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ابوالروم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ وہاں سے لوٹے تھے جو ہجرت مدینہ کے بعد حبشہ سے (کشتیوں کے ذریعے) مدینے میں گئے تھے اگرچہ وہ غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے مگر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے اور اس طرح کے شریک نہ ہونے والے بہت کافی لوگ تھے۔ ابوالروم معرکہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

۵۸۸۶۔ حضرت ابورومیؓ

حضرت ابورومی۔ ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابورومی اپنے زمانے کے بدترین لوگوں میں سے تھا اور ہر برا کام کرنے پر آمادہ رہتا۔ حضور اکرم نے فرمایا اگر ابورومی کو میں مدینے کی کسی تنگ گلی میں مل جاؤں۔ تو میں اس کی گردن اڑا کر دم لوں گا دوسرے دن اسے آپؐ نے دور سے دیکھا تو اسے خوش آمدید کہا اور اپنے پاس اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی جب صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ طرز عمل دیکھا تو انہوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں آنکھوں میں یہ بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کل کیا فرما رہے تھے۔ آپ نے ابورومی سے دریافت فرمایا ابورومی' کل تم سے کونسا اچھا کام سرزد ہوا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آپ کس بھلائی کی توقع کر سکتے ہیں میں تو بدترین انسان ہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری رہائش کو جنت میں بدل دیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہٗ ام الکتاب ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۷۔ حضرت ابورویحہ خثعمیؓ

حضرت ابورویحہ خثعمی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن خثعمی۔ حضرت بلال بن رباح کے بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمادی تھی۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور شام میں مقیم ہوگئے تھے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں حاکم ابواحمد سے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ یعنی ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

محمد بن ابوالفتح بن حسن الواسطی نقاش نے زینب دختر عبدالرحمٰن الشعری سے انہوں نے زاہرالسحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے حاکم ابواحمد سے انہوں نے ابوالحسن محمد بن عمیص الغسانی سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن سلیمان بن بلال سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر نے بیت المقدس سے کوچ کیا اور جابیہ گئے تو حضرت بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں قیام کی اجازت دی جائے۔ خلیفہ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ امیر المومنین! حضور اکرمؐ نے میرے بھائی ابورویحہ اور مجھ میں مواخات قائم فرمائی تھی (اسے بھی میرے ساتھ رہنے کی اجازت فرمایئے) پھر دونوں بھائی داریا کے مقام کو بنوخولان کے ایک قبیلے کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے ہم تم سے چند باتیں کرنے آئے ہیں۔ ہم کافر تھے۔ خدا نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ ہم غلام تھے۔ اللہ نے ہمیں آزاد کردیا۔ ہم مفلس تھے ہمیں دولت بخشی، اگر تم لوگ ہماری شادی کا بندوبست کردو تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے اور اگر ہماری درخواست رد کردو تو برائی سے بچنا اور بھلائی کی توفیق کا مرحمت ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اہل قبیلہ نے ان کی شادی کردی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کتاب الکنیٰ میں کیا ہے لیکن ہمارے پاس ابوعبداللہ کی جو کتاب ہے۔ اس میں ابورویحہ کا ترجمہ نہیں ہے لیکن اگر ابوعبداللہ نے صحابہ کی کنیتوں کے بارے میں کوئی ایسی کتاب لکھی ہو جو ہماری نظر سے نہ گزری، تو یہ اور بات ہے۔

۵۸۸۸۔ حضرت ابورویحہ الفزعیؓ

حضرت ابورویحہ الفزعی۔ بنوخثعم سے تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صحابہ میں مواخات قائم فرمارہے تھے۔ ابوموسیٰ نے جعفر المستغفری سے یہ قول نقل کیا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ آپ نے ابورویحہ خثعمی اور بلال بن رباح جو حضرت ابوبکر صدیق کے مولیٰ تھے کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔ بلال بھی کہا کرتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھائی بھائی بنایا تھا۔

ابورویحہ سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے لئے ایک علم بنوایا اور فرمایا کہ اسے لے کر نکلو اور منادی کرو کہ جو اس علم کے نیچے آجائے گا وہ محفوظ اور مامون ہوگا۔

ابورویحہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا اور وہ شامی شمار ہوتے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس ترجمے کو پہلے ترجمے کے بعد جس میں ابورویحہ کو بلال کا بھائی لکھا ہے بیان کیا ہے اور ان

کا نسب نہیں لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ آدمی گردانا ہے کیونکہ ابوموسیٰ نے انہیں بلال کا بھائی لکھا ہے اور کسی قبیلے سے منسوب نہیں کیا اور پھر ان کی زبانی یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے بنوخولان میں جا کر بیان کیا کہ وہ دونوں غلام تھے اور خدا نے انہیں آزاد کر دیا اور دوسرے ترجمے میں ابوموسیٰ نے ابورویحہ کو بنوخثعم کی طرف منسوب کیا لیکن یہ نہیں لکھا کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

ابورویحہ کا بنوخثعم کی طرف انتساب بربنائے ولاء ہے اور ابوموسیٰ نے ابورویحہ برادر بلال کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جب حضرت بلال نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے شام میں سکونت کی اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے ابورویحہ کے بارے میں عرض کیا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا اور یہ بھائی چارہ بربنائے نسب نہیں تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں آدمی ایک ہے۔

"فزعی من خثعم" سے مراد یہ ہے کہ فزع بنوخثعم کی ایک شاخ تھی جن کا سلسلہ یوں ہے۔ فزع بن شہران بن عفرس بن حلف بن اقبل اور یہی بنوخثعم ہیں۔

۵۸۸۹۔ حضرت ابورہم انماریؓ

حضرت ابورہم انماری! ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابوعاصم سے انہیں منسوب کیا ہے خالد بن معدان نے ان سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت فرماتے تو ذیل کے دعائیہ الفاظ دہراتے۔

بسم الله وضعت جنبي اللهم اغفرلي ذنبي واخسا شيطاني وفك رهاني وثقل موازيني واجعلني في الرفيق الاعلى.

"اللہ کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر ٹکاتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری پابندی کو آزادی بخش، میرے وزن (نیکیوں) کو بھاری کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔"

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۰۔ حضرت ابورہم سماعیؓ

حضرت ابورہم سماعی یا سمعی۔ ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری انہیں تابعی شمار کرتے ہیں اور ان کا نام احزاب بن اسید ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں صحابی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں کی بلکہ یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں۔ عمر بن سعید نخعی نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابورہم سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے امام کی نافرمانی کی اس نے اپنا اجر کھو دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۱۔ حضرت ابورہم ظہریؓ

حضرت ابورہم ظہری۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عقبہ بن منذر سے مروی ہے کہ ابورہم ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہیں مال غنیمت سے دو سو درہم ملتے اور ان کے بیٹے کو نوے درہم اور ابوامامہ کو بھی دو سو درہم ملتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ جب

بھی یہ دو بوڑھے ملتے ایک دوسرے کا گلہ کرتے۔ نیز ابورہم داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا۔ عمارہ نام یزید بن مہلب کے معرکے میں مارا گیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۲۔ حضرت ابورہم غفاریؓ

حضرت ابورہم غفاری۔ ان کا نام کلثوم بن حصین، یا ابن حصن بن عبید یا بن عتبہ بن خلف بن بدر بن احیمس بن غفار تھا۔ جب حضور اکرمؐ مدینے تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا اور غزوۂ احد میں شریک تھے۔ جہاں ایک تیران کے نرخرے میں لگا اسی وجہ سے یہ منحور مشہور ہوئے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگایا جس سے وہ شفا یاب ہو گئے حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا ایک دفعہ عمرہ قضا کے موقع پر اور دوبارہ فتح مکہ کے موقع پر اور ابورہم اس منصب پر اس وقت تک فائز رہے جب تک حضور اکرم ﷺ طائف کی مہم سے فارغ نہ ہو گئے۔ ابورہم بیعت رضوان میں موجود تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے میرے بھتیجے ابورہم سے انہوں نے ابورہم غفاری سے جو ان لوگوں سے تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی سنا کہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل تھے جب واپس ہوئے تو رات کو سفر شروع کیا میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں مجھ پر نیند نے غلبہ پالیا اور میں نے خود کو جگانے کی کوشش کی اس اثنا میں میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب ہو گئی اور مجھے اندیشہ ہوا مبادا میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ٹکرا نہ جائے۔

اور ان سے ان کے آزاد کردہ غلام ابوحازم نے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ خیبر میں موجود تھے اور ان کے پاس سواری کے گھوڑے بھی تھے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مال غنیمت سے چار حصے عطا فرمائے۔ ہم نے خیبر میں اپنے حصوں کو بیچ کر دو اونٹ خرید لئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۳۔ حضرت ابورہم بن قیسؓ

حضرت ابورہم بن قیس الاشعری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ جناب ابورہم نے اپنے بھائیوں ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے ساتھ حبشہ سے جناب جعفر بن ابوطالب کے ساتھ مدینے کو اس وقت ہجرت کی کہ جب خیبر فتح ہوا اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا ہم ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر ان لوگوں سے فرمایا تھا۔ لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم نے دو۔ نجاشی کی طرف اور وہاں سے میری طرف۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ کا ایک بھائی تھا جو حد درجہ شورش پسند تھا۔ اس کا نام ابورہم تھا اور ابوموسیٰ اسے روکتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۴۔ حضرت ابورہم بن معطمؓ

حضرت ابورہم بن مطعم ارجبی۔ ارحب بنو ہمدان کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ ابورہم شاعر تھے اور جب ہجرت کر کے آئے تو اس وقت ان کی عمر ایک سو پچاس برس تھی۔ ذیل کا مصرعہ ان کے ان اشعار میں مذکور ہے۔ جو ابن کلبی نے نقل کئے ہیں۔

وقبلک ما فارقت فی الجوف ارحبا

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۵۔ حضرت ابورہمہؓ

حضرت ابورہمہ یا ابورہیمہ سجاعی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ سونا لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمارے لئے اس میں دعا فرمائی اور ایک تحریر عطا کی جس میں مرقوم تھا کہ جس شخص کو کوئی چیز ملے۔ وہ اسی کی ہوگی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے جعفر سے منقول ہے کہ برذعی نے سمرقند میں ان کا ذکر کیا تھا اور یہ صاحب ابورہم سماعی ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماعی ہی لکھنا چاہتے تھے لیکن جلدی میں سجاعی لکھ گئے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۶۔ حضرت ابورہیمہؓ

حضرت ابورہیمہ سمعی۔ اگر اس سے مراد ابورہم نہیں تو یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً محمد بن ابونصر التاجر سے انہوں نے ابومنصور اور ابوزید سے جو ابوالحسن صوفی کے بیٹے ہیں ان دونوں نے محمد اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابوحاتم رازی سے انہوں نے سلیمان بن داؤد مکی سے (جو تبالہ کے رہنے والے تھے) انہوں نے محمد بن عثمان بن عبیداللہ بن مقلاص طائفی ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عقیل یزید بن راشد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ مسلم بن حذیفہ عامری سے ملنے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی نے انہیں بتایا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں معدنی سونا لے کر حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ہمیں فرمان لکھ دیا کہ جسے کوئی چیز مل جائے وہ اس کی ہوگی اور خمس سونے یا چاندی کے بڑے ٹکڑے میں ہوگا اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک ہوگی سلیمان کا قول ہے جسے کوئی معدنی دھات مل جائے۔ اس پر کوئی زکوۃ نہیں ہوگی۔ جب تک ان کی تعداد چالیس نہ ہو جائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابورہیمہ' ابورہمہ اور ابورہم سماعی یا سمعی ایک ہی آدمی ہے۔ بات اتنی ہے کہ راویوں سے نام کی صحیح تلفظ میں غلطی ہوگئی ہے اور پہلا نام اصح ہے اور یہ متن وہی ہے جسے ابوموسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۸۹۷۔ حضرت ابوریحانہ ازدیؓ

حضرت ابوریحانہ ازدی یا دوسی یا انصاری۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبداللہ بن مطر ہے اور ہم عبداللہ اور شمعون کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ اور یہی اکثر قول ہے۔

یعیش بن صدقہ بن ... نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن نسائی۔ عصمہ بن فضل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح سے

روایت کی کہ انہوں نے محمد بن شمیر الرعینی سے سنا انہوں نے ابوعلی تجیبی سے انہوں نے ابوریحانہ سے سنا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جہنم کی آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی یاد میں جاگتی رہی ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۸۔ حضرت ابوریحانہ قرشیؓ

حضرت ابوریحانہ قرشی۔ ابن قانع نے ایک حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابن قانع نے عقبہ بن مالک الجہنی کی حدیث میں بیان کیا ہے آپ نے فرمایا اگر کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اس پر جنت حرام کردی جائے گی۔ ابوریحانہ نے گزارش کی یا رسول اللہ میں حسن و جمال کو پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسے تکبر نہیں کہتے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۸۹۹۔ حضرت ابوریطہؓ

حضرت ابوریطہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان کی لڑکی ریطہ نے ان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر ایک کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح صاف کردے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ پیالہ بھر کر اللہ کی راہ میں خیرات کردے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۰۔ حضرت ابوریطہ مذحجیؓ

حضرت ابوریطہ مذحجی۔ ان سے شعبی نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات کو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقفہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے قریب سے ایک جماعت گزری جو جلدی جلدی چل رہی تھی اور ان کا ہانکنے والا انہیں ہانکے لئے جارہا تھا اور قرآن پڑھتا جارہا تھا حضور نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آپ اٹھ کر ان کے پیچھے چل دیئے پھر راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوریطہ وہی ابورائطہ ہیں جن کا ترجم ہم باب الراء میں بیان کرآئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور اگر دونوں کو دو مختلف آدمی سمجھ لیا گیا ہے جب بھی استدراک کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اسی لئے ہم نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کردیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۰۱۔ حضرت ابوریمہؓ

حضرت ابوریمہ عبداللہ بن رباح نے ان سے روایت کی انہیں صحبت ملی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے' احمد بن ہارون المصیصی نے اشعب بن شعبہ سے انہوں نے منہال بن خلیفہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے روایت کی کہ ہمیں ایک امام نے جس کی کنیت ابوریمہ تھی۔ نماز پڑھائی آخر میں دائیں اور بائیں طرف اس طرح سلام پھیرا کہ ان کے چہرے کی سفیدی نظر آگئی کہنے لگے میں نے تمہیں اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ پڑھایا کرتے تھے۔ عثمان بن عمر نے اشعب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مشعبہ نے ارزق سے انہوں نے عبداللہ بن ریاح انصاری سے انہوں نے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ حدیث بیان کی حضور اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی بعد از نماز ایک آدمی اٹھا اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمرؓ نے اسے پکڑ کر

بٹھا دیا ہم سے پہلے اہل کتاب اس لئے تباہ ہوئے کہ ان کی نمازوں میں وقفہ نہیں ہوتا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ عمر نے درست کہا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۵۹۰۲۔حضرت ابوزرارہ انصاریؓ

حضرت ابوزرارہ انصاری مدنی۔ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی نے جمعہ کے دن بلاوا (اذان) سنا اور اس نے جواب نہیں دیا اس کا نام منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابو عمر نے اس روایت کو مشکوک قرار دیا ہے۔

۵۹۰۳۔حضرت ابوزرارہ نخعیؓ

حضرت ابوزرارہ نخعی۔حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ابن الدباغ نے ابن الکلبی سے انکا ذکر کیا ہے۔ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن الکلبی کی تالیف الجمہرہ میں زرارہ ان کا نام ہے کنیت نہیں۔

۵۹۰۴۔حضرت ابوزرعہ فزعیؓ

حضرت ابوزرعہ فزعی رمالی۔ابن طرخان نے وحدان الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔یحییٰ بن اصبع بن مہران الفزعی نے خشعم سے انہوں نے حزام بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوزرعہ فزعی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے ایک علم تیار فرمایا سفید کپڑا ایک مربع گز تھا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۵۔حضرت ابوزرعہ مولی مقدادؓ

حضرت ابوزرعہ مولی مقداد بن اسود۔ان کا نام عبدالرحمٰن تھا لیکن ان کی صحبت اور روایت ثابت نہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے۔امام بخاری کہتے ہیں منقطع ہے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۶۔حضرت ابوالزعراءؓ

حضرت ابوالزعراء انہیں صحبت نصیب ہوئی۔مصری تھے۔ان کی حدیث عبد بن اللہ وہب نے عبداللہ بن عیاش قتبانی سے انہوں نے عبداللہ بن جنادہ معافری سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن جبلی سے انہوں ابوالزعراء سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا میں دجال کے علاوہ اپنی امت کے دجال صفت گمراہ علما سے بھی ڈرتا ہوں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۷۔حضرت ابوزعنہؓ

حضرت ابوزعنہ الشاعر۔طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔جو غزوۂ احد میں شریک تھے۔ان کا نام عامر بن کعب بن

عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی تھا ابن شہاب کا قول ہے کہ ابوزعنہ بن عبداللہ بن عمرو بن عتبہ نے احد کے دن ذیل کے تین مصرعے کہے تھے۔

انا ابوزعنة يعدوني الهرم لم يمنع المخزاة الا بالالم

يحمي الديار الخزرجي من جشم

''میں ابوزعنہ ہوں اور بڑھاپے نے مجھ پر زیادتی کی ہے ذلت اور رسوائی کو دکھ آ کر ٹالا جاتا ہے اور خزرجی علاقے کو دشمن (جشم) سے بچایا جاتا ہے۔''

ابن ماکولا نے اس کا نام ز ع اور ن سے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے اسے ز ع اور ب سے زعبہ لکھا ہے لیکن اول الذکر قول اصح ہے۔

۵۹۰۸۔ حضرت ابوزمعہ بلویؓ

حضرت ابوزمعہ بلوی۔ ان کا نام عبید بن ارقم تھا اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور معاویہ بن خدیج کے زیر کمان' جہاد افریقہ میں شریک رہے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ بعد از تدفین ان کی قبر زمین کے ہموار کر دی جائے چنانچہ انہیں قیروان میں ایک مقام پر جسے البلویہ الیوم کہا جاتا تھا۔ دفن کیا گیا۔

ابن لہیعہ میں عبیداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے ابوقیس مولی بنوجمح سے روایت کی کہ انہوں نے ابوزمعہ بلوی سے جو اصحاب شجرہ سے تھے سنا کہ انہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے بعض لوگوں پر سختی کی ہے۔ تو ابوزمعہ نے کہا کہ لوگوں پر تشدد نہ کیا جائے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر وہ ایک راہب کے پاس گیا اور دریافت کیا آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور پھر ایک دوسرے راہب کے پاس گیا اور اسے سارا واقعہ سنایا اس نے کہا خدا غفور رحیم ہے توبہ کر لو۔ اس نے توبہ کر لی۔ اور بنواسرائیل کے برگزیدہ لوگوں میں شمار کیا گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۹۔ حضرت ابوالزوائد یمانیؓ

حضرت ابوالزوائد یمانی۔ سلیم بن مطیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول کریم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عطا کو قبول کر لو۔ جب تک وہ عطا ہو اور جب قریش ملک کے طول و عرض پر چھا جائیں اور عطا (تحفہ) تمہارے دین کے خلاف رشوت کی صورت اختیار کر لے تو قبول نہ کرو۔

معمر بن بکار نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے اشراق کی نماز پڑھی وہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے جن کی کنیت ابوالزوائد تھی۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم باب ذال کے تحت ذوالزوائد کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور وہ صحیح ہے اور اس مقام پر تینوں نے ان کا

ذکر کیا ہے اور انہوں نے ذوالزوائد کو جہنی لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انہیں یہاں یمانی قرار دیا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ یمن میں رہتے تھے۔ تو یہ غلط ہے کیونکہ وہ مدینے میں رہتے تھے لیکن اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کا تعلق یمنی قبائل سے تھا تو یہ بات اس وقت صحیح ہوگی کہ بنوقضاعہ کو بنوحمیر کی شاخ اور جہینہ کو بنوقضاعہ کی شاخ قرار دیا جائے۔ رہا ابوامامہ کا یہ قول کہ سب سے پہلے نماز اشراق ذوالزوائد نے پڑھی۔ مشکوک ہے کیونکہ بروایت ام ہانی۔ حضور اکرمؐ نے اول از ہمہ یہ نماز فتح مکہ کے دن ادا فرمائی۔ غالباً یہ روایت ابوامامہ تک نہیں پہنچی ہوگی۔

۵۹۱۰۔ حضرت ابوالزہراء بلویؓ

حضرت ابوالزہراء بلوی صحابی تھے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول یونس ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۱۔ حضرت ابوزہیر بن اسیدؓ

حضرت ابوزہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری، قرہ بن دعموص کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا تھا۔ عائذ بن ربیعہ نے قرہ بن دعموص نمیری سے روایت کی کہ قرہ اور قیس بن عاصم بن اسید، ابوزہیر بن اسید اور یزید بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو کیونکہ اس مہینے میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۲۔ حضرت ابوزہیر انماریؓ

حضرت ابوزہیر انماری یا نمیری یا تمیمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دعا کے بارے میں حدیث نقل کی ہے آپ نے فرمایا جب تم کوئی دعا کرو تو اس کے آخر میں آمین ضرور کہو کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کتاب یا خط پر مہر مگر اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید الحضرمی سے انہوں نے ابوزہیر نمیری سے انہیں صحبت نصیب ہوئی روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم ٹڈی دل کو ہلاک مت کرو کیونکہ یہ خدائی لشکر ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام فلاں بن شرحبیل مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۳۔ حضرت ابوزہیر ثقفیؓ

حضرت ابوزہیر ثقفی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو اور شریح المعنی سے ان دونوں نے نافع بن عمر سے انہوں نے امیہ بن صفوان سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے طائف کے ایک مقام نباہ یا نباوہ میں سنا آپ نے فرمایا اے لوگو تم جلد ہی اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھے اور برے میں تمیز کرنا سیکھ لوگے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا انسانوں کی اچھی اور بری شہرت سے اور تم باہم ایک دوسرے کے بارے میں اللہ کے گواہ رہو۔

۵۹۱۴۔ حضرت ابوزہیر بن معاذؓ

حضرت ابوزہیر بن معاذ بن رباح ثقفی۔ ابوعمر کے مطابق ایک جماعت انہیں صحابی شمار کرتی ہے اور وہ جماعت انہیں اول الذکر سے جو ابوبکر کے والد تھے۔ مختلف آدمی شمار کرتی ہے۔ امام بخاری نے عبدالعظیم سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے جو ابوزہیر بن معاذ کی بیوی تھی۔ اور ابوزہیر اور طلحہ بن عبیداللہ میں عورتوں کی طرف سے رشتہ داری تھی۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کے مطابق اس ابوزہیر سے وہ صاحب مراد ہیں جو ابوبکر کے والد تھے اور اذا سمیتم فعبدوا ''جب نام رکھو تو عبد کے لفظ کا التزام کرو۔'' انہی سے مروی ہے۔ ابن مندہ اور اابونعیم کہتے ہیں کہ زہیر بن معاذ بن رباح ثقفی سے ان کے بیٹے ابوبکر نے جو میمونہ دختر کردم کے شوہر ہیں اور حجازی ہیں روایت کی ہے۔

امیہ بن صفوان نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد ابوزہیر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ طائف کے مقام شاوہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جلدی ہی تم اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز کرنا سیکھ جاؤ گے۔ بوجہ ان کی اچھی یا بری شہرت کے' ان دونوں کا قول ہے کہ حمیدی نے ابوسعید سے جو بنوہاشم کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے ابوامیہ بن یعلی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب نام رکھو تو عبد کے لفظ کا خیال رکھو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوزہیر بن معاذ کو اور اس شخص کو جس کو ابوعمر نے ابوزہیر ثقفی کا نام دیا ہے۔ ایک شمار کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں دو ترجموں کے تحت ذکر کیا ہے ہر چند کہ وہ دونوں کو ایک ہی گردانتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر وہ ان کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ نہ بیان کرتا تو کلام میں نقص واقع ہوتا کیونکہ جس ترجمے میں شبہ ہو اس کا ذکر نہ کرنا درست نہیں۔

۵۹۱۵۔ حضرت ابوزہیر نمیریؓ

حضرت ابوزہیر نمیری۔ انہیں صحبت ملی۔ اہل شام سے تھے' ان کا نام یحییٰ بن نفیر تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے متعلق حدیث نقل کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ابوزہیر انماری سے جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے مختلف آدمی قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں کو ایک شمار کیا ہے اور ٹڈی دل اور آمین والی حدیث اس ترجمے کے تحت بیان کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوعمر نے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر انماری میں کس طرح تفریق کی کہ ایک کو نمیری اور دوسرے کو انماری کہہ دیا اسی طرح میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا کہ ان سب نے کیسے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر بن اسید النمیری میں تفریق کی اور بنونمیر کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا کہ بقول ابوعمر' ان میں تین آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اور بقول ابن مندہ اور ابن نعیم دو آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اگر اس کی وجہ تعداد احادیث ہے تو یہ کوئی دلیل نہیں کیونکہ ایک آدمی کئی احادیث روایت کر سکتا ہے اور ایک بڑی جماعت اس سے روایت کر سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں جن باتوں کا علم تھا مجھے ان باتوں کا علم نہ ہو سکا

کیونکہ یہ سب لوگ علماء تھے چنانچہ ابوبکر بن ابو عاصم ابن مندہ اور ابونعیم سے اتفاق کر کے آئیں اور ٹڈی دل کی حدیث ایک ترجمے کے تحت درج کی ہے اور ابواحمد عسکری نے انہیں نمر بن قاسط کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابوزہیر نمیری کنیت درج کی ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۱۶۔ حضرت ابوزیاد انصاریؓ

حضرت ابوزیاد انصاری۔ ان کے بیٹے زیاد نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قرآن کی آیت "ان المجرمین فی ضلال وسعر" پڑھتے سنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۷۔ حضرت ابوزید انصاریؓ

حضرت ابوزید انصاری۔ ابوزید کے دادا تھے اور بنو حارث بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے' انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابن نمیر وغیرہ کہتے ہیں کہ ابوزید تین تھے ابوزید جامع القرآن' ابوزید جو عزرہ بن ثابت کے دادا تھے۔ ابوزید جو ابوزید نحوی کے دادا تھے بقول ابوعمر' ابوزید چھ تھے جیسا کہ ان کی کتاب میں مذکور ہیں۔

۵۹۱۸۔ حضرت ابوزید اوسؓ

حضرت ابوزید اوس یا معاذ۔ اس میں شبہ ہے۔ ایک روایت کے رو سے یہ وہی ابوزید ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن حکیم کو جمع کیا تھا۔ بقول علی بن مدینی جن صاحب نے جمع قرآن کیا تھا۔ ان کا نام اوس تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۹۔ حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاریؓ

حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاری۔ بقول عباس وہ دوری تھے۔ یحییٰ بن معین سے میں نے سنا کہ اس ابوزید کے بارے میں جس نے قرآن جمع کیا تھا پوچھا گیا۔ تو ابوعمر نے کہا کہ میں زید بن ثابت کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۰۔ حضرت ابوزید جرمیؓ

حضرت ابوزید جرمی۔ ان سے مجاہد نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان احسان جتانے والا اور دائم الخمر کبھی بہشت میں نہیں ہوں گے۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۱۔ حضرت ابوزید سعد بن عبیدؓ

حضرت ابوزید سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان کا نام محمد بن نمیر تھا۔ ہوسکتا ہے کہ دونوں نے قران جمع کیا ہو۔

قتادہ نے جناب انس سے روایت کی کہ بنوخزرج اور اوس مناقب میں باہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔ بنو اوس کہتے ہم میں سے حنظلہ بن عامر تھے۔ جنہیں فرشتوں نے غسل دیا۔ عاصم بن ثابت ہمارے آدمی تھے۔ جنہیں (جن کی لاش کو) شہد کی مکھیوں نے مشرکین کی دست برد سے بچایا تھا۔ وہ شخص بھی ہم سے تھا (سعد بن معاذ) جن کی موت پر عرش مجید کانپ اٹھا تھا۔ اسی طرح خزیمہ بن ثابت بھی ہمارے قبیلہ سے تھے۔ جن کی شہادت کو حضور اکرم ﷺ نے دونوں شہادتوں کے برابر قرار دیا تھا۔ جواب میں بنوخزرج نے کہا ان چار آدمیوں (ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید) کا تعلق ہمارے قبیلے سے تھا۔ جنہوں نے قرآن حکیم جمع کیا تھا۔

ثوری نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے جن کا نام سعد بن عبید تھا۔ ہمیں اپنے خطبے میں یوں مخاطب کیا کہ کل دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوگا اور ہمیں شہادت نصیب ہوگی ہمیں قبل از تدفین نہلایا نہ جائے اور ہمیں انہی کپڑوں میں دفن کردیا جائے۔

بقول واقدی سعد بن عبید بن نعمان سے مراد وہ صاحب ہیں جن کو سعد القاری کہتے تھے اور جن کی کنیت ابوعمیر تھی عمیر ان کے بیٹے کا نام تھا۔ جو حضرت عمر کے عہد خلافت میں شام کے کچھ حصے کے والی تھے۔ اور سعد بن عبید قادسیہ کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اور اس وقت ان کی عمر چونسٹھ برس تھی۔

ہوسکتا ہے کہ سعد بن عبید اور قیس بن سکن ہر دو نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا ہو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۲۔ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری۔ ایک روایت کے رو سے وہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے تھے اور اوس اور خزرج ان کے بھائی تھے جس شخص سے ان کی یہ روایت منسوب ہے۔ اس نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بشر بن عبداللہ بن ضیف بن احمر بن عدی بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر الانصاری۔ ہر چند یہ اوس اور خزرج کی اولاد سے نہیں ہیں لیکن انہیں انصاری اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السماء کی اولاد سے تھے۔ جو ان کے بھائی تھے کیونکہ اوس کے چچا کی طرف اس کی شہرت کی وجہ سے منسوب کردیا کرتے تھے۔

ایک روایت کی رو سے وہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے حضور اکرم ﷺ کی صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے نیز وہ عزرہ بن ثابت محدث کے دادا تھے اور عزرہ کہا کرتے کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

عمرو بن اخطب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔ آپ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا فرمائی تھی اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عزرہ بن ثابت سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابوزید بن اخطب سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ سے مروی ہے کہ ان کے دادا نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور ان کے سر میں صرف سفید چند بال تھے۔

نیز عزرہ نے علباء ابن احمر سے انہوں نے ابوزید انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی انگشتری تیار شدہ دیکھی تھی جس میں سیاہ رنگ کا نگینہ تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور ان کا نام عمرو بن اخطب تھا۔ ان کا ذکر انہوں نے اسماء کے تراجم کے تحت کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے مختصراً کنیتوں کی ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابوزید کو حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے اور ان سے حسن بن ابوالحسن بصری نے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عمرو بن اخطب لکھا ہے اور ان کے حالات کو انہوں نے ابوموسیٰ کے مقابلے میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس لئے ان پر استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔

۵۹۲۳۔ حضرت ابوزید غافقیؓ

حضرت ابوزید غافقی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے عمرو بن شراحیل المعافری نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مسواک تین درختوں سے بنائے جائیں۔ پیلو، زیتون اور بن۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۴۔ حضرت ابوزید قیس بن سکنؓ

حضرت ابوزید قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے۔ بدر از بنوعدی بن نجار واز بنوحرام بن جندب۔ ابوقیس بن سکن کا نام لیا ہے۔ ابوکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ بایں فرق کہ انہوں نے زعوراء کی بجائے زید کا نام لیا ہے۔ پہلا قول ابن اسحٰق اور ابوعمر کا ہے۔ واقدی اور ابن کلبی نے انہیں جامعین قرآن میں شامل کیا ہے اور اس کی دلیل انس بن مالک کا یہ قول ہے کہ جامعین قرآن میں میرا ایک چچا بھی تھا اور دونوں جامعین قرآن بنونجار سے تھے اور زید بن حرام پر ان کا نسب مل جاتا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ ابوزید قیس بن سکن ۱۵ ہجری میں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۵۔ حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانیؓ

حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانی۔ انہوں نے حصین الحارثی کے ساتھ بنومراد کے خلاف جنگ کا معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے خط بھی لکھا تھا۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۵۹۲۶۔ حضرت ابوزینب بن عوفؓ

حضرت ابوزینب بن عوف انصاری۔ اصبغ بن نباتہ نے روایت کی کہ ہم ان لوگوں کی تلاش میں تھے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو خمِ غدیر پر خطبہ دیتے سنا تھا۔ مجمع میں دس بارہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری اور ابوزینب بن عوف

شامل تھے۔ ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقعہ پر دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا اے لوگو! کیا تم شہادت دیتے ہو کہ میں نے دین کی تبلیغ کی اور تمہیں پند و نصائح سے نوازا لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی تصدیق کی۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا والی ہے اور میں مومنوں کا والی ہوں جس کا مولیٰ میں ہوں۔ علی بھی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ جو شخص اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ جو اس سے پیار کرے تو بھی اس سے پیار کر اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۷۔ حضرت ابوزینبؓ

حضرت ابوزینب۔ انہوں نے ولید بن عقبہ کے خلاف شہادت دی تھی۔ ان کا نام زہیر بن حارث بن عوف بن کاسر الجر تھا۔ ابوعمر کا قول ہے کہ جن لوگوں نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں کیونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۸۔ حضرت ابوزید بن صلتؓ

حضرت ابوزبید بن صلت۔ کثیر بن صلت کے بھائی تھے۔ صلت بن زبید نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابوزبید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں خرص کا والی مقرر کیا تھا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۵۹۲۹۔ حضرت ابوسالم حنفیؓ

حضرت ابوسالم حنفی۔ عبداللہ بن بدر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے انہوں نے ام سالم سے روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۰۔ حضرت ابوالسائب مولیٰ غیلانؓ

حضرت ابوالسائب مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یزید بن ابوحبیب بن عروہ بن سلمہ سے روایت کی کہ ابوالسائب غیلان کے غلام تھے۔ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا ان کے بعد غیلان نے بھی اسلام قبول کر لیا اور حضور نے ان کی ولاء غیلان کو منتقل کر دی۔ ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۱۔ حضرت ابوالسائبؓ

حضرت ابوالسائب۔ انہیں سرور کائنات کی صحبت نصیب ہوئی، مدنی تھے۔ عیاش بن عباس نے بکیر بن اشج سے انہوں نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے ابوالسائب سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نماز ادا کر رہے تھے اور آپ انہیں دیکھ رہے

تھے۔ جب وہ فارغ ہوئے حضور اکرم نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو (وہ پڑھ کر آیا تو آپ نے دوبارہ بھیجا' پھر سہ بارہ) تین بار کہا راوی نے یہ ساری حدیث بیان کی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔

یہ حدیث بعض ناقلین کا وہم ہے کیونکہ یحییٰ بن علی بن یحییٰ' داؤد بن قیس' اسحٰق بن ابی طلحہ' سعید بن ہلال ابن عجلان' محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن خلاد بن رافع سے اور انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے۔ ابوالسائب بدری تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ابوعمر کہتے ہیں کہ جو ابوالسائب صحابہ میں مذکور ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۵۹۳۲۔ حضرت ابوالسائب والد کردمؓ

حضرت ابوالسائب والد کردم۔ ان کے بیٹے کے ترجمے میں ان کا ذکر آچکا ہے لیکن اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے لیکن چونکہ ان کے اسلام کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے ترجمہ بے سود ہے۔

۵۹۳۳۔ حضرت ابوسبرہ جعفیؓ

حضرت ابوسبرہ جعفیؓ۔ ان کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذؤیب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے یہ والد تھے۔ سبرہ بن ابوسبرہ اور عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ کے' انہیں صحبت میسر آئی اور انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

حسن بن محمد بن ہبتہ اللہ دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ہلال بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے سبرہ بن ابوسبرہ جعفی سے انہوں نے اپنے والد سے کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت کیا۔ تمہارے بیٹوں کا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں اور عبدالعزیٰ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عبدالرحمٰن کہو کیونکہ بہترین نام عبداللہ' عبدالرحمٰن اور حارث ہیں اور حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

ان سے ان کے دو بیٹوں نے قرأۃ فی الوتر اور ناموں کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ ابوالسائب خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسبرہ جعفی خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا سبرہ کے والد تھے یحییٰ نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کے ترجمے کو ابوسبرہ بن ابورہم کے ترجمے سے گڈمڈ کر دیا تھا اور اسی طرح کتاب الکنی میں بھی اور وہ حدیث بیان کی جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے نہ تو ابوسبرہ جعفی کا ذکر کیا ہے اور نہ انہیں ابوسبرہ بن ابورہم سے گڈمڈ کر دیا ہے بلکہ انہوں نے ابوسبرہ نخعی کا ترجمہ لکھا ہے جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور جن کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا تھا۔ یہ سارا بیان ابن مندہ کا ہے۔

بخدا ابن مندہ نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے کہ ابوسبرہ کو نخعی لکھا ہے حالانکہ وہ بلاشبہ جعفی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کی اغلاط کی نشاندہی نہیں کی بلکہ صرف استدراک پر اکتفا کیا ہے۔

۵۹۳۴۔ حضرت ابوسبرہ جہنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسبرہ جہنی۔ مدنی تھے۔ ان کی حدیث کی روایت ان کی اولاد نے کی۔ عیسیٰ بن سبرہ بن ابوسبرہ اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر سے فرمایا۔ دیکھو جو شخص اللہ کے نام سے شروع نہیں کرتا۔ اس کا نہ وضو ہے نہ نماز نہ روزہ اسی طرح جو شخص انصار کے حق کو نہیں پہچانتا۔ وہ نہ مجھ پر ایمان لاتا ہے نہ خدا پر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۵۔ حضرت ابوسبرہ بن ابی رہم رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لویٔ القرشی عامری قدیم الاسلام ہیں۔ دونوں ہجرتوں میں شامل ہیں۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عامر بن لویٔ۔ ابوسبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ کا نام لیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے ہجرت نہیں کی لیکن پہلی روایت درست ہے اور تمام غزوات میں شریک رہے اور اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنو عامر بن لوی و بنو مالک بن حسل۔ ابوسبرہ بن ابورہم اور ابوسبرہ کا جو ابوسلمہ بن عبدالاسد کے اخیافی بھائی تھے۔ ذکر کیا ہے ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے حضور اکرم ﷺ نے ان میں اور سلامہ بن دقش میں مواخات قائم کی تھی۔ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ ابوسبرہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ ہاں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ انہوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی یا نہ۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ ہم ابوسبرہ کے علاوہ اور کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتے جنہوں نے غزوۂ بدر کے بعد واپس آ کر مکہ میں رہائش اختیار کر لی ہو لیکن ان کے اخلاف اس کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوسبرہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مکہ میں منتقل ہو گئے تھے اور ابوسبرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۶۔ حضرت ابوسبرہ نخعی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسبرہ نخعی جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور کوفی تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ کا انہیں نخعی کہنا غلط ہے کیونکہ وہ جعفی ہیں اور خیثمہ جعفی ہیں نہ کہ نخعی۔ ابن مندہ کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ دونوں لفظوں میں کسی حد تک مشابہت ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۳۷۔ حضرت ابوسبرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسبرہ غیر منسوب انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے قزعہ نے روایت کی اوزاعی نے قزعہ سے روایت کی کہ وہ جناب قزعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضور اکرمؐ سے کوئی سنی حدیث بیان کریں۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ادا کی۔ وہ اللہ کی امان میں ہے پس تم اللہ سے ڈرو۔ اگر وہ تم سے اپنی کوئی چیز طلب کرے۔ ابن

مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۸۔ حضرت ابوالسبیع زرقیؓ

حضرت ابوالسبیع زرقی انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا نام ذکوان بن عبدقیس تھا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے غزوۂ احد میں از بنوزریق بن عامر ذکوان بن عبدقیس کا نام لیا ہے اور ہم ذکوان کے ترجمہ میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۹۔ حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ

حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارث بن نوفل بن عبدمناف بن قصی قرشی، نوفلی، حجازی۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عبید بن ابومریم اور ابن ابی ملیکہ نے روایت کی حسب روایت محدثین ہم نے انہیں عقبہ کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے مگر علمائے انساب، زبیر اور ان کا چچا مصعب اور عدوی کہتے ہیں کہ ابوسروعہ بن حارث عقبہ بن حارث کے بھائی تھے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ابوسروعہ فتح مکہ کے سال ایمان لائے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۰۔ حضرت ابوسریحہ غفاریؓ

حضرت ابوسریحہ غفاری حذیفہ بن اسِید بن خالد بن اغوس بن وقیعہ بن حرام بن غفار بن ملیل۔ یہ خلیفہ کا قول ہے بقول ابن کلبی حذیفہ بن اسید بن اغوز بن واقعہ بن حرام بن غفار ہے۔ خلیفہ نے اغوس اور کلبی نے اغوز اور وقیعہ کی جگہ واقعہ لکھا ہے۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان میں موجود تھے ان سے اسود بن یزید نے ان کا وہ واقعہ جو سبیعہ اسلیمہ کے ساتھ پیش آیا بیان کیا ہے۔

ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی میں نے ابوالطفیل کو ابوسریحہ سے یا زید بن ارقم (شعبہ کو شبہ ہے) سے یہ حدیث سنی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جس شخص کا مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔ ابوعمر، ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۱۔ حضرت ابوسعاد جہنیؓ

حضرت ابوسعاد جہنی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عقبہ بن عامر جہنی ہے لیکن یہ روایت مشکوک ہے۔ ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب اور معاویہ بن عبداللہ بن بدر نے روایت کی۔ اور ان کی کئی کنیتیں ہیں۔ ابوعمر ان کی کنیت ابوسعاد نہیں مانتے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۲۔ حضرت ابوسعادؓ

حضرت ابوسعاد۔ حمص میں مقیم ہو گئے تھے۔ حریز بن عثمان نے ابوعوف سے روایت کی کہ ابوالدردا ابوسعاد کے پاس سے

گزرے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ سبحان اللہ! نہ تو ہم کچھ بیچتے ہیں اور نہ کچھ خریدتے ہیں ابوالدرداءؓ نے کہا جو شخص دنیا میں احمق ہے۔ وہ آخرت کو بھی ڈبوتا ہے۔

ابن ماکولا کے مطابق ابوسعاد کا نام جابر بن اسامہ جہنی تھا۔ ابوعمر۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۳۔ حضرت ابوسعد انصاریؓ

حضرت ابوسعد انصاری۔ ان کا نام ابن ابووہب یا ابن وہب تھا۔ ان سے یحییٰ بن ابوخالد نے ابن ابوسعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ندامت توبہ ہے اور گناہوں سے توبہ اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ابوعمر نے ان کا نام ابوسعد انصاری زرقی لکھا ہے۔ الندم توبہ کی حدیث ان سے نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جن سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی اور ان سے یونس بن میسرہ نے سیاہ ناک والے دنبے کی قربانی کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوسعید مذکور ہے۔ مگر یہ ابوسعد ہیں اور ابن مندہ نے ان سے الندم توبہ کے بعد سیل مہزور کی حدیث نقل کی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۴۔ حضرت ابوسعد الخیرؓ

حضرت ابوسعد الخیر انماری۔ ایک روایت میں ابوسعید آیا ہے۔ ان کا نام عامر بن سعد شامی یا عمرو بن سعد تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ان سے عبادہ بن نسی قیس بن حجر الکندی اور فراس الشعبانی نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اذنا باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے ربیع بن نافع سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی کہ قیس بن حجر الکندی نے ولید بن عبدالملک سے ذکر کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوسعد الخیر سے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار کو حساب بغیر داخل جنت فرمادے گا اور پھر ہر ہزار انسان ستر ہزار کی شفاعت کریں گے پھر میرے لئے اس تعداد کو تین گنا بڑھا دیا گیا قیس کہتے ہیں میں نے ابوسعد کو کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور پوچھا کیا تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتیں سنی ہیں۔ ابوسعد نے کہا میں نے اپنے کانوں اور دل کی گہرائی سے سنا ہے اور اس لحاظ سے یہ بہت بڑی تعداد ہے حضور اکرم ﷺ نے اس تعداد میں مہاجرین کے علاوہ اعراب کی ایک بڑی تعداد شامل ہو جائے گی نیز ان سے حدیث الوضو مما مست النار مروی ہے۔ امام بخاری نے ان کا نام سعد الخیر لکھا ہے۔ ابوزرعہ کے مطابق ان کا نام ابوسعد ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۵۔ حضرت ابوسعد زرقیؓ

حضرت ابوسعد زرقی یا ابوسعید۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابوسعد مشکوک ہے اور خلیفہ بن خیاط نے انہیں بعد از ذکر ابوسعید بن معلیٰ ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور مزید لکھا ہے کہ ان کا نام اور نسب نہیں معلوم ہو سکا مگر انہوں

نے حضور اکرم سے روایت کی۔

عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالفیض سے روایت کی کہ انہوں نے عبداللہ بن مرہ کو ابوسعید زرقی سے روایت کرتے سنا کہ بنو اشجع کے ایک آدمی نے آپ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا جو کچھ رحم میں مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے خلیفہ کے علاوہ باقی لوگ انہیں ابوسعید زرقی کہتے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں مگر ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں سعد بن عمارہ اور ایک میں عمارہ بن سعد آیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی ہے اور ابوسعید زرقی کا نام عامر بن مسعود بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

اور اس ترجمہ کے تحت ابن مندہ اور ابوعمر نے اور یونس بن میسرہ بن حلبس کی حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے یونس بن حلبس سے روایت کیا کہ وہ ابوسعید زرقی کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے کو نکلے۔ انہوں نے ایک دنبے کی طرف جس کا سر سیاہ تھا۔ اشارہ کیا جو درمیانے قد کا تھا اور مجھے کہا کہ ان کے لئے خرید لوں گویا وہ حضور اکرم ﷺ کے سیاہ سر والے دنبے سے ملتا جلتا تھا۔

ابوعمر اس حدیث کا ذکر ابن ابی وہب کے ترجمہ میں کر چکے ہیں اور اس ترجمہ میں پھر اس کا ذکر کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم

ابواحمد عسکری نے بھی ابوسعد کا ذکر کیا ہے اور ابوسعد زرقی لکھا ہے۔ یہ صاحب اسماء بنت یزید کے شوہر تھے اور حدیث قربانی کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۶۔ حضرت ابوسعد ساعدیؓ

حضرت ابوسعد ساعدی۔ ابوحفص شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اوزاعی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے قرہ بن ابوقرہ سے روایت کی کہ ابوسعد نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے کہا دیکھو بعد از عصر نماز نہ پڑھو کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے منع کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۷۔ حضرت ابوسعد بن ابی فضالہؓ

حضرت ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری حارثی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مدنی ہیں۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے محمد بن بکر برسانی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زیاد بن میناء سے انہوں نے ابوسعد بن فضالہ سے جو صحابی تھے۔ سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ تو اللہ کی طرف سے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ جس شخص نے بھی دنیا میں اپنے اعمال میں خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال کا بدلہ اس شخص سے طلب کرے جسے وہ خدا کا شریک بناتا رہا ہے کیونکہ اللہ

ایسے لوگوں سے بوجہ شریک بے نیاز ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۸۔ حضرت ابوسعد بن وہبؓ

حضرت ابوسعد بن وہب القرظی۔ یہ بنوقریظہ سے تھے اور انہیں نضیری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ یوم قریظہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ محمد بن سعد نے اس روایت کو واقدی سے نقل کیا ہے علاوہ ازیں واقدی نے بکر بن عبداللہ نضری سے انہوں نے حسین بن عبداللہ نضری سے انہوں نے اسامہ بن ابوسعد بن وہب النضری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ اس وقت موجود تھے جب حضور اکرم ﷺ سہیل مہزور کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اوپر والا آدمی پانی کو اس وقت تک روکے رکھے جب پانی اس کے ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر اسے نچلے آدمی کے لئے چھوڑ دے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے اس متن کو ابوسعد انصاری کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں میرے نزدیک یہی صاحب ابوسعد بن ابوہب انصاری ہیں جس کا ذکر تینوں نے کیا ہے لیکن ابوعمر کو غلطی لگی ہے کہ اس نے ایک ہی آدمی کو پیشتر ازیں انصاری لکھا ہے اور یہاں اسی آدمی کو بنوقریظہ یا بنونضیر سے منسوب کر دیا ہے بایں خیال کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ انصار سے ان کی نسبت بر بنائے حلف ہے۔ بنونضیر خزرج کے اور قریظہ اوس کے حلیف تھے۔

۵۹۴۹۔ حضرت ابوالسعد انؓ

حضرت ابوالسعد ان۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کا نام معلوم نہیں۔ ان سے مکحول الدمشقی نے ایک حدیث روایت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۰۔ حضرت ابوسعید اسکندریؓ

حضرت ابوسعدی اسکندری۔ یحیٰی بن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ دارقطنی انہیں صحابی نہیں گردانتے لیکن ابونعیم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جنہوں نے صحابہ سے سحری کے بارے میں حدیث بیان کی۔ داؤد بن محبر نے بحر بن کنیز السقاء سے انہوں نے عمران القصیر سے انہوں نے ابوسعید سکندری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۱۔ حضرت ابوسعید مولی ابی اسیدؓ

حضرت ابوسعید مولی ابواسید۔ ان سے ابونضرہ نے حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۲۔ حضرت ابوسعید انصاریؓ

حضرت ابوسعید انصاری۔ اسماء دختر یزید بن سکن کے شوہر تھے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن

میرے نزدیک یہ ابوسعید بن مثنی ہیں۔

مہاجر بن دینار سے مروی ہے کہ ابوسعید انصاری یوم الدار کے موقعہ پر مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ مرا پڑا تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابن زرقاء! اگر مجھے علم ہوتا کہ تو زندہ ہے تو میں تجھ پر ٹوٹ پڑتا۔ اس پر عبدالملک نے بہت برا منایا۔ جب عبدالملک باپ کا جانشین ہوا تو اس نے ابوسعید کو بلوا بھیجا۔ ابوسعید نے اس سے کہا کے میرے بارے میں تم حضور اکرم کی وصیت پر عمل پیرا ہو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اپنے محسن کو خوش آمدید کہو اور اس کی برائیوں سے درگزر کرو عبدالملک نے انہیں معاف کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۳۔ حضرت ابوسعید بن زیدؓ

حضرت ابوسعید بن زید۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کا ذکر مسند الشامیین اور مسند الکوفیین میں کہا ہے کہ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں ابوسعید بن زید کی تصدیق کرتا ہوں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا اور آپ کھڑے ہو گئے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ قطیعی کی رپورٹ میں اسی طرح مذکور ہے۔ طبرانی نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے باسنادہ اسی طرح روایت کی ہے ہاں البتہ انہوں نے ابوسعید خدری کا نام لیا ہے اور یہ درست معلوم ہوتا ہے۔

۵۹۵۴۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ

حضرت ابوسعید۔ سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر (وہ خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرجی انصاری خدری ہیں) اور خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی اور انصار کے دو ضمنی قبیلے تھے چنانچہ ابوسعید خدری تھے اور ابومسعود قبیلہ خدارہ سے تھے۔ ابوسعید قتادہ بن نعمان کے اخیافی بھائی اور حضور اکرم ﷺ کی احادیث کے حافظ اور عالم فاضل اور عاقل تھے۔

ابوسعید سے مروی ہے کہ جب وہ تیرہ برس کے تھے۔ تو غزوۂ خندق کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کئے گئے والد ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ سے کہہ رہے تھے یارسول اللہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہیں مگر آپ نے مجھے مسترد فرما دیا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جب ابوسعید پندرہ برس کے تھے تو غزوۂ بنو مصطلق میں حضور اکرم کے ساتھ تھے ان کی وفات ۷۴ ہجری میں ہوئی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ سعد بن مالک کے ترجمہ میں ہم ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کر آئے ہیں۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۵۔ حضرت ابوسعید بن معلیٰؓ

حضرت ابوسعید بن معلیٰ۔ ایک روایت میں رافع بن معلیٰ اور ایک میں حارث بن معلیٰ مذکور ہے اور رافع کہنے والا غلطی پر ہے کیونکہ رافع بن معلیٰ بدر میں قتل ہو گئے تھے اور ان کے نام کے بارے میں صحیح روایت یہ ہے۔ حارث بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن

حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب انصاری زرقی۔ ان کی والدہ امیمہ دختر قرط بن خنساء تھیں از بنوسلمہ۔ ان کا نسب ہماری طرف جماعہ اور حبیب بن عبد حارثہ نے ذکر کیا ہے۔ ابوسعید زریق کے بھائی تھے۔

ابوسعید کو زرقی اس بنا پر کہتے ہیں کہ عرب بعض اوقات اپنے بھتیجے کو اس کے مشہور معروف چچا سے منسوب کر دیتے تھے۔ ہم اس کی کئی نظیریں پیش کر آئے ہیں۔

ابوسعید کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ حجازی تھے۔ ان سے حفص بن عاصم اور عبید بن حنین نے روایت کی بقول ابوعمران سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔ ایک وہ ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ وہ نماز میں مصروف تھے کہ آپ نے انہیں بلایا۔ دوسری وہ حدیث ہے کہ ہم صبح کو بازار جا رہے تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدۃ التکریتی نے باسنادہ تا علی بن احمد المفسر نے بیان کیا کہ ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی نے عبیداللہ بن محمد الزاہر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز سے انہوں نے علی بن مسلم سے انہوں نے حرمی بن عمارہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوسعید بن معلٰی سے روایت کی میں نماز پڑھ رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھے بلایا۔ میں نماز سے فراغت کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی میں نے وجہ بیان کی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی **استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم** کیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورت قبل اس کے کہ تم مسجد سے نکلو۔ یاد کرا دوں آپ گئے وہ سورت نکالی اور میں نے یاد کر لی آپ نے اس پر فرمایا **الحمد لله رب العالمین** ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۶۔ حضرت ابوسعید مقبریؓ

حضرت ابوسعید مقبری۔ ان کا نام کیسان مولی لیث تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور قبرستان کے قریب رہتے تھے۔ اس لئے ان کا لقب مقبری پڑ گیا۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینے میں فوت ہوئے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کی۔ ان کی زیادہ تر احادیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۷۔ حضرت ابوسعیدؓ

حضرت ابوسعید شامی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے حارث بن یخمد الاشعری نے شامیوں کے بارے میں ان کی حدیث روایت کی۔ حکیم ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن ہبل نے ابوالقاسم بن سمرقندی سے انہوں نے عبدالعزیز بن احمد الکتانی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر اور تمام بن محمد الرازی اور ابونصر محمد بن احمد بن ہارون غسانی سے جو ابن جندی کہلاتے ہیں اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسین بن حسن بن ابوالعقب اور ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ القطان سے۔ ان سب نے ابوالقاسم علی بن یعقوب بن ابوالعقب سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی نضری سے۔ انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے صدقہ

بن خالد انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد الاشعری سے انہوں نے ایک صحابی سے جن کی کنیت ابوسعید تھی روایت کی کہ وہ عوالی (دیہات) مدینہ سے شہر میں آئے اور ابھی شہر نہیں پہنچے تھے کہ انہیں سخت بھوک لگی وہ ابھی مدینہ کے ایک بازار میں پہنچے تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا جو اپنے دوست سے کہہ رہا تھا کہ گزشتہ رات کو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی ضیافت کی تھی چونکہ مجھے سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اس لئے میں فوراً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور دریافت کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے گزشتہ رات ضیافت دی تھی۔ فرمایا ہاں مطبخ میں کھانے کا بندوبست تھا میں نے پوچھا بچا کھچا کھانا کیا ہوا؟ فرمایا۔ وہ اٹھوا دیا گیا۔

بعد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ بعداز وفات آپ امت کے آگے ہوں گے یا پیچھے آپ نے فرمایا میں سب سے آگے ہوں گا اور پھر سب ایک ایک کر کے ملتے جائیں گے۔

اسے بشر بن بکر نے ابن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد سے انہوں نے اس شخص سے روایت کی جنہوں نے ابوسعید سے سنا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۸۔ حضرت ابوسعیدؓ

حضرت ابوسعید یا ابوسعد۔ انہوں نے حضور اکرم سے دو حدیثیں کیں۔ کثرت سے صلہ رحمی کرو اور ہمسائے سے حسن سلوک سے گھروں کی آبادی ہوتی ہے اور عمریں بڑھتی ہیں۔ ان سے ابوملیکہ نے روایت کی۔ ابوعمرو نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ انصاری تھے مگر ان میں اور اول الذکر کے بارے میں شبہ ہے۔

۵۹۵۹۔ حضرت ابوسفیان بن حارث قریشیؓ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔ حضور اکرم ﷺ کے ابن عم اور رضاعی بھائی تھے۔ دونوں نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا تھا۔ ان کی والدہ کا نام غزیہ دختر قیس بن طریف تھا۔ جو فہر بن مالک کی نسل سے تھے۔ اکثر کی رائے ہے کہ ابراہیم بن منذر' ہشام بن کلبی اور زبیر بن بکار انہی کے اسلاف ہیں۔

ابوسفیان کا نام مغیرہ تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا اور مغیرہ ان کا بھائی تھا۔ جو لوگ شکل وشباہت میں حضور اکرم ﷺ سے ملتے جلتے تھے وہ جعفر بن ابوطالب' حسن بن علی' قثم بن عباس کے علاوہ ابوسفیان بھی تھے۔ ابوسفیان خوشگو شاعروں میں تھے۔ حضور کی ہجو کے جواب میں حسان بن ثابت نے ذیل کے دو شعر کہے تھے۔

الا ابلغ ابا سفیان عنی مغلغلہ فقد برح الخفاء

''ابوسفیان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو۔ جو شہر بہ شہر پھیلتی جائے گی کہ چھپی باتیں واضح ہو چکی ہیں۔''

ھجوت محمد افاجبت عنہ وعند اللہ فی ذاک الجزاء

''تو نے رسول کریم کی ہجو کی ہے اور میں ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں اور اس کا بدلہ خدا کی طرف

سے ملے گا۔''

بعد میں ابوسفیان مسلمان ہو گئے اور اسلام کی عمدہ خدمت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوسفیان بن حارث۔ عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ثنیۃ العقاب کے مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور آپ سے ملاقات کی خواہش کی چنانچہ ام سلمہ (ام المومنین) نے حضور اکرم سے درخواست کی یارسول اللہ! آپ کا عم زاد عمہ زاد اور خسر ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ عم زاد ہتک عزت کا مرتکب ہوا۔ رہا دوسرا اس نے مکہ میں میرے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ جب انہیں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ اس وقت ابوسفیان کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم! حضور اکرم کو ہمیں ملاقات کی اجازت دینا ہوگی۔ ورنہ میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر نکل کھڑا ہوں گا تا آنکہ ہم بھوک اور پیاس سے مر جائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو۔ آپ کو رحم آ گیا اور ملاقات کی اجازت دے دی (میرے خیال میں یہ حدیث اس لئے مشکوک ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان رحیمی کے خلاف ہے کہ آپ ملاقات سے انکار فرما دیں۔ مترجم) ابوسفیان نے معذرت میں ذیل کے اشعار پیش کیے۔

لعمرک انی یوم احمل رایۃ　　　لتغلب خیل اللات خیل محمد

''بخدا! وہ دن بھی تھے جب میں نے لات کے لشکر کو محمد کے لشکر کے خلاف کامیاب کرانے کے لئے علم بلند کیا تھا۔''

لکا المظلم الحیران اظلم لیلہ　　　فھذا او انی حین اھدی فاھتدی

''میں اس وقت اندھیرے میں پھنسے ہوئے حیران آدمی کی طرح تھا۔ اب جب خدا نے مجھے ہدایت دی ہے۔ میں سیدھے راستے پر چل رہا ہوں۔''

ھدانی ھاد غیر نفسی ودلنی　　　علی اللہ من طردتہ کل مطرد

ایک ہدایت کار نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا اور میری ذات کو بدل دیا اور اس نے خدا کی طرف میری راہ نمائی کی۔ جسے میں بالکل چھوڑ چکا تھا۔

اصد وانأی جاھد اعن محمد　　　وادعی وان لم انتسب من محمد

''اس وقت میں محمد رسول اللہ سے روکتا تھا اور دور بھاگتا تھا اور اگرچہ میں محمد سے منسوب ہونا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں۔''

حضرت ابوسفیان حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر اور غزوۂ حنین میں موجود تھے اور وہاں ان کو ایک عمدہ آزمائش پیش آئی۔

اسی اسناد سے یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے

اپنے والد جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی مالک بن عوف نضری اپنے ساتھیوں کو لئے حنین کو روانہ ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گیا اور اس نے وادی کے اطراف و جوانب میں اور گھاٹیوں میں اپنے آدمی چھپا دیئے جب رسول کریم اور صحابہ صبح کے اندھیرے میں وادی میں داخل ہوئے تو وہاں چھپے سواروں نے اچانک اس زور کا حملہ کیا کہ اسلامی پیادہ بھاگ کھڑی ہوئی اور شتر سوار بری طرح باہم ٹکرائے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو بھاگتوں کو واپس بلایا اہل بیت میں سے آپ کے ساتھ حضرت علی ابوسفیان، فضل بن عباس اور ربیعہ رہ گئے تھے۔ مہاجرین میں سے صرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر، حضرت عباس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ جب لوگ واپس آ گئے تو آپ نے ابوسفیان کو جنت کی بشارت دی اور فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم حمزہ کے جانشین ہو گے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا تھا۔ روایت ہے کہ جب فوت ہونے لگے تو کہنے لگے مجھ پر رونا مت کیونکہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ میں نے اپنے دامن کو کسی گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔

اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر ذیل کے اشعار کہے۔

ارقت وبات لیلی لا یزول ولیل اخو المصیبة فیه طول

''میں آنسو بہا رہا ہوں اور میری رات ختم نہیں ہوتی اور مصیبت زدہ آدمی کی رات طویل تر ہوتی ہے۔''

واسعدنی البکاء وذاک فیما اصیب المسلمون به قلیل

''اس رونے سے مجھے سعادت نصیب ہوئی اور یہ ایسی مصیبت ہے کہ مسلمانوں کو کم ہی ایسی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔''

فقد عظمت مصیبة وجلت عشیة قیل قد قبض الرسول

''جس شام یہ خبر پھیلی کہ رسول کریم فوت ہو گئے ہیں۔ اس مصیبت میں عظمت اور جلال پیدا ہو گیا۔''

وتصبح ارضنا مما عراها تکاد بنا جوانبها تمیل

''اور ہماری زمین سر ماز دہ ہو گئی اور قریب تھا اور اس کے کنارے ہمیں ساتھ لئے ایک طرف کو جھک جائیں۔''

فقدنا الوحی والتنزیل فینا یروح به ویغدو جبریل

''وحی ختم ہو گئی اور قرآن جسے جبرئیل صبح و شام لایا کرتے تھے۔ اترنا بند ہو گیا۔''

وذاک احق ما سالت علیه نفوس الناس او کادت تسیل

''چاہیے تو یہ تھا کہ لوگوں کی روحیں سیلاب کی طرح بہنے لگ جاتیں لیکن ایسا نہیں ہوا عجب نہیں کہ اب بہنے لگ جائیں۔''

نبی کان یجلو الشک عنا بما یوحی الیه وما یقول

''حضور نبی کریم ایسے نبی تھے جو ہمارے شکوک کو وحی کے ذریعے سے یا اپنے ارشادات سے رفع فرمادیا کرتے تھے۔''

ویھدینا فلا نخشی ضلالا علینا والرسول لنا دلیل

''آپ ہمیں ہدایت فرماتے ہیں۔ اس لئے ہمیں گمراہی کا کوئی ڈر نہیں اور آپ ہمارے لئے دلیل راہ ہیں۔''

فلم تر مثلہ فی الناس حیا ولیس لہ من الموتی عدیل

''تمہیں زندہ لوگوں میں نہ تو آپ کا کوئی مثیل نظر آئے گا اور نہ فوت ہو جانے والوں میں۔''

افاطم ان جزعت فذاک عذر وان لم تجزعی فھو السبیل

''اے فاطمہ اگر تو اس موقعہ پر جزع فزع کرے۔ تو تو معذور ہے اور اگر نہ روئے تو یہ بھی ایک مروج طریقہ ہے۔''

فعودی بالعزاء فان فیہ ثواب اللہ والفضل الجلیل

''اے فاطمہ! تو ماتم کر کیونکہ اس میں خدا کی طرف سے تجھے ثواب ملے گا اور یہ بہت بڑی نیکی ہے۔''

وقولی فی ابیک ولا تملی وھل یجزی بفعل ابیک قیل

''اور تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے والد) کی مدح کر اور مت اکتا کیونکہ مدحیہ اقوال کی کوئی تعداد بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی حریف نہیں ہو سکتی۔''

فقبر ابیک سید کل قبر وفیہ سید الناس الرسول

''اور آپ کے والد کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے کیونکہ اس میں رسول کریم دفن ہیں۔ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں۔''

اور ابوسفیان نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ حج کے موقعہ پر حجام نے ان کا سر مونڈا۔ تو اس نے مہاسے کو کاٹ دیا جو ان کے سر میں تھا۔ بیمار پڑ گئے اور حج سے واپسی پر مدینے میں فوت ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے بھائی نوفل کی وفات کے تقریباً چار ماہ بعد فوت ہوئے۔ انہوں نے وفات سے تین دن پہلے خود اپنی قبر کھود لی تھی اور ہجرت کا پندرھواں برس تھا۔ واللہ اعلم۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۰۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اور ایک میں غزوۂ خیبر کا ذکر ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عمران بن سعد بن سہل بن حنیف سے انہوں نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کو روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ ابوسفیان اور ایک صحابی بھی

تھے۔ ان صاحب نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اس غزوئے میں شہادت نصیب فرما اور مجھے میرے اہل وعیال کی طرف واپس نہ کر۔ ابوسفیان نے دعا کی اے اللہ تو مجھے میرے اہل وعیال کی طرف واپس کرنا تا کہ انکی کفالت کروں، حضور کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور ان کی صحبت سے مستفیض ہوں۔ لڑائی میں ابوسفیان شہید ہو گئے اور دوسرے صحابی بچ کر آ گئے۔ صحابہ نے حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوسفیان کی نیت زیادہ مبنی براخلاص تھی۔ ابن اسحٰق نے تذکرہ غزوۂ احد کے سلسلے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کیا ہے۔ جو غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ واللہ اعلم

۵۹۶۱۔ حضرت ابوسفیان صخر بن حربؓ

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ یزید اور معاویہ کے والد تھے سال فیل سے دس برس پیشتر پیدا ہوئے سرداران قریش سے تھے اور تجارت پیشہ تھے۔ ہر سال قریش کا مال تجارت لے کر شام اور قرب وجوار کے ممالک میں جاتے تھے اور سرداران قریش کا جھنڈا عقاب ان کی تحویل میں تھا۔ جب بھی جنگ کی تیاری ہوتی۔ تو قریش اکٹھے ہوتے اور علم سردار لشکر کے ہاتھ میں دے دیتے قریش میں تین آدمیوں (عتبہ، ابوجہل اور ابوسفیان) کو صاحب الرائے سمجھا جاتا تھا لیکن جب اسلام آیا تو صاحب الرای ابوسفیان نے پیٹھ پھیر لی اور یہی سردار تھا۔ جو احد کے معرکے میں تمام قریش کو اپنے ساتھ کھینچ لایا حالانکہ اس سے پیشتر سوائے معرکہ ذات نکیف (جو بنو کنانہ کے خلاف لڑا گیا تھا) اور جس کی قیادت عبدالمطلب نے کی تھی، قریش کبھی فرد واحد کی کمان کے تحت نہیں لڑے تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

ابوسفیان، حضرت عباس کے دوست تھے اور فتح مکہ کی رات کو ایمان لائے تھے۔ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور آپؐ نے ابوسفیان اور ان کے دو بیٹوں یزید اور معاویہ کو ایک ایک سو اونٹ اور چالیس چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھے۔ نیز طائف کے محاصرے میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ اس موقعہ پر ان کی آنکھ اندھی ہو گئی تھی اور دوسری جنگ یرموک میں اندھی ہو گئی تھی جس کی کمان، ان کے بیٹے یزید کے ہاتھ میں تھی۔ وہ اس جنگ میں مصروف پیکار تھے اور زور زور سے کہہ رہے تھے، اے اللہ کی مدد ہمارے قریب آ، ہمارے قریب آ، سواروں کے بڑے بڑے جتھوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اکساتے اور کہتے، اللہ اللہ تم عرب ہو اور اسلام کے مددگار رہو اور تمہارے دشمن رومی ہیں اور کفر کے مددگار ہیں۔ اے اللہ، آج کا دن تیرے دنوں میں سے ہے۔ اے اللہ تو اپنے بندوں پر اپنی فتح نازل فرما۔

مروی ہے کہ جب ابوسفیان ایمان لائے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے ہجوم دیکھے تو حضرت عباس سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے حضرت عباسؓ نے کہا یہ بادشاہی نہیں بلکہ نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا پھر تو اس کے کیا کہنے۔

ابن زبیر سے مروی ہے کہ معرکہ یرموک میں جب ابوسفیان رومیوں کو دیکھتے تو کہتے اے رومیو! بس کرو اور جب مسلمان سامنے آتے تو کہتے:

''یہ زرد رنگ والے، روم کے حاکم ہیں۔ ان کا نام بھی باقی نہیں رہے گا۔''

اس طرح کی اور کئی باتیں ان سے مذکور ہیں لیکن بلا ثبوت چونکہ یرموک کی جنگ میں ان کی دوسری آنکھ بھی ضائع ہو گئی تھی

اگر وہ دشمن سے دور ہوتے تو ان کی آنکھ نہ ضائع ہوتی۔

وہ مؤلفہ القلوب میں سے تھے لیکن اسلام کی خوب خدمت کی اور خلافت عثمان کے دوران میں ۳۱ یا ۳۲ یا ۳۳ یا ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ امیر معاویہ نے پڑھائی ان کی عمر ۸۸ برس یا ۹۳ برس یا کم وبیش تھی۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۲۔ حضرت ابوسفیانؓ والد عبداللہ

حضرت عبداللہ بن ابوسفیان کے والد تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ وہ مدنی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس حدیث کے مرسل ہونے کا خدشہ ہے۔

۵۹۶۳۔ حضرت ابوسفیان بن محصن ؓ

حضرت ابوسفیان بن محصن۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ احمد بن حازم نے صالح مولی التوامہ سے انہوں نے عدی مولی ام قیس سے انہوں نے سفیان بن ابومحصن سے روایت کی کہ ہم نے یوم النحر کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حمزۃ العقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور پھر ہم نے کرتے پہن لئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے لیکن ابوسنان نام لکھا ہے اور ابوسفیان کو غلط کہا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن محمد اسلمی سے انہوں نے صالح سے انہوں نے عدی سے انہوں نے ابوسنان سے حدیث رمی بیان کی۔

۵۹۶۴۔ حضرت ابوسفیان مدلوکؓ

حضرت ابوسفیان مدلوک۔ وہ اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر دو مسلمان ہوگئے۔ پھر آپ نے برکت کے لئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ چنانچہ عمر بھر ان کے وہ بال سیاہ رہے اور باقی سفید ہوگئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۵۔ حضرت ابوسفیان بن وہبؓ

حضرت ابوسفیان بن وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دوادن بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ جعفر المستغفری کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۶۔ حضرت ابوسکینہ شامیؓ

حضرت ابوسکینہ شامی۔ حمص میں سکونت کرلی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے ان کا نام معلوم ہے نہ نسب ایک روایت میں محلم آیا ہے مگر بلا ثبوت۔ ان سے بلال بن سعد الواعظ نے روایت کی ہے اور بلا دلیل صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوسکینہ کی مروی احادیث میں سے ایک وہ ہے' جو یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابوبکر بن عاصم سے انہوں نے محمد بن

ادریس سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے یزید بن ربیعہ سے انہوں نے بلال بن سعد سے انہوں نے ابوسکینہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت سے تم ایک غلام خرید سکو' تو خرید کر اسے آزاد کردو' اس طرح اللہ تمہارے ہر عضو کو غلام کے آزاد کردہ ہر عضو کے بدلے میں نار جہنم سے آزاد کردے گا۔ ایک روایت کے مطابق ان کی یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۷۔ حضرت ابوسلالہ اسلمیؓ

حضرت ابوسلالہ اسلمی یا ابوسلالہ سلمی یا ابوسلام سلمی۔ اکثر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا۔ عاصم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوسلالہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی ہی تم میں ایسے زعما پیدا ہوں گے کہ تمہارا رزق ان کے قبضے میں ہوگا۔ وہ تم سے باتیں کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ بداعمالی کے مرتکب ہوں گے اور تم سے اس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک تم ان کی بدعملی کے مداح نہیں بنو گے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرو گے اور جو وہ مانگیں گے ان کے حوالے نہیں کرو گے۔ جب وہ تم پر ظلم کریں۔ تو ان سے جنگ کرو جو ایسی لڑائی میں مارا گیا۔ وہ میرا ہوگا اور میں اس کا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۸۔ حضرت ابوسلام ہاشمیؓ

حضرت ابوسلام ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے خلیفہ نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور بنو ہاشم بن عبد مناف کے مولی تھے۔ شعبہ نے ابوعقیل ہشام بن بلال سے انہوں نے سابق بن ناجیہ سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو بھی حر یا غلام مسلمان صبح وشام تین بار یہ کہے کہ میں اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہ کو اپنا نبی مانتا ہوں۔ اللہ اسے قیامت کے دن ضرور راضی کرے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۹۔ حضرت ابوسلامہ ثقفیؓ

حضرت ابوسلامہ ثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا نام عروہ تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۰۔ حضرت ابوسلالہ سلامیؓ

حضرت ابوسلامہ سلامی اور ابوسلالہ الحنینی۔ ابوعمر کے مطابق دونوں ایک ہیں اور نام خداش تھا۔ ابوسلامہ سلامی یا سلمی ان کا ذکر ایک حدیث میں ملتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس کی ماں کے بارے میں تین دفعہ حسن سلوک کا حکم دیا اور باپ کے بارے میں ایک بار خداش کے ترجمہ میں ہم نے ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کیا ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ایک روایت میں حنینی ہیں اور ایک روایت میں یہ سلمی تھے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی کے والد لیکن یہ غلط ہے۔

۵۹۷۱۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا اور والدہ برہ دختر

عبدالمطلب تھی اور قدیم الاسلام تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے روایت کی کہ ابوعبیدہ بن حارث ابوسلمہ بن عبدالاسد ارقم بن ابوارقم اور عثمان بن مظعون حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور شہادت دی کہ آپ ہدایت اور راستی پر ہیں اس کے بعد کوئی اور لوگ مسلمان ہوگئے جن میں سعید بن زید بھی تھے چنانچہ وہ اپنی بیوی ام سلمہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئے۔ وہاں سے واپس آ کر مدینے کو ہجرت کر گئے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ آخر الذکر میں زخمی ہوگئے۔ زخم مندمل ہوگیا تھا مگر پھر ہرا ہوگیا اور فوت ہوگئے بقول ابوعمران کی وفات جمادی الآخر میں ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابن عمر بن ابوسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو ذیل کی دعا پڑھا کرو۔

انا لله و انا اليه راجعون. اللهم عندک احتسب مصيبتي فاجرني فيها و ابدلني خيرا منها.

جب ابوسلمہ فوت ہوگئے میں نے یہ دعا پڑھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے نکاح کرلیا اور اس طرح جناب ام سلمہ کو بہتر رفیق حیات میسر آ گئے۔

۵۹۷۲۔ حضرت ابوسلمہؓ جد عبدالحمید بن سلمہ

حضرت ابوسلمہ۔ عبدالحمید بن سلمہ انصاری کے دادا تھے۔ جب ان کے والدین میں سے ایک نے اسلام قبول کیا تو حضور اکرمؐ نے انہیں اختیار دیا کسی ایک کے پاس رہنے کا۔ ان کا نام رافع تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۳۔ حضرت ابوسلمہؓ

حضرت ابوسلمہ صحابی ہیں۔ اور نسب نامعلوم ہے حاکم ابواحمد نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے نیز حاکم ابوعبداللہ نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن یزید بن مسلم منقری سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ کہمس الہلالی کہنے لگے کیا میں تمہیں خلیفہ عمر کی بات نہ سناؤں۔ انہوں نے کہا ضرور سناؤ کہنے لگے۔ میں خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے آ کر خلیفہ سے اپنے خاوند کی شکایت کی اس میں بھلائی کم اور برائی زیادہ ہے۔ خلیفہ نے دریافت کیا تمہارا خاندان کون ہے اس نے جواب دیا ابوسلمہ خلیفہ نے کہا وہ تو سچا آدمی ہے اور اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۴۔ حضرت ابوسلمیٰؓ راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمیٰ حضور اکرمؐ کے چرواہے تھے اور ان کا نام حریث کوفی یا شامی تھا۔ ان سے ابوسلام اسود اور ابومعمر عباد بن

عبدالصمد نے روایت کی۔

فتیان بن محمد بن سودان نے ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر طوسی سے انہوں نے حسین بن نقور سے انہوں نے ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن جراح سے انہوں نے ابوالقاسم البغوی سے انہوں نے ابوکامل جحدری سے انہوں نے عباد بن عبدالصمد سے انہوں نے ابوسلمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ایسی حالت میں ملے کہ خدا کی وحدانیت، میری رسالت کا قائل ہو اور قیامت اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کیا آپ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بات سنی ہے انہوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور کہا کہ میں نے ان کانوں سے بارہا یہ بات سنی ہے۔

فضل بن حسین نے عباد بن عبدالصمد سے روایت کی کہ میں ایک موقعہ پر کوفے میں تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ اس پر ایک آدمی نے جن کا نام ابومسعر تھا آواز دی اور پوچھا کیا آپ حضور اکرمؐ کے خادم رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں آپؐ کی بکریاں چرایا کرتا تھا ابومسعر نے کہا اچھا! ہمیں کوئی حدیث سناؤ اس نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں میزان میں بڑا وزن رکھتی ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابوسلمی سے ابوسلام نے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں ان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ ان سے ایک حدیث کی روایت کی گئی۔ جو انہوں نے حضور اکرم کے ایک خادم سے سنی تھی اور ابوسلام نے یہ حدیث ابوثوبان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۵۔ حضرت ابوسلمیٰؓ

حضرت ابوسلمی۔ حضور اکرمؐ سے ملاقات کی مگر آپ سے صرف ایک بات انہیں یاد رہ گئی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ نے نماز صبح میں سورۃ اذا الشمس کورت پڑھی۔ ان سے سری بن یحییٰ نے روایت کی۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حسان بن عبداللہ سے پوچھا کیا سری بن یحییٰ کی ملاقات ابوسلمی سے ہوئی تھی انہوں نے کہا ہاں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۶۔ حضرت ابوسلمیٰؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمی حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اول ذکر حضور اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں یا کوئی اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۷۔ حضرت ابوسلیط انصاریؓ

حضرت ابوسلیط انصاری مدنی۔ نام اسیرہ بن عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھا۔ ان کی والدہ آمنہ دختر عجرہ کعب بن عجرہ کی بہن تھی۔ بقول کلبی ان کا نام سبرہ تھا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے غزوات میں موجود رہے۔ ابونعیم کے مطابق ان کا نام اسیرہ بن عمرو تھا اور ایک روایت میں ابن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابوبکر بن ابو عاصم' ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ضمرہ فزاری سے انہوں نے عبداللہ بن ابوسلیط سے انہوں نے اپنے والد سے جو بدری تھے۔ روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع کیا کہ ہنڈیا اس کے گوشت سے گندی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے ظاہر ہی کو کافی سمجھنا چاہیے۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبتہ اللہ بن محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے محمد بن بزاز سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ (مولی عباس بن عبدالمطلب) سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابوسلیط سے جو بدری ہیں روایت کی۔ جب حضور اکرمؐ ہجرت کو حضرت ابوبکرؓ عامر بن فہیرہ (مولی ابوبکر) اور ابن اریقط کے ساتھ (جو راہ نمائی کر رہے تھے) ہجرت کو روانہ ہوئے تو ام معبد خزاعیہ کے پاس سے جو آپ کو نہیں جانتی تھی گزرے پوچھا کیا دودھ ہے اس نے کہا نہیں ریوڑ چرنے گیا ہوا ہے فرمایا وہ بکری جو مکان کے کونے میں کھڑی ہے؟ ام معبد نے کہا وہ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ کیا ہم اس کا دودھ دوھ سکتے ہیں اس نے کہا یہ تو گابھن ہی نہیں ہوئی دودھ کیا دے گی حضور اکرم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ آرام سے کھڑی ہو گئی آپ نے برتن طلب فرمایا تو لوگ جمع ہو گئے دودھ دوھا گیا اور برتن بھر گیا حاضرین نے خوب سیر ہو کر پیا آپ نے پھر دودھ دوھا اور اسے ام معبد کے پاس ہی چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۸۔ حضرت ابوالسمحؓ

حضرت ابوسمح۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت کی رو سے خادم تھے بروایتے نام زیاد تھا۔ ان سے چھوٹی لڑکی اور لڑکے کے پیشاب کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبدالعظیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے یحییٰ بن ولید سے انہوں نے محل بن خلیفہ سے انہوں نے ابوالسمح سے روایت کی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے لگتے تو فرماتے میرے قریب آ جاؤ۔ میں پیٹھ آپ کی طرف کر لیتا۔ اور یوں آپ کو ڈھانپ لیتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ حسن یا حسین لائے جاتے وہ آپ کے سینے پر پیشاب کر دیتے۔ میں آ کر دھو دیتا۔ حضور اکرم فرماتے۔ لڑکی کا پیشاب دھو دیا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیئے جائیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۹۔ حضرت ابوسنابل بن بعککؓ

حضرت ابوسنابل بن بعکک بن حجاج بن حارث بن سباق بن عبدالدار۔ ابوعمر اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نسب السنابل بن بعکک بن حارث بن عمیلہ بن سباق ہے۔ ابونعیم نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور نام عمرو لکھا ہے۔ ایک روایت میں حبہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ عمرہ دختر اوس العذریہ از بنوعذرہ بن سعد ہذیم تھی۔ فتح

مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ مولفۃ القلوب سے تھے اور شاعر تھے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے کہ میرے باپ نے حدیث بیان کی حسین بن محمد سے اس نے شیبان سے انہوں نے منصور سے (ح) احمد نے کہا کہ عفان نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابوالسنابل سے روایت کی کہ سبیعہ دختر حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے تیرہ یا پندرہ دن کے بعد ایک بچہ جنا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی۔ تو اس نے نکاح کی خواہش کی لیکن ابوالسنابل نے اسے ناپسند کیا اور حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو اس کی عدت تو گزر چکی ہے۔

ابواحمد عسکری ہیں۔ کہ قریش میں ایک اور ابوالسنابل بھی تھے۔ جن کا نام عبداللہ بن عامر بن کریز تھا اور بارہا دونوں میں اشتباہ ہو جاتا۔ بقول ابن ماکولاحبہ بھی ہے اور حنہ بھی۔

۵۹۸۰۔ حضرت ابوسنان اسدیؓ

حضرت ابوسنان اسدی۔ نام وہب بن عبداللہ یا عبداللہ بن وہب یا عامر تھا مگر آخر الذکر درست نہیں۔ ایک روایت میں وہب بن محصن بن حرثان بن قیس بن لبہ بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ ہے اگر ان کا نام وہب بن محصن حرثان ہو۔ تو پھر یہ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں اور ان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ درست ہے۔ ان کا بیٹا سنان بن ابوسنان تھا اور بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ ابوسنان غزوۂ بدر میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوسنان بن محصن کا ذکر کیا ہے وہ اپنے بھائی عکاشہ سے تقریباً بیس برس بڑے تھے۔ نیز ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے چالیس برس کی عمر میں ۵ ہجری میں وفات پائی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ بروایت شعبی وزر بن حبیش سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ وہ ابوسنان بن وہب اسدی تھے حضور اکرمؐ نے ان سے پوچھا تم کس پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ واقدی کے مطابق اول ازہمہ سنان بن ابوسنان نے بیعت کی۔ یعنی اپنے باپ سے بھی پہلے بیعت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسنان بن محصن نے حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ابوسفیان بن محصن کے تحت کیا۔ ابونعیم کے مطابق یہ ابوسنان ہیں۔ بہ قول جعفر ابوسنان جو عکاشہ کے بھائی کے بیٹے یعنی بھتیجے ہیں۔ اپنے بیٹے سمیت غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بروایتے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن یا عبداللہ بن وہب تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوسفیان بن محصن کے تحت ابونعیم کا قول بیان ہو چکا ہے لیکن ابن مندہ نے ابوسنان کے نام کو دوبارہ لکھا اور بیان کیا کہ ابوسنان بن وہب اسدی وہ پہلے آدمی ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور یہی روایت ہے۔ زر بن حبیش کی بعض اقوال میں ان کا نام ابوسنان بن محصن مذکور ہے اگرچہ ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا مگر ان کی مراد یہی ہے اور ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں تمام اقوال کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ان کے خلاف استدراک کریں کیونکہ یہ ابن مندہ کی عادت ہے کہ وہ انساب کو کاملاً بیان نہیں کرتے۔ رہا ان کے بارے میں ابوموسیٰ کا یہ قول کہ

ایک روایت کے رو سے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن ہے۔ ہم ان کے نام اور نسب کے سلسلے میں اس روایت کا ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

اگر ابن مندہ دونوں ترجموں میں اپنا وہم واضح کر دیتے۔ تو اچھا ہوتا کیونکہ انہوں نے ایک ترجمہ ابوسفیان بن محصن کا لکھا ہے اور دوسرے ترجمہ میں ابوسفیان بن وہب لکھ کر دونوں آدمیوں کو ایک قرار دیا ہے پہلے کا نام ابوسفیان بن محصن لکھا اور کنیت غلط کر دی اور دوسرے کا نام ابوسفیان بن وہب لکھا۔ یہ چند آدمیوں کا قول ہے جب کہ اکثر کا خیال یہ ہے کہ ان کا نام وہب تھا اور چونکہ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔ اس لئے مناسب یہ تھا کہ مشہور تر قول کا ذکر کرتے۔

واقدی سے منقول ہے کہ ابوسنان ۵ ہجری میں فوت ہوئے اور آگے تحریر کیا ہے کہ یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ بظاہر ان دو باتوں میں تناقض معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہے کیونکہ بقول واقدی سب سے پہلے بیعت رضوان کرنے والے ان کے بیٹے سنان تھے اور جو شخص ابوسنان کو بیعت رضوان کا پہلا آدمی کہتا ہے۔ وہ ان کا سال وفات ۵ ہجری نہیں تسلیم کرتا۔

۵۹۸۱۔ حضرت ابوسنان اشجعیؓ

حضرت ابوسنان اشجعی۔ حضور اکرم ﷺ نے بروع دختر واشق کے بارے میں جو فیصلہ دیا تھا ابوسنان اس کے عینی شاہد ہیں۔ بروایت ان کا نام معقل بن سنان تھا۔

خطیب عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے خلاس بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا۔ جس کا خاوند فوت ہو چکا تھا لیکن نہ تو اس نے مجامعت کی تھی اور نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں فتویٰ دیں۔ انہوں نے ایک مہینے کے بعد فیصلہ دینے سے پہلے دعا کی۔ اے خدا اگر میرا فیصلہ درست ہے۔ تو میری طرف سے ہے اگر غلط ہے تو میرے فہم کا قصور ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کو خاوند کے خاندان کی خواتین کا مہر مثل ملے گا اور وہ میراث کی حق دار ہوگی اور حسب معمول عدت بسر کرنا ہوگی۔ اس پر بنو اشجع کا ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قبیلے کی ایک لڑکی بروع دختر واشق کے متعلق ایسا ہی فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ ابن مسعود نے حکم دیا کہ گواہ پیش کرو۔ اس پر ابوسنان اور جراح اشجعی نے شہادت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۲۔ حضرت ابوسنان بن صیفیؓ

حضرت ابوسنان بن صیفی بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احزاب میں شہید ہوئے۔ اسے جعفر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نام سنان بن صیفی لکھا ہے اور ہمارے پاس مغازی ابن اسحٰق کے جو ذرائع ہیں۔ ان کے مطابق سنان کے ساتھ کنیت مذکور نہیں ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ترجمہ اسی طرح اسماء کی ذیل میں لکھا ہے اور کنیت نہیں لکھی۔ واللہ اعلم

۵۹۸۳۔ حضرت ابوسود تمیمیؓ

حضرت ابوسود تمیمی۔ ابن قانع نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ حسان بن تمیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن مالک بن غدانہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک التمیمی حنظلی۔ وکیع بن ابوسود کے والد تھے۔ ایک روایت کے رو سے وکیع بن حسان بن ابوسود کے دادا تھے۔ جو دادا سے منسوب تھے۔ وکیع وہی ہیں جنہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا اور قتیبہ بن مسلم کو جو حاکم خراسان تھے۔ قتل کر دیا تھا۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کی حکومت کا ابتدائی دور تھا۔ پھر وکیع کو معزول کر دیا گیا۔ دیکھئے الکامل فی التاریخ۔ ابواسود نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحیٰی بن آدم سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنوتمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے ابوسود سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے سے رحم بانجھ ہو جاتا ہے۔ عبدالرزاق نے معمر سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن درید کہتے ہیں کہ وکیع کے دادا ابوسود مجوسی تھے جو بعد میں اسلام لائے تھے اور یہ بعید نہیں کیونکہ بنوتمیم کے قبائل' ایرانیوں کے قریب وجوار میں تھے اور ان کے زیر تسلط تھے۔ نیز اسلام سے پہلے کئی عرب قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی مثلاً بنوتغلب اور بنوشیباق اور غسان کے بعض افراد نے اور تھوڑے سے مجوسی ہو گئے تھے اور یہودی یمن میں تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۴۔ حضرت ابوسوید انصاریؓ

حضرت ابوسوید۔ ایک روایت میں ابوسویہ انصاری اور ایک میں جہنی ہے۔ صحابی تھے۔ ان سے عبادہ بن نسی نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سحر کے وقت اٹھنے والوں پر رحمت بھیجی ہے۔ دار قطنی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرنے والے ابوسویہ ہیں اور جن لوگوں نے ابوسوید کہا۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔

ابن ماکولا ان کا نام ابوسویہ بتاتے ہیں اور ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے حصن بن محمد سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے حاتم بن ابونصر سے انہون نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابوسوید صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر خیزوں کے لئے دعا فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۵۔ حضرت ابوسہلؓ

حضرت ابوسہل۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۵۹۸۶۔ حضرت ابوسہلہؓ

حضرت ابوسہلہ۔ ان کا نام سائب بن خلاد تھا۔ اسماء کے تحت ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۷۔ حضرت ابوسیارہؓ

حضرت ابوسیارہ متعی، قیسی شامی۔ ان کا نام عمیرہ بن اعلم یا عامر بن ہلال از بنو عبس بن حبیب از خارجہ عدوان بن عمرو بن قیس عیلان بن مضر یا حارث بن مسلم تھا بروایت جماعتے صحابی تھے اوران سے حدیث مروی ہے۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز دمشقی سے انہوں نے سلیمان بنوموسیٰ سے انہوں نے ابوسیارہ متعی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

یارسول اللہ۔ میرے پاس کھجوریں اور شہد ہے آپ نے فرمایا عشر ادا کرو۔ انہوں نے التماس کی یارسول اللہ ان کا پہاڑ میری تحویل میں دے دیجئے۔ ابوعمر کے نزدیک بوجہ عدم ملاقات صحابی یہ حدیث مرسل ہے۔ جس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۸۔ حضرت ابوسیف القینؓ

حضرت ابوسیف القین۔ ام سیف (جو حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کو دودھ پلاتی تھی) کے خاوند تھے۔ ثابت نے بواسطہ انس حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے یہاں رات کو ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے ابوالاباء کے نام پر ابراہیم رکھا اور بچے کو ابوسیف کی بیوی ام سیف کے حوالے کرنا چاہا۔ کہ وہ اس کی پرورش کرے حضور بچے کو لے کران کے گھر گئے۔ ابوسیف دھونکنی دھونک رہے تھے اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ انس کہتے ہیں میں بھاگ کر ابوسیف کے پاس گیا اور کہا رک جاؤ کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں چنانچہ وہ رک گئے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۵۹۸۹۔ حضرت ابوشاہؓ

حضرت ابوشاہ۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے (ح) میرے والد اور ابوداؤد نے حرب سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو آپ اس مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اصحاب فیل سے بچایا اور اس پر اپنے رسول اور مومنین کو مسلط فرمایا اور میرے لئے صرف آج موجودہ وقت حملے کو حلال قرار دیا گیا ہے اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ شکار کو نہ بھگایا جائے اور گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ ہاں ڈھونڈھنے والے کو اجازت ہے اگر کوئی قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے۔ یا تو فدیہ قبول کرلے یا قاتل کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر ابوشاہ یمنی اٹھا اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ لکھ کر دیا جائے حضورؐ نے فرمایا اسے لکھ دو اس موقعہ پر حضرت عباس ؓ نے گزارش کی۔

یارسول اللہ اذخر کو بھی مستثنیٰ فرما دیجئے آپ نے اس کی اجازت بھی دے دی۔

راوی کہتے ہیں میں نے اوازعی سے دریافت کیا کہ ابوشاہ نے کس چیز کے لکھنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ کے خطبے کی تحریر مقصود تھی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۰۔ حضرت ابوشباثؓ

حضرت ابوشباث۔ ان کا نام خدیج بن سلامہ تھا۔ ہم ان کا ترجمہ خدیج کے تحت بیان کر آئے ہیں۔

۵۹۹۱۔ حضرت ابوشجرہؓ

حضرت ابوشجرہ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی یا نہیں۔ ابن ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے بعض اور لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے لیث بن سعد سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے ابوالشجرہ سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ تمہاری صفیں فرشتوں کی صفوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ جو تمہارے کندھوں کے درمیان صف آرا ہوتے ہیں اور درمیان میں فاصلے مت چھوڑو کیونکہ ان جگہوں میں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے جو لوگ صفوں میں اتصال قائم رکھیں گے۔ اللہ ان میں اتصال پیدا کرے گا۔ ابوزاہریہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی جس میں سلام کی فضیلت مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ ابوشجرہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں حدیثوں کو مرسل قرار دیا ہے۔

۵۹۹۲۔ حضرت ابوشجرہ کندیؓ

حضرت ابوشجرہ۔ ان کا نام معاویہ بن محصن بن علس بن اسود بن وہب بن شجرہ بن ربیعہ بن معاویۃ الاکرمین الکندی ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مشہور بہادر تھے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۳۔ ابوشداد ذماریؓ

حضرت ابوشداد ذماری عمانی۔ عمان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے مذکور ہے۔ کہ اہل عمان کو حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ایک فرمان موصول ہوا۔ جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مرقوم تھا۔

"محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اہل عمان کے نام۔ السلام علیکم۔ امابعد! اس امر کا اقرار کرو کہ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اس اس طریقے سے مسجدوں کی حد بندی کرو ورنہ تمہارے خلاف لشکر کشی کی جائیگی۔"

ابوشداد سے پوچھا گیا کہ ان دنوں عمان کا عامل کون تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کسریٰ کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ موسیٰ بن اسماعیل نے عبدالعزیز بن زیاد الحبطی سے انہوں نے ابوشداد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسے تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ذماری لکھا ہے لیکن باقی اہل علم نے انہیں دِمائی لکھا ہے اور دماء عمان کا ایک گاؤں ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے عمانی تحریر کیا ہے اور ذِمار نواحی صنعاء میں یمن کا ایک گاؤں ہے۔

۵۹۹۴۔ حضرت ابوشدادؓ

حضرت ابوشداد۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا علم ہے لیکن نہ تو آپ کو دیکھا اور نہ کوئی روایت سنی۔ بقول ابوعمر یہ معن بن عیسیٰ کا قول ہے۔ جو انہوں نے معاویہ بن صالح سے اور انہوں نے ابوشداد سے بیان کیا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کی وفات پر مدینے میں موجود تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۹۹۵۔ حضرت ابوشراکؓ

حضرت ابوشراک قرشی فہری۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اور اس وقت ان کی عمر ۳۲ برس تھی اور ہجرت کے (۳۶) سال میں وفات پائی۔ بروایتے ان کا نام عمرو بن ابوعمر تھا۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۶۔ حضرت ابوشریح انصاریؓ

حضرت ابوشریح انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کی کنیت کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۷۔ حضرت ابوشریح خزاعیؓ

حضرت ابوشریح خزاعی کعبی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں خویلد بن عمرو۔ ایک میں عمرو بن خویلد۔ ایک میں کعب بن عمرو اور ایک میں ہانی بن عمرو ہے۔ فتح مکہ سے پیشتر ایمان لائے۔ بنو کعب بن خزاعہ کا ایک علم فتح مکہ میں ان کے پاس تھا۔ ہم باب ''حاء'' میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوشریح اپنے عہد کے عقل مندوں میں شمار ہوتے تھے وہ کہا کرتے کہ جب تمہارے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے نکاح کر لیا یا میں نے سلطان سے نکاح کی درخواست کی ہے۔ تو جان لو کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اسی طرح اگر کسی کو میرا گھی، دودھ یا برہ آ ہو مل جائے۔ تو میری طرف سے اسے کھانے پینے کی اجازت ہے۔

کئی آدمیوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابوشریح عدوی سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جو بعوث (معدی کرب کا گھوڑا) کو مکہ روانہ کر رہے تھے کہا اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ سناؤں۔ جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا اور جو میں نے اپنے کانوں سے سنا آنکھوں سے دیکھا اور دل میں محفوظ کر لیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے عزت عطا فرمائی ہے۔ یہ عزت انسانوں کی دی ہوئی نہیں اور جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ میرے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہتا اسے چاہیے کہ اس (کعبہ) کی حدود میں خون ریزی نہ کرے اور درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی شخص میرے حملے کو جواز بنائے تو اسے کہو کہ مجھے تو خدا نے اجازت دی ہے اور تمہیں نہیں دی اور

مجھے بھی آج کے تھوڑے سے وقت کے لئے دی گئی تھی اور اب اسے وہ حرمت واپس مل گئی ہے۔ جو کل تک اسے حاصل تھی۔ مزید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضرین کا فرض ہے کہ میری یہ ہدایات غائبین تک پہنچائیں۔ ابوشریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ سے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے اس معاملے کے متعلق زیادہ جانتا ہوں کہ حرم کعبہ کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قاتل کو اور نہ (مجرم) جزیے میں خیانت کرنے والے کو اور ابوشریح ۶۸ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۸۔ حضرت ابوشریح حارثیؓ

حضرت ابوشریح ہانی بن یزید حارثی۔ عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مقدام بن شریح بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہانی بنو حارث بن کعب کے وفد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے ابوالحکم تمہاری کنیت کیسے ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے قبیلے میں کوئی جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ میرے پاس آ جاتے ہیں۔ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو کر جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ مجھے ابوالحکم کہتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تمہارے بڑے بیٹے کا کیا نام ہے؟ عرض کیا شریح' فرمایا آج سے تم ابوشریح ہو۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باپ بیٹے کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ان کے بیٹے شریح بن ہانی تھے۔ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرف دار تھے اور کوفے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۹۔ حضرت ابوشریحؓ

حضرت ابوشریح۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اعتی الناس علی اللہ عزوجل حدیث روایت کی جعفر انہیں برذعی کہتے ہیں بعض لوگ خزاعی اور بعض کچھ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۰۔ حضرت ابوشریکؓ

حضرت ابوشریک۔ حضرت عمرؓ نے ان میں اور عبدالرحمٰن بن ثابت میں ایک احاطے کی تقسیم کی تھی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۱۔ حضرت ابوشعیبؓ

حضرت ابوشعیب انصاری۔ ابومسعود اور جابر نے ان سے روایت کی ہے یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہم تا مسلم بن حجاج بتایا کہ انہیں قتیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ نے جریر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ انصار کے ایک آدمی کا نام ابوشعیب تھا۔ ان کا ایک غلام تھا' موٹا تازہ' ان کی ملاقات حضور اکرمؐ سے ہوئی۔ آپؐ کے چہرے پر انہیں بھوک کی علامات نظر آئیں۔ انہوں نے اپنے غلام سے کہا میں رسول اکرم ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں تم پانچ

آدمیوں کا کھانا تیار کروانہوں نے پانچوں میں پانچویں (حضور اکرمؐ) کو دعوت دی چنانچہ آپ کے پیچھے ایک زائد آدمی بھی ہو لیا۔ جب دروازے پر پہنچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا۔ یہ آدمی از خود ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم اجازت دو تو ٹھہر جائے ورنہ واپس چلا جائے۔ میزبان نے اجازت دے دی۔ شعبہ' ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۲۔ حضرت ابوشقرہؓ

حضرت ابوشقرہ تمیمی رضی اللہ عنہ۔ ان سے مخلد بن عقبہ نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں کے سروں پر اونٹ کے کوہان مشاہدہ کرو تو جان لو ان کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر کے نزدیک حدیث مخدوش ہے۔

۶۰۰۳۔ حضرت ابوالشموسؓ

حضرت ابوالشموس بلوی۔ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ ابوالفرج ثقفی نے باسنادہ ابن ابو عاصم سے انہوں نے بکر بن عبدالوہاب ابو محمد عثانی سے انہوں نے زیاد بن نصر سے انہوں نے سلیم بن مطیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالشموس بلوی سے روایت کی کہ ہم غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے دیکھا کہ ہم ثمود کے کنویں پر اترے ہیں۔ آٹا گوندھا ہے اور کنویں سے پانی نکالا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پانی کو گرا دیں اور آٹے کو پھینک دیں اور یہاں سے اٹھ بھاگیں۔ میں اپنے لئے کچھ بچت کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ آٹا اونٹنی کو کھلا دوں آپ نے فرمایا ہاں کھلا دے۔ ہم نے پانی گرا دیا۔ آٹا پھینک دیا اور وہاں سے اٹھ بھاگے اور حضرت صالح علیہ السلام کے کنوئیں پر جا دم لیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۴۔ حضرت ابوشمیلہؓ

حضرت ابوشمیلہ شنئی۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوشمیلہ شراب میں بدمست تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مستی کی حالت میں لایا گیا۔ تو آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری فرمایا کہ اسے پیٹو۔ چنانچہ حاضرین نے اس کی اچھی خاصی مرمت کی ہاتھ جوتے اور ڈنڈے استعمال کئے گئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۵۔ حضرت ابوشہمؓ

حضرت ابوشہم۔ روایت ہے۔ ان کا نام یزید بن ابوشیبہ تھا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی تھی لیکن آدمی تھے بے ہودہ۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے پس توبہ کی اور بیعت کی۔ ہم سے ابوربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ابونصر بن طوق سے انہوں نے ابوقاسم بن مرجی سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے بشر بن ولید کندی سے انہوں نے یزید بن عطاء سے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

ابوشہم سے اور وہ بیہودہ آدمی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا کہ ایک لڑکی سامنے آ گئی میں نے اس کے سرین پر ہاتھ رکھا دوسرے دن جب لوگ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے بھی ہاتھ بڑھایا مگر آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ارے چھیڑ چھاڑ کرنے والے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیعت سے محروم نہ فرمائیے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۶۔ حضرت ابوشیبہ خدریؓ

حضرت ابوشیبہ خدری۔ بعض نے خضری لکھا ہے کیونکہ وہ سبزی بیچتے تھے۔ صحابیؓ ہیں۔ حجازی ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہ ابوسعید خدری کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے یونس بن حارث ثقفی سے انہوں نے مشرس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوشیبہ خدری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس نے سچے دل سے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یونس بن حارث سے مروی ہے کہ انہوں نے مشرس کو اپنے والد سے یہ حدیث سناتے سنا۔ ابوشیبہ خدری صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) قسطنطنیہ کی فصیل کے باہر فوت ہوئے اور ہم نے انہیں وہیں دفن کیا۔ ابوشیبہ یزید بن معاویہ کے عہد میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اور بلا د روم میں دفن ہوئے تھے۔

ابوزرعہ سے ابوشیبہ خدری کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا انہیں صحبت حاصل ہوئی لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہوسکا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۷۔ حضرت ابوشیخؓ

حضرت ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بیئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے بدر از بنو مالک بن نجار۔ بعدہ از بنوعدی بن عمرو بن مالک ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ابوشیخ بن ابوثابت اور ابن ہشام نے ابوشیخ اور ان کا نام ابی بن ثابت تحریر کیا ہے اور حسان بن ثابت کا بھتیجا بیان کیا ہے۔ بقول ہشام وہ حسان کے بھائی تھے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ ابوشیخ لاولد تھے۔

۶۰۰۸۔ حضرت ابوشیخ محاربیؓ

حضرت ابوشیخ محاربی۔ ان سے بواسطہ اہل کوفہ صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد بقول ابوعمر ناقابل اعتماد ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے قیس بن ربیع سے انہوں نے امراء القیس محاربی سے انہوں نے عاصم بن بجیر المحاربی سے انہوں نے ابن ابی شیخ سے اور ایک بار ابوشیخ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا "اے معشر محارب! تم مجھے وہ

دودھ نہ پلانا جو تمہاری عورتوں نے دوھا ہے۔'' تینوں نے اس کو ذکر کیا۔

باب الصاد

۶۰۰۹۔ حضرت ابوصالحؓ

حضرت ابوصالح مولی ام ہانی۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذ ناحسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے سعید ذوئیب سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے رزین سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابوصالح مولی ام ہانی سے روایت کی کہ انہیں ام ہانی دختر ابوطالب نے آزاد کردیا۔ میں ہر مہینے یا دو مہینے کے بعد ان سے ملنے جاتا تھا۔ ایک دفعہ ان کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کو دیکھتے ہی ام ہانی نے کہا۔

اے ابن عم! میرے اچھے اعمال مجھے بھاری معلوم ہوتے ہیں نیز میری قوت عمل کمزور ہوگئی ہے کیا کوئی بچاؤ کی صورت ہے۔ آپ نے فرمایا ام ہانی خیر کے کئی دروازے ہیں اگر تو سو دفعہ الحمدللہ پڑھے تو تیرا یہ عمل سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اگر سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ ایک ایسے آدمی کو جو سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ اللہ کی راہ میں دے دے اور سو دفعہ سبحان اللہ پڑھنا گویا قربانی کے سو اونٹ خدا کی راہ میں ذبح کیے جائیں۔ اسی طرح سو بار لا الہ الا اللہ کا ورد تمہیں شرک کے علاوہ ہر گناہ سے پاک کردے گا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۰۔ ابوانصاریؓ

حضرت ابوصباح انصاری اکبر۔ بعض اہل علم نے ان کے نام میں صاد کی جگہ ضاد استعمال کیا ہے اور بقول ابوموسیٰ جعفر نے اسے باب ضاد میں ذکر کیا ہے اور ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۱۔ حضرت ابوعقیلیؓ

حضرت ابوصخر عقیلی۔ بصری تھے۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ بقول ابوعمران کا نام عبداللہ بن قدامہ تھا۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایک حدیث حسن دربارہ علامات نبوت بیان کی ہے۔ سالم بن نوح نے سعید الجریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوصخر عقیلی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک بار مدینے میں ایک شیر دار اونٹنی بیچنے آئے۔ جب وہ بک گئی۔ تو خیال آیا کہ کیوں نہ حضور اکرمؐ کی زیارت کرلوں۔ اتفاقاً مجھے راستے میں مل گئے۔ ابوبکر اور عمر ساتھ تھے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ اتنے میں ایک یہودی وہاں سے گزرا جو توریت پڑھ رہا تھا اور اپنے قریب المرگ بیٹے پر آنسو بہا رہا تھا۔ حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چلے تو میں بھی ادھر کو ہولیا۔ حضور نے اسے فرمایا۔ اے یہودی میں تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اتاری اور جس نے بنی اسرائیل کے لئے بحیرہ احمر میں راستہ بنا دیا۔ میں تجھے زبردست قسم دیتا ہوں کیا تورایت میں میرے اوصاف اور علامات مذکور نہیں ہیں اور کیا میری بعثت کا ذکر نہیں۔

اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ نہیں۔

اس پر اس کا بیٹا جو لب مرگ تھا بول پڑا۔ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر تورایت اتاری کہ آپ کے اوصاف' علامات اور بعثت کا ذکر توراۃ میں ہے اور میں آپ کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں پھر آپؐ نے کہا کہ اس یہودی کو اپنے اسلامی بھائی کے پاس سے اٹھا دیں۔ اس کے بعد وہ جوان مر گیا اور حضور اکرمؐ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اس کی تجہیز و تکفین فرمائی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ عبدالوہاب بن عطا نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن قدامہ سے انہوں نے ایک اعرابی سے۔ جس کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح روایت کی' تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۲۔ حضرت ابوصرمہؓ

حضرت ابوصرمہ بن قیس انصاری۔ مازنی از بنو مازن بن نجار۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بنو عدی بن نجار سے تھے اور بقول عمر اول روایت کے اکثر قائل ہیں۔

بقول ابونعیم یہ صاحب ابوصرمہ بن ابوقیس انصاری ہیں۔ نام مالک بن قیس تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے بقول ابوعمران کا نام مالک بن قیس یا لبابہ بن قیس یا قیس بن مالک بن ابوانس یا مالک بن اسعد تھا۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور تھے اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے محمد بن کعب القرظی' محمد بن قیس اور ابن محیریز اور لولوہ نے روایت کی۔ اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ۔ قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے لولوۂ سے انہوں نے ابوصرمہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ اسے دکھ دیتا ہے جو شخص کسی کو تنگ کرتا ہے۔ اللہ اسے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ضحاک بن عثمان نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے روایت کی کہ ابوسعید خدری اور ابوصرمہ نے انہیں بتایا کہ غزوۂ بنو مصطلق میں کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آئیں بعض نے چاہا انہیں بیوی بنالیں بعض نے چاہا کہ ان سے تمتع کریں۔ اور پھر بیچ ڈالیں۔ اس کے بعد عزل کا عمل زیر بحث آیا بعض نے اسے جائز سمجھا چنانچہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے منع فرما دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی روحوں کی تخلیق فرما دی ہے مندرجہ ذیل اشعار ابوصرمہ کے ہیں

لنا صرم یدول الحق فیھا — واخلاق یسود بھا الفقیر

''ہمارا ایسا گروہ ہے کہ جس میں حق ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور ہم ایسے اخلاق کے مالک ہیں جو فقیر کو سیادت عطا کرتے ہیں۔''

و نصح للعشیرۃ حیث کانت — اذا ملئت من الغش الصدور

''اور یہ گروہ جہاں بھی ہو معاشرے میں اجالا کر دیتا ہے۔ جب سینے کدورتوں سے لبریز ہو رہے ہوں۔''

وحلم لا یسوع الجھل فیہ — واطعام اذا قحط الصبیر

''یہ ایسے حلم کے مالک ہیں کہ جہالت اس میں سرایت نہیں کر سکتی اور کھانا کھلاتے ہیں۔ ایسے حالات میں جب صابر آدمی بھی صبر سے اکتا جاتا ہے۔''

بذات ید علی من کان فیھا نجود بہ قلیل او کثیر

''ہم اپنے مال سے تھوڑی بہت ہر اس شخص کی مدد کرتے ہیں جو اس جماعت میں ہوں۔''

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۳۔ حضرت ابوصعیرؓ

حضرت ابوصعیر۔ ثعلبہ بن ابوصعیر بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم العذری کے والد تھے۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ثعلبہ ہیں۔

خالد بن ابوخداش نے حماد بن زید سے انہوں نے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابوصعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چھوٹے بڑے' آزاد اور غلام مرد اور عورت کا فطرانہ ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہے۔ محمد بن متوکل نے اسے مؤمل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے نعمان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابو مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن جریج نے اسے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے مرسلاً روایت کی اور ہمام نے بکر الکوفی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور عمر بن صہبان انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے اور معمر نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور سفیان بن حسین اور عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے مرسلاً روایت کیا اور بقول ابونعیم یہی درست ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی حدیث جو نعمان سے مروی ہے۔ کسی نے اس کی پیروی نہیں کی اور درست اسناد وہ ہے۔ جو ابن جریج نے مرسلاً بیان کیا ہے۔ اسی طرح حدیث ابوہریرہ میں صحیح روایت وہ ہے جو عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے مرسلاً بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۴۔ حضرت ابوصفرہؓ

حضرت ابوصفرہ۔ ان کا نام ظالم بن سراق تھا اور ایک روایت میں سارق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیاء بن عامر بن ماء السماء بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد الازدی العتکی ہے اور وہ مہلب بن ابوصفرہ کے والد تھے۔ بصرے میں سکونت تھی حضور کے عہد ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن دربار رسالت میں حاضر نہ ہو سکے البتہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دس بیٹوں کے ہمراہ جن میں ان کے چھوٹے بیٹے مہلب بھی شامل تھے حاضر ہوئے تھے۔ حضرت عمر انہیں دیکھتے رہے اور علامات کا اندازہ لگاتے رہے پھر ابوصفرہ سے کہنے لگے۔ تمہارا یہ بیٹا سب کا سردار ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوصفرہ نے اپنے مال کی زکوٰۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی مگر زیارت سے محروم رہے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۵۔ حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہؓ

حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہ۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر۔ ایک میں سوید بن قیس سلمی بروایتے ربیعہ بن نزار سے تھے۔ ابواحمد عسکری نے انہیں بنواسد بن خزیمہ میں شمار کیا ہے اور ان کا نام ابوصفوان مالک بن عمیر اسدی لکھا ہے۔

عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے ابوصفوان مالک بن عمیر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے اس شخص سے شلوار کا کپڑا تین روپے کا خریدا۔ اس نے کپڑا ماپا اور تھوڑا سا زیادہ دیا ابوقطن عمرو بن ہیثم نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اسی طرح روایت کی۔

اور ثوری نے اسے سماک سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ انہوں نے اور مخرفۃ الجری نے ہجر سے بیچنے کے لئے کچھ گندم خریدا۔ اتنے میں حضور اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور مجھ سے ایک آدمی نے شلوار کے لئے کپڑا خریدا۔ آپ نے ماپنے والے سے فرمایا کپڑا قیمتاً ماپ کر دو۔ اور تھوڑا سا زیادہ دے دیا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۶۔ حضرت ابوصفیہؓ

حضرت ابوصفیہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مہاجر تھے۔ عبدالواحد بن زیاد نے یونس بن عبید سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہوں نے ایک مہاجر صحابی کو جن کا نام ابوصفیہ تھا اور ہمارے ہمسائے میں رہتا تھا۔ دیکھا کہ وہ ہر صبح کو سنگریزوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۷۔ حضرت ابوصمیمہؓ

حضرت ابوصمیمہ۔ باب صاد میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب ضاد میں ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔

باب الضاد

۶۰۱۸۔ حضرت ابوضبیسؓ

حضرت ابوضبیس۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بیعت رضوان اور فتح مکہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخری دور میں فوت ہوئے۔ ابن امندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۹۔ حضرت ابوضحاکؓ

حضرت ابوضحاک۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں حسن بن سفیان نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمر بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ ابن المغلس سے انہوں نے مندل (ابن علی) سے انہوں نے اسماعیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن قیس بن اوس انصاری سے انہوں نے ابوالضحاک انصاری سے روایت کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ خیبر کو روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقدمۃ الجیش پر مقرر فرمایا۔ تو حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا جبرئیل تم سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ جبرئیل مجھے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی! تمہیں وہ ذات بھی پسند کرتی ہے جو جبرئیل سے بھی بڑی ہے یعنی خدائے عزوجل۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۰۔ حضرت ابوضمرہؓ

حضرت ابوضمرہ بن عیص از قریش۔ ان کا شمار المستضعفین من الرجال والنسا والولدان میں تھا۔ جب فرمان میں ان کا ذکر عورتوں اور بچوں کے ساتھ کیا گیا' تو وہ دربار رسالت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے اور جب تنعیم کے مقام پر پہنچے تو فوت ہو گئے۔ اس پر یہ آیت اتری ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدر که الموت فقد وقع اجره علی الله. سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ جس شخص کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوضمرہ کے علاوہ اور بھی کئی نام لئے گئے ہیں اور کنیتوں کے تحت کئی ایک کا ذکر ہوا ہے مگر نام میں لیا گیا اور اسماء کے تراجم میں ہم نے کسی اور راوی سے ضمرہ بن عیص کا ذکر کیا ہے۔ جو نہ ابوضمرہ ہے نہ ابوالعیص ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۱۔ حضرت ابوضمضمؓ

حضرت ابوضمضم غیر منسوب ہیں۔ ان سے حسن بن ابوالحسن اور قتادہ نے روایت کی کہ ابوضمضم نے کہا اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں۔ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے دعا مانگی اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس مال نہیں ہے کہ جو ان تک پہنچ سکے حضور اکرم نے فرمایا جس شخص کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ضرور بخشا جائے گا وہ ابوضمضم ہو سکتا ہے اور ثابت نے انس سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا کیا تم ابوضضم کی طرح بننا پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان میں کونسی خاص بات ہے؟ فرمایا ابوضمضم ہر صبح کو دربار خداوندی میں عرض پرداز ہوتا ہے۔ اللهم انی قد تصدقت عرضی علی من ظلمنی ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۲۔ حضرت ابوضمیرہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوضمیرہ مولی رسول اللہ ﷺ ان کا تعلق حمیر قبیلے سے تھا۔ بقول امام بخاری۔ ان کا نام سعد تھا اور آل ذی یزن سے تھے۔ یہی رائے ابوحاتم کی تھی لیکن انہوں نے ان کا نام سعید حمیری لکھا ہے ایک روایت میں ان کا نام روح بن سندر اور ایک روایت میں روح بن شیرزاد ہے لیکن بقول ابوعمر پہلی روایت درست ہے حضور اکرمؐ نے ان کے لیے اور ان کے اہل بیت کے لئے ایک فرمان لکھ دیا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو ان سے حسن سلوک کی دعوت دی تھی۔ وہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابوضمیرہ کے دادا تھے۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے لیکن اس کا اسناد قابل حجت نہیں۔

حسین بن عبداللہ۔ حضورِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان لے کر مہدی امیرالمومنین عباسی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہدی نے اس فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور اس کو چوما اور حسین کو تین سو دینار عطا کئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۳۔ حضرت ابوضمیمہؓ

حضرت ابوضمیمہ۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے قسط کا مفہوم دریافت کیا آپ نے فرمایا تو لوگوں کے ساتھ انصاف کر اور اہل عالم پر امن وسلام کو تقسیم کر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۴۔ حضرت ابوالضیاح بن ثابتؓ

حضرت ابوالضیاح - ایک روایت میں ان کا نام نعمان ہے اور ایک دوسری روایت میں عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس (البرک) بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت کے مطابق نعمان بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرأالقیس ہے۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور حدیبیہ میں موجود تھے اور معرکہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف وابوالضیاع بن ثابت نیز اسی اسناد سے دربارۂ شہدائے غزوۂ خیبر از قبائل انصار از بنوعمرو بن عوف وابوالضیاح بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امراء القیس کا ذکر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک یہودی نے ان کے سر پر وار کیا اور کھوپڑی پھٹ گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الطاء

۶۰۲۵۔ حضرت ابوطخفہ غفاریؓ

حضرت ابوطخفہ غفاری۔ ایک روایت میں ابن طھفہ ہے۔ ہم ان کا ترجمہ قیس بن طخفہ کے تحت لکھ آئے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۶۔ حضرت ابوطرفہ کندیؓ

حضرت ابوطرفہ کندی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی صحبت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ بقیہ نے ولید بن کامل سے انہوں نے ابوطرفہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس کی صحت مرض پر غالب ہو۔ وہ دوا استعمال نہ کرے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۷۔ حضرت ابوطریف ہذلیؓ

حضرت ابوطریف ہذلی۔ ان کا نام سیار بن سلمہ یا ابن نبیشہ الخیر اور کنیت ابوطریف تھی۔ ابوحاتم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جن میں نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ یہ وہاں موجود تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابوعاصم ابوبشر بن طریف سے انہوں نے ازہر بن قاسم سے انہوں نے زکریا بن اسحٰق سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن ابوسمیرہ سے انہوں نے ابوطریف سے روایت کی کہ وہ محاصرہ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے ہمیں نماز مغرب ایسے وقت میں پڑھائی کہ اگر کوئی شخص ہم پر تیراندازی کرتا تو وہ بآسانی ہدف دیکھ پاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۸۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہؓ

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ یا بقول معمر عمرو بن واثلہ۔ پہلی روایت درست ہے ہم ان کا نسب ان لوگوں کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ جن کا نام عامر تھا یہ کنانی لیثی ہیں۔ غزوۂ احد کے سال میں پیدا ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارک کے اٹھارہ برس انہیں نصیب ہوئے۔ کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ سے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمد بن رافع سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن ابجر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا اچھا تم آپ کا حلیہ بیان کرو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے آپ کو مروہ میں اونٹنی پر سوار دیکھا اور لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ ابن عباس نے کہا بلاشبہ وہ رسول کریم ﷺ ہی تھے اور بلاشبہ عوام آپ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے تھے۔

بعد میں جناب ابوالطفیل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حمایتوں میں شامل ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے جب حضرت علی شہید ہو گئے تو ابوالطفیل مکہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی ایک روایت میں ہے کہ وہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے لیکن پہلی روایت درست ہے اور صحابہ میں یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حماد بن زید نے جریری سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی وہ کہا کرتے کہ میرے سوا ان دنوں کوئی ایسا آدمی موجود نہیں ہے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔ ابوالطفیل اچھے شاعر تھے۔

ایدعونی شیخا و قد عشت حقبة وهن من الازواج نحوی نوازع

''کیاتم مجھے بوڑھا شمار کرتے ہواور میں طویل زمانے سے زندگی گزار رہا ہوں اور میری بیویاں مجھ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتی ہیں۔''

وما شاب راسی من سنین تتابعت   علی ولکن شیبتنی الوقائع

''میرا سر اس لئے سفید نہیں ہوا کہ متواتر سالہا سال مجھ پر بیت گئے ہیں بلکہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا کر دیا۔''

ابوالطفیل، فاضل، عاقل، حاضر جواب اور فصیح البیان آدمی تھے حضرت علی کے حمایتی تھے اور اصحاب ثلثہ کے مدح خوان روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ امیر معاویہ سے ملنے گئے امیر نے دریافت کیا کہو تمہیں اپنے دوست ابوالحسن سے کس درجے کی محبت ہے۔ انہوں نے جواب دیا جیسی موسیٰ کی ماں کو موسیٰ سے تھی بلکہ مجھے تو اس باب میں اپنی کوتاہی کا شکوہ ہے پھر امیر نے پوچھا کیا تم ان لوگوں میں موجود تھے جنہوں نے عثمان کو قتل کیا تھا؟ کہا نہیں! بلکہ میں ان میں تھا جنہوں نے ان کے بچاؤ کے لئے محاصرہ کر رکھا تھا۔ ''تو نے ان کی امداد کیوں نہیں کی؟'' اچھا تم ہی بتاؤ کہ تم نے کیوں عثمان کی امداد نہیں کی؟ کیا تم ان پر حوادث زمانہ کے نزول کا انتظار کر رہے تھے۔ تم ان دنوں شام میں تھے اور وہ سب لوگ تمہارے ماتحت تھے اس دوران میں کیا سوچتے رہے۔ امیر نے آخر پوچھا کیا میں عثمان کے قصاص میں حق بجانب ہوں۔ ہاں درست ہے مگر تمہاری مثال ایک شاعر کے اس شعر کی مصداق ہے:

لا الفینک بعد الموت تندبنی   وفی حیاتی مازودتنی زادی

''میں نہیں پسند کرتا کہ تم بعد از موت مجھ پر آہ وزاری کرو جب کہ میری زندگی میں تم نے مجھے کبھی پوچھا تک نہیں کہ میں نے کھانا کھایا ہے۔''

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۹۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ

حضرت ابوطلحہ انصاری۔ ان کا نام زید بن سہیل انصاری نجاری تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے نام زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدراز بنوخزرج ابوطلحہ کا جو بنو مالک بن نجار سے تھے ذکر کیا ہے۔ ان کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا۔ ابن اسحٰق نے بھی یہی لکھا ہے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضور اکرمؐ نے ابوعبیدہ جراح اور ابوطلحہ میں سلسلہ مواخات قائم فرما دیا یہ سب معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے یہ بہترین تیر انداز بہادر سپاہی تھے۔ غزوۂ احد میں ان کی کارگزاری قابل تعریف رہی وہ حضور اکرمؐ کا بچاؤ اپنے آپ کو ڈھال بنا کر کرتے اور آپ کے آگے کھڑے ہو کر تیر اندازی کرتے اور اپنی چھاتی سے سپر کا کام لیتے تاکہ حضور اکرمؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے اور کہتے آپ کی گردن کے آگے میری گردن اور ذات کے سامنے میرا جسم ہے حضور اکرمؐ سن کر فرماتے کہ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز سو آوازوں پر بھاری تھی۔ غزوۂ حنین میں

انہوں نے بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا اور ان کے ہتھیار اتار لئے تھے۔

ابوالقاسم بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے ابوالقسم بن سمرقندی سے انہوں نے علی بن احمد بن محمد البشری اور احمد بن محمد بن احمد البزار سے ان دونوں نے المخلص سے اور ان دونوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے صالح المری سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ایسی بشاشت اور مسرت دیکھی جو ایسے حالات میں شاذ و نادر ہی دیکھی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اس غیر معمولی کشادہ روئی اور شادمانی کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے ابوطلحہ! مجھے کیوں خوشی نہ ہو۔ ابھی ابھی جبرئیل کہہ کر گئے ہیں کہ میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمت بھیجیں گے۔ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلام جمحی سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب ابوطلحہ نے سورۃ براۃ کی یہ آیت پڑھی۔ انفروا خفافا و ثقالا" تو کہنے لگے میں اس آیت سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے جوانی اور بڑھاپے میں اپنی راہ میں نکل کھڑا ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ میرے لئے جہاد کا بندوبست کرو۔ انہوں نے کہا ابا! آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ابوبکر اور عمر کے ساتھ شریک جہاد رہے ہیں۔ اب ہم آپ کی طرف سے جہاد کریں گے۔ انہوں نے کہا میرے لئے سامان جہاد کا بندوبست کرو۔ بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور وہ سمندری سفر پر روانہ ہو گئے اور چند دنوں کے بعد فوت ہو گئے چونکہ سمندر میں کوئی جزیرہ نہ ملا کہ انہیں دفن کریں سات دن تک ان کی لاش اسی حالت میں پڑی رہی اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوا۔

ابوطلحہ ام سلیم کے جو انس بن مالک کی والدہ تھیں' خاوند تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ مدینے میں ۳۱ ہجری میں فوت ہوئے اور دوسری روایت کی رو سے ۳۴ ہجری میں ان کا سال وفات ہے۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ چالیس برس تک رمضان کے روزے رکھتے رہے۔ بقول مدائنی ابوطلحہ نے ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ اس نے انس کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ابوطلحہ نے حضور اکرم ﷺ کے بعد چالیس برس تک روزے رکھے۔ وہ داڑھی کو خضاب نہیں لگاتے تھے اور چوڑے چکلے جسم کے مالک تھے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۰۔ حضرت ابوطلیق اشجعیؓ

حضرت ابوطلیق اشجعی یا ابوطلق۔ پہلی روایت درست ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ مختار بن فلفل نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلیق سے روایت کی کہ ان سے ام طلیق نے حج کے لئے ایک اونٹ مانگا۔ میں نے اس سے کہا' کیا تو یہ حج فی سبیل اللہ ادا کرے گی۔ اس نے کہا اگر تو مجھے اونٹ دے گا تو میں یہ حج فی سبیل اللہ ادا کروں گی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

آپ نے فرمایا وہ ٹھیک کہتی ہیں اگر تو اسے اونٹ دے گا' تو تیرا یہ عمل فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۱۔ حضرت ابوطویل شطب الممد ودؓ

حضرت ابوطویل۔ شطب الممد ود۔ ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی۔ باب شین میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۲۔ حضرت ابوطیبہؓ

حضرت ابوطیبہ حجام' جو انصار کے قبیلے بنو حارثہ کے مولی تھے۔ پھر وہ محیصہ بن مسعود کے مولی ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت کیا کرتے تھے' ان کا نام دینار' نافع یا میسرہ تھا۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

ان سے ابن عباس' جابر اور انس نے روایت کی۔ یحییٰ بن ابوانیسہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی۔ رمضان کی سترہ تاریخ کو میری ملاقات ابوطیبہ سے ہوگئی۔ میں نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو۔ جواب دیا حضور کی موتراشی کر کے آ رہا ہوں۔ آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی تھی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر روایت کی کہ حضور نے ابوطیبہ کو حجامت کے لئے طلب فرمایا۔ حضور ﷺ نے اجرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تین صاع بتائے۔ آپ نے ایک کم کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب ظاء

۶۰۳۳۔ حضرت ابوظبیانؓ

حضرت ابوظبیان۔ طبری نے ان کا ذکر ابوظبیان الاعرج سے کیا ہے۔ ان کا نام عبد شمس بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن الدول بن سعد مناہ بن غامد الازدی الغامدی تھا۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ سراۃ کے پہاڑی سلسلے کے اشراف سے تھے۔ کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا تھا معرکہ قادسیہ میں ان کا علم ابوظبیان کے پاس تھا۔

۶۰۳۴۔ حضرت ابوظبیہؓ

حضرت ابوظبیہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے رکھوالے تھے۔ عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے روایت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ کلمات ایسے ہیں جو میزان میں بڑے وزنی ہیں۔ سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک مومن مرجاتا ہے اور اس کا صالح بیٹا

اس کا جانشین بنتا ہے۔ اس حدیث کے اسناد میں ابوسلام حبشی کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں۔ ابوسلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کے رکھوالے تھے۔ روایت کی اور بعض ابوسلام کے بعد ابوسلمٰی کا نام لیتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب عین

۶۰۳۵۔ حضرت ابوالعاصؓ

حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی۔ جو حضور ﷺ کے داماد یعنی جناب زینب کے جو آپ کی بڑی صاحبزادی تھیں، شوہر تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ تھا۔ جو خویلد کی بیٹی اور ام المومنین خدیجہ کی بہن تھیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی والدہ کا نام ہند لکھا ہے ابوالعاص، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اولاد کے جو جناب خدیجہ کے بطن سے ہوئی۔ خالہ زاد بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی لقیط ہشیم اور کوئی مہشم لکھتا ہے۔ اکثر لقیط کے قائل ہیں۔

ابوالعاص غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے تھے اور عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری نے انہیں قیدی بنالیا تھا۔ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا زرفدیہ بھیجا تھا، تو ان کا زرفدیہ عمرو بن ربیع لے کر آیا تھا۔ جو حضرت زینب نے دیا تھا۔ اس میں وہ ہار بھی تھا جو جناب خدیجہ نے بیٹی کو ابوالعاص سے بیاہتے وقت دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر تم مناسب سمجھو، تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور زرفدیہ واپس کردو۔ صحابہ نے اس سے اتفاق کیا اور ابوالعاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب اور خیر اندیش تھے اور کفار مکہ کے دباؤ کے باوجود انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس حسن کردار سے متاثر تھے جب وہ رہا ہوئے تو حضور نے ان سے یہ عہد لیا کہ جناب زینب کو مدینے بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے ایفائے عہد میں کوئی کوتاہی نہ کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے مجھ سے سچی بات کی۔ وعدہ کیا اور اسے پورا کیا۔

ابوالعاص مکہ میں اپنے شرک پر قائم رہے تا آنکہ وہ فتح مکہ سے پہلے تجارت کے لئے نکلے۔ ان کے ساتھ مشرکین کی ایک جماعت تھی اور قریش کا مال تجارت بھی تھا۔ واپسی پر ایک اسلامی سریے سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا۔ زید بن حارثہ اس سریے کے امیر تھے، اس قافلہ تجارت کا مال لوٹ لیا گیا اور آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ابوالعاص ابن ربیع بھاگ کر مدینہ پہنچ گئے اور جناب زینب کی پناہ میں آ گئے۔

جب حضور اکرم ﷺ دوسرے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے تو آپ نے صاحبزادی کی آواز سنی۔ اے لوگو! آگاہ رہو کہ میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی ہے۔'' حضور نے سلام کے بعد نمازیوں کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا آیا تم نے وہ آواز سنی ہے۔ جو میں نے سنی ہے۔ حاضرین نے کہا ہاں رسول اللہ، ہم نے بھی سنی ہے۔ فرمایا بخدا مجھے اس سے پہلے اس پناہ کا کچھ علم نہ تھا اور مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادی کے گھر تشریف لائے اور فرمایا اس کے آرام

دآسائش کا خیال رکھنا اور اس سے ہٹ کر رہنا۔ کہ تم اس کے لئے حلال نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کیا ابا جان! ابوالعاص تو اپنا مال لینے آیا ہے حضورؐ نے تمام اہل سریہ کو جمع کر کے فرمایا تم جانتے ہو کہ اس آدمی کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تم نے جو مال اس سے چھینا ہے وہ مال فیئے ہے اور تمہارے لئے حلال ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم احسان کرو اور یہ مال اسے واپس کر دو اور اگر نہ واپس کرنا چاہو تو یہ تمہارا حق ہے۔ اہل سریہ نے مال واپس کر دیا اور ابوالعاص مال جمع کر کے مکہ کو روانہ ہو گئے اور لوگوں کا مال انہیں لوٹا دیا اور پھر کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے میں اسلام قبول کرنے میں اس لئے متامل رہا کہ تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میری نظریں تمہارا مال ہڑپ کرنے پر لگی ہوئی تھیں پھر وہ مدینے آ گئے اور حضور ﷺ نے جناب زینب سے پھر ان کے نکاح کی تجدید کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلا نکاح ہی کافی سمجھا گیا تھا۔

ابن مندہ کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے جناب زینب کو دو سال کے بعد پہلے نکاح کی بنا پر ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی جس کا نام امامہ تھا پیدا ہوئے تھے۔ ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن روانہ کیا۔ تو ابوالعاص ان کے ساتھ تھے اور بعد میں جب حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو ابوالعاص حضرت علی کے ساتھ تھے جناب زینب' ابوالعاص کی زوجیت ہی میں فوت ہوئیں اور ابوالعاص ۱۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ کا یہ قول غلط ہے کہ حضور نے دو سال کے بعد صاحبزادی کو ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا کیونکہ جناب زینب بدر کے بعد مدینے آ گئی تھیں اور غزوۂ بدر ۲ ہجری میں واقع ہوا تھا اور ابوالعاص ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ عرصہ چھ سال پر محیط ہے۔

۶۰۳۶۔ حضرت ابوعامر اشعریؓ

حضرت ابوعامر اشعری۔ ابوموسیٰ کے چچا تھا اور ان کا نام عبید بن سلیم بن حضار تھا اور ہم ان کا ذکر ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کے ترجمہ میں کر آئے ہیں۔ اور ابوعامر کبار صحابہ سے تھے۔ جو غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ تا یونس ابن اسحق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوعامر کو ان لوگوں کے تعاقب میں روانہ کیا۔ جو وادی اوطاس سے بھاگ نکلے تھے چنانچہ انہوں نے بعض بھاگنے والوں کو جا لیا اور تیر اندازی کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور باقی کو بھگا دیا۔ اس میں ابوعامر تیر لگنے کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ پھر جھنڈا ابوموسیٰ اشعری نے لیا اور ان کے ساتھ لڑائی کر کے ان کو شکست دی۔ پس بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سلمہ بن درید بن صمہ نے تیر سے ابوعامر کو قتل کر دیا تھا۔ سلمہ کا تیر ان کے گھٹنے پر لگا تھا۔ جس کے زخم سے وہ شہید ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ درید جسے ابوعامر نے قتل کیا تھا۔ اس ہی نے ابوعامر کو قتل کیا تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ درید بہت بوڑھا ہو چکا تھا اور وہ اس جنگ میں حصہ نہیں لے سکا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن براد اور ابوکریب سے اور (لفظ لابن براد استعمال ہوا ہے) انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے ایک لشکر دے کر ابوعامر کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔

وہاں انہوں نے درید بن صمہ کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ اس دوران میں بنو جشم کے ایک آدمی نے ان کے گھٹنے پر تیر مارا جو پھنس کر رہ گیا۔ ابو موسیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کس آدمی کے تیر سے زخمی ہوئے ہیں انہوں نے ایک کی طرف اشارہ کیا' وہ اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپس آ کر انہوں نے تیر نکال دیا اور ان سے کہا آؤ میں تمہیں حضور کی خدمت میں لے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور درخواست کرنا کہ میری مغفرت کی دعا فرمائیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ابو عامر فوت ہو گئے۔ واپس آ کر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اے اللہ تو قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائیو۔ ابوعمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۷۔ حضرت ابو عامر اشعریؓ

حضرت ابو عامر اشعری۔ ابو موسیٰ کے بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ہانی بن قیس' کسی نے عبد الرحمٰن بن قیس کسی نے عبید بن قیس اور کسی نے عباد بن قیس لکھا ہے۔ بھائیوں کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۸۔ حضرت ابو عامرؓ

بقول ابوعمر: حضرت ابو عامرؓ۔ یہ ابو موسیٰ کے چچا کے علاوہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابو نعیم نے انہیں اشعری لکھا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے عبید بن وہب کسی نے عبد اللہ بن وہب کسی نے عبد اللہ بن ہانی اور کسی نے عبد اللہ بن عمار لکھا ہے۔ وہ عامر کے والد تھے' انہیں صحبت ملی اور شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو ازد اور اشعری کیسے اچھے لوگ ہیں۔ جو میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ کسی سے دھوکا کرتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور خلیفہ بن خیاط نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں سے جن کا تعلق یمنی قبائل سے تھا اور شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ابو عامر اشعری کا نام لیا ہے۔ عبد الملک بن مروان کے عہد میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۹۔ حضرت ابو عامر انصاریؓ

حضرت ابو عامر انصاری۔ انہوں نے آپ سے اہل نار کے بارے میں سوال کیا۔ ان سے فرات البہرانی نے روایت کی ابو عمر اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں انصاری لکھا ہے حالانکہ وہ اشعری ہیں اور ان سے بسندہ بواسطہ سلیم بن جنائزی۔ انہوں نے فرات البہرانی سے انہوں نے ابو عامر اشعری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ سے اہل نار کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا۔ سائل نے بڑا سوال کیا ہے ہر بڑا آدمی اپنے ساتھی پر زیادتی کرتا ہے۔

۶۰۴۰۔ حضرت ابو عامر ثقفیؓ

حضرت ابو عامر ثقفیؓ۔ ان سے محمد بن قیس نے روایت کی۔ ان کی حدیث کے بارے میں ایک شخص سے مروی ہے کہ ابو عامر نامی آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ سبزی جنت ہے۔ کشتی ذریعہ نجات ہے۔ عورت خیر ہے۔ اونٹ باعث رنج ہے اور دودھ عین فطرت ہے اور قید ثبات فی الدین ہے اور مجھے دھوکا دینا ناپسند ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۱۔ حضرت ابو عامر والد حنظلہؓ

حضرت ابو عامر۔ حنظلہ کے والد تھے۔ جو غسیل ملائکہ تھے۔

ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون الفقیر اندھے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن علی بن ثابت کے مخطوطے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن محمد بن غالب برقانی سے انہوں نے علی سے (جو دارقطنی کے عم زاد ہیں) انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے عبید بن حمدون رواسی سے انہوں نے ابن ظریف بن ناصح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ناصح الجعفی سے انہوں نے اجلح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے بنو اوس سے ابو قیس ابن اسلت اور ابو عامر کو جو غسیل الملائکہ کا والد تھا اور بنو خزرج سے معاذ بن عفراؑ اور اسعد بن زرارہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مسجد میں مصروف نماز تھے اور بقول شعبی آپ سے ملاقات کرنے والوں میں یہ لوگ سب سے آگے تھے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے بیعت کی تو میرے ماموں میرے ساتھ تھے اور میں سب سے چھوٹا تھا۔

دارقطنی لکھتا ہے کہ ابن ناصح، اجلح اور ظریف سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابو موسیٰ نے کس طرح ابو عامر کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیا وہ ابو عامر کو اس لئے مسلمان خیال کرتا ہے کہ مذکورہ بالا لوگوں میں شامل تھا حالانکہ اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہے۔ رہا جابر کا قول کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تو اس کا ماموں (ابو عامر) موجود تھا۔ اس میں اس کے اسلام کا ذکر نہیں۔ اس سے اس کا کفر ظاہر ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا گیا تھا اور غزوۂ احد میں مشرکین کے ساتھ موجود تھا۔ بحالت کفر مرا۔ اور حضور اکرم نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۴۲۔ حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر یا ابو مالک۔ ان کا شمار شامیوں میں تھا۔ حمص میں مقیم تھے۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان بیٹھے تھے کہ جبرئیل آئے انسانوں کی صورت میں۔ حضور نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے اسلام کی حقیقت دریافت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۳۔ حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ مطین اور طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب احمد بن عباس سے

انہوں نے ابوبکر بن ریدہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ انہیں ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن داؤد مکی نے۔ انہیں مسلم بن ابراہیم نے انہیں مالک بن مغول نے انہیں علی بن مدرک نے انہیں ابوعامر نے بتایا کہ ہم میں کچھ کمی تھی۔ اس لئے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی محفل میں آنا چھوڑ دیا۔ آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے یہ آیت پڑھی یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ آپ نے فرمایا اس سے مراد من ضل من الکفار ہے۔ احمد بن عبداللہ نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۴۔ حضرت ابوعامر السکونیؓ

حضرت ابوعامر السکونی۔ شامی تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ مکمل نیکی کیا ہے؟ فرمایا چھپ کر بھی نیکی کا کام اسی طرح کرنا جس طرح لوگوں کے سامنے کرتے ہو۔ ابن غنم نے ابوعامر سے تمامی وضو کے بارے میں حدیث بیان کی۔ حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ ان کی نسبت سکونی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۵۔ حضرت ابوعامرؓ

حضرت ابوعامر۔ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام روانہ کیا۔ ان سے ابوالیسر نے روایت کی کہ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام کو روانہ کیا پھر حدیث بیان کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۶۔ حضرت ابوعامرؓ

حضرت ابوعامر۔ بقول ابوموسیٰ یہ مختلف آدمی ہیں۔ ابوحنیفہ نے محمد بن قیس سے روایت کی کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابوعامر تھی ہر سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ پیش کیا کرتا تھا جس سال شراب حرام ہوئی۔ اس نے حضور اکرم کو حسب معمول شراب کی ٹھلیا بطور ہدیہ پیش کی۔ آپ نے فرمایا اے ابوعامر! شراب تو حرام ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے بیچ دیجئے۔ اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں لائیے فرمایا جس طرح شراب کا پینا حرام ہے۔ اسی طرح اس کا خریدنا، بیچنا اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھانا بھی حرام ہے۔

ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث ابوتمام سے روایت ہو چکی ہے۔ جس نے باہم ایک دوسرے کو گڈمڈ کر دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی کتابوں کی درستگی کا پورا اہتمام نہیں کیا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ابوعامر ثقفی تحریر کیا ہے اور ان سے محمد بن قیس نے ایک اور حدیث روایت کی ہے اور غالباً وہ یہی آدمی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعامر کے کئی تراجم لکھے گئے ہیں لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابوعامر کئی ہیں یا ان میں کچھ گڑبڑ ہے اور ہم نے بھی کئی تراجم لکھ دیئے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسی طرح لکھتے آئے ہیں۔ واللہ الموفق بالصواب۔

۶۰۴۷۔ حضرت ابو عائشہؓ

حضرت ابو عائشہ۔ ابن ابی عاصم اور حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے اسحٰق بن بہلول بن حسان سے انہوں نے ابوداؤد حفری سے انہوں نے بدر بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن مروان سے انہوں نے ابو عائشہ سے (جو ایک راست گو آدمی تھے) روایت کی کہ ایک صبح کو حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا گزشتہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں اور اوازن وہی ہیں۔ جو تم دنیا میں استعمال کرتے ہو۔ میں نے ایک پلڑے میں وہ اوازن رکھے اور دوسرے میں اپنی امت کو۔ امت کا پلڑا بھاری نکلا پھر میں نے اوازن اتار کر باری باری ابوبکر، عمر اور عثمان کو رکھا تو ان کا وزن زیادہ نکلا۔ اس کے بعد میں جاگ اٹھا۔ اس حدیث کو شریک نے اشعث سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ایک اعرابی سے جو بنو محارب سے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی۔

بحیر بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابو عائشہ سے روایت کی کہ کچھ یہودی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ تورات کے بعض ابواب کی تفسیر بیان فرمایئے کیونکہ نبی ہی ایسا کرسکتا ہے چنانچہ حضور اکرمؐ نے تفسیر بیان کی ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے کہا کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک حدیث میں جمع کر دیا ہے لیکن احتمال ہے کہ دونوں راوی مختلف ہوں۔

۶۰۴۸۔ حضرت ابو عبادہ انصاریؓ

حضرت ابو عبادہ انصاری۔ ان کا نام سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی تھا۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۹۔ حضرت ابو عبداللہ اسلمیؓ

حضرت ابو عبداللہ اسلمی۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ابو حدرد مذکور ہے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو سہل غانم بن احمد الحداد اور میں حاضر تھا اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حارث سے انہوں نے عبید بن عبیدہ سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبیداللہ سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ (فوجی مہم) پر روانہ فرمایا اور اتفاقاً عامر بن اضبط ہمیں راستے میں مل گیا۔ پھر راوی نے وہ قصہ بیان کیا جس پر واذا ضربتم فی الارض فتبینوا آیت اتری۔ اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ طبرانی لکھتے ہیں کہ ابو عبداللہ جن سے قعقاع نے روایت کی وہی ابو حدرد ہیں۔ ان کی دو کنیتیں تھیں۔

۶۰۵۰۔ حضرت ابوعبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ خطمی حجازی انصاری۔ ابن ابوفدیک نے ان کی حدیث عمر بن محمد سے انہوں نے فلیح بن عبداللہ سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پانچ اوصاف انبیا کی سنت ہیں حیا' حلم' حجامت' مسواک اور خوشبو۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۱۔ حضرت ابوعبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ صنابحی۔ نام عثمان بن عسیلہ تھا۔ صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے مکہ سے مدینہ گئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ چند روز پیشتر وفات پا گئے ہیں۔ رجاء بن حیوہ نے محمود بن ربیع سے روایت کی۔ ہم عبادہ بن صامت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اتنے میں صنابحی وہاں آ گئے۔ عبادہ کہنے لگے۔ جس کی خواہش ایسے شخص کو دیکھنے کی ہو۔ جو سات آسمانوں کی بلندیوں کو چھو آیا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ صنابحی کو دیکھ لے جب صنابحی ان کے قریب پہنچے تو۔ عبادہ نے کہا اگر تمہارے بارے میں پوچھا گیا تو میں تمہاری پارسائی کی شہادت دوں گا اگر تمہارے بارے میں شفاعت کی ضرورت پڑی تو شفاعت کروں گا اور اگر میرا بس چلا تو فائدہ پہنچاؤں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

۶۰۵۲۔ حضرت ابوعبداللہ قینی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ قینی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان سے ابوعبدالرحمٰن جیلی نے سرق کا قصہ (اور اس کے اس سودے کا ذکر کیا ہے۔ جسے اس نے ادھار پر خریدا تھا) ان کی یہ حدیث قوی نہیں اور ایک روایت میں ابوعبدالرحمٰن مذکور ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۳۔ حضرت ابوعبداللہ مخزومی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ مخزومی۔ صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن مالک نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص پر خدا کی طرف سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۴۔ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ۔ صحابی ہیں۔ ان سے عرفجہ نے روایت کی حماد نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی آ گئے۔ اس پر عتبہ جو حدیث بیان کر رہے تھے۔ رک گئے اور نو آمد سے کہا اے ابوعبداللہ! ہمیں رمضان کے بارے میں حدیث سناؤ۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے

جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑا جاتا ہے اور منادی کرنے والا کہتا ہے اے نیکوکار! نیکی کی طرف بڑھ اور اے بدکار اب رک جا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابونعیم نے باسناد ابراہیم بن طہمان عطا سے روایت کی اور عتبہ نے یا فلاں کہہ کر مخاطب کیا۔ ابن عیینہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور اسے فرقد کی حدیث قرار دیا ہے۔ ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ ابوزکریا یزید بن ایاس سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ رمضان کا ذکر چھڑ گیا انہوں نے دریافت کیا کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا در بارہ رمضان۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی۔ کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۶۰۵۵۔ حضرت ابوعبداللہؓ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوقلابہ جرمی اور ابونضرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے سعید الجریری سے انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی بیمار ہوئے اور دوست احباب عیادت کو آئے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ احباب نے کہا اے ابوعبداللہ! کیوں رو رہے ہو کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا تھا۔ پانی پیئو۔ صبر کرو کہ اب ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے لیکن میں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی سنا کہ خدا نے انسانی روحوں سے کچھ روحیں اپنے دائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ جنتی ہیں اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں پھر کچھ اپنے بائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ دوزخی ہیں اور فرمایا اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں اور ان سے ابوقلابہ نے یہ حدیث روایت کی۔ بئس سیطة المومن زعموا. الخ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۶۔ حضرت ابوعبداللہؓ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے ابومصبح مقرئی نے روایت کی۔ اوزاعی نے ابن یسار سے انہوں نے مصبح بن ابومصبح سے روایت کی ان کے والد نے ایک صحابی ابوعبداللہ سے پوچھا (جو اپنے گھوڑے کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے) کہ آپ گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہو رہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے۔ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔ نیز اس سے میرا گھوڑا فائدے میں رہے گا اور اپنے خاندان سے بے نیاز رہوں گا۔ اور زیادہ تر اپنا سفر گھوڑے سے اتر کر طے کروں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۷۔ حضرت ابوعبداللہؓ

حضرت ابوعبداللہ یہ دوسرے ابوعبداللہ ہیں۔ ان سے یحییٰ بکائی نے روایت کی حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یحییٰ بکائی سے انہوں نے ابوعبداللہ صحابی رسول سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر کہا کرتے تھے کہ ان سے ان کی باتیں اخذ کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں، بہت سے نام ایسے ہیں جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور اکثر ان میں سے ایسے ہیں کہ جن کا ترجمہ ان کے اسماء کے ذیل میں لکھ آئے ہیں اور وہ بھی باہم گڈمڈ ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جس ابوعبداللہ سے حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ مروی ہے۔ وہ جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور حصین بن حرملہ نے ابومصبح سے روایت کی کہ مالک بن عبداللہ ایک دفعہ جابر بن عبداللہ کے پاس سے گزرے (اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ہم ارض روم میں تھے) اور وہ ایک خچر کو کھینچے آ رہے تھے۔ انہیں مالک بن عبداللہ نے کہا۔ ابوعبداللہ سوار ہو جاؤ الی آخرہ اور غالباً ان میں (سوائے چند ایک کے) سب کا حال ایک جیسا ہے لیکن ہم سابقین کے تتبع میں سب کا ذکر کر دیا ہے۔

۶۰۵۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعری یا اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ طہارت ایمان کی شرط ہے۔ یحییٰ بن میمون عبدی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن اشعری سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابومندہ ان کی کنیت ابومالک ہے اسے ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اور بقول ان کے انہوں نے ابومالک الاشعری سے روایت کیا۔

۶۰۵۹۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاری۔ ان کا نام یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو البلوی ہے۔ جو بنوسالم (از انصار) کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۰۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی۔ مصری تھے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے مرثد بن عبداللہ یزنی نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں۔ ابوسعید بن یونس کو میں نے کہتے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن جہنی جنہیں قینی بھی کہا جاتا ہے۔ مصری صحابی تھے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے محمد بن عبید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جہنی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو سوار سامنے نمودار ہوئے۔ آپ نے فرمایا بنومذحج کے دو رفیق معلوم ہوتے ہیں۔ جب قریب آئے تو بنومذحج سے تھے۔ جب ان میں سے ایک نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کہنے لگا یا رسول اللہ! جس نے آپ کو دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے جواب دیا اسے بشارت ہو پھر اسے بشارت ہو پھر آپ نے اس سے مصافحہ فرمایا۔ پھر دوسرا آدمی آگے بڑھا اس نے گزارش کی یا رسول اللہ! جس نے آپ کو نہیں دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے اسے بھی بشارت دی پھر اسے بشارت ہو اور بیعت کے لئے مصافحہ کیا پھر وہ واپس چلا گیا۔

ان سے دوسری مروی حدیث یہ ہے۔ ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی فقیمہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے

ابوخیثمہ سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کل میں یہود کے یہاں جارہا ہوں تم خاموش رہنا اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم کہہ دینا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خاضن عائشہؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن۔ (جنہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا) ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے (ح) ابوموسیٰ کو ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں محمد بن محمد مقری نے انہیں محمد بن عبداللہ الحضرمی نے انہیں ضرار بن صرد نے انہیں علی بن ہاشم نے انہیں عبدالملک بن ابوسلیمان نے انہیں عبداللہ بن عبداللہ رازی نے انہیں یحییٰ بن ابومحمد نے انہیں ابوعبدالرحمٰن حاضن عائشہ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عائشہ کو ایک چادر اوڑھے دیکھا آدھی حضورؐ کے جسم پر اور آدھی ام المومنین پر تھی۔

یہ طبرانی کی روایت ہے مگر انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وہاں لفظ آخر کا احتمال ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۲۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمی۔ طبرانی نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان ابوشیبہ سے انہوں نے سنجاب بن حارث اور سعید بن عمرو الاشعثی سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن الخطمی سے انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے سنا جوان کے والد عبدالرحمٰن سے پوچھ رہے تھے کہ جوئے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ مجھے بتایئے۔ انہوں نے کہا حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جوا کھیل رہا ہو اور پھر نماز ادا کرنے لگ جائے۔ وہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص پیپ یا خنزیر کے لہو سے وضو کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ سلیمان وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۳۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحی۔ ان سے حارث بن وہب نے روایت کی اور روایت ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن سے عطاء بن یسار نے روایت کی ابوعبداللہ ضابحی اور آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم کی صحبت نہیں ملی اور الصنابح کا والد اعسر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ صنابحی اور آدمی تھا۔

صلت بن بہرام نے حارث بن وہب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن ضابحی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری

امت اس وقت تک دین پر ثابت قدم رہے گی۔ جب تک وہ ذیل کی تین باتوں کی مرتکب نہیں ہوتے۔ (۱) مغرب کی نماز کا انتظار کرنا ستاروں کے چمکنے تک۔ (۲) اور جب تک یہود اور نصاریٰ سے مشابہت کے نتیجے میں نماز فجر کو مؤخر نہیں کرتے۔ (۳) اور جب تک نماز جنازہ میں عدم شرکت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۴۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن فہری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ابوعبدالرحمٰن قرشی فہری (از بنوفہر بن مالک بن نضر بن کنانہ) کہہ کر کیا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت کا موقعہ ملا بقول واقدی ان کا نام عبد تھا۔ کسی نے لکھا کہ ان کا نام یزید بن انیس تھا۔ ایک روایت میں کرز بن ثعلبہ ہے۔ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور اس جنگ کے حالات انہوں نے بیان کئے ہیں اور ان کی حدیث میں مذکور ہے۔ فولوا یومئذٍ مدبرین اور اس دن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے جیسا کہ قرآن میں یہ آیت آئی ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا ''اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں'' پھر فرمایا اے مہاجرین میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ہم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ مجھ سے ایک ایسے شخص نے جو آپ کے قریب تر تھا۔ بیان کیا کہ حضور نے مٹھی بھر ریت ان کے چہروں پر پھینکی اور فرمایا رسوا ہوں یہ چہرے چنانچہ اللہ نے کفار کو بھگا دیا اسے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ابوہمام عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن فہری سے روایت کی۔ یعلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ان کے باپوں نے اپنے باپوں سے روایت کی کہ ہم میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں رہ گیا تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے اٹ نہ گئے ہوں۔ اور کہا کہ ہم نے زمین اور آسمان کے درمیان لوہے پر لوہے کے لگنے کی سی آواز سنی (جیسے تلواروں کی جھنکار) یہ وہی صاحب ہیں جن سے عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا تھا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے کہاں قیام فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ اس قطعہ زمین میں جو کعبے کے سامنے ہے اور باب ابوشیبہ سے ملحق ہے۔ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے یعلی بن عطا سے انہوں نے ابوہسام عبداللہ بن یسار سے روایت کی کہ ابوعبدالرحمٰن فہری حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حنین میں موجود تھے۔ سخت گرم دن تھا چنانچہ ہم آرام کرنے کو ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو میں نے کپڑے اور اسلحہ پہن کر اور گھوڑے پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ خیمے میں آرام فرمارہے تھے۔ قریب جا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یارسول اللہ! گرمی کی وجہ سے برا حال ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پھر بلال سے فرمایا بلال میاں! میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی۔ جس کا باکھر کھجور کی چٹائی تھی۔ نہ استر تھا نہ باہر کا کپڑا تھا۔ آپ سوار ہوئے۔ ہم بھی سوار ہو لئے۔

یوں انہوں نے حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔

۶۰۶۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشی۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سائب کے چچا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوئے ہیں مگر بلا دلیل ان سے عبدالرحمٰن بن سائب نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے ابوعبدالرحمٰن سے اس مقام کے بارے میں دریافت کیا۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے اترے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوعبدالرحمٰن پر دو ترجمے تحریر کئے ہیں۔ ایک قرشی کے لئے اور دوسرا فہری کے لئے لیکن ابوعمر نے دونوں کو قرشی فہری لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنے تراجم میں اس کا ذکر نہیں کیا اور ابوعبدالرحمٰن کو انہوں قرشی قرار دیا ہے اور ان سے ابن عباس نے سوال کیا اور دونوں یہ سمجھے کہ وہ فہری نہیں ہیں۔ احتمال ہے کہ ابوعمر کا قول اقرب الی الصواب ہو۔ واللہ اعلم

۶۰۶۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن القینیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن القینی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن یوسف سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جیلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن قینی سے روایت کی کہ سرق نامی ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے جس سے اس نے سورۃ بقرہ پڑھی تھی۔ گندم خریدا۔ باہمی لین دین کے بعد سرق غائب ہوگیا۔ جب مل گیا تو صحابہ اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا اے سرق! اسے بیچ دے۔ میں اس کے ساتھ چل دیا چنانچہ صحابہ تین دن تک اسے اس بیع پر آمادہ کرتے رہے۔ آخر مجھے کوئی خیال آیا اور میں نے اسے آزاد کردیا۔

احمد کی روایت میں تین دن کا ذکر نہیں البتہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابوعبداللہ القینی مذکور ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۷۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومی۔ طبرانی نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں۔ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن محمد بن عبدوس بن کامل السراج سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرم ﷺ سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے چوتھے حصے کی اجازت دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجی۔ ان کی حدیث کو عیاض بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کے

نام کے بارے میں اختلاف ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۶۰۶۹۔ حضرت ابو عبد العزیز انصاریؓ

حضرت ابو عبد العزیز انصاری۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبد الرحمٰن بن محمد سے (جیسا کہ میرا ظن غالب ہے) انہوں نے عبداللہ بن محمد (قباب) سے انہوں نے ابو بکر بن ابو عاصم سے انہوں نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے عبد الغفور انصاری سے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے اپنے والد سے جو کہ صحابی بھی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ جس شخص نے کوئی اچھا کام کیا اور پھر اس پر اترایا اس کی جزا کم ہوگئی اور اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۰۔ حضرت ابو عبس بن جبرؓ

حضرت ابو عبس بن جبر۔ ایک روایت میں ابن جابر بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ ابو عمر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہاں البتہ مجدعہ کا نام خذف کر دیا ہے اور جشم بن حارثہ انصاری اوثی حارثی تحریر کیا ہے۔ ان کا نام عبد الرحمٰن تھا اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ ابو عبس بن جبر بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی کے قاتلوں میں شامل تھے نیز اسی اسناد کے ساتھ محمد بن اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ کعب بن اشرف کے قتل میں مندرجہ ذیل آدمی شامل تھے: محمد بن مسلمہ، سلکان بن سلامہ ابو نائلہ، عباد بن بشر اور بنی حارثہ کے ایک آدمی ابو عبس بن جبر اور نیز ان سے مروی حدیث بیان کی ہے۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن عاصم۔ انہوں نے عبد الوہاب بن بجدہ سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن ابو مریم سے روایت کی کہ وہ نماز جمعہ پڑھنے جا رہے تھے۔ کہ ان کی ملاقات عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے ہوگئی۔ انہوں نے ابو عبس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا "جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے ان قدموں پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔"

ان کی وفات ۳۴ ہجری میں ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی قبر میں ابو بردہ بن نیار، قتادہ بن نعمان، محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اترے تھے۔ مروی ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی عربی میں لکھنا جانتے تھے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابو موسیٰ ان کا نام عبد الرحمٰن تھا جیسا کہ ہم اس نام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

۶۰۷۱۔ حضرت ابوعبس بن عامر بن عدیؓ

حضرت ابوعبس بن عامر بن عدی بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بقول ابن الکلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ وہ اوسی اور یہ خزرجی ہیں۔ ابن الکلبی نے بھی دونوں کا ذکر کیا ہے ایک کو اوسی اور دوسرے کو خزرجی لکھا ہے۔ بقول ابن اثیر یہ کوئی اختلاف فی النسب نہیں۔

۶۰۷۲۔ حضرت ابوعبید اللہؓ

حضرت ابوعبید اللہ۔ حرب بن عبداللہ کے دادا تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن مجھے ان سے کوئی حدیث یاد نہیں۔

۶۰۷۳۔ حضرت ابوعبید مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعبید۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ کا کھانا پکاتے تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی۔ اپنے باپ سے انہیں عفان نے انہیں ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابوعبید سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گوشت پکایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا بازو مجھے دو میں نے تعمیل کی۔ آپ نے پھر اپنی بات دہرائی میں نے دوسرا بازو پیش کیا آپ نے تیسری دفعہ پھر بازو طلب فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں فرمایا بخدا اگر تم خاموش رہتے۔ تو تم اس وقت تک ہنڈیا سے نکال دیتے رہتے جب تک میں طلب کرتا رہتا۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۶۰۷۴۔ حضرت ابوعبیدؓ مولیٰ رفاعہ

حضرت ابوعبید۔ رفاعہ بن رافع الزرقی کے مولی تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر بے دلیل عبداللہ بن اسود نے ابومعقل سے انہوں نے ابوعبید مولیٰ رفاعہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر سوال کرے وہ ملعون ہے اور جو ایسے سائل کو نہ دے وہ بھی ملعون ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے ابومعقل بن ابومسلم سے روایت کی ہے اور ابوعبید کا ذکر نہیں کیا۔

۶۰۷۵۔ حضرت ابوعبید زرقیؓ

حضرت ابوعبید زرقی۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کے بیٹے ہیں۔ ان کی حدیث کو عبدربہ بن عطا اللہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۶۔ حضرت ابوعبید بن مسعودؓ

حضرت ابوعبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ جو مختار بن ابی عبید کے اور صفیہ

زوجہ عبداللہ بن عمر کے والد تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایمان لائے اور بعد میں حضرت عمر نے انہیں ۱۳ سال ہجری میں بھرتی کر لیا اور ایک بڑا لشکر دے کر جس میں بدریوں کی کافی تعداد شامل تھی۔ عراق کو روانہ کیا اور جسر ابوعبیدہ کا واقعہ ان ہی کی طرف منسوب ہے کیونکہ وہ اس واقعہ میں امیر لشکر تھے۔ اور جسر کے مقام پر جو حیرہ اور قادسیہ کے درمیان واقع ہے۔ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کو یوم قس الناطف اور یوم المروحہ بھی کہتے ہیں۔ ایرانیوں کا امیر لشکر مردان شاہ بن بہمن تھا۔ ایرانیوں کا لشکر کثیر التعداد تھا اور ابوعبید نے ایرانیوں کے ململہ نامی ہاتھی پر جو رسالے کے ساتھ تھا۔ حملہ کیا تھا۔ ابوعبید ایک بڑی تعداد کے ساتھ جو اٹھارہ سو افراد پر مشتمل تھی۔ جو قتل ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے رو سے غرق ہونے والوں اور شہید ہونے والوں کی تعداد چار ہزار تھی چونکہ مسلمانوں نے پل کو گرا دیا تھا۔ اس لئے جب انہیں شکست ہوئی تو دشمن سے بچنے کے لئے انہوں نے دریا میں چھلانگیں لگائیں اور غرق ہو گئے۔ اس مشکل وقت میں مثنیٰ بن حارثہ شیبانی نے از سر نو پل کو کھڑا کرایا۔ اور جو بچ گئے تھے وہ دریا کو عبور کر کے جانیں بچا سکے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم الدمشقی نے اذناً اپنے والد سے انہوں نے ابوغالب بن ابوعلی فقیہہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن محمد سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن الفتح سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن احمد بن نعیم سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ جب حضرت عمر ؓ کو ابوعبید کے انجام کا علم ہوا تو کہنے لگے اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کی امداد کرتا۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۷۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر مذکور ہے لیکن پہلی روایت اصح ہے ان کا نسب عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر القرشی الفہری ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ سے تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ اسی طرح حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو حارث بن فہر ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح کا نام لیا ہے۔

جب حضرت عمر شام میں آئے اور حضرت ابوعبیدہ کے اطوار زندگی کو دیکھا کیونکہ وہ حد درجہ عسرت سے گزر بسر کرتے تھے تو کہنے لگے اے ابوعبیدہ ہم سب کو دنیا نے تیرے سوا بدل دیا۔

ابوعبیدہ کی وفات عمواس کے طاعون کی وجہ سے ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی اور معاذ بن جبل نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان سے مروی ہے کہ اس وبا میں پچیس ہزار آدمی مر گئے تھے اور بنو صخر کے بیس اور اسی طرح بنو مغیرہ سے بھی اتنے ہی آدمی مر گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ تعداد خالد بن ولید کے خاندان کی تھی۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۸۔ حضرت ابوعبیدہ الدیلیؓ

حضرت ابوعبیدہ الدیلی حجازی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ ابراہیم بن منذر الحزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سعد المؤذن سے انہوں نے مالک بن عبیدۃ الدیلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اللہ کے عبادت گزار بندے۔ دودھ پیتے بچے اور گھاس چرنے والے مویشی دنیا میں نہ ہوتے تو خدا تم پر عذاب انڈیل دیتا اور پھر طلب رضا پر راضی ہو جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۹۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمارہؓ

حضرت ابوعبیدہ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر رہے اور اپنے چچا خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ اجنادین میں موجود تھے اور عمارہ ان کا والد وہی آدمی ہے۔ جسے قریش مکہ نے جعفر بن ابوطالب سمیت دوسرے مسلمان مہاجرین کی واپسی کے لئے عمرو بن عاص کے ساتھ نجاشی کے دربار میں روانہ کیا تھا اور عمارہ وہیں مر گیا تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اس کا بیٹا حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت جوان ہو چکا ہوگا۔ کیونکہ عمارہ کا حبشہ کی طرف جانے کا واقعہ ابتدائے اسلام میں پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۸۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمروؓ بن محصن

حضرت ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ

حضرت ابوعبیدہ۔ ان کا نام عبدالقیوم تھا۔ حضور کی خدمت میں اپنے مولیٰ کے ساتھ جس کا تعلق بنو ازد سے تھا۔ حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا قیوم یا رسول اللہؐ! فرمایا عبدالقیوم ان کے مولیٰ کا نام عبدالعزیٰ ابو مغویہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آج سے عبدالرحمٰن ابو راشد ہو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۲۔ حضرت ابوعتاب اشجعیؓ

حضرت ابوعتاب اشجعی۔ ان سے ان کے بیٹے عتاب نے سورۃ قل یا یھا الکفرون کے بارے میں حدیث بیان کی' ابومالک اشجعی نے عبدالرحمٰن بن نوفل سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے عتاب اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا۔ ابونعیم لکھتے ہیں اسے متاخر (ابن مندہ) نے بیان کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ نہیں کیا لیکن صحیح روایت وہ ہے۔ جو ابواسحٰق نے فروہ بن نوفل اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے

درخواست کی کہ انہیں کوئی دعا بتائی جائے جسے وہ رات کو سوتے ہوئے پڑھ لیا کریں آپ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں ابن مندہ کو مطعون نہیں کرتا کہ اس نے یہ ترجمہ اس طرح کیوں تحریر کیا حالانکہ وہ اس سے پہلے نوفل کے ترجمے میں صحیح بات لکھ آئے ہیں اور یہاں غلط بات نہیں لکھنا چاہیے تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابونعیم وغیرہ اس طرح کے غلط تراجم لکھتے رہتے ہیں اور اگر ابن مندہ انہیں ناقابل اعتبار جان کر ترک کر دے تو یہ لوگ اس پر اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اگر انصاف سے دیکھا جائے تو اس طرح کے تمام اعتراضات کو ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے مسترد کر دیا ہے۔ اس ترجمے کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ابن مندہ اسے غلط سمجھ کر ترک کر دیتا اور کسی ایک آدھ نے اس کا ذکر کر دیا ہوتا۔ تو یہ لوگ اعتراض جڑ دیتے۔

۶۰۸۳۔ حضرت ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابوعتیق۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق بن ابوقحافہ قرشی تیمی۔ یہ صاحب خود ان کے والد ان کے دادا اور ان کے پردادا ابوقحافہ دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ اس خاندان کے علاوہ اور کسی خاندان کو یہ شرف حاصل نہیں۔ یہ عبداللہ بن ابوعتیق کے والد تھے۔ جو اپنی خوش طبعی کی وجہ سے مشہور تھے۔ کئی راویوں نے ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم حافظ سے انہوں نے ابوبکر بن بعابی سے انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی کہ ان کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن حجۃ الوداع کے دوران میں پیدا ہوئے اور آپ کی خدمت میں لائے گئے۔ اس خوش بخت خاندان کی چار پشتیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۴۔ حضرت ابوعثمان اصبحیؓ

حضرت ابوعثمان اصبحی۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں عمرہ کیا تھا۔ ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی۔ وہ بقول ابوسعید بن یونس مصری تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۵۔ حضرت ابوعثمان انصاریؓ

حضرت ابوعثمان انصاری۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے غیلان بن عبدالصمد طیالستی سے انہوں نے عمر بن محمد بن حسن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوعثمان انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں ایک عورت سے مجامعت کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب نہ جانا کہ غسل سے پہلے آپ کے سامنے جاؤں چنانچہ میں نے کچھ توقف کیا اور پھر آپ سے جا کر مل گیا اور توقف کی وجہ بیان کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا انزال ہو گیا تھا میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس صورت میں وضو کافی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابوموسیٰ ان کے نام کے بارے میں

اختلاف ہے۔عتبان اور عبداللہ بن عتبان اور صالح وغیرہ مذکور ہیں۔

۶۰۸۶۔ابوعثمان بن سنہؓ

حضرت ابوعثمان بن سنہ خزاعی۔فتح طائف کے بارے میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ربیع بن سلیمان نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنۃ الخزاعی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

اسی حدیث کو حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی اور یہی مشہور ہے اور اسی طرح لیث وغیرہ نے یونس سے اور شعبی نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کچھ لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں اور باقی انکاری ہیں اور اس میں شبہ ہے۔ابونعیم کہتے ہیں کہ زہری نے ان سے یہ حدیث استنجاء مرسل بیان کی ہے۔

۶۰۸۷۔حضرت ابوعثمان نہدیؓ

حضرت ابوعثمان نہدی۔ان کا نام عبدالرحمٰن بن مل بن عمرو بن عدی بن وہب بن سعد بن خزیمہ بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید القضاعی نہدی ہے۔حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور مال کی زکوۃ ادا کی لیکن آپ کی زیارت سے محروم رہے لیکن حضرت عمر کے دور خلافت میں جلولا اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک رہے۔ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔انہوں نے عمر اور ابن مسعود سے روایت کی۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۸۔حضرت ابوعذرہؓ

حضرت ابوعذرہ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت انہیں نصیب ہوئی۔ان سے عبداللہ بن شداد نے روایت کی۔یزید بن ہارون، عبدالرحمٰن بن مہدی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے روایت کی کہ انہیں آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔اکثر راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں نہانے سے منع فرمایا بعد میں مردوں کو دھوتی کے ساتھ اجازت دے دی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے حجاج کی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے اور جناب عائشہ سے حماموں میں نہانے سے ممانعت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۶۰۸۹۔حضرت ابوعرسؓ

حضرت ابوعرس۔انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث من کانت لہ ابنتان الخ روایت کی لیکن یہ حدیث ایک لحاظ سے مجہول اور ضعیف ہے۔ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۶۰۹۰۔ حضرت ابوعرفجہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعرفجہ۔ بنواوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول باسنادہ ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۰۹۱۔ حضرت ابوالعریان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالعریان محاربی یا سلمی۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم نے حسن سے انہوں نے احمد سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے حسن بن حسن حربی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوخلدہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابن سیرین سے کہا کہ جب میں نماز پڑھتا ہوں۔ تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھ سے ابوالعریان نے بیان کیا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ ہم میں ایک دراز دست آدمی تھا۔ جسے حضور ذوالیدین کہتے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نماز میں قصر کی ہے یا بھول ہوگئی۔ فرمایا نہ قصر کیا ہے نہ بھول ہوئی ہے۔ اس نے کہا آپ سے بھول ہوئی ہے چنانچہ آپ آگے بڑھے۔ دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی۔ سجدہ ادا کیا پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر لیکن محمد کو یاد نہیں رہا کہ آیا اس نے سلام پھیرا تھا یا نہ۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ابوالعریان کی بجائے ابوہریرہ کا نام آیا ہے اور صرف ابوخلدہ ہی اس کے قائل ہیں اور ان کا نام ابوالعریان ہیثم بن اسود النخعی مذکور ہے جن سے طارق بن شہاب احمسی اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ کوفی تھے بعض نے بصری لکھا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ عمرو بن حریث' ابوالعریان کی عیادت کو گئے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ ابوالعریان نے جواب دیا دیکھتے نہیں ہو کہ جن چیزوں کی سیاہی مجھے مرغوب تھی وہ سفید ہوگئی ہیں اور جن کی سفیدی مجھے پسند تھی وہ سیاہ ہوگئی ہیں اور اسی طرح جن اعضا کو میں مضبوط رکھنا چاہتا تھا وہ نرم پڑ گئے ہیں۔

اسمع انبئک بایات الکبر　　　تقارب الخطو وسوء فی البصر

"سنو میں تمہیں بڑھاپے کی علامتیں بتاتا ہوں۔ قدم چھوٹے ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں خرابی ہو جاتی ہے۔"

قلة الطعم اذا الزاد حضر　　　وکثرة النسیان فیما یذکر

"جب کھانا لایا جائے تو بھوک کم ہو۔ اور جو باتیں یاد رکھنے کی ہوں وہ بکثرت بھول جائیں۔"

وقلة النوم اذا اللیل اعتکر　　　نوم العشاء وسعال فی السحر

"اور جب رات تاریک ہو جائے۔ تو نیند غائب ہو جائے۔ عشا کے وقت نیند کا حملہ ہو جائے اور سحر کے

وقت کھانسی کا۔"

وترکی الحسناء و فی قبل الطہر والناس یبلون کما تبلی الشجر

"اور خوبصورت عورتوں سے ایام ماہواری سے پہلے کنارہ کشی اور جس طرح درخت پرانے ہوجاتے ہیں۔
آدمی بھی پرانا ہوجاتا ہے۔"

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۲۔ حضرت ابو عریض رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعریض۔ ابوحاتم رازی نے محمد بن دینار الخراسانی سے انہوں نے عبداللہ بن مطلب سے انہوں نے محمد بن جابر الحنفی سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے ابوعریض سے جو اہل خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے رہنما تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا کیے تھے۔ انہوں نے ایک حدیث منکر بیان کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۳۔ حضرت ابو عزہ ہذلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعزہ ہذلی۔ ان کا نام یسار بن عبداللہ یا یسار بن عبد یا یسار بن عمرو تھا۔ ابواحمد عسکری کے مطابق ابوعزہ ہذلی یسار بن عبداللہ بن عامر بن تمیم بن لفاشہ بن ملاص بن خزیمہ بن دہمان بن سعد بن مالک بن ثور بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل ہے۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ان کا نام مطر بن عکامس ہے کیونکہ دونوں سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ایک روایت میں ابوعزہ مطر سے مختلف آدمی ہیں اور یہی اکثریت کا خیال ہے ان سے ابوالملیح نے روایت کی۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع اور علی بن حجر سے (ایک ہی خیال کو) ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے ایوب بن ابوالملیح سے انہوں نے ابوعزہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب خدا چاہتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں ملک میں مرے۔ تو وہاں اُسے کوئی کام نکل آتا ہے۔

ترمذی لکھتے ہیں کہ ابوعزہ کو صحبت ملی اور ان کا نام یسار بن عبد تھا اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی تھا۔
ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۴۔ حضرت ابو عزیز ابیض رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعزیز۔ ان کا نام ابیض تھا اور ہم باب ہمزہ میں ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۵۔ حضرت ابو عزیز بن جندب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعزیز بن جندب بن نعمان۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں انہیں نہیں جانتا۔

۶۰۹۶۔ حضرت ابوعزیز بن عمیرؓ

حضرت ابوعزیز بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہ مصعب بن عمیر اور ابوالروم بن عمیر کے بھائی تھے اور ان کی اور مصعب کی والدہ کا نام ام خناس دختر مالک از بنو عامر بن لوئی تھا اور ابوعزیز کا نام زرارہ تھا انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور سماع حاصل ہوا۔ ان سے نبیہ بن وہب نے روایت کی یہ غزوۂ بدر میں بحیثیت کافر شریک تھے۔ اور جنگی قیدی بنا لئے گئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ مجھے نبیہ بن وہب نے جو عبدالدار کے بھائی تھے بتایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں کو لئے مدینے تشریف لائے۔ تو انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا ابوعزیز کہتے ہیں کہ وہ بھی قیدیوں میں تھے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو جنگی قیدیوں کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے سنا۔

اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ جس گھر میں مجھے رکھا گیا۔ وہاں جس شخص کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا آجاتا۔ وہ مجھے کھانے کو دے دیتا اور خود کھجور کھا کا گزارہ کر لیتا میں شرم کے مارے روٹی انہیں واپس کر دیتا لیکن وہ پھر میری طرف پھینک دیتے۔

خلیفہ بن خیاط نے انہیں بنو عبدالدار سے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ بقول ابن کلبی و زبیر' ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور احد میں بحالت کفر قتل ہونے والا ابوعزیز کا بھائی تھا اور مصعب بن عمیر احد میں بحالت اسلام شہید ہوئے تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ ابوعزیز کے اسلام کے قائل نہیں ہیں کیونکہ غزوۂ احد میں مشرکین کا علم اس کے پاس تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔

ابوجعفر باسنادہ تا یونس بن بکیر از ابن اسحٰق بسلسلہ مقتولین مشرکین در غزوۂ احد بنو عبدالدار سے جن گیارہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ابوعزیز کا نام نہیں ہاں البتہ ان کے بھائی ابویزید بن عمیر کا نام ان میں شامل ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۷۔ حضرت ابوعسیبؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعسیب۔ حضور اکرم ﷺ کے مولی تھے۔ صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے۔ ایک روایت میں ان کا نام احمر ہے۔ ان سے ابونصیرہ اور حازم بن قاسم نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ایک یہ ہے کہ جبرئیل میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے۔ بخار تو میں نے مدینہ کے لئے رکھ لیا اور طاعون شام کو بھیج دیا۔ طاعون میری امت کے لئے باعث شہادت ہے۔ ان سے مسلم بن عبداللہ ابونصیرہ نے روایت کی۔

دوسری حدیث بھی ابونصیرہ نے ان ہی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ ایک رات کو گھر سے نکلے میں ساتھ ہولیا۔ راہ میں ابوبکر سے اور پھر عمر سے ملاقات ہوگئی۔ انہیں بھی ساتھ لے لیا پھر ایک انصار کے گھر کے پاس سے گزرے صاحب خانہ سے فرمایا کہ ہمیں تازہ کھجور کھلاؤ۔ وہ کھجور کا خوشہ لے آئے۔ سب نے کھجور کھائی اور پھر پانی پیا اس کے بعد آپ نے فرمایا یہی وہ نعمتیں

ہیں۔ جن کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

یہ حدیث ہثیم بن تیہان کی حدیث سے ملتی جلتی ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۸۔ حضرت ابو عسیمؓ

حضرت ابو عسیم۔ بعض نے انہیں ابو عسیب شمار کیا ہے اور بعض نے ان کے علاوہ، حاکم ابو احمد وغیرہ نے دونوں میں امتیاز کیا ہے۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بہز اور ابو کامل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو عمران الجونی سے انہوں نے ابو عسیب یا ابو عسیم سے روایت کی کہ بہز حضورؐ کے جنازے میں موجود تھے۔ لوگوں نے پوچھا ہم حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں۔ انہوں نے کہا۔ حجرے میں داخل ہو کر علیحدہ علیحدہ پڑھو چنانچہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے نکل جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد میں رکھا جا چکا۔ تو مغیرہ نے کہا کہ آپؐ کے پاؤں کے تلے کچھ خرابی رہ گئی تھی جسے آپ نے درست نہیں کیا۔ انہوں نے کہا تم اتر کر درست کر دو چنانچہ انہوں نے قبر میں اتر کر خرابی درست کر دی اور کفن میں ہاتھ ڈال کر آپ کے پاؤں کو چھوا۔ پھر ان لوگوں سے کہا مجھ پر مٹی انڈیلو۔ جب ان کی پنڈلیوں تک پہنچ گئی۔ تو وہ باہر نکل آئے اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئے وعدے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۹۔ حضرت ابو العشراءؓ

حضرت ابو العشراء الدارمی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے اسامہ بن مالک بن قہطم کسی نے بلز کسی نے مالک بن اسامہ اور کسی نے عطارد بن برز لکھا ہے۔ بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر یہ غلط ہے درج ذیل حدیث کے راوی ان کے والد ہیں **لو طعنت فی فخذها لا جزاء عنک** "اگر تم جانور کی ران میں نیزہ چبھو دو۔ تو یہ جائز ہوگا ہم اسامہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ اور صحبت ان کے والد کو ملی اور مالک بن قہطم کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۱۰۰۔ حضرت ابو عطیہ بکریؓ

حضرت ابو عطیہ بکری از بکر بن وائل۔ ان سے مروی ہے کہ ان کے اہل خاندان انہیں (جب وہ ابھی لڑکے ہی تھے) لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ ان سے مسکین بن عبداللہ ابو فاطمہ ازدی نے روایت بیان کی کہ مجھے لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور میں ابھی نوجوان لڑکا تھا۔ میں نے ابو عطیہ کو اس وقت دیکھا جب وہ بجستان کے لوگوں کو مدینے میں جمع کر رہے تھے اور وہ شہر سے میل بھر دور فروکش تھے۔ میں نے ابو عطیہ کو اس وقت دیکھا جب کہ ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے اور سر پر سفید پگڑی باندھ رکھی تھی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۱۔ حضرت ابو عطیہ مزنیؓ

حضرت ابو عطیہ مزنی۔ ان کی حدیث بکر بن سوادہ نے عبدالرحمٰن بن عطیہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے

روایت کی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۲۔ حضرت ابوعطیہ الوداعیؓ

حضرت ابوعطیہ الوداعی۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ طبرانی اور مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عوف الحمصی سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوعطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک مرنے والے کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا آیا تم سے کسی نے اسے کوئی نیک کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک آدمی نے گزارش کی۔ یارسول اللہ! میں اور وہ ایک رات اللہ کی راہ میں بغرض چوکیداری جاگتے رہے تھے حضور اکرم ﷺ اہل مجلس کے ساتھ اٹھے اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب اسے قبر میں اتارا گیا تو آپ نے اس پر مٹی ڈالتے ہوئے فرمایا تمہارے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تم دوزخی ہو لیکن میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے عمر! لوگوں کے اعمال کی چھان بین نہ کیا کرو بلکہ ان کی فطرت کا کھوج لگایا کرو۔

اور اسی مضمون کی حدیث ابوالمنذر سے بھی مروی ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ابوعطیہ ہمدانی اور الوداعی دونوں ایک ہیں اور ان کا نام مالک بن ابوحمزہ تھا اور یہ مالک بن عامر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے تھے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۳۔ حضرت ابوعقبہؓ

حضرت ابوعقبہ اور ایک روایت میں عقبہ ہے۔ انصار کے ایرانی النسل غلام تھے۔ خلیفہ نے انہیں بنوہاشم کا مولی اور صحابی لکھا ہے۔ بقول ابراہیم بن عبداللہ خزاعی وہ جبیر بن عتیک کے مولی تھے۔

محمد بن اسحٰق نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو ایرانی غلام تھے۔ روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے اور انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا اور کہا۔ لو اس کا مزہ چکھو کہ میں ایک ایرانی غلام ہوں۔ جب حضور کو علم ہوا۔ تو فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم انصاری غلام ہو۔ ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

ابن اسحٰق کے مغازی کے طریق سے معلوم ہوتا ہے کہ عقبہ ان کا نام ہے۔ کنیت نہیں۔ ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کے مطابق ان کا نام رشید تھا۔

۶۱۰۴۔ حضرت ابوعقرب بکریؓ

حضرت ابوعقرب بکری۔ ایک روایت میں کنانی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق۔ ان کا تعلق بنولیث بن بکر بن عبدمناہ بن

کنانہ سے تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم انہیں کنانی بتاتے ہیں۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ وہ ابونوفل بن ابوعقرب کے والد تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ خلیفہ کہتے ہیں۔ ان کا نام خالد بن بجیر تھا اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام عویج بن خویلد بن خالد بن عمرو بن حماس بن عویج تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوعقرب کا نام معاویہ بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عویج بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ تھا اور یہی رائے ازدی موصلی کی ہے لیکن یہ امر مفید مطلب نہیں اور معاویہ کے بیٹے کا نام ابونوفل تھا۔ خلیفہ انہیں بصری کہتا ہے اور واقدی کے نزدیک وہ مکی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی اور ابن ماکولا نے ان کا سلسلہ نسب ازدی کی طرح ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ابوعقرب کا نام معاویہ نہیں اور عویج کو عریج لکھا ہے۔

الخطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں ابوبحر سے انہوں نے محمد بن شاذان سے انہوں نے عمرو بن حکام سے انہوں نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا مہینے بھر میں ایک روزہ رکھ لے۔ انہوں نے اضافے کا مطالبہ کیا آپ بمشکل مہینے میں تین دنوں پر راضی ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر کے قول بکری اور دوسری روایت کنانی میں کوئی تناقض نہیں کیوں کہ ان کا تعلق بنوبکر بن عبدمناہ بن کنانہ سے ہے چنانچہ وہ لیثی بکری اور کنانی شمار ہوتے ہیں اور یہ بنوبکر بن وائل سے نہیں ہیں۔

رہا عویج کا معاملہ' اس کا صحیح تلفظ اور کتابت عریج ہے کیونکہ جن کتابوں سے میں نے امداد لی ہے وہ حد درجہ صحیح ہیں اور ان میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے اور بعض کتابوں کے حاشیہ پر لکھا دیکھا گیا ہے کہ ابوعمر نے اس کا نام عویج تحریر کیا ہے حالانکہ یہ لفظ عریج ہے اگرچہ بعض کتابوں میں عویج درج ہے لیکن صحیح لفظ عریج ہے جو ابوعقرب کے اجداد میں کسی کا نام تھا۔

امیر ابونصر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عریج ہے جو بکر بن عبدمناہ بن کنانہ سے ہے اور ابونوفل بن ابوعقرب عریجی اسی خاندان سے تھا۔ اسی طرح ابن الکلبی نے کئی مقام پر اس کا تلفظ ضبط کیا ہے اور عریج بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ لکھا ہے اور ابونوفل بن عمرو بن ابوعقرب بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج ان میں سے تھے اور یہ بنوعریج کا خاندان ہے اور مدینے میں اب بھی ان کے کچھ لوگ رہتے ہیں اور جس شخص نے انہیں لیثی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۰۵۔ حضرت ابوعقیل بلویؓ

حضرت ابوعقیل ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بلوی' انصاری' اوسی تھا۔ یہ لوگ بنوجحجبا بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا جسے بدل کر حضور نے عبدالرحمٰن کر دیا۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابوعقیل عبیلہ قسمیل بن فزار بن بلی کی اولاد سے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں بنوجحجبی کا حلیف قرار دیا ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے قبیلے اوس سے اور پھر بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے آگے چل کر لکھا ہے کہ بنوجحجبی بن کلفہ بن عوف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ از

بنو قضاعہ تھے۔ نیز ابن ہشام نے اکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے ہاں البتہ سلسلہ نسب میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن حارث بن مالک بن عامر بن انیف بن جشم بن عبداللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فزار بن بلی۔ سلمہ نے ابن اسحٰق سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے' ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوجعفر کی رائے کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۶۱۰۶۔ حضرت ابوعقیلؓ

حضرت ابوعقیل صاحب الصاع' جن پر منافقوں نے طنز کیا تھا۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بقول قتادہ ان کا نام جیجاب تھا۔ ابن اسحٰق نے ابوعقیل صاحب الصاع لکھا ہے' جو بنوانیف اراشی سے بنوعمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ خالد بن سیار نے ابن ابوعقیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک رات پیٹھ پر کنوئیں کے ڈول کی رسی کھینچتے رہے' جس کی اجرت دو صاع کھجور مقرر تھی۔ صبح کو ایک صاع کھجور اپنے بچوں کے لئے رکھ لی اور ایک صاع حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کردی۔ آپ نے فرمایا اسے صدقات میں شامل کردو۔ مناق کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ان کھجوروں سے بے نیاز ہے اور ان کا مذاق اڑایا کیونکہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنا نصف مال اٹھا لائے تھے جو چار ہزار چار سو درہم بنتا تھا۔ اسی طرح عاصم بن عدی ایک سو وسق کھجور لے آئے تھے۔ منافق کہنے لگے یہ ریاکاری ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ ''اور جو لوگ بطوع خاطر صدقہ ادا کرنے والے مومنوں کی اور ان لوگوں کی جن کے پاس اپنی محنت کے بغیر اور کچھ نہیں ہے' بھد اڑاتے ہیں۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۷۔ حضرت ابوعقیل ملیلیؓ

حضرت ابوعقیل ملیلی یا جعدی۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابوالقاسم بن ابوبکر بن ابوعلی سے انہوں نے ابوالحسین محمد بن عبداللہ البرانی سے انہوں نے ابوعمرو بن حکیم سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن ہشام بن بختری سے انہوں نے احمد بن مالک بن میمون سے انہوں عبدالملک بن قریب الاصمعی سے انہوں نے ہزیم بن سفر سے انہوں نے بلال بن اشقر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے اور ابواء کے مقام پر اترے سر راہ ایک ضعیف العمر آدمی سے ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگا: اے سوارو! ذرا ٹھہر جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بڑے میاں! کہو' کیا کہنا چاہتے ہو؟ بوڑھے نے کہا کیا تم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقائے سفر سے کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے۔ بوڑھے سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کیا تمہاری عقل ٹھکانے پر ہے؟ بوڑھے نے جواب دیا۔ عقل ہی مجھے یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ اس پر خلیفہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب وفات پائی۔ بوڑھا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں؟ خلیفہ نے جواب دیا ہاں۔ اس پر بوڑھا اتنا رویا' ہم سمجھے اس کی جان ہی نکل جائے گی۔ پھر اس نے دریافت کیا آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا خلیفہ نے جواب دیا ابوبکر۔ بوڑھے نے کہا بنو تمیم کا وہ کمزور سا آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں وہی۔ کیا وہ تم میں موجود ہیں۔ کہا نہیں کیا وہ فوت ہوچکے ہیں۔ ہاں فوت ہوگئے ہیں۔ اس پر

اتنا رویا کہ اس کی آواز گلوگیر ہوگئی۔ ابوبکر کا جانشین کون ہوا؟ عمر بن خطاب بوڑھے نے کہا انہیں بنوامیہ کا وہ سفید رنگ آدمی جو بڑا حلیم الطبع اور میل جول رکھنے والا تھا۔ کیا نظر نہیں آیا؟ (بوڑھے کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) خلیفہ نے کہا ہاں معاملہ کچھ ایسا ہی ہوا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے ابوبکر نے عمر کی دوستی کا پاس رکھا اور حکومت اسے دے دی۔ کیا عمر تم میں موجود ہے۔ ہاں جو آدمی تم سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ عمر ہی ہے بوڑھا کہنے لگا میری امداد کر کیونکہ میرا کوئی امدادی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ تا کہ میری امداد تم تک پہنچ سکے۔ اس نے جواب دیا۔ میرا تعلق بنوملیل سے ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے بنوجعل کے پشتے پر ملاقات کی تھی آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ جو میں نے قبول کر لی پھر آپ نے مجھے ستو پلائے پہلے خود نوش جان فرمایا۔ آخر میں مجھے عطا کیا چنانچہ جب بھی مجھے بھوک لگتی ہے۔ وہ شکم سیری یاد آتی ہے اور جب بھی پیاس لگتی ہے وہ سیرابی یاد آتی ہے اور اسی طرح جب گرمی کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو اس ٹھنڈک کی یاد سے دل کو بہلاتا ہوں پھر میں نے کوہ ابیص کی چوٹی پر بکریوں کا ایک ریوڑ پال لیا نمازیں پڑھتا اور رمضان کے روزے رکھتا تا آنکہ ہم پر قحط نازل ہوا چنانچہ اس ریوڑ میں سے صرف ایک بکری بچی۔ جس کے دودھ پر ہم گزارا کرتے تھے۔ گذشتہ رات بھیڑیئے نے اسے زخمی کر دیا۔ ہم نے اسے ذبح کیا۔ جس کا کچھ حصہ لئے ہم آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری امداد کیجئے خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حضرت عمر نے کہا تم مجھے فلاں چشمے پر ملنا۔ میری امداد تجھے پہنچے گی۔

مسور سے مروی ہے۔ ہم پڑاؤ پر اترے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ خلیفہ کی آنکھیں پیچھے سڑک پر لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی ناقہ کی مہار پکڑی ہوئی تھی کھانا نہیں کھا رہے تھے اور بوڑھے عرب اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جب باقی لوگ پہنچ گئے تو حضرت عمر نے چشمے کے مالک کو بلایا اور اس نے بوڑھے عرب کا ذکر کیا اور کہا کہ جب شیخ موصوف یہاں تیرے پاس پہنچے۔ تو اس کو روک لینا اور میرے واپس آنے تک اس کے طعام و قیام کا بندوبست کرنا۔

مسور سے منقول ہے کہ ہم حج سے فراغت کے بعد لوٹے اور اس مقام پر اترے تو خلیفہ نے چشمے کے مالک کو بلا کر شیخ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ شیخ اس کے پاس آ گیا تھا اور اسے سخت تپ تھی۔ وہ تین بار بیمار ہوا آخر کار وہ مر گیا اور میں نے اسے دفن کر دیا اور یہ ہے اس کی قبر۔ راوی بیان کرتا ہے گویا میں اب بھی خلیفہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ کود کر اٹھے۔ اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے۔ فاتحہ پڑھی پھر اسے گلے سے لگا لیا اور خوب روئے۔ شیخ کے اہل و عیال کو ساتھ لیا اور مدینے آ گئے اور جب تک زندہ رہے ان کی پرورش کرتے رہے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوموسیٰ نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

۶۱۰۸۔ حضرت ابوالعکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالعکر۔ یہ اس خاتون ام شریک کے بیٹے تھے۔ جس نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو بخش دیا تھا۔ ابوالعکر کا نام بقول ابوعمر سلم بن سمی تھا۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ تا ابوصالح ابن عباس سے روایت بیان کی کہ انہیں ام شریک دختر جابر نے بتایا کہ ان

کا بیٹا ابوالعکر اسلام قبول کر کے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر گیا۔ اس پر اس کے لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے شاید تو بھی اپنے بیٹے کے دین پر ہوگی۔ خود انہوں نے کہا بلاشبہ تاکہ خدا تجھے بھی اس کی جزا دے۔ وہ روانہ ہو پڑے اور مجھے بھی ایک گراں رو اونٹ پر سوار کر دیا۔ مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے تھے۔ جب دوپہر ہوئی وہ اپنے خیموں میں فروکش ہو گئے اور مجھے تپتی دھوپ میں چھوڑ دیا۔ جس سے میری عقل کان اور آنکھیں سب ماؤف ہو گئیں۔ جب تیسرے دن دوپہر ہوئی تو میں نے اپنے سینے پر پانی کے ڈول کی ٹھنڈک محسوس کی۔ میں نے اس سے تھوڑی دیر پانی پیا پھر وہ مجھ سے چھین لیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ڈول زمین و آسمان کے درمیان معلق تھا چنانچہ دوسری بار میرے قریب آیا میں نے تھوڑی دیر اس سے پھر پانی پیا۔ تیسری دفعہ پھر یہی صورت پیش آئی تا آنکہ میں پوری طرح سیراب ہو گئی۔ پھر وہ پانی میرے سر، چہرے اور کپڑوں پر انڈیل دیا گیا۔

جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو پوچھا اے دشمن خدا یہ کیا معاملہ ہے میں نے کہا یہ اللہ کا کرم ہے۔ وہ جلدی جلدی اٹھ کر اپنی مشکوں کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ ان کے منہ اسی طرح بندھے ہوئے ہیں۔ اس پر پکار اٹھے کہ جس خدا نے اپنے کرم سے تجھے پانی عطا کیا ہے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اسلام اسی کا دین ہے چنانچہ وہ اسلام لے آئے اور ہجرت کر کے حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبی ''اور وہ مومن خاتون جس نے اپنا نفس نبی کو بخش دیا۔'' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۹۔ حضرت ابوالعلاء الانصاریؓ

حضرت ابوالعلاء الانصاری۔ نسب نامعلوم۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ انہیں حسن نے انہیں احمد ان دونوں کو سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن عمرو الخلال نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں نے محمد بن عمر الواقدی نے انہیں ایوب بن علاء الانصاری نے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غزوۂ احد میں دو زرہیں پہنے دیکھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۰۔ حضرت ابوالعلاء العامریؓ

حضرت ابوالعلاء العامری۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسود بن شیبان نے ابوبکر بن سماعہ سے انہوں نے ابوالعلاء سے روایت کی کہ وہ بنو عامر کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا یا سیدنا ویا ذا الطّول علینا! حضور اکرمؐ نے فرمایا رک جاؤ حسب معمول گفتگو کرو اور تمہیں شیطان تباہ نہ کرے کیونکہ سید صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں اور ان سے قتادہ نے انہوں نے غیلان بن جریر اور ابونصرہ نے مطرف بن عبداللہ شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ہم ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔

۶۱۱۱۔ حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحشؓ

حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی اسد بن خزیمہ۔ خلیفہ بن خیاط نے لکھا ہے کہ بنواسد بن خزیمہ سے محمد بن عبداللہ بن جحش اور ان کے مولی ابوالعلاء حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۲۔ حضرت ابوعلقمہ بن اعورؓ

حضرت ابوعلقمہ بن اعور سلمی۔ حافظ بن عبدالجلیل بن محمد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ کو کبھی ہماری شراب کا علم نہ ہوسکا مگر آخر میں جب ہم غزوۂ تبوک کے سلسلے میں اس محاذ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی اقامت گاہ کو ابوعلقمہ ابن اعور نے گھیرا ہوا تھا اور چونکہ وہ شراب ک نشے میں تھے۔ اس لئے انہوں نے خیمے کی کچھ رسیاں کاٹ دیں حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا ابوعلقمہ ہے؟ جس نے شراب پی ہوئی ہے فرمایا تم میں سے ایک ادھر کا آدمی اٹھے اور اسے پکڑ کر اس کی اقامت گاہ پر چھوڑ آئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۳۔ حضرت ابوعلکثہؓ

حضرت ابوعلکثہ۔ ابوراشد کے بھائی تھے اور ان کا ذکر ان کے بھائی کی حدیث میں گزر چکا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا گیا اور انہوں نے کنیتوں میں ابوراشد کا ذکر نہیں کیا۔ ابوراشد کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جن کا نام عبدالرحمٰن تھا اور ان کے بھائی کا نام قیوم تھا جسے آپ نے بدل کر عبدالقیوم بنا دیا تھا اور کنیت ابوعبید تھی۔ جسے بگاڑ کر ابوعلکثہ بنا دیا۔

۶۱۱۴۔ حضرت ابوعلی بن عبداللہؓ

حضرت ابوعلی بن عبداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوئ قرشی، عامری۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر مالک بن علقمہ تھا۔ معرکہ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کی کسی روایت کا علم نہیں۔ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہیں علی بن عبداللہ بھی کہا گیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور زبیر بن بکار کا خیال یہ ہے کہ بنو رحضہ بن عامر بن رواحہ سے ابوعلی بن حارث بن رحضہ معرکہ یمامہ میں شہید ہوگئے تھے۔ اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے چنانچہ زبیر کے قول کے مطابق ابوعلی، علی بن عبیداللہ کے چچا ہوں گے اور بقول اور ابوعمر دونوں ایک ہیں۔ ان کے بارے میں دونوں روایتیں ہیں۔ ابوعلی عبداللہ اور علی بن عبداللہ۔ واللہ اعلم

۶۱۱۵۔ حضرت ابوعلی طلقؓ

حضرت ابوعلی طلق بن علی حنفی۔ بصرہ میں سکونت کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۶۔ حضرت ابوعلی قیسؓ بن عاصم

ابوعلی قیس بن عاصم منقری۔ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابونعیم نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۷۔ حضرت ابوعمارہؓ

حضرت ابوعمارہ براٰبن عازب۔ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۸۔ حضرت ابوعمر انصاریؓ

حضرت ابوعمر انصاری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے ان دونوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے بشیر بن سلیمان سے انہوں نے ایک انصاری شیخ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں۔ گویا اس نے بنو اسماعیل کے ایک غلام کو آزاد کیا۔

اسی طرح طبرانی نے محمد بن اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے بشیر بن سلمان سے انہوں نے عمر انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۹۔ حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطابؓ

حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطاب۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ پھر وحدان میں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مصفیٰ سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے یحییٰ بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ ولیس مولی ابن عباس سے انہوں نے ابوعمر مولیٰ بن عمر بن خطاب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم آنکھوں سے اپنے بھائی کے لقمے کا تعاقب نہ کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۰۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ

حضرت ابوعمروالانصاری۔ حمانی نے ابواسحٰق حمیسی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ احد پر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کل صبح اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جس کی وسعت زمین و آسمان سے زیادہ ہے۔ اس پر ایک آدمی نے اپنے بھائی کو آواز دی۔ اے ابوعمرو۔ احد سے پہلے جنت اور رب کعبہ کی خرید سے نفع کما لو۔ وہ شریک

جنگ ہوئے اور ابوعمرو کو شہادت نصیب ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۱۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ

حضرت ابوعمرو انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے عباد بن زیاد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن عبیداللہ العرزمی جعفر بن محمد سے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنیفہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعمرو انصاری کو جو بیعت عقبہ کے علاوہ بدر اور احد میں شریک رہے تھے' دیکھا۔ وہ پیاس کی وجہ سے مضطرب تھے اور غلام سے کہہ رہے تھے۔ مجھے تھام کر اٹھاؤ۔ اس نے انہیں اٹھایا اور کمان کو ذرا سا کھینچ کر آہستہ سے تین تیر پھینکے۔ پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی چلایا۔ نشانے تک پہنچا یا راستے ہی میں رہ گیا۔ قیامت کے دن وہ نور کا کام دے گا۔ اسی شام کو وہ قبل از غروب آفتاب شہید ہو گئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ صحابی ابوعمرۃ الانصاری تھے جن کا ذکر بعد میں بیان ہوگا۔

۶۱۲۲۔ حضرت ابوعمرو بن حفصؓ

حضرت ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ بروایت زہیر۔ ایک روایت میں ابوحفص بن مغیرہ اور ایک روایت میں ابوعمرو بن حفص بن عمرو بن مغیرہ قرشی مخزومی مذکور ہے۔ ان کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ احمد اور عبدالحمید کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھی۔ ان کی والدہ درہ دختر خزاعی بن حویرث ثقفی تھی۔ جب آپ نے حضرت علی ؓ کو یمن روانہ فرمایا تو ابوعمرو کو بھی ساتھ بھیج دیا وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی بیوی فاطمہ دختر قیس الفہر یہ کو طلاق دے دی اور بیوی کو مطلع کر دیا اور پھر فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ زندہ رہے۔ فتیان بن احمد بن سمنیہ نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے فاطمہ دختر قیس سے روایت کی کہ ابوعمرو نے مجھے طلاق دے دی ہے اور خود روپوش ہو گیا ہے لیکن اپنے وکیل کو جو دے کر میرے پاس بھیجا ہے۔ جس پر فاطمہ ناراض ہوئی کہ اب اس کا میرے ساتھ کیا رشتہ رہ گیا ہے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور واقعہ بیان کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تیرا نفقہ اس پر واجب الادا نہیں۔ اس لئے تجھے اپنی عدت ام شریک کے گھر میں گزارنا چاہیے پھر فرمایا لیکن وہ ایسی عورت ہے جسے ہر وقت میرے صحابی گھیرے رہتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ تو عدت ابن ام مکتوم کے گھر میں گزار لے۔ وہ اندھا آدمی ہے۔ تو کپڑے اتار کر بھی رہ سکتی ہے یعنی اگر کبھی ضرورت پڑ جائے تو۔

ام زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے فاطمہ سے اسی طرح روایت کی اور ان کا نام ابوعمرو بن حفص لکھا ہے اور یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ ابوعمرو وہ آدمی ہیں جنہوں نے امیر المومنین عمر سے جب انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا تھا رو

درروناپسندیدہ انداز میں گفتگو کی تھی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سعید بن یزید سے (یعنی ابوشجاع سے) انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے انہوں نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو یوم حابیہ کے موقعہ پر خالد بن ولید کو امارت سے معزول کرنے کی وجہ بیان کرتے اور ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی جگہ مقرر کرنے کے متعلق خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ خلیفہ نے کہا کہ خالد بن ولید نے مال غنیمت سے ایک خطیر رقم ایک شاعر کو دے دی تھی۔ اس پر ابوعمرو بن حفص نے کہا اے عمر! آپ نے جو عذر پیش کیا ہے یہ بھی کوئی عذر ہے۔ آپ نے اس آدمی کو معزول کیا جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا اور آپ نے اس تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔ جسے اللہ نے بے نیام کیا تھا اور اس علم کو لپیٹ دیا جسے آپ نے تیار کیا تھا۔ آپ قطع رحم اور اپنے عم زاد سے حسد کے مرتکب ہوئے ہیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوعمرو۔ تو خالد سے اقرب القرابت کم عمر (ناتجربہ کار) اور اپنے عم زاد سے جانب داری کر رہا ہے۔ بخاری نے ان کا ترجمہ ان اسما کے تحت بیان کیا ہے۔ جو بغیر از کنیت ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۳۔ حضرت ابوعمرو جریرؓ

حضرت ابوعمرو جریر بن عبداللہ بجلی۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۴۔ حضرت ابوعمرو بن حماسؓ

حضرت ابوعمرو بن حماس۔ صحابی تھے اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابن ابوذئب نے حارث بن حکم سے انہوں نے ابوعمرو بن حماس سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا عورتوں کو راستے کے درمیان نہیں چلنا چاہیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۵۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ

حضرت ابوعمرو شیبانی سعد بن ایاس۔ حضور اکرم ﷺ کے معاصر تھے۔ ایمان لائے مگر زیارت سے محروم رہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وہ ان دنوں کاظمہ میں اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابن مسعودؓ حذیفہ اور ابومسعود بدری وغیرہ سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۶۔ حضرت ابوعمرو بن کعبؓ

حضرت ابوعمرو بن کعب بن مسعود۔ بقول ابن اسحٰق بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۷۔ حضرت ابوعمرو نخعیؓ

حضرت ابوعمرو نخعی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ابن قتیبہ نے انہیں

غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے اوران سے ایک خواب بیان کیا ہے جس کی تعبیر انہیں بتائی گئی تھی۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۸۔ حضرت ابوعمروؓ

حضرت ابوعمرو غیر منسوب ہیں۔ وہ زامل بن عمر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث زائل بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز پڑھنے کو نکلے۔ ان کے دائیں ہاتھ ابی بن کعب اور بائیں ہاتھ عمر یا ابن عمر تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ابو کبیر کے مکان کے پاس گزرے۔ اس کے صحن میں گوشت بیچنے والے جمع تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس طرح چاہو بیچو مگر حلال اور حرام کو ملانہ دینا۔ نہ ذخیرہ اندوزی کرنا اور نہ قیمت بڑھانا اور نہ مال کو پھینکنا۔ شہری بادہ نشین کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی خرید کردہ چیز کو خریدنے کی کوشش کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی میں اپنے لئے موقعہ پیدا کرے۔ اور اسی طرح کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کی سعی نہ کرے تا کہ اپنے لیے جگہ پیدا کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحیٰی نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۹۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں بشیر اور ایک میں ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول تھا۔ اور مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار انصاری خزرجی تھا۔ بشیر اور ثعلبہ کے تراجم میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نام ثعلبہ لکھا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور اختلاف بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ بنو مازن بن نجار سے تھے لیکن پہلی بات درست ہے اور ابن اسحٰق نے ان کا ذکر بنو مالک بن نجار میں کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو مالک بن نجار واز بنو عامر بن مالک بن نجار اور از عامر (مبذول) ثعلبہ بن عمرو بن محصن ذکر کیا ہے۔ ابوعمرہ غزوۂ احد کے علاوہ اور غزوات میں بھی شریک رہے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور مارے گئے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے۔

عبادہ بن زیاد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن یزید بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعمرہ انصاری کو جنگ صفین میں دیکھا کہ پیاس کی وجہ سے لاچار تھے۔ غلام سے کہا کہ انہیں اٹھا کر بٹھا دو اور پھر اہل شام پر چند تیر پھینکے پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر چلایا۔ نشانے تک پہنچایا نہ پہنچا وہ تیر قیامت کے دن اس کے لئے نور ثابت ہوگا وہ غروب آفتاب سے پہلے قتل ہوگئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا بیان ہے کہ بقول ابراہیم بن منذر اور ابوعمرۃ انصاری بنو مالک بن نجار سے تھے۔ جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔ وہ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے اور ان کا نام بشیر بن عمرو بن محصن تھا۔ اس لحاظ سے وہ ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن کے بھائی

تھے۔ جو سانحہ بئر معونہ میں مارے گئے تھے۔

باوجود ایں ہمہ۔ ان کے نسب کے بارے میں کہ وہ مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ ابن مندہ تو اس بارے میں بالکل خاموش ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ بدر میں یا احد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پیادہ مجاہدوں کو ایک ایک حصہ اور سواروں کو دو دو حصے مال غنیمت سے عطا فرمائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے یا سبادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے مطلب بن حطب مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ وہ ایک غزوے میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لشکر کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ انہیں کچھ سواریاں ذبح کرنے کی اجازت دی جائے کہنے لگے۔ اللہ اس باب میں ہماری مدد کرے۔

جب حضرت عمر نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سواریوں کو ذبح کرنے کا حکم دینے والے ہیں تو انہوں نے گزارش کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جب ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا تو جب بھوکے ہوں گے تو بہادروں کی طرح کس طرح لڑ سکیں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مناسب سمجھیں تو تمام افراد لشکر کو حکم دیں کہ اپنے اپنے توشہ دان خالی کر کے کھانا لے آئیں اور ایک جگہ اکٹھا کر کے آپ اس کی برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے حکم دیا اور افراد لشکر اپنا کھانا لے آئے اور ایک جگہ جمع کر دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر دعا فرمائی اور پھر آپ نے سپاہ کو حکم دیا کہ اپنے اپنے توشہ دان اٹھاؤ اور بھر بھر کر لے جاؤ تمام برتن بھر لئے گئے مگر ذخیرہ خوراک میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اس حالت کو دیکھ کر اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نمایاں ہوگئیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ترجمہ ابونعیم نے ابوعمرہ کے بارے میں تحریر کیا ہے اور اس سے پہلے جو ترجمہ لکھا گیا ہے وہ ابوالحنفیہ کے بارے میں ہے اور بعینہ یہ حدیث لکھی ہے اور دونوں تراجم میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ اس ترجمے میں انہوں نے صفین کا ذکر کیا ہے اور پہلے میں نہیں کیا۔ دونوں ایک ہیں لیکن صحیح ابوعمرہ ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۳۰۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ قتیبہ بن سعید نے دراوردی سے انہوں نے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے انہوں نے ایوب بن بشیر سے روایت کی کہ ہم میں ایک شخص جس کا نام ابوعمرہ تھا۔ بیمار ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس کا نام لے کر آواز دی۔ خواتین نے اسے بتایا کہ رسول کریم تشریف لائے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ رہنے دو اگر اس میں ہمت ہوئی تو میری آواز کا ضرور جواب دیتا۔ خواتین نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ مردوں نے انہیں منع کیا حضور نے فرمایا انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب مجبور ہو جائیں گی۔ تو

زور سے نہ روئیں گی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابواحمد نے کنیتوں کے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے مگر انہیں اس ابوعمرہ سے جو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے۔ مختلف آدمی قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی بیان کی ہے مگر اس میں ان کی موت کا ذکر نہیں ہے لیکن اگر ان کی موت اس موقعہ پر واقع ہوئی ہے تو پھر یہ عبدالرحمٰن کے والد نہیں ہو سکتے۔

۶۱۳۱۔ حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہؓ

حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہ۔ اور ابوطلحہ کا نام زید بن سہل تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمیر۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی تھے اور ام سلیم ان کی والدہ تھیں۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے عبداللہ بن ماسی البزاز سے انہوں نے ابومسلم الکجی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوعمیر اداس تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ماں سے دریافت فرمایا۔ ابوعمیر کیوں افسردہ ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا بلبل مر گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟''

انس بن سیرین نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوطلحہ کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ ابوطلحہ کسی کام سے گھر سے باہر گیا تو بچہ مر گیا۔ جب ابوطلحہ گھر لوٹا تو پوچھا کہ بچے کو کیا ہوا؟ ام سلیم نے کہا کہ اس کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی جب شام کا کھانا اس کے سامنے رکھا تو اس نے کھایا اور پھر بیوی سے صحبت کی جب فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ بچے کو چادر سے ڈھانپ دو۔

جب صبح ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو تم دونوں کے لیے مبارک کرے چنانچہ اس رات کو وہ حاملہ ہو گئیں اور ان کے یہاں عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوئے ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس رات کو مرنے والا بچہ ابوعمیر تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۲۔ حضرت ابوعمیرہؓ

حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ہم ان کا ذکر رشید کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۳۔ حضرت ابوعنبہ خولانیؓ

حضرت ابوعنبہ خولانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ حاصل ہوا مگر آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے ایمان لائے لیکن صحبت سے محروم رہے۔ معاذ بن جبل کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور شام میں سکونت کر لی۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی۔ ابوالزاہریہ اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے جراح بن ملیح سے انہوں نے بکر

بن زرعہ سے روایت کی کہ میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے نیز انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں ایسے ادارے قائم کرتا رہے گا جنہیں لوگ خدا کی اطاعت میں صرف کریں گے۔

نیز ابوعنبہ سے مروی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے اپنے بال بڑھالئے تھے اور اپنے ایک بت پر چڑھاوا چڑھایا کرتا۔ پھر خدا نے مجھے ان سے نجات دی۔ اب اسلام میں۔ انہیں اسلام کے لئے کٹاتا ہوں نیز جاہلیت میں میں خون پیا کرتا تھا اور علائی نے یحیٰی بن معین سے ابوعنبہ خولانی کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کا موقعہ ملا مگر اہل شام ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت کی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو دیکھا جنہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور دو ایسے آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے جاہلیت میں خون پیا تھا لیکن انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی اور یہ دو ابوعنبہ اور ابو فالج انماری تھے۔

عبداللہ نے اپنے والد احمد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے محمد بن زیادہ الہانی سے انہوں نے اپنے والد ابوعنبہ سے روایت کی (بقول شریح ابوعنبہ کو صحبت نصیب ہوئی) حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیک اعمال کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۴۔ حضرت ابوالعوجاءؓ

حضرت ابوالعوجاء۔ زہری کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوسلیم کے خلاف ایک سریہ ابوالعوجاء سلمی کی کمان میں روانہ کیا۔ وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ ابن اسحٰق نے ان کا نام ابن ابوالعوجاء لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۵۔ حضرت ابوعوسجہؓ

حضرت ابوعوسجہ ضبی۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالخیر محمد بن احمد بن باغبان سے انہوں نے ابوالحسین ذکوانی سے انہوں نے ابوعبداللہ الجرجانی سے انہوں نے ابوالعباس اصم سے انہوں نے عباس الدوری سے انہوں نے مہدی بن حفص ابو احمد سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے سلیمان بن قرم سے انہوں نے عوسجہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

امام بخاری نے ذہلی سے انہوں نے مہدی سے یہ روایت کی بقول ابن عقدہ عوسجہ کوفے کے ضبی قبیلے سے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۶۔ حضرت ابوعویمرؓ

حضرت ابوعویمر اسلمی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابواویس نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوعویمر اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ہاتھ سے بجلی کی طرف اشارہ کرنے سے منع کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۷۔ حضرت ابوعیاش زرقیؓ

حضرت ابوعیاش زرقی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بقول ابن اسحٰق' زید بن صامت یا عبید بن زید بن صامت تھا۔ خلیفہ کے مطابق ان کا نام عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری' خزرجی زرقی ہے۔ ان کی والدہ خولہ دختر زید بن نعمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ اکثر اہل حدیث کا خیال ہے کہ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ کچھ کہتے ہیں کہ زید بن نعمان تھا اور نعمان بن عیاش کے والد تھے ابوعیاش کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور تمام غزوات میں شریک رہے اور حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے۔ ان سے مجاہد ابوصالح السمان نے روایت کی۔ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور چالیس ہجری کے بعد وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ پچاس ہجری کے بعد فوت ہوئے۔

یحیٰی بن محمود بن سعید اصفہانی نے حسن بن احمد سے (اور میں وہاں حاضر تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے حافظ احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوبکر بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے سعید بن عامر سے انہوں نے ابان بن ابوعیاش سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوعیاش زرقی نے کہا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں لک الحمد لا اله الا انت الحنان المنان. بديع السموات والارض ذالجلال والاکرام حضور اکرم نے فرمایا اے ابوعیاش! تو نے اللہ سے اس کے ان وصفی ناموں سے درخواست کی ہے جسے وہ قبول کرتا ہے اور جو مانگا جائے وہ ضرور عطا کرتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۸۔ حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثیؓ

حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان سے محمد بن کعب القرظی اور صالح مولی التوامہ نے روایت کی۔ ابن ابی ذہب نے صالح سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابوعیسیٰ کی عیادت کی۔ وہ بدری تھے اور خلافت عثمان کے دوران میں فوت ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے مختصراً ان کے حالات لکھے ہیں۔

۶۱۳۹۔ حضرت ابوعیسیٰ ثقفیؓ

حضرت ابوعیسیٰ مغیرہ بن شعبہ ثقفی۔ ہم پیشتر ازیں اسماء کے ذیل میں ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الغین

۶۱۴۰۔ حضرت ابوالغادیہ جہنیؓ

حضرت ابوالغادیہ جہنی۔ جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک ذیلی قبیلے کا نام ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بشار بن ازیہر یا مسلم۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ پھر واسط چلے گئے تھے۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ انہوں نے آپؐ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے انہوں نے ربیعہ بن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوغادیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام یا قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحج) میں۔

ابوالغادیہ۔ حضرت عثمان کے حمایتوں میں تھے چنانچہ جب امیر معاویہ سے ملنے جاتے۔ تو دربار میں اجازت کے لئے اپنا تعارف قاتل عمار بن یاسر کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں پوچھا جاتا۔ تو تفصیل سے واقعہ بتاتے جس سے ان کی عدم مبالات کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کی نہی روایت کرتے اور پھر عمار جیسے آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے۔

ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابو معشر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ ہم حجاج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے حضرت ابن سمیہ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابوغادیہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابوغادیہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا۔ وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہِ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار قیامت کے دن عظیم الباع ہوگا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۱۔ حضرت ابوالغادیہ مزنیؓ

حضرت ابوالغادیہ مزنی۔ بروایتے یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن حسن سے انہوں نے احمد بن عوف سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی سے روایت کی کہ انہوں نے عاص بن عمر طفادی سے سنا کہ ابوالغادیہ' حبیب بن حارث اور ام ابوالغادیہ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔ ان میں سے خاتون نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسی بات کہنے سے پرہیز کرو۔ جس سے سننے والے کے کانوں میں زہر پھیل جائے۔

ابوموسیٰ نے ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر بن ربذہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی اور ابوعبدالملک قرشی اور جعفر الفریابی سے انہوں نے محمد بن عائذ سے انہوں نے ہیثم بن حمید سے انہوں نے حفص بن غیلان ابومعبد سے انہوں نے جناد بن حجر سے انہوں نے ابوالغادیہ المزنی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جلدی ہی میرے بعد ایسے فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کہ فائدے میں وہ بادیہ نشین ہوں گے جو نہ تو کسی کا خون بہائیں گے اور نہ کسی کے مال کو ضائع کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت جمع کر دیا ہے احتمال ہے کہ ہر دو مختلف آدمی ہوں لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میرے پاس ابونعیم کی کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جس میں ابوالغادیہ کے ترجمے میں دوسری حدیث مذکور ہو اگر دونوں حدیثیں ایک ترجمے میں مذکور ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ابوالغادیہ جہنی اور مزنی دونوں ایک ہیں کیونکہ حدیث ثانی کا مطلب نہی عن القتل ہے اور یہ امر جہنی کی حدیث میں موجود ہے۔ ہاں ان کے سلسلہ نسب میں راویوں میں اختلاف ہے۔ کوئی جہنی لکھتا ہے اور کوئی مزنی علاوہ ازیں ابونعیم نے حتمی طور پر ایک کو دوسرے سے مختلف نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ صرف اتنا کہا۔ قیل انہ غیر الاول۔ واللہ اعلم۔

۶۱۴۲۔ حضرت ابوغزوانؓ

حضرت ابوغزوان۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن القاسم القرابی اور نوشیرواں بن شیرزاد دیلمی وغیرہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے انہوں نے اسماعیل بن حسن الخفاف سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے حسین سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ سے ملاقات کو سات آدمی آئے آپ نے ایک ایک کر کے آدمی چھ صحابہ کی میزبانی میں دے دیئے اور ایک کو خود رکھ لیا حضور اکرم ﷺ نے مہمان سے دریافت کیا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے ابوغزوان بتایا آپ نے مہمان کے لئے سات بکریوں کا دودھ دوہا اور مہمان سارا پی گیا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت کیا کہ اسلام قبول کرو گے۔ ابوغزوان نے رضا مندی ظاہر کی اور مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا۔ دوسری صبح کو آپ نے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ جسے ابوغزوان پی نہ سکا حضور اکرم نے فرمایا۔ ابوغزوان کیا بات ہے؟ ابوغزوان نے جواب دیا یارسول اللہ!

بخدا میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کل رات کو تیرے پیٹ میں سات انتڑیاں تھیں اور آج صرف ایک ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۳۔ حضرت ابوغزیہؓ

حضرت ابوغزیہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے غزیہ نے روایت کی۔ وہ شامی شمار ہوتے ہیں۔ یزید بن ربیعہ صنعانی نے غزیہ بن ابوغزیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم باہر کو چلے اور آپ کے ساتھ چند آدمی تھے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو کہنے لگا'' یا محمد یا ابا القاسم' حضور رک گئے تو اس صحابیؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کو نہیں بلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرا نام اور کنیت جمع نہ کیا کرو۔ وہاں قریب ہی ایک آدمی کھڑا پڑھ رہا تھا۔ وہ بادل کی طرح دوڑتا آیا۔ اس نے اسید بن حضیر کی طرح حدیث بیان کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۴۔ حضرت ابوغطیفؓ

حضرت ابوغطیف۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ بقول ابن معین ان کا نام حارث بن غطیف تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام غطیف بن حارث تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۶۱۴۵۔ حضرت ابوغلیظؓ

حضرت ابوغلیظ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوبکر محمد بن ابونصر عثوانی سے انہوں نے اپنے والد کے خالو روح بن محمد سے انہوں نے ابوعلی بن شاذان سے (اپنی کتاب میں) انہوں نے ابوبکر محمد بن عباس بن نجیح سے انہوں نے اسمٰعیل بن اسحٰق الرقی سے انہوں نے ابوعبداللہ بن معاویہ جمحی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی۔ جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوغلیظ امیہ بن خلف الجمحی سے نقل کی۔ کہ میرے ہاتھ میں لٹورا دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورے کا روزہ رکھا تھا۔

اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبداللہ ابوغلیظ کی اولاد سے تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حدیث اسکے نام کی طرح غلیظ ہے۔

۶۱۴۶۔ حضرت ابوالغوثؓ

حضرت ابوالغوث بن حصین خثعمی۔ عرج سے تھے۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالغوث بن حصین سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ سے فوت شدہ آدمی کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں فوت شدہ آدمی کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر اس کے ذمہ روزے بھی ہوں تو آپ نے جواب دیا ہاں۔ روزہ بھی رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن صدقہ بہتر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۶۱۴۷۔ حضرت ابوفاختہؓ

حضرت ابوفاختہ۔ صحابی ہیں مگر بے دلیل۔ ان سے ثابت ابوالمقدام نے روایت کی۔ خطیب ابوالفضل بن ابونصر بن محمد نے

باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ابوعمر بن ثابت بن مقدام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی کہ حضرت علی نے انہیں بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور رات ہمارے پاس گزاری اور حسن وحسین دونوں سوئے ہوئے تھے اتنے میں امام حسن نے پانی مانگا۔ حضور اکرمؐ اٹھے اور ہمارے ایک مشکیزے سے گلاس میں پانی ڈالنے لگے پھر بچے کو پلانے کے لئے پانی کا گلاس لے آئے۔ اتنے میں حضرت امام حسین نے گلاس سے پانی پینا چاہا مگر آپ نے انہیں روک دیا اور جناب حسن رضی اللہ کو گلاس دے دیا اس پر کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ! کیا آپ حسن سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہلی طلب حسن نے کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے فاطمہ! میں تو حسن وحسین اور یہ سونے والا (علی) قیامت کے دن ایک جگہ میں اکٹھے ہوں گے۔

اور عبدالملک ذفاری کی حدیث جو انہوں نے ہشام بن محمد بن عمارہ سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی ہے۔ اس میں جناب علی کا نام نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۸۔ حضرت ابوفاطمہ انصاریؓ

حضرت ابوفاطمہ انصاری۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد بن ہیاج نے اپنے والد سے انہوں نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوفاطمہ انصاری نے حضور سے بہترین عمل کے بارے میں دریافت کیا تا کہ وہ اس پر استقامت سے عمل کر سکیں۔ آپ نے روزے کا نام لیا اور اسے بے مثل قرار دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۹۔ حضرت ابوفاطمہ ایادیؓ

حضرت ابوفاطمہ ایادی۔ محمد بن ابوبکر مدینی نے (جس کی انہیں اجازت دی گئی) ابوسہل قتیبہ بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن کسائی سے انہوں نے شجاع بن علی سے انہوں نے عمر بن عبدالوہاب سے انہوں نے ابوسعید نسائی محمد بن یونس سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن محمد بن سعید بن بالویہ سے انہوں نے عثمان بن سعید الدارمی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے ابوفاطمہ ایادی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو حکیم نہ کہو کہ جو ایک ایسے شخص کے ساتھ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہو۔ حسن سلوک سے پیش نہ آئے تا آنکہ اللہ تعالیٰ اس کی نجات کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۰۔ حضرت ابوفاطمہ دوسیؓ

حضرت ابوفاطمہ دوسی یا ازدی یا لیثی یا ضمری۔ بقول ابوعمران کا نام عبداللہ تھا لیکن روایت مشکوک ہے۔ شام سے مصر چلے گئے اور وہاں گھر بنا لیا ایک روایت کے رو سے وہ ازدی شامی تھے۔ کسی نے لیثی مصری لکھا ہے۔ ابن یونس کے مطابق ازدی لیثی تھے حالانکہ وہ دوسی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے کثیر بن کلیب اور ایاس بن ابوفاطمہ نے روایت کی۔

مسلم بن ابوعقیل مولی زبیر نے عبداللہ بن ایاس بن ابوفاطمہ دوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں کون ایسا ہے۔ جو ہمیشہ تندرست رہنا

چاہتا ہے اور بیمار ہونا نہیں چاہتا۔ ہم سب نے کہا یا رسول اللہ ہم سب یہی چاہتے ہیں اور ہم نے آپ کے چہرے میں ناگواری کے اثرات دیکھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم بھٹکے ہوئے اونٹ بننا چاہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا شمار اصحاب البلاء والکفارات میں ہو بخدا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس میں اس کی بھلائی مقصود ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندے کو کسی ایسے مقام پر اٹھانا چاہتا ہے جس تک رسائی کا راستہ اس خاص ابتلاء سے ہو کر گزرتا ہے۔

اس حدیث کو اس ترجمے میں ابونعیم اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ابوعمر نے حارث بن یزید سے انہوں نے کثیر الاعرج سے انہوں نے ابوفاطمہ سے حدیث السجو د روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدے کثرت سے کرو۔ جسے ہم اس ترجمہ کے بعد ذکر کریں گے۔ لیکن ابن مندہ نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ہاں اتنا ضرور کہا کہ ابوفاطمہ سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور ابن یونس کی وہ بات لکھ دی جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ رہا دوسی اور ازدی کا قصہ۔ یہ دونوں ایک ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ دوس بنو ازد کا ذیلی قبیلہ ہے اور انیس بن ابوفاطمہ اور ایاس بن ابوفاطمہ کے تراجم میں ہم ان کے بارے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۶۱۵۱۔ حضرت ابوفاطمہ ضمریؓ

حضرت ابوفاطمہ ضمری یا ازدی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے بقول ابونعیم روایت کی۔ ابن مندہ نے انہیں ضمری لکھا ہے اور ان سے حضور اکرم ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث روایت کی ہے لیکن ابونعیم نے حدیث الصحۃ کو ترجمہ اول کے تحت بیان کیا ہے اور حدیث السجو د کو اس ترجمے کے تحت۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابوعاصم' محمد بن مظفر سے انہوں نے محمد بن مبارک سے انہوں نے ولید بن سلم سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوفاطمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس پر میں استقامت سے عمل کر سکوں آپ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کر کہ اس جیسا اور کوئی عمل نہیں۔ انہوں نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کرو تیسری دفعہ انہوں نے پھر وہی سوال دہرایہ۔ حضور اکرم نے فرمایا تو خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اس سے ہر سجدے پر تیرا درجہ بڑھتا رہے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کر دیا جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے اس ترجمے کے تحت ابوفاطمہ کو ضمری اور بروایتے ازدی قرار دیا ہے اور ان سے حدیث السجو د جسے (جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں) ابوعمر نے ابوفاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کیا ہے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے حدیث صحت جسے ابونعیم اور ابوعمر نے ابوفاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کی۔ ابوفاطمہ ضمری کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ ہاں البتہ ابونعیم نے یہ حدیث دوسی کے ترجمے میں بیان کی ہے اور اس کا ذکر ضمری کے بعد کیا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ چونکہ ابن مندہ نے ضمری کو افضل قرار دیا ہے۔ اس لئے میں نے ان کے تتبع میں ضمری کو بہتر جانتے ہوئے انہیں دوسی پر مقدم کر دیا اور یوں اغراض سے اپنے آپ کو بچا لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور حق یہ ہے کہ ابوعمر اور ابونعیم راستی پر ہیں۔

ابن ابوعاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث السجود اور حدیث الصحۃ ان سے نقل کی ہے اور دونوں کو ایک قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم

ابوموسیٰ نے ابوفاطمہ کی حدیث کے علاوہ ان کا وہ قول بھی (اخبر نا بعمل نستقیم علیہ) اور ذکر سجود کو بھی بیان کیا ہے اور ابوفاطمہ انصاری سے منسوب کر دیا ہے لیکن ان کے ماخذ کا انہیں علم ہو سکا مگر ان کا یہ قول غلط ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵۲۔ حضرت ابوفالج انماریؓ

حضرت ابوفالج انماری۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ اور دور جاہلیت میں اکل الدم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی الحمصی نے موقوفاً روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے جو روایت بیان کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث ہم ابوعنبۃ الخولانی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۳۔ حضرت ابوالفحم بن عمروؓ

حضرت ابوالفحم بن عمرو۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس دعا کرتے دیکھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہیں ابوعلی نے یہ بات سمرقند میں بتائی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۴۔ حضرت ابوفراس اسلمیؓ

حضرت ابوفراس اسلمی۔ ان کا نام ربیعہ بن کعب تھا اور ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابوعمران الجونی نے روایت کی۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن عبیداللہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے ابوفراس اسلمی سے روایت کی کہ ایک نوجوان ہر وقت حضور کی خدمت میں حاضر رہتا آپ نے ایک دن اس سے فرمایا۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ مانگ لے تاکہ میں تیری خواہش پوری کر دوں۔ اس نے گزارش کی۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے قیامت میں آپ کی معیت نصیب ہو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم اس معاملے میں کثرت سجود سے میری مدد کرنا۔ یہ ابونعیم اور ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ابوفراش اسلمی کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ربیعہ بن کعب ان کا نام تھا اور بلاشبہ ربیعہ کی کنیت ابوفراس تھی اور جس شخص کی رائے میں ابوفراس دو ہیں۔ اس کے مطابق ابوفراس اسلمی بصری تھے اور ان سے ابوعمران الجونی نے روایت کی۔

دراصل ابوفراس اسلمی حجازی تھے اور حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے اور اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ جب آپؐ وفات پا گئے۔ تو ابوفراس صفہ سے اٹھ کر مدینے کی اضافی بستی میں آ گئے اور وفات تک وہیں قائم رہے۔ ان کی وفات واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں ہوئی۔

ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔ اغلب یہی ہے کہ یہ دو آدمی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۵۔ حضرت ابوفروہ اشجعیؓ

حضرت ابوفروہ اشجعی۔ کوفی تھے۔ عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوفروہ سے روایت کی کہ وہ مدینے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کروں فرمایا سورۃ کافرون پڑھ لیا کر۔ جو تیری طرف سے شرک سے اعلانِ بیزاری ہوگا۔ یہی روایت ابن اسحٰق سے ایک جماعت نے ازفروہ بن نوفل سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسی طرح ابومالک اشجعی نے عبدالرحیم بن نوفل بن عتاب اشجعی سے روایت کی ہے۔ جو غلط ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۶۔ حضرت ابوفروہ مولیٰ عبدالرحمٰن بن ہشامؓ

حضرت ابوفروہ مولیٰ عبدالرحمٰن بن ہشام۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام لائے۔ واقدی نے ان سے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور مجھے اتنا ہی دیا جتنا میرے مولیٰ عبدالرحمٰن کو دیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۷۔ حضرت ابوفریعہؓ

حضرت ابوفریعہ سلمی۔ حجازی تھے اور بروایتے بنواسلم سے تھے۔ حسن بن یعقوب بن خالد بن رفاعہ بن ابوفریعہ نے اپنے والد یعقوب بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رفاعہ سے انہوں نے ابوفریعہ سے روایت کی۔ جب غزوۂ حنین میں لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ صرف بنوسلیم کھڑے رہ گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنوسلیم! اللہ تعالیٰ تمہارے آج کے دن کو نہیں بھولے گا۔ ایک روایت کے مطابق ابوفریعہ ہی ان کا نام تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۸۔ حضرت ابوفسیلہؓ

حضرت ابوفسیلہ۔ محمد بن عمر المدینی نے کتابۃً حسن بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے زیاد بن ربیع یحمدی سے انہوں نے عباد بن کبیر شامی سے اور انہوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ تھا۔ اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہؐ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنی قوم کی بے انصافی پر مدد کرنا عصبیت ہے۔

ان کے نام کے بارے میں ایک روایت حسیلہ ہے اور ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ کہ بلاشبہ ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔

۶۱۵۹۔ حضرت ابوفضالہ انصاریؓ

حضرت ابوفضالہ انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے فضالہ نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن ابوالرجاء ثقفی نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن الاشیب سے انہوں نے محمد بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی

عیادت کے لئے جو ینبوع میں بیمار تھے گئے۔ ان سے میرے والد نے کہا آپ اس مقام پر کیوں قیام پذیر ہیں۔ فرض کیجئے کہ آپ یہاں مرجائیں تو سوائے بنوجہینہ کے اور کوئی آدمی آپ کے قریب نہ ہوگا آپ مدینہ کو چلیں اور اگر آپ کو یہاں موت آ گئی تو آپ کے ساتھی آپ کو سنبھال لیں گے اور نماز جنازہ ادا کردیں گے۔ ابوفضالہ بدری تھے۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ میری موت اس مرض کی وجہ سے نہیں ہوگی کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر حملہ کیا جائے گا اور میری داڑھی گلے کے خون سے رنگی جائے گی۔

ابوفضالہ نے جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں شامل ہو کر ۳۷ ہجری میں جنگ کی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۰۔ حضرت ابوفکیہہؓ

حضرت ابوفکیہہ۔ بنوعبدالدار کے مولیٰ تھے۔ بروایتے وہ بنوازد سے تھے۔ مکہ میں ابتدائے بعثت میں اسلام قبول کیا اور ترک اسلام پر مجبور کرنے کے لئے انہیں بہت دکھ دیئے گئے مگر ان کی استقامت میں فرق نہ آیا۔ بنوعبدالدار کے کچھ لوگ انہیں روزانہ دوپہر کی سخت گرمی میں باہر لاتے۔ ان کے پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال کر کپڑے اتار کر گرم ریت میں لٹا دیتے اور بڑا سا پتھر لاکر سینے پر رکھ دیتے تاکہ وہ حرکت نہ کرسکیں اور اس وقت تک ان کی یہی حالت رہی تا آنکہ اصحاب رسول کریمؐ نے حبشہ کو دوبارہ ہجرت کی اور یہ بھی ان کے ساتھ چھپ کر حبشہ چلے گئے۔

ابن اسحٰق اور طبری لکھتے ہیں کہ ابوفکیہہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے غلام تھے۔ جب بلال اسلام لائے تو یہ بھی اسلام لائے امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی ڈالی۔ حکم دیا کہ انہیں گھسیٹ کر لے جاؤ اور گرم ریت پر لٹا دو ان کے پاس سے ایک مادہ سگ گزری۔ امیہ نے کہا کیا یہ تمہاری خدا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے اس نے سخت زور سے ان کا گلا دبا دیا۔ ابی بن خلف بھی امیہ بھائی کے ساتھ تھا۔ وہ اسے اور اکساتا چنانچہ انہوں نے اتنا مارا سمجھے کہ کام تمام ہوگیا ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ادھر سے گزرے تو انہوں نے انہیں خرید کر آزاد کردیا۔

ایک روایت میں ہے کہ بنوعبدالدار نے انہیں اتنے دکھ دیئے کہ ان کی زبان منہ سے باہر کھینچ دی لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہے۔ وہ ہجرت کرکے مدینے چلے گئے اور بدر سے پہلے فوت ہوگئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۱۔ حضرت ابوفوزہؓ

حضرت ابوفوزہ جریر سلمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ شامی تھے۔ ان سے عثمان بن ابوالعاتکہ اور بشر مولی معاویہ اور علاء بن حارث نے روایت کی۔

ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوعمر والازدی سے انہوں نے بشر مولی معاویہ سے روایت کی ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دس صحابہ سے جن میں ابوفوزہ شامل ہیں۔ سنا کہ جب تم نئے چاند کو دیکھو ذیل کی دعا پڑھا کرو:

اللهم اجعل شهرنا الماضی خیر شهر وخیر عاقبة وادخل علینا شهرنا هذا بالسلامة والاسلام وبالامن والایمان والمعافاة والرزق الحسن.

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے بعض لوگوں نے ان کا نام فروہ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اور صحیح نام وہی ہے۔ جو ہم لکھ آئے ہیں۔

۶۱۶۲۔ حضرت ابوالفیل خزاعیؓ

حضرت ابوالفیل خزاعی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی آپ نے فرمایا ماعز کو رجم کے بعد برا بھلا مت کہو۔ ان سے عبداللہ بن جبیر نے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۶۱۶۳۔ حضرت ابوالقاسم انصاریؓ

حضرت ابوالقاسم انصاری۔ یزید بن ہارون نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ رسول اکرم بقیع میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہہ کر پکارا حضور اکرمؐ متوجہ ہوئے۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ آپ نے فرمایا۔ تم میرا نام رکھ لیا کرو لیکن کنیت نہ رکھا کرو۔

سفیان نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے باپ نے قاسم نام رکھا۔ ہم نے اسے کہا کہ تم اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھنا۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۴۔ حضرت ابوالقاسمؓ مولیٰ ابوبکرؓ

حضرت ابوالقاسم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مولی تھے۔ ان سے ابوجہم کوفی نے روایت کی ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بعض صحابہ نے تھوم کھالیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہے۔ وہ اس وقت تک مسجد میں داخل نہ ہو۔ جب تک اس کے منہ سے بوختم نہ ہو جائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۵۔ حضرت ابوالقاسمؓ

حضرت ابوالقاسم۔ حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور بکر بن سوادہ نے ان سے روایت کی۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں کہ یہ صاحب وہی ابوالقاسم ہیں جو جناب زینب بن جحش کے آزاد کردہ غلام تھے یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور آدمی تھے۔

۶۱۶۶۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ

حضرت ابوقتادہ انصاری۔ ان کا نام حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ سعد انصاری خزرجی سلمی تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے شاہ سوار تھے۔ کلبی اور ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نام نعمان تھا اور دونوں اسماء کے تحت ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں مگر حارث زیادہ آیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام کبشہ دختر مطہر بن حرام بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھا۔ ان کی

شرکت بدر کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے انہیں بدری لکھا ہے مگر ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے انہیں بدریوں میں نہیں لکھا۔ ہاں غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری یمنی نے (جو اصفہان میں ٹھہر گئے تھے) اور ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابوعلی نے' ابوالفضل محمد بن عبدالواحد النیلی سے' انہوں نے ابوالقاسم خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابوسعید شاشی سے انہوں نے ابوعیسیٰ محمد بن ابوعیسیٰ سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے رباح سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ آپ جب رات کو آرام فرماتے' تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے پہلے لیٹتے' تو اپنا بازو کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھ دیتے۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ غزوۂ ذی قرد میں حضورؐ کے سامنے آ گئے۔ آپ نے فرمایا' اے اللہ تو اس کے بالوں اور چہرے کو برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا اللہ تیرے چہرے کو کامیابی عطا کرے۔ میں نے عرض کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ پھر دریافت فرمایا کیا مسعدہ کو تو نے قتل کیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا تیرے چہرے کو کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا لڑائی میں تیر لگا ہے۔ فرمایا قریب آ۔ آپ نے چہرے پر لعاب دہن لگایا تو گویا نہ چوٹ لگی تھی اور نہ خون ہی بہا تھا۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابوقتادہ ایک قول کے مطابق ۵۴ ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور ایک روایت کے رو سے ان کی وفات کوفے میں حضرت علی کے دور خلافت میں ہوئی اور جناب امیر نے نماز جنازہ پڑھائی اور سات تکبیریں کہیں بروایت شعبی چھ تکبیریں کہی گئیں اور ابوقتادہ ان کے مطابق بدری تھے۔ حسن بن عثمان کہتے ہیں کہ ان کی وفات چالیس ہجری میں ہوئی اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مسعدہ جسے ابوقتادہ نے قتل کیا تھا۔ اس کا نسب مسعدہ بن حکمہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر الفزاری تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ اول الذکر امیر معاویہ کی طرف سے اور ثانی الذکر عبدالملک کی طرف سے ایام گرما کے نظم و نسق کے انچارج رہے تھے۔

۶۱۶۷۔ حضرت ابوقتیلہؓ

حضرت ابوقتیلہ۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابوعاصم اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے کتابتہً باسنادہ قاضی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوقتیلہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اے لوگو! کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہی ہوگی اپنے رب کی عبادت کرو' پانچ نمازیں قائم کرو۔ زکوٰۃ دو' رمضان کے روزے رکھو' امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابوقتیلہ کے

علاوہ اور بھی کئی آدمیوں نے اس کی روایت کی ہے۔امام بخاری نے ابوقبیلہ سے بواسطہ ابن حوالہ روایت کی ہے۔ان سے خالد بن معدان نے روایت کی۔

ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(الف) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہؓ والدابی بکر

حضرت ابوقحافہ والدابی بکر صدیق۔ان کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ القرشی تیمی تھا۔فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور چودہ ہجری کے ماہ محرم میں فوت ہوگئے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(ب) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہؓ بن عفیف

حضرت ابوقحافہؓ بن عفیف المری۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہے۔حافظ ابوالقاسم بن عساکر الدمشقی نے بھی ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔اور کہا ہے کہ یہ دمشق میں سکونت پذیر رہے ہیں۔

۶۱۶۹۔ حضرت ابوقدامہؓ

حضرت ابوقدامہ انصاری۔ابن عقدہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً شریف ابومحمد حمزہ بن عباس العلوی سے انہوں نے احمد بن فضل باطرقانی سے' انہوں نے ابومسلم بن شہدل سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اشعری سے انہوں نے رجاء بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے قطر بن جارود سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی۔ہم حضرت علیؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔تم میں سے وہ کون لوگ تھے جو غدیر خم پر موجود تھے۔ اس پر سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔جن میں ابوقدامہ انصاری بھی تھے۔انہوں نے کہا کہ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے۔جب ظہر کا وقت ہوا۔رسول کریمؐ خیمے سے باہر تشریف لائے۔حکم دیا کہ لکڑیاں گاڑ کر ان پر کپڑا ڈال دو۔اذان دی گئی اور ہم نے نماز پڑھی۔پھر حضور اکرمؐ نے کھڑے ہو کر حمد وثنا کی اور فرمایا اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں مسلمانوں کا مولیٰ ہوں اور میں تم پر تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔یہ جملہ آپ نے کئی بار دہرایا۔ہم نے کہا بے شک ہاں۔حضور ﷺ نے اس وقت آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور فرمارہے تھے **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت کرے' تو اس سے عداوت کر۔آپ نے ان جملوں کو تین بار دہرایا۔

بقول عدوی' ابوقدامہ بن حارث' غزوۂ احد میں موجود تھے اور اس غزوے میں انہوں نے نمایاں کام کیا تھا اور وہ عرصے تک زندہ رہے تا آنکہ جناب امیر کے ساتھ صفین کے معرکے میں شریک تھے۔ان کی وفات پر ان کی نسل ختم ہوگئی۔عدوی کے مطابق ان کا نسب ابوقدامہ بن حارث از بنوعبدمناہ از بنوعبید ہے اور ایک روایت میں ابوقدامہ بن سہل بن حارث بن جعدبہ بن ثعلبہ بن

سالم بن مالک بن واقف ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۰۔ حضرت ابوقرادؓ

حضرت ابوقرارہ سلمی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابوعاصم، محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عبید بن واقد القیسی سے انہوں نے یحییٰ بن عطا ازدی سے انہوں نے عمر بن یزید سے (جو ابوجعفر خطمی ہیں) انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابوقرارہ سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پانی طلب فرمایا۔ اس میں اپنا ہاتھ ڈبویا اور پھر وضو فرمایا۔ ہم نے بھی آپ کے تتبع میں ایسا ہی کیا۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے خواستگار ہو تو اگر تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو اور اگر کوئی بات بتائی جائے تو اس کی تصدیق کرو اور اپنے ہمسائے سے حسن سلوک سے پیش آو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۱۔ حضرت ابوقرصافہؓ

حضرت ابوقرصافہ کنانی۔ ان کا نام جندر بن خیشنہ بن مرہ کنانی تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ شام میں بمقام عسقلان سکونت اختیار کی۔ ان کا ذکر باب جیم میں گزر چکا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے ابوالقاسم شحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے ابوبکر طرازی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن علی عسقلانی سے انہوں نے زید بن سیار سے انہوں نے ابوقرصافہ کی بیٹی سے روایت کی کہ انہیں ابوقرصافہ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا اے اللہ! تو ہمیں قیامت کے دن نہ رسوا کر اور نہ مضموم بنا۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۲۔ حضرت ابوقرہؓ

حضرت ابوقرہ بن معاویہ بن وہب بن قیس بن حجر الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شریفی تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۶۱۷۳۔ حضرت ابوقریعؓ

حضرت ابوقریع حجۃ الوداع میں حضور اکرمؐ کی سواری کے ساتھ ساتھ تھے۔ ان کی حدیث طالب بن قریع نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۴۔ حضرت ابوقطبہؓ

حضرت ابوقطبہ۔ ان کا نام یزید بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی سلمی تھا۔ قدیم الاسلام تھے اور عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از

بنوسواد بن غنم بن کعب بن سلمہ اور یزید بن عمرو بن حدیدہ ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا سلسلہ نسب جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ اولاً ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۶۱۷۵۔ حضرت ابو قعیس رضی اللہ عنہ

حضرت ابو قعیس۔ حضرت عائشہ کے رضاعی چچا یا رضاعی والد تھے۔ ابو موسیٰ نے کتابتہً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مرزوق سے انہوں نے محمد بن بکر سے انہوں نے عباد بن منصور سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابو قعیس سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ سے ملنے آئے اجازت مانگی مگر ام المومنین نے ناپسند کیا۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو جناب عائشہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ ابو قعیس کو انہوں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ فرمایا وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دودھ عورت کا پیا ہے نہ کہ مرد کا فرمایا' وہ تمہارے چچا ہیں۔ اس لئے وہ اندر آ سکتے ہیں اور ابو قعیس جناب عائشہ کے رضاعی باپ کے بھائی تھے اور ان کے بارے میں اختلاف ہے جو کہ ہم افلح کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۶۔ حضرت ابو القمراء رضی اللہ عنہ

حضرت ابو القمراء۔ کوفی تھے۔ ان سے شریک نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے' کہ آپ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے حجرے سے باہر حلقے پر نظر ڈالی اور اصحاب القرآن میں بیٹھ گئے' فرمایا مجھے انہی لوگوں میں بیٹھنے کا حکم ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۷۔ ابو قیس انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو قیس انصاری۔ ان کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابو مریم سے انہوں نے محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ابو قیس فوت ہو گئے جو انصار کے اچھے لوگوں میں سے تھے ان کے بیٹے نے ان کی بیوی سے نکاح کی خواہش کی۔ اس عورت نے کہا کہ میں تو تجھے اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں اور تم اپنی قوم کے اچھے لوگوں میں سے ہو مگر میں جاتی ہوں اور رسول اکرم ﷺ سے اس باب میں مشورہ کرتی ہوں۔ وہ حاضر خدمت ہوئی اور گزارش کی کہ ابو قیس مر گیا ہے۔ وہ اچھا آدمی تھا اور اس کا بیٹا قیس مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں اسے اپنا بیٹا سمجھتی رہی اور وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الا ما قد سلف ابو نعیم ابو موسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابو عمرو نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ سے انہوں نے قیس سے اسی طرح روایت کی۔ ابو نعیم اور

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۸۔ حضرت ابوقیس صرمہؓ

حضرت ابوقیس صرمہ بن ابوانس بن مالک بن عدی بن غنم بن نجار۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور قتادہ کے مطابق ابوقیس بن مالک بن صفرہ ہے اور ایک روایت میں مالک بن حارث ہے لیکن ابن اسحٰق کا قول درست ہے۔

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ ابوقیس نے زمانہ جاہلیت میں رہبانیت اختیار کر لی تھی اور وہ اون کے کپڑے پہنتے تھے۔ بتوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور جنابت کے بعد غسل کرتے تھے، عیسائی ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر رک گئے تھے۔ اپنے گھر میں ایک کمرے کو مسجد بنایا ہوا تھا۔ جس میں حائضہ اور جنبی کو گھسنے نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ رب ابراہیم کی عبادت کرتے ہیں۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ وہ اس وقت کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حق اور صداقت کے زبردست حامی تھے چنانچہ اس باب میں انہوں نے عمدہ عمدہ اشعار کہے۔

یقول ابو قیس واصبح ناصحًا　　الا ما ستطعتم من وصاتی فافعلوا

"ابوقیس تم سے بطور ناصح کے کہتا ہے کہ میری نصائح پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو۔"

اوصیکم باللہ والبرو التقیٰ　　واعراضکم والبر باللہ اول

"اور میں تمہیں اللہ کے نام پر نیکی اور تقویٰ کی اور برائی سے روگردانی کی وصیت کرتا ہوں اور نیکی کو اللہ کے یہاں اول درجہ حاصل ہے۔"

وان قومکم ساد وافلا تحسدونھم　　وان کنتم اھل الریاسۃ فاعدلوا

اگر تمہاری قوم پر کسی کو سیادت حاصل ہو جائے، تو ان سے حسد نہ کرو اور اگر تمہیں سرداری مل جائے تو لوگوں سے انصاف کرو۔"

وان نزلت احدی الدواھی بقومکم　　فانفسکم دون العشیرۃ فاجملوا

"اور اگر تمہاری قوم پر کوئی مصیبت نازل ہو اور اگر تم اپنے قبیلے کو اپنے نفوس کی قربانی دے کر بچا سکو۔ تو ضرور ایسا کرو۔"

وان یات غرم قادح فارفقوھم　　وما حملو کم فی الملمات فاحملوا

"اور اگر ان پر بھاری تاوان ڈالا جائے تو ان کا ساتھ دو اور مصائب میں جو تکلیف پیش آئے اسے برداشت کرو۔"

وان انتم املقتم فتعففوا　　وان کان فضل الخیر فیکم فافضلوا

"اور اگر تمہیں غصہ آ جائے۔ تو معاف کر دو اور اگر تم میں دوسروں سے بھلائی کرنے کی خوبی پائی جائے تو ضرور بھلائی کرو۔

ان کے اشعار میں عمدہ عمدہ نصائح اور حکم کا ذکر ملتا ہے چنانچہ ابن اسحٰق نے ان کے بعض اشعار کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا

ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۹۔ حضرت ابوقیس صیفیؓ

حضرت ابوقیس صیفی بن اسلت انصاری۔ از بنووائل بن زید۔ بھاگ کر مکہ چلے گئے تھے اور فتح مکہ تک وہیں قریش کے پاس ٹھہرے رہے۔ ان کا ذکر صاد میں گزر چکا ہے۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوقیس بن اسلت کا نام حارث یا بروایتے عبداللہ تھا اور زبیر نے اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن اوس لکھا ہے لیکن اس میں شبہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابوقیس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ ابن کلبی نے بھی اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو ابوقیس نے ایمان لانے کا ارادہ کیا۔ وہ زمانہ جاہلیت میں بھی خدا کی وحدانیت کا قائل تھے اور خود کو حنفیہ گروہ کا فرد کہتے تھے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے اور ابوقیس قبول اسلام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوئے تو راستے میں اسے عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار مل گیا۔ اس نے کہا تمہیں ہماری ہمسائیگی میں ہر طرح کی پناہ حاصل رہی ہے کبھی تم قریش کے حلیف بن جاتے ہو اور اب تم محمد کے پیروکار بننے جا رہے ہو۔ ابوقیس کو غصہ آ گیا کہنے لگا۔ اب میں محمد کے پیرووں میں شامل ہونے والا آخری آدمی ہوں گا کہا جاتا ہے کہ جب وہ مرنے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا اگر تم اب بھی کلمہ شہادت پڑھ لو۔ تو میں قیامت میں تمہاری شفاعت کر سکوں گا۔ کہتے ہیں اسے کلمہ شہادت پڑھتے سنا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوقیس نے حضور اکرمؐ سے اسلام کے بارے میں کئی سوالات کئے۔ جن کے جوابات سے وہ مطمئن ہو گئے اور اس نے اپنے بارے میں غور وخوض کا وعدہ کیا اس دوران میں اس کی ملاقات عبداللہ بن ابی سے ہوگئی۔ کہاں سے آ رہے ہو۔ ابوقیس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا کہ آپ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں یہود کے علما ہمیں بتایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا تم خزرج کی جنگ سے گھبرا گئے ہو۔ اس پر ابوقیس نے کہا میں اس سال کے اختتام تک اسلام قبول نہیں کروں گا چنانچہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوا اور دس ماہ بعد فوت ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ موت کے وقت اسے توحید الٰہی کا ذکر کرتے سنا گیا۔ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ و لا تنکحوا ما نکح واباؤ کم آیت کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنو اوس سے تھیں۔ جب ان کا شوہر ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

عدی بن ثابت کا قول ہے کہ جب ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی والدہ سے نکاح کرنا چاہا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی کہ ابوقیس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مجھ سے نکاح کی خواہش کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو رسول کریم ﷺ کی خواہش کے خلاف عمل کریں۔ حضور اکرمؐ نے سکوت فرمایا اور مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ بایں تقدیر یہ خاتون وہ پہلی عورت ہیں۔ جنہیں اپنے سوتیلے بیٹے سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔

ابوعمر و اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے کے تحت زواج

امراۃ الاب میں اس قصے کا ذکر کیا ہے اور ابوقیس انصاری کا ترجمہ نہیں لکھا اور دونوں کو ایک شمار کیا ہے۔

ابونعیم نے اس قصے کو ابوقیس انصاری کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابوقیس بن اسلت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے دونوں کے علیحدہ علیحدہ ترجمے لکھے ہیں اور ابن سلت کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جعفر مستغفری نے ابن جریج سے ذکر کیا ہے کہ عکرمہ سے مذکور ہے کہ ابوقیس اور اس کے والد کی بیوی کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھاآیت نازل ہوئی اور ابوقیس انصاری کے ترجمے میں اس قصے کا ذکر کیا ہے گویا اس نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور اگر ابوموسیٰ دو ترجمے نہ لکھتا تو میں ایک ہی ترجمے پر اکتفا کرتا ہم لکھ آئے ہیں کہ ابوعمر اور ابونعیم نے بھی دو ترجمے لکھے ہیں۔ بایں امتیاز کہ ابونعیم نے ان کا نسب نہیں لکھا اور چونکہ ابوموسیٰ نے دو ترجمے تحریر کئے ہیں۔ اس لئے ان کے تتبع میں ہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے تاکہ ہم سے کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ واللہ الموفق للصواب

۶۱۸۰۔ حضرت ابوقیس بن حارثؓ

حضرت ابوقیس بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم القرشی السہمی۔ وہ سعد بن سہم کی اولاد سے تھے نہ کہ سعید کی اور قیس بن عدی بلا معارضہ قریش کا سردار تھا اور ابوقیس سابقین اولین سے تھے اور مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ تا یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ از بنو سہم۔ ابوقیس بن حارث بن قیس السہمی کا نام لیا ہے اور مزید تحریر کیا ہے کہ ابوقیس حبشہ سے واپس آئے اور غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ابوقیس بن حارث کا نام عبداللہ تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ عبداللہ ابوقیس کا بھائی تھا اور جو کچھ ہم نے ابن اسحٰق کے مغازی میں دیکھا ہے انہوں نے مہاجرین حبشہ میں عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کا ذکر کر کے ابوقیس بن حارث بن قیس کا نام لکھا ہے۔ اس طرح وہ ان کے بھائی بنتے ہیں اور ان کا نام نہیں لکھا اور ان کا والد حارث ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے الذین جعلوا القران عضین" ابوقیس جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ یمامہ از بنو سہم ابوقیس بن حارث کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۱۔ حضرت ابوقیس جہنیؓ

حضرت ابوقیس جہنی۔ بقول ابن مندہ۔ ابوقیس حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں موجود تھے۔ وہ صحرا میں گزر بسر کرتے تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر تک موجود تھے۔ یہ محمد بن عمر الواقدی کا قول ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ معرکہ یمامہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر عہد تک زندہ رہے۔ یہ کتنی غلط بات ہے۔ جسے ابن مندہ نے واقدی سے منسوب کیا ہے کیونکہ امیر معاویہ کی خلافت کا خاتمہ ساٹھ سال ہجری میں ہوا اور معرکہ یمامہ اس سے پچاس برس پہلے واقع ہوا تھا۔ خدا ہمیں ایسے اندھے تناقض سے محفوظ رکھے۔

ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابو قیس جہنی فتح مکہ میں موجود تھے۔ حافظ عبداللہ نے ابو قیس بن حارث کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں میں خلط ملط کر دیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں یہ ہے رائے ابو عمر اور ابو موسیٰ کی در بارہ ابن مندہ لیکن یہ ان کی بہت بڑی بے انصافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ابن مندہ کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے سہمی اور جہنی کے تراجم میں کسی بہتر طریقے سے امتیاز نہیں کیا اور یہ کوئی ایسی کوتاہی نہیں کہ انہیں موردالزام ٹھہرایا جائے اور جس طریقے سے دونوں نے ابن مندہ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں اور دونوں تراجم میں ہم نے اس لفظ کو ایک ہی طرح بیان کیا ہے تاکہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔ اور یہ کہ اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اس کی کتاب کے جو صحیح نسخے میرے پاس ہیں ان میں ابن مندہ نے دونوں تراجم کو بالوضاحت علیحدہ علیحدہ لکھا ہے اور دونوں تراجم میں نام کو جلی قلم سے لکھا ہے لیکن ابو نعیم اس نسخے کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابو قیس دو ہیں۔ اس لئے وہ ان دو کو ایک سمجھا اور معاملہ گڑبڑ ہو گیا چنانچہ اسے ابن مندہ نے ناپسندیدگی سے مجبور کیا کہ وہ اس کا ذکر کرے۔ اس کے بعد ابو موسیٰ نے ابو عمر کے تتبع میں وہی بات سوچے سمجھے بغیر کہہ دی۔ ورنہ ابن مندہ کی جو کتاب اس کے پاس ہے۔ وہ کسی طرح بھی ان کے ادعا کی حمایت نہیں کرتی۔ ابن مندہ کی وہ عبارت جو ہم نے نقل کی ہے۔ وہ ابن مندہ کے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ میں نے ان کی عبارت کو سہمی کے ترجمے کے آخر میں منفرداً نقل کیا ہے اور جہنی کے ترجمے کے شروع میں تاکہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔

۶۱۸۲۔ حضرت ابو قیس بن معلیٰؓ

حضرت ابو قیس بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن جشم بن خزرج۔ انصار کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ بقول ابن کلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۶۱۸۳۔ حضرت ابو قیسؓ

حضرت ابو قیس۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا میرے لئے محبوب ترین قدم وہ ہیں جو ادائے نماز کے لئے اٹھیں۔ اسے عمرو بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ ان کا نام بشیر بن عمرو تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۴۔ حضرت ابو القین حضرمیؓ

حضرت ابو القین حضرمی۔ بقول ابو عمران کا نام نصر بن دہر تھا۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے انہیں خزاعی لکھا ہے۔

یحییٰ بن حماد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے سعید بن جمہان سے انہوں نے ابو القین سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جھکے تاکہ ان کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں لے کر اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیں، ابو القین نے کپڑے کا دامن اپنے سینے سے لگا لیا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا تیری کنجوسی میں اضافہ فرمائے۔

ہدبہ بن خالد نے حماد سے روایت کی اور ابوالقین اسلمی لکھا ہے اور روایت کی کہ ان کے چچا نے ابوالقین سے کچھ کھجوریں لے
کر آپ اور چند صحابہ کو دینا چاہی تھیں۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۵۔ حضرت ابوالقین خزاعیؓ

حضرت ابوالقین خزاعی۔ حضور ﷺ نے انہیں کچھ وقف عطا فرمایا۔ ان سے اسید بن شامہ نے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے
آچکا ہے۔ ابن مندہ نے ان کے دو ترجمے لکھتے ہیں اور دونوں میں انہیں خزاعی لکھا ہے اگر ایک جگہ حضرمی اور دوسری جگہ خزاعی
لکھتے تو بات بن سکتی تھی۔ ابوعمر اور ابونعیم نے صرف ایک ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۶۱۸۶۔ حضرت ابوکاہلؓ

حضرت ابوکاہل احمسی یا بقول ابوعمر بجلی۔ ابونعیم نے احمسی لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے قیس بن
عائذ اور کسی نے عبداللہ بن مالک لکھا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت نصیب ہوئی۔ اپنی قوم کے سردار تھے اور کوفی شمار ہوتے تھے۔
حجاج بن یوسف کے عہد میں فوت ہوئے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے
ابن ابی زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے اپنے بھائی سعید سے انہوں نے ابوکاہل احمسی سے روایت کی کہ
انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک اونٹنی کی پیٹھ پر سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا ایک حبشی نے اس کی مہار
پکڑی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابوکاہل کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا اور ان سے ایک عجیب سی اچھی خاصی طویل حدیث
روایت کی گئی ہے مگر ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۶۱۸۷۔ حضرت ابوکبشہ انماریؓ

حضرت ابوکبشہ انماری۔ انمار بنو مذحج سے ہے۔ ابن عیسیٰ نے تاریخ حمص میں ان صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ جو وہاں آ گئے تھے۔
انہوں نے ابوکبشہ کو انماری لکھا ہے اور ان کے بارے میں لوگوں نے ہم سے اختلاف کیا ہے بعض کا قول ہے کہ وہ انمار غطفان
سے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ بنولخم سے تھے۔ ابواحمد عسکری انہیں انمار بن بغیض بن ریث بن غطفان سے منسوب کرتے ہیں۔
ابن ابی عاصم انہیں انمار بن اراش بن عمرو بن غوث سے بتاتے ہیں۔

اسی طرح ان کے نام میں بھی اختلاف ہے بقول خلیفہ ان کا نام عمرو بن سعد ہے اور دوسری روایت میں سعد بن عمرو ہے۔
ابونعیم نے ان کا نام سلیم بتایا ہے۔

ابوکبشہ سے عمرو بن رؤبہ اور سالم بن ابوجعد نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عمرو بن رؤبہ سے انہوں نے ابوکبشہ

انماری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے ابوسعید عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ انہوں نے ابوکبشہ انماری کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کی آستینیں تنگ ہوتی تھیں۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۸۔ حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو ہاشم ابوکبشہ مولی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے۔ ابن ہشام کے مطابق وہ اہل فارس سے تھے۔ ان کے علاوہ بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دوس کے باشندے تھے ایک روایت کے مطابق ان کا مولد مکہ تھا۔ آپ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ بقول ابوعمران کا نام سلیم تھا۔ ان کی وفات تیرہ سال ہجری میں اس دن ہوئی۔ جس دن حضرت عمر خلیفہ ہوئے۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات تیرھویں سال ہجری میں بہ خلافت عمر اس دن ہوئی۔ جس دن عروہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ ہم سلیم کے ترجمے میں پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۹۔ حضرت ابوکبیر ہذلیؓ

حضرت ابوکبیر ہذلی شاعر۔ ابویقظان سے مروی ہے کہ ابوکبیر اسلام قبول کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی کہ انہیں زنا کی اجازت دی جائے فرمایا کیا تم دوسروں کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس کی اجازت دو گے؟ کہا نہیں فرمایا جو چیز تم دوسروں کے لئے جائز خیال کرتے ہو اپنے لئے کیوں درست نہیں سمجھتے؟ اس پر انہوں نے کہا پس اللہ سے دعا کریں کہ یہ بُری عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔ اس پر حسان بن ثابت نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

سالت ھذیل رسول اللہ فاحشۃ ضلت ھذیل بما سالت ولم تصب

"بنوہذیل نے رسول کریم ﷺ سے بدکاری کی درخواست کی مگر بنوہذیل نے جو درخواست کی اس میں وہ بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور جا پڑے۔"

سالوا انبیھم ما لیس معطیھم حتی الممات و کانوا عرۃ العرب

"انہوں نے اپنے نبی سے ایسی چیز کی اجازت مانگی جو آپ انہیں زندگی بھر نہیں دے سکتے تھے اور یہ لوگ عرب کے لئے باعث رسوائی تھے۔"

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۰۔ حضرت ابو کثیرؓ مولیٰ بنو تمیم

حضرت ابو کثیر شامی۔ بنو تمیم الداری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو بشر دولابی نے اسحٰق بن سوید الرملی سے انہوں نے عبیداللہ بن عبدالملک بن ابی کثیر سے روایت کی کہ انہوں نے سو برس زندگی پائی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تمام بن وہب اور یسع بن اسح داریین سے سنا ان دونوں نے عبدالملک بن ابی کثیر سے جو تمیم الداری کے مولی تھے۔ انہوں نے ابن کثیر سے سنا کہ وہ بنو تمیم کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں لڑکا تھا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۱۔ حضرت ابو کثیرؓ

حضرت ابو کثیر صحابی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ معمر کے پاس سے گزرے اور انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ اسے مسلم زنجی نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابو کثیر سے روایت کیا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جو اسماعیل بن جعفر نے علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو کثیر سے جو محمد بن جحش کے مولیٰ تھے انہوں نے محمد بن جحش سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمر کے پاس سے گزرے اور انہوں نے ران ننگی کی ہوئی تھی۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابو کثیر تابعی ہیں اور جس نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ ابو احمد عسکری کا قول ہے کہ ان کی ولادت حضورؐ کے زمانے میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۲۔ حضرت ابو کریمہؓ

حضرت ابو کریمہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مقدام بن معدیکرب ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو طاہر یحییٰ بن ابو الفضل المحاملی سے مکہ میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو الحسین بن بشران سے انہوں نے ابو الحسین جوزی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبید سے انہوں نے خلف بن ہسام البزار سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو کریمہ سے روایت کی کہ مہمان کی شب بسری کا بندوبست ہر مسلمان پر ضروری ہے اگر وہ میزبانی کے بغیر رات گزارے اور اسی طرح صبح ہو جائے تو یہ اس پر قرض ہوگا۔ مہمان چاہے تو وصول کرے اور چاہے تو ترک کر دے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۳۔ حضرت ابو کلابؓ

حضرت ابو کلاب بن ابو صعصعہ انصاری مازنی۔ وہ اور ان کے بھائی جابر بن ابو صعصعہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ یہ دونوں حارث اور قیس پسران ابو صعصعہ کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۴۔ حضرت ابو کلیبؓ

حضرت ابو کلیب جہنی۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ واقدی نے محمد بن سلیم سے انہوں

نے عثیم بن کلیب جہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے نکلتے دیکھا آپ کا مقصد مزدلفہ میں جلتی آگ تک پہنچنا تھا چنانچہ آپ اس کے بائیں طرف اترے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا کہ اس اسناد میں مذکور ہے حالانکہ راوی عثیم بن کثیر بن کلیب ہے نہ کہ ان کے والد۔ ابوعمر نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابوکلیب نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابی لکھا ہے لیکن میں ان سے ناواقف ہوا۔

۶۱۹۵۔ ابوالکنودؓ

حضرت ابوالکنود۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کو پایا۔ محمد بن ابی لیلیٰ نے ہنیدہ بن خالد سے انہوں نے ابوالکنود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے آپ سے لڑنے کے لئے تلوار مانگی۔ آپ نے فرمایا غالباً تو چاہتا ہے کہ تلوار لے کر سب کے پیچھے جا کر کھڑا ہو جائے۔ اس نے کہا یارسول اللہ میرا ایسا ارادہ نہیں ہے چنانچہ تلوار لے کر صفوں میں گھس گیا لڑتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا۔

انا امرءٌ عاھدنی خلیلی ونحن تحت اسفل النخیل

''میں وہ آدمی ہوں کہ میرے دوست نے مجھ سے اس وقت عہد لیا جب ہم کھجور کے ایک پست قامت درخت کے نیچے تھے۔''

ان لا اقوم الدھر فی کبول اضرب بسیف اللہ والرسول

''میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک کنارے پر نہیں کھڑا ہوں گا اور اللہ اور رسول کی تلوار سے جہاد کروں گا۔''

اور جس نے حضور اکرم ﷺ سے تلوار لی تھی۔ وہ ابودجانہ انصاری تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب لام

۶۱۹۶۔ حضرت ابولاسؓ

حضرت ابولاس خزاعی۔ ایک روایت میں حارثی ہے۔ ان کا نام عبداللہ یا زیاد تھا۔ مدنی تھے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عمر بن حکم بن ثوبان نے روایت کی کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار کیا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کمزور اور دبلے اونٹ شاید ہی ہمارا بوجھ اٹھا سکیں فرمایا' ہر اونٹ کی چوٹی پر شیطان مسلط ہوتا ہے۔ اس لئے جب ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لو اور ان کی نگہداشت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی پیٹھ پر اٹھاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۷۔ حضرت ابولبابہ اسلمیؓ

حضرت ابولبابہ اسلمی۔ ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا' انہیں صحبت ملی اور ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں۔ ابوبکر بزار نے انہیں

صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عبدالمالک بن میسرہ نے ان سے روایت کی کہ ان کی ایک اونٹنی چوری ہوگئی۔ جسے انہوں نے ایک انصاری کے پاس دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حضور ﷺ کے سامنے اس کی ملکیت کے بارے میں شہادت پیش کر سکتے ہیں مگر انصاری نے گواہ پیش کر دیا کہ اس نے یہ اونٹنی طائف کے ایک مشرک سے اٹھارہ درہم میں خریدی ہے۔ حضور نے تبسم فرما کر کہا' اے ابولبابہ اگر تم اونٹنی کے خواہش مند ہو تو اٹھارہ درہم دے کر لے لو اور یا اونٹنی سے دست بردار ہو جاؤ۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۸۔ حضرت ابولبابہ رفاعہؓ

حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر بروایت ابن اسحٰق' اور احمد بن حنبل اور ابن معین۔ بقول موسیٰ بن عقبہ' ابن ہشام اور خلیفہ ان کا نام بشیر تھا۔ رفاعہ کے ترجمے میں ہم ان کا نام لکھ آئے ہیں اور یہ اپنے قبیلے کے نقیب تھے۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوۂ بدر میں آپ کے ساتھ تھے کہ آپ نے انہیں اپنا جانشین بنا کر مدینہ واپس کر دیا اور مال غنیمت اور ثواب سے انہیں حصہ عطا فرمایا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے' بنو اوس سے شرکائے بیعت عقبہ' رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ابولبابہ کا ذکر کیا ہے۔ ابولبابہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن حضور نے انہیں اپنا جانشین بنا کر واپس کر دیا تھا اور ابن اسحٰق کی روایت کے مطابق' مہاجرین اور انصار کی کی ایک جماعت تھی جو بدر میں شریک نہ ہو سکی تھی اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے ان کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ ابولبابہ بن عبدالمنذر بھی ان میں شامل تھے کیونکہ آپ نے انہیں مدینہ کی نگرانی کے لئے راستہ سے واپس فرما دیا تھا۔ یہی صورت حال غزوۂ سویق میں پیش آئی تھی۔ وہ غزوۂ احد اور باقی تمام غزوات میں شریک جہاد رہے اور فتح مکہ میں بنو عمرو بن عوف کا علم ان کے پاس تھا۔

ابولبابہ نے خود کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا چنانچہ جوائج ضروریہ کے لئے ان کی بیٹی انہیں کھول دیتی۔ اسی طرح سات یا آٹھ دن بندھے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب حضور نے بنو قریظہ کا جو بنو اوس کے حلیف تھے' محاصرہ کیا تو انہوں نے اس باب میں ابولبابہ سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم ہتھیار ڈال دو گے تو موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ بشری لغزش تھی جو ان سے سرزد ہوگئی۔ معاً انہیں خیال آیا کہ وہ دانستہ طور پر اللہ اور رسول سے خیانت کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے خود کو ستون مسجد سے اس لئے باندھ لیا تھا کہ وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرم ﷺ کا ساتھ نہ دے سکے تھے۔ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک ان کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ وہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے چنانچہ ضعف کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ ان پر غشی طاری ہو گئی۔ سات دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ تو انہوں نے التجا کی کہ آپ ازراہ نوازش بنفس نفیس مجھے آزاد فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی رسیاں کھولیں تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے عہد کیا تھا کہ اگر میری توبہ قبول ہوگئی تو میں اسی گھر سے جس میں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے علیحدہ ہو جاؤں گا اور اپنا تمام مال و متاع اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لبابہ! تجھے تیسرے حصے کی اجازت ہے کہ وہ صدقہ کرے۔

عبداللہ بن عباس سے "وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا" اس آیت کے نزول کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابولبابہ کے علاوہ سات' آٹھ یا نو اور صحابی بھی غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے ندامت اور پشیمانی کی وجہ سے انہوں نے خود کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ ندامت اور توبہ کو عمل صالح اور غزوئے میں عدم شمولیت کو عمل سیئی سے تعبیر کیا گیا۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن القاسم المعروف باابن ابی نصر سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن حماد طہرانی سے انہوں نے سہل بن عبدالرحمٰن ابوالہیثم رازی سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ مدنی ابواویس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز استسقاء پڑھی۔ ابولبابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کھجوریں کھلیانوں میں خشک کرنے کے لئے پھیلائی ہوئی ہیں۔ آسمان میں کہیں بھی بادل کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا حضورؐ نے تین دفعہ بارش کے لئے دعا فرمائی۔ آخری دفعہ فرمایا اے اللہ تو اتنی بارش فرما کہ ابولبابہ کو اپنے کپڑے اتار کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی دھوتی سے بند کرنا پڑے۔ آسمان نے برسنا شروع کیا اور اس زور کی بارش ہوئی کہ لوگ ابولبابہ کے گرد جمع ہو گئے اور ان سے کہا کہ جب تک وہ ننگے ہو کر اپنے کھلیان کی نالی دھوتی سے بند نہیں کریں گے' بارش نہیں رکے گی کیونکہ آپ نے اپنی دعا میں یہی فرمایا تھا چنانچہ جب ابولبابہ نے کپڑے اتار کر اپنی دھوتی سے نالی کو بند کیا تو بارش رک گئی۔ ان کی وفات حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۹۔ حضرت ابولبابہؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابولبابہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے اور آپ کے غلاموں میں ان کا نام آتا ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۰۔ حضرت ابولبیبہ اشہلیؓ

حضرت ابولبیبہ اشہلی۔ بنواشہل سے تھے جو بنواوس کا ذیلی قبیلہ تھا۔ ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بعد از نکاح ایک درہم ادا کر کے عورت کو اپنے لئے حلال کرنا چاہے یہ جائز ہے۔ ان سے اس حدیث کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں جن کا اسناد قوی نہیں ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بغیر اور کسی راوی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۱۔ حضرت آبی اللحمؓ

حضرت آبی اللحم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے عمیر مولیٰ

آبی اللحم سے انہوں نے آبی اللحم سے روایت کی کہ انہوں نے احجار الزیت کے پاس حضور اکرم ﷺ کو بارش کے لئے دعا کرتے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے آبی اللحم ان کی کنیت قرار دی ہے حالانکہ یہ ان کا لقب (آبی اللحم) ہے کیونکہ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔

۶۲۰۲۔ حضرت ابولقیطؓ

حضرت ابولقیط۔ حبشی یا یمنی تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے حضرت عمر کے عہد خلافت تک زندہ رہے فوجی نفری کا رجسٹر ان کی تحویل میں ہوتا تھا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۶۲۰۳۔ حضرت ابولیلیٰ اشعریؓ

حضرت ابولیلیٰ اشعری۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوعمر عیسیٰ نے سلیمان بن حبیب محاربی سے انہوں نے عامر بن لدین اشعری سے انہوں نے ابولیلیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے زعما کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ کیونکہ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے انہوں نے سلیمان اور محمد بن ابی قیس (محمد بن سعید مصلوب شامی) سے اور یہی آدمی ابوعمر عیسیٰ ہے اور اکثر اہل حدیث ان کے بارے میں تدلیس سے کام لیتے ہیں تاکہ ان کا معاملہ چھپا رہے کیونکہ وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہیں اور مدار حدیث ان پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۴۔ حضرت ابولیلیٰ انصاریؓ

حضرت ابولیلیٰ انصاری۔ ان کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، کسی نے یسار بن نمیر کسی نے اوس بن خولی، کسی نے داود بن بلال اور کسی نے بلال بن بلیل لکھا ہے۔ ابن کلبی نے ابولیلیٰ انصاری کا نام داؤد بن بلیل بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی لکھا ہے حضور ﷺ کی صحبت پائی۔ غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ پھر کوفے میں منتقل ہو گئے۔ وہاں بنوجہینہ کے محلے میں ان کا ایک مکان تھا۔ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت علی کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی، ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت کی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ جب کسی گھر میں سانپ نظر آ جائے تو تمہیں چاہیے کہ اسے کہو کہ ہم تمہیں حضرت نوح اور سلیمان بن داؤد کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں دکھ نہ دینا اگر اس کے بعد پھر نمودار ہو تو اسے مار ڈالو۔

۶۲۰۵۔ حضرت ابولیلیٰ خزاعیؓ

حضرت ابولیلیٰ خزاعی۔ جعفر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۶۔ حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب بن عمرو انصاری مازنی۔ انہیں صحبت ملی۔ غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بقول واقدی حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام یا حضرت عثمانؓ کے ابتدائی ایام خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ بن کعب انصاری تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۷۔ حضرت ابولیلیٰ غفاریؓ

حضرت ابولیلیٰ غفاری۔ ان کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔ ان کی حدیث اسحٰق بن بشر نے خالد بن حارث سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابولیلیٰ غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ آپؐ کے بعد عظیم فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہو تو تم علی کے گرد جمع ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن وہ سب سے پہلے ملاقات کرے گا اور مصافحہ کرے گا وہی اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے جو حق و باطل میں فیصلہ کرے گا اور وہ مومنوں کے سردار ہیں۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ اسحٰق بن بشر وہ راوی ہے جس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا جبکہ وہ اکیلا ہو۔ کیونکہ وہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

۶۲۰۸۔ حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدیؓ

حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدی شاعر تھے اور ان کا نام قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجد ودنا وانا لنر جو افوق ذلک مظهراً

''ہماری توقیر اور ہمارے اسلاف آسمان تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اب اس سے بلند تر مظہر کی خواہش ہے۔''

رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا اس سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

بقول ابوعمر نابغہ جعدی دو سو سال زندہ رہے یہی قول ہے عمر بن شبہ اور ابن قتیبہ کا۔ کہتے ہیں کہ ان کی ولادت نابغہ ذبیانی سے پہلے ہوئی۔ اور ابن زبیر کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب المیم

۶۲۰۹۔ حضرت ابو مالک اسلمیؓ

حضرت ابو مالک اسلمی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن بکیر نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے ابو مالک اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک کو تین دفعہ واپس بھیجا تھا۔ جب وہ چوتھی دفعہ آئے تو آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۰۔ حضرت ابو مالک اشجعیؓ

حضرت ابو مالک اشجعی۔ ایک روایت میں اشعری ہے۔ ان کا نام عمرو بن حارث بن ہانی تھا۔ بقول ابو عمران سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں صرف اشجعی لکھا ہے اور اس ترجمے میں ان کا ذکر نہیں کیا امام احمد بن حنبل نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑی دھوکا بازی یہ ہے کہ دو شخص ایک مکان میں شریک ہیں جب اس کی تقسیم عمل میں آئی ہے تو ایک آدمی اپنے ساتھی کے حصے سے بالشت بھر زمین فریب کاری سے ہتھیا لیتا ہے۔ اس طریقے سے وہ اس زمین کا وہ ٹکڑا سات طبقوں تک اپنی گردن میں طوق بنا کر ڈال لے گا۔ یہی قول ہے عبدالملک بن زہیر کا اور اس سے شریک، قیس بن ربیع اور عبیداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عطا سے روایت کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے ابو مالک اشعری لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

نیز زہیر نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار خصلتیں باقی رہ جائیں گی۔ امام بخاری نے بھی اسی اسناد سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک اشجعی لکھا ہے اور زہیر کثیر الخطاء راوی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۱۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ

حضرت ابو مالک اشعری۔ اپنے اہل قبیلہ کے ساتھ بذریعہ کشتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے کعب بن مالک کسی نے کعب بن عاصم کسی نے عبید کسی نے عمرو اور کسی نے حارث لکھا ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔

یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے، ابوالقاسم اور اسماعیل بن احمد بن عمرو السمر قندی نے املاءً عبدالواحد بن علی العلاف سے انہوں نے علی بن محمد بن بشراں سے انہوں نے اسماعیل بن محمد الصفار سے انہوں نے احمد بن منصور سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن ابی حسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابو مالک اشعری سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں موجود تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا ''اللہ کے کچھ بندے جو انبیاء و شہداء نہ ہونے کے باوجود ایسے بھی ہیں کہ جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرتے ہیں کیونکہ انہیں قیامت کے دن اللہ کے قریب میں ایسا مقام حاصل ہوگا۔''

اسماعیل بن عبداللہ بن خالد بن سعید بن ابو مریم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے ابو مالک اشعری کو یہ کہتے سنا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایام قربانی کے درمیان فرمایا۔ کیا آج یوم حرام نہیں؟ صحابہ کرام نے کہا' درست ہے یا رسول اللہ ﷺ! یہ دن قیامت کے دن تک اسی طرح قابل حرمت رہے گا۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے کہ جس سے دوسرے مومنوں کے جان

وخون محفوظ ہوں اور مومنوں کا جان و مال ان پر تا قیامت حرام ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۲۔ حضرت ابو مالک غفاری ؓ

حضرت ابو مالک غفاری۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن ابراہیم شلا ثائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم الشہید سے انہوں نے ابو فضیل سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابو مالک غفار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے ساتھ سات جنازے اور لائے گئے اور اسی طرح پڑے رہے اور آپ نے سب کا جنازہ اکٹھا پڑھایا۔

۶۲۱۳۔ حضرت ابو مالک قرظی ؓ

حضرت ابو مالک قرظی۔ یہ ثعلبہ کے والد ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا اور اسلام قبول کیا۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ ان کی حدیث یزید بن ہاد نے ثعلبہ بن مالک سے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابو مالک یمن کے یہودی تھے۔ بقول محمد بن سعد انہوں نے بنو قریظہ کی ایک عورت سے شادی کر لی تھی اور انہیں سے منسوب ہو گئے۔ یہ خود بنو کندہ سے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۴۔ حضرت ابو مالک نخعی ؓ

حضرت ابو مالک نخعی دمشقی، بروایتے انہیں صحبت ملی۔ معاویہ بن صالح نے عبداللہ بن دینار بہرانی حمصی سے انہوں نے ابو مالک نخعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایسا آدمی جس سے اس کے والدین ناراض ہوں۔ ایسی عورت جو ننگے سر نماز پڑھے اور ایسا امام جسے اس کے مقتدی ناپسند کریں۔ ان سے کسی کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ صحیح بات یہ ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۵۔ حضرت ابو مالک ؓ

حضرت ابو مالک۔ مصر میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان سے سنان بن سعد نے روایت کی یزید بن ابو حبیب نے سنان بن سعد سے انہوں نے ابو مالک سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا۔ وہ جنت میں اہل جنت کی خدمت گزاری کریں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابو سعید بن یونس سے اسی طرح روایت کی۔ ابو نعیم کے مطابق مشہور اسناد یوں ہے۔ یزید از سنان از انس بن مالک۔

۶۲۱۶۔ حضرت ابو مالک ؓ

حضرت ابو مالک۔ ہشام بن الغار نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اہل دمشق کو بتایا کہ جلد ہی تم میں قذف، مسخ اور خسف کے واقعات ہوں گے۔ انہوں نے کہا اے ربیعہ! تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا یہ شخص ابو مالک حضور اکرم ﷺ کا صحابی ہے۔ اس سے پوچھ لو وہ ان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے ابو مالک سے پوچھا کہ ابن ربیعہ کیا

کہہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ کو کہتے سنا کہ عنقریب ہی میری امت کو ان تین مصیبتوں سے پالا پڑے گا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ کیا ہوگی۔ فرمایا وہ گانے والی عورتیں رکھ لیں گے اور شراب پئیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۷۔ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ

حضرت ابو مالک نام نامعلوم۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی حضور نے فرمایا۔ جس نے اسلام میں اسی برس گزارے اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کردے گا اور جنت کے اونچے درجوں میں اس کا مقام ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن زید لکھا ہے لیکن درست نام عبدالرحیم ہے۔

۶۲۱۸۔ حضرت ابوالمبتذل رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمبتذ ل۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ احمد بن سلیمان سے انہوں نے رشدین بن سعد سے انہوں نے حیی بن عبداللہ معافری سے انہوں نے ابوالمتبذ ل سے جو صحابی تھے اور افریقہ میں مقیم ہوگئے تھے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جو شخص صبح اٹھ کر خدا کی ربوبیت میری رسالت اور دین اسلام کی قبولیت پر اظہار رضامندی کرے میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے پکڑ کر سیدھا بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور اسی حدیث کو احمد بن طیب نے رشدین سے بیان کیا ہے اور ان کی کنیت ابوالمنیذ ریا المنتذر لکھی ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور منذر یا منیذر کے نام کے تحت ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۹۔ حضرت ابوالمجبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمجبر۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن نے ابونعیم سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق سے (ح) ابونعیم نے محمد بن محمد سے انہوں محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابوموسیٰ نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابوحصین محمد بن حصین بن القاضی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے یحیٰی حمانی، انہوں نے مبارک بن سعید سے جو سفیان بن سعید ثوری کے بھائی ہیں۔ انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں، دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا دو دادیوں کی پرورش کی وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا۔ جس طرح یہ دو انگلیاں باہم جڑی ہوئی ہیں۔ آپ نے انگشت شہادت کو ساتھ والی انگلی یعنی درمیانی سے ملا دیا تھا۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوالرجاء احمد بن محمد القاری سے انہوں نے ابوالعلاء عبدالصمد بن محمد الکرجی سے انہوں نے اجازۃً محمد بن صالح العطار سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن عقبہ سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے خلید الفراء سے انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جو دل کا ناس مار دیتی ہیں۔ احمقوں سے مجالست اگر تو ان کی صحبت میں بیٹھے گا تو ان کی طرح ہو جائے گا اور

اگراس سے دورر ہے گا تو بچ جائے گا۔ دوسری کثرت گناہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے: کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون (بلکہ ان کے اعمال سے ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں) تیسرا عورتوں سے خلوت۔ ان کی باتیں سننا اور ان کے کہے پر عمل کرنا۔ چوتھا مُردوں کی محفلوں میں شریک ہونا صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ! مُردوں سے کون مراد ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا دولت مند جس کی دولت نے اسے مغرور کر دیا ہو اور ظالم امام یعنی بے انصاف حاکم وقت۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۰۔ حضرت ابومجیبہ باہلیؓ

حضرت ابومجیبہ باہلی۔ ایک روایت میں عم مجیبہ ہے۔ ابوموسیٰ کے مطابق یہ ان لوگوں میں ہیں۔ جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جنہوں نے اپنے والد سے مختصراً روایت کی۔

۶۲۲۱۔ حضرت ابومحجن ثقفیؓ

حضرت ابومحجن ثقفی۔ ان کا نام عمرو بن حبیب بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی تھا۔ ایک روایت میں مالک بن حبیب اور دوسری میں عبداللہ بن حبیب آیا ہے۔ ایک اور روایت کے رو سے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ جب نویں ہجری کے ماہ رمضان میں بنوثقیف نے اسلام قبول کیا تو یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔ ان سے ابوسعید بقال نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت سے تین باتوں کا خطرہ ہے۔ ستاروں پر ایمان لانا، تقدیر کی تکذیب اور سلاطین کا ظلم۔

ابومحجن جاہلیت میں اور اسی طرح بعد از قبول اسلام بڑے دلیر اور بہادر سپاہی تھے۔ شاعر تھے اور اچھے شعر کہتے تھے مزید برآں بڑے سخی اور کریم النفس آدمی تھے لیکن شراب کا ایسا چسکا تھا کہ کسی طرح بھی رک نہیں سکتے تھے حضرت عمر نے انہیں سات آٹھ دفعہ حد لگائی۔ آخر جلاوطن کر کے ایک جزیرے میں قید کر دیا اور حفاظت کے لئے ایک آدمی ساتھ کر دیا لیکن ابومحجن بھاگ کر سعد بن ابی وقاص کے پاس چلے گئے جو ایران میں مصروف جہاد تھے جب حضرت عمر کو علم ہوا تو انہوں نے سعد کو لکھا کہ ابومحجن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا اور پاؤں میں بیڑی ڈال دی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب قادسیہ میں اسلام اور کفر کی ٹھن گئی تھی اور زبردست جنگ ہو رہی تھی۔ ابومحجن نے سعد کی بیوی سے درخواست کی کہ وہ اسے آزاد کر دے اور سعد کا گھوڑا اسے دے دے تاکہ وہ جہاد میں حصہ لے سکے اگر وہ بچ گیا تو وعدہ کرتا ہے کہ واپس آ کر بیڑی پہن لے گا لیکن اگر شہید ہو گیا تو بات ہی ختم ہو جائے گی لیکن سعد کی بیوی نہ مانی اپنی بے بسی پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے

کفی حزنًا ان ترتدی الخیل بالقنا   واترک مشدودًا علی وثاقیا

''مجھے مغموم بنانے کو اتنی بات ہی کافی ہے کہ شاہسوار نیزے لہراتے پھر رہے اور میں یہاں بیڑیوں میں جکڑا پڑا ہوں۔''

اذا اقمت عنانی الحدید واغلقت مصارع دونی قدتصم المنادیا

''جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں مجھے روک لیتی ہیں اور مجھے میدان سے روک لیتی ہیں اور جنہیں میں مدد کے لئے پکارتا ہوں وہ بہرے ہو گئے ہیں۔''

وقد کنت ذامال کثیر واخوۃ فقد ترکونی واحد الا اخالیا

''کبھی میرے پاس بڑا مال تھا اور کثیر التعداد بھائی بند تھے۔ وہ سب چھوڑ گئے ہیں۔ اب میں اکیلا ہوں اور کوئی عزیز میرے ساتھ نہیں۔''

حسبنا عن الحرب العوان وقد بدت واعمال غیری یوم ذاک العوالیا

''جنگ یک حملہ شروع ہوگئی ہے اور ہمیں اس میں شرکت سے روک دیا گیا ہے اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں کے کارنامے شان دار ہیں۔''

فللہ عھد لا اخیس بعھدہ لئن فرجت ان لا ازور الحوانیا

''میں خدا کے نام پر عہد کرتا ہوں اور میں اس میں خیانت نہیں کروں گا اگر سلمٰی (سعد کی بیوی) مجھے کھول دے تو میں ہرگز شراب کی دکان پر نہیں جاؤں گا۔''

جب سلمٰی نے یہ اشعار سنے تو اس پر رقت طاری ہوگئی اور اس نے ابو محجن کو کھول دیا اور سعد کا گھوڑا بھی اس کے حوالے کر دیا۔ ابو محجن نے اس قیامت کا حملہ کیا کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے جس طرف حملہ کرتے کوئی ٹھہر نہ سکتا اور وہ لوگوں پر بڑی تندی اور تیزی سے حملہ آور ہوتے تھے لوگ ہمہ تن حیرت تھے اور کوئی انہیں پہچان نہ سکا سعد ایک مکان کی چھت پر کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ زخم کی وجہ سے سواری نہیں کر سکتے تھے۔ نیز عرق النساء کا ان پر حملہ تھا۔ کہنے لگے اگر ابو محجن قید میں نہ ہوتا۔ تو میں کہتا کہ یہ ابو محجن ہے اور جس گھوڑے پر وہ سوار ہے۔ وہ بلقاء ہے جب لوگ میدان جنگ سے واپس ہوئے تو محجن نے بھی واپس آکر پاؤں میں بیڑیاں پہن لیں سلمٰی نے ساری بات سعد کو بتا دی اور انہوں نے ابو محجن کو آزاد کر دیا۔ ابو محجن نے اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر ابو محجن نے شراب نوشی سے توبہ کر لی۔ کہنے لگے مجھے چڑ آتی تھی کہ میں حد سے ڈر کر شراب نوشی ترک کر دوں۔

مروی ہے کہ ابو محجن کے دونوں بیٹے ایک دفعہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے۔ امیر معاویہؓ نے کہا تمہارا والد وہی شخص تھا نا جس نے ذیل کے اشعار کہے تھے۔

اذا مت فادفننی الیٰ حنب کرمۃ تروی عظامی بعد موتی عروقھا

''جب میں مر جاؤں تو مجھے شراب خانے کے ایک طرف دفن کر دینا تا کہ مرنے کے بعد میری ہڈیاں اس کی شراب سے سیراب ہوتی رہیں۔''

ولا تدفننی فی الفلاۃ فاننی اخاف اذا مامت ان لا اذوقھا

''اور مجھے کسی کھلے میدان میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کے مرنے کے بعد مجھے اس کا چکھنا نصیب نہ

ہوگا۔"

ابو محجن کے بیٹے نے امیر معاویہ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کا کوئی اچھا شعر بھی سنا سکتے تھے امیر معاویہ نے کہا مثلاً
ابو محجن کے بیٹے نے پڑھا۔

لا تسأل الناس عن مالی و کثرته ۔۔۔ واسئل الناس عن حزمی و عن خلقی

"تم لوگوں سے میرے مال و متاع اور اس کی کثرت کے بارے میں مت پوچھو بلکہ چاہیے کہ تم میرے وقار اور میرے اخلاق کے بارے میں دریافت کرو۔"

القوم اعلم انی من سراتهم ۔۔۔ اذا تطیش ید الرعد یدة الفرق

"میرے قبیلے کو علم ہے کہ میں ان کا خبر گیر ہوں۔ جب بزدل لوگوں کے ہاتھ کانپنے لگ جاتے ہیں۔"

قد ارکب الهول مسدولا عساکره ۔۔۔ واکتم السر فیه ضربة العنق

"میں خطرات کے فتنوں پر سوار ہو کر اس کے لشکروں کو تتر بتر کر دیتا ہوں اور اس کی گردن پر وار کر کے اس کے راز کو آشکارا نہیں ہونے دیتا۔"

اعطی السنان غداة الروع حصته ۔۔۔ وعامل الرمح ارویه من العلق

"جنگ کے دن میں نیزے کے بھالے کو اس کا حصہ دے دیتا ہوں۔ اور نیزے کے دستے کو خون سے سیراب کرتا ہوں۔"

عف المطالب عما لست نائله ۔۔۔ وان ظلمت شدید الحقد والحنق

"جن مقاصد تک میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ تم بھی ان سے دست کش ہو جاؤ اور اگر کوئی مجھ سے زیادتی کرے تو میں بھی اس باب میں سخت دشمن اور کینہ توز ہوں۔"

وقد اجود و مالی بذی قنع ۔۔۔ وقد اکر وراء المجحر الفرق

"میں لوگوں میں اپنا مال تقسیم کرتا ہوں لیکن میرے ذرائع غیر ملتجی ہیں اور جب میں حملہ کرتا ہوں تو لوگوں کی پناہ گاہوں کو پار کر جاتا ہوں۔"

قد یعسر المرء حینا وهو ذو کرم ۔۔۔ وقد یثوب سوام العاجز الحمق

"کبھی ایک کریم النفس آدمی کچھ وقت کے لئے عسرت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی ایک عاجز احمق آدمی ایک اچھی فکر تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔"

سیکثر المال یوماً بعد قلته ۔۔۔ ویکتسی العود بعد الیبس بالورق

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مال گھٹ جانے کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خشک لکڑی پر کچھ عرصے کے بعد پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔"

یہ اشعار سن کر امیر معاویہ نے کہا اگر مجھ سے پہلی گفتگو میں کچھ غلطی ہوگئی ہے تو انعام دے کر اس فروگزاشت کی تلافی کر دوں

گا چنانچہ اسے انعام سے نوازا اور کہا کہ عورتوں کو ابومجن کی طرح بچے جننا چاہئیں۔

ابن سعد سے مروی ہے کہ ابومجن نے جرجان یا آذربائیجان میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۲۔ حضرت ابومحذورہ موذن رضی اللہ عنہ

حضرت ابومحذورہ موذن۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سمرہ بن معیر کسی نے اوس بن معیر اور کسی نے معیر بن محیریز لکھا ہے۔ ہم ان کا نسب اوس اور سمرہ کے تراجم میں لکھ آئے ہیں۔ ابویقظان کے مطابق ان کا بھائی اوس بن معیر غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا تھا اور ابومحذورہ کا نام سلمان یا سمرہ بن معیر تھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام معین تحریر کیا ہے۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابومحذورہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام انیس تھا۔ جو بدر میں بحالت کفر قتل ہوا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں۔ میں نے ابومحذورہ کا نسب ایک آدمی سے بطریق ذیل سنا۔ سمرہ بن معیر بن لوذان بن وہب بن سعد بن جمح اور ان کے بھائی کا نام اویس تھا بخاری اور ابن معین کے مطابق ان کا نام سمرہ بن معیر تھا اور بقول کلبی ان کا نام اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح تھا اور زبیر لکھتے ہیں کہ عریج' لوذان اور ربیعہ بھائی تھے از بنوسعد بن جمح۔ جو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ نیز یہ کہ ان کا بھائی انیس بن معیر بحالت کفر غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا اور ان کی ماں بنوخزاعہ سے تھی اور ان کی نسل ختم ہوگئی تھی۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر' ان کا چچا مصعب' ابن اسحٰق اور مسیبی اس پر متفق ہیں کہ ابومحذورہ کا نام اوس تھا اور یہ لوگ انساب قریش کے ماہرین سے ہیں اور جس نے ان کا نام سلمہ کہا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں اور ابومحذورہ حضور اکرمؐ کے موذن تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں اذان دیتے سنا۔ ان کی آواز آپ کو پسند آئی آپ نے بلایا۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور یہ خدمت ان کے ذمہ لگادی گئی اور مکہ میں وہ عرصے تک اذان دیتے رہے ان کے بعد ان کے چچازاد بھائی ابن محیریز نے یہ خدمت سنبھال لی۔ ان کے بعد ان کا بیٹا موذن بنا پھر یہ خدمت ربیعہ بن سعد بن جمح کے سپرد ہوئی۔ ابومحذورہ بہت خوش آواز تھے۔ حضرت عمر نے انہیں اذان دیتے سنا۔ تو کہنے لگے میں یہ سمجھا قریب ہے کہ تمہاری باچھیں پھٹ جائیں۔

ابواسحٰق بن محمد الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ترمذی۔ بشر بن معاذ سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ سے انہوں نے اپنے والد اور دادا سے انہوں نے ابومحذورہ سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں پاس بٹھا کر حرف بحرف اذان سکھائی۔ بشر نے ان سے کہا میرے سامنے اذان دہرایئے۔ انہوں نے ہماری اذان کے ہر کلمے کو دو دو دفعہ دہرایا۔

ابومحذورہ نے مکہ میں ۵۷ سال ہجری یا ۷۹ سال ہجری میں وفات پائی۔ وہ مدت العمر مکہ میں سکونت پذیر رہے اور ہجرت نہ کی۔ ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر اور سینے پر ناف تک پھیرا اور مکہ میں اذان کہنے کی اجازت دی۔ پھر عتاب بن اسید حاکم مکہ ہوکر آئے اور ابومحذورہ ان کے عہد میں بھی اذان دیتے رہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۳۔ حضرت ابو محرزؓ

حضرت ابو محرز بکری۔ زمانہ جاہلیت کو پایا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن محرز نے روایت کی۔ امام بخاری نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۴۔ حضرت ابو محمد البدری الشامیؓ

حضرت ابو محمد البدری الشامی۔ ابو احمد عبدالوہاب بن ابو منصور امین نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز روایت کی کہ ایک شامی کی کنیت ابو محمد تھی اور جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے وتر کو واجب قرار دیا۔ مدلجی کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن صامت سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے۔

ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری نجاری مذکور ہے۔ بدری تھے مگر ابن اسحٰق نے انہیں بدری نہیں لکھا۔ شامی تھے اور داریا میں رہتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۵۔ حضرت ابو مخارقؓ

حضرت ابو مخارق۔ ان کے لڑکے کا نام قابوس تھا۔ حسن بن سفیان نے انہیں کوفی شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے' انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابو بکر نہشلی سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قابوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی اس کا مال چھیننا چاہتا ہے اسے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اس کے سامنے اللہ کا نام پیش کرو اگر پھر بھی باز نہ آئے تو مسلمانوں سے امداد لو۔ اس نے گزارش کی کہ اگر مسلمان میری امداد نہ کریں تو فرمایا اپنے مال کے بچاؤ کے لئے اس سے لڑو اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مال سے دست بردار ہو جاؤ۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۶۔ حضرت ابو مخشیؓ

حضرت ابو مخشی طائی۔ مہاجرین سے ہیں۔ اور معرکہ بدر میں موجود تھے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا نام سوید بن مخشی تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ وہ بنو امیہ کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں شامل تھے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۷۔ حضرت ابو مدینہؓ

حضرت ابو مدینہ الدارمی۔ ان کا نام عبداللہ بن مضر تھا۔ ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۸۔ حضرت ابومذکورؓ

حضرت ابومذکور انصاری۔ یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج' یعقوب الدورقی سے انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری ابومذکور نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا۔ آزاد کیا۔ غلام کا نام یعقوب تھا پھر حدیث بیان کی۔ اسے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے قبیلے کے ایک آدمی سے جس نے غلام آزاد کیا۔ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۹۔ حضرت ابومراوحؓ

حضرت ابومراوح غفاری۔ مدنی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے بقول ابوداود بجستانی انہیں صحبت ملی اور آپ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی حدیث کی روایت کی روایت اصم سے انہوں نے احمد بن فرج سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوالمراوح لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے مال کو اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے لئے نازل فرمایا۔ ان دونوں نے ان کے ترجمے میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور دونوں نے انہیں غفاری لکھا ہے لیکن متن حدیث کے اندر انہیں لیثی لکھا ہے۔ ابوعمر نے انہیں غفاری شمار کیا ہے نیز تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ابوذر اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔ وہ کبار تابعین سے تھے اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۰۔ حضرت ابومرثد غنویؓ

حضرت ابومرثد غنوی۔ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان اور ایک اور روایت میں کناز بن حصین بن یربوع بن جہینہ بن سعد بن طریف بن خرشہ بن سعد بن طریف آیا ہے اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام حصین بن کناز آیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ مشہور ہے۔ وہ حمزہ بن عبدالملطلب کے حلیف اور ہم عمر تھے' ابومرثد اور ان کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از خلفائے بنو ہاشم ابومرثد اور ان کے بیٹے مرثد کا جو حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے نام لیا ہے اور ان کے بیٹے مرثد معرکہ رجیع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے تھے اور ابومرثد کی وفات حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بارہ سال ہجری میں ہوئی تھی۔ اس وقت وہ ۶۶ سال کے تھے۔ وہ لمبے قد کے آدمی تھے اور بال بہت زیادہ تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس النرسی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بشر بن عبیداللہ انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابومرثد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔ ابونعیم'

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۱۔ حضرت ابومرحب

حضرت ابومرحب۔ ان کا نام سوید بن قیس تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۲۔ حضرت ابومرحب آخر

حضرت ابومرحب۔ ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۳۔ حضرت ابومرحب

حضرت ابومرحب۔ ایک روایت میں ابن مرحب مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں مرحب آیا ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے شعبی نے روایت کی۔

ابواحمد بن سکینہ الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے محمد بن صباح بن سفیان سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابومرحب سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عوف حضور اکرم ﷺ کی قبر میں اترے تھے۔ انہوں نے کہا گویا میں اب بھی ان چار آدمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ صاحب ان دو حضرات میں شامل نہیں جن کا ذکر ہم کر آئے ہیں تو پھر یہ کوئی اور آدمی ہیں۔

۶۲۳۴۔ حضرت ابومرہ طائفی

حضرت ابومرہ طائفی۔ بقول حضرمی وہ صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان انہوں نے عبداللہ بن حکم سے انہوں ے یحییٰ بن اسحٰق سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابومرہ طائفی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! اگر تو دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت نماز ادا کرے گا تو وہ نماز تجھے دن کے آخری حصے تک کفایت کرے گی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۵۔ حضرت ابومرہ ثقفی

حضرت ابومرہ بن عروہ ثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے والد کبار صحابہ میں سے تھے۔ ابوعمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے واقدی لکھتے ہیں کہ عروہ بن مسعود کے دونوں بیٹے ابومرہ اور ابوملیح آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنے والد کے قتل کے بارے میں حضور ﷺ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔

۶۲۳۶۔ حضرت ابومریم جہنی

حضرت ابومریم جہنی۔ بقول ابوبکر احمد بن عمرو بزار ان کا نام عمرو بن مرہ تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۷۔ حضرت ابومریم خصیؓ

حضرت ابومریم خصی' شامی تھے۔ اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے طاؤس سے کہا کہ مجھ سے ابومریم خصی نے حدیث بیان کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھے کسی غیر خصی سے متعارف کرائیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۸۔ حضرت ابومریم سکونیؓ

حضرت ابومریم سکونی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "من ولاہ اللہ من امور المسلمین شیئاً" ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ازدی لکھا ہے اور ان سے یہ حدیث روایت کی ہے یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابن ابی عاصم' ہشام بن عمار سے انہوں نے' صدقہ بن خالد سے انہوں نے یزید بن ابومریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک فلسطینی سے' جس کی کنیت ابومریم تھی' حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حکومت بخشی اور اس نے خود کو مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ اللہ اس سے قیامت کے دن اس کے فقر و فاقہ کی وجہ سے پردہ کرلے گا۔

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے خیال میں ان کا تعلق بنوکندہ سے ہے جیسا کہ ہم اگلے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابومریم سے عبادہ بن نسی' قاسم بن مخیمرہ' زبیر بن عبداللہ اور ابوالمعطل نے روایت کی کہ وہ امیر معاویہ سے ملنے گئے تو انہوں نے کہا اے ابومریم! تم سے مل کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔

۶۲۳۹۔ حضرت ابومریم سلولیؓ

حضرت ابومریم سلولی۔ ان کی نسبت بنوسلول سے غلط ہے۔ ابومریم مرہ بن صعصعہ بن بکر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے تھے اور ان کے بھائی کا نام عامر تھا اور ان کی ماں کا نام سلول تھا اور دونوں بھائی ماں کے نام سے منسوب ہیں۔ ان کی والدہ ذہل بن شیبان کی دختر تھیں۔ ابومریم بصری یا کوفی تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے دس احادیث روایت کیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا اور ان کا اپنا نام مالک بن ربیعہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۰۔ حضرت ابومریم غسانیؓ

حضرت ابومریم غسانی۔ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کے دادا تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! آج رات کو میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ فرمایا' آج رات مجھ پر سورۃ مریم اتری ہے اس لئے اس کا نام مریم رکھ دو۔ اس سے ان کی کنیت ابومریم ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔

ابوحاتم رازی لکھتے ہیں میں نے ابومریم کے ایک بیٹے سے ان کا نام پوچھا تو اس نے نذیر بتایا۔ وہ شامی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۱۔ حضرت ابومریم کندیؓ

حضرت ابومریم کندی۔ ایک روایت میں ازدی ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے بحر بن مالک سے انہوں نے ابومریم کندی سے انہوں نے آپ سے روایت کی کہ میں ایک گوہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اور اس سے ملتے جلتے حشرات الارض گزشتہ عہد کی وہ قومیں ہیں جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی اور اللہ نے انہیں مسخ کر کے حشرات الارض بنا دیا۔

ایک روایت کے مطابق غسانی نہیں ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ غسانی ہیں۔ ابن مندہ نے ابومریم سکونی کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ کندی ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں کیونکہ سکونی بنو کندہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے بایں ہمہ ان کی حدیث ضعیف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۲۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ

حضرت ابومسعود انصاری۔ ان کا نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور ایک روایت کے مطابق یسیرہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ بدری مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ بدر کے سکونتی تھی۔ یا وہاں آ کر ٹھہر گئے تھے۔ اکثر اہل السیر انہیں بدری نہیں گردانتے ہاں البتہ بیعت عقبہ میں موجود تھے ایک روایت کے رو سے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ بیعت عقبہ از بنو حارث بن خزرج۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن خزرج کا نام لیا ہے اور جو لوگ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ ابومسعود عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے اور خدارہ خدرہ کے بھائی تھے اور کوفہ میں ٹھہر گئے تھے۔

ابوالفضل بن ابونصر خطیب نے ابومحمد بن جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن احمد بن شادان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے یحییٰ بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن عبدالغفار سے انہوں نے اعمش وفطر سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی امامت وہ کرے جسے قرآن پر مقابلتہً زیادہ عبور ہو یعنی بہتر قاری ہو اور اگر اس وصف میں سب برابر ہوں تو پھر اعلم بالسنتہ کو ترجیح دی جائے اور اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں پہلے ہوگا اس کو ترجیح حاصل ہوگی اور اگر اس میں بھی سب مساوی ہیں تو جو آدمی عمر میں بڑا ہوگا۔ وہ امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ اسی طرح صاحب خانہ پر اس کے گھر میں یا اس کے دائرہ اثر میں کوئی اور شخص امامت کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی شخص کو اس کی مسند پر بلا اجازت بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے سال وفات میں اختلاف ہے بعض کے مطابق انہوں نے اکتالیس یا بیالیس سال ہجری میں وفات پائی۔ بعض نے ان کا سال وفات ساٹھ ہجری کے بعد تحریر کیا ہے۔

ابوعمر نے خدارہ کو خا کے ساتھ اور دارقطنی نے جیم سے جدارہ لکھا ہے۔ اسی طرح یُسیرہ کی یاء پر پیش سین کے نیچے زیر لکھی ہے۔ اُسیرہ کو الف پر پیش اور سین کے نیچے زیر ہے۔ ایک روایت میں الف پر زبر بھی مذکور ہے۔ واللہ اعلم

۶۲۴۳۔ حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابومسعود۔ ابوالقاسم طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں حسن بن احمد نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ہیاج بن بسطام سے انہوں نے عباد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابومسعود غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اور اس دن رمضان کا چاند نظر آ گیا تھا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی برکتوں کا علم ہو جائے۔ تو وہ تمنا کریں گے کہ رمضان سال بھر چلتا رہے۔

اس صحابی کے بارے میں اختلاف ہے۔ زیادہ تر ان سے جو کچھ مروی ہے۔ اس میں انہیں ابن مسعود کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ آیا ہے اور اسماء کے ذیل میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۴۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ

حضرت ابومسعود غیر منسوب ہیں۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ بدری نہیں ہیں۔ تو لازماً کوئی اور آدمی ہیں۔ محمد بن اسحٰق المسیبی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بنو حارث بن خزرج میں سے ابومسعود بن عمرو بن ثعلبہ کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ابومسعود کو ابومسعود بدری کے علاوہ کوئی اور آدمی فرض کیا ہے لیکن میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ ابومسعود بدری کا نسب بھی ابن عمرو بن ثعلبہ سے از بنوعوف بن حارث بن خزرج بنا بریں ابن ابی علی کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں غیر ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۵۔ حضرت ابومسلم اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابومسلم اشعری۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا جلد ہی ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال قرار دے لے گی چنانچہ سازہائے لہو ولعب ان کے سروں پر توڑے جائیں گے۔ زمین پھٹ جائے گی اور وہ لوگ مسخ ہو کر سور اور بندر بن جائیں گے۔ اسی طریقے سے ابومسلم سے روایت کی ہے لیکن یہ غلط ہے اور ابومالک اشعری سے بھی روایت کی ہے۔ ابومالک یا ابوعامر سے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۶۔ حضرت ابومسلم حلیلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابومسلم حلیلی۔ حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ لیکن اسلام امیر معاویہ کے عہد میں قبول کیا۔ حماد بن سلمہ نے قاسم الرحال سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی کہ ابومسلم نے امیر معاویہ کے عہد میں اسلام قبول کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم انہیں کسی صورت میں بھی صحابی نہیں کہہ سکتے۔

۶۲۴۷۔ حضرت ابومسلم خولانیؓ

حضرت ابومسلم خولانی عابد۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے اسلام قبول کیا لیکن زیارت سے محروم رہے اور مدینہ میں اس وقت آئے۔ جب حضور اکرم کا وصال ہو چکا تھا اور حضرت ابوبکر خلیفہ ﷺ بن گئے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ شامی تھے اور نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عوف آیا ہے لیکن اول الذکر زیادہ مشہور ہے۔ یہ صاحب بڑے پارسا عبادت گزار' عالم فاضل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ان سے ابوادریس خولانی وغیرہ نے جو تابعین شام سے تھے روایت کی۔

اسماعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت بیان کی کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا ابومسلم خولانی کو بلوایا اور کہا کیا تم میری نبوت کی شہادت دیتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دیتی پھر اس نے پوچھا۔ کیا تم محمدؐ کی نبوت کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے اپنے پہلے سوال کو بار بار دہرایا جس کا جواب ابومسلم نے وہی دیا جو پہلی بار دیا تھا۔ اسود نے حکم دیا کہ چتا چلائی جائے اور انہیں اس میں پھینک دیا جائے لیکن آگ میں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اسود کو مشورہ دیا گیا کہ اسے اپنے پاس سے دور بھگا دے ورنہ تیرے پیروکاروں میں بددلی پیدا ہو گی چنانچہ انہیں وہاں سے نکل جانے کا حکم ملا۔

ابومسلم مدینہ آ گئے مگر حضور اکرم ﷺ فوت ہو چکے تھے اور ابوبکر کا عہد خلافت تھا مسجد نبوی کے سامنے انہوں نے اونٹ کو بٹھایا اور مسجد میں داخل ہو کر ایک ستون کے ساتھ قیام کیا اور نماز ادا کی حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے یمن کا نام لیا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا۔ اس آدمی کا کیا بنا جسے ایک کذاب نے آگ میں ڈالا تھا۔ انہوں نے کہا اس آدمی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ پوچھا وہ تم ہی تو نہیں ہو؟ کہا ہاں میں ہی ہوں۔ حضرت عمر نے انہیں گلے سے لگا لیا اور رونے لگ گئے۔ پھر وہ انہیں حضرت ابوبکر کے پاس لے آئے۔ انہوں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں اور امت محمدیہ میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ ابتلاء پیش آیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔

اسماعیل بن عیاش سے مروی ہے کہ انہوں نے بنوخولان کے ایک آدمی کو جو یمن کے آبادکاروں میں سے تھا۔ بنوعنس کے آبادکاروں کو یہ کہتے سنا کہ تمہارے جھوٹے ساتھی نے ہمارے ایک ساتھی کو آگ میں ڈالا جس سے اسے کوئی ضرر نہ پہنچا۔

ابوعمر کہتے ہیں۔ اس حدیث کا پہلا حصہ عبداللہ بن زید کے بھائی حبیب بن زید بن عاصم انصاری کے بارے میں مشہور ہے جو انہیں مسیلمہ کذاب کے ساتھ پیش آیا۔ جس نے انہیں قتل کرا دیا تھا اور ان کے تمام اعضا ایک ایک کر کے کاٹ دیئے گئے تھے اور اس کا آخری حصہ بنوخولان کے ایک آدمی کے بارے میں ہے جسے اسود عنسی نے یمن میں جلا دیا تھا اور ان کا نام ذؤیب بن وہب تھا اسود عنسی جھوٹے نے ان کو یمن میں آگ لگا دی تھی اور اسماعیل بن عیاش کی حدیث غیر شامیوں کے لئے حجت نہیں بن سکتی ہاں البتہ شامیوں سے مروی ہو تو ان کی حدیث میں مضائقہ نہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۸۔ حضرت ابومسلم مرادیؓ

حضرت ابومسلم مرادی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں عمرو بن عاص کے محکمہ پولیس میں تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے عمرو بن یزید خولانی نے جو ثابت کے بھائی تھے۔ روایت کی عیاش بن عباس نے عمرو بن یزید خولانی سے انہوں نے ابومسلم سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جنت میں پہنچ جاؤں اور دریافت فرمایا اگر تمہاری والدہ زندہ ہے تو اس کی خدمت کرتا کہ اس کے قریب ہو جائے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! میری والدہ زندہ نہیں۔ فرمایا پھر فقراء کو کھانا کھلا اور لوگوں سے نرم گفتگو کر۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۹۔ حضرت ابومصعب اسدیؓ

حضرت ابومصعب اسدی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے علی بن عبداللہ المعدل سے انہوں نے ابوروق احمد بن محمد بن بکر سے انہوں نے ریاشی سے انہوں نے سلیمان بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنواسد کا وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جن میں عرفطہ بن نھلہ بھی تھا۔ اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

علیک السلام ابا القاسم　　　بقول ابومصعب صادقا

آپ نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ اس حدیث کو ابونعیم اور ابن مندہ نے ابومکعت کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ جس کا مکمل ذکر بعد میں آئے گا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ ابومصعب کی جگہ ابومکعت لکھ کر یہ حدیث نقل کر دی ہے چنانچہ ابوموسیٰ نے بھی ابومصعب ہی لکھا ہے اور حدیث کے آخر میں یہ لکھ دیا ہے کہ ابونعیم نے یہ حدیث ابومکعت کے ترجمے میں بیان کر دی ہے اور آگے تحریر کر دیا ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ صحابی کا نام ابومصعب ہے اور یہی درست ہے ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم غلطی پر ہیں۔ ابومکعت صحابی ہیں اور شاعر ہیں۔ ابونعیم کا یہ اعتراض بلاوجہ ہے اور ابن مندہ راستی پر ہیں کیونکہ علماء کی ایک بڑی جماعت ان کی ہم نوا ہے۔ ہم ان کا ذکر آگے چل کر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

۶۲۵۰۔ حضرت ابومصعب انصاریؓ

حضرت ابومصعب انصاری۔ ابونعیم کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق قاضی سے انہوں نے احمد بن سہل بن ایوب سے انہوں نے علی بن بحر سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کی کہ انہوں نے ابومصعب انصاری سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی توقع رکھو۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۱۔ حضرت ابومصعبؓ

حضرت ابومصعب۔ غیر منسوب ہیں۔ طالوت بن عبصاد نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ مدینہ

میں ابومصعب نامی ایک لڑکا تھا اس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے بہشت میں اپنے ساتھ رکھیں گے فرمایا ٹھیک ہے۔ تم اس سلسلے میں کثرت عبادت سے میری مدد کرو۔ ابوعلی نے ان کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔ غالباً ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۶۲۵۲۔ حضرت ابومعاویہؓ

حضرت ابومعاویہ بن عبداللات ازدی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد سے ہیں۔ ابوغالب احمد بن عباس نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ ابوعلی نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جمہور تنیسی سے انہوں نے علی بن حرب موصلی سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد خالد سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن ابومعاویہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللات ازدی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا امانت کا وصف بنوازد میں اور حیا کی خوبی قریش میں پائی جاتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۳۔ حضرت ابومعبد جہنیؓ

حضرت ابومعبد جہنی۔ ان کا نام عبداللہ بن عکیم تھا۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اس کی سند ابوموسیٰ ہیں۔ جوان سے متقدم ہیں۔ انہوں نے طبرانی سے انہوں نے ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم رازی سے انہوں نے حسن بن زبرقان کوفی سے انہوں نے مطلب بن زیاد سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ ہم ابومعبد سے ملنے گئے تاکہ ان کی عیادت کریں ہم نے دریافت کیا۔ آیا آپ کو کچھ چاہیے۔ انہوں نے کہا اب تو میں لب مرگ ہوں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کبھی کسی چیز سے دل لگایا۔ وہ اس کا محتاج ہو گیا۔ اسی طرح طبرانی نے ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام نہیں لیا۔

ابوعیسیٰ ترمذی نے محمد بن میرویہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ وہ ابومعبد عبداللہ بن عکیم الجہنی کی عیادت کو گئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۴۔ حضرت ابومعبد بن حزنؓ

حضرت ابومعبد بن حزن بن ابووہب مخزومی۔ ابومعبد ان کے بھائی سائب اور عبدالرحمٰن اور ان کی والدہ ام الحارث دختر شعبہ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسلی بن عامر بن لوئی اور ابومعبد جو سعید بن مسیب کے چچا ہیں کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن دباغ اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۵۔ حضرت ابومعبد خزاعیؓ

حضرت ابومعبد خزاعی جو ام معبد کے خاوند تھے۔ ان کا نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن اسماعیل کے مطابق ان کا نام جیش تھا اور انہوں نے ام معبد سے حضور اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک معلوم کیا تھا اور ان کے شوہر ابومعبد اور ان کے بھائی جیش بن خالد نے ام

معبد سے ایک ہی مفہوم کی حدیث سنی ہے۔ ابومعبد کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابومعبد نے قدید میں اپنی سکونت رکھی ہوئی تھی۔

عبدالملک بن وہب المذجی نے حر بن مصباح نخعی سے انہوں نے ابومعبد الخزاعی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہجرت کے لئے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور عامر بن فہیرہ ان کے مولیٰ بھی تھے اور عبداللہ بن اریقط لیثی رہنمائی پر مامور تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک زیرک اور جفاکش خاتون تھی۔ جو خیمے کے سامنے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھلاتی پلاتی تھی۔ ان حضرات نے اس سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں مگراس کے پاس کچھ نہ تھا۔

اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری کھڑی دیکھی۔ دریافت فرمایا۔ یہ بکری یہاں کیا کر رہی ہے؟ ام معبد نے کہا۔ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جاسکی فرمایا کیا دودھ دیتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں۔ یہ دودھ نہیں دیتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دے گی کہ اس کا دودھ دوھ لوں۔ اس نے جواب دیا اگر آپ کو اس کے تھنوں میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو وہ دوھ لیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بکری کو بلایا۔ جب وہ آئی۔ تو آپ نے اس کے تھنوں کو چھوا اور اللہ کا نام لے کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ام معبد کی بکریوں کو مبارک کر بکری آرام سے کھڑی ہوگئی اور دودھ اتارا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلانے کے لئے برتن منگوایا آپ نے سارا دودھ اس برتن میں دوھ کر بکری کو پلا دیا جب اس کا پیٹ بھر گیا تو آپ نے پھر اس کا دودھ دوھ کر اپنے ساتھیوں کو پلایا اور سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔ ہم ان کا حال پیشتر ازیں حبیش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۶۔ حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمیؓ

حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمی۔ محمد بن اسحٰق نے اس شخص سے جس نے انہیں عطا بن ابومروان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعتب بن عمرو سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچے آپؐ نے صحابہ سے جن میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا آؤ۔ یہاں کھڑے ہو کر آسمانوں (اور جن پر یہ سایہ کریں) اور زمینوں (اور جن کو یہ اگائیں) اور شیطانوں (اور جن کو یہ گمراہ کریں) اور آندھیوں (اور جن کو یہ اڑائیں) کے خدا سے دعا کریں کہ وہ اس قصبے اور اس کے باشندوں کو خیر و عافیت سے رکھے اور شر اور بربادی سے محفوظ رکھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر نے اس نام کے لکھنے میں احتیاط سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ابومعتب عین اور باء سے لکھا ہے جب کہ اور لوگوں نے ابومغیث غین اور ثا سے لکھا ہے امیر ابونصر نے ابومعتب لکھا ہے۔ بقول طبری یہ ابومروان معتب بن عمرو اسلمی ہیں۔ واقدی نے ان کی کنیت ابومعتب درج کی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۷۔ حضرت ابومعقل انصاریؓ

حضرت ابومعقل انصاری۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی۔ اعمش نے عمارہ بن عمیر اور

جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ ام معقل نے آپ کے ساتھ حج کرنے منت مانی تھی مگر وہ ادا نہ کر سکی۔ اب وہ کیا کرے۔ فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرے۔

نیز انہوں نے گزارش کی میرے پاس ایک اونٹ ہے۔ جسے میں نے اللہ کے نام پر روک رکھا ہے۔ کیا وہ اس پر سوار ہو کر حج کے لئے جا سکتی ہے آپ نے اجازت دے دی۔

اور شریک نے ابواسحٰق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور یہ حدیث ام معقل سے بھی مروی ہے۔ جسے ہم ان کے ترجمے میں بیان کریں گے نیز اس حدیث کو ابوموسیٰ نے بھی بیان کیا ہے۔

ہمارے استاد امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے محمد بن ابونصر حمیدی سے انہوں نے اسماعیل بن سعید الحبال سے انہوں نے ابوالحسین علی بن احمد بن عمر الکنانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن محمد بن کثیر الحرانی سے انہوں نے عمرو بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ اور جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ترجمے کے شروع میں بیان کیا ہے لیکن اس کے استدراک کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ بن زکریاء نیشاپوری سے بیان کیا ہے اور ابومعقل کا نام ہثیم اسدی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابومعقل کو اسدی لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔

۶۲۵۸۔ حضرت ابومعقلؓ

حضرت ابومعقل غیر معروف۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی کہ قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے وقت، نہ تو قبلے کی طرف منہ کیا جائے اور نہ پیٹھ کی جائے۔ احمد بن عبداللہ فاریانانی نے اس حدیث کو ابراہیم بن عبداللہ خزاعی سے روایت کی ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس متن کو اول الذکر ترجمے میں بیان کیا ہے اور دونوں حدیثوں کو ایک راوی سے روایت کیا ہے یعنی ابومعقل انصاری سے۔ واللہ اعلم

۶۲۵۹۔ حضرت ابومعقل بن نہیکؓ

حضرت ابومعقل بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ غزوۂ احد میں ابومعقل اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے خیال کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جن سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے روایت کی یعنی ان کی مراد ابومعقل انصاری ہیں۔ جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۶۲۶۰۔ حضرت ابومعلق انصاریؓ

حضرت ابومعلق انصاری۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے فضل بن محمد بن سعید ابونصر المعدل سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے اپنے ماموں ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمود بن فرج سے انہوں نے ابوسعید عمارہ بن صفوان سے

انہوں نے محمد بن عبداللہ الرقی سے انہوں نے یحیٰی بن زیاد سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے الکلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ایک شخص جن کی کنیت ابو معلق انصاری تھی۔ سفر پر روانہ ہوئے۔ ان کے پاس بہت سامال تھا۔ جسے لے کر انہیں سارے علاقے میں پھرنا تھا۔ کیونکہ وہ ایک تاجر تھے۔ وہ اپنی پارسائی اور عبادت گزاری کی وجہ سے مشہور تھے۔ راہ میں انہیں ایک مسلح ڈاکو سے مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ یہ قصہ بالتفصیل کتاب الوظائف کے باب صلوۃ المضطر میں ابوموسیٰ کی زبانی مذکور ہے۔

ڈاکو نے ابو معلق سے کہا اپنا مال میرے حوالے کردو۔ میں تمہیں قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مال لے لو۔ ڈاکو نے کہا مال تو میرا ہی ہے میں تم کو بھی قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا اچھا مجھے اتنی مہلت دو کہ میں چار رکعت نماز ادا کرلوں۔ ابو معلق نے اپنے آخری سجدے میں دربار خداوندی میں یہ دعا کی

''اے مہربان خدا۔ اے عرش مجید کے مالک۔ میں تجھے تیری عزت و جبروت اور تیری بے سہیم خدائی کا واسطہ دیتا ہوں اور تیرے اس نور کو جس نے ارکان عرش کو منور کیا ہے بطور تمسک کے تیرے دربار میں پیش کرتا ہوں کہ اس ڈاکو کے شر سے مجھے بچا۔'' **یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی**

انہوں نے اس دعا کو بحالت سجدہ تین دفعہ دہرایا اچانک ایک سوار نیزہ لئے وہاں نمودار ہوا جس نے ڈاکو کو قتل کردیا۔

۶۲۶۱۔ حضرت ابوالمعلی بن لوذانؓ

حضرت ابوالمعلی بن لوذان انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن اکثر علما ان کے نام سے ناواقف ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام زید بن معلی مذکور ہے۔

فقیہہ ابراہیم بن محمد وغیرہم نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن ابوالمعلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ آخرت اور دنیا میں سے ایک کا انتخاب کر لے۔ اس بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو دنیا کے مال و متاع پر ترجیح دی۔ جب حضرت ابوبکر نے حضرت نبی کریم کا یہ خطاب سنا تو وہ رونے لگ گئے۔ صحابہ باہم کہنے لگے کیا تم کو اس بوڑھے آدمی پر تعجب نہیں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا۔ اور اس نے رونا شروع کردیا (یعنی صحابہ نہ سمجھ سکے کہ دونوں باتوں میں کیا ربط ہے؟) حالانکہ ابوبکر ہی حضور اکرم کے اشاروں اور کنایوں کو سمجھتے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۲۔ حضرت ابوالمعلیؓ دادا ابی اسد

ابوالمعلی جو ابوالاسد سلمی کے دادا تھے۔ یہ حسن سمرقندی کا قول ہے اور ان سے کوئی سند مذکور نہیں۔ ہاں ان سے دربارۂ قربانی ایک حدیث مروی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں علم نہیں کہ کسی اور نے بھی ان کا نام ابوالمعلی لکھا ہے۔

۶۲۶۳۔ حضرت ابو معمرؓ

حضرت ابو معمر۔ ان کا قول ہے کہ وہ اہل بیت کو رات کو کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ان کی حدیث کو معلی واسطی نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی جعفر سے انہوں نے ابو معمر سے روایت کیا لیکن یہ اسناد مجہول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۲۶۴۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن، حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے روایت کی کہ انہوں نے معن بن یزید سے سنا کہ انہوں نے ابو معن کی زبانی سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ مسجد میں جمع ہو اور جب سب لوگ آ جائیں تو مجھے بھی اطلاع دینا۔ جب صحابہ جمع ہو گئے تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ حضور تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے پھر ہم میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر فصیح و بلیغ تقریر کی جب وہ ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا۔ **ان من البیان لسحرا**

ایک روایت میں ہے کہ عاصم بن کلیب نے محارب بن زیاد سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے انہوں نے علی سے ایک اور حدیث روایت کی۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو غلط ہے اور وہ معن بن یزید ابو یزید ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا **ما نویت یامعن**

۶۲۶۵۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن آخر۔ بقول ابو موسیٰ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بایں ہمہ میں اس اسناد کی ذمہ داری سے خود کو بری الذمہ قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے باسنادہ طالوت بن عباد سے انہوں نے عباس بن طلحہ سے انہوں نے ابو معن صاحب اسکندریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بندوں سے ہر نعمت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سوائے اس نعمت کے جو اللہ کی راہ میں صرف کر دی جائے۔

اور اسی اسناد سے انہوں نے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا بھر کی نیکیوں کی مثال جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کہ طوفانی سمندر کے مقابلے میں ویران اور سنگلاخ زمین کا ٹکڑا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۶۔ حضرت ابو مغیثؓ

حضرت ابو مغیث۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے یحییٰ بن علاء رازی سے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے عثمان بن واقد سے انہوں نے مغیث الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۷۔ حضرت ابومکرم ؓ

حضرت ابومکرم اسلمی۔ محمد بن ابوبکر مدینی اذنا ابوعبداللہ حسین بن عبدالملک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبدالصمد بن محمد عاصمی سے بلخ میں انہوں نے ابراہیم بن احمد مستملی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد الحرانی سے انہوں نے احمد بن محمد الذہبی سے انہوں محمد بن عبدالملک بن زنجویہ سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابومکرم اسلمی سے جوحضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔روایت کی کہ جب سورۃ روم نازل ہوئی۔تو مشرکین مکہ نے کہا اے ابوبکر! یہ کیا معاملہ ہے۔کیا یہ تمہارے ساتھی کا کلام ہے۔حضرت ابوبکر نے کہا بخدا یہ بات نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔مزید یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے تاریخ بلخ میں اسی طرح مرقوم دیکھا ہے۔ابوموسیٰ کے علاوہ اوروں نے ان کا نام نیار بن مکرم لکھا ہےاور غالباً ابومکرم ان کی کنیت تھی۔

۶۲۶۸۔ حضرت ابومکعت ؓ

حضرت ابومکعت اسدی۔ان کی حدیث فضل ضبی نے ان کی دادی سے (جو بنواسد کی ایک خاتون تھیں) ابومکعت اسدی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔تو ذیل کے دو اشعار پڑھے

یقول ابومکعت صادقا	علیک السلام ابا القاسم
سلام الالہ وریحانہ	وروح المصلین والصائم

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔اے ابومکعت! تم پر بھی سلام ہو۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابونعیم کی رائے ہے کہ ابن مندہ کو غلطی لگی ہے کیونکہ ان کی کنیت ابومصعب ہے نہ کہ ابومکعت۔ابن اثیر کے مطابق ابن مندہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور ابونعیم غلطی پر ہیں۔امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کنیت ابومکعت لکھی ہے۔میم پر پیش اور عین پر زیر ہے اور یہ اسدی ہیں۔اشیری اور ابن دباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابومکعت عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ لکھا ہے۔ابن ماکولا نے حارث بن عمرو لکھا ہے' سیف لکھتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے ایک شعر پڑھا ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۲۶۹۔ حضرت ابومکنف ؓ

حضرت ابومکنف۔ بروایتے ان کا نام عبدرضی تھا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک تھے اور بقول ابوسعید بن یونس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک فرمان عطا فرمایا تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۰۔ حضرت ابوملیح ؓ الثقفی

حضرت ابوملیح بن عروہ بن مسعود ثقفی۔اور عروہ بن مسعود کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔کہ وہ کیسے قتل ہوئے۔ان کا نسب ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔عبدالملک بن عیسیٰ ثقفی نے ان سے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود حضور کی خدمت میں ہو ثقیف کے وفد سے پہلے عروہ بن مسعود کے قتل کے بعد حاضر ہوئے۔ اس سے ان کا مقصد بظاہر بنو ثقیف سے علیحدگی اختیار کرنا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم جسے چاہو اپنا متولی بنا لو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا متولی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اور ماموں ابوسفیان بن حرب کو بھی۔ انہوں نے کہا آپؐ کا فرمان بجا ہے۔ یارسول اللہ۔ ہم عروہ کے ترجمے میں ان کا واقعہ تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔

۶۲۷۱۔ حضرت ابوملیح ہدادیؓ

حضرت ابوملیح ہدادی۔ ان سے عبدالدائم نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کے جوتے کا تسمہ کاٹ دیا اور وہ ایک جوتے سے چلتے آئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۲۔ حضرت ابوملیح ہذلیؓ

حضرت ابوملیح ہذلی۔ حسن بن عمارہ نے حکم سے انہوں نے ابومحمد ہذلی سے روایت کی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو دیکھا۔ جس نے ایک حاملہ عورت کے بچے پر ضرب لگائی۔ انہوں نے دریافت کیا آیا کسی کو علم ہے کہ کیا کیا جائے۔ ایک آدمی ابوالملیح نے کہا۔ ہماری ایک عورت نے دوسری کو مارا تھا اور اس کے والی نے دربار رسالت میں شکایت کی تھی۔ پھر اس نے وہ حدیث بیان کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ترمذی بیان کیا کہ ان سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید الرشک سے انہوں نے ابوملیح سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال کو استعمال کرنے سے منع کیا اور ابوملیح نے اسی روایت کو اپنے والد سے روایت کیا ہے جسے ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کریں گے اور وہ اصح ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۳۔ حضرت ابوملیکہ ذماریؓ

حضرت ابوملیکہ ذماری۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے ان کے بیٹے اور راشد بن سعد نے روایت کی۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔
معاویہ بن صالح نے راشد بن سعد سے انہوں نے ابوملیکہ ذماری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ اللہ سے بحالت مزاح اسی طرح نہ ڈرے جیسا کہ وہ بحالت سنجیدگی ڈرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۴۔ حضرت ابوملیکہ قرشیؓ

حضرت ابوملیکہ قرشی تیمی۔ ان کا نام زہیر بن عبداللہ بن جدنان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ جد عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ محدث تھا۔ انہیں صحبت ملی اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث عمرو بن علی نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے روایت کی کہ ایک شخص نے

دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا۔ جس سے اس کا دانت گر گیا۔ خلیفہ ابوبکر نے ان کا دعویٰ باطل کر دیا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۵۔ حضرت ابوملیکہ کندیؓ

حضرت ابوملیکہ کندی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں بلوی کہا جاتا تھا۔ ان سے علی بن رباح اور ثابت بن رویفع نے روایت کی یہ ابوبن سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوراشد کو جو فلسطین میں تھے کہا اگر تمہیں کسی قوم یا علاقے کا والی مقرر کر دیا جائے تو تو اس ذمہ داری سے کیسے عہدہ برآ ہوگا؟ اگر تو ان کی اطاعت کرے گا تو تیرا مقام جہنم ہوگا اور اگر تو ان کی بات نہ مانے گا جب بھی تیرا مقام جہنم ہوگا۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو عمر کندی اور قرشی دونوں میں شبہ ہے۔

۶۲۷۶۔ حضرت ابوملیل بن ازعرؓ

حضرت ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ضبعی غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوضبیعہ بن زید اور ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے علاوہ اور لوگوں نے بھی انہیں شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۷۔ حضرت ابوملیل سلیکؓ

حضرت ابوملیل سلیک بن اغر۔ ان کا شمار بھی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۸۔ حضرت ابوملیل بن عبداللہؓ

حضرت ابوملیل بن عبداللہ انصاری خزرجی۔ یہ عباس مستغفری کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے "لا خیر فی کثیر من نجوٰھم" اور اس سے بعد کی آیت کے بارے میں بیان کیا کہ یہ عام لوگوں کے بارے میں ہے۔ اس پر انہوں نے اپنی زرہ ابوملیل بن عبداللہ خزرجی کے گھر میں پھینک دی۔ ابوموسیٰ نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۹۔ حضرت ابوالمنتفقؓ

حضرت ابوالمنتفق۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمروؒ محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے ابن عوف سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے...... جن کا تعلق بنوعنبر سے تھا۔ اس نے اپنے والد سے جن کی کنیت ابوالمنتفق تھی۔ روایت کی کہ وہ مکہ میں آئے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ عرفات میں ہیں۔ وہ عرفات چلے گئے تا کہ آپ سے ملاقات کر سکیں۔ وہاں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کی کوشش کی لیکن صحابہ نے انہیں

روکا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اسے میرے قریب آنے دو چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ میری سواری اور آپ کی سواری کی گردنیں آپس سے ٹکرا جاتیں۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ۔ کوئی عمل بتائیے کہ جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ فرمایا خدائے واحد کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو۔ کعبے کا حج اور عمرہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو عمل تو لوگوں کو کرتے پسند کرے وہ عمل تو بھی کر اور جسے ناپسند کرے۔ اس سے کنارہ کشی کر لے۔

۶۲۸۰۔ حضرت ابوالمنذر جہنیؓ

حضرت ابوالمنذر جہنی۔ ان سے زید بن وہب نے روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابوالمجالد نے زید بن وہب سے روایت کی انہوں نے ابوالمنذر الجہنی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں افضل الکلام بتایا جائے۔ فرمایا اے ابوالمنذر رات ذیل کے کلمات سو بار دن میں پڑھا کرو۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر اس کلام کی وجہ سے سوائے اس کے جوان کا ورد کرتا ہوگا۔ باقی تمام لوگوں سے افضل ہوگا۔ نیز **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ نیز نماز میں استغفار پڑھنا نہ بھولنا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کی رحمت سے خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۱۔ حضرت ابوالمنذرؓ یزید بن عامر

حضرت ابوالمنذرؓ یزید بن عامر۔ ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی تھا۔ بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔
عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ بدر از بنوسلمہ پھر بنوسواد بن غنم سے بنوحدیدہ سے۔ ابوالمنذر کا نام لیا ہے۔ یعنی یزید بن عامر بن حدیدہ کا۔

۶۲۸۲۔ حضرت ابوالمنذرؓ

حضرت ابوالمنذر۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے یزید بن ثعلب سے انہوں نے ابوالمنذر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے پاس ایک شخص آیا اور گزارش کی کہ فلاں آدمی مر گیا ہے۔ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے۔ حضرت ﷺ نے کہا۔ خدا بچائے۔ فاجر تھا۔ یا رسول اللہ زحمت نہ فرمائیے۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ۔ وہ رات آپ کو یاد ہوگی۔ جب میں پہرے پر متعین تھا۔ ان پہرہ دینے والوں میں یہ آدمی بھی موجود تھا۔ حضور اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ پھر اس قبر تک آئے اور بیٹھ گئے اور جب اس پر مٹی ڈالی گئی۔ تو آپ نے بھی تین بار مٹی ڈالی فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ یہ ابوالمنذر یزید بن عامر ہیں یا کوئی اور، یہ حدیث ابوعطیہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔

۶۲۸۲۔ حضرت ابومنصور فارسیؓ

حضرت ابومنصور فارسی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے (ح) احمد سے منقول ہے کہ انہوں نے قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم سے انہوں نے حسین بن احمد بن فضل باہلی سے ان دونوں نے قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے دوید بن نافع سے روایت کی کہ میں نے ابومنصور سے کہا۔ اے منصور! کاش تم میں غصہ نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ کیا میری تیزی طبع سے فلاں فلاں کام میں آسانی پیدا نہیں ہوئی۔ خود حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو بھی لرزا دیتی ہے۔

اس حدیث کو احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابان سے انہوں لیث سے انہوں نے دوید سے انہوں نے ابومنصور سے روایت کی اور انہیں صحبت ملی اور یونس بن ... نے لیث سے روایت کی اور ان کا نام ابومنصور فارسی لکھا ہے۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۳۔ حضرت ابومنظورؓ

حضرت ابومنظور۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابومنظور سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو خچروں اور سیاہ گدھوں کی چار جوڑیاں بھی مال غنیمت میں شامل تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ایک گدھے سے اس کا نام پوچھا تو اس نے یزید بن شہاب بتایا۔ تو یوں یہ حدیث بہ عنوان مخاطبۃ الحمار بیان کی اور حضور نے اس کا نام یعفور رکھ دیا۔ آپ اس پر سوار ہوتے تھے اور ابوموسیٰ نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ہر لحاظ سے حد درجہ منکر ہے مجھ سے اس کی روایت اسی وقت درست ہوگی جب میرے اعتراض کا ذکر بھی کیا جائے۔

۶۲۸۴۔ حضرت ابومنفعہ ثقفیؓ

حضرت ابومنفعہ ثقفی۔ بقول ابونعیم بصرے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر لکھتے ہیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ میں کس سے بھلائی کروں۔ آپ نے فرمایا اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی اور آزاد کردہ غلام سے۔ ان کا حق تجھ پر واجب ہے اور اس صلہ رحمی کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ان کی نسبت حنفی لکھی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابونعیم اور ابوموسیٰ دونوں نے انہیں ثقفی لکھا ہے اور ان کے مطابق دونوں ایک ہیں۔

۶۲۸۵۔ حضرت ابومنقعہ انماریؓ

حضرت ابومنقعہ انماری۔ ان کا نام نصر بن حارث تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصیین میں

ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے جو لوگ حمص میں آ گئے تھے۔ ابو منقعہ ان میں شامل تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے اور یہاں قاف سے اور یہاں ان کا نام نصر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام بکر ہے۔ دار قطنی کی یہی رائے ہے اور انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے۔ ہم نے ابو عمر کے تتبع میں ابو منقعہ کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ ان کی غلطی واضح ہو جائے۔

۶۲۸۷۔ حضرت ابو منیبؓ

حضرت ابو منیب۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مسلم بن زیاد نے ان سے روایت کی بقیۃ بن ولید نے مسلم سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے چار صحابہ۔ انس بن مالک' فضالہ بن عبید' روح بن سنان یا سنان بن روح اور ابو منیب کلبی کو دیکھا۔ یہ چاروں حضرات اپنی پگڑی کا شملہ پیچھے کو لٹکاتے تھے۔ جو ٹخنوں تک ہوتا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۸۔ حضرت ابو المنیذرؓ

حضرت ابو المنیذر یا ابو المنتذر۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہم پیشتر ازیں ابو المنذر کے ترجمے میں علماء کے اختلاف کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۲۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ہم ان کا نسب اور کچھ حالات ان کے نام کے ترجمے میں اس سے پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ان کی والدہ بنو عک سے تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ میں فوت ہو گئیں۔ ایک گروہ نے جن میں واقدی بھی شامل ہیں۔ لکھا ہے کہ ابو موسیٰ سعید بن عاص کے حلیف تھے۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے انہوں نے دو کشتیوں میں اس وقت مراجعت کی جب حضور اکرم ﷺ خیبر میں تھے۔ واقدی نے خالد بن ایاس سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابو جہم سے روایت کی کہ ابو موسیٰ بہت بڑے نساب تھے۔ نیز وہ کہتے ہیں۔ ابو موسیٰ نے حبشہ کو ہجرت نہیں کی اور نہ وہ قریش میں کسی کے حلیف تھے بلکہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور اپنے اہل قبائل میں چلے گئے اور اشعریوں کا وفد لے کر اس موقعہ پر دوبارہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے اور آپ اس موقعہ پر خیبر میں تھے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے اس لئے (انہیں مہاجرین حبشہ میں شامل کر دیا ہے......) کہ اتفاق سے ابو موسیٰ اپنے قبیلے کے ساتھ اس وقت دربار میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے رفقا کے ساتھ حبشہ سے لوٹے تھے اور چونکہ ابو موسیٰ اشعری نے انہیں کشتیوں میں سفر کیا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس اشتباہ کی وجہ سے انہیں بھی مہاجرین حبشہ میں شمار کر لیا اگرچہ دونوں فریق علیحدہ علیحدہ کشتیوں میں سوار تھے۔ یہ دونوں گروہ بمقام خیبر حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے تھے اور آپ نے سب کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا اور اس قول کی تصدیق یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر کی اس روایت سے ہوتی ہے جو انہوں نے باسناد ہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے براد الاشعری سے اور محمد بن علاء الہمدانی سے ان دونوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابو بردہ سے

انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کا علم ہوا اور ہم یمن میں تھے چنانچہ میں اور میرے بھائی ابوبردہ اور ابورہم (ابوموسیٰ ان دنوں چھوٹے تھے) اور ہمارے قبیلے کے ترپن یا کم و بیش افراد ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور کشتی میں سوار ہوئے۔ جس نے انہیں نجاشی کے ملک میں پہنچا دیا۔ وہاں ان کی ملاقات جعفر بن ابی طالب سے اور ان کے ساتھیوں سے ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ رسول کرمؐ نے ہمیں یہاں اقامت کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس لئے ہم یہاں ہیں۔ مقیم ہیں چنانچہ ابوموسیٰ کے ساتھی بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر وہ سب کچھ عرصے کے بعد اکٹھے بارادہ ہجرت مدینہ روانہ ہوئے اور وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے مال غنیمت سے سب کو حصہ عطا کیا اور جو لوگ غزوہ میں موجود نہ تھے۔ سوائے اہل سفینہ کے اور کسی کو کچھ نہ دیا اور یہ حدیث صحیح ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مال غنیمت سے حصہ نہیں دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرے کی حکومت' مغیرہ کے بعد دی تھی۔ پھر حضرت عثمان نے انہیں معزول کر دیا اور جب اہل کوفہ نے سعید بن عاص کو اپنا حاکم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور خلیفہ سے ابوموسیٰ کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ تو خلیفہ نے انہیں مقرر کر دیا اور حضرت علی کے دور خلافت تک وہیں رہے۔ جب حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کے حملے کو بصرے سے روکنے کے لئے ادھر کا رخ کیا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اہل کوفہ کو مدد کے لئے بلایا لیکن ابوموسیٰ نے اس فتنے سے بچنے کے لئے اہل کوفہ کو روک دیا چنانچہ امیر المومنین نے انہیں معزول کر دیا۔

حضرت علی اور امیر معاویہ کے محاکمے میں ابوموسیٰ حضرت علی کی طرف سے حکم تھے چنانچہ انہیں دھوکا دیا گیا اور یہ دھوکا کھا گئے۔ وہاں سے مکہ چلے گئے اور وہاں فوت ہوگئے۔ ایک روایت کے مطابق ۴۲ ہجری میں کوفے میں وفات پائی۔ ایک روایت میں چوالیس ایک میں پچاس اور ایک میں باون سال ہجری مذکور ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ہم پیشتر ازیں ان کے نام کے ترجمے میں اس سے زیادہ لکھ آئے ہیں۔

۶۲۹۰۔ حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنی۔ انہیں صحبت ملی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے محمد بن یزید البزاز سے انہوں نے سری بن عبداللہ سلمی سے انہوں نے حاتم بن ربیعہ عامری اور عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا نافع ابوسہیل سے انہوں نے ابوموسیٰ انصاری صحابی سے جو آپ کے منتخب صحابہ سے تھے۔ روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور نے فرمایا۔ ایمان کی چکی چل رہی ہے۔ تم بھی قرآن کے ساتھ ساتھ گھومتے جاؤ۔ جدھر کو گھومے' صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر ہم میں اس کی ہمت نہ ہو تو۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح ہو جاؤ جنہیں آروں سے چیرا گیا اور سولیوں پر لٹکا دیا گیا کیونکہ نیکی کی موت بدکاری کی زندگی سے بہتر ہے۔

ہاں سنو۔ یہ بنی اسرائیل کے امرا تھے جو ان حواریوں پر ظلم کرتے تھے اور انہیں کوئی روکتا نہیں تھا اگرچہ انہیں کھلاتے پلاتے اپنے گھروں میں مجالس میں آنے کی اجازت دیتے تھے اور امداد کرتے تھے مگر ان کے اس سلوک کی وجہ سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوگئی۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے امام بخاری سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کی صحت سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ ابوموسیٰ انصاری اور حاتم بن ربیعہ کو نہیں جانتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۱۔ حضرت ابوموسیٰ الحکمیؓ

حضرت ابوموسیٰ الحکمی۔ حجاج بن قرافصہ نے عمرو بن ابوسفیان سے روایت کی کہ ہم مروان بن حکم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوموسیٰ حکمی وہاں آ گئے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا۔ کیا کبھی حضور اکرمؐ کے زمانے میں تقدیر پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تھا جب تک یہ امت تقدیر کی تکذیب نہ کرے گی جو کچھ...... اس کے پاس اس وقت ہے۔ اس پر قابض رہے گی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۲۔ حضرت ابوموسیٰ غافقیؓ

حضرت ابوموسیٰ غافقی۔ ان کا نام مالک بن عبادہ یا مالک بن عبداللہ یا عبداللہ بن مالک تھا۔ مصری شمار ہوتے' عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتیبہ سے (اور قتیبہ نے انہیں لکھا) انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن معین حضرمی سے روایت کی کہ ابوموسیٰ غافقی نے عقبہ بن عامر الجہنی کو منبر پر بیٹھے دیکھا کہ حضور اکرمؐ سے احادیث بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ یا تو یہ شخص حافظ حدیث ہے اور یا اپنے کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے ہم سے جو آخری عہد لیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ تم کتاب اللہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ جلد ہی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مجھ سے احادیث نقل کریں گے لیکن جس نے مجھ سے کوئی ایسی بات منسوب کی۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ جس کو میری کوئی حدیث یاد ہو تو وہ اس کو آگے بیان کرے۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۳۔ حضرت ابومویہبہؓ

حضرت ابومویہبہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور وہ بنو مزینہ کے مولد تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ معرکہ مریسیع میں موجود تھے لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہو سکتا۔ ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ربیعہ سے انہوں نے عبید سے جو حکم بن ابوالعاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے ابومویہبہ سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرم ﷺ نے مجھے یاد فرمایا۔ اے ابومویہبہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں جنت البقیع والوں کی مغفرت کی دعا مانگوں۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم قبرستان میں پہنچے حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور ان کی مغفرت کی دعا فرمائی اور فرمایا اے اہل قبور' جس حالت میں تم ہو وہ اس حالت سے آسان تر ہے جو تمہارے بعد آنے والے لوگوں کو پیش آئے گی۔ فتنے سیاہ رات کے اندھیرے

کی طرح مسلسل بڑھتے چلے آ رہے ہیں اور دوسرا فتنہ پہلے سے مہیب تر ہو گا۔

''اے ابومویہبہ! مجھے دنیا اور آخرت (خلد اور جنت) کی کنجیاں دی گئیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہوں تو دین و دنیا کی نعمتیں پسند کر لوں یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ترجیح دوں میں نے اللہ کی ذات کو ترجیح دی۔

ابومویہبہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ دین و دنیا ہر دو کی نعمتیں پسند فرما لیتے۔'' حضور نے فرمایا اے ابومویہبہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور جنت کو ترجیح دی ہے۔ اس کے بعد آپ واپس تشریف لے آئے اور دوسری صبح کو اس مرض میں مبتلا ہو گئے جو جان لیوا ثابت ہوا۔

۶۲۹۴۔ حضرت ابوالمہلبؓ

حضرت ابوالمہلب۔ غیر منسوب ہیں اور حضرمی نے انہیں ''الوحدان'' میں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے اذنا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے (ح) احمد نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک سے انہوں نے عبدالعزیز بن مہلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ابوبکر اور عمر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرے کان اور آنکھ ہیں۔ احمد کا قول ہے کہ ان کی کتاب میں اس طرح مذکور ہے۔

ان کا نام عبدالعزیز بن مطلب بن عبداللہ بن حطب ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے احتمال ہے کہ ابومہلب ان کی کنیت ہو اور اس کا احتمال بھی ہے کہ مطلب کو کسی نے مہلب پڑھ لیا ہو۔ واللہ اعلم ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۵۔ حضرت ابومیسرہؓ

حضرت ابومیسرہ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ ان سے حضرت ابن عمر کے مولیٰ نافع نے روایت کی۔ قاسم بن حکم نے جریر بن ایوب سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابومیسرہ سے انہوں نے حضوا کرمؐ سے روایت کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۶۔ حضرت ابومیسرہؓ مولیٰ عباس

حضرت ابومیسرہ۔ حضرت عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ لیث بن سعد سے انہوں نے ابوقبیل سے انہوں نے ابومیسرہ سے روایت کی کہ میں ایک رات رسول اکرمؐ کے قریب سویا حضورؐ نے فرمایا اے عباس! تمہیں آسمان پر کیا نظر آیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ثریا ستاروں کا جھنڈ دکھائی دے رہا ہے فرمایا تمہارے خاندان کے اتنے ہی خلیفے امت محمدیہ پر حکمرانی کریں گے (ثریا ستاروں کی تعداد دیکھنے سے تو سات معلوم ہوتی ہیں۔ جب کہ عباسی خلفاء کی تعداد ۳۷ ہے۔ اس لئے

حدیث مخدوش ہے۔)

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۷۔ حضرت ابومیمونؓ

حضرت ابومیمون۔ ان کا نام جابان تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا سماع نصیب ہوا۔ ان کی حدیث ابوخالد نے میمون بن جابان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۶۲۹۸۔ حضرت ابونائلہؓ

حضرت ابونائلہ۔ سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ایک روایت کے مطابق سلکان ان کا لقب تھا اور نام سعد تھا غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا اور کعب اس کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کے صحابہ میں مشہور تیر اندازوں میں سے تھے۔ نیز وہ شاعر تھے۔ ان کے بھائیوں کے نام سلمہ اور سعد سلامہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۹۔ حضرت ابونبقہؓ

حضرت ابونبقہ بن علقمہ بن المطلب۔ ابوعمر نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ہمارے یہاں وہ غیر معلوم ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے خیبر کے خراج سے پچاس وسق غلہ مقرر فرمایا تھا۔ یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے۔ ابوالولید بن الفرضی کے مطابق ان کا نسب ابونبقہ بن علقمہ بن مطلب بن عبدمناف تھا اور نام عبداللہ تھا اور محمد بن علاء بن حسین بن عبداللہ بن نبقہ ان کی اولاد سے تھے۔ طبری نے ان کا سلسلہ عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبدمناف لکھا ہے اور یہ وہی ابونبقہ ہیں جنہیں آپ نے خیبر کے خراج سے کچھ غلہ عطا کیا تھا۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ علقمہ بن مطلب کا بیٹا ابونبقہ تھا اور ان کا نام عبداللہ تھا اور ان کی والدہ ام عمرو دختر ابوالطلاطلہ تھی از بنوخزاعہ ابونبقہ کے دو بیٹے تھے بنام علاء و ہذیم۔ جو دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے اور دونوں لاولد مرے۔ حضور اکرمؐ نے ابونبقہ کے لئے خیبر کی پیداوار سے پچاس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجہول الحال نہ تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۰۔ حضرت ابوالنجمؓ

حضرت ابوالنجم۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے روایت کی کہ ابوالنجم نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا۔ جلدی ہی میری امت میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا۔ جو بڑا خناس ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۱۔ حضرت ابونجیح سلمیؓ

حضرت ابونجیح سلمی۔ ان کی حدیث کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوالمغلس سے انہوں نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جسے سہولت حاصل ہو اور نکاح نہ کرے وہ مجھ سے نہیں' اور ہارون بن ریاب نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ شخص مسکین ہے' مسکین ہے (دو دفعہ) جس کی بیوی نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے تونگر ہو۔ فرمایا ہاں' خواہ وہ مالی لحاظ سے امیر ہی کیوں نہ ہو نیز فرمایا جس عورت کا خاوند نہ ہو۔ وہ بھی مسکینہ مسکینہ (دو دفعہ) ہی شمار ہوگی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۲۔ حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہؓ

حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں باب عین میں مذکور چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ اول الذکر ہی ہیں۔

۶۳۰۳۔ حضرت ابونجیح القیسیؓ

حضرت ابونجیح القیسی۔ ایک روایت میں عبسی مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث دربارہ نکاح مروی ہے۔ ان کی حدیث ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے لیکن وہ ثابت نہیں۔ ابوعمر نے انہیں قیسی اور ایک اور روایت میں عبسی لکھا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ جنہیں قیسی اور سلمی کہا گیا ہے کیونکہ بنوسلیم' بنوقیس عیلان سے ہیں۔ اس لئے انہیں سلمی کہتے ہیں اور قیسی بھی۔ واللہ اعلم

اور یہ وہی ابونجیح ہیں جنہیں ہم پہلے ترجموں میں بیان کر چکے ہیں اور نکاح کے بارے میں عمرو بن عبسہ کی حدیث مشہور ہے۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۴۔ حضرت ابونخیلہ بجلیؓ

حضرت ابونخیلہ بجلی۔ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جن کی کنیت ابونخیلہ تھی۔ وہ جہاد کے لئے نکلے۔ انہیں ایک تیر لگا جسے انہوں نے کھینچ کر نکال د[illegible] اور دعا کی اے اللہ! تو اس کے درد میں کمی کر دے لیکن اس کے اجر میں کمی نہ کرنا۔ انہیں کہا گیا تو اللہ سے اور مانگ جو مانگنا چاہ[illegible] ہے۔ انہوں نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اپنے مقربین میں شامل کر اور میری ماں کو حور عین بنا دے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۵۔ حضرت ابونخیلہ اللہبیؓ

حضرت ابونخیلہ اللہبی۔ عبداللہ بن عقیل بن یزید بن راشد نے اپنے والد سے روایت کی۔ ہم مسلم بن حزیفہ عامری کی ملاقا[illegible] کو گئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سونا لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ا[illegible]

کے لئے ایک فرمان تحریر فرمایا۔ جس میں مذکور تھا کہ جو شخص کسی چیز کو پائے وہ اس کی ہوگی اور معدنیات اور دفینوں میں پانچواں حصہ حکومت کا ہوگا اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار واجب الادا ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۶۔ حضرت ابو نضرؓ

حضرت ابو نضر۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور ان کا نام ان میں شامل ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں اس سے زیادہ ان کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتا اور ابن ہشام نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خراج خیبر میں خصوصی امداد فرمائی تھی لیکن ابن ہشام بھی ان کے بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔

۶۳۰۷۔ حضرت ابو نضرؓ

حضرت ابو نضر سلمی۔ ان کی حدیث معافی بن عمران نے مالک بن انس سے روایت کی اور انہیں ابو نضر ہی لکھا ہے حالانکہ صحیح ابن نضر ہے اور موطا میں اسی طرح مذکور ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ابن ابو عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبداللہ بن نافع سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابو بکر سے انہوں نے ابو نضر سے روایت کی۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے تین بیٹے مر گئے تھے۔ یہ معافی بن عمران سے متفق ہیں کہ انہوں نے بھی انہیں نضر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۰۸۔ حضرت ابو نضیرؓ

حضرت ابو نضیر بن تیہان بن مالک۔ جو ابو ہیثم بن انصاری اوسی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابو عمر نے طبری سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۹۔ حضرت ابو نعمان ازدیؓ

حضرت ابو نعمان ازدی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب سے انہوں نے ابو بکر سے (ح) ابو موسیٰ سے حسن سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے یعقوب بن حمید بن کاسب سے انہوں نے محمد بن عمر واقدی سے انہوں نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کو دو زرہیں پہنے دیکھا۔ اسی طرح طبرانی نے ایک دوسرے شیخ سے انہوں نے یعقوب سے روایت کی اور ایوب بن علاء لکھا ہے اور ہم اسے بیان کر آئے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۰۔ حضرت ابو النعمانؓ

حضرت ابو النعمان۔ غیر منسوب ہیں۔ حضرمی اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن محمد مقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابو نعیم کہتے ہیں۔ ہمیں محمد بن احمد

بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے (ح) ابونعیم کہتے ہیں ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے انہیں ابوحسین وداعی نے انہیں یحییٰ بن عبدالحمید نے انہیں قیس بن جابر نے انہیں عمرو بن یحییٰ بن سعید بن العاص نے انہیں ابونعمان نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔ ایسی عورت جو نفاس کے دوران میں مرجائے اور اس کے بچے پر جو زنا سے پیدا ہوا ہو۔ نماز جنازہ ادا کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۱۔ حضرت ابونملہ انصاریؓ

حضرت ابونملہ انصاری۔ ان کا نام عمار بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری تھا اور ایک روایت میں ان کا نام عمرو تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں باستثنائے غزوۂ بدر موجود رہے اور ایام حرہ میں ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد قتل ہوئے تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناباسنادہ تا ابن ابی عاصم یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابونملہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ اس اثنا میں ایک یہودی وہاں آ گیا اس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا

اے محمد! کیا اس جنازے نے اس دوسرے جنازے کے ساتھ' جو ان لوگوں کے پاس سے گزرا تھا۔ کوئی بات کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کا علم خدا کو ہوگا۔ یہودی نے کہا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے بات کی تھی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! جب اہل کتاب تم سے کوئی بات اپنے مذہب کے بارے میں بتائیں تو تم نہ اس کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو۔ بلکہ کہو کہ ہمارا اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان ہے۔ ابونملہ نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور ان کے بیٹے کا نام جن سے زہری نے روایت کی نملہ تھا اور اسی پر ان کی کنیت تھی۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۲۔ حضرت ابونہیک انصاریؓ

حضرت ابونہیک انصاری اشہلی۔ از بنوعبدالاشہل۔ ابوبکر صدیق نے انہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے ساتھ خالد بن ولید کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ بنوحنیفہ کا جو آدمی بھی تمہارے ہتھے چڑھے اسے قتل کر دو لیکن انہیں وہاں جا کر علم ہوا کہ خالد بن ولید نے مجاعہ بن مرارہ سے مصالحت کر لی۔

ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ مجھے مذکورہ بالا بات کے علاوہ انکے بارے میں اور کسی خبر یا روایت کا علم نہیں ہے۔

باب الہاء

۶۳۱۳۔ حضرت ابوہاشم بن عتبہؓ

حضرت ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی عبشمی۔ معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں تھے اور باپ کی طرف

سے ابوحذیفہ کے اور ماں کی طرف سے مصعب بن عمیر کے بھائی تھے۔ ان کی ماں خناس دختر مالک قرشیہ عامریہ تھی۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام شیبہ ایک اور روایت کے مطابق ہشیم یا مہشم تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور شام میں سکونت اختیار کر لی اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کا شمار زاہد اور پارسا صحابہ میں ہوتا تھا چنانچہ ابوہریرہ جب بھی ان کا ذکر کرتے۔ تو انہیں صالح اور پارسا کہہ کر پکارتے۔ کئی آدمیوں نے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے۔ محمود بن غیلان سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابووائل سے روایت کی کہ امیر معاویہ۔ ابوہاشم کی عیادت کو آئے۔ پوچھا ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟۔ سکرات موت کی وجہ سے آپ بے چین ہیں۔ یا دنیا کا لالچ ہے؟ کہا۔ ایسی کوئی وجہ نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا جس پر میں عمل پیرا نہ ہوسکا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے اے ابوہاشم! دنیا کے مال سے ایک خادم اور ایک گھوڑا چاہیے۔ فی سبیل اللہ جہاد کے لئے اور آج یہ اتنی اشیاء میرے پاس موجود ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۴۔ حضرت ابوہاشم مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہاشم۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کئی آدمیوں نے اذناً ابوسعید کی کتاب سے انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ مطرز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابوثلج سے انہوں نے حسن بن حماد بن کسیب سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حلو بن السری اودی سے انہوں نے ابوہاشم مولی رسول اکرمؐ سے روایت کی کہ ان کی والدہ آپؐ کی کنیز تھیں۔ حضور اکرمؐ نے میرے والد اور والدہ ہر دو کو آزاد فرمادیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لائے۔ دیکھا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ دونوں دھوپ میں سوئے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے سرہانے جا کھڑے ہوئے۔ حضور خیبر کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے اس چادر سے انہیں لوگوں سے چھپادیا اور تین دفعہ فرمایا اے شہریوں اور دیہاتیوں سے میرے پیارو! اٹھو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۵۔ حضرت ابوہانیؓ

حضرت ابوہانیؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعائے برکت فرمائی اور ان کو یزید بن ابوسفیانؓ کے پاس ٹھہرایا۔

ان کی حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابومالک اپنے باپ سے وہ اپنے دادا یعنی ابوہانی سے روایت کرتے ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۶۳۱۶۔ حضرت ابوہبیرہ بن حارثؓ

حضرت ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔ خزرجی نجاری غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ایک روایت میں ابواسیرہ مذکور ہے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

ابوالفضل مدینی مخزومی نے باسنادہ تا ابویعلی۔ ہارون بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن نافع سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابوہبیرہ الانصاری نے مجھے ایک دن دیکھا کہ میں اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے دوران میں پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اسے غلط قرار دیا اور مجھے ٹھیک طلوع آفتاب کے دوران میں نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ اس کا طلوع شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے ہوتا ہے۔ ابویعلی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سعید تابعی ہیں اور انہیں اس کا علم نہ تھا کہ غزوۂ احد میں کون شہید ہوا۔ اسی بنا پر ان کا یہ قول کہ ابوہبیرہ نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ مخدوش ہے اگر یہ ابوہبیرہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مختلف ہوں تو' ورنہ یہ منقطع ہوں گے۔

واقدی نے ان کا نام ابواسیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ ان سے اختلاف کرتے ہیں اور ان کے مطابق یہ ابوہبیرہ ہیں اور ایک روایت میں ان کے بھائی کا نام ابواسیرہ تھا۔ واللہ اعلم

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے احد از بنو مالک بن نجار پھر از بنوعمرو بن مبذول۔ ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن عمرو بن مبذول کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۷۔ حضرت ابوہدبہ انصاریؓ

حضرت ابوہدبہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے محمد بن ابوہدبہ نے اپنے بھتیجے زہری کی حدیث جو انہوں نے اپنے چچا سے سنی روایت کی۔ جعفر المستغفری کے مطابق انہوں نے برذعی سے اور انہوں نے ابوحاتم الرازی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۸۔ حضرت ابوہذیلؓ

حضرت ابوہذیل۔ ابوبکر بن ابوعلی نے باسنادہ عبداللہ بن خراش سے انہوں نے اوسط سے انہوں نے ابوہذیل سے روایت کی آپ نے فرمایا قربانی کرنے والے کو خود بھی اپنی قربانی کا گوشت کھانا چاہیے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۹۔ حضرت ابوہریرہ دوسیؓ

حضرت ابوہریرہ دوسی۔ حضور اکرم ﷺ کے ایسے صحابی ہیں جنہوں نے آپ سے کثیر احادیث روایت کیں۔ وہ دوسی ہیں اور دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن مالک بن نصر بن ازد سے ہیں۔

خلیفہ بن خیاط اور ہشام بن کلبی نے ان کا نام عمیر بن عامر بن عبدذی الشری بن طریف بن عتاب بن ابوصعب بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اتنا اختلاف ہے کہ صحابہ کی جماعت میں کسی اور کے بارے میں اتنا اختلاف نہیں۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر ایک میں بریر بن عشرقہ ایک میں سکین بن دومہ ایک میں عبداللہ بن عبدشمس اور ایک میں عبدشمس مذکور ہے۔ یہ روایات یحییٰ بن معین اور ابونعیم نے بیان کی ہیں۔ اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام عبدنہم اور ایک میں عبدغنم آیا ہے۔ محرر بن ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ان کے والد کا نام عبدعمرو بن عبدغنم تھا اور عمرو

بن علی الفلاس کا قول ہے کہ اس باب میں صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبد عمرو بن غنم تھا۔ ان تمام ناموں میں جو تبعید پائی جاتی ہے۔ وہ قبول اسلام کے بعد بدل دی جاتی تھی کیونکہ حضور اکرم ﷺ عبد شمس عبد غنم اور عبد العزیٰ طرز کے ناموں کو نہیں رہنے دیتے تھے۔ ایک روایت کے رو سے اسلام میں ان کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن تھا۔ بقول ہثیم بن عدی جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس اور اسلام میں عبد اللہ تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ مجھ سے بعض ابو ہریرہ کے دوستوں نے ابو ہریرہ سے یہ روایت بیان کی کہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا جسے قبول اسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ نے عبد الرحمٰن بنا دیا اور کنیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی آستین میں بلی کا ایک بچہ لئے پھرتے ہیں اس لئے انہیں لوگ ابو ہریرہ کہنے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کی آستین میں بلی کا بچہ دیکھا تو فرمایا تم ابو ہریرہ ہو۔

اور کثیر التعداد آدمیوں نے اپنے اسناد سے امام ترمذی سے انہوں نے احمد بن اسماعیل مرابطی سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے عبد اللہ بن رافعؓ سے روایت کی کہ میں نے ابو ہریرہ سے ان کی کنیت کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ میرے پاس چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے میں رات کو ایک درخت پر بٹھا دیتا اور جب صبح ہوتی تو اسے پکڑ لاتا اور دن بھر کھیلتا رہتا۔ اس لئے میری یہ کنیت پڑ گئی۔ ابو ہریرہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ امام بخاری کے مطابق ان کا اسلامی نام عبد اللہ تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم نے ان ناموں کا ذکر اہل علم کی پیروی کی غرض سے کیا ہے۔ ورنہ ان کے ذکر میں کیا دھرا ہے۔ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں اور نام معدوم ہو چکے ہیں۔

ابو ہریرہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے اور آپ سے ایسے چمٹے کہ زندگی بھر ساتھ نہ چھوڑا اس مواظبت سے ان کی غرض علم دین کا حصول تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ ابراہیم وغیرہ نے ابو عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے ابن ابو ذئب سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں آپؐ سے بہت سی چیزیں سنتا ہوں لیکن مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ چادر بچھاؤ میں نے بچھا دی۔ اس کے بعد جو کچھ آپ نے کثیر التعداد احادیث روایت فرمائیں چنانچہ ان احادیث میں سے کوئی حدیث عمر بھر نہ بھولا اور امام ترمذی نے ابن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ولید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا چونکہ آپؓ اکثر و بیشتر حضور کی خدمت میں موجود رہتے تھے۔ اسی لئے آپ کو احادیث زیادہ یاد ہیں۔

ابو الفرج بن ابو الرجاء نے ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد بن اخشید سے انہوں نے ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد الرحیم سے انہوں نے ابو حفص کنانی سے انہوں نے ابو القاسم بغوی سے انہوں نے زہیر بن حرب سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ کو کہتے سنا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کیسے حضور اکرم ﷺ سے اتنی کثرت سے احادیث روایت کرتا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میں ایک مسکین آدمی تھا اور صرف شکم پُری پر آپ کی خدمت میں مصروف رہتا۔ مہاجرین خرید و فروخت کے لئے بازار چلے جاتے اور انصار اپنی روزہ مرہ کی مصروفیات میں منہمک رہتے۔ اس دوران

میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اپنا کپڑا اچھائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی باتوں کو نہیں بھولے گا۔ میں نے کپڑا اچھایا۔ آپ نے احادیث ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے کپڑے کو سمیٹا اور پھر وہ احادیث میں کبھی نہ بھولا۔

عمر بن طبرزد کے علاوہ کافی لوگوں نے ابوالحسین سے انہوں نے ابن غیلان سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان سے انہوں نے عثمان بن ابوسودہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عیادت یا ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تجھے مبارک ہو' تو نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔ میں نے اس کے عوض تیرے لئے بہشت میں مقام بنا دیا ہے۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ کم وبیش آٹھ سو صحابہ اور تابعین نے ابوہریرہ سے روایت کی صحابی راویوں میں ابن عباس' ابن عمر' جابر' انس اور واثلہ بن اسقع جیسے لوگ شامل ہیں۔

حضرت عمر نے انہیں بحرین کا والی مقرر کیا۔ پھر معزول کر دیا۔ بعد میں پھر مقرر کرنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ مدینہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی۔ بقول خلیفہ ان کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی۔ ہیثم بن عدی کا قول ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات عقیق کے مقام پر ہوئی۔ ان کی میت مدینہ لائی گئی اور ولید بن عتبہ بن ابوسفیان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جو اپنے چچا معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً اور ابوعمر نے تفصیلاً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۰۔ حضرت ابوہلال تیمیؓ

حضرت ابوہلال تیمی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے انہیں کلبی لکھا ہے اور دونوں ایک ہیں کیونکہ تیم الات اور بروایتے تیم اللہ' ابن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بنوکلب کا ایک اچھا بڑا ذیلی قبیلہ ہے جو حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد ہی ہے۔

علقمہ بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے جو بنوتیم اللہ سے تھے روایت کی کہ بعد از ہجرت وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے۔ جب آپ ایک چھوٹے سے چشمے کے کنارے قیدیوں کو قتل کر رہے تھے اور سطح آب پر خون پھیل گیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۱۔ حضرت ابوہند اشجعیؓ

حضرت ابوہند اشجعی۔ نعیم بن ابوہند کے والد تھے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نعمان بن اشیم اور ایک میں رافع بن اشیم مذکور ہے۔ کوفی تھے خلیفہ بن خیاط کے مطابق' ابوہند کا نام رافع تھا۔ ایک اور روایت میں نعمان مولی اشجع مذکور ہے بقول خلیفہ' نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۲۔ حضرت ابوہند حجامؓ

حضرت ابوہند حجام بیاضی مولیٰ فروہ بن عمرو بیاضی۔ ان کا نام عبداللہ یا یسار تھا۔ غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ انہوں نے ایک موقعہ پر آپؐ کی ایک رگ سے رفع درد کے لئے فصد لیا تھا۔ ان کے بارے میں ایک بار حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اے بنو بیاضہ! ابوہند کا تعلق انصار سے ہے' اس لئے اس کے نکاح کا بندوبست کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۳۔ حضرت ابوہند الداریؓ

حضرت ابوہند الداری از بنودار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم اور یہ ہیں۔ مالک بن عدی بن عمرو بن حارث بن مرہ بن اُدد بن زید اور ابوہند کا نام بریر ہے اور ایک روایت میں بر بن عبداللہ بن بریر بن عمیت بن ربیعہ بن دراع بن عدی بن دار ہے۔ ابونعیم کے بقول وہ تمیم الداری کے بھائی ہیں۔ ابوعمر کے مطابق وہ تمیم الداری کے عم زاد ہیں اور سگے بھائی نہیں ہیں۔ وہ ماں کی طرف سے ان کے بھائی ہیں۔ وہ اور تمیم' دراع بن عدی میں جمع ہو جاتے ہیں اور یہی رائے ہے ابن الکلبی کی ہے۔

ابوہند اور ان کے دو ہم زاد تمیم اور نعیم پسران اوس حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شام کی جاگیر کی درخواست کی۔ آپ نے انہیں فرمان عطا فرمایا۔ جب حضرت ابوبکر کا عہد آیا تو انہوں نے وہ فرمان سامنے پیش کیا۔ انہوں نے ابوعبیدہ بن جراح کو نفاذ کے بارے میں لکھا ہے۔

ان کی حدیث کا مخرج ان کے بیٹے ہیں۔ سعید بن زیاد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابوہند داری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جناب باری نے فرمایا جو انسان میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری آزمائش پر صبر نہ کر سکے اسے چاہیے کہ کوئی اور خدا تلاش کر لے۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۴۔ حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہانؓ

حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمر بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اور زعورا جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے اور نقیبوں میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے یہی روایت بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ بنوعبدالاشہل کے نقیب اسید بن حضیر اور ابوالہیثم بن تیہان تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے غزوۂ بدر میں بنوعبدالاشہل اور ابوالہیثم بن تیہان سے شریک ہونے والوں میں سے مالک اور عتیک کا ذکر کیا ہے۔ جو تیہان کے بیٹے تھے ابوالہیثم تمام غزوات میں شریک رہے اور بیس یا اکیس سال ہجری میں فوت ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق وہ جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے ہم پیش تر ازیں مالک کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۵۔ حضرت ابوالہیثمؓ

حضرت ابوالہیثم۔ یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے

انہوں نے ورد بن احمد بن لبید سے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوالہیثم سے روایت کی کہ وہ وضو کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا اے ابوالہیثم! اپنے پاؤں کے نچلے حصے کا خیال رکھو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الواؤ

۶۳۲۶۔ حضرت ابوواثلہؓ

حضرت ابوواثلہ ہذلی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے شہر بن حوشب اشعری سے انہوں نے رابہ نامی ایک شخص سے جوان کے قبیلے کا تھا اور جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اپنی ماں کے لئے اس کا قائم مقام ہو گیا تھا۔ یہ صاحب عمواس کے طاعون میں موجود تھے۔ جب اس بیماری نے زور پکڑا تو ابوعبیدہ بن جراح نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! بیماری اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے تمہارے پیغمبر کی دعوت ہے اور تم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین کی موت ہے۔ اس لئے ابوعبیدہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے اس سے حصہ عطا فرمائے چنانچہ انہیں پھوڑا نکلا اور فوت ہو گئے۔
ابوعبیدہ نے معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے عمرو بن عاص کو فوج کا کمانڈر بنایا۔ انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اے لوگو! جب یہ مرض پھیلتا ہے تو آگ کی طرح بھڑکتا ہے۔ اس لئے تم اس سے بچاؤ کے لئے پہاڑوں میں پناہ لو۔ ابوواثلہ نے ان سے کہا تم جھوٹ کہہ رہے ہو حالانکہ تمہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ بخدا تم میرے اس گدھے سے بھی برے ہو۔ عمرو بن عاص نے کہا۔ میں تمہاری تردید نہیں کرتا تاہم یہاں ٹھہریں گے نہیں۔ ان کے چلے جانے سے باقی لوگ بھی ادھر ادھر بکھر گئے اور خدا نے انہیں اس موذی مرض سے بچالیا۔ جب خلیفہ عمر کو عمرو بن عاص کی بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اسے ناپسند نہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے ابوواثلہ سے اس واقعہ کے بغیر اور کچھ نہیں سنا اور ایک دوسرے اسناد سے یہی واقعہ شہر بن حوشب سے مذکور ہے اور انہوں نے ابوواثلہ کی بجائے یہ واقعہ شرحبیل بن حسنہ سے منسوب کیا ہے۔

۶۳۲۷۔ حضرت ابوواقد لیثیؓ

حضرت ابوواقد حارث بن عوف لیثی از بنولیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی۔ ہم ان کا نسب حارث بن عوف کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے حارث بن عوف کسی نے عوف بن حارث اور کسی نے حارث بن مالک لکھا ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور کوئی کہتا ہے کہ موجود نہیں تھے اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنوضمرہ، بنولیث اور بنوسعد بن بکر کے علم ان کے پاس تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لائے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ فتح مکہ میں بحیثیت ایک مسلمان کے شریک تھے۔ مدنی شمار ہوتے ہیں۔ جنگ یرموک میں شامل تھے۔ بعد

میں مکہ میں ایک سال مجاور کعبہ کی حیثیت سے قائم رہے۔ پھر وفات پا گئے اور مہاجرین کے مقبرے میں بمقام فخ دفن ہوئے۔ ان کی وفات اڑسٹھ ہجری میں ہوئی۔ جب ان کی عمر ۷۵ یا ۸۵ سال تھی۔

ان سے ابن مسیب' عروہ بن زبیر' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عطا بن یسار وغیرہ نے روایت کی۔ کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلی صنعانی سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں ابو واقد اللیثی سے روایت کی۔ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے۔ تو یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور دنبے کی سیرین کاٹ لیتے اور کھا لیتے حضور نے فرمایا۔ زندہ جانور کا کوئی عضو نہ کاٹا جائے کیونکہ وہ مردار ہے۔

ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۸۔ حضرت ابوواقدؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوواقد۔ جو رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی۔ ابوعمر نے اسے مرفوع کہا ہے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ خواہ اس کی نمازیں روزے اور تلاوت قرآن کم ہی کیوں نہ ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۹۔ حضرت ابوواقد نمیریؓ

حضرت ابوواقد نمیری۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور باسنادہ داؤد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوخثیم سے انہوں نے نافع بن سرجس سے انہوں نے ابوواقد نمیری سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جلدی ختم کر دیتے اور جب انفرادی نماز ادا کرتے تو زیادہ دیر صرف فرماتے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۰۔ حضرت ابووائل شقیق بن سلمہؓ

حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ۔ جو ابن مسعود جاہلی کے مصاحب تھے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۱۔ حضرت ابووحوحؓ

حضرت ابووحوح انصاری یا بلوی۔ اس بنا پر وہ انصار کے حلیف ہوں گے۔ منیعی اور ارغیانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یعقوب سے انہوں نے ابوشعیب مولیٰ ابووحوح سے روایت کی کہ ہم نے ایک مردے کو نہلایا اور پھر چاہا کہ غسل کریں کہ اس دوران میں وحوح حضور اکرم ﷺ کے مصاحب وہاں آ گئے وہ کہنے لگے بخدا ہم نہ تو زندگی میں نجس ہیں اور نہ بحالت موت بلکہ مجھے تو خدشہ ہے کہ غسل میت سنت نہ ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۲۔ حضرت ابووداعہؓ

حضرت ابووداعہ القرشی السہمی۔ ان کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا۔ یہ اوران کے بیٹے مطلب بن ابووداعہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کا ذکر حارث کے ترجمے میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۳۔ حضرت ابوودیعہؓ

حضرت ابوودیعہ۔ جعفر مستغفری اور ارغیانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جعفر نے ان کا نام خدام بن خالد لکھا ہے۔ جو خنساء کے والد تھے یا کوئی اور۔ ابو معشر نے سعید المقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوودیعہ صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص جمعے کے دن اس طرح غسل کرے جیسے جنابت سے کیا جاتا ہے پھر کوئی خوشبو یا تیل جو میسر ہو لگائے اور مسجد میں جا کر دو نمازیوں کے درمیان سے گردنیں پھلانگتے ہوئے نہ جائے بلکہ خاموشی سے امام کے قریب بیٹھ جائے اگر اس نے دو جمعوں میں یہ سلسلہ قائم رکھا تو دونوں جمعوں کے دوران میں اس سے جو قصور سرزد ہوئے ہیں۔ وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۴۔ حضرت ابوالوردؓ

حضرت ابوالورد المازنی مازن الانصار۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوالورد رکھی تھی۔ ان کا نام حرب تھا۔ انہوں نے مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے انہوں نے ابوالورد مازنی سے روایت کی۔ رسول اللہؐ نے تنبیہ فرمائی۔ تم سست رفتار سواروں سے محتاط رہو۔ اگر وہ تم سے مل گئے تو تمہیں چھوڑ دیں گے اور اگر تم نے ان پر کامیابی حاصل کی۔ تو تمہیں فریب دیں گے۔"

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابوبکر الشافعی سے انہوں نے محمد بن لیث جوہری' احمد بن یعقوب مقری اور احمد بن محمد السعدی سے ان سب نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید الطویل سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا کہ میں ایک سرخ رنگ کا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ابوالورد ہو۔ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ ابوالورد بن قیس بن فہر انصاری۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں موجود تھے ابواحمد عسکری نے ابوالورد کا ذکر کیا کہ انہوں نے رسول کریم سے روایت کی کہ "تم سپاہ کے ایسے دستے سے محتاط رہو جب وہ تمہارا سامنا کرے تو بھاگ جائے اور جب بالادستی حاصل کر لے تو دھوکا دے۔"

ابن کلبی کے مطابق یہ صحابی ابوالورد بن ثمامہ بن خزن قشیری سے مختلف ہیں۔ عبدان نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کا رنگ سرخ دیکھا تو فرمایا تم ابوالورد ہو۔ ابن کلبی کے رو سے دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ دو مختلف آدمی ہیں۔ جب کہ باقی دونوں کو ایک گردانتے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۵۔ حضرت ابوالوصلؓ

حضرت ابوالوصل۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر معرفتہ الصحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ انہوں نے آپؐ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۶۔ ابوالوقاصؓ

حضرت ابوالوقاص۔ مطر نے حسن سے انہوں نے ابووقاص سے جو حضور اکرم ﷺ کے مصاحب تھے۔ روایت کی کہ اللہ کے یہاں سے مؤذنوں کو وہ اجر ملے گا جب وہ اذان اور اقامت میں ہوں جو غازیوں کو ملے گا۔ جب وہ راہ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہوتے ہیں۔ حضرت عمر کہا کرتے اگر میں موذن ہوتا۔ تو میرا مقصد حیات پورا ہو جاتا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک نہیں لیا۔

۶۳۳۷۔ حضرت ابووہب جشمیؓ

حضرت ابووہب جشمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عقیل بن شبیب نے روایت کی عبدالوہاب بن علی نے ابوغالب ماوردی سے انہوں نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن سعید طالقانی سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے عقیل بن شبیب سے انہوں نے ابووہب جشمی سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں کو چھوؤ۔ ان کے ماتھوں، پٹھوں اور ان کے پہلوؤں پر ہاتھ پھیرو۔ ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو اور رسیاں نہ ڈالو۔ اسی اسناد سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم ہر کمیت سرخ اور ایسے سیاہ گھوڑے کی حفاظت کرو؛ جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۸۔ حضرت ابووہب جیشانیؓ

حضرت ابووہب جیشانی۔ ان کا نام دیلم بن ہوشع یا ابن الہمیع تھا۔ ان سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی اور محمد بن عجلان سے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم انار سے شراب بنایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے جیشانی کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا بلکہ اس حدیث کو ابووہب جشمی کے ترجمے میں لکھ دیا ہے اور مزید لکھا ہے میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ صحابی جشمی ہیں یا جیشانی ہیں اگرچہ اس اسناد میں جیشانی کا لفظ مذکور ہے لیکن صحیح جشمی ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور جیشانی مصری ہیں اور تابعین میں سے ہیں جو ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب اور جیشان یمنی نے ابواحمد عسکری نے احمد بن حباب الحمیری سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی دیلم بن الہمیع نے حضور اکرم ﷺ سے دربارہ شراب سوال کیا۔

۶۳۳۹۔ حضرت ابووہب الکلبیؓ

حضرت ابووہب الکلبی۔ ابونعیم کے بقول ان کا نام عبدالملک تھا اور وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ دعا فرما رہے تھے۔

یحییٰ بن وہب الکلبی نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے آل اُکیدر کو ایک فرمان لکھ کر دیا مگر آپ کے پاس اس وقت مہر نہ تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے ناخنوں سے نشان لگا دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم کے مطابق وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے اور ان کا نام عبدالملک تھا مگر اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضورؐ سے ادائے جزیہ پر مصالحت ہوئی تھی اور اس پر سب متفق ہیں۔

باب الیاء

۶۳۴۰۔ حضرت ابویحییٰؓ

حضرت ابویحییٰ۔ ان کا نام شیبان تھا اور ابوہبیرہ کے دادا تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ابوہبیرہ یحییٰ بن عباد بن شیبان نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں مسجد نبوی میں آیا اور حضور اکرم ﷺ کے حجرے کی طرف گیا اور آہستہ سے آواز نکالی۔ حضور نے فرمایا۔ ابویحییٰ ہو۔ عرض کیا ابویحییٰ ہوں۔ یارسول اللہ! فرمایا کل آنا۔ میں نے گزارش کی میں آج روزے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا ارادہ بھی یہی ہے لیکن ہمارے موذن کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ وہ صبح اندازہ نہ کر سکا اور طلوع صبح سے پہلے ہی اذان دے دی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۱۔ حضرت ابویزید حذامیؓ

حضرت ابویزید حذامی۔ وہ ابویزید بن عمرو ہیں۔ واقدی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو بنو جذام سے اسلام لائے۔ ابن الدباغ نے ابوعلی غسانی سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۲۔ حضرت ابویزید والد حکیمؓ

حضرت ابویزید والد حکیم۔ ان سے عطا بن سائب نے روایت کی۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے حکیم بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو کہ انسان اس طرح ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جب تم سے تمہارا کوئی بھائی مشورہ کرے تو صحیح مشورہ دو اور اس حدیث کو عوانہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ حسب ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی طرح حماد بن سلمہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور وہ ابن ابی یزید

ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۳۔حضرت ابویزید لقیطیؓ

حضرت ابویزید لقیطی۔ان کا شمار فلسطینیوں میں ہے۔نعیم بن طریف نے اپنے والد طریف بن معروف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عمرو بن حزابہ سے انہوں نے حزابہ بن نعیم سے روایت کی کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب آپ تبوک میں کیمپ کیے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا تم اپنے جوان مردوں اور قابل احترام لوگوں کا احترام بجالاؤ اور زکوٰۃ ادا کرو کہ زکوٰۃ کے بغیر دین نہیں۔ابویزید نے دریافت کیا یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔مال کی زکوٰۃ اور جانداروں کی زکوٰۃ۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۴۔حضرت ابویزید نمیریؓ

حضرت ابویزید نمیری۔انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ان سے ایوب سختیانی نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب اپنی قوم کی امامت (سرداری) سنبھالی۔اس وقت ان کی عمر ستر سٹھ برس تھی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کا خیال ہے کہ ابویزید عمرو بن سلمہ جرمی ہیں۔جن کی کنیت ابویزید یا ابوبرید تھی۔ان سے ایوب سختیاتی ابوقلابہ جرمی اور مسعر بن حبیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔انہوں نے اپنی قوم کی قیادت سنبھالی۔جب ان کی عمر چھیاسٹھ یا سرسٹھ برس تھی۔نمیری کی نسبت غلط ہے۔

۶۳۴۵۔حضرت ابوالیسرؓ

حضرت ابویسر۔کعب بن عمرو بن (مالک بن عمرو بن) عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ان کی والدہ نسیبہ دختر ازہر بن مری بنوسلمہ سے تھی۔بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے بڑے خوش حال اور تونگر آدمی تھے۔غزوۂ بدر میں حضرت عباس کو انہوں نے ہی گرفتار کیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوسلمہ اور پھر بنوعدی سے ابویسر کعب بن عمرو کا نام لیا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا علم جو ابوعزیز بن عمیر کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔بعد کے غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔بعد میں معرکہ صفین میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

شریف ابوالمحاسن محمد بن عبدالخالق جوہری انصاری نے کتابۃً اور ابوعمرو عثمان بن ابوبکر بن جلدک نے ان سے انہوں نے ابوالفتح احمد بن محمد بن احمد الحداد سے انہوں نے ابوالحسن بن ابوعمر بن حسن سے انہوں نے سلیمان بن احمد الطبرانی سے انہوں نے محمد بن نضر ازدی سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ ابویسر کا ایک شخص پر قرضہ تھا۔وہ ان سے تقاضا کرنے ان کے گھر پر گئے۔اس آدمی نے اپنی

کنیز سے کہا کہہ دو کہ میاں گھر پر نہیں ہیں۔ ابو یسر نے یہ بات سن لی اور کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ باہر آؤ اور اس صورت حال کی وضاحت کرو۔ اس نے کہا' اس کی وجہ ناداری ہے۔ ابو یسر نے کہا قسم بخدا؟ اس مقروض شخص نے کہا اللہ کی قسم! تو ابو یسر نے کہا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں ہوگا۔

طبرانی کا قول ہے کہ عاصم الاحول سے اس حدیث کو ابو الاحوص کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابو یسر نے مدینہ میں ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۶۔ حضرت ابو یسع رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یسع۔ انہوں نے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن خالد نے عبداللہ بن ابو حمید سے انہوں نے ابو عثمان المہدی سے طویل روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۷۔ حضرت ابو الیقظان رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الیقظان۔ بخاری نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے۔ ان کا ذکر ان صحابہ میں آیا ہے جو مقیم مصر ہو گئے تھے۔ ان سے ابو عشانہ نے روایت کی۔ انہوں نے ابو عشانہ سے کہا اے ابو عشانہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم حضور اکرم ﷺ کا اتنا احترام کرتے ہو حالانکہ تم نے انہیں نہیں دیکھا اور تم اکثر ان لوگوں سے بدرجہا بہتر ہو۔ جنہوں نے حضور کی زیارت کی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ ابو زرعہ نے مسند ابو الیقظان میں اس ایک حدیث کا ذکر مصریوں کی مسند میں کیا ہے۔

۶۳۴۸۔ حضرت ابو یونس ظفری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یونس ظفری۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود بن سعد نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے ابو محمد ظفری سے انہوں نے دادا یونس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے۔ ان کی عمر بیس سال تھی اور سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایسے صحابہ جو اپنے والد کے نام سے جانے جاتے ہیں

۶۳۴۹۔ حضرت ابن الادرع رضی اللہ عنہ

حضرت ابن الادرع۔ حدیث رمی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا تم تیر اندازی کرو میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ ایک روایت میں ان کا نام سلمہ آیا ہے۔ ابن ابی عاصم کے مطابق ان کا نام مِحجن تھا۔ دونوں تراجم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۰۔ حضرت ابن الاسقعؓ

حضرت ابن الاسقع بکری۔ ان سے ان کے مولی نے روایت کی۔ امام بخاری کے نزدیک وہ مرسل ہے۔ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عمر بن عطا سے انہوں نے ابن الاسقع البکری کے آزاد کردہ غلام سے (یہ وہ آدمی ہے جس نے ابن الاسقع سے صحیح روایت کی) روایت کی کہ حضورﷺ مہاجرین صفہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! قرآن کی سب سے بلند مرتبہ آیت کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا آیت الکرسی۔ مسلم بن خالد نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۱۔ حضرت ابن بجیرؓ

حضرت ابن بجیر شامی۔ ان سے جبیر بن نضیر نے روایت کی یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے سعید بن سنان سے انہوں نے ابوالزاہریہ انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن بجیر سے (جو حضور کے صحابی تھے) روایت کی کہ ایک بار حضورﷺ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لئے۔ فرمایا بہت سے لوگ جو دنیا میں کھاتے پیتے ہیں اور عیش کرتے ہیں قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں بھوکے ننگے ہیں۔ آخرت میں شکم پُر اور کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ بہت سے لوگ جو یہاں معزز شمار ہوتے ہیں۔ وہاں رسوا ہوں گے وبر عکس۔ جو شخص اپنے آپ کو اس چیز سے دور رکھتا ہے جو اللہ نے رسول اکرمﷺ پر اتاری ہے اسے آخرت کی نعمتوں سے محرومی نصیب ہوگی۔ نیز فرمایا۔ اعمال جنت کی مثال اس دشوار گزار زمین کی سی ہے۔ جو اونچائی پر ہو اور اعمال جہنم کی مثال اس نرم زمین کی سی ہے جو نشیب میں ہو۔ بہت سی شہوانی سرگرمیاں ایسی ہیں جن کی لذت کا دورانیہ ایک ساعت ہوتا ہے مگر اس کی سزا طویل عرصے تک بھگتنا پڑتی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۲۔ حضرت ابن ثعلبہؓ

حضرت ابن ثعلبہ۔ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یحییٰ بن جابر نے ابن ثعلبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! میری شہادت کی دعا فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اپنے چند بال مجھے دو۔ پھر فرمایا اپنا بازو ننگا کرو۔ پھر آپ نے وہ بال ان کے بازو پر باندھ دیئے پھر پھونک ماری اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ابو ثعلبہ کا خون کافروں اور منافقوں پر حرام کر دے۔ مگر اس روایت میں ابن ثعلبہ کا ذکر نہیں ہے۔ مگر پہلی اسناد میں ملتا ہے۔

۶۳۵۳۔ حضرت ابن جاریہ انصاریؓ

حضرت ابن جاریہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام زید لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ حمران بن اعین نے ابوالطفیل سے انہوں نے ابن جاریہ سے روایت کی کہ جب نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوئے تو حضور اکرمﷺ نے فرمایا۔ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے چنانچہ ہم باہر نکلے اور ہم نے نماز جنازہ پڑھی اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۴۔ حضرت ابن جعدبہؓ

حضرت ابن جعدبہ۔ ان کی صحبت کا علم نہیں' ان سے محمد بن کعب نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے تم سے تین امور کو پسند کیا ہے۔ اللہ کی عبادت کرو' اس سے کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اللہ نے جسے تمہارا حاکم بنایا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس بات کو ناپسند کیا کہ زیادہ سوال کرو اور مال کو ضائع کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۵۔ حضرت ابن جمرہؓ

حضرت ابن جمرہ الاسدی۔ انہیں صحبت ملی۔ جعفر نے مجاہیل میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۶۔ حضرت ابن جمیلؓ

حضرت ابن جمیل۔ ابو ہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ یحییٰ بن محمود اور عبد الوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج' زہیر بن حرب سے انہوں نے علی بن حفص سے انہوں نے ورقاء سے انہوں نے ابو زناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر کو جمع صدقات کے لئے بھیجا لیکن ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے ادائیگی سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا ابن جمیل کو زکوۃ دینا اس لئے ناگوار ہے کہ وہ غریب تھا اور اب امیر ہو گیا ہے۔ خالد بن ولید سے زکوۃ مانگنا' تو بے انصافی ہے۔ اس نے تو راہ حق میں تیاری کے لئے زرہ رہن رکھ دی ہے۔ رہ گیا عباس وہ میرا اعزیز رشتہ دار ہے۔ میں اس کی طرف سے دوگنا ادا کروں گا۔ پھر فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ کسی شخص کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۷۔ حضرت ابن حدیدہؓ

حضرت ابن حدیدہ۔ ایک روایت میں ابو حدیدہ ہے۔ اس سے پہلے ان کا ذکر کنیتو میں ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۸۔ حضرت ابن ابی حمامہؓ

حضرت ابن ابی حمامہ سلمی۔ بقول ابن مندہ وہ سلمی حجازی ہیں۔ انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن محمد انصاری سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے حارث بن ابوبکر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن ابی حمامہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور آپ کی نعت میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ فرمایا جو کچھ میرے بارے میں لکھا ہے۔ وہ تو رہنے دو ہاں جو کچھ اللہ کی ثنا میں کہا ہے وہ سناؤ۔

ابو نعیم نے ان کا نام ابن حماطۃ السلمی لکھا ہے۔ انہوں نے حماد سے انہوں نے محمد بن اسحق سے اسی اسناد سے روایت کی ہے

جس سے ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ ابن حماطہ شاعر تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۹۔ حضرت ابن حنظلیہؓ

ابن حنظلیہ انصاری۔ حجازی تھے۔ ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اذناً ابوالقاسم بن سمرقندی سے انہوں نے ابوالحسین بن نقور سے انہوں نے مخلص سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے ایک شخص سے، جو امیر معاویہ کی گارڈ میں تھا۔ سنا کہ امیر معاویہ کو ایک گھوڑا پیش کیا گیا۔ انہوں نے ابن حنظلیہ نامی ایک انصاری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ بتاؤ تم نے حضور ﷺ سے گھوڑے کے بارے میں کیا سنا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے گھوڑوں کے ماتھے پر قیامت تک کے لئے خیر اور بھلائی لکھ دی ہے اور ان کے پاسبان ان کے سوار ہیں اور ان پر انفاق کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ہاتھ کھول رکھا ہو اور اسے بند نہ کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۰۔ حضرت ابن خالدؓ

حضرت ابن خالد بن سنان عبسی۔ ابن جریج سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی آدمیوں سے خالد بن سنان کا قصہ سنا۔ حضورؐ جب بھی ان کے بیٹے کو دیکھتے تو انہیں بھتیجا کہہ کر بلاتے حالانکہ آپؐ نے اور کسی کو اس لفظ سے مخاطب نہیں فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۱۔ حضرت ابن الدحداحؓ

حضرت ابن الدحداح۔ ایک روایت میں ابن الدحداحہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی بقول ابوموسیٰ یہ مختلف فیہ ہے یعنی اس میں اختلاف ہے۔ کئی آدمیوں نے اسناد اہم تا ابوعیسیٰ ترمذی، محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ابن الدحداح کا جنازہ پڑھنے جا رہے تھے حضور گھوڑے پر سوار تھے۔ درمیانہ رفتار سے جا رہے تھے اور ہم سب آہستہ آہستہ آپ کے اردگرد چل رہے تھے اور جراح نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی کہ حضور ابن الدحداح کے جنازے کے پیچھے پیادہ چل رہے تھے اور واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو حسن صحیح لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ جب ابوعیسیٰ نے ان کی وفات اور حضور ﷺ کی نماز جنازہ صحیح قرار دیا ہے۔ تو ابوموسیٰ نے اسے مختلف فیہ کیسے کہا ہے۔

۶۳۶۲۔ حضرت ابن ربعہؓ

حضرت ابن ربعہ خزاعی۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے ابن ربعہ خزاعی سے انہوں نے (ان کی ماں کا نام سہمیہ تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کے تھے۔ انہیں حضور کا دیدار نصیب ہوا) روایت کی کہ وہ

مختار ثقفی کے زمانے میں کوفے میں آئے اور آپ سے ایک حدیث روایت کی جس میں یہ فقرہ شامل تھا "ما کنت لا کذب علی رسول الله ﷺ" "میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جھوٹ منسوب نہیں کروں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۳۶۳۔ حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابن زمل جہنی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ان سے ابومشجعہ بن ربعی نے روایت کی۔ محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے وہب الولید بن عبدالملک بن عبداللہ بن مسرح حرانی سے انہوں نے سلیمان بن عطا قرشی حرانی سے انہوں نے مسلمہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے اپنے چچا ابومشجعہ بن ربعی جہنی سے انہوں نے ابن زمل جہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بعد ازادائے نماز صبح قبلہ رخ رہ کر ہی "سبحان الله وبحمده استغفر الله' ان الله كان توابا" ستر مرتبہ پڑھتے تھے اور پھر نمازیوں کی طرف منہ کر کے ان سے ان کے خواب دریافت فرماتے کیونکہ حضور خوابوں میں دلچسپی لیتے تھے اسی طرح کے ایک موقعہ پر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی چیز دیکھی تو ابن زمل نے اپنا خواب بیان کیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عبداللہ بن زمل لکھا ہے۔ ابونعیم اور ابوضحاک نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کے بارے میں پہلے بحث کر چکے ہیں۔ اور صحیح ابن زمل ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔

۶۳۶۴۔ حضرت ابن سبرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن سبرہ۔ جعفر نے صحابی لکھا ہے اور باسنادہ اوزاعی سے انہوں نے قزعہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ابن سبرۃ جو حضور کے مصاحب تھے۔ ان سے ملنے آئے میں نے گزارش کی کہ ہمیں کوئی حدیث جو آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہو' سنایئے انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں آجاتا ہے پس تم ہوشیار رہو کہ وہ کوئی چیز تم سے مانگ لے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۵۔ حضرت ابن سندر رضی اللہ عنہ

حضرت ابن سندر مولی روح بن زنباع جذامی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مرشد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بنواسلم کو خدا سلامت رکھے۔ بنوغفار کو معاف فرمائے اور بنونجیب کو اپنی اور اپنے رسول کی پسندیدگی سے نوازے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۶۔ حضرت ابن سیلان رضی اللہ عنہ

ابن سیلان کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی کہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے خالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابن سیلان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائی

ہوئی تھیں فرمایا سبحان اللہ اہل دنیا پر حوادث بارش کے قطروں کی طرح برس رہے ہیں۔قیس سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اس شخص سے سنی ہے۔جس نے حضور سے سنی ہے۔دونوں نے اس کواسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۳۶۷۔حضرت ابن الشیابؓ

ابن الشیاب۔ان سے ابوبلال نے روایت کی کہ احد کے غزوہ میں حضوراکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے تا آنکہ وہ قتل ہو گئے۔انہوں نے اس جنگ میں اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔وہ اللہ اوراس کے رسول کے شیر کہلاتے تھے۔دونوں نے اس کو بیان کیا ہے۔

۶۳۶۸۔حضرت ابن شیبہؓ

حضرت ابن شیبہ۔جعفر نے باسنادہ تاحماد بن سلمہ' عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن شیبہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔جب تمہاری محفل میں کوئی شخص آئے۔تو چاہیے کہ اپنے بھائی کے لئے جگہ بناؤ تا کہ وہ بیٹھ جائے کیونکہ یہ عزت افزائی ہے۔اللہ اس کی عزت افزائی کرے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اسے چاہیے کہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے مگر اس کے اسناد میں اختلاف ہے۔

۶۳۶۹۔حضرت ابن ابی شیخؓ

حضرت ابن ابی شیخ الحاربی۔کوفی شمار ہوتے ہیں۔ان سے عاصم بن بجیر نے روایت کی۔حضوراکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔اور فرمایا اے بنومحارب! خدا تمہیں اپنی نصرت سے نوازے۔تم مجھے کسی عورت کا دوھا ہوا دودھ نہ پلانا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۰۔حضرت ابن عائذؓ

ایک روایت میں عابد آیا ہے۔ہم عبداللہ بن عائذ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۱۔حضرت ابن عائشؓ

ابن عائش جہنی۔جعفر اور ابن ابوعاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انہیں ابن عائش نے بتایا کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے ابن عائش! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان سے پناہ مانگنے کے لئے بہترین دعا کون سی ہے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے۔فرمایا معوذتین۔(قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس)

۶۳۷۲۔حضرت ابن عبسؓ

ابن عبس۔ان سے مجاہد نے روایت کی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن بکر

برسانی سے انہوں نے عبید اللہ بن ابوزیاد سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر الداری سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ ہم جنگ دوس میں شریک تھے کہ ایک شخص سے جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور جس کا نام ابن عبس تھا۔ ہماری ملاقات ہوگئی' اس نے کہا کہ میں اپنے قبیلے کی ایک گائے ہانکنے لئے جا رہا تھا کہ گائے کے پیٹ سے آواز آئی۔ (اے آل ذریح! کہ ایک آدمی مندرجہ ذیل فصیح الفاظ چیخ چیخ کر بول رہا ہے۔ لا الہ الا اللہ) ہم مکہ آئے تو ہمیں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ اور یہ بھی کہ وہ مکہ سے نکل چکے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ (حیف ہے' کہ ابن اثیر نے اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا جو بالکل لغو اور بے سرو پا ہے۔ مترجم)

۶۳۷۳۔ حضرت ابن عدس رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عدس معافری۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہوں پس ان پر صبر کرے وہ انہیں کھلائے' پلائے' پہنائے اور ان کی تربیت کرے وہ ادائے زکوٰۃ اور شرکت جہاد سے مستثنیٰ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے بقول جعفر۔

۶۳۷۴۔ حضرت ابن عسال رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عسال۔ علی بن عبداللہ بن بجہ نے اور اسحٰق بن ثعلبہ نے بیان کیا کہ ابن عسال جن کا تعلق بنوثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۵۔ حضرت ابن عصام اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عصام اشعری۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابن محیریز نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دس عورتوں پر لعنت بھیجی۔ (۱) دروغ گو۔ (۲) جادوگرنی۔ (۳) عورتوں کے بالوں کو جوڑنے والی۔ (۴) ایک عورت کے بال دوسرے کے بالوں میں پیوند کرانے والی۔ (۵) دانتوں کو تیز کرنے والی۔ (۶) دانتوں کو تیز کرانے والی۔ (۷) بالوں کو تاؤ دینے والی۔ (۸) تاؤ دلانے والی۔ (۹) سوئی سے جسم پر نشان بنانے والی۔ (۱۰) اور بنوانے والی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۶۔ حضرت ابن عفیف رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عفیف۔ حضور کا زمانہ پایا مگر سماع نصیب نہ ہوا۔ جعفر بن یرفان نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابن عفیف سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کو رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں سے بیعت لیتے دیکھا اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑا رہا۔ میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا۔ یا کہا کہ قریب البلوغ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۷۔ حضرت ابن غنام رضی اللہ عنہ

حضرت ابن غنام۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوالفرج نے اذناباسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے ابن

غنام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اٹھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم ما اصبح بی من نعمة او با حد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

تو اس دن کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ اسے ابن وہب نے سلیمان سے روایت کیا لیکن اسناد میں اختلاف کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۸۔ حضرت ابن فراسیؓ

حضرت ابن فراسی۔ ایک روایت میں فراسی آیا ہے۔ ہم پہلے ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۹۔ حضرت ابن فسحمؓ

ابن فسحم۔ مسعر بن کدام نے ابو بکر بن حفص سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن یہ آیت تلاوت فرمائی **وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السمٰوات والارض** " یہ سن کر ایک انصاری ابن فسحم نے کہا واہ واہ پھر پوچھا یا رسول اللہ! میرے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا! کفار کے لشکر کا مقابلہ کرد اور فرمان الٰہی کی تصدیق کرو۔ ان کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں۔ جو انہوں نے پھینک دیں اور صفوں میں گھس گئے تا آنکہ شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۰۔ حضرت ابن اقریظہؓ

حضرت ابن اقریظہ۔ ان سے کثیر بن سائب نے روایت کی۔ یہ دونوں بنو قریظہ سے جنگ کے دنوں میں حضور ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے تو جوان میں بالغ ہو چکے تھے یا ان میں حالت انتشار پیدا ہو جاتی۔ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۱۔ حضرت ابن القشبؓ

حضرت ابن القشب۔ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ بعد از صبح نماز پڑھ رہے تھے۔ حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ اس کو عبداللہ بن بحینہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۲۔ حضرت ابن اللتبیہؓ

حضرت ابن اللتبیہ ازدی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وصولی زکوٰۃ پر مقرر فرمایا تھا۔ ابو الفرج بن ابو الرجاء اور عبد الوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم اور عبد بن حمید سے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ازد کے ابن

المتبیہ کو وصولی صدقات کے لئے مقرر فرمایا۔ وہ بعد از وصولی آئے اور کچھ مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور کہا یہ بیت المال کا ہے اور یہ مال میرا ہے جو مجھے بطور ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے اور دیکھتے کہ لوگ تمہیں ہدیے پیش کرتے ہیں یا نہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۳۔ حضرت ابن لیلیٰؓ

حضرت ابن لیلیٰ مزنی۔ ابوموسیٰ نے اذناً محمد بن رجاء سے انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے شافعی سے انہوں نے حسن بن احمد بن لیث سے انہوں نے عمر بن ایوب غفاری سے انہوں نے محمد بن معن سے انہوں نے مجمع بن یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جن لوگوں نے حضور ﷺ سے سواری مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی میرے پاس سواریاں نہیں ہیں تو وہ رو رہے تھے۔ وہ سات افراد تھے۔ جن میں ابن لیلیٰ بھی شامل تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۴۔ حضرت ابن مربعؓ

یہ وہ صاحب ہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اہل موقف کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے مشاعر پر ثابت قدم رہیں ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ تھا اور ایک میں زید۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۵۔ حضرت ابن ابی مرحبؓ

حضرت ابن ابی مرحب۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ ثوری سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن ابی مرحب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چار آدمی اترے تھے۔ ان میں ایک عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۶۔ حضرت ابن مسعدہؓ

حضرت ابن مسعدہ صاحب جیوش۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۷۔ حضرت ابن مسعود غفاریؓ

حضرت ابن مسعود غفاری۔ ایک روایت میں ابومسعود ہے۔ کنیتوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۸۔ حضرت ابن مسعود وہبیؓ

حضرت ابن مسعود وہبی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص سے پوچھا تم نے

قیامت کے لئے کیا زادِ سفر تیار کیا ہے' اس آدمی نے جواب دیا میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۹۔ حضرت ابن معیزؓ

حضرت ابن معیز۔ حضور کا زمانہ پایا مگر زیارت نصیب نہ ہوئی۔ ان سے ابووائل نے روایت کی۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۰۔ حضرت ابن ام مکتومؓ

حضرت ابن ام مکتومؓ۔ ان کا نام عمرو بن قیس تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۶۳۹۱۔ حضرت ابنا ملیکہؓ

حضرت ابنا ملیکہ جعفیان۔ ایک کا نام سلمہ بن یزید تھا۔ داؤد بن ابو ہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے ملیکہ جعفیان کے دونوں بیٹوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ! ہماری ماں زمانہ جاہلیت میں مری ہے۔ وہ صلہ رحمی کرتی' غریبوں کو صدقے دیتی اور کئی اچھے اچھے کام کرتی تھی۔ کیا اسے ان کاموں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا نہیں۔

ہماری ماں نے' ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا کیا اس سے ہماری بہن کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ فرمایا نہیں دونوں مردود ہیں' ہاں اگر وائدہ (زندہ دفن کرنے والی) ایمان قبول کر لے۔ تو اس کا گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ جب حضور نے دیکھا کہ آپ کی باتوں سے ہم حد درجہ دلگیر ہو گئے ہیں۔ تو فرمایا میری ماں تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔

ابراہیم نے علقمہ اور اسود نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے ہمارے پاس آئے اور اسی طرح روایت بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۲۔ حضرت ابن المنتفقؓ

ابن المنتفق قیسی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ جوتا خریدنے کے لئے کوفے کے بازار میں گئے۔ لیکن بات نہ بنی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد کو چلیں وہاں بنو قیس کے ایک آدمی سے جس کا نام ابن المنتفق تھا۔ ملاقات ہو گئی۔ وہ کہنے لگا مجھ سے حضور اکرمؐ کے اوصاف اور حالات بیان کئے گئے چنانچہ میں مکہ گیا۔ وہاں سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیا۔ بڑھ کر میں نے حضور ﷺ کی سواری کی مہار پکڑ لی۔ آپ میرے ساتھ گفتگو فرماتے چلے آ رہے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ ہماری سواریوں کی گردنیں باہم ٹکرا گئیں لیکن آپ نے کبھی اظہار ناپسندیدگی نہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں دو باتیں دریافت کرتا ہوں وہ کون سی چیز ہے جو مجھے جہنم کی آگ سے بچائے گی اور وہ چیز کون سی ہے جو مجھے بہشت کے قریب لے جائے گی۔ پھر اس نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے

ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۳۔ حضرت ابن ناسح رضی اللہ عنہ

حضرت ابن ناسح حضرمی۔ جعفر مستغفری نے ان کا نام لیا ہے اور وہ حدیث بیان کی ہے۔ جو ہم ناسخ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۴۔ حضرت ابن نھلہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن نھلہ۔ ابومنصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے باسنادہ معانی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابن عبید حاجب سلیمان بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابن نھلہ سے روایت کی۔ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ ﷺ قحط کے غلوں کا نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے اس قحط کے بارے میں جو تم میں نمودار ہوا ہے۔ نہیں بتایا اور اس کے بارے میں مجھے کوئی ہدایت نہیں دی۔ اس لئے اللہ کے فضل کا سوال کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۵۔ حضرت ابن نعمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابن نعمان۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی

۶۳۹۶۔ حضرت ابوابراہیم رضی اللہ عنہ۔ عن ابیہ

ابوابراہیم اشہلی نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابومنصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوابراہیم سے جو بنواشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز جنازے میں ذیل کی دعا پڑھتے سنا "**اللھم اغفر لحینا و میتنا و غائبنا وشاھدنا** الخ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالاشہل ابوابراہیم بن عبدالاشہل نے اپنے والد سے نماز جنازہ کی دعا نقل کی ہے۔ ابواحمد نے عبدالاشہل کو آباء الادنی میں شمار کیا ہے حالانکہ وہ ابوالقبیلہ ہیں اور انصاری ہیں۔ اور یہ آدمی قبیلہ سے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۷۔ حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ۔ عن ابیہ

ابوالاسود النہدی۔ عن ابیہ۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابوالاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ لنگڑا کر چل رہے تھے اور ایک غار کی طرف جا رہے تھے چنانچہ آپ کے

پاؤں کی ایک انگلی زخمی ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا

هل انت الا اصبع دميت — وفي سبيل الله ما لقيت

''تو ایک انگلی ہی تو ہے، جو زخمی ہوگئی ہے اور یہ تکلیف تجھے اللہ کی راہ میں پیش آئی ہے۔''

اور اسی واقعہ کو شعبہ، ثوری، زہیر اور ابوعوانہ وغیر ہم نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۸۔ حضرت بھیسہؓ۔ عن ابیھا

بہیسہ عن ابیھا۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبداللہ بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے سیار بن منظور سے جو بنوفزارہ سے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک خاتون سے جن کا نام بہیسہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اجازت لے کر اپنا ہاتھ آپؐ کی قمیص میں ڈال لیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی چیز ہے جس کے استعمال سے لوگوں کو روکنا منع ہے۔ فرمایا: پانی۔ انہوں نے پھر اسی سوال کو دہرایا تو آپ نے فرمایا: نمک۔ انہوں نے پھر اس سوال کو داہریا۔ فرمایا: تو بھلائی کئے جا۔ اس میں تیری بھلائی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۹۔ حضرت حارث بن خفافؓ۔ عن امہ، عن ابیھا

حارث بن خفاف غفاری۔ انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ خالد بن حرملہ نے حارث بن خفاف سے انہوں اپنے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ کو ہاتھ پر پٹی باندھے دیکھا کہ بچھو نے ڈس لیا تھا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۰۔ حضرت فسیلہؓ۔ عن ابیھا

فسیلہ اپنے والد سے روایت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ واثلہ بن اسقع ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنے کا نام عصبیت ہے فرمایا نہیں بلکہ عصبیت اس کا نام ہے کہ وہ بے انصافی میں اپنی قوم کی مدد کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خاتون واثلہ بن اسقع کی دختر ہیں۔

۶۴۰۱۔ حضرت مجیبہؓ۔ عن ابیھا او عمھا

مجیبہ باہلیہ۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی۔ ان سے ابوالسلیل ضریب بن نفیر نے اور سعید الجریری نے ابوالسلیل سے انہوں نے ایک خاتون سے جو بنو باہلیہ سے تھیں جن کا نام مجیبہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا الجریری کو شک ہے سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چند روز قیام کے بعد لوٹ آیا اور ایک سال کے بعد پھر حاضر ہوا تو میری حالت بدل چکی تھی۔ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں باہلی

خاندان سے ہوں۔ ایک سال پیشتر میں حاضر ہوا تھا فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے تو تو خوش شکل آدمی تھا عرض کیا جب سے میں آپ سے ملاقات کر کے گیا ہوں۔ میں دن بھر روزے سے ہوتا ہوں اور صرف رات کو کھاتا ہوں فرمایا تم نے اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈالا تو رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لے۔ اس نے عرض کیا کچھ بڑھا دیجئے۔ آپ نے مہینے میں دو دن اور پھر تین دن روزہ رکھنے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور راوی کا نام ابو ابی مجیہ لکھا ہے اور اسے ایک آدمی کی کنیت گردانا ہے۔ جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۴۰۲۔ حضرت میمون الکردیؓ۔ عن ابیہ

میمون الکردی۔ اپنے والد سے روایت کی ان کا نام جابان تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا ارادہ ادائے مہر کا نہ تھا تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسے ملے گا گویا وہ عمر بھر زنا کرتا رہا تھا اور اسی طرح جس شخص نے قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا نہ تھا۔ وہ خدا سے اس طرح ملے گا جیسے وہ چور تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۳۔ حضرت یحییٰ بن اسحٰقؓ۔ عن امہ، عن ابیھا

یحییٰ بن اسحٰق۔ انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ان کا نام رفاعہ بن رافع تھا۔ عبد السلام بن حرب نے یزید بن عبد الرحمٰن سے (وہ دالانی ہیں) انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا گھوڑے کو گروی رکھنا جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۴۔ حضرت ابوالملیحؓ۔ عن ابیہ

ابوالملیح ہذلی۔ اپنے والد سے روایت کی۔ کثیر لوگوں نے باسنا ہم ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو کریب سے انہوں نے ابن المبارک اور محمد بن بشر اور عبد اللہ بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے درندوں کے چمڑے کو بطور فرش استعمال کرنے سے منع کیا۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ ہم سعید بن ابو عروبہ کے سوا اور کسی کو نہیں جانتے۔ جس نے "عن ابی الملیح عن ابیہ" کہا، ابو موسیٰ کو چاہیے تھا کہ وہ ان کا ذکر کرتے حالانکہ انہوں نے ایسے لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو ابوالملیح سے بھی ضعیف تر ہیں۔

۶۴۰۵۔ انصار کا ایک شخص عن ابیہ

انصار کا ایک شخص۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس نے قبل از ظہر چار رکعت نماز ادا کی۔ اس کا اتنا ثواب ہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے ایک غلام کو آزاد کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے دو ترجمے لکھے ہیں۔ حالانکہ حدیث ایک ہے۔ یہ ابن مندہ کی غلطی ہے۔

۶۴۰۶۔ بلی کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک بلوی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے سعد بن سعید سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایک بلوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' جلد ہی وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب کہ اس عہد کا آدمی بعد کے عہد کے آدمی سے بہتر ہوگا۔ اسے سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے روایت کیا کہ وہ بلوی شخص اپنے والد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے والد نے علیحدگی میں حضور ﷺ سے مشورہ کیا آپ نے اس کے والد سے فرمایا۔ جب تو کسی بات کا ارادہ کرے گا۔ تو اللہ تیرے لئے اس میں کامیابی کی سبیل پیدا کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۷۔ شام کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک شامی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ ثوری نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ایک شامی سے جس نے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ اسلام کیا ہے فرمایا اسلام قبول کر اور محفوظ ہو جا۔ اس نے پوچھا حقیقت اسلام کیا ہے' فرمایا تو اپنی مرضی کو خدا کے سپرد کر دے اور یہ کہ مسلمان تیری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۸۔ بنو ضمرہ کا ایک شخص اپنے والد سے

بنو ضمرہ کا ایک آدمی جس نے والد سے روایت کی۔ فتیان بن سمنہ جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے بنو ضمرہ کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ اس لفظ عقوق کو تو میں پسند نہیں کرتا لیکن جس شخص کو اللہ لڑکا عطا کرے۔ وہ اس کی طرف سے یہ قربانی ضرور ادا کرے۔ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۹۔ ایک عرب اپنے والد سے

ایک عرب اپنے والد سے۔ اس کے والد نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے دائیں بائیں سلام پھیرا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۰۔ قبا کا ایک شخص اپنے والد سے

حضرت ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے اور محمد بن مدویہ سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ثور سے انہوں نے قباء کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قبا میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوں۔ نیز ان سے مروی ہے کہ آپ سے اونٹنیوں کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۶۴۱۱۔ بنو مدلج کا ایک آدمی اپنے والد سے

بنو مدلج کے ایک آدمی اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم حضور اکرم ﷺ کی محفل سے اٹھ کر ہمارے پاس آیا۔ ایک آدمی نے بطور مذاق سے پوچھا کیا تمہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ رفع حاجت کیلئے کیسے بیٹھنا چاہیے؟ سراقہ نے جواب دیا۔ بخدا حضور ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم بائیں پاؤں پر زور دیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۲۔ ایک مدنی اپنے والد سے

سعید المقبری نے ایک آدمی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح نہایا پھر اس نے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جمعے کے لئے مسجد کو روانہ ہوا۔ صف میں آ کر بیٹھ گیا اور پھر نماز پڑھی۔ امام کے انتظار میں خاموش بیٹھ گیا دو جمعوں کے درمیان اس سے سرزد ہونے والی خطائیں معاف کر دی جائیں گی بلکہ تین زیادہ دنوں کی بھی لیکن درست اسناد یہ ہے۔ سعید المقبری نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۳۔ ایک مکی نے اپنے والد سے

ایک مکی نے اپنے والد سے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ایک شیخ سے منیٰ میں سنا جو اپنے والد سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے ایسے اونٹ کو جس کا پرانا اون جھڑ گیا ہو اور ایسے اونٹ کو جو طاعون کی وجہ سے لب مرگ پہنچ گیا ہو۔ ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۴۔ اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے

اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اس شرط پر کہ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک کسی کو نہیں بناؤ گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۵۔ بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے عن جدہ عن ابیہ

بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے اپنے باپ سے۔ شعبہ نے غالب القطان سے، انہوں نے بنو نمیر کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے دادا کے والد نے انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان کا سلام آپ تک پہنچا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری طرف سے تمہارے والد کو بھی سلام ہو پھر فرمایا جو شخص کسی قوم کو سلام بھیجے، اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں خواہ وہ لوگ ان کا سلام مسترد کر دیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۶۔ایک شخص عن ابیہ

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلتین میں سے کسی ایک کی طرف منہ کرے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۷۔ایک شخص نے اپنے والد سے

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جس سے جنت لازم ہو جاتی ہے۔معاویہ بن صالح نے اوزاعی سے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحیٰ بن یزید سے انہوں نے ابو یزید کے والد سے انہوں نے ابو ذر سے روایت کی اور سماک الحنفی نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اس کے والد سے انہوں نے ابی ذر سے روایت کی۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۸۔ایک شخص اور ان کے والد

ایک شخص اور ان کے والد۔ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو بکر محمد بن قاسم بن علی بن حنتہ الصوفی سے انہوں نے ابو طاہر بن محمود سے انہوں نے ابو بکر بن مقری سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد العظیم سے مصر میں انہوں نے یونس بن عبد الاعلی سے انہوں نے محمد بن معن غفاری سے انہوں نے ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن سے انہوں نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے اور حضور ﷺ سے ایک بکری جو گم ہو جائے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا بکری تمہارے لئے تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کا ذکر جنہوں نے اپنے بھائی' دادا' ماموں اور چچا سے روایت کی

۶۴۱۹۔حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو امامہ باہلی۔ابو موسیٰ کتابۃً ابو غالب کوشیدی اور نوشیرواں بن شیرزاد' ابو بکر محمد بن قاسم' ابو زید غانم بن علی مشکلہ' ابو الخیر عبد الکریم بن فورجہ اور ابو بکر محمد بن احمد الصغیر سے ان سب نے ابو بکر بن ریذہ سے انہوں نے ابو القاسم طبرانی سے انہوں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے سوید بن سعید سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے لیث بن ابو سلیم سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابو امامہ اور ان کے بھائی سے روایت کی۔ان دونوں کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا اور فرمایا اپنی ایڑیوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو لیث سے نقل کیا ہے۔پھر اس باب میں ان میں باہم اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت صرف ابو امامہ سے کی گئی ہے۔بعض نے ان کے بھائی سے اور بعض نے بر بنائے شک' دونوں میں سے ایک کا نام لیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ہمیں یحیٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ از ابن ابی عاصم' انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے جریر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابو امامہ کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کچھ

لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہے تھے ان کے ٹخنوں کے پیچھے انچ بھر جگہ خشک رہ گئی تھی۔ اس پر آپ نے فرمایا **ویل للا عقاب من النار**۔

۶۴۲۰۔ حضرت اخو عمرو بن امیہؓ

اخو عمرو بن امیہ ضمری۔ ابو احمد عسکری کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۶۴۲۱۔ حضرت جد ابی الاسدؓ

جد ابی الاسد یا ابوالاسود السلمی۔ ہم ابوالمعلی کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۲۔ حضرت جد اسماعیلؓ

جد اسماعیل انصاری۔ امام بخاری نے انہیں ابن ابراہیم لکھا ہے مگر ان کے دادا کا نام معلوم نہیں ہو سکا اور نہ ان کی حدیث ثابت ہو سکی ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ہمارے استاد سے ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ہارون سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے اسماعیل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے مگر اختصار سے' فرمایا جو چیزوں دوسروں کے ہاتھ میں ہو۔ اس سے قطع امید کرے' لالچ سے بچ کر رہ' کہ یہ دائمی فقر ہے اور جب ادائے نماز کرے تو سکون اور اطمینان سے کر اور اس کام سے بچ' جس سے بعد میں پشیمانی ہو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۳۔ حضرت جد ابوالاسودؓ

جد ابوالاسود المالکی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حوطی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے خالد بن حمید المہری سے انہوں نے ابوالاسود مالکی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حاکم کبھی انصاف نہیں کر سکتا۔ جو اپنی رعیت کے ساتھ لین دین کرے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۴۔ ایک خاتون کا دادا

ایک بدو خاتون کا دادا' داؤد بن ابوہند سے مروی ہے کہ ہم مکہ روانہ ہوئے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ وہاں ایک عرب خاتون آئی اور اس نے ہم سے سوال کیا لیکن ہم نے اسے کچھ نہ دیا۔ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا۔ تو اس خاتون نے کہا! یا اللہ (تین بار) یا احد (تین بار) اور یا واحد (تین بار) یہ لوگ چاہیں یا نہ چاہیں۔ تو ان سے میرا رزق مجھے دلا۔ تھوڑا سا وقت گزرا تھا کہ ہماری ایک اونٹنی بیمار ہو گئی چنانچہ ہم نے اسے ذبح کر دیا۔ اس کے اچھے اچھے حصے اپنے لئے علیحدہ کر لئے اور باقی وہیں رہنے دیا۔ ہم نے اس خاتون سے اس بارے میں دریافت کیا اس نے کہا میرے دادا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپؐ نے یہ دعا انہیں

سکھائی تھی چنانچہ ہم اسی دعا کے سہارے جی رہے ہیں۔ (یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایسی دعا نہیں سکھا سکتے جس میں دوسرے کا نقصان ہو۔ مترجم)

۶۴۲۵۔ حضرت جد ابو دعشم رضی اللہ عنہ

جد ابو دعشم الجہنی۔ عبداللہ بن ابراہیم نے ابوعمرو غفاری سے انہوں نے ابو دعشم حجازی الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکری سے پاگلوں کی طرح باتیں کر رہا تھا۔ فرمایا اس بدو کو میرے پاس لاؤ لیکن اسے ڈرانا مت۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا۔ تو فرمایا آرام سے بیٹھو اور خبطیوں کی طرح باتیں مت کرنا۔ راوی کہتا ہے میں نے یوں محسوس کیا گویا کہ خبط اس کے ماتھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۶۔ حضرت جد ابی امیہ رضی اللہ عنہ

جد ابی امیہ۔ بقول جعفر' انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرئیل نے کہا کہ میں اپنی کمر مضبوط کرنے کے لئے ہریسہ کھایا کروں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۷۔ حضرت جد ابو شبل رضی اللہ عنہ

جد ابو شبل مخزومی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابوالفضل بن حباب سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے واصل بن مرزوق باہلی سے انہوں نے ایک مخزومی سے جن کی کنیت ابوشبل تھی۔ انہوں نے اپنے دادا سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ روایت کیا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت معاذ بن جبل سے دریافت کیا تم خداوند تعالیٰ کو دن میں کتنی بار یاد کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ دس ہزار بار۔ میں ہر روز اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تجھے ان سے آسان ہوں اور جن کا ثواب دس ہزار سے دس ہزار گنا زیادہ ہو۔ **لا الہ الا اللہ عدد ما احصاہ اللہ' لا الہ الا اللہ عدد کلماتہ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ' لا الہ الا اللہ زنۃ عرشہ' لا الہ الا اللہ ملأ سماواتہ ' لا الہ الا اللہ ملا ارضہ' لا الہ الا اللہ مثل ذلک لا یحصیہ ملک و لا غیرہ**۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۸۔ حضرت جد صعصعہ رضی اللہ عنہ

جد صعصعہ واخوہ۔ صعصعہ بن ابی الحویف نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ مسجد خیف میں منیٰ میں صبح کی امامت فرما رہے تھے اور ہم اپنے ٹھکانوں پر نماز ادا کر آئے تھے۔ جب آپ نے رخ مبارک پھیرا تو فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کیوں نماز میں شریک نہیں ہوئے؟ ہم نے گزارش کی کہ ہم نماز ادا کر چکے ہیں فرمایا اگر آئندہ کبھی ایسی صورت پیش آئے۔ تو نماز میں شریک ہو جایا کرو اس سے گھر پر ادا کی ہوئی نماز نفل شمار ہو جائے گی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۹۔ حضرت جد الصلت بن زبید ؓ

جد الصلت بن زبید۔ ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں بنومزینہ سے شمار کیا ہے اور یہ کہ صاحب زبید بن صلت کندی نہیں ہیں' انہیں نے صلت بن زبید المزنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں خرص کا حاکم مقرر فرمایا۔

ابواحمد عسکری کے مطابق زبید بن صلت کا اس معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ زبید اور ان کا بھائی دونوں بنوکندہ کے ذیلی قبیلے بنوکثیر سے تھے اور بنوکثیر اور بنواشعث دونوں سانحہ ارتداد میں حضرت ابوبکر کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے معاف فرما دیا تھا۔ ابن ماکولا وغیرہ نے صرف بنوکندہ کو مؤلفۃ القلوب میں شمار کیا ہے۔

۶۴۳۰۔ حضرت جد طلحہ بن مصرف ؓ

جد طلحہ بن مصرف۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداؤد' محمد بن عیسیٰ اور مسدد سے انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے لیث سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر بار بار مسح فرمارہے تھے تا آنکہ آپ نے ﷺ نے دونوں ہاتھ' دونوں کانوں کے نیچے سے نکالے مسدد کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر یحییٰ سے کیا تو انہوں نے انکار کردیا ابوداؤد کہتے ہیں انہوں نے امام احمد کو کہتے سنا کہ یہ ابن عیینہ ہے جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ماننے سے انکار کرتے اور کہتے یہ کونسی بات ہوئی کہ طلحہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے؟

۶۴۳۱۔ حضرت جد عدی بن ثابت ؓ

جد عدی بن ثابت۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابویقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ مستحاضہ صرف ایام حیض کے دوران میں نماز چھوڑ سکتی ہے۔ ان ایام کے بعد وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی۔

۶۴۳۲۔ حضرت جد عمارۃ قرشی ؓ

جد عمارۃ قرشی۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز سے انہوں نے ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے انہوں نے احمد بن جعفر قطیعی سے انہوں نے یوسف بن عمر القواس سے انہوں نے محمد بن قاسم بن بنت کعب سے انہوں نے ہثیم بن سہل التستری سے روایت کی کہ انہوں نے حماد بن زید کو دیکھا کہ وہ گدھے پر سوار تھے اور قارویہ کے گھر آئے جو ایک بزاز تھا۔ ان کی آمد پر ایک شخص جس کا نام عمارۃ القرشی تھا۔ پذیرائی کے لئے اٹھا تاکہ ان کی رکاب تھام کر انہیں نیچے اتارے۔ انہوں نے کہا ذرا ٹھہر جائو۔ انہوں نے خرندہ سے مزدوری کم کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کیا۔ بلکہ مہلت دینے کو آمادہ ہوگیا۔ میرے والد نے میرے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے حقوق میں سوائے منافق کے جس کا نفاق ظاہر ہر و باہر

ہو۔ کوئی اور آدمی کی کاروادار نہ ہوگا۔ (۱) جسے اسلام میں بڑھاپے نے آلیا ہو۔ (۲) بھلائی کی تعلیم دینے والا۔ (۳) اور امام عادل۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۳۔ حضرت جد عمران الثقفیؓ

جد عمران الثقفی۔ یحییٰ بن یمان نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمران ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی فرمایا اس کا استعمال ترک کردو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی زکوۃ کیا ہے۔ فرمایا آگ کا انگارہ۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۴۔ حضرت جد عمرو بن یحییٰ مازنیؓ

جد عمرو بن یحییٰ مازنی۔ عمرو بن یحییٰ مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی واپس آگیا۔ آپ نے اس شخص کو جو اس جگہ پر بیٹھ گیا تھا فرمایا کہ اس کی جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ ہر آدمی کا حق اس کی اپنی جگہ پر فائق ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۵۔ حضرت جد ابی مروان اسلمیؓ

جد ابی مروان اسلمی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عطا بن مروان اسلمی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کے ساتھ خیبر کو روانہ ہوئے جب ہم قریب پہنچے اور دور سے شہر کو دیکھ لیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! ٹھہر جاؤ ہم ٹھہر گئے پس لوگ ٹھہر گئے پھر ذیل کے کلمات ارشاد فرمائے۔

اللھم رب السموات السبع وما اظللن. و رب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن. انا نسئلک من خیرھا و خیر اھلھا و نعوذبک من شرھا وشر اھلھا. ادخلو بسم اللہ.

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۶۔ حضرت جد مسمع الجہنیؓ

جد مسمع الجہنی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ علاء بن اخضر الرام عجلی نے بنوجبہ کے ایک شیخ سے جس کا نام مسمع تھا۔ اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو کعبے میں ساریہ کے پاس دو رکعت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے شیخ کو فرمایا۔ تم بھی یہاں دو رکعت نماز ادا کرلو۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۶۴۳۷۔ حضرت جد ملیح بن عبداللہؓ

جد ملیح بن عبداللہ انصاری الخطمی۔ ابواحمد عسکری اور ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے الحوطی اور دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے عمر بن محمد اسلمی سے انہوں نے ملیح بن عبداللہ انصاری

ے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پانچ چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) حیا (۲) حلم (۳) حجامت (۴) مسواک (۵) اور خوشبو لگانا۔

۶۴۳۸۔ حضرت خال البراء بن عازبؓ

حضرت خال البراء بن عازب۔ یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ نسائی سے انہوں نے احمد بن عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے السدی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی کہ انہیں ایک آدمی ملا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ پوچھا کہاں جارہے ہوں۔ اس نے کہا مجھے آپ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا تھا' (جس نے اپنے باپ کے بعد باپ کی بیوی سے نکاح کرلیا تھا) کہ میں اسے قتل کردوں۔

البراء کے ماموں کا نام ابوبردہ ہانی بن نیار تھا۔ اور بقول ابن ماکولا جس آدمی نے اپنے باپ کی بیوی کو اپنی بیوی بنالیا تھا۔ اس کا نام منصور بن زبان بن سنان الفز اری تھا۔

۶۴۳۹۔ حضرت خال حرب بن عبداللہؓ

خال حرب بن عبداللہ الثقفی۔ ابویاسر نے باسنادہٖ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن دکین سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ امور کی وضاحت کی درخواست کی آپ نے فرمایا ان کے دس دس حصے کردو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عشور کا حکم تو یہود اور نصاریٰ کو دیا گیا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کو۔

۶۴۴۰۔ حضرت خال ابی السوارؓ

خال ابی السوار العدوی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعلی محمد بن احمد بن بالویہ نیشاپوری سے انہوں نے ابوبکر بن خزیمہ سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلی سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے والد سے انہوں نے سمیط سے انہوں نے ابوالسوار سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا کہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ یہ بھی ان میں شامل ہوگئے جب حضور اکرم ﷺ ان کے پاس آئے تو کھجور کی ٹہنی سے یا چھڑی ے یا مسواک سے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھی انہیں ایک ہلکی سی ضرب لگائی۔ جس سے انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ جب وہ رات کو سوئے تو انہیں خیال آیا کہ حضور نے انہیں ان کے کسی ایسے کام کی وجہ سے مارا ہے۔ جس کا علم آپ کو خدا کی طرف سے ہوا ہوگا۔ دوسرے دن صبح وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا! یا رسول اللہ ؐ آپ قوم کے چرواہے ہیں' اس لئے ان کے سینگ نہ توڑیے جب آپ صبح کی نماز ادا فرماچکے تو صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا تمہیں کسی قصور یا مخالفت کی وجہ سے نہیں مارتا۔ اے اللہ! یہ لوگ اکثر میرے آگے پیچھے رہتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اے اللہ! اگر میں کسی کو ماروں یا انہیں مجھ سے کوئی دکھ پہنچے تو اس ضرب کو تو ان کے حق میں کفارہ اور اجر بنادے یا فرمایا کہ مغفرت اور رحمت بنادے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۱۔ حضرت خال سوید بن جحیرؓ

خال سوید بن جحیر۔ یعلی بن اسد نے قزعہ بن سوید سے انہوں نے والد سے انہوں نے سوید بن جحیر سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان ملا اور آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے اعمال ہیں۔ جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردیں گے آپ نے فرمایا بخدا سوال کو مختصر کرکے تم نے اسے عظمت اور طوالت دے دی ہے! فرض نماز ادا کر‘ زکوٰۃ دے اور حج کر اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کر جو تو اپنے لئے پسند کرے اور جو تو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہ ان کے لئے بھی ناپسند کر۔ یہ حدیث گزر چکی ہے۔ عم مغیرہ بن سعد بن اخرم کے ذکر میں اور ایک روایت کے رو سے سائل سعد بن اخرم یا ابن المنتفق ہیں بلکہ ایک اور روایت میں عبداللہ بن المنتفق مذکور ہے اور صحیح میں ابوایوب کی حدیث مذکور ہے کہ ایک شخص نے یہ سوال پوچھا اور اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۲۔ عم اشعث بن سلیمؓ

عم اشعث سلیم۔ شعبہ نے اشعث بن سلیم‘ انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے ان کے چچا سے روایت کی کہ ایک بار میں مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی کہ اپنی دھوتی کو اوپر اٹھاؤ کہ زیادہ چلے اور صاف رہے۔ پس مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ دھوتی ہی تو ہے جو ذرا ڈھلک گئی ہے فرمایا کیا میرا طریقہ تجھے پسند نہیں میں نے دیکھا تو آپ کی دھوتی پنڈلیوں کے نصف تک تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۳۔ عم انس بن مالکؓ

عم انس بن مالک۔ یحیٰی بن یزید الرہادی نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا کہ علم لئے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے۔ کہنے لگے مجھے رسول اللہ ﷺ نے طلب فرمایا ہے اور صحرا میں ایک بدو نے اپنی ماں کو بیوی بنالیا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسے قتل کردوں اور اس کا مال تقسیم کردوں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ کافی رواۃ نے اس حدیث کو عدی سے انہوں نے براء سے روایت کیا اور انہوں نے چچا یا ماموں سے روایت کی ہے۔

۶۴۴۴۔ عم براء بن عازبؓ

عم براء بن عازب۔ ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے ابوغالب ماوردی سے مناولۃً باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عمرو بن قسیط الرقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براءؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کے ہاتھ میں نیزہ دیکھا۔ الی آخر الحدیث‘ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۵۔ عم جبر بن عتیکؓ

عم جبر بن عتیک۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے قاسم بن خلیفہ سے انہوں نے عمرو بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جبر بن عتیک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ میں آپ کے ساتھ انصار کے ایک گھر میں گیا جس میں موت ہوگئی تھی۔ عورتیں رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حضور موجود ہیں اور یہ لوگ رو رہے ہیں فرمایا جب تک میت یہاں رکھی ہے رو لینے دو۔ جب اٹھالی گئی تو پھر نہیں روئیں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث کئی لحاظ سے مختلف فیہ ہے۔

۶۴۴۶۔ ابن عم حارثؓ

حضرت ابن عم حارث۔ حارث بن سعید بن یزید ازدی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ یزید بن ابوحبیب نے سعید بن یزید ازدی سے انہوں نے اپنے ابن عم سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے گزرش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا تو اللہ سے اس طرح حیا کر۔ جس طرح تو اپنی قوم کے بزرگ سے حیا کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۷۔ عم حبیب بن ہرمؓ

عم حبیب بن حرم بن حارث سلمی۔ ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سعید بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر زہرانی سے انہوں نے ابوحباب سے انہوں نے حبیب بن حرم بن حارث سے روایت کی کہ میرے چچا کا وظیفہ دو ہزار تھا۔ جب اس کی ادائیگی ہوئی۔ تو انہوں نے اپنے غلام سے کہ جاؤ اور واجب الادا قرض ادا کرو کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے پیچھے ایک دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے ایک داغ اور جو دو دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے دو داغ گرم لوہے کے لگائے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۸۔ عم ابوحرۃؓ

عم ابوحرۃ الرقاشی۔ بروایتے ان کا نام حنیفہ تھا۔ ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ تا ابویعلی عبدالاعلیٰ بن حماد سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے ابوحرۃ الرقاشی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا۔ اس واقعہ کا تعلق حجۃ الوداع کے ایام تشریق سے ہے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! میں ہر قسم کے ربا یعنی سود کو حرام قرار دیتا ہوں۔ اول ربا جس پر یہ حکم لاگو ہو رہا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کا ربا ہے۔ تم اپنے راس المال کے مالک ہو جس میں نہ تم پر کوئی بے انصافی ہوگی۔ اور نہ تم بے انصافی کے مرتکب ہوگے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۹۔ عم الحسحاسؓ

عم الحسحاس۔ حسحاس کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۰۔ عم حسناء دختر معاویہؓ

عم حسناء دختر معاویہ صریمیہ۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق

الازرق سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسناء بنت معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی میں نے دریافت کیا جنت میں کون لوگ ہوں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا: شہید' بچہ اور زندہ دفن کردہ لڑکی جنتی ہیں۔ شعبہ' یحییٰ بن سعید وغیر ہمانے عوف سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۱۔عم خارجہ بن صلتؓ

عم خارجہ بن صلت۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کیا واپسی پر وہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک آدمی کو زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارے آقا خیر کثیر لے کر آئے ہیں۔ کیا تمہارے پاس بھی ہے تاکہ اس مریض کا علاج ہو سکے میں نے کہا بے شک میرے پاس اس کا علاج ہے چنانچہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔

پھر میں لوٹ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا دریافت فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا لوگ جھوٹے منتر پڑھ کر لے لیتے ہیں۔ تو نے تو سچا منتر پڑھا ہے۔ اس لئے جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۲۔عم رافع بن خدیجؓ

عم رافع بن خدیج۔ ہم ان کا ذکر ابی ثابت کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۳۔عم زید بن ارقمؓ

عم زید بن ارقم۔ کثیر التعداد نے باسنادہم ترمذی سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو اپنے ساتھیوں سے کہتے سنا۔ تم ان لوگوں پر جو محمد کے ارد گرد رہتے ہیں۔ کچھ نہ خرچ کیا کرو تاکہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور جب ہم مدینہ واپس جائیں گے۔ تو ان رذیلوں کو مار بھگائیں گے۔ میں نے چچا سے ذکر کیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے قسم کھائی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی چنانچہ آپؐ نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ بن ابی کو سچا قرار دیا۔ اس سے مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ زندگی بھر نہیں پہنچا تھا چنانچہ پریشانی سے خانہ نشین ہو گیا میرے چچا نے کہا۔ تیرا ارادہ اس کے سوا اور کوئی نہ تھا کہ آپؐ تمہیں کاذب قرار دیں۔ جلد ہی یہ آیت نازل ہوئی "اذا جاء ک المنافقون" نازل ہوئی۔ آپؐ نے مجھے بلا بھیجا اور آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۴۔ بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا

بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا۔ ابن مندہ کا قول ہے۔ بقول ابونعیم یہ آدمی بنوسعد سے تھا۔ خالد بن عبداللہ واسطی نے سعید الجریری سے انہوں نے ساعدی سے (ایک روایت میں السعدی ہے) انہوں نے والد یا چچا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کے سجدہ میں اتنی دیر تک پڑے دیکھا۔ جتنی دیر میں کہ آدمی سبحان ربی الاعلی کو تین دفعہ دہرائیے۔

ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور عم السعدی یا ابوہ کہہ کر حدیث بیان کی ہے اور ابن مندہ نے اسے ترک نہیں کیا تاکہ ان پر استدراک ہو سکے بلکہ انہوں نے تو ابونعیم کے قول کو غلط قرار دیا ہے اور ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطی کی نشاندہی اسی وقت کر سکتے تھے اگر ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہوتی۔ اس بنا پر اس کا ذکر بے سود ہے۔

۶۴۵۵۔ ابن عم سبرہ بن معبدؓ

ابن عم سبرہ بن معبد جہنی۔ ان کا ذکر ربیع بن سبرہ کی حدیث میں جو انہوں نے اپنے والد سے دربارہ متعہ نساء روایت کی ہے۔ گزر چکا ہے کہ ان کا عم زاد ان کے ساتھ تھا۔ وہ جوان تر تھے اور ان کے عم زاد کی چادر بہتر تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۶۔ عم ابی الشماخ ازدیؓ

عم ابی الشماخ ازدی۔ زائدہ نے سائب بن جیش الکلاعی سے انہوں نے ابوالشماخ سے انہوں نے اپنے چچا سے جو صحابی تھے۔ روایت کی کہ وہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے اور کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص کو لوگوں کی ولایت عطا ہو اور پھر وہ مسکینوں اور مظلوموں پر اپنا دروازہ بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دے گا۔ اور اسے اپنے محتاج ترین بندوں میں شامل کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۷۔ عم شیبہ الجحجیؓ

عم شیبہ الجحجی جعفر نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ مسمار بن عمر بن عویس سے انہوں نے ابوالعباس بن طلابہ سے انہوں نے ابوالقاسم انماطی سے انہوں نے ابوطاہر المخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے انہوں نے بکار بن قتیبہ سے انہوں نے محمد بن الوزیر ابوالمطرف سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالملک سے انہوں نے والد سے انہوں نے شیبۃ الجحجی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین اوصاف ایسے ہیں جن کی وجہ سے تو اپنے بھائی کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔ (۱) جب بھی اسے ملے تو سلام کہہ۔ (۲) مجلس میں اس کے لئے جگہ بنا۔ (۳) اور اسے بہتر نام سے پکار۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۸۔ عم عامر بن طفیلؓ

عم عامر بن طفیل۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے حضرمی سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے عقبہ بن عبداللہ رفاعی سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عامر بن طفیل

سے روایت کی کہ عامر نے حضور اکرمؐ کو ایک گھوڑا بطور ہدیہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ مجھے ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے گھوڑا تو واپس فرما دیا کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن شہد کی ایک کپی روانہ کی اور کہلا بھیجا کہ اس سے پھوڑے کا علاج کرو۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ اسے صحابی کہنا بالکل غلط ہے۔ نیز عامر بن طفیل کا حضور اکرمؐ کو ہدیہ بھیجنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ کافر آپ کا شدید ترین دشمن تھا وہ بھلا کیوں آپ سے پھوڑے کا علاج طلب کرتا کیونکہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسلمانوں کو بئر معونہ میں قتل کیا تھا بلکہ یہ واقعہ ابو براء ملاعب الاسنہ کا ہے۔ جو عامر بن طفیل کا چچا تھا۔ اسی نے رسول کریمؐ کو ہدیہ بھیجا تھا اور طالب دوا ہوا تھا اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا علاوہ ازیں ابن بریدہ کی ملاقات عامر سے ثابت نہیں کیونکہ وہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں مر گیا تھا اگر اس واقعہ کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔

۶۴۵۹۔ عم عبداللہ جہنیؓ

عم عبداللہ الجہنی۔ ابو علی نے ابو نعیم سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور آپ پر غسل کے آثار تھے۔ ہم سمجھے غالباً آپ نے اپنی ازواج سے تمتع فرمایا ہے۔ ہم نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے انفاس سے خوشبو آ رہی ہے۔ فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے۔ پھر اللہ کا شکر ہے۔ پھر آپ نے دولت کا ذکر فرمایا کہ دولت اور صحت میں کوئی حرج نہیں اگر تقویٰ کا خیال رکھا جائے چنانچہ تقویٰ اور انفاس کی پاکیزگی ہر دو دولت اور دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس آدمی کا نام عبیداللہ معاذ ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۰۔ عم عبدالجلیلؓ

عم عبدالجلیل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبدالجلیل فلسطینی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ اسے اس کے نفاذ پر مقدرت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے مالا مال کر دے گا۔

اس سے آگے اسماعیل بن عبداللہ بن دحیم نے باسنادہ روایت کیا کہ جو شخص صرف تواضعاً للہ خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اسے کرامت اور احترام کی خلعت سے سرفراز فرمائے گا اور جو آدمی اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اندر وسعت پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ملکوتی تاج عطا فرمائے گا۔

اور یہی حدیث داؤد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبدالجلیل سے اور بروایتے عبدالجلیل سے انہوں نے چچا سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۱۔ عم عبدالرحمٰن بن سلمہؓ

عم عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی۔ روح بن عبادہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ہم عاشورے کی صبح کو ناشتے کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کیا آج تم نے روزہ رکھا ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ناشتہ کھا آئے ہیں۔ فرمایا دن کے باقی حصے کچھ کھاؤ پیو گے نہیں۔

اسی حدیث کو یزید بن ذریع وغیرہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ نے اپنے چچا سے انہوں نے ابواحمد سے باسنادہ انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن منہال سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اسلم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا آج کا روزہ آپ نے رکھا ہے انہوں نے گزارش کی نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آج کا روزہ پورا کرو۔ بعد میں اسے قضا کر لینا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۲۔ عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہؓ

عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے نام اور کنیت کو مت جمع کرو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۳۔ عم عبید اللہؓ

عم عبید اللہ یا عبداللہ۔ ابوالیمان نے شعیب بن ابوحمزہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ قبائل کے تعاقب سے واپس ہوئے۔ تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم باسنادہ سفیان سے وہ زہری سے وہ ابن کعب بن مالک سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے اور ابن مندہ نے ابویمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے چچا سے روایت کی لیکن اس حدیث کے اسناد میں حمید کو کوئی دخل نہیں ہے اور مرزوق بن ابی ہذیل نے اس کی تجوید کی ہے اور اسے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے والد کعب سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ جب آپ عرب قبائل کے تعاقب سے واپس آئے۔ عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۴۔ عم ام عمرو دختر عیسیٰؓ

عم ام عمرو دختر عیسیٰ۔ جعفر نے ذکر کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ام عمرو صریمیہ لکھا ہے۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر

انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ام عمرو دختر عیسیٰ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس دوران میں آپ پر سورۃ مائدہ کا نزول ہوا۔ چنانچہ آپ کی ناقہ عضباء کا کندھا سورۃ کے بوجھ سے جھک گیا۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن ابی عاصم کے قول کے مطابق ام عمرو بنو تمیم سے تعلق رکھتی ہیں اور ابن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعید بن زید مناۃ بن تمیم بنو صریم سے تھا۔

۶۴۶۵۔ عم عمیر بن سعیدؓ

عم عمیر بن سعید۔ ابوالجواب نے عمار بن زریق سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی معیت میں جنت البقیع کو روانہ ہوئے فرمایا جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسی حدیث کو شریک نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابو بردہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس ترجمے کو ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے۔ جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور ابو موسیٰ نے بھی بعینہ اسی طرح درج کیا ہے ہاں البتہ انہوں نے شریک کی روایت کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر میں سمجھ نہیں سکا کہ استدراک کیوں کیا گیا؟ حالانکہ انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۶۔ عم ابی عمیر بن انسؓ

عم ابی عمیر بن انس۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے حفص بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے انہوں نے اپنے صحابی چچا سے روایت کی کہ کچھ سوار حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ فرمایا افطار کرلو اور کل صبح کو نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانا۔

اسی حدیث کو بشر بن مفضل اور عثمان بن جبلہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعبداللہ بن انس سے روایت کیا نیز اس حدیث کو ابوعوانہ اور ہشیم وغیر ہما نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے روایت کیا جیسا کہ روح نے اسے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۷۔ عم قرہ بن دعموصؓ

عم قرہ بن دعموص۔ ایک دفعہ چچا کی معیت میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۸۔ عم مجیبہؓ

عم مجیبہ ام مجیبہؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۹۔ عم معاویہ بن حکیمؓ

عم معاویہ بن حکیم۔ اسماعیل بن عیاش نے سلیم بن سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر الطائی سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ نحوست کوئی چیز نہیں۔ ہاں البتہ بعض عورتیں، مکان اور گھوڑے برکت والے ہوتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۰۔ عم معاویہ بن قرۃؓ

عم معاویہ بن قرۃ المزنی۔ زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے چھوٹے سے بیٹے کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا اور اسے آپ کے سامنے بٹھا دیتا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا بلاشبہ یارسول اللہؐ مجھے اس سے بہت پیار ہے کچھ عرصہ کے بعد وہ بچہ مرگیا۔ حضور نے اس سے دریافت فرمایا تجھے ضرور دکھ ہوا ہوگا اس نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اس وقت تجھے کتنی خوشی ہوگی۔ جب تو بہشت میں داخل ہوگا اور جنت کے دروازے پر یہ لڑکا کھڑا ہوگا اور تیرے لئے دروازہ کھولے گا۔ اس نے کہا بلاشبہ یارسول اللہ! فرمایا تجھے انشاء اللہ یہی صورت حال پیش آئے گی۔

شعبہ نے بھی اس حدیث کو معاویہ سے ان کے والد کے واسطے سے بیان کیا ہے اور خالد بن میسرہ اور زیاد الجصاص نے اس سے موافقت کی ہے۔ بن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۱۔ عم مغیرہ بن سعدؓ

عم مغیرہ بن سعد بن اخرم۔ اعمش نے عمرو بن مرۃ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ (بروایتے عرفہ میں تھے) تو وہ آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے آگے بڑھے مگر لوگوں نے انہیں روک دیا۔ آپ نے فرمایا مت روکو اور اسے آنے دو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں اس شخص کا نام سعد بن اخرم ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ شخص کوئی اور ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم۔ انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن عیسیٰ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے (اعمش کو اس میں شک ہے) روایت کی انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جو مجھے جنت کے قریب تر کردے گا۔

۶۴۷۲۔ عم المنہال بن سلمہؓ

عم المنہال بن سلمہ خزاعی۔ بقول جعفر عبدالرحمٰن بن سلمہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے یحییٰ بن محمود سے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منہال خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ رسول کریم نے اسلم سے فرمایا۔ آج کا روزہ رکھو۔

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ فرمایا آج عاشورے کا روزہ پورا کرو۔ اس میں انہوں نے عن ابیہ کا ذکر نہیں کیا جب کہ باقی لوگوں نے کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے اس میں ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی نے اپنے چچا سے روایت کی اور عاشورے کے روزے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد باسنادہ محمد بن منہال پھر قتادہ سے باسنادہ اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں چنانچہ عم عبدالرحمٰن کے ترجمے میں جو کچھ ہم لکھ آئے ہیں۔ وہ کافی ہے کیونکہ کبھی اس روایت کا انتساب ان کے والد کی طرف ہے اور کبھی دادا کی طرف۔ واللہ اعلم

۶۴۷۳۔عم یحییٰ بن خلادؓ

عم یحییٰ بن خلاد۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے علی بن یحییٰ زرقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی (اور وہ بدری تھے) کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور مصروف نماز ہوگیا۔ وہ نماز ادا کر رہا تھا اور آپؐ اسے کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد اس نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپؐ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ راوی کہتا ہے۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ دوسری یا تیسری کوشش پر اس آدمی نے گزارش کی مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں نے تو کوشش کر دیکھی ہے۔ آپ مجھے بتائیں یا نماز پڑھ کر دکھائیں آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تکبیر کہہ پھر فاتحہ سورت پڑھ پھر سکون اور اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا اور جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا جب سیدھا بیٹھ چکو۔ تو اسی طرح سکون سے دوسرا سجدہ کر۔ جب اس طریقے سے تم ارکان نماز سکون واطمینان سے کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اس میں کوئی کمی نہیں رہ جائے گی۔

یہ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی ہیں۔ اور رفاعہ بن رافع ان کے چچا ہیں اور اس کا ذکر ہو چکا ہے اور اس حدیث کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ رفاعہ بن رافع ہیں۔

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جو اپنے قبائل سے منسوب ہیں

۶۴۷۴۔حضرت بنواززؓ

حضرت بنواززؓ۔ شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید کر دیئے گئے۔ تو امام حسن تقریر کے لئے اٹھے' اتنے میں بنوازد کا ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا

کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس شخص سے جو منبر پر ہے محبت کرے نیز فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو میں اٹھ کر یہ بات نہ کہتا۔

عروہ بن زبیر نے بنوازد کے آدمی کی وساطت سے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ یمن فتح ہو جائے گا اور وہاں کے کچھ بدحال لوگ آئیں گے اور مدینہ ان کے لئے اچھا ثابت ہوگا آپ نے عراق اور شام کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۵۔ حضرت بنو اسدؓ

بنو اسد۔ ابو احمد باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنو اسد کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں اور میرے اہل وعیال بقیع الغرقد میں اترے۔ میری بیوی نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور کچھ کھانے کو مانگ لاؤ اور لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجتیں بیان کرتے تھے۔

میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو آپ سے مانگ رہا تھا اور آپ فرمارہے تھے کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا اور غصے میں تھا اور وہ کہہ رہا تھا قسم بخدا! آپ اسے دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس لئے بگڑ رہا ہے کہ میرے پاس وہ چیز کیوں نہیں۔ جو یہ مانگتا ہے تم میں جس شخص کے پاس ایک اوقیہ ہو یا اس کی مقدار ہو اور وہ پھر مانگے اسے لجوج ہی کہنا چاہیے۔ اسدی نے کہا یا رسول اللہ ہمیں تو ایک لقحہ ہی کافی ہے۔ اوقیہ تو چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ میں نے کچھ نہ مانگا اور میں واپس آ گیا۔

اس کے بعد آپ کے پاس جو اور منقیٰ آ گیا اس میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا تا آنکہ اللہ نے ہمیں غنی کر دیا۔ ثوری نے اس کی روایت کی جس طرح امام مالک نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۶۔ حضرت بنو اسلمؓ

بنو اسلم۔ عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج سے انہوں نے ابوالقاسم عبیداللہ بن عمر بن احمد بن شاہین سے انہوں نے ابو محمد بن ماسی بزار سے انہوں نے ابوشعیب حرانی سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے سہیل بن ابوصالح سے انہوں نے والد سے انہوں نے بنو اسلم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی جسے بچھو نے کاٹا' آیا۔ اور کہا رات کو مجھے کاٹ کھایا ہے اور میں سو بھی نہیں سکا آپ نے پوچھا کس نے کاٹا ہے؟ اس نے کہا بچھو نے۔ فرمایا اگر شام کو تو نے یہ کلمات پڑھے ہوتے تو تجھے کوئی چیز دکھ نہ دیتی اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

وہ انصار صحابہ جن سے احادیث مروی ہیں

۶۴۷۷۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ۔ عن رھط من الانصار

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف۔ انصار کے ایک قبیلے سے تھے۔ مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی آدھی رات کو بیدار ہوا تا کہ قرآن مجید کی اس سورت کو جو اس نے حفظ کی تھی۔ اسے پھر سے دہرائے لیکن سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کچھ بھی یاد نہ آیا۔ صبح سویرے دربار رسالت کے دروازے پر حاضر ہوا تا کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرے یکے بعد دیگرے وہاں لوگ جمع ہوتے گئے اور وہاں اچھا خاصہ ہجوم ہو گیا وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے رہے مگر کسی کے حافظے میں کچھ بھی محفوظ نہیں رہ گیا تھا۔ اس اثناء میں حضور اکرم ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور انہوں نے اپنی مشکل بیان کی آپ نے مختصرے سکوت کے بعد فرمایا۔ وہ سورت تو کل رات ہی منسوخ ہو گئی تھی چنانچہ وہ تمہارے حافظوں سے بھی اٹھالی گئی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۸۔ حضرت جنادہؓ۔ عن رجل من الانصار

جنادہ (ایک انصاری سے) ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد بن حسن المؤدب نے باسنادہ (تا ابوزکریا یزید بن ایاس بن قاسم ازدی) ابوحفص احمد بن صالح بن عبدالصمد اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن محاشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کی کہ ہم ایک انصاری کے پاس گئے اور کہا جو کچھ تم نے رسول کریم سے سنا ہے ہمیں سناؤ اور کسی غیر کی کوئی بات نہ کہنا۔ خواہ وہ تمہارے دماغ میں جاگزیں ہی کیوں نہ ہو۔ اس نہ کہا حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر تین بار فرمایا۔ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور اس کا قصہ بالتفصیل بیان فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۹۔ حضرت ابوحازمؓ عن البیاضی

ابوحازم التمار البیاضی سے اور بیاضہ انصار کا قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ بن جابر بتایا گیا ہے' مالک نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحازم التمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی قراءت کی آواز زیادہ اونچی سنائی دے رہی تھی۔ فرمایا نمازی اللہ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس لئے تمہیں یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ وہ کس سے سرگوشی کر رہا ہے اور شور نہیں کرنا چاہیے۔

اسی حدیث کو یزید بن ہاد اور ولید بن کثیر نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بیاضی سے اور لیث بن سعد نے ابن الہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۰۔ حضرت حضرمی بن لاحقؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرمی بن لاحق نے انصاری سے یحیٰی بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے یحیٰی بن درست

سے انہوں نے ابواسماعیل القیاد سے روایت کی کہ میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کھٹمل کے بارے میں دریافت کیا۔ جو ایسے آدمی کے کپڑوں میں پائی جائے۔ جو نماز پڑھ رہا ہو۔ انہوں نے کہا مجھے حضرمی بن لاحق نے ایک انصاری سے جو بنوخطمہ سے تھا بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران میں اپنے کپڑوں میں کھٹمل دیکھ پائے تو وہ ایسے ہی میں رہنے دے اور مسجد میں نہ پھینکے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۱۔ حضرت ابوالخیر یزنیؓ ۔عن رجل من الانصار

ابوالخیر یزنی نے ایک انصاری۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کی کہ ایک انصاری نے انہیں بتایا کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں لوگوں نے کچھ شور سنا اور سمجھے کہ حضور اکرمؐ نماز عید پڑھ چکے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیئے بعد میں کہ انہیں معلوم ہوا کہ اندازہ غلط تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی نماز ادا نہیں کی چنانچہ انہوں نے آدمی بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا کہ اور جانور خریدو اور پھر سے قربانی کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۲۔ حضرت زاذانؓ ۔عن رجل من الانصار

زاذان۔ ایک انصاری سے۔ ابن فضیل نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے بعد **اللھم اغفرلی ذنبی انک انت التواب الغفور** پڑھتے ہوئے سنا۔ یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھتے پڑھتے یہ تعداد سو دفعہ تک پہنچ گئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۳۔ حضرت ابوالسائب مولیٰ عائشہؓ ۔عن رجل من الانصار

ابوالسائب مولیٰ عائشہ ایک انصاری سے جو بنوعبدالاشہل سے تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ابوالسائب مولیٰ عائشہ دختر عثمان سے روایت کی کہ ایک صحابی جن کا تعلق عبدالاشہل سے تھا۔ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لڑائی میں وہ دونوں زخمی ہو گئے جب حضور اکرم ﷺ کے منادی کرنے والے نے دشمن کے مقابلے کے لئے روانگی کی منادی کی تو میں نے بھائی سے کہا۔ یا بھائی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہؐ کے اس غزوے میں ہمارا برا حال ہوا ہے ہمارے پاس سواری بھی نہیں اور ہمارے ہاں سب زخمی ہیں۔ بہر حال رسول اکرمؐ کے ساتھ روانہ ہو پڑے۔ میں مقابلتہً بھائی سے کمتر زخمی تھا۔ جب وہ لاچار ہو جاتا تو کسی گھاٹی پر میں اسے اٹھا لیتا اور کہیں وہ چلنے لگ جاتا۔ تا آنکہ ہم اسلامی لشکر تک پہنچ گئے۔ رسول اللہؐ بھی تشریف لے آئے اور حمراء الاسد پر جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پڑاؤ فرمایا اور وہاں تین روز (یعنی سوموار، منگل وار اور بدھ وار) رکے رہے پھر مدینہ واپس آ گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۴۔ حضرت سعید بن جشمؓ۔ عن رجل من الانصار

سعید بن جشم نے ایک انصاری سے۔ سعید بن عامر نے ایک شخص سے جس کا نام غالباً سعید بن جشم سے انہوں نے ایک انصاری سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جو شام میں منتقل ہو گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار آپ نے ہمیں ایسی نصیحت کی اور ایسا موثر وعظ فرمایا کہ جس پر بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں نے بہنا شروع کر دیا اور دل کانپنے لگ گئے۔ ہم نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں۔ پس ہم سے کوئی عہد بھی نہیں لیا۔ فرمایا اللہ سے ڈرو۔ میرے طریقے کو اپناؤ اور میرے بعد آنے والے خلفاء کے طریقے کو جو ہدایت یافتہ اور لوگوں کو ہدایت دینے والے ہیں۔ دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ ان کی بات سنو۔ ان کا حکم مانو پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔ دونوں سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۵۔ حضرت ابو العالیہؒ۔ عن رجل من الانصار

ابو العالیہ ایک انصاری سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے نکلے۔ میں ابھی آپ کے پاس کھڑا ہی تھا کہ آپ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو آپ کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ شاید ان کا باہم کوئی کام ہے چنانچہ میں ایک طرف کو بیٹھ گیا۔ بخدا رسول اکرم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ مجھے آپ پر رحم آنے لگا۔ جب وہ صاحب چلے گئے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! انہوں نے آپ کو اتنی زحمت دی کہ میرا دل آپ کے لیے بے چین ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تم سمجھے کہ وہ کون تھے؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ وہ جبرئیل تھے وہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید پڑوسی کو یہ وارث ہی بنا دیں۔ اگر تم سلام کہتے تو وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۶۔ حضرت عباس بن عبدالرحمٰنؒ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عباس بن عبدالرحمٰن ایک انصاری سے۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ دین (قرضہ) تو ایک طے شدہ امر ہے اور زعیم (ضامن) گھاٹے میں رہتا ہے۔ ابو مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ عن رہط من الانصار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ گروہ انصار سے۔ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان پر ایک ستارا چھوٹا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم ستاروں کے چھوٹنے کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ ہم نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم یہ سمجھتے تھے کہ کوئی بڑا آدمی پیدا یا فوت ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ستاروں کے چھوٹنے کا آدمیوں کی موت و حیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ بات یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش خدا کی تسبیح کہتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ

بات اوپر سے چلتی نیچے آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔اس مقام پر شیاطن الجن اس خبر کو جھپٹنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آسمان کی بات اپنے چیلوں چانٹوں تک پہنچا دیں اس پر ستارے ان کا تعاقب کرتے ہیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۸۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہؓ۔عن رجل من الانصار

حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہ ایک انصاری سے۔ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ میں اور میرا والد اپنے ایک انصاری رشتہ دار کی عیادت کے لئے گئے۔اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔تو انصاری نے اپنی کنیز سے کہا کہ ہمیں خالص پاکیزگی اور استراحت لاکر دو۔ہم نے اس چیز کو ناپسند کیا۔ہمارے میزبان نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے بلال۔ہمیں نماز سے استراحت دے۔نیز محمد بن حنفیہ نے اپنے سسرال کے ایک عزیز نے جس کا تعلق بنو اسلم سے تھا روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے کوئی جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن ابوملیکہؓ۔عن رجل من الانصار

عبداللہ بن ابوملیکہ ایک انصاری سے۔ابن جریج نے ابی ملیکہ سے انہوں نے ایک انصاری سے جو مکہ میں تھے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ تناول فرمانے لگتے تو ذیل کے دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے۔

اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وعلیک خلفه

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہؓ۔عن رجل من الانصار

عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ انصار کے چند آدمیوں نے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ سے انہوں نے انصار کے چند آدمیوں سے روایت کی کہ جب ہمیں مکہ سے حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کی خبر ملی۔تو ہم آپ کے انتظار میں شہر سے باہر دھوپ میں آکر بیٹھ جاتے تھے۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔عن اشیاخ من الانصار

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔انصار کے چند شیوخ سے۔حضور اکرم ﷺ نے کسی بھی مسلمان کو ڈرانے سے منع فرمایا۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۲۔ حضرت عبیداللہ بن عدیؓ۔عن رجل من الانصار

حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار ایک انصاری سے۔ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن

عدی بن خیار سے انہوں نے روایت کی ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری نے آ کر آپؐ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور آپؐ کو ایک طرف لے گیا اور منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے بلند آواز میں اس سے پوچھا۔ کیا وہ کلمہ توحید نہیں پڑھتا اور نماز ادا نہیں کرتا۔ انصاری نے کہا۔ اس کے کلمے اور نماز کا کیا اعتبار؟ فرمایا ایسے لوگوں کے قتل ہی سے اللہ نے مجھے منع کیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۳۔ حضرت علی بن بلالؓ۔ عن ناس من الانصار

حضرت علی بن بلالؓ۔ از گروہ انصاری۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے علی بن بلال سے انہوں نے گروہ انصار سے روایت کی کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے وہاں سے فراغت کے بعد ہم تیر اندازی کی مشق کرتے اور جب ہم گھروں کو واپس لوٹتے تو اس وقت بھی ہم اپنے تیروں کے ہدف بآسانی دیکھ سکتے تھے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۴۔ حضرت ابو عمرو شیبانیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابو عمرو شیبانی ایک انصاری سے۔ زائدہ نے رکین بن ربیع سے انہوں نے عمیلہ سے انہوں نے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے ایک انصاری سے انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جسے ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھ رکھے۔ اس کی قیمت، سواری اور چارے پر بھی اللہ کے یہاں اجر ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ریس (دوڑ) کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت، سواری اور چارہ سب بوجھ ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جو سواری کی غرض سے رکھے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کبھی یہ گھوڑے سرحدوں کی حفاظت کے کام آئیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۵۔ حضرت ابو قلابہ رقاشیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابو قلابہ رقاشی ایک انصاری سے۔ بروایتے یہ ہشام بن عامر تھے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی کہ میں مسجد میں داخل ہوا: دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک صحابی پر ہجوم کئے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب ہوگیا۔ وہ بیان کر رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپؐ کے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ انسان خروج کرے گا اور اس کے سر پر گھنگھریالے بال ہوں گے۔ وہ لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں لیکن جو شخص کہے گا: ربی اللہ لا الہ الا اللہ علیہ توکلت والیہ انیب" اس آدمی پر اس کا کوئی بس نہ چلے گا۔ اسی حدیث کو معمر نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہشام بن عامر انصاری سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۶۔ حضرت کلیب بن شہابؓ۔ عن رجل من الانصار

کلیب بن شہاب ایک انصاری سے عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم یعنی ابن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھیوں کو سخت بھوک لگی۔ راستے میں ایک بکری ہاتھ لگ گئی جس کو انہوں نے

چھپ لیا۔ ہماری ہانڈیاں جوش کھا رہی تھیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی کمان کو زمین پر ٹکاتے وہاں تشریف لے آئے چنانچہ آپ نے ہماری ہانڈیاں اپنی کمان سے الٹ دیں پھر آپ نے گوشت کو مٹی میں دبانا شروع کر دیا اور فرمایا کہ ممنوع چیز کسی صورت میں بھی مردار سے حلال تر نہیں یا فرمایا کہ مردار کسی طرح بھی ممنوع چیز سے حلال تر نہیں ہے۔ اس میں ہناد کو شک ہے اور ابواسحٰق نے زائدہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ پڑھنے کو روانہ ہوئے جبکہ میں اس وقت جوان تھا جب ہم لوٹے تو راستے میں قریش کی ایک عورت کھڑی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں خاتون نے آپ کو رفقاء سمیت کھانے کی دعوت دی ہے۔ ہم سب حضور اکرمؐ کے ساتھ اس خاتون کے گھر آ کر بیٹھے اور کھانا لایا گیا آپ نے اور صحابہ نے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے۔ جب آپ نے لقمہ منہ میں ڈالا۔ تو صحابہ نے دیکھا کہ آپ لقمے کو نگل نہیں رہے تھے چنانچہ صحابہ نے ہاتھ روک لئے۔ دیکھیں آپ لقمے سے کیا سلوک کرتے ہیں آخر کار آپ نے لقمہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت مالک کی اجازت کے بغیر پکایا ہے۔ بہتر ہے کہ قیدیوں کو کھلا دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۷۔ حضرت مجاہد بن جبرؓ۔ عن رجل من الانصار

مجاہد بن جبر ایک انصاری سے منصور بن معتمر نے مجاہد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ بنو عبدالمطلب کی ایک آزاد کردہ لونڈی رات بھر نماز پڑھتی ہے اور سوتی نہیں۔ روزہ رکھتی ہے اور افطار نہیں کرتی۔ فرمایا میں روزہ رکھ کر افطار کرتا ہوں۔ رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ جو میرے طریقے سے روگردانی کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۸۔ حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ایک انصاری سے۔ ابونعیم نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعے کے دن ہر مسلمان کو غسل اور مسواک کرنا چاہیے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۹۔ حضرت محمد بن علی بن حسینؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن علی بن حسین ایک انصاری سے۔ ابن وہب نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا کسی کے پاس کچھ وافر غلہ ہے۔ انصار کے بنو حبلی میں سے ایک شخص نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہے۔ فرمایا اسے چار وسق وزن غلہ دے دو۔ پھر آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا تو انصار کی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس بھی کچھ نہیں ہے۔ فرمایا گھبراؤ نہیں ہو جائے گا وہ عورت تین بار حاضر ہوئی جب تیسری بار حاضر ہوئی تو کہنے لگی یا رسول اللہ! آپ کتنی بار وعدہ فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے تبسم فرمایا اور حاضرین سے پوچھا کس کے پاس وافر غلہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہے۔ فرمایا: اسے آٹھ وسق دے

دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف چار وسق ہے۔ فرمایا چار ہی دے دو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۰۔ حضرت محمدؓ بن کعب القرظی۔ عن رجل من الانصار

محمد بن کعب القرظی ایک انصاری بنو وائلی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ کس پر جمعہ فرض ہے۔ فرمایا سوائے عورت، بچے اور غلام کے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۱۔ حضرت محمد بن منکدرؓ عن رجل من الانصار، عن ابیہ

محمد بن منکدر ایک انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے انہماک سے کسی بات کی طرف کان لگا لئے تا آنکہ ہم اکتا گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور وہ انہماک ختم ہو گیا فرمایا جبرئیل آئے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ جب بندہ مومن مجھ سے کوئی چیز طلب کرتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہوں کچھ دیر کے بعد آپ پر پھر وہی حالت انہماک طاری ہو گئی۔ جب وہ حالت ختم ہو گئی تو آپ نے پھر سے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ جبرئیل پھر آئے اور کہہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کافر مجھ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔ تو میں جبرئیل سے کہتا ہوں کہ تو اس کی حاجت پوری کر دے کہ مجھے اس کی آواز ہی ناپسند ہے۔ ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۲۔ حضرت محمود بن لبیدؓ۔ عن نفر من الانصار

محمود بن لبید انہوں نے چند انصار سے۔ فضل بن دکین نے ہشام بن سعد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے محمود بن لبید انصاری سے انہوں نے چند انصار سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا صبح سویرے اٹھنے کی کوشش کرو کیونکہ صبح سویرے اٹھنے میں بڑا اجر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے

۶۵۰۳۔ حضرت مسلمہؓ، عن جابر، عن رجل من الانصار

حضرت مسلمہ ؒ نے جابر سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی۔ یہ انصاری عبداللہ بن انیس ہیں۔ جن سے "من ستر مومنا" والی حدیث مروی ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۴۔ حضرت معاویہ بن قرہؓ۔ عن رجل من الانصار

معاویہ بن قرہ۔ ایک انصاری سے عبدالوہاب بن عطا نے سعید بن ابو عروبہ سے ایسے محرم (احرام باندھنے والے آدمی) کے بارے میں دریافت کیا جس نے شتر مرغ کے انڈے پھوڑ دیئے تھے۔ انہوں نے مطر الوراق سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے ایک انصاری سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا۔ جو احرام باندھے ہوئے تھا۔ اونٹنی پر سوار تھا اور یوں اس نے شتر مرغ کے انڈے جو ریت میں دفن تھے۔ اونٹنی کے پاؤں کے نیچے روند ڈالے۔ وہ آدمی حضرت علی کے پاس گیا اور اس بارے میں فتویٰ دریافت کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہر انڈے کے بدلے میں تجھے ایک اونٹنی کو گابھن کرانا ہوگا۔ یا اس کا بچہ بطور

تاوان دینا ہوگا۔ وہ آدمی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا جو کچھ علی نے کہا ہے وہ تو سن ہی چکا ہے۔ اب آؤ میں تمہیں اس سلسلے میں کچھ رعایت دیتا ہوں۔ ہر انڈے کے بدلے میں ایک روزہ رکھو اور ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو جہینہ

۶۵۰۵۔ اسید بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن رجل من جہینہ

بنو جہینہ اسید بن عبدالرحمٰن۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے اوزاعی نے اسید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ اس دوران میں ہم ایک ایسے مقام پر اترے۔ جہاں بڑی تنگ جگہ تھی چنانچہ شدت ہجوم سے راستہ رک گیا۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرائی کہ جو شخص ساتھیوں کی تنگی کا ذریعہ بنے گا یا راستہ بند کردے گا وہ جہاد کے ثواب سے محروم رہے گا۔

اسی حدیث کو عباد بن جویریہ نے اوزاعی سے انہوں نے اسید سے انہوں نے قرہ بن مجاہد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۶۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ او مزینہ

ابواسحٰق ہمدانی سبیعی۔ بنو جہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے۔ ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے الشعاب میں ایک آدمی کو یا حرام یا حرام کہتے سنا۔ یہ ان کی رسم تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا: ''یا حلال یا حلال'' دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۷۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابواسحٰق سبیعی۔ بنو جہینہ کے ایک دوسرے آدمی سے بقول ابونعیم' ابوالاحوص نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بہترین چیز جو ایک شخص دوسرے کو دے سکتا ہے۔ وہ حسن خلق ہے اور بدترین چیز۔ اچھی شکل کے اندر برا دل ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۸۔ حضرت ابوبکر بن زید بن مہاجرؓ' عن رجل من جہینہ

ابوبکر بن زید بن مہاجر۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے۔ ان کا قول ہے کہ ان کا ایک بھائی فوت ہوگیا اور اس نے دو دینار اپنے بعد چھوڑے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس کا ترکہ صرف دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ گرم لوہے کے دو داغ اس کے بعد اس آدمی نے کہا اگر میں نے حضور اکرمؐ سے جھوٹ منسوب کیا ہو۔ تو میں بدترین آدمی ہوں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۹۔ حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ مدنی۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے مروی ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے اپنے کسی یتیم کو یا کسی اجنبی یتیم کو اپنے خاندان میں شامل کر لیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اس کی بہتری میں کوشاں رہا۔ اس کی مثال مجاہد فی سبیل اللہ، قائم اللیل اور صائم الدہر کی سی ہوگی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۰۔ حضرت سعید بن یسارؓ

سعید بن یسار بنو جہینہ کے ایک آدمی سے۔ حماد نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ میں نے بنو جہینہ کے ایک ایسے آدمی کو دیکھا۔ جس سے طویل تر اور عظیم آدمی۔ میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس آدمی سے منقول ہے کہ ہم حضور اکرم کے پاس ایسے زمانے میں آئے۔ جب ملک میں قحط تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کو باہم تقسیم کر لو۔ لوگ ایک ایک دو دو آدمیوں کے ہاتھ پکڑ کر لے جا رہے تھے لیکن میرا قد اور جسم دیکھ کر گھبراتے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۱۔ حضرت شمر بن عطیہؓ۔ عن رجل من جہینہ

شمر بن عطیہ، جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی سے۔ سفیان نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے بنو جہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ ایک بار تقریباً سو بھیڑیوں کا ایک جتھا جب حضور اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے فرمایا کہ بھیڑیوں کا یہ وفد اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تم اپنی خوراک میں سے ان کا حصہ علیحدہ کر دو اور باقی کو اپنے لئے محفوظ کر لو چنانچہ بھیڑیوں نے آپ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی اور واپس چلے گئے اور ان کے چیخنے کی آواز آ رہی تھی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عکیمؓ۔ عن مشیخۃ من جہینہ

عبداللہ بن عکیم۔ بنو جہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے، قاسم بن مخیمرہ نے عبداللہ بن عکیم سے انہوں نے جہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ رسول اکرم نے انہیں لکھ کر انتباہ فرمایا کہ مردار سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۳۔ حضرت عطاء بن یسارؓ۔ عن رجل من جہینہ

عطاء بن یسار۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک جن کے پاس بھیجا۔ فرمایا تین دن تک خوب تیز چلتے جاؤ جب تجھے سورج نظر نہ آئے تو اونٹ کو گھاس چراؤ۔ یا کسی کا پیٹ بھرو یہاں تک کہ تمہارے پاس جنوں کی جوان لڑکیاں سینہ پھلائے آئیں گی۔ ان کے مرد پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کی عورتیں کالے رنگ کی ہوں گی تم انہیں کہنا اے مغرور بنو اسفع۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۱۴۔ حضرت عمران بن ابی انس ؓ۔ عن رجل من جہینہ

عمران بن ابی انس۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرم ؐ کو ذیل کی دعا مانگتے سنا۔ اللھم انی اعوذ بک من الشیطان من نفخہٖ و نفثہ و ھمزہ۔"
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اس سے پہلے کبھی بھی ہم نے آپ کو یہ دعا مانگتے نہیں سنا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا نفخ سے مراد کبر نفث سے مراد شعر اور ہمزہ سے مراد غصہ ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۵۔ حضرت کلیب بن شہاب ؓ۔ عن رجل من جہینہ

کلیب بن شہاب۔ جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی سے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سوائے صحابہ کے اور کسی کو بھی حکومت عطا نہیں ہوتی تھی۔ انہی سے مروی ہے کہ دفعہ ہم ایران میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آگئی اور بکریاں مہنگی ہو گئیں چنانچہ ہم دو دو اور بعض اوقات تین تین جذع (دو سالہ اونٹ کا بچہ) کے بدلے میں ایک بوڑھی بکری خریدتے تھے پس حضور اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہماری مدد کو کھڑا ہوا۔ پس اس نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ پھر عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا اور بکریاں اتنی مہنگی ہو گئیں کہ دو دو جذع کے بدلے میں ایک بکری خریدی جانے لگی۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جذع اور ثنی (ایک سالہ جانور) دونوں برابر ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور بنو جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی کا ترجمہ بیان کیا ہے لیکن حدیث میں جہینہ کا نام نہیں لیا۔

۶۵۱۶۔ حضرت ہلال بن یساف ؓ۔ عن رجل من ثقیف، عن رجل من جہینہ

ہلال بن یساف بنو ثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک شخص سے انہوں نے عبدالوہاب بن ابو منصور الامین سے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے مسدد اور سعید بن منصور سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے بنو ثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جلدی ہی ایک قوم سے تمہارا مقابلہ ہوگا اور تم ان پر غلبہ پالو گے اور وہ تم سے اپنے آپ کو مال و دولت کی وجہ سے بچالیں گے۔ نہ کہ اپنی ذات یا اولاد کی وجہ سے' سعید بن منصور نے اپنی حدیث میں ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے" اور وہ تم سے صلح کر لیں گے۔" اس کے بعد مسدد اور سعید دونوں اس پر متفق ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔" تم ان سے اس سے زیادہ کچھ نہ لینا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوگا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو حارثہ

۶۵۱۷۔ حضرت اسماعیل بن امیہ ؓ

بنو حارثہ اسماعیل بن امیہ بنو حارثہ کے ایک شیخ سے۔ ایک اونٹ ایک کنویں میں گر پڑا اور وہ اسے کسی طرح ذبح نہیں کر سکتے تھے پس انہوں نے اس کے پہلو میں خنجر مار کر اسے ذبح کر دیا پھر حضور اکرمؐ سے اس کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ

نے اجازت دے دی۔

ابو احمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے بنو حارثہ کے ایک آدمی روایت کی کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹ کا بچہ چرا رہا تھا۔ اسے موت نے آلیا لیکن اسے ذبح کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ تھا چنانچہ انہوں نے اس کے سینے کو پتھر سے زخمی کر دیا اور خون بہ گیا پھر وہ حضور اکرم ؐ کے پاس آئے اور حضور اکرم ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

بنو الحریش

۶۵۱۸۔ حضرت ہانی بن عبد اللہؓ بن الشخیر۔ عن رجل من بنی الحریش

بنو الحریش ہانی بن عبداللہ بن شخیر نے بنو الحریش کے ایک آدمی سے، یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ تا احمد بن شعیب سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ہانی بن شخیر سے انہوں نے الحریش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں سفر میں تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ کھانا کھا رہے تھے اور میں روزے سے تھا۔ مجھے آپؐ نے کھانے کی دعوت دی میں نے گزارش کی یا رسول اللہؐ میں تو روزے سے ہوں فرمایا آؤ بھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے مسافر کو کتنی رعایتیں دی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون کون سی رعایتیں ہیں۔ فرمایا روزہ اور آدھی نماز۔ یہ آدمی ہی عبداللہ بن شخیر ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور کہا "کنت مسافرًا" الی آخرہ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو خثعم

۶۵۱۹۔ حضرت عمارہ بن عبدؓ۔ عن شیخ من خثعم

عمارہ بن عبد یا ابن عبید بنو خثعم کے ایک شیخ سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے داؤد بن ابو ہند سے انہوں نے عمارہ سے روایت کی کہ ایک بار ہم دشمن کے علاقے میں داخل ہو گئے۔ پھر واپس آ گئے ہم میں ایک شیخ بھی تھا۔ ان میں حجاج کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ لڑ پڑا اور اس نے اسے گالی دی میں نے کہا گالی مت دو وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اہل عراق سے امیر المومنین کے حکم کے مطابق' اس نے کہا یہ ان سب میں بڑا کافر ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس فتنے میں پانچ فتنے اٹھیں گے چار تو گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے اور وہ فتنہ صیلم ہے اور اے اہل شام یہ تم میں ہوگا اگر تجھے اس سے پالا پڑے اور تیرا بس چلے تو اسے روک دے اور دونوں فریقوں میں سے کسی کا ساتھ نہ دے ورنہ زمین میں سرنگ بنا اور اس میں گھس جا۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنوخثعم کی ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے اس صبح کو جب لوگ حج کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔ دریافت کیا کہ حج بیت اللہ میرے والد پر بھی جو کافی بوڑھے ہیں۔ فرض ہے لیکن ان کے پاس سواری نہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ فرمایا ہاں ایسا کرنا درست ہے۔

اور یہ واقعہ اول الذکر سے مختلف ہے کیونکہ آپ کے عین حیات میں واقع ہوا ہے اور یہ ایک بوڑھے کا قصہ ہے۔ جس کے پاس سواری نہ تھی اور اول الذکر میں وہ واقعہ ایام حج میں ایک ایسے آدمی کو پیش آیا۔ جو مصروف جہاد تھا اور یہ اس سے مختلف ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۲۱۔ حضرت ابوہمام شعبانیؓ۔ عن رجل من خثعم

ابوہمام شعبانی بنوخثعم کے ایک آدمی سے۔ معاویہ بن سلام نے زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی کہ ان سے ابوہمام شعبانی نے نقل کیا کہ میں قزوین کے ایک سرحدی مورچے پر مقیم تھا اور ہم میں بنوخثعم کا ایک آدمی تھا۔ جو صحابی تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کو روانہ ہوئے۔ ایک رات ایک مقام پر آپ نے تمام صحابہ کو جمع کر کے فرمایا مجھے دو خزانے حکومت ایران اور روم کے دیئے گئے ہیں اور میری امداد کے لئے ملوک حمیر کو مقرر فرمایا گیا ہے۔ وہ آئیں گے اور اللہ کا مال لے کر اس کی راہ میں جہاد کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۲۔ حضرت الدوسیؓ

الدوسی۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما تا مسلم۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم سے انہون نے سلیمان سے۔ ابوبکر کہتے ہیں۔ ہمیں سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ طفیل بن عمرو الدوسی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس مضبوط قلعہ ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔

ان سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ہجرت کی۔ تو طفیل بن عمرو اور ان کے قبیلے کے ایک اور آدمی نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی۔ طفیل کا ساتھی بیمار پڑ گیا اور آہ وزاری کرنے لگ گیا اس نے تیر کا پیکان لیا اور ہاتھوں کی انگلیوں کے پیوید کاٹ ڈالے۔ اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگ گیا اور وہ مر گیا۔ اسے طفیل نے خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں تھا مگر ہاتھ ڈھانپ رکھے تھے۔ طفیل نے پوچھا کہو۔ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کہا ہجرت مدینہ کی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی۔ طفیل نے دریافت کیا تو نے ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھے ہیں۔ کہا اللہ میاں نے کہا جس چیز کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے حضور اکرمؐ سے خواب بیان کیا۔ تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی ٹھیک کر دے اور قصور کو بھی معاف فرما دے۔

بنوالدیل

۶۵۲۳۔حنظلہ بن علی دیلیؓ۔عن رجل من بنی الدیل

حضرت حنظلہ بن علی الدیلی۔ بنو دیل کے ایک آدمی سے ان سے مروی ہے کہ میں نے گھر میں ظہر کی نماز ادا کی۔ مسجد نبوی کے پاس سے گزرا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ میں پاس سے گزر گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں شریک نماز نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نماز ادا کر چکا تھا۔ فرمایا تاہم تمہیں شریک ہو جانا چاہیے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسدوس

۶۵۲۴۔حضرت محارب بن دثارؓ۔عن رجل من قومہ

حضرت محارب بن دثار۔ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہمارے پاس ایک لڑکا تھا جس کا ہاتھ ایک دن پہلے ٹوٹ گیا تھا اور ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ جب کھانا چنا گیا تو لڑکے نے کھانے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ بڑھایا آپ نے فرمایا۔ رک جا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ کل اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ حضور اکرمؐ نے پٹی کھول کر اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کا دایاں ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور اس نے دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا اور پھر اپنے قبیلے میں لوٹ گیا۔ اس قبیلے میں ایک شیخ تا حال اسلام سے انکاری تھا۔ اس نے اس لڑکے سے صورت حال پوچھی اور اس نے بتایا تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے مسلم بن قتیبہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہوں نے ایک اور آدمی سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ کو سفر میں دیکھا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسلیط

۶۵۲۵۔حضرت الحسنؓ۔عن رجل من بنی سلیط

حضرت الحسن۔ بنوسلیط کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالنصر سے انہوں نے ابن المبارک سے انہوں نے حسن سے انہوں نے بنوسلیط کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے آپ کو فرماتے سنا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے گا اور نہ اسے رسوا کرے گا۔ آپ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ کا مقام

یہاں ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

بنوسلیم

۶۵۲۶۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیم ؓ ۔ عن رجل من بنی سلیم

حضرت اسماعیل بن ابراہیم انصاری۔ بنوسلیم کے ایک آدمی سے' یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر ابن ابی عاصم انہوں نے بندار سے انہوں نے بدل بن محبر سے انہوں نے سعید سے انہوں نے علاء بن اخو شعیب الفزاری سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے امامہ دختر عبدالمطلب سے نکاح کی درخواست کی۔ آپ نے اس سے میرا نکاح کرادیا۔ اور گواہ طلب نہ فرمائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۷۔ جری النہدی ؓ ۔ عن رجل من بنی سلیم

جری النہدی بنوسلیم کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں جری النہدی سے انہوں نے بنوسلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر لے گا اور اللہ اکبر زمین وآسمان کی وسعتوں کو پر کردے گا۔ وضو نصف ایمان اور روزہ نصف صبر ہے۔

یونس بن ابواسحٰق سے اور فطر اور زہیر نے ابواسحٰق سے اور عاصم نے بہدلہ سے انہوں نے جری سے انہوں نے بنوسلیم کے دو آدمیوں سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ وہ دونوں باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۸۔ حضرت خالد بن معدان ؓ ۔ عن رجل من بنی سلیم

خالد بن معدان۔ بنوسلیم کے ایک آدمی سے ایک روایت میں ان کا نام عتبہ بن عبد آیا ہے محمد بن اسحٰق نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ اپنے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا میں اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور جب میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ تو میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات کو آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا۔ بنو سعد بن بکر نے مجھے دودھ پلانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس دوران جب میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن دو آدمی آئے جن کا سفید لباس تھا۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں برف تھی۔ انہوں نے مجھے زمین پر لٹایا۔ میرا پیٹ چیرا۔ دل کو نکالا اسے اچھی طرح دھو کر اس میں ایمان اور حکمت بھر دی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۹۔ نعیم بن سلامہ ؓ ۔ عن رجل من بنی سلیم

نعیم بن سلامہ بنوسلیم کے ایک آدمی سے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی جب بھی رسول اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا

پڑھتے۔

اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واتبعت وارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک.

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۰۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیرؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

یزید بن عبداللہ بن شخیر بنو سلیم کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ عطا کرتا ہے۔ کبھی اسے ابتلا میں بھی ڈال دیتا اگر خدا کی تقسیم پر رضا مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور وسعت پیدا کرتا ہے اور اگر راضی نہیں ہوتا تو برکت سے محروم رہتا ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

شرعب

۶۵۳۱۔ حضرت حبان بن زید شرعبیؓ۔ عن شیخ من شرعب

حضرت حبان بن زید شرعبی۔ بنو شرعب کے ایک شیخ سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے کہ بنو شرعب کے ایک شیخ کے مزاج میں کچھ خرابی تھی۔ ارض روم میں ایک مقام پر انہوں نے پڑاؤ کیا۔ ایک مویشی' اس کی سواری اور خیمے کے قریب آیا جسے ایک مسلمان نے جو قریب ہی تھا۔ روک دیا شرعبی اس آدمی کے پاس بھاگ کر گیا اور کہا کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تین غزوات میں شریک رہا ہوں۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ پانی' گھاس اور آگ میں سب مسلمان شریک ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ شرعب قبیلہ حمیر کی شاخ ہے۔

بنو عامر بن صعصعہ

۶۵۳۲۔ حضرت ایوب سختیانیؒ۔ عن رجل من بنی عامر

حضرت ایوب سختیانی۔ بنو عامر کے ایک آدمی سے اس نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے کہ صحابہ نے کچھ جنگی قیدی پکڑے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا قریب آجاؤ اور کھاؤ عرض کیا روزے سے ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مسافر سے دو رعاتیں کی ہیں' روزہ اور آدھی نماز' اسی طرح حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی ماں کے لئے بھی رعایت ہے۔

اسی حدیث کو ثوری وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک کعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم انس کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور حماد نے اس حدیث کو یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے (اور اس کی قوم عامر بن صعصعہ ہے' نہ کہ یزید بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے اسی طرح کعبی کا

تعلق بھی عامر سے ہے کیونکہ ان کا نسب بھی کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے)

بنوعدی بن کعب

۶۵۳۳۔ حضرت برد بن سنانؓ۔ عن رجل من بنی عدی

حضرت برد بن سنان بنوعدی بن کعب کے ایک آدمی سے۔ یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے وجہ دریافت کی تو آپؐ نے بتایا کہ آپ کو بچھو نے ڈنگ مارا ہے۔ اس کے بعد فرمایا جب تم نماز میں بچھو دیکھ پاؤ تو اسے بائیں جوتے سے مار ڈالو۔

۶۵۳۴۔ حضرت العرکیؓ

حضرت العرکی۔ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا کہ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سمندری پانی سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن جریر نے روایت کی۔ یہ ایسا نام ہے۔ جو صفت نسبتی سے ملتا جلتا ہے۔

بنوغفار

۶۵۳۵۔ حضرت ابو حاجبؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت ابو حاجب۔ بنوغفار کے ایک آدمی سے ایک روایت کے مطابق ان کا نام حکم بن عمرو تھا۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے بنوغفار کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا جس سے عورت نے طہر کا غسل کیا ہو۔

اسی حدیث کو عاصم الاحول نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو الغفاری سے روایت کیا اور یوسف بن یعقوب نے سلیمان التیمی سے اور انہوں نے بنوغفار کے ایک آدمی سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ صاحب حکم بن عمرو غفاری ہیں ابو احمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورت کے طہر کے فاضل پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

۶۵۳۶۔ حضرت سعد بن ابراہیمؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت سعد بن ابراہیم بنوغفار کے ایک آدمی سے۔ ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں ہمارا ایک غفاری دوست جس کی آنکھوں میں کچھ کمزوری تھی۔ سامنے آ گیا حمید نے اسے بلا بھیجا۔ جب وہ آیا تو حمید نے مجھے کہا اے بھتیجے! ذرا کھلے ہو بیٹھو کیونکہ اس شخص نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئی

سفروں میں شرکت کی ہے چنانچہ وہ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گیا پھر حمید نے اس آدمی سے کہا جو حدیث آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ ہمیں سناؤ کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ نہایت عمدہ ہنسی ہنستا ہے اور نہایت عمدہ گفتگو کرتا ہے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ بنوغفار کے ایک آدمی سے۔ عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے ابوسعد مطرز سے اجازۃً انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ مروزی سے انہوں نے محمد بن احمد بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن حزم سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ابن عباس سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے بنوغفار کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اور میرا عم زاد ایک پہاڑ پر چڑھے۔ وہاں سے بدر کا میدان جنگ نظر آتا تھا۔ اس وقت ہم مشرک تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کسے شکست ہوتی ہے تاکہ ہم بھی لوٹ مار میں حصہ لے سکیں۔ اتنے میں بادل کا ٹکڑا ہمارے پاس سے گزرا جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آئیں۔ اس بادل سے ایک آواز آئی۔ حیزوم آگے بڑھو۔ اس سے میرے عم زاد کے دل کا پردہ پھٹ گیا اور گر کر مر گیا۔ میں بھی مرنے کے قریب تھا لیکن میں نے خود کو تھام لیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ آیا اس آدمی کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا نہ۔

۶۵۳۸۔ حضرت عطاء بن یسارؒ۔ عن رجلین من بنی غفار

حضرت عطاء بن یسار۔ بنوغفار کے دو آدمیوں سے ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنوغفار کے دو آدمیوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئے۔ ان سے فرمایا جیسے کہ تم ہو پھر آپ مڑے۔ کچھ دیر توقف فرمایا۔ پھر تقریباً تین آدمیوں کا کھانا چادر میں ڈال کر لائے اور فرمایا قریب آجاؤ۔ جب سے میں تم سے علیحدہ ہوا ہوں۔ میں نے تمہارے لئے خود کو تکلیف میں ڈالا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

قریش

۶۵۳۹۔ حضرت منذر ثوریؒ۔ عن نفر من قریش

حضرت منذر الثوری چند قریشیوں سے۔ ربیع بن منذر ثوری نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علیؓ اور طلحہؓ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی حضرت علی نے کہا کہ جری وہ شخص ہے جو اللہ اور رسول کو کافی سمجھے۔ پھر فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ انہیں کہا کہ قریش کے چند آدمیوں کو بلا لاؤ۔ پوچھا تم کس بات کی شہادت دو گے۔ انہوں نے کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرا نام بھی رکھ لو اور کنیت بھی مگر آج کے بعد اس کی اجازت نہ ہوگی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

بنو بلقین

۶۵۴۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیق ؓ۔ عن رجل من بلقین

حضرت عبداللہ بن شقیق۔ بنو بلقین کے ایک آدمی سے ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالواحد بن غیاث سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ وادی قری میں تھے۔ انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو انہوں نے دریافت کیا۔ مغضوب علیہم کون ہیں۔ فرمایا یہود۔ پوچھا ضالین کون ہیں فرمایا نصاریٰ۔ انہوں نے دریافت کیا مال غنیمت کس کے لئے ہے فرمایا ایک حصہ اللہ کا اور چار حصے غازیوں کے۔ انہوں نے دریافت کیا کیا کسی کا استحقاق دوسرے سے زیادہ بھی ہے۔ فرمایا نہیں ہاں اس صورت میں کہ خود کوئی بڑھ کر اٹھا لے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو کلب

۶۵۴۱۔ حضرت ثابت بن معبد ؓ

حضرت ثابت بن معبد بنو کلب کے ایک آدمی سے عبدالملک بن ثابت بن معبد نے اپنے والد سے انہوں نے بنو کلب کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں لیکن وہ بانجھ ہے۔ کیا میں اس سے شادی کر لوں فرمایا نہیں۔ انہوں نے اپنے سوال کو بار بار دہرایا مگر حضور اکرم ﷺ نے ہر دفعہ نفی میں جواب دیا تا آنکہ آخر میں فرمایا کہ ایک سیاہ فام عورت جو بچے جنے میرے نزدیک اس سے کہیں بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں کثرت کو پسند کرتا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو کنانہ

۶۵۴۲۔ حضرت اشعث بن ابوالشعثاء ؓ۔ عن رجل من کنانہ

حضرت اشعث بن ابوالشعثاء۔ بنو کنانہ کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے اشعث بن ابوالشعثاء سے انہوں نے کنانہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ذی المجاز کے بازار میں گھومتے دیکھا فرما رہے تھے۔ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو اور نجات پاؤ گے اور ابوجہل آپ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو! دیکھنا یہ شخص تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ نہ کر دے۔ یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دین کو چھوڑ دو۔ لات وعزیٰ سے اعلان بیزاری کرو لیکن رسول کریم اس کی طرف دھیان نہیں دیتے تھے۔ ابن مندہ

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۳۔ حضرت یحییٰ بن حسانؓ۔ عن رجل من کنانہ

حضرت یحییٰ بن حسانؓ۔ بنو کنانہ کے ایک آدمی سے۔ ابواسحق فزاری نے یحییٰ بن حسان سے روایت کی کہ انہوں نے بنو کنانہ کے ایک آدمی سے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی آپ دعا مانگ رہے تھے

" اللهم لاتخرني يوم القيامة و لا تحزني يوم الباس "

اور اسی روایت کو ریان بن جعد سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے ابوقر صافہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنولیث

۶۵۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباس۔ ابواحمد بن سکینہ صوفی نے ابوغالب ماوردی سے مناولتہً باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے انہوں نے موسیٰ بن ہارون بردی سے انہوں نے ہشام بن یوسف سے انہوں نے قاسم بن فیاض انباری سے انہوں نے خلاد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک شخص بکر بن لیث حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ اس نے ایک عورت سے چار دفعہ زنا کیا ہے لیکن عورت نے انکار کیا اور کہا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اسے دروغ گوئی کی وجہ سے (۸۰) کوڑے لگائے۔

بنومحارب

۶۵۴۵۔ عبدالملک مصریؓ۔ عن رجل من محارب

حضرت عبدالملک مصری بنومحارب کے ایک آدمی سے۔ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے ایک عورت پسند آگئی ہے آپ ازراہ کرم میرے لئے دعائے برکت فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ وہ آدمی واپس چلا گیا کچھ دنوں بعد پھر آیا اور اجازت طلب کی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ سیاہ فام بچے جننے والی عورت ایک خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم اس حدیث کو پیشتر ازیں بنوکلب کے ایک آدمی کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔

بنومزینہ

۶۵۴۶۔ عبدالرحمٰن بن بشرؓ۔ عن رجل من مزینہ

حضرت عبدالرحمٰن۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً محمد بن عمر بن ہارون سے انہوں نے ابوبکر ثابت کی کتاب سے عبداللہ بن حسن

النحاس کو پڑھ کر سنایا کہ محمد بن اسماعیل بصلانی نے بندار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبید سے سنا انہوں نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے انہوں نے بنومزینہ کے کئی آدمیوں سے جو صحابی تھے۔ سنا کہ بنومزینہ کا سردار قبیلہ جس کا نام ابن الابحر یا ابوابجر تھا۔ کچھ مانگنے کے لئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا میرے پاس صرف حمری رہ گیا ہے۔ باقی جو تھا میں نے اپنے اہل وعیال کو کھلا دیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنے اہل وعیال کو اپنے عمدہ مال سے کھلایئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۷۔ علقمہ بن عبداللہ المزنیؓ۔ عن رجل من مزینہ

علقمہ بن عبداللہ المزنی۔ بنومزینہ کے ایک آدمی سے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جسے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے۔ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے اور اسی طرح اپنے مہمان کا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوہجیم

۶۵۴۸۔ ابوتمیمہ بنوہجیمؓ

حضرت ابوتمیمہ بنوہجیم کے آدمی سے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے خالد الحذاءؔ سے انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے بنوہجیمہ کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ میں نے آپ کو ایک مجمع میں دیکھا جہاں آپ صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ اس محفل سے اٹھے تو آپ کے ساتھ اس مجمع سے چند آدمی ہو لئے۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا۔ علیک السلام یا رسول اللہ۔ اس پر آپ نے فرمایا تم پر بھی مردوں کا سلام ہو۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا جب تم اپنے کسی بھائی کو سلام کہو تو السلام علیک ورحمۃ اللہ کہو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے میرے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اس حدیث کو ابوغفار نے ابوتمیمہ سے انہوں نے ابوجری جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کیا۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد تھا۔

۶۵۴۹۔ والد ابی تمیمہ ہجیمیؓ

والد ابی تمیمہ ہجیمی اور اس کا بیٹا۔ وہ تابعین سے تھے۔ خالد الحذاء نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے کہ سواری کو ٹھوکر لگی میں نے کہا شیطان غرق ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کیونکہ اس سے وہ پھولنا شروع ہو جاتا ہے اور پھیلتے پھیلتے مکان سے بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اپنی قوت سے اسے پچھاڑا ہے بلکہ ایسے موقعہ پر بسم اللہ کہو۔ اس کی تاثیر سے وہ چھوٹا ہو کر مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

بنو ہلال

۶۵۵۰۔ سماک بن ولید حنفیؓ۔ عن رجل من بنی ہلال

حضرت سماک بن ولید حنفی۔ بنو ہلال کے ایک آدمی سے ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوزمیل سماک سے انہوں نے بنی ہلال کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ قبول کرنا دولت مند کو زیب نہیں دیتا اور نہ دینے والے آدمی کے ہم پلہ آدمی کو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو یربوع

۶۵۵۱۔ اشعث بن سلیمؓ۔ عن رجل من یربوع

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے' ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ لوگوں سے فرما رہے تھے۔ دینے والے کا ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ خواہ تو اپنی ماں' باپ' بھائی' بہن یا اپنے قریب تر رشتہ داروں کو دے۔ پھر ایک آدمی نے گزارش کی یارسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ بن یربوع ہیں۔ جنہوں نے فلاں قبیلے کو نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔

بنو الیمن

۶۵۵۲۔ یحییٰ بن عمارہؓ۔ عن شیخ من الیمن

حضرت یحییٰ بن عمارہ بن حزم نے بنو یمن کے ایک شیخ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دل میں کہا کہ میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ کی گفتگو سنوں گا میں آپ کی گھر میں داخل ہوا اور پانی طلب کیا۔ آپ کی ایک صاحبزادی نے اٹھ کر ایک پیالے میں مجھے پانی دیا مجھے اس سے الجنی خوشبو آئی کہ سبحان اللہ! اس سے حضور اکرم ﷺ نے پانی پیا تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا اے اللہ تو اس سے دوگنا بھلائی کر جو محمد سے بھلائی کرے۔ ابو طالب کی وفات کے بعد خدیجۃ الکبریٰ فوت ہو گئیں اور آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان حضرات کا ذکر جنہیں حضور اکرمؐ کی صرف صحبت نصیب ہوئی راویوں کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی

۶۵۵۳۔ اسد بن وداعہؓ۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

اسد بن وداعہ۔ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی اور اسد عمر رسیدہ پسندیدہ آدمی تھے۔ آپ نے خیبر کی

گرفتار شدہ عورتوں میں ایک عورت کو دیکھا جو حاملہ تھی اور بچہ جننے کے قریب تھی آپ نے دریافت کیا یہ کس کی لونڈی ہے اس آدمی نے جواب دیا یارسول اللہ یہ فلاں بن فلاں کی ہے دریافت فرمایا کیا وہ اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو قبر میں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا حالانکہ یہ اس کا نہیں ہے کیا وہ اسے غلام بنائے گا۔ اس نے اس کے کانوں اور آنکھوں کو کھلایا ہے۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۴۔ اکدر بن حمام ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

اکدر بن حمام ایک صحابی سے۔ ابو محمد قاسم بن علی بن عساکر دمشقی نے کتابۃً ابوالوفاء عبدالواحد بن احمد الشرابی سے انہوں نے ابوطاہر بن محمود سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابوالعباس بن قتیبہ سے انہوں نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سعید بن ابی ملال سے انہوں نے خدیج بن صوفی الحجری سے روایت کی کہ انہوں نے اکدر بن ہمام کو کہتے سنا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ ہم ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک نوجوان سے کہا جاؤ اور رسول اکرمؐ سے دریافت کرو کہ کونسا عمل جہاد کے ہم پلہ ہے وہ دو دفعہ حاضر خدمت ہوا اور دونوں بار آپ کا جواب تھا لا شیء اس کے بعد ہم نے مشورہ کیا کہ اگر تیسری بار بھی حضور اکرمؐ کا جواب وہی ہو تو پھر دریافت کیا جائے کہ اس کے قریب قریب کونسا عمل ہے چنانچہ حضورؐ سے وہی سوال کیا گیا آپ نے فرمایا خوش کلامی، صائم الدھر ہونا اور ہر سال حج کرنا۔ اس کا مقابلہ کوئی اور عمل نہیں کرسکتا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۵۔ حضرت ابوامامہ ؓ۔ عن رجال من الصحابہ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف۔ حضور اکرمؐ کے ایک صحابی تھے۔ ابوامامہ کا نام اسعد تھا۔ اوزاعی نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کے بعض صحابہ نے بتایا کہ آپ مساکین اور غریب مریضوں کی عیادت فرماتے اور ان کے جنازوں کے ساتھ چلتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۶۔ حضرت انس بن مالک ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

انس بن مالک حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آپ کے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے۔ تو انہیں نماز میں مصروف پایا۔

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی اور ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسی طرح عمر بن حبیب نے سلیمان سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۷۔ حضرت انس بن مالک ؓ ذکر خادم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

انس بن مالک نے جو حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے۔ یہ روایت بیان کی کہ ابوعبداللہ محمد بن سرایا بن علی وغیرہ کئی آدمیوں نے

باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی غلام تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری میں مصروف رہتا۔ ایک دفعہ وہ بیمار پڑ گیا اور آپ اس کی عیادت کو گئے اور اس کے سرہانے جا کر بیٹھ گئے اس سے فرمایا کہ اسلام قبول کرلو اس نے اپنے باپ کی طرف جو وہیں تھا۔ دیکھا اس نے کہا جو کچھ ابوالقاسم کہہ رہے ہیں۔ مان لو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ وہاں سے باہر آئے تو فرمایا اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اس کو جہنم کی آگ سے بچالیا ہے۔

۶۵۵۸۔ ایوب بن بشیرؓ۔ عن بعض الصحابہ

حضرت ایوب بن بشیر بن اکال انصاری۔ بعض صحابہ سے' ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ اس دفعہ آپ گھر سے نکلے تو سیدھے منبر پر تشریف لائے اور کلمہ شہادت پڑھا اور سب سے پہلے جو گفتگو فرمائی۔ وہ شہدائے احد کے لئے دعائے مغفرت تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے ایک کو پسند کرلے۔ اس نے آخرت کو چن لیا ابوبکر سمجھ گئے کہ حضور کا یہ اشارہ اپنی ذات کی طرف ہے۔ وہ رونے لگ گئے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ تم اپنی سہولت کے مطابق مسجد میں کھلنے والے سب دروازے۔ سوائے ابوبکر کے دروازے کے بند کردینا کیونکہ میرے اندازے کے مطابق ابوبکر سے بڑھ کر اور کوئی آدمی ایسا کشادہ دست نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۹۔ ایوب بن شرحبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

حضرت ایوب بن شرحبیل اصبحی۔ جو عمر بن عبدالعزیز کے والی مصر تھے۔ ایک صحابی سے' یزید بن ہارون نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہران سے انہوں نے ایوب بن شرجیل سے روایت کی کہ انہیں عمر بن عبدالعزیز نے لکھ بھیجا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار پر ایک دینار اور اہل ذمہ پر ہر بیس دینار پر ایک دینار وصول کرو جب ان سے اس شرط پر مصالحت ہوتی ہو کیونکہ مجھے یہ بات ایک ایسے آدمی نے بتائی ہے۔ جس نے یہ بات اس شخص سے سنی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۰۔ بسطام الکوفیؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بسلام الکوفی ایک صحابی سے' عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے عمرو بن فروخ سے انہوں نے بسطام سے انہوں نے ایک بدو سے جو ان کی مہمان داری کر رہا تھا۔ روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے دونوں طرف سلام پھیرا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۱۔ حضرت بشیر بن یسارؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بشیر بن یسار چند صحابہ سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے چند صحابہ سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کرلیا

اور وہاں کے کاروبار کو سنبھالنے سے عاجز آگئے۔ تو انہوں نے اسے پھر سے یہود کے حوالے کر دیا تا کہ وہ اسے سنبھال لیں۔ ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۲۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن بعض الصحابہ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔ ابوالیمان سے شعیب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے روایت کی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہیں بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جلدی ہی دنیا پر خسیس اور ذلیل غالب آجائیں گے اور افضل الناس وہ ہوگا جو دو شریف آدمیوں میں امن اور دوستی پیدا کرے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۳۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

ابوبکر چند صحابہ سے۔ ابوحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سمی مولی ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ کے موقعہ پر اپنے رفقا کو حکم دیا کہ وہ افطار کر دیں اور دشمنوں پر اپنی قوت اور طاقت کا اثر ڈالیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزے سے تھے۔

اور ابوبکر سے مروی ہے کہ جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی میں نے اسے بتایا کہ خود میں نے رسول کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر گرمی یا شدت پیاس سے سر پر پانی ڈالتے دیکھا پھر رسول کریم کو بتایا گیا چونکہ آپ نے روزہ رکھا ہے۔ اس لئے لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے چنانچہ جب آپ الکدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی منگا کر افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۴۔ حضرت ثابت بن سمطؓ۔ عن رجال من الصحابہ

ثابت بن سمط ایک صحابی سے' شعبہ نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس مشروب کا نام بدل دیں گے۔

اسی حدیث کو سفیان نے شیبانی سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے اور انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔

اسی طرح بلال نے یحییٰ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا ہے بقول ابن مندہ۔

نیز بلال بن یحییٰ نے اسے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابومصبح یا ابن مصبح سے انہوں نے ابن سمط سے انہوں نے عبادہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی اور انہیں بستر سے اٹھنے کی اجازت نہ دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۵۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جریر بن عبداللہ بجلی۔ ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن یوسف سے انہوں نے ابوخباب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے دیکھا کہ ایک سوار ہماری طرف چلا آ رہا ہے حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ارادہ ہمیں سے ملاقات کا ہے وہ ہمارے قریب آ کر رک گیا اور سلام کہا ہم نے سلام کا جواب دیا تو حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہاں سے آ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اپنے اہل وعیال اور اپنے خاندان سے کس سے ملنا چاہتے ہو اس نے جواب دیا رسول اللہؐ سے۔ فرمایا ان سے تو مل لئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے فرمایا خدا کی توحید اور میری رسالت کا اقرار، قیام صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ، صوم رمضان اور حج بیت اللہ۔ اس نے کہا میں ان سب کی ادائیگی کا اقرار کرتا ہوں۔

اس اثناء میں اس کی سواری کا پاؤں ایک چوہے کی بل میں پھنس گیا جس سے وہ جانور گر پڑا۔ ساتھ ہی سوار گرا اور اس کا سر پھٹ گیا اور وہ فوت ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ اس آدمی کی طرف بڑھے اور عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان نے جھپٹ کر اس آدمی کو اٹھا کر بٹھایا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ وہ آدمی فوت ہو گیا ہے آپ نے ان اصحاب سے منہ دوسری طرف موڑ لیا پھر فرمایا کیا تم میرے اعراض کی وجہ نہیں سمجھے تھے میں نے دیکھا تھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ بھوکا مرا ہے۔ بخدا یہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے **الذین امنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون**

اس کے بعد آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے قریب ہو جاؤ۔ ہم اس کی میت کو اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے۔ اسے نہلایا۔ خوشبو لگائی اور اٹھا کر قبر کے پاس لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے فرمایا اس کی قبر میں لحد بناؤ کہ لحد ہمارے لئے ہے اور کھدائی دوسروں کے لئے ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زاذان سے روایت کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جندب بن عبداللہ بجلی ایک صحابیؓ سے۔ حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے روایت کی کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے ابن زبیر سے بیعت کی ہے کہ ان کی طرف سے شامیوں سے لڑوں گا۔ اس نے کہا گویا تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس خونریزی کا فتویٰ تو نے جندب سے حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سلسلے میں اپنے بغیر کسی اور کے لیے فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ پھر تیرا جو جی چاہے۔ فتویٰ دے۔ فلاں آدمی نے مجھے رسول اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنائی کہ مقتول قاتل کے ساتھ دربار خداوندی میں حاضر ہو گا۔ اللہ پوچھے گا تو نے میرے بندے کو کیوں قتل کیا تھا وہ کہے گا فلاں کے کہنے پر۔ اللہ سے ڈر۔ تو ہی وہ آدمی نہ ہو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۷۔ حضرت حبیب بن ابی ثابتؓ۔ عن رجال من اصحاب النبیؐ

حبیب بن ابی ثابت۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ سے۔ حکیم بن جبیر نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم اپنے قبیلے کے بزرگوں کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام زین العابدین علی بن حسین کا گزر وہاں سے ہوا۔ امام اور قریش کے چند آدمیوں کے درمیان ایک عورت کے بارے میں جس سے ان میں سے کسی نے نکاح کر لیا تھا۔ جھگڑا تھا کیونکہ امام اس نکاح پر رضامند نہ تھے۔ بنو انصار کے بزرگوں نے امام سے کہا۔ کیا آپ نے کل ہمیں اس تنازعے کے بارے میں جو آپ میں اور فلاں فلاں میں پایا جاتا ہے دعوت نہیں دی تھی۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التماس کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنا گھر بار اور مال و متاع آپ کے حوالے نہ کر دیں کیونکہ آپ کے طفیل خدا نے ہمیں اپنے انعام واکرام سے نوازا ہے۔ اس پر ذیل کی آیت اتری۔

قل لا اسئلکم علیه اجرا. الا المودة فی القربی

اور ہم آپ کے مددگار ہیں ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۸۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ۔ عن رجال من الصحابہ

حسن بصری۔ اصحاب رسول سے۔ زید العمی وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے پچاس صحابہ سے یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مرد مرد کو آغوش میں لے اور چھری کو تیز نہ کرے جب بکری دیکھ رہی ہو اور آدمی اپنی بیوی سے کسی دوسرے کے سامنے مجامعت سے پرہیز کرے۔ خواہ وہ پنگھوڑے میں دودھ پیتا بچہ ہی کیوں نہ ہو اور قرآن مجید کے الفاظ کو لعاب دہن سے نہ مٹایا جائے اور اسی طرح معاوضہ لے کر قرآن پڑھانے اذان دینے اور امامت کرنے سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۹۔ حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ۔ عن رجل من الصحابہ

حسن سے ایک صحابی سے۔ یزید بن ہارون نے ہشام سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز آئی فرمایا یہ آواز فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کے بعد اس نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا فرمایا آگ سے نجات پا گیا۔ ہم اس وادی کی طرف بڑھے۔ وہاں ایک چرواہے کو دیکھا۔ جو ادائے نماز کی تیاری کر رہا تھا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۰۔ حسن ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔ حجاج نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی۔ جب پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اور تم بڑے بڑے کاموں کو حسب دستور بڑا سمجھنا چھوڑ دو گے۔

عفیر بن معدان نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ

نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۱۔ حسنؓ ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔ ہشیم نے منصور سے انہوں نے حسن بصری سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا اور اتنی دیر لگائی کہ ہمیں وہم پڑ گیا کہ کہیں سرین کی ہڈیاں علیحدہ نہ ہو جائیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۲۔ حصین بن جندب۔ عن بعض الصحابہ

حصین بن جندب ابوظبیان بعض صحابہ سے۔ بکر بن بکار نے حبیب بن حسان سے انہوں نے ابوظبیان سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا آپ کو اپنی ذات میں کسی بیماری کا خدشہ ہے آپ نے فرمایا میں تجھے ایک عجیب بات دکھاتا ہوں۔ آپ نے کھجور کے ایک خوشے کو بلایا۔ وہ اپنی شاخ سے علیحدہ ہوا اور آپ کی طرف چل پڑا۔ کبھی آپ کو سجدہ کرتا اور کبھی سر اٹھاتا۔ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ چنانچہ وہ خوشہ اپنی ٹہنی سے جا کر چمٹ گیا۔

ابن اسحٰق نے مختار بن ابوالمختار سے انہوں نے ابوظبیان سے انہوں نے اپنے رفقا سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ایک گھنگھریالے بالوں والے یہودی آدمی سے سامنا ہو گیا جب وہ حضور کے قریب آیا تو کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں جس کا جواب نبی ہی دے سکتا ہے۔ فرمایا پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہودی نے کہا یہ بتائیے کہ کس مرد سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۳۔ ابوالحکم تنوخیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوالحکم تنوخی ایک آدمی سے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا جنت ایک خزانہ ہے۔ جو تکالیف اور مشقتوں سے ڈھانپا ہوا ہے اور جہنم کو خواہشات نفسانی نے ڈھانپ رکھا ہے۔ جس نے جنت کے اوپر سے دقتوں کا پردہ اٹھا دیا۔ اس نے جنت تک رسائی حاصل کر لی اور جس نے خواہشات کا پیچھا کیا۔ وہ جہنم میں گر گیا دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۴۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیریؓ۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن حمیری ایک صحابی تھے۔ ابوالقاسم بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے عوانہ سے انہوں نے داود الاودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ میں ایک ایسے آدمی سے ملا جسے ابوہریرہ کی طرح چار سال تک آپؐ کی خدمت میں حضوری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز کے بناؤ سنگار سے اجتناب کیا جائے نیز غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا اسی طرح حکم دیا کہ مرد عورت کے بچے کھچے پانی سے اور عورت مرد کے بچے کھچے پانی سے غسل نہ کرے اور علیحدگی اختیار کریں۔

ابواحمد نے باسنادہ تا ابوداؤد سلیمان، ہناد بن السری سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابوخالد دالانی سے انہوں نے ابوالعلاء داؤد اودی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب

بلانے والے اکٹھے ہو جائیں تو اس آدمی کی دعوت کو قبول کر' جو دروازے کے قریب تر ہو اور اگر ایک آگے نکل جائے تو اس کی پیروی کر۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۵۔ حضرت حمیدؒ۔ عن اعرابی لہ صحبۃ

حمید۔ ایک بدو سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک بدو سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لوؤں تک لے گئے۔ اسی بدو سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور جوتے پہن رکھے تھے' اس کے بعد آپ نے بائیں طرف تھوکا اور پھر جوتے سے رگڑ دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا قول ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور باسنادہ سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ایک بدو سے روایت کیا اور حدیث بیان کی۔

۶۵۷۶۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے ایک صحابی سے۔ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور ﷺ سے نصیحت کا طلبگار ہوا فرمایا غصہ نہ کھایا کر۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۷۔ حضرت حنظلہ بن ابوسفیان جمحی۔ عن رجل ادرک النبیؐ

حنظلہ بن ابوسفیان جمحی ایک ایسے آدمی سے جسے حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ جو زیادہ ہیں' وہ تھوڑے ہیں۔ اس آدمی نے کہا بالضرور ہم اسے اچھے اور برگزیدہ لوگوں میں پاتے ہیں فرمایا نہیں مگر وہ جس نے ایسا ایسا کہا اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۸۔ حیی بن یومن۔ عن رجل من الصحابہ

حیی بن یومن' ابوقبیل المعافری ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی' لیث بن سعد نے ابوقبیل سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ ایک دن حضور کے ساتھ وہ باہر نکلے فرمایا میرے دائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے' جس میں اہل جنت کے' ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے مکمل نام درج ہیں۔ اسی طرح مزید فرمایا میرے بائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے' جس میں اہل جہنم کا مکمل رجسٹر ہے۔ جن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۹۔ حضرت خالد بن دریک۔ عن رجل من الصحابہ

خالد بن دریک ایک صحابی سے' ابوعمران حفص بن عمر نے اصبغ بن زید سے انہوں نے خالد بن کثیر سے انہوں نے خالد بن دریک سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ وہ جہنم کی آنکھوں میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا جہنم کی بھی آنکھیں ہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی؟ واذا

رأتهم من مكان بعيد

اسی حدیث کو حسن بن قتیبہ نے اصبغ سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۰۔ حضرت داؤد بن عمرو۔ عن ابی سلام، عمن رأی النبیؐ

حضرت داؤد بن عمرو ابوسلام ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے داؤد بن عمرو انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے پیشاب کیا پھر قرآن کریم کی کوئی آیت تلاوت کی۔ ہشیم کا قول ہے کہ آپ نے بار ہا پانی کو چھونے سے پہلے، قرآن کی آیات پڑھیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۱۔ حضرت ذکوان، ابوصالح، عن رجل من الصحابۃ

ذکوان، ابوصالح ایک صحابی سے۔ وکیع نے اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضورؐ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: افضل ترین کلام سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔ اس کو ابوحمزہ سکری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح وکیع نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضور اکرمؐ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو گئے تھے کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اتنی عبادت فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اسی حدیث کو ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نماز ادا فرمایا کرتے۔

اسی حدیث کو شعبہ اور ثوری نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۲۔ حضرت ذکوان ابوصالح۔ عن رجل من الصحابہ

ابوصالح ایک صحابی سے۔ ابواسحٰق فزاری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ایک صحابی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اسے یا تو اچھی بات کہنا چاہیے یا خاموش رہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ بقول ابن اثیر دونوں راوی ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسناد ایک ہی ہے۔

۶۵۸۳۔ حضرت راشد بن سعد المقرائی۔ عن رجل لہ صحبۃ

راشد بن سعد المقرائی۔ ایک صحابی سے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی اجازۃً ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد بن اسدی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علاء سے انہوں نے ابومحمد بن ابونصر سے انہوں نے ابوالحسن بن حذلم سے انہوں نے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے راشد بن

سعد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ سوائے شہداء کے باقی مسمانوں کا قبر میں کیا حال ہوگا۔ فرمایا تلوار کی چمک سے ان کے سروں سے اس فتنے کو ٹالا جاسکتا ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۴۔ حضرت ربعیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ربعی ایک صحابیؓ سے۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس مہینے (شعبان) سے آگے نہ بڑھو۔ جب تک کہ تم اگلے مہینے کا چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کرلو اور پھر روزے رکھو جب تک نیا چاند نہ نظر آئے یا گنتی نہ پوری ہوجائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۵۔ حضرت رفیع ابوالعالیہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

رفیع ابوالعالیہ ایک صحابیؓ سے۔ ابوخلدہ بن دینار نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ روایت کی اور کہا کہ میں نے آپ سے تمہارے لئے یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ جب حضور اکرمؐ نماز ادا کرچکتے۔ تو آپ اس وقت تک مسجد سے نہ نکلتے جب تک دوسری نماز کا وقت نہ آجاتا۔ پھر آپ مسجد کے درمیان سادہ سا وضو فرماتے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعاویہ، عبدہ اور یحییٰ بن سعید اموی سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اس شخص سے جس نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپ نے فرمایا نماز کے ہر رکن کو رکوع ہو یا سجدہ اس کا حق دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۶۔ حضرت زاذان۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

زاذان۔ بعض صحابہ سے حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جس نے مرتے وقت کلمہ توحید پڑھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۷۔ حضرت زہیر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

زہیر بن عبداللہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ازہر بن قاسم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے ابوعمران جونی سے روایت کی کہ فارس میں زہیر بن عبداللہ نامی ہمارا ایک امیر تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی جو شخص بالاخانے پر یا گھر کی چھت پر ننگا سوتا ہے اور اس پر کوئی کپڑا نہیں جو اس کے پاؤں کو ڈھانپے۔ میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۸۔ حضرت زید بن اسلمؓ۔ عن رجل من الصحابہ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے حدیث روایت کی۔ وہ حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے۔ آپ ایک قبر پر جس

میں ایک آدمی دفن کیا جارہا تھا۔ بیٹھے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے۔ اے اللہ میں اس آدمی سے راضی ہوں۔ تو بھی اس سے راضی ہو۔ میں نے دریافت کیا کون فوت ہوا ہے۔ جواب ملا عبداللہ ذوالبجادین۔ اسی حدیث کو یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا اور ذوالبجادین کی موت کا ذکر کیا اور اس کے آخر میں کہا کہ حضور اکرمؐ نے دعا فرمائی اے اللہ میں اس سے راضی ہوں۔ تو بھی اسے اپنی رضامندی سے نواز۔ ابن مسعود نے اس موقعہ پر خواہش کی تھی۔ کاش اس قبر میں دفن ہونے کا اعزاز مجھے ملتا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۹۔ حضرت زید بن اسلمؓ۔ عن رجل عن بعض اصحاب النبیؐ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤ سجستانی سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جسے تے ہوگئی۔ احتلام ہوگیا یا جس نے فصد کھلوائی وہ افطار نہ کرے۔

۶۵۹۰۔ حضرت زید بن حواری۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

زید بن حواری عمی۔ صحابی کی ایک جماعت سے۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم چالیس ایسے شیوخ سے ملے جنہوں نے ہمیں حضور اکرم ﷺ کی زبانی حدیثیں سنائیں آپ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کا احترام کیا اور انہیں اچھا جانا۔ اور ان کے لیے استغفار کیا وہ روز محشر جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۱۔ حضرت سالم بن ابوالجعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سالم بن ابوالجعد۔ ایک صحابی سے۔ ہمام نے عطا بن سائب سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا۔ السلام علیک یا غلام نبی عبدالمطلب! حضور اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کا قاصد اور ان کی طرف سے وفد بن کر آیا ہوں۔ میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنے آیا ہوں اور میرا تعلق بنوجشم سے ہے جو آپ کے ننھال ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو کس نے پیدا کیا۔ آپ سے پہلے کون تھا اور کیا وہ اب بھی ہے آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اس نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں۔ کیا اس خدا ہی نے آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا: ''ہاں''۔

اس حدیث کو محمد بن فضیل نے عطا سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابن مسیب نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے کھجور کی شاخ میرے ہاتھ پر ماری اور فرمایا کہ اسے پھینک دو چنانچہ میں نے پھینک دی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۲۔ حضرت سعد بن مسعودؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سعد بن مسعود ایک صحابی سے۔ بکر بن مضر نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے انہوں نے ایک صحابی سے

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ فرمایا بخدا اس وقت میری امت کا کیا حشر ہوگا جب مرد اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور عورتیں ناز وادا کی نمائش کریں گے اور اسی طرح جب میری امت دو حصوں میں بٹ جائے گی۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں اپنا سینہ تان کر کھڑا ہوگا اور دوسرا حصہ غیر اللہ کا کارگزار ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۳۔ حضرت سعید ابوالبختریؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید ابوالبختری ایک صحابی سے۔ شعبہ بن عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا لوگ اس وقت تک تباہ نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنے آپ سے معذرت خواہ ہوتے رہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۴۔ حضرت سعید بن میبؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید بن میب ایک صحابی سے۔ عبید بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن میب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں صحابہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی اور نجاشی کے لئے چار تکبیریں نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس حدیث کو اصحاب سیر نے۔ سعید بن میب سے بواسطہ ابوہریرہ روایت کیا ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۵۔ حضرت سعید بن میب۔ عن ثلاثین رجلا من الصحابہ

سعید بن میب۔ تیس عدد صحابہ سے' ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے۔

انہوں نے سعید بن میب سے (انہوں نے حضورؐ کے تیس عدد صحابہ سے) یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا۔ یہ حکم باقی ماندہ حصے پر بھی لاگو ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۶۔ حضرت سلام بن عمروؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سلام بن عمرو ایک صحابی سے۔ ابوعوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کتا نجس ہے۔ سوائے اس کتے کے جو بکریوں کی رکھوالی کے لئے ہو۔ اس میں نہ تو کوئی عزت ہے اور نہ فائدہ۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں سے حسن سلوک سے پیش آ ؤ یا فرمایا کہ ان سے بھلائی کرو اگر تمہیں کوئی تکلیف پیش آئے تو ان سے مدد مانگو اور اگر انہیں کوئی دقت پیش آئے تو ان کی امداد کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہذیل کی دو عورتوں کے جھگڑے میں کہ ایک نے دوسری پر تیراندازی کی تھی۔ فیصلہ فرمایا تھا۔

اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا' ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابومالک اشجعی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا۔ روایت کیا کہ انہوں نے آپؐ کو ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جو دونوں طرف مختلف رنگ کا تھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۸۔ حضرت سلیمان بن یسارؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سلیمان بن یسار۔ ایک صحابی سے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے کسی صحابی سے سنا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میرا یہ منبر جنت کے ایک حوض کے کنارے پر نصب ہے اور اسی طرح میرے حجرے اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا ایک باغ ہے۔

۶۵۹۹۔ حضرت سوید بن غفلہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سوید بن غفلہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہلال بن خباب سے انہوں نے میسرہ ابوصالح سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صدقات جمع کرنے والا آیا۔ کہنے لگا میری ذمہ داری یہ ہے کہ نہ تو دودھ دینے والے جانور کو پکڑوں گا اور نہ ملے ہوئے جانوروں میں تفریق کروں گا اور نہ بچھڑے ہوئے جانوروں کو جمع کروں گا اتنے میں ایک آدمی بڑے کوہان والی اونٹنی لئے آیا۔ محصل کو کہا کہ یہ لے لو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۰۔ حضرت شبیب بن ابی روحؒ۔ عن رجل من الصحابہ

شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے۔ وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے شبیب بن ابی روح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک دن حضور ارکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۃ روم تلاوت فرمائی اور درمیان میں آپ بھول گئے بعد از ختم نماز آپ نے فرمایا بعض لوگ کیسے عجیب ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں مگر بغیر طہارت کے جس سے ہماری نماز میں خرابی واقع ہو جاتی ہے کوئی آدمی بغیر از طہارت نماز میں شریک نہ ہو۔ یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۱۔ حضرت شداد بن ہادؓ ایک بدو سے

شداد بن ہاد ایک بدو سے۔ جو حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوا۔ یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے شداد بن ہاد سے روایت کی کہ ایک بدو آپ کی خدمت میں آیا اور ایمان لے آیا پھر پوچھا کیا میں ہجرت کروں آپ نے اجازت دے دی اور ایک صحابی کو اس کے بارے میں ضروری ہدایات دیں۔ جب کبھی لڑائی ہوتی۔ تو حضور اکرم ﷺ مال غنیمت سے اسے حصہ دیتے اور اس کے ساتھیوں کو بھی اتنا حصہ عنایت فرماتے اور وہ اعرابی ان کی سواریوں کو چرایا کرتا۔ جب صحابہ نے اس کا حصہ اسے پیش کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کیا ہے صحابہ نے اسے بتایا تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ۔ میں نے اسلام اس لئے قبول نہیں کیا کہ مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ ملے گا بلکہ میں نے آپؐ کی پیروی اس لئے اختیار کی تھی تاکہ دشمن کا تیر میرے حلق میں لگے میں مرجاؤں اور سیدھا جنت میں جاؤں فرمایا اگر تیرا ارادہ سچا ہے تو خدا ایسی صورت پیدا کر دے گا۔

کچھ دنوں کے بعد مسلمان کو کفار کے خلاف ایک مہم پیش آئی اور صحابہ اسے اٹھا کر حضور کے سامنے لائے اسے وہیں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی آدمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ وہی ہے فرمایا چونکہ وہ اپنے ارادے میں بے ریا تھا۔ یعنی سچا تھا اس لئے خدا نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ آپ نے اس کی تکفین فرمائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کا کفن پہنایا گیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے جس نے تیری راہ میں ہجرت کی اور لڑ کر شہید ہوا۔ میں اس کا گواہ ہوں۔

۶۶۰۲۔ حضرت شرحبیل شفعہ رحبیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

شرحبیل بن شفعہ رحبی۔ ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوالمغیرہ سے انہوں نے جریر بن عثمان سے انہوں نے شرحبیل بن شفعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن بچوں کو حکم ملے گا۔ کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ وہ گزارش کریں گے۔ یا اللہ! ہم اپنے والدین کے بغیر کیسے جائیں اس پر اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔ جاؤ اپنے والدین کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

اسے حسن اشنب نے جریر سے انہوں نے شرحبیل سے انہوں نے عتبہ بن عبدالسلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۳۔ حضرت شریح نے ایک صحابیؓ سے

شریح نے ایک صحابی سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ طباع سے انہوں نے جریر بن جازم سے انہوں نے واصل الاحدب سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے شریح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے اگر تو میری طرف آنے کے لئے اٹھے

گا۔ تو میں تیری طرف آنے کے لئے چلوں گا اور اگر تو چلے گا تو میں دوڑوں گا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۴۔ حضرت صدی بن عجلان عن رجل من الصحابہ

صدی بن عجلان ابوامامہ باہلی ایک صحابی سے۔ القاسم نے ابوامامہ سے انہوں نے ایک ایسے شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ جب آپ یوم الترویہ کو منیٰ کی طرف جارہے تھے اور آپ کی سواری کے ایک طرف بلال چل رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جس پر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گرمی سے بچانے کے لئے ایک کپڑا تان رکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۵۔ حضرت طاؤس ایک صحابیؓ سے

طاؤس ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے روح اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف عبادت ہے اس لئے دوران طواف میں زیادہ باتیں نہ کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۶۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ۔ عن رجل قدم علی النبیؐ

طلحہ بن عبیداللہ ایک آدمی سے جو حضور اکرم ﷺ کی ملاقات کو آیا۔ ابوجعفر المبارک بن مبارک بن احمد بن زریق الحداد امام الجامع بواسط نے ابوالسعادات المبارک بن حسین بن عبدالوہاب بن یعقوبا المقری سے انہوں نے ابوالفتح نصر بن حسن بن قاسم الشاشی سمرقندی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن منصور بن خلف المغربی سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زکریا سے انہوں نے ابوعلی اعرابی سے انہوں نے محمد بن صباح زعفرانی سے انہوں نے عبداللہ بن نافع زبیری سے' انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے' انہوں نے مالک سے انہوں نے مغربی سے انہوں نے ابوعلی رودبازی سے انہوں نے ابوبکر بن داستہ سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے ان سب نے امام مالک سے انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا کہ اہل نجد کا ایک آدمی جس کے سر کے بال غبار آلود تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی آواز سنی تو جاتی تھی لیکن کچھ پلے نہیں پڑتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے قریب ہو کر اس نے اسلام کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے دریافت کیا۔ کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو اپنی مرضی سے کچھ اور پڑھنا چاہے۔ فرمایا رمضان کے مہینے بھر کے روزے۔ اس نے پوچھا بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تیری مرضی ہو تو۔ فرمایا ادائے زکوٰۃ۔ اس نے پوچھا۔ بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی۔ فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو خوشی سے کچھ اور دینا چاہے۔ تو اس کے بعد وہ آدمی مڑا۔ اور یہ کہہ کر چل دیا۔ بخدا میں اس میں کوئی کمی وبیشی نہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ آدمی سچ کہہ رہا ہے۔ تو نجات پا گیا۔

امام شافعی نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۶۶۰۷۔ حضرت طلق بن حبیب ایک صحابیؓ سے

طلق بن حبیب ایک صحابی سے۔سفیان نے منصور سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جو خوش حالی کی تلاش میں تھا۔وہ شام سے مدینہ آیا۔وہاں اس نے ایک شیخ کے پہلو میں نماز ادا کی۔شیخ نے دریافت کیا کیسے آئے ہو۔اس نے کہا خوشحالی کی تلاش میں شیخ نے اسے حضور اکرم ﷺ کی ایک دعا بتائی۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۸۔ حضرت عباد بن عبد الصمد۔عن راعی رسول اللہؐ

عباد بن عبد الصمد رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے۔چرواہے کا نام حریث ابوسلمٰی بتایا گیا ہے۔ابوموسیٰ نے کتابۃً قاضی ابوبکر انصاری سے انہوں نے علی بن ابراہیم باقلانی سے انہوں نے ابوبکر محمد بن اسماعیل سے انہوں نے بغوی سے انہوں نے کامل بن طلحہ سے انہوں نے ابومعمر عباد بن عبد الصمد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے روایت کی آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ وہ شہادتیں کا قائل ہو۔قیامت کے دن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور حساب کتاب کو مانتا ہو۔وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ہم نے دریافت کیا۔کیا تو نے آپؐ سے سنا؟ اس نے کہا۔ہاں۔ایک، دو، تین، چار بار نہیں بلکہ بارہا۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۹۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی۔عن رجل من الصحابہ

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی ایک صحابی سے۔عبد اللہ بن مبارک نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم کبھی کبھی موچھیں کٹوایا کریں اور سر میں روزانہ تیل لگانے اور بالوں کو کھلا چھوڑ دینے سے منع فرمایا۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۰۔ حضرت عبد اللہ بن حارث۔عن رجل من الصحابہ

عبد اللہ بن حارث ایک صحابی سے شعبہ نے عبد الحمید صاحب الزیادی سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم رمضان میں سحری ضرور کیا کرو۔ایک گھونٹ پانی ہی سے کیوں نہ ہو۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن حبیب ابوعبد الرحمٰن سلمی۔عن رجل من الصحابہ

عبد اللہ بن حبیب ابوعبد الرحمٰن سلمی ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔عطاء بن سائب نے ابوعبد الرحمٰن السلمی سے جن کا نام عبد اللہ بن حبیب تھا۔انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔آپ نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں جب تک بیٹھا رہتا ہے۔وہ مصروف عبادت سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔اے اللہ تو اس شخص کو معاف کر دے اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے اسی طرح عطاء سے روایت کیا ہے اور اسی طرح جریر نے عطاء سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۲۔ حضرت عبداللہ بن زید ابوقلابہ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن زید ابوقلابہ رقاشی ایک صحابہ سے۔ شعبہ نے خالد الحذاً سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فیومئذ لا یعذب عذابہ احد پڑھتے سنا عاصم الاحول نے جوان کے پاس تھے کہا کہ میں نے حسن کو اسی طرح پڑھتے سنا خالد الحذاً کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو اسی طرح پڑھتے سنا۔

اسے عبداللہ بن موسیٰ نے سلیمان خوزی سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن سعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن سعد ایک صحابی سے۔ یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوعمر عثمان بن سعید جو خباز تھے یعنی روٹیاں پکاتے تھے سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ رازی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کی کہ انہوں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ اس نے سیاہ ریشم کی پگڑی باندھی ہوئی۔ کہتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے یہ پگڑی عطا کی ہے۔

۶۶۱۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن شقیق ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے خالد الحذاً سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا جب آدم ابھی بن رہے تھے۔ روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن عبید بن عمیر ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو سویا ہوا پایا۔ جب آپ جاگے تو بغیر تجدید وضو نماز پڑھ لی۔ ان سے ایک اور حدیث بھی دربارہ فضیلت لا الٰہ الا اللہ مروی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ ذکر المقعدین وابنہما

عبداللہ بن عمر دو معذور میاں بیوی اور ان کے بیٹے کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے کتابۃً محمد بن عمر بن ہارون سے

انہوں نے ابوبکر بن ثابت کی کتاب سے انہوں نے محمد بن رامین استر آباذی سے املاءً انہوں نے ابوبکر اسماعیلی سے انہوں نے عیاش بن محمد جوہری سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ مکہ میں دو معذور میاں بیوی تھے اور ان کا ایک بیٹا تھا۔ جنہیں وہ صبح اٹھا کر مسجد میں لاتا اور دن بھر ان کی خدمت میں مصروف رہتا اور جب شام ہوتی تو وہ انہیں اٹھا کر گھر لے جاتا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ نظر نہ آیا۔ تو حضور اکرمؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ نے عرض کیا۔ وہ فوت ہوگیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر اپنے بعد کوئی شخص اپنا وارث چھوڑنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا وارث چھوڑ کر جائے جیسا کہ وہ لڑکا تھا اس کے بعد بھی حضور اکرمؐ اکثر اس لڑکے کو انہی الفاظ سے یاد فرمایا کرتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ:

یہ حدیث اس لیے غلط ہے کہ مکہ میں سوائے بیت اللہ کے اور کوئی مسجد نہ تھی اور بیت اللہ میں آپ کا داخلہ بند تھا۔ حیرت ہے ابن کثیر کو کیوں خیال نہ آیا۔

۶۶۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمیر۔ عن روح بنت ابی الھب

عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ۔ ابولہب کی لڑکی کے خاوند سے، فضل بن دکین نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے معبد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ سے انہوں نے ابولہب کی بیٹی سے روایت کی کہ میں اپنے گھر میں تھی کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا گھر میں کوئی بچہ یا بڑھیا نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۸۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن کعب بن مالک ایک صحابی سے، ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے گروہ مہاجرین (حضور ﷺ نے اس دن سر پر پٹی باندھ رکھی تھی) میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری نفری بڑھنا شروع ہوگئی ہے اور انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اپنے ہاں پناہ دی پس تمہیں چاہیے کہ ان کے شرفا کی عزت کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۹۔ حضرت عبداللہ بن محیریز۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن محیریز الجمحی ایک صحابی سے، ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ اسی حدیث کو سعد بن اوس نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے ثابت بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے اسی طرح روایت کیا اور لیث بن ابوسلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے شرحبیل بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن ابی ہذیل ایک صحابی سے۔ فطر بن خلیفہ نے عبداللہ بن ابو ہذیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک وقت ہم پر ایسا بھی گزرا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بوقت رفع حاجت ہمارے پیٹ سے اونٹ کی میگنیاں نکلتی تھیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۱۔ حضرت عبدالجبار خولانی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالجبار خولانی ایک صحابی سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عوام سے عبدالجبار خولانی سے روایت کیا کہ ہماری محفل میں ایک صحابی تشریف لائے اور کعب ہمیں کہانی سنا رہا تھا پوچھا کون ہے حاضرین نے کہا کعب ہے جو ہمیں کہانی سنا رہا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کہانی یا تو امیر سنائے یا ماموریا حیلہ ساز۔ پس جب یہ روایت کعبؓ تک پہنچ گئی تو اس کے بعد کعب نے افسانہ گوئی بند کر دی تھی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بیلمانی ایک صحابی سے۔ سفیان نے محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لی۔ اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ۔ عن رجل خدم النبیؐ

عبدالرحمٰن بن جبیر ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے سعید بن ابو ایوب سے انہوں نے بکر بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی آٹھ سال خدمت کی اس نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا جب کھانا پیش کیا جائے تو آدمی بسم اللہ پڑھے اور جب کھانے سے فراغت پا چکے تو یہ دعا پڑھے:

اللھم اطعمت واسقیت و اغنیت واقنیت و ھدیت فلک الحمد علی ما اعطیت

ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب۔ عن رجال لہم صحبۃ

عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب ایسے لوگوں سے جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے حسین بن حارث جدلی سے

روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ایک ایسے دن کے بارے میں خطاب کیا جب رمضان کے بارے میں شک پڑ جائے۔ انہوں نے کہا غور سے سنو میں حضور اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے ان سے دریافت کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور چاند دیکھو تو افطار کر لو اور اگر شک میں پڑ جاؤ تو تیس روزے پورے کر لو۔ اگر دو مسلمان گواہ گواہی دیں تو پس روزہ رکھو یا افطار کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰن صنابحی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن صنابحی ایک صحابی سے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن صنابحی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مشکل اور دقیق مسائل میں غلو سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی ایک ایسے آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی' سفیان نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حضرمی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایسے آئیں گے جو مزدور کو اس کی اجرت اس طرح ادا کریں گے جس طرح اس امت کے پہلے لوگ ادا کیا کرتے تھے۔ اور برے اعمال کو برا سمجھیں گے اور اہل فتنے کو قتل کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعوف۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابوعوف جرشی ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے ابن ابی عوف سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن فجر کی نماز اتنے اندھیرے میں ادا فرمائی کہ اگر کوڑا زمین پر پھینکا جاتا۔ تو دکھائی نہ دیتا۔ دوسرے دن جب نماز پڑھائی تو اتنی روشنی تھی کہ سورج ابھرنے والا تھا فرمایا نماز فجر کا وقت ان دو انتہاؤں کے درمیان ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینۃ الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے روزے دار کو فصد سے منع فرمایا اور اسی طرح وصال سے (یعنی چوبیس گھنٹے کا روزے) سے منع فرمایا لیکن اپنے اصحاب پر شفقت اور مہربانی کے لئے ایسا کیا۔ اسے حرام نہیں فرمایا صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ آپؐ تو ایسا کرتے ہیں فرمایا میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جلب (بیچنے کے لئے سامان دیہات میں لے جانا) اور بیع حاضر ایک بادیہ نشین کے لئے سازگار نہیں مجھے والد نے بیان کیا انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے باسنادہ مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غورہ تمر، تمر منقی اور تمر سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی سے۔ شریک وغیرہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے با آواز بلند کہا کیا تم میں اویس قرنی موجود ہیں ہم نے جواب دیا۔ ہاں موجود ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہوں اس نے کہا کہ اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اویس بوجہ وصف احسان وحسن سلوک خیر التابعین ہے۔ اس پر وہ حضرت علی کے ساتھ اندر داخل ہوئے

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

یہ سب تراجم عبدالرحمان نے ایک صحابی سے بیان کئے ہیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ایک ہی صحابی ہے یا صحابیوں کی ایک جماعت ہے جن سے ابن ابی لیلیٰ یہ تمام تراجم روایت کئے ہیں۔ لیکن (ابن اثیر کہتے ہیں) ہم نے یہ سب تراجم اس لئے لکھ دیئے ہیں کہ باقی اہل علم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمیؒ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی ایک صحابی سے ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے حمید الاعرج سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے لوگوں کو منیٰ میں ایک خطبہ دیا اور مہاجرین کو بیت اللہ کے دائیں طرف اور انصار کو بائیں طرف جگہ دی اور باقی لوگوں کو ان کے اردگرد جگہ دی اور پھر انہیں مناسک حج کی تعلیم دی، اور اہل منیٰ کے کان اس طرح کھلے ہوئے تھے کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پوری طرح سن رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے رمی جمار کے بارے میں فرمایا کہ اس مقصد کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکر چنے جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۲۔ حضرت عبدالواحد بن عبداللہ قرشی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالواحد بن عبداللہ قرشی ایک صحابی سے۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد قرشی سے روایت کی کہ جب حضرت امام حسین کا سر یزید کے پاس لایا گیا تو اس بدبخت نے ایک چھڑی سے آپ کے ہونٹوں کو جگہ سے ہٹایا، تو امامؓ کے دانت نمودار ہوئے جو برف سے بھی زیادہ سفید تھے اور شعر پڑھا۔

يفلقن هاما من رجال اعزة علينا وهم كانوا اعق واظلما

"ان بدبختوں معزز لوگوں کی کھوپڑیاں پھوڑ دیں اور انہوں نے ہم پر بڑا ظلم اور زیادتی کی۔"

اس موقعہ پر ایک شخص نے اس بدبخت سے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو امامؓ کے ہونٹوں سے ہٹالے میں نے بارہا حضور کو دیکھا کہ وہ ان ہونٹوں کو چوم رہے تھے۔ اس پر یزید نے چیں بہ چیں ہو کر غصے میں چھڑی ہٹالی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۳۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود۔ عن رجل من الصحابہ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ ایک صحابی سے۔ حضور اکرم ﷺ جب مصروف نماز ہو تو اپنی آنکھیں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ مبادا بصارت ضائع کر بیٹھو یا مبادا تمہاری آنکھیں چندھیا جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۴۔ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار۔ عن رجلین اتیا النبیؐ

عبید اللہ بن عدی بن خیار۔ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے دو آدمیوں سے جو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے سنا کہ آپ صدقہ تقسیم فرمارہے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی آدمیوں سے بچتے نکلتے حضور اکرم ﷺ تک جا پہنچے۔ آپ نے اپنی نظریں اوپر اٹھائی اور پھر نیچے کرلیں دیکھا کہ دو ہٹے کٹے آدمی کھڑے ہیں فرمایا ان صدقات میں دولت مند کا اور ایسے آدمی کا جو کما سکتا ہو کوئی حصہ نہیں ہے۔

اور شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی اور امام میں بھی دو رجحان (فطرت) ہوتے ہیں ایک وہ جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا وہ جو اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے جو شخص اس کے شر سے بچ گیا وہ بچ گیا اور اس نے برے جذبے پر غلبہ پالیا۔ دونوں نے حدیث صدقہ کا ذکر کیا ہے لیکن حدیث بطانہ کا ذکر صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔ احتمال ہے کہ یہ دو ترجے ہیں کیونکہ حدیث صدقہ میں دو آدمیوں کا ذکر ہے اور حدیث بطانہ میں ایک کا۔ واللہ اعلم۔

۶۶۳۵۔ حضرت عبید بن عمیرؓ۔ عن الثقة من الصحابہ

عبید بن عمیر چند ثقہ صحابہ سے۔ احمد بن حفص نے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء بن ابوریاح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے چند ثقہ صحابہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف وخسوف میں چھ رکعت اور چار سجدے ادا کئے۔ اسی حدیث کو احمد بن معاویہ نے حسین بن حفص سے انہوں نے ابن طہمان سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز کسوف ادا کی اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید سے انہوں نے سیدہ عائشہؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعت اور چار سجدے نماز کسوف میں ادا کئے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۶۔ حضرت عثمان بن عبید اللہؓ۔ عن رجال من الصحابہ

عثمان بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے کئی صحابہ سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ کی نظروں میں دنیا کی اتنی قدر ومنزلت بھی ہوتی جتنی کہ مچھر کے پر کی ہے تو کافر اور مشرک کو کچھ بھی نہ ملتا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۷۔ حضرت عرفجہ سلمی ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عرفجہ سلمی ایک صحابی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سلمی سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے گھر میں تھے' انہوں نے ایک حدیث بیان کرنا چاہی اتفاقاً وہاں ایک صحابی بھی موجود تھے' جوان سے بہتر انداز میں حدیث بیان کر سکتے تھے چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے اور ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالبان خیر آ ؤ اور اے طالبان شر رک جاؤ۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۸۔ حضرت عسعس بن سلامہ ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عسعس بن سلامہ ایک صحابی سے۔ ابو اسحٰق فزاری نے ابان سے انہوں نے سعید بن ابوالحسن سے انہوں نے عسعس بن سلامہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز جنازہ چالیس آدمیوں نے پڑھی اور سب نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی اسے نجات مل گئی اور جس کے بارے میں دس آدمیوں نے شہادت دی۔ ان کی شہادت تسلیم کر لی جائے گی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے

۶۶۳۹۔ حضرت عطاء بن ابو رباح ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عطاء بن ابو رباح ایک صحابی سے۔ ابن مبارک نے مصعب بن ثابت سے انہوں نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے عطاء بن ابو رباح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ حسب معمول مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا کیا آپ ہنس رہے ہیں؟ کیا میں تمہیں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ہنس رہے ہیں! اور پھر حدیث بیان فرمائی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۰۔ حضرت عطاء بن یزید لیثی ؓ۔ عن بعض الصحابہ

عطاء بن یزید لیثی بعض صحابہ سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے صالح بن ابوالاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! افضل آدمی کون ہے' فرمایا وہ مومن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا اس کے بعد کس کا درجہ ہوگا فرمایا۔ وہ مومن جو کسی گھاٹی میں ہے اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اس کے شر سے بچاتا ہے۔

ابن عجلان نے سہیل سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی حضور نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھا اور بعض میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک پڑھا اسے معاف کر دیا گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۱۔ حضرت علی بن ربیعہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن ربیعہ ایک صحابی سے۔ عبدالعزیز بن رفیع نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور پھر صحابہ کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف میں کھڑے نمازیوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۲۔ حضرت علی بن علی بن سائبؒ عن اخیہ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن علی بن سائب نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے علی بن علی بن سائب سے انہوں نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کی دبر یعنی پاخانہ کی جگہ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۳۔ حضرت عمر بن ثابت انصاریؒ۔ عن بعض الصحابہ

عمر بن ثابت انصاری ایک صحابی سے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے عمر بن ثابت انصاری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا اللہ انہیں دجال کے فتنے سے بچائے۔ تم میں سے ہر شخص اللہ کو مرنے کے بعد ہی دیکھ سکے گا جبکہ اس دجال کی آنکھوں کے درمیان میں کافر کا لفظ صاف طور پر لکھا ہوگا اور جو آدمی بھی اس کے اعمال سے نفرت کرے گا وہ اس لفظ کافر کو پڑھ سکے گا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ۔ عن عدۃ من الصحابہ

عمر بن العزیز چند صحابہ سے۔ عیسیٰ بن عبداللہ نے ان کی حدیث کو محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب سے انہوں نے یزید بن عمر بن مورق سے روایت کیا وہ کہتے ہیں' میں شام میں تھا اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیز لوگوں کو عطیات دے رہے تھے۔ میں بھی حاضر ہوا تو دریافت کیا کہ کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا قریش سے اور بنو ہاشم سے پھر دریافت کیا' بنو ہاشم کی کس شاخ سے میں نے کہا علی بن ابوطالب کا مولی ہوں خلیفہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں بھی علی بن ابوطالب کا مولی ہوں پھر وہ کہنے لگا میں نے چند صحابہ سے سنا حضور ﷺ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اس کے بعد وہ اپنے مزاحم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے فلاں تم اس طرح کے لوگوں کو کتنی کتنی رقم دیتے ہو۔ اس نے کہا سو یا دو سو درہم۔ خلیفہ نے کہا ان صاحب کو ساٹھ دینار دینا۔ کیوں کہ یہ حضرت علی کے قرابت دار ہیں۔ پھر کہنے لگے۔ تیرا حق تیرے شہر میں اسی طرح تجھے پہنچتا رہے گا جیسا کہ تیری طرح کے اور لوگوں کو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۵۔ حضرت عمر بن نھلہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عمر بن نھلہ ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ کا حق بوجہ قرب کے سب پر فائق ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۶۔ حضرت عمرو بن اوسؓ۔ عن رجل حدثہ عن مؤذن رسول اللہؐ

عمرو بن اوس، حضور اکرمؐ کے موذن سے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے اس آدمی سے جس نے رسول اللہؐ کے موذن سے حدیث روایت کی کہ ایک موقعہ پر بارش ہوگئی۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرادی کہ اپنی اپنی اقامت گاہ پر نماز ادا کرلو (رحل کا لفظ آیا ہے جس کے معنی پالان بھی ہیں) دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۷۔ حضرت عمرو بن شرحبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عمرو بن شرحبیل ایک صحابی سے۔ یعیش بن صدقہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن منصور اور عمرو بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایمان، عمار کے جوڑوں میں رس بس گیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۸۔ حضرت عوف بن مالک ابوالاحوصؓ۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

عوف بن مالک ابوالاحوص۔ سفیان نے عمرو بن ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے حضور ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ حضورؐ کی قرأت کا اندازہ ہم آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے لگایا کرتے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۹۔ حضرت عیاض بن مرثدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عیاض بن مرثد۔ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عیاض بن مرثد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل ایسا ہے جو مجھے بہشت میں لے جائے گا۔ پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہیں، اس نے جواب نفی میں دیا تو آپ نے فرمایا لوگوں کو پانی پلایا کر، اس نے گزارش کی۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے۔ جب وہ موجود ہوں تو پانی ان کے ہاتھوں میں دے اور جب وہ موجود نہ ہوں تو اٹھا کر ان کے پاس لے جا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۰۔ حضرت قاسم بن مخیمرہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

قاسم بن مخیمرہ ایک صحابہ سے۔ اوزاعی نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر نماز جمعہ پڑھائی اور سورج آپ کے دائیں ابرو پر چمک رہا تھا۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن سیاف سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا۔ اسے بہشت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۱۔ حضرت ابوقتادہ وابوالدھماءؓ۔عن رجل من الصحابہ

ابوقتادہ ابوالدھماء ایک صحابی سے۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے بہزاور عفان سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوقتادہ اور ابوالدھماء سے روایت کی کہ وہ دونوں کثرت سے حج ادا کیا کرتے تھے۔ایک موقعہ پر ایک بادہ نشین سے ملے۔وہ کہنے لگا کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا جب بھی تو کوئی چیز اللہ کے نام پر دے گا۔وہ تجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا کردے گا۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۲۔ حضرت قزعہ بن یحییٰؓ۔عن رجل من الصحابہ

قزعہ بن یحییٰ ایک صحابی سے۔اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے قزعہ بن یحییٰ سے روایت کی کہ بصرے میں ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوگئی۔جب انہوں نے روانگی کا ارادہ کیا۔تو اہل بصرہ کے کچھ لوگوں نے جن میں میں بھی شامل تھا۔بغرض مشایعت ان کا ساتھ دیا۔لوگ واپس ہوتے گئے اور آخر کار صرف میں رہ گیا۔میں نے ان سے درخواست کی کہ ازراہ کرم مجھے حضور اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے۔انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ خدائی تحویل میں آجاتا ہے۔اس لئے اسے محتاط ہوجانا چاہیے۔شاید جناب باری اس سے کچھ طلب کریں۔ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۳۔ حضرت قیس بن ابی حازمؓ۔عن رجل من الصحابہ

قیس بن ابی حازم نے ایک صحابی رسول کریم ﷺ سے سنا۔بیان بن بشر نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ایک صحابی سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص دنیا میں نرمی برتتا ہے۔آخرت میں یہ اس کو فائدہ دے گی۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۴۔ حضرت کردوس ایک صحابیؓ سے

کردوس ایک صحابی سے۔شعبہ نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اہل کوفہ کا مشہور قصہ گو تھا روایت کی کہ اس نے ایک بدری سے سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قصہ گوؤں کی محفل میں بیٹھنے سے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔دونوں نے ذکر کیا ہے

۶۶۵۵۔ حضرت متوکل بن لیثؓ۔عن رجل من الصحابہ

متوکل بن لیث ایک صحابیؓ سے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دمشقی سے انہوں نے متوکل بن لیث سے انہوں نے ایک آدمی سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی چنانچہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی اپنے پاؤں کو غبار آلود کروں اور اپنی سواری کو آرام دوں۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ صحابی جابر بن عبداللہ انصاری ہیں۔

۶۶۵۶۔ حضرت محمد بن ابراہیم تیمیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابراہیم تیمی ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو احجارزیت کے پاس دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۷۔ حضرت محمد بن اسحٰق۔ عن رجل شہد مؤتہ

محمد بن اسحٰق ایک صحابیؓ سے۔ جنگ موتہ میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ایک شخص نے جو جنگ موتہ میں شریک تھے۔ واپسی پر ذیل کے دو شعر کہے

کفی حزنا انی رجعت وجعفر — وزید و عبداللہ فی رمس اقبر

''مجھے غم کو یہی بہت ہے کہ میں تو لوٹ آیا ہوں لیکن جعفر، زید اور عبداللہ قبر میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔''

قضوا نحبھم ثمت مضوا لسبیلھم — وخلفت للبلوی مع المتغبر

''انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور اپنی راہ پر روانہ ہو گئے اور میں مصائب جھیلنے کے لئے بقیۃ السیف کے ساتھ پیچھے رہ گیا ہوں۔''

۶۶۵۸۔ حضرت محمد بن سیرینؒ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن سیرین ایک صحابی سے۔ ابوالفضل بن ابوالحسن نے ابویعلی سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ کوفہ میں ایک آدمی نے شہادت دی کہ حضرت عثمان کا قتل شہادت ہے۔ اس پر پولیس نے اسے پکڑ لیا اور حضرت علی کے پاس لے آئے اور کہنے لگے اگر آپ نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا تو ہم اس آدمی کو قتل کر دیتے کیوں کہ یہ عثمان کو شہید کہتا ہے۔

اس آدمی نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر کہا آپ کو یاد ہو گا کہ ایک بار میں نے حضور اکرمؐ سے سوال کرنے کے بعد ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا اور سب نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان عطیات میں برکت ڈالے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا۔ عطیات کو اللہ تعالیٰ کیوں برکت عطا نہیں فرمائے گا۔ جب کہ تیرے معطیوں میں ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس حدیث کو نعیم ابوہند کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۶۵۹۔ حضرت محمد بن ابوعاصمؒ۔ عن رأی النبیؐ

محمد بن ابوعاصم ایک صحابی سے۔ ابراہیم بن طہمان نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن ابوعاصم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جوتوں سمیت نماز پڑھ رہے تھے۔ ان دنوں مسجد کا فرش مٹی کا تھا چنانچہ آپؐ نے مٹی والے جوتے سے پنڈلی پر مسح کیا۔

اس حدیث کو حکم بن سعد الایلی نے ربیعہ سے انہوں نے انس سے اسی طرح بیان کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۰۔ محمد بن ابو عائشہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابو عائشہ ایک صحابیؓ سے۔ خالد الحذاء نے ابو قلابہ سے انہوں نے محمد بن ابو عائشہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہا نماز میں امام قرأت کرتا ہے تو تم بھی قرأت کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا آئندہ ایسا مت کیا کرو۔ ہاں البتہ تم فاتحہ الکتاب پڑھ سکتے ہو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۱۔ محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان ایک صحابی سے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعہ کے دن غسل اور مسواک کرے اور اگر ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۲۔ محمد بن قیسؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن قیس ایک صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ سبزہ جنت ہے۔ کشتی نجات ہے' عورت خیر ہے' دودھ فطرت ہے' قید' ثبات فی الدین ہے نیز فرمایا کہ میں کینے کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۳۔ مسلم بن صبیح۔ عن رجل من الصحابہ

مسلم بن صبیح ایک صحابی سے۔ اعمش نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے عہد میں اہل اسلام اور اہل کتاب میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہتے کہ ہم بہتر ہیں اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ ہم بہتر ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیس بامانیکم و امانی اھل الکتاب الخ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۴۔ میسّب بن رافع۔ عن رجل من الصحابہ

میسب بن رافع ایک صحابی سے۔ العلاء بن میسب نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر سورت کا رکوع اور سجود سے پورا حق ادا کرو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۵۔ مطرف بن عبد اللہ۔ عن رجل من الصحابہ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر ایک صحابی سے۔ عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حمید بن بلال سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے ایک اعرابی آدمی سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے پاؤں میں کھجور کے پتوں کا جوتا دیکھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۶۔ معاویہ بن قرہ۔ عن رجل من اصحاب الشجرہ

معاویہ بن قرہ ایک صحابی سے جو بیعت رضوان میں موجود تھے۔ وہ صحابی کہنے لگے۔ اب تم جن گناہوں کو بال سے بھی باریک تر خیال کرتے ہو۔ ہم ان گناہوں کو آقا علیہ السلام کے دور میں ہلاکت آفریں گردانتے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۷۔ معبدالجہنی۔ عن رجل من الصحابہ

معبدالجہنی ایک صحابی سے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا، علم، عمل سے بہتر ہے۔ تمام امور میں اعتدال مستحسن ہے۔ دین قطع و برید اور غلو کے درمیان ہے اور نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے جسے صرف اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور گھوڑے کا الف ہو جانا بدترین سواری ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۸۔ مہلب بن ابوصفرہ۔ عمن سمع النبیؐ

مہلب بن ابوصفرہ نے صحابی سے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے مہلب بن ابوصفرہ سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں رات میدان جنگ میں گزارنا پڑے تو سورہ حٰم پڑھکر سویا کرو۔ دشمن تم پر غلبہ نہیں پا سکے گا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۹۔ موسیٰ بن ابوعائشہ۔ عن رجل عمن سمع النبیؐ

موسیٰ بن ابوعائشہ ایک آدمی کے واسطے سے ایک اور آدمی سے۔ ایک آدمی نے اپنے مکان کے اوپر والی چھت پر بیٹھ کر قرأت کی اور پھر اونچی آواز میں اس نے "الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی" اور کہا "سبحانک وبلی" جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا، تو جواب دیا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زبان سے اس طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۰۔ نافع بن جبیر۔ عن رجل من الصحابہ

نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے بشر بن سحیم کو حکم دیا کہ وہ شہر بھر میں منادی کر دیں کہ جنت میں نفس مسلمہ کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا اور وہ کھانے پینے کے دن ہوں گے اور جابرؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۱۔ نصر بن عاصم۔ عن رجل من الصحابہ

نصر بن عاصم لیثی ایک صحابی سے۔ مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے اس شرط پر آیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھا کرے گا لیکن جب اسلام قبول کر چکا تو اسے حکم ہوا کہ پانچ نمازیں ادا کرنا ہوں گی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۲۔ حضرت ابونضرہ۔ عن رجل من الصحابہ

ابونضرہ منذر بن مالک ایک صحابی سے۔ سعید الجریری نے ابونضرہ سے روایت کی کہ مجھ سے ایک صحابی نے جو وہاں موجود تھے بیان کیا کہ ایام تشریق کے دوران میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر، آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے کسی عرب کو عجمی پر

اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں کیونکہ معیار فضیلت تقویٰ ہے پھر فرمایا کیا میں نے اللہ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ صحابہ نے جواب دیا۔ ہاں یا رسول اللہؐ! بلاشبہ آپ نے پہنچا دیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۳۔ حضرت نعیم بن سبیع۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن سبیع ایک صحابی سے۔ رقیہ بن مصقلہ نے نعیم بن سبیع الاودی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اور دوران سفر نماز میں قصر کرتے تھے اور وہ مقام مدینہ سے چار فرسنگ کے فاصلے پر تھا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۴۔ حضرت نعیم بن ابو ہند۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن ابو ہند ایک صحابی سے۔ مسلم بن ابراہیم نے محمد بن طلحہ سے۔ انہوں نے سلیمان بن عثمان سے انہوں نے ابوالرمکاء سے انہوں نے نعیم بن ابو ہند سے روایت کی۔ ایک بادیہ نشین حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضورؐ سے کچھ مانگا اور آپ نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث کو ابو نعیم نے اسی اسناد سے نعیم بن ابو ہند سے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

انہی سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؓ خلیفہ ہونے کے بعد کوفے آئے تو ان کے خیر خواہ اگر کسی شخص کی زبان سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کوئی کلمہ خیر سنتے تو اسے پیٹ ڈالتے۔ جب حضرت علیؓ کو اس کا علم ہوا تو کہا کہ اگر آئندہ تمہیں ایسا کوئی آدمی ملے تو اسے میرے پاس لے آؤ۔ ایک دن لوگوں نے ایک عمر رسیدہ بادیہ نشین کو کہتے سنا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا۔ تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوا تھا۔ پھر اس نے وہ حدیث بیان کی۔ جو ہم محمد بن سیرین کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۵۔ حضرت غلام ابی ہریرہ

غلام ابی ہریرہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے حماد بن اسامہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے لئے گھر سے روانہ ہوئے تو انہوں نے راستے میں یہ شعر کہا

ویا لیلة من طولها وعنائها　　علی انها من دارة الکفر نجت

''اس رات کی طوالت اور مصائب کا کیا ذکر کروں کہ ان راتوں نے دارالکفر سے چھڑایا۔''

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ان کا غلام راستے میں ان سے بھاگ گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر میں نے آپؐ کی بیعت کی۔ تو اچانک میرا غلام سامنے آ گیا آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ یہ ہے تمہارا غلام۔ تو میں نے اسے فی سبیل اللہ آزاد کر دیا۔

۶۶۷۶۔ وفاء الجعفی۔ عن رجل من الصحابہ

وفاء الجعفی ایک صحابیؓ سے۔ ہم احرام باندھے ہوئے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ پانی سے ڈول بھر لاؤ میں نے تعمیل کی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے کپڑے اتار کر پالان پر رکھے پھر آپ نے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔ میں نے آپ کے سر پر پانی ڈالا یوں آپ نے غسل فرمایا۔ دوبارہ مجھے ڈول بھرنے کا حکم دیا میں نے تعمیل کی فرمایا اپنے کپڑے اتارو۔ میں نے اپنے آپ کو کپڑے اتارنے کے بعد خود کو ڈھانپ لیا پھر آپ نے وہ ڈول مجھ پر انڈیل دیا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب: ۲۱)

یہ حدیث جابر سے بھی مروی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۷۔ یحییٰ بن ابو اسحٰق۔ عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن اسحٰق ایک صحابی سے۔ یحییٰ بن ابو اسحٰق نے بنو غفار کے آدمی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں ہم حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ گوشت اور روٹی لائی گئی حضور نے فرمایا مجھے اس کا بازو دو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۸۔ یحییٰ بن وثاب۔ عن شیخ من الصحابہ

یحییٰ بن وثاب ایک عمر رسیدہ صحابی سے۔ اسماعیل بن علی وغیرہم باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں ابو موسیٰ سے انہوں نے ابن ابو عدی سے انہوں شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے ایک عمر رسیدہ صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، جو مسلمان لوگوں سے ملے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے علیحدگی کرلے اور لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر نہ کرے۔ شعبہ کہتے ہیں، یہ عمر رسیدہ صحابی غالباً ابن عمر تھے۔

۶۶۷۹۔ یحییٰ بن یعمر۔ عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن یعمر ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اول از ہمہ قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز کا حساب کتاب پورا نکلا تو مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر نمازوں میں کمی پائی گئی تو اللہ حکم دے گا۔ دیکھو اس کے پاس نوافل کی کچھ تعداد ہے تو فرائض کی کمی کو پورا کر دو۔ پھر زکوٰۃ کو جانچا جائے گا اور اسی طرح ایک ایک کر کے علی حسب حال سب اعمال کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۰۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر۔ عن رجل من الصحابہ

یزید بن عبداللہ بن شخیر ایک صحابی سے، قرہ بن خالد نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اس سے مروی ہے کہ وہ بمقام مربد تھے کہ ان کے پاس ایک آشفتہ موبد و آیا۔ اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا یا ہتھیلی سی تھی۔ ہم نے اسے کہا، یہ چیز جو تمہارے پاس ہے،

شہر سے تو تعلق نہیں رکھتی۔ اس نے کہا آپ کا خیال درست ہے' یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا تھا لوگوں نے کہا' ادھر لاؤ میں نے اس سے لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ مرقوم تھا۔

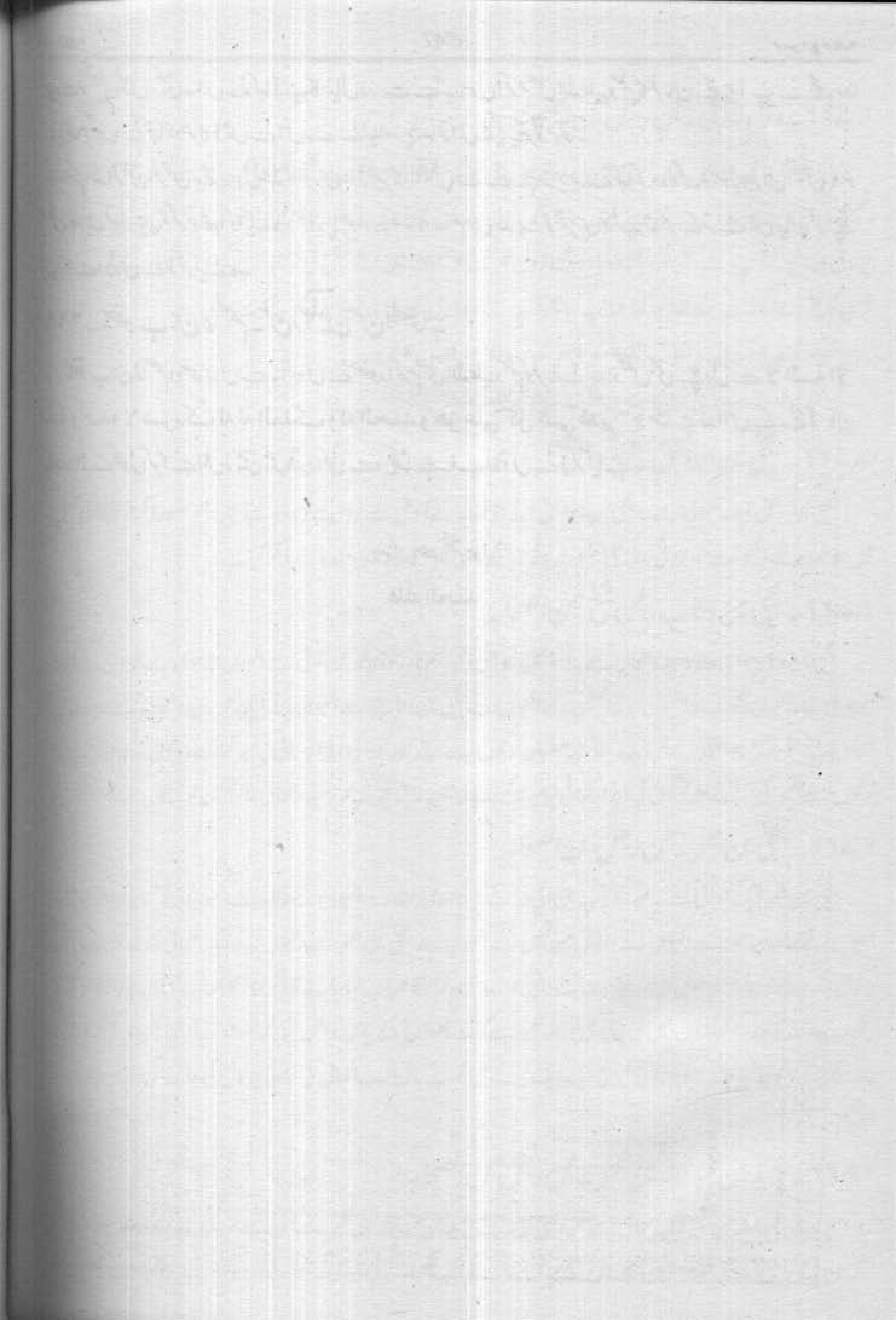
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ محمد رسول اللہ کا فرمان بنوز ہیر بن اقیش کے لئے ہے۔ یزید نے کہا کہ وہ لوگ (بنوز ہیر بن اقیش) بنو عکل کا ایک قبیلہ ہیں' اگر تم خدا کو ایک مانو' نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔ ہم اس حدیث کو نمر بن تولب شاعر کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۱۔ یعقوب بن عاصم۔ عن رجلین من الصحابہ

یعقوب بن عاصم دو صحابیوں سے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص بھی سچے دل سے **لا الـه الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیی قدیر**" پڑھتا ہے' خدا اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول کر' اسے اہل زمین میں قدر دانی سے دیکھتا ہے۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

دسواں حصہ ختم ہوا۔

فللہ الحمد



سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ یازدہم

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسد الغابہ جلد گیارہ

باب الالف صحابیات

۶۶۸۲۔ سیدہ آسیہؓ دختر الفرج جرہمیہ

سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا دختر الفرج جرہمیہ! مکہ کے حجون میں سکونت تھی۔ یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد العقیلی سے روایت کی کہ جرہم کی عورت سیدہ آسیہ بنت فرج جو مکہ کے حجون میں رہتی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اعتراف جرم کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہو گیا ہے۔ اس لئے مجھے پاک کر دیجئے۔ دریافت فرمایا۔ کیا تو نے بچہ جنا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں آپؐ نے دریافت کیا کتنا عرصہ رہ گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کم وبیش مہینہ۔ فرمایا ولادت سے پہلے تطہیر نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۳۔ سیدہ آمنہؓ بنت ارقم

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ارقم۔ ابوالسائب مخزومی نے اپنی دادی آمنہ بنت ارقم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی عقیق میں ایک کنواں عطا فرمایا جو بعد میں بیئر آمنہ کے نام سے مشہور ہوا اور آپ نے صحابیہ کے لئے دعائے برکت فرمائی۔

آمنہ مہاجرہ تھیں۔ اشیری نے ان کا ذکر ابن الدباغ سے صحابیات میں کیا ہے اور اس سے انہوں نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۶۸۴۔ سیدہ آمنہؓ بنت خلف الاسلمیہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ دختر خلف الاسلمیہ مرجومہ بشرطیکہ اس کے بارے میں حدیث ثابت ہو جائے۔ ابوموسیٰ مدینی نے عائشہ دختر عمر بن سلبب' والدہ حافظ محمد لفتوانی سے روایت کی کہ انہیں ابوالقاسم یوسف بن محمد بن یوسف خطیب الہمذانی سے اجازۃً انہوں نے ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن برکان سے انہوں نے ابوجعفر بن محمد بن محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابویزید محمد بن یحییٰ بن خالد سے انہوں نے محمد بن احمد بن صالح سے انہوں نے بکر بن یونس حنفی سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے (ح) نے ابوعمران نابینا موسیٰ بن خلیل سے انہوں نے محمد بن حارث سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ جب آمنہ سے وہ گناہ سرزد ہوا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا یارسول اللہ! میں شادی شدہ

عورت ہوں اور میرا خاوند غازی ہے چنانچہ میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں میری تطہیر فرمایئے۔اس نے اپنا واقعہ بالتفصیل بیان کیا اور جب اسے سنگسار کیا گیا تو آپ نے اس کی مغفرت کے لئے کثیر دعائیں فرمائیں۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۵۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بنت رقیش

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رقیش بن غنم بن دودان سے مہاجرہ ہیں بقول جعفر المستغفری انہیں صحبت حاصل ہوئی اور انہوں نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔طبری اور واقدی نے بھی ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۶۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بنت سعد

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سعد بن وہب جو ابوسفیان کی بیوی تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۷۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا دختر ابی الصلت

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوصلت غفاری خاندان سے تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۸۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا دختر عفان

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا جو سعد کے ہاں تھیں حلیف بنومخزوم سے ان خواتین میں شامل تھیں جو فتح مکہ کے موقعہ پر ہند زوجہ ابوسفیان کے ساتھ اسلام لائی تھیں۔جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔انہوں نے زاہد بن احمد سے انہوں نے ابولبابہ سے انہوں نے عمار بن حسن سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے محمد ابن اسحٰق سے روایت کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۹۔سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بنت قیس بن عبداللہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن عبداللہ جو بنواسد بن خزیمہ سے تھیں۔یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ حبشہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان اور برکہ دختر یسار کی معیت میں تھیں اور یہ دونوں خواتین عبیداللہ بن جحش کی رضاعی والدہ تھیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ آمنہ دختر قیس اور آمنہ دختر رقیش جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے دونوں ایک ہیں اور ابوموسیٰ نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ دونوں مختلف ہیں حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ ابن اسحٰق نے یونس کی روایت سے ذکر کیا تو آمنہ دختر قیس لکھا اور جب سلمہ سے روایت کیا تو آمنہ دختر رقیش لکھ دیا جب کہ وہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۶۶۹۰۔سیدہ اثیلہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ثعلبہ

سیدہ اثیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن ثعلبہ بن صخر بن حرام انصاریہ۔انہیں صحبت نصیب ہوئی۔

۶۶۹۱۔سیدہ اثیلہ رضی اللہ عنہا دختر راشد

سیدہ اثیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر راشد۔ان کا قصہ ہم عامر بن مرقش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ابوموسیٰ نے مختصراً

ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۶۹۲۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر ربیعہ بن حارث

سیدہ اروی دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب جو یحییٰ اور واسع پسران حبان بن منقذ کی والدہ تھیں۔ان کی حدیث عطاف بن خالد نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی والدہ اروی سے سنی عبدالقدوس بن ابراہیم نے عطاف بن خالد سے انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں ان کی والدہ اثیمہ سے جو عطاف کی دادی اروی تھیں۔ابونعیم کے بقول حضور ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں۔ جب وہ ابھی چھوٹی عمر کی بچی تھیں۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اپنے ترجمے میں ان کا نام اثیمہ مخزومیہ جدہ عطاف بن خالد تحریر کیا ہے اور ان کی نسبت نہیں لکھی ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں ہاشمیہ لکھا ہے۔

۶۶۹۳۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر ابی العاص

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوالعاص بن امیہ بن عبدشمس بقول جعفر یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی۔جعفر نے باسنادہ زاہر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اس نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون حضرت عثمان اور مروان بن حکم کی پھوپھی تھیں۔

۶۶۹۴۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر عبدالمطلب

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قریشیہ ہاشمیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ابوجعفر نے انہیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت عبدالمطلب کو صحابیات میں شمار کیا ہے۔ان کے علاوہ اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں......ابن اسحٰق اور ان کے ہمنوا کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کی پھوپھیوں میں سے سوائے صفیہ والدہ زبیر کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ان کے خلاف باقی حضرات کا خیال ہے کہ آپ کی پھوپھیوں میں سے صفیہ اور اروی ایمان لائی تھیں۔محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کا قول ہے کہ جب طلیب بن عمیر اسلام لائے تو اپنی والدہ اروی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں محمد ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں آپ کیوں اسلام قبول نہیں کرتیں حالانکہ آپ کے بھائی حمزہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ماں نے جواب دیا میں انتظار کر رہی ہوں کہ جو کچھ میری باقی بہنیں کریں گی میں بھی کروں گی۔بیٹے نے کہا امی! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ دیکھتی نہیں کہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھ چکا ہوں آپ کو تامل کیوں ہے؟ پس وہ بھی ایمان لے آئیں اور کلمہ پڑھ لیا۔اس کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مددگار اور معاون بن گئیں اور ہمیشہ اپنے بیٹے کو حضور کی اعانت پر اکسایا کرتیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی کا ایمان ثابت نہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے عاتکہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان پر علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔

۶۶۹۵۔سیدہ اروی رض دختر کریز

سیدہ اروی دختر کریز بن عبد شمس' ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب یہی لکھا ہے لیکن صحیح یوں ہے کریز بن ربیعہ بن عبد شمس یہ خاتون حضرت عثمان کی والدہ تھیں اور ان کی والدہ ام حکیم بیضاء دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرمؐ کی پھوپھی تھیں۔ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابی عاصم انہوں نے عبداللہ بن شبیب سے انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حازم بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام عثمان' ام طلحہ' ام عمار بن یاسر' ام عبدالرحمٰن بن عوف' ام ابوبکر صدیق زبیر اور سعد اور ان کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لائیں۔ایک روایت میں اروی دختر عمیس آیا ہے۔جو غلط ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۶۔سیدہ اروی رض دختر انیس

سیدہ اروی دختر انیس۔انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کر لے اسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اروی سے روایت کی۔ایک روایت میں ابواروی آیا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۷۔سیدہ اسماء رض بنت ابن اشعریہ

سیدہ اسماء بنت ابن اشعریہ صحابیہ ہے ابو جعفر نے مختصر ذکر کیا ہے لیکن اس کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے۔ابو موسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۶۹۸۔سیدہ اسماء رض دختر ابی بکر

سیدہ اسماء دختر ابوبکر صدیق (ابوبکر کا نام عبداللہ بن عثمان تھا) قرشیہ' تیمیہ جو زبیر بن عوام کی زوجہ عبداللہ بن زبیر کی والدہ اور ذوالنطاقین کے لقب سے ملقب تھیں۔ان کی والدہ کا نام قیلہ یا قتیلہ دختر عبدالعزیٰ بن عبد اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی تھا۔جناب اسماء حضرت عائشہ کی سوتیلی بہن تھی اور عمر میں ان سے بڑی تھیں۔اسی طرح عبداللہ بن ابوبکر ان کے سوتیلے بھائی تھے بقول ابو نعیم وہ ہجرت سے ستائیس برس پہلے پیدا ہوئیں۔ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیس سے کچھ اوپر تھی۔جناب اسماء سترہ آدمیوں کے بعد ایمان لائیں۔جب انہوں نے ہجرت کی تو حاملہ تھیں اور جب قبا میں پہنچیں تو عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔

ذات النطاقین کی وجہ یہ تھی کہ ہجرت کی رات کو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے لئے کھانا تیار کیا اسے باندھنے کے لئے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔جناب اسماء نے اپنی اوڑھنی کے دو حصے کئے۔ایک میں کھانا باندھا اور دوسرا سر پر اوڑھ لیا۔اس پر آپ نے ان کے اس انداز کو پسند فرما کر یہ لقب عطا کیا۔کچھ عرصے کے بعد زبیر نے انہیں طلاق دے دی اور یہ

اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس رہائش پذیر ہوگئیں۔
ان کی طلاق کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں کہ ایک دن عبداللہ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ جس طرح مجھ سے سلوک کرتے ہیں میری ماں سے ایسا سلوک نہ کیا کریں۔ اس پر ان کے والد نے اسماء کو طلاق دے دی۔ ایک روایت میں ہے کہ اسماء عبداللہ، عروہ اور منذر کی ولادت کے بعد بوڑھی ہوگئی تھیں۔ اس لئے زبیر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ زبیر نے اسماء کو مارا۔ اس پر انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدد کے لئے بلایا۔ جب وہ اپنی ماں کی امداد کے لئے ادھر متوجہ ہوئے تو ان کے والد نے کہا کہ اگر تو میرے کمرے میں داخل ہوا تو تیری ماں کو طلاق ہو جائے گی۔ عبداللہ نے کہا حیف ہے کہ میری ماں کو اپنی قسم کا ہدف بنا رہے ہیں۔ اس پر عبداللہ اپنے والد کے کمرے میں داخل ہو گئے اور حسب شرط طلاق واقع ہوگئی اور عبداللہ اپنی ماں کو ساتھ لے کر آ گئے اور مفارقت ہوگئی۔
جناب اسماء سے عبداللہ بن عباس، ان کے بیٹے عروہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر اور ابوبکر اور عامر پسران عبداللہ بن زبیر، مطلب بن حطب، محمد بن منکدر اور فاطمہ دختر منذر وغیرہ نے روایت کی ہے۔
ابوالفضل عبداللہ بن احمد الخطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد السراج سے۔ انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن یوسف المقری معروف بہ ابن الاخن سے۔ انہوں نے ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور القواس سے۔ انہوں نے ابوالقاسم بن بنت منیع سے۔ انہوں نے ابوالجہم العلا بن موسیٰ الباہلی سے۔ انہوں نے لیث بن سعد سے (ح) ابن بنت المنیع نے ابوالجہم المقری سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! جب میری ماں نے مجھے جنا تو وہ مجھ سے بیزار سی تھی کیونکہ وہ قریش کے عہد جاہلیت میں مشرکہ تھی کیا میں اس کی بھلائی کا سلوک کروں فرمایا ہاں۔
اس کے بعد اسماء عرصے تک زندہ رہیں اور آخری عمر میں اندھی ہوگئی تھیں۔ وہ ۷۳ ہجری میں جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش سولی پر لٹکا دی گئی زندہ تھیں اور ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔ روایت ہے کہ جب ان کے بیٹے کی لاش اتاری گئی تو دس دن کے بعد یا بیس دن کے بعد یا بیس سے چند دن کے بعد اس مخلص خاتون کی وفات ہوگئی۔
قبول امان کے بارے میں انہوں نے جو گفتگو اپنے بیٹے سے کی وہ دلیل ہے ان کی عقل رسا، دین پر پختہ یقین اور مضبوط ارادے کی جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۹۔ سیدہ اسماءؓ دختر حارث

سیدہ اسماء دختر حارث جو خطاب مخزومی کی بیوی تھیں۔ زیاد بن عبداللہ نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ قبول اسلام بہ موقعہ فتح مکہ خطاب مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر حارث کا نام لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا۔

۶۷۰۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر زید بن خطاب

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر زید بن خطاب قرشیہ عدویہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی تھیں۔ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ان کی حدیث کو محمد بن اسحٰق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر سلمہ

سیدہ اسماء دختر سلمہ ایک روایت میں سلامہ بن مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ دارمیہ مذکور ہے بقول ابوعمران کی کنیت ام الجلاس تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام اسماء دختر مخربہ تمیمیہ لکھا ہے۔ وہ جلاس اور عیاش اور عبداللہ کی والدہ تھیں۔ یہ دونوں ابوربیعہ کے بیٹے تھے۔ان سے عبداللہ بن عیاش اور ربیع دختر معوذ نے روایت کی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن حارث کی وہ حدیث روایت کی جو انہوں نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ بہ غرض عیادت مریض یا کسی اور مقصد کے لئے ابوربیعہ کے گھر تشریف لائے۔ اسماء تمیمیہ جن کی کنیت ام جلاس تھی اور عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں نے گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔آپ نے ارشاد فرمایا۔تو اپنی بہن کے لئے وہی کچھ کر جو تو اپنے لئے چاہتی ہے۔اس کے بعد آپ کے پاس عیاش کا ایک بیٹا لایا گیا جو مریض تھا۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھ کر اس بچے پر دم کرتے اور لعاب دہن کی پھوار ڈالتے بچہ بھی اسی طرح کرتا۔اہل خانہ اسے منع کرتے لیکن آپؐ نے انہیں روک دیا۔

ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر عیاش بن ابوربیعہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی جہاں ان کے ہاں عبداللہ بن عیاش پیدا ہوئے تھے پھر انہوں نے مدینے کو ہجرت کی تھی اور انہوں نے ام جلاس کنیت رکھ لی تھی اسماء نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش نے۔

بقول ابوعمر ام عیاش بن ابی ربیعہ ابوجہل اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کی ماں تھی اور وہی عبداللہ بن ابی ربیعہ کی ماں ہے جو عیاش بن ابی ربیعہ کا بھائی تھا اس کا نام اسماء دختر مخرمہ تھا جو اسماء دختر سلمہ بن مخربہ کی پھوپھی اور عیاش کی بیوی تھی۔ ابوعمر کا قول ہے کہ اس عورت نے اسلام نہیں قبول کیا۔ابن اسحٰق کا قول ہے کہ عیاش بن ابوربیعہ اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ نے اسلام قبول کیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق ابوعمر کا خیال درست ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے سابقین فی الاسلام میں عیاش بن ابوربیعہ مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ کا ذکر کیا ہے مگر ام عیاش نے اسلام نہیں قبول کیا تھا اور یہ وہ عورت ہے جس نے قسم کھائی تھی کہ جب تک عیاش واپس نہیں آئے گا نہ تو وہ سائے میں بیٹھے گی اور نہ کھانا کھائے گی اگر اسماء مسلمان ہوتی تو وہ عیاش کی ہجرت سے خوش ہوتی علاوہ ازیں وہ ابوجہل کی ماں تھی اس کا اسلام قبول کرنا حد درجہ مستبعد ہے اور عیاشؓ کی واپسی کا واقعہ مشہور ہے جس کا ذکر ہم عیاش کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

زبیر بن بکار نے حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ عمرو بن ہشام المعروف ابوجہل حارث کا سگا بھائی تھا اور عبداللہ وعیاش پسران ابوربیعہ ان دونوں کے سوتیلے بھائی تھے اوران کی ماں کا نام اسماء دختر مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کا قصہ ہجرت ان کی ماں کی قسم اوران کی واپسی کا ذکر کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ ان کی ماں کا نام اسماء دختر سلامہ بن مخرمہ تھا۔

۶۷۰۲۔ سیدہ اسماءؓ دختر شکل

سیدہ اسماء دختر شکل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ اسماء دختر شکل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا یارسول اللہؐ ہمیں بعداز اختتام حیض غسل طہارت کس طرح کرنا چاہیے پھر حدیث بیان کی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعلی نے بھی ان کا ذکر بانداز استدراک خلاف ابوعمر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعمر نے جن خواتین کا ذکر کیا ہے میں ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔

۶۷۰۳۔ سیدہ اسماءؓ دختر صلت

سیدہ اسماء دختر الصلت سلمیہ ان کے متعلق اوران کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ احمد بن صالح مصری نے اسماء دختر صلت سلمیہ لکھا ہے جو ازواج مطہرات سے تھیں۔ قتادہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابن اسحٰق نے سناء دختر اسماء بن صلت سلمی لکھا ہے جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح کیا اور پھر طلاق دے دی۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کے بقول ان کا نام اور نسب یوں تھا سناء دختر صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن حرام بن سماک بن عوف بن امراالقیس بن بُھثہ بن سلیم سلمیہ حضور نے ان سے نکاح کیا مگر رخصتی سے پہلے ہی وہ فوت ہوگئیں۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ سناء کی روایت درست ہے مگر ان کی علیحدگی کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے وہ اسناد سے ثابت نہیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۴۔ سیدہ اسماء عائشہؓ

سیدہ اسماء مقینہ عائشہ۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر ہے (مقینہ کے معنی مشاطہ کے ہیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کرتی ہے) اور لکھا ہے بشرطیکہ ان کی روایت کردہ حدیث درست ہو۔

ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کلاب بن تلاد سے انہوں نے اسماء سے جو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطہ تھیں روایت کی کہ جب ہم نے جناب عائشہ کو رسول کریم ﷺ کی خلوت کے لئے بٹھایا تو جلد ہی رسول کریمؐ تشریف لے آئے اور دودھ اور کھجور ہمیں عطا فرمایا اور کہا کہ کھاؤ اور پیو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم روزے سے ہیں آپ نے پھر فرمایا کھاؤ، پیو، جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو۔ پس وہ کہتی ہیں کہ ہم نے کھایا اور پیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج

کی ہے۔

۶۷۰۵۔سیدہ اسماءؓ دختر عمرو

سیدہ اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ام منیع انصاریہ سلمیہ یہ ان خواتین سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ یہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اپنے والد کعب سے روایت کی جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ ہم عقبہ کے پاس ایک گھاٹی میں بیعت کے لیے جمع ہوئے تعداد میں ستر مرد تھے اور دو عورتیں ایک نسیبہ دختر کعب ام عمارہ تھیں اور دوسری اسماء بنت عمرو بن عدی بن نابی بنی سلمہ کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور یہی ام منیع تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۶۔سیدہ اسماءؓ دختر عمیس

سیدہ اسماء دختر عمیس بن معبد بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقبل اور بقول ابوعمر یہی شخص خثعم ہے یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ بایں تفاوت کہ انہوں نے نسب میں کچھ مختلف آدمی شامل کر دیئے ہیں مثلاً انہوں نے ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر کے علاوہ باقی کو اس طرح رہنے دیا ہے۔

ابن مندہ نے اس نسب کو عمیس بن معتمر بن تیم بن مالک بن قحافہ بن تمام بن ربیعہ بن خثعم بن انمار بن معد بن عدنان لکھا ہے۔ اس نسب میں انمار میں پھر اختلاف ہے۔ آیا یہ بنو معد سے ہیں یا یمنی ہیں نیز ابن مندہ نے اس نسب میں کئی آدمیوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

اسماء کی والدہ کا نام ہند دختر عوف بن زہیر بن حارث کنانیہ تھا۔ اسماء قدیم الاسلام تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں جہاں جعفر بن ابوطالب سے ان کے تین بیٹے عبداللہ' عون اور محمد پیدا ہوئے تھے بعد میں وہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں اور جب جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے نکاح کر لیا تھا جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح کر لیا اور ان سے یحییٰ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ ابن الکلبی کا قول ہے کہ عون بن علی کی والدہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس معاملہ میں اور کوئی شخص ابن الکلبی کا ہمنوا نہیں اور اسماء' میمونہ دختر حارث کی ہمشیرہ تھیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل تھیں نیز وہ ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں نیز بروایت ان کی نو اخیافی بہنیں تھیں یا دس تھیں' ایک روایت میں ہے کہ اسماء سے پہلے حمزہؓ نے شادی کی اور ان سے ایک لڑکی ہوئی پھر شداد بن ہاد نے اور پھر جعفر نے نکاح کیا لیکن یہ روایت بے اصل ہے کیونکہ جناب حمزہ نے اسماء کی بہن سلمی دختر عمیس سے شادی کی تھی۔ اسماء بنت عمیس سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے لوگ ان میں شامل تھے۔

جناب اسماء سے حضرت عمرؓ' ابن عباسؓ' ان کے اپنے بیٹے' عبداللہ بن جعفرؓ' قاسم بن محمد عبداللہ بن شداد بن ہاد' عروہ بن زبیر

اور ابن المسیب وغیرہ نے روایت کی۔

(ایک بار) حضرت عمرؓ نے جناب اسماء سے کہا کہ اگر ہمیں ہجرت میں تم پر فوقیت حاصل نہ ہوتی تو تمہاری قوم کی فضلیت میں کوئی شبہ نہ تھا۔ انہوں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ تم نے ایک کی بجائے دو ہجرتیں کی ہیں۔ مکے سے حبشہ تک اور حبشہ سے مدینے تک۔

ابراہیم، اسماعیل وغیرہ نے باسناد ہم تا ابو عیسیٰ انہوں نے ابن ابو عمر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ بن عامر سے انہوں نے عبید اللہ بن رفاعہ زرقی سے روایت کی کہ اسماء دختر عمیس نے کہا جعفر کا بیٹا جلد ہی نظر بد کا نشانہ بن جاتا ہے۔ کیا میں اس کے لئے کوئی تعویذ یا افسوں وغیرہ کراؤں کہا ہاں کراؤ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب اسماء کا نسب ضرور بیان کیا ہے لیکن انہوں نے درمیان میں کئی نام حذف کر دیئے ہیں مثلاً ابن مندہ نے اسماء اور معد کے درمیان نو آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے معاصر صحابہ نے بلکہ خود ان لوگوں نے جنہوں نے ان سے (اسماء سے) یکے بعد دیگرے مثلاً جعفر، ابو بکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نکاح کیا وہ ان لوگوں کی تعداد بیس بتاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ انساب کی گنتی میں کمی بیشی ہو جاتی ہے لیکن ایک دو آدمی سے زیادہ نہیں ہوتی جناب اسماء اور ان کے شوہروں کے نسب میں بڑا فرق ہے۔

۶۷۰۷۔ سیدہ اسماءؓ دختر مخربہ

سیدہ اسماء دختر مخربہ تمیمیہ ان کی کنیت ام جلاس تھی اور یہی ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسماء دختر سلمہ کے ترجمے میں اور ان کے بارے میں جو گفتگو بیان ہوئی ہے وہ قائل کا وہم ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر ہے۔

۶۷۰۸۔ سیدہ اسماءؓ دختر مرشدہ

سیدہ اسماء دختر مرشدہ الحارثیہ جو بنو حارثہ کی بہن تھی۔ ان کی حدیث دربارہ استحاضہ ہے۔ حرام بن عثمان نے عبدالرحمٰن اور محمد پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ اسماء دختر مرشدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے اس دفعہ حیض میں ایسی صورت پیش ائی جو پیشتر ازیں کبھی پیش نہیں آئی تھیں حضورؐ نے فرمایا وضاحت کرو۔ انہوں نے کہا طہر کے تین یا چار دن ہی گزرنے پائے تھے کہ پھر حیض جاری ہو گیا چنانچہ مجھے نماز ترک کرنا پڑی حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو تین دن کے بعد غسل طہر کر لو اور نماز ادا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ اسماء کی یہ حدیث درست نہیں کیونکہ صرف حرام بن عثمان ہی اس کا راوی ہے جو بالا جماع ضعیف ہے۔

امام شافعی کا قول ہے کہ حرام بن عثمان کی حدیث حرام ہے۔

۶۷۰۹۔ سیدہ اسماءؓ دختر نعمان

سیدہ اسماء دختر نعمان بن جون بن شراحیل بقول ابو عمر ان کا نام اسماء دختر نعمان بن اسود بن حارث بن شراحیل بن نعمان تھا۔ ابن الکلبی کے مطابق اسماء دختر نعمان بن حارث شراحیل بن کندی بن جون بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث

الاکبر کندیہ تھا حضور اکرمؐ نے اس سے نکاح کیا تو اس نے آپ سے اظہار بیزاری کیا جس پر آپ نے اسے علیحدہ کر دیا۔
یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے کعب جونیہ کی بیٹی اسماء سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ آپ نے کعب جونیہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن اس میں اختلاف ہے کہ علیحدگی کی وجہ کیا تھی؟ قتادہ لکھتے ہیں کہ آپ نے نعمان بن جون کی لڑکی اسماء سے نکاح کیا۔ جب رات کو اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اسے بلایا تو وہ کہنے لگی کہ تو آ جا۔ تو آپ نے اس کو طلاق دے دی بعض کا خیال ہے کہ اسے عامریہ کی طرح برص کا عارضہ تھا چنانچہ آپ نے اسے بھی عامریہ کی طرح فارغ کر دیا بعض کہتے ہیں کہ اسماء نے آپ کو دیکھ کر نعوذ باللہ منک کہا آپ نے فرمایا تو نے مجھے دیکھ کر خدا سے پناہ طلب کی اور خدا نے تجھے پناہ دے دی چنانچہ آپ نے طلاق دے دی۔
قتادہ اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ الفاظ کہنے والی عورت بلعنبر ذات الشقوق کے جنگی قیدیوں سے تھی چونکہ وہ خوش شکل تھی اس لئے ازواج مطہرات کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر وہ ان میں شامل ہو گئی تو ان کی قدر و قیمت گھٹ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے یہ کلمہ اسے سکھا دیا کہ آپ کو یہ الفاظ بہت پسند ہیں چنانچہ اس طرح اسے طلاق ہو گئی۔ (میرے خیال میں یہ کہنا قطعاً بے اصل ہے۔ مترجم) قتادہ لکھتے ہیں بقول ابوعبیدہ ان دونوں عورتوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔
عبداللہ بن محمد بن عقیل کا قول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوکندہ کی ایک عورت سے جس کا نام شقیہ تھا نکاح کیا اس نے آپ سے درخواست کی کہ اسے میکے واپس بھیج دیا جائے چنانچہ آپ نے ابواسید الساعدی کے ساتھ اسے اس کے اہل قبیلہ کے یہاں لوٹا دیا اور یہ خود اپنے آپ کو "شقیہ" کہتی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس عورت نے آپ کو "نعوذ باللہ منک" کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا وہ بنوکندہ سے تھی جسے حضور نے طلاق دے دی تھی۔ اس سے مہاجر بن ابی امیہ مخزومی نے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے بعد قیس بن مکشوح المرادی نے اسے اپنی زوجیت میں لے لیا تھا بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ الفاظ کہنے والی عورت بنوعنبر سے تعلق رکھتی تھی اور ازواج مطہرات والی بات کی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عورت مبروصہ تھی اس لئے آپ نے اسے علیحدہ کر دیا تھا۔
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے۔ اس نے (نعوذ باللہ) آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس رعیت کے ایک آدمی کو کیسے بخش سکتی ہے؟ اس پر آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اوپر کے مذکورہ الفاظ استعمال کئے چنانچہ آپ نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔
ابوعمر کا قول ہے کہ کندیہ کے بارے میں اہل علم میں زبردست اختلاف ہے بعض نے اس کا نام اسماء تحریر کیا ہے اور بعض نے امیمہ اور اسی طرح اور ان خواتین کے بارے میں سخت اختلاف ہے جن سے آپ جمع نہ ہو سکے...... محمد بن محمد بن سرایا بن علی اور مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے باسناد ہم تا امام بخاری انہوں نے حمیدی سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے روایت کی کہ انہوں نے زہری سے دریافت کیا کہ وہ کون سی عورت تھی جس نے حضور اکرم ﷺ سے خدا کی پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بتایا کہ جب بنوجون کی ایک خاتون ازواج نبی میں شامل ہوئی۔ تو آپ اس کی خلوت میں داخل ہوئے تو اس نے اعوذ باللہ منک کے الفاظ استعمال کئے اور آپ نے اسے فرمایا کہ آپ نے اس

عظیم خدا کے ساتھ پناہ مانگی ہے تو جا۔ (اور اسے طلاق دے دی۔)

امام بخاری نے ابونعیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابواسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم ایک بار حضور اکرم ﷺ کے ساتھ باہر کو روانہ ہوئے۔ ایک دیوار شوط نامی کے پاس پہنچے حضور نے فرمایا تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ آپ ایک گھر میں داخل ہوئے۔ وہاں سے جونیہ کی ایک خاتون کے ساتھ ایک اور گھر میں داخل ہوئے جس میں کھجور کا ایک درخت تھا۔ اس عورت کے ساتھ اس کی محافظ دایہ بھی تھی۔ جب آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے تو اس نے کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس ایک عام آدمی کو کیسے بخشے؟ اس پر آپ نے اسے تسلی دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے مذکورہ بالا الفاظ کہے آپ اسے چھوڑ کر باہر آ گئے اور ابواسید سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابواسید! دو کپڑے دے کر اسے اس کے قبیلے میں چھوڑ آؤ۔ امام بخاری نے اس کا نام امیمہ بتایا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ بھی آیا ہے۔ اس کا ذکر بعد میں آئے گا ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اس کا نام امیمہ لکھا ہے۔

۶۷۱۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید بن سکن

سیدہ اسماء دختر یزید بن سکن انصاریہ وہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں جو معرکہ یرموک میں خیمے کے پول سے ۹ رومیوں کو جہنم رسید کیا تھا۔ ان سے شہر بن حوشب' مجاہد' اسحٰق بن راشد اور محمود بن عمرو وغیرہ نے روایت کی۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکن سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم چوری چھپے اپنی اولاد کو مت قتل کرو کیونکہ قتل سوار کو بھی جالیتا ہے اور اسے گھوڑے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر نے محمود بن عمرو سے انہوں نے اسماء دختر یزید سے انہوں نے حضور سے روایت کی کہ جس نے خدا کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔

۶۷۱۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید اشہلیہ

سیدہ اسماء دختر یزید انصاریہ بنی عبدالاشہل جو خواتین کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں۔ ان سے مسلم بن عبید نے روایت کی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور صحابہ کا مجمع تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں خواتین کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ نے آپ کو مردوں اور عورتوں ہر دو کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ ہم آپ پر اور خدا پر ایمان لائیں مگر ہم عورتیں ہیں جو گھروں میں بند ہیں اور آپ کی محفل میں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ہم آپ کے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ کی خواہشات نفسانی کو پورا کرتی ہیں اور آپ کی اولاد کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ یہ ہے ہماری حالت جب کہ مردوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ وہ مل بیٹھتے ہیں۔ ان کے اجتماعات ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کی عیادت کرتے ہیں۔ جنازوں میں موجود ہوتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور حج کے بعد جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور جب مرد حج عمرہ کرتے ہیں جنازوں یا جہاد میں شرکت کے لئے جاتے ہیں تو ہم ان کے مال و متاع کی حفاظت

کرتی ہیں۔ان کا لباس تیار کرتی ہیں۔ان کی اولاد کو پالتی ہیں کیا ہم ان کے اجر وثواب میں شریک ہوں گی؟

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک صحابہ کی طرف پھیر لیا اور فرمایا تم نے کبھی بھی کسی عورت کی گفتگو دربارہ دین اتنی عمدہ سنی ہے جس طرح کہ اس خاتون نے کی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تو کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا کہ کوئی عورت دین کے معاملات تک اس طرح راہ نمائی حاصل کرسکتی ہے۔

بعدۂ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف توجہ فرمائی اور کہا'' اے خاتون! تو اس بات کو غور سے سن اور اپنے بعد آنے والی تمام خواتین کو بھی یہ بات بتادے کہ عورت کا اپنے خاوند سے حسن سلوک اور اس کی خوشنودی کی خواہش اور اس کی خواہش اور مرضی سے ہم آہنگی مذکورہ بالا تمام امور کے ہم پلہ ہے۔وہ خاتون واپس چلی گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادات سے حد درجہ مسرور تھیں۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کو اول الذکر (اسماء دختر یزید بن سکن) سے علیحدہ شمار کیا ہے حالانکہ میرے نزدیک یہ دونوں ایک ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابن مندہ دونوں نے اسماء دختر یزید الاشہلیہ اور اسماء دختر یزید بن سکن کو دو مختلف خواتین قرار دیا ہے اور دونوں نے مذکورہ بالا حدیث کی راویہ اسماء دختر یزید الاشہلیہ کو قرار دیا ہے لیکن ان کے برعکس ابوعمر نے دونوں خواتین کو ایک گردانا ہے۔ابونعیم اس بات میں ابوعمر کا ہمنوا ہے۔انہوں نے اس لئے دونوں ترجمے لکھ کر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خواتین دو نہیں بلکہ ایک ہیں چنانچہ امام احمد دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔

ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبداللہ بن ابوحسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکون جو بنو عبدالاشہل کی ایک خاتون سے انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطگی کی تھی اور پھر حدیث بیان کی اور ان اہل علم میں سے کسی نے بھی ان کا نسب بیان نہیں کیا جو حسب ذیل ہے۔اسماء دختر یزید بن سکن بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

۶۷۱۲۔سیدہ اسیرہؓ انصاریہ

سیدہ اسیرہ انصاریہ ان سے حمیضہ دختر یاسر نے روایت کی ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۳۔سیدہ امامہؓ دختر بشر

سیدہ امامہ دختر بشر بن وقش جو عباد بن بشر کی ہمشیرہ تھیں۔انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ کی بیعت کی اور بقول ابن ماکولا انہوں نے محمود بن مسلمہ سے شادی کی جن سے اولاد ہوئی یہ خاتون علی بن راشد بن عبید الہدلی کی ماں تھی اور ہدل قریظہ کا بھائی تھا جنہیں بنو قریظہ میں ہدل کہا جاتا ہے۔ہدلی: ہاء پر زبر اور دال ساکن ہے۔

۶۷۱۴۔ سیدہ امامہؓ دختر حارث بن حزن ہلالیہ

سیدہ امامہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ ہمشیرہ میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ لیکن یہ اہل علم کا وہم اور تصحیف ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں کسی ایسی امامہ کو نہیں جانتا جس کی اخیافی یا علاتی بہن کا نام میمونہ ہو حالانکہ باپ کی طرف سے ان کی دو بہنیں لبابۃ الکبریٰ اور لبابۃ الصغریٰ تھیں اول الذکر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اور ثانی الذکر خالد بن ولید کی ماں تھیں۔ ان دو کے علاوہ تین بہنیں اور تھیں نیز ماں جائی تین بہنیں اور بھی تھیں کل نو ہوئیں جن کا ذکر کیا جائے گا ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۵۔ سیدہ امامہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب

سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب ان کی والدہ کا نام سلمیٰ دختر عمیس تھا جناب امامہ وہ خاتون تھیں جن کی تولیت کے بارے میں حضرت علی، جعفر اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ جب وہ مکے سے نکلیں تو ان کے پاس سے جو مسلمان بھی گزرا انہوں نے اس سے التجا کی کہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن کسی نے ان کی بات نہ مانی۔ جب حضرت علیؓ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ ان سے جناب جعفر نے تقاضا کیا کیونکہ ان کی خالہ اسماء دختر عمیس ان کی زوجہ تھیں۔ زید بن حارثہ نے بھی انہیں اپنی تحویل میں لینا چاہا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور جناب حمزہ رضی اللہ عنہ میں مواخاۃ پیدا کی تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب جعفر کے حق کو فائق قرار دیا کیونکہ جناب امامہ کی خالہ ان کی زوجہ تھیں۔ پھر آپ نے ان کی شادی سلمہ بن ام سلمہ سے (جو آپ کے حرم میں تھیں) کر دی پھر دلہن سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں سلمہ پسند ہے۔ جس کی والدہ میری زوجہ اور وہ میرا ربیب ہے۔

واقدی نے ان کا نام عمارہ اور ان کے اخیافی بھائیوں کے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن پسران شداد بن ہاد تحریر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۶۔ سیدہ امامہؓ دختر سماک

سیدہ امامہ دختر سماک بن عتیک اوسیہ اشہلیہ بقول ابن حبیب وہ حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں۔

۶۷۱۷۔ سیدہ امامہؓ دختر ابوالعاص

سیدہ امامہ دختر ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رسول کریمؐ تھیں۔ حضور اکرمؐ کے حین حیات میں پیدا ہوئیں۔ حضورؐ ان سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ دوران نماز میں بھی انہیں اٹھائے رکھتے صرف سجدے میں اتار دیتے تھے۔

حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ام محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ کسی شخص نے حضور اکرم کو ہدیہ دیا جس میں یمنی جواہر کا ایک ہار تھا فرمایا یہ ہار میں اپنے خاندان میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہو گا چنانچہ امامہ کو طلب فرمایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا۔

جب امامہ جوان ہوئیں تو جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا کیونکہ جناب خاتون جنت نے انہیں وصیت کی تھی۔ جب جناب امیر زخمی ہوئے تو اس خدشے سے کہ کہیں امیر معاویہ انہیں اپنی زوجیت میں نہ لے لیں جناب امیرؓ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو مشورہ دیا کہ ان کی وفات کے بعد وہ جناب امامہ سے نکاح کر لیں چنانچہ بعد از انقضائے عدت نکاح ہو گیا اور ان کے بطن سے یحییٰ نامی ایک بچہ پیدا ہوا جن کی کنیت سے وہ مشہور تھے کچھ عرصے بعد جناب امامہ مغیرہ کے ہاں فوت ہو گئیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسی طرح جناب رقیہ اور ام کلثوم بے اولاد رہ گئیں صرف خاتون جنت کی اولاد تھی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۸۔ سیدہ امامہؓ والدۂ فرقد

سیدہ امامہ فرقد عجلی کی ماں تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ ان کے بیٹے کے گیسو تھے جنھیں حضور اکرم ﷺ نے چھوا اور دعا فرمائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے فرقد کے ترجمے میں کیا ہے۔

۶۷۱۹۔ سیدہ امامہؓ دختر قریبہ بن عجلان

سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ میں نے ابوعمر پر بغرض استدراک ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۰۔ سیدہ امامۃ المزیدیہؓ

سیدہ امامۃ المزیدیہ ان سے مروی ہے جب سالم بن عمیر نے ابوعفیک منافق کو قتل کر دیا جس کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا اور اس کا نفاق عیاں ہو گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس خبیث سے میرا پیچھا کون چھڑائے گا؟ تو سالم بن عمیر گئے اور اسے قتل کیا تو اس موقع پر جناب امامہؓ نے ذیل کا شعر کہا تھا:

لعمر الذی امناک ان بئس ما یمنی   تکذب دین اللہ والمرء احمدا

تو اللہ کے دین اور رسول اکرم کی تکذیب کرتا ہے بخدا جس نے تیرے دل میں یہ خواہش پیدا کی اس نے بہت بری خواہش پیدا کی۔

ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابن ہشام سے کیا ہے۔

۶۷۲۱۔ سیدہ امۃ اللہ ثقفیہؓ دختر ابوبکر ثقفیہ

سیدہ امۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوبکر ثقفیہ صحابیہ ہیں۔ ان سے عطاء بن ابی میمونہ نے روایت کی۔ بصری تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۲۔ سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہؓ

سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں۔ محمد بن موسیٰ خرشی نے ان کا ذکر علیہ دختر کمیت کی روایت میں کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا کہنا ہے کہ ابن مندہ کو ان کے بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ان کی والدہ رزینہ کو نصیب ہوئی اور ان کی حدیث کو ردیف راء میں بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس باب میں ابوبکر بن ابی عاصم کی ہمنوائی کی ہے اور ان ہی نے امۃ اللہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیہ دختر کمیت عتکیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر سے جنگ کے موقعہ پر جناب صفیہ کو جو بطور جنگی قیدی گرفتار ہوگئی تھیں آزاد کر کے رزینہ انہیں بطور مہر دے دی تھیں۔

۶۷۲۳۔ سیدہ امۃؓ دختر ابی الحکم

سیدہ امۃ دختر ابوالحکم غفاریہ۔ یہ جعفر اور ابوعمر کا قول ہے۔ خطیب نے ان کا نام امیہ دختر ابوالصلت غفاریہ تحریر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے مگر معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر نہیں کیا اور یہی قول ہے عبدالغنی کا...... ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران السدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امہ دختر ابوالحکم غفاری سے روایت کی انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب آدمی جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ان میں باہم گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہی آدمی اس سے اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا کہ یہاں سے صنعاء ابوموسیٰ اور ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۴۔ سیدہ امہؓ دختر خالد بن سعید

سیدہ امہ دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ امویہ ان کی کنیت ام خالد تھی اور اسی سے مشہور تھیں۔ امہ اور ان کے بھائی سعید بن خالد حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام امیمہ یا ہمیمہ دختر خلف تھا۔ ام خالد نے زبیر بن عوام سے شادی کی اور ان سے عمرو بن زبیر اور خالد بن زبیر پیدا ہوئے۔ اور انہی کی وجہ سے ان کی کنیت تھی۔ ان سے موسیٰ اور ابراہیم پسران عقبہ اور کریب بن سلیمان کندی وغیرہ نے روایت کی۔

مصعب بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا

۶۷۲۵۔ سیدہ امہؓ دختر خلیفہ

سیدہ امہ دختر خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عجلان انصاریہ۔

۶۷۲۶۔ سیدہ امہؓ دختر فارسیہ

سیدہ امہ دختر فارسیہ۔ جس سے سلمان فارسی مکے یا مدینے میں ملے۔ ابن مندہ نے بھی کتاب اصفہان میں ان کا یہی نام لکھا ہے۔ ابونعیم نے بھی ان کی پیروی کی ہے لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوبکر محمد بن یوسف المؤدب سے انہوں نے احمد بن حسین بن حسن انصاری سے انہوں نے ربیع بن ابورافع سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے عبید المکتب سے روایت کی کہ انہوں نے سلمان فارسی سے سنا کہ جب وہ اول اول وارد مدینہ میں ہوئے تو انہوں نے ایک اصفہانی عورت کو دیکھا جوان سے پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکی تھی۔ میں نے اس سے رسول اکرم ﷺ کے متعلق دریافت کیا چنانچہ اس نے مجھے حضور ﷺ تک رہ نمائی کی۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالقدوس نے ابوالطفیل سے انہوں نے سلمان سے روایت کی اور اسناد کو پورا کر کے مدینے کی بجائے مکے کا نام لیا اور ایک دوسرے طریقے سے ابوالطفیل سے روایت کی اور مدینے کا نام لیا اور ان سے کوئی حدیث منسوب نہیں کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۷۔ سیدہ امیمہؓ دختر بشر

سیدہ امیمہ دختر بشر از بنوعمرو بن عوف عبداللہ بن سہل کی والدہ اور سہل بن حنیف کی زوجہ تھیں پہلے وہ حسان بن دحداحہ کی بیوی تھیں۔ بھاگ آئیں۔ اسلام قبول کر لیا اور آپ نے انہیں سہل بن حنیف کی زوجیت میں دے دیا چنانچہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ

ابن وہب نے ابن لہیعہ سے اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا کہ یہ خبر ان تک پہنچی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مجھے اس آیت کا شان نزول درست نہیں معلوم ہوتا کیونکہ بنوعمرو بن عوف انصار سے ہیں اور مدنی ہیں۔ اس لئے یہ حدیث ایک مدنی عورت کے بارے میں کیسے نازل ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس کا نزول ان عورتوں کے بارے میں ہے جو بعد از صلح حدیبیہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں مثلاً ام کلثوم دختر عقبہ بن ابومعیط وغیرہ ہم ام کلثوم کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔

۶۷۲۸۔ سیدہ امیمہؓ دختر بشیر

سیدہ امیمہ دختر بشیر ہمشیرہ نعمان بن بشیر بن سعد انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد اور بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ یہ بشیر بنوخزرج سے ہیں اور اول الذکر بنواوس کے بنوامیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔

۶۷۲۹۔ سیدہ امیمہؓ دختر حارث

سیدہ امیمہ دختر حارث زوجہ عبدالرحمٰن بن زبیر عبدالرحمٰن نے انہیں تین طلاقیں دے دیں جس کے بعد رفاعہ نے بھی انہیں طلاق دے دی۔ اس پر وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عبدالرحمٰن سے نکاح کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا کیا وہ تجھ سے ہمستری کر چکا ہے؟ امیمہ نے جواب دیا ان کے پاس تو کپڑے ٹکڑا ہے۔ حضور نے فرمایا تاکہ تو اس سے لطف اندوز ہو اور وہ تجھ سے۔ ابوصالح نے اسے ابن عباس سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۰۔ سیدہ امیمہؓ دختر خلف

سیدہ امیمہ دختر خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ یہ خاتون طلحہ بن عبداللہ بن خلف کی پھوپھی تھیں جنہیں طلحہ الطلحات کا لقب حاصل تھا۔ جناب امیمہ خالد بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں۔ جو ہجرت کر کے خاوند کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں۔ اسلام لانے میں سبقت والوں میں سے تھیں۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام امینہ تھا۔ ایک روایت میں ہمینہ مذکور ہے۔ حبشہ میں ان کے بطن سے ایک لڑکا سعید نامی اور ایک لڑکی امہ پیدا ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے لڑکی کا نام امیمہ دختر خالد خزاعیہ لکھا ہے جو غلط ہے اور پہلی روایت صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۶۷۳۱۔ سیدہ امیمہؓ (رسول اللہ کی آزاد کردہ کنیز)

سیدہ امیمہ۔ رسول کریم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان کی حدیث کے راوی اہل شام ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر حضرمی نے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرمؐ کو وضو کرا رہی تھیں کہ ایک آدمی نے حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا خدا سے شرک نہ کر خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں بھون دیا جائے اور دانستہ ترک نماز نہ کر کیونکہ جس نے عمداً نماز نہ پڑھی خدا اور رسول نے اس سے قطع تعلق کر لیا اور کوئی نشہ آور چیز استعمال نہ کرو کیونکہ نشہ ہر برائی کا سرچشمہ ہے اور اسی طرح اپنے والدین کی نافرمانی سے اجتناب کرو خواہ تمہیں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو چھوڑنا پڑے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۲۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور ان کی اولاد کی خالہ تھیں جناب امیمہ کے والد عبد بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ تھے انہوں نے حضورؐ سے بیعت کر لی تھی بقول ابوعمر ان سے محمد بن منکدر اور ان کی بیٹی حکیمہ نے روایت کی ...... ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں امیمہ دختر رقیقہ تیمیہ لکھا ہے اور جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں جائی بہن قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خاتون جنت کی خالہ تھیں لیکن یہ دونوں باتیں بہ قول ابن اثیر غلط ہیں کیونکہ ان کی نسبت تیمیہ ہے اور بنو تیم بن مرہ سے تعلق رکھتی ہیں نہ کہ بنو تمیم سے نیز جناب امیمہ ام المومنین خدیجہ کی بھانجی ہیں نہ کہ بہن اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب تیم تک بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں

نے امیمہ دختر رقیقہ سے سنا انہوں نے بتایا کہ کچھ عورتوں نے حضور اکرمؐ کی بیعت کی تو حضور نے دریافت فرمایا تم کس کی اطاعت کرنے کی تمنا کروگی اور کس کی اطاعت کروگی۔ ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہیں۔

حجاج بن محمد نے ابن جریج سے انہوں نے امیمہ کی دختر حکیمہ سے انہوں نے اپنی والدہ امیمہ سے روایت کی کہ حضورؐ کا ایک لکڑی کا پیالہ تھا جس میں رات کو پیشاب کر کے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے ایک دن برکہ نامی ایک عورت نے پانی سمجھ کر پیالے والے پیشاب کو پی لیا جب حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عورت جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے حدیث شرب بول کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے امیمہ دختر ابوصیفی کے ترجمے میں جو اس سے آگے مذکور ہے۔

نوٹ: میری ناقص رائے میں یہ حدیث کبھی صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ناپاک چیز کے پینے سے جہنم کی آگ کیسے حرام ہوسکتی ہے۔؟ بالفرض اگر ایسی بات ہوتی تو شربِ بول ایک فرد تک محدود کیسے رہ سکتا تھا۔ (مترجم)

۶۷۳۳۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ دختر ابوصیفی

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ کی دختر ابوصیفی بن ہاشم بن عبد مناف۔ زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوصیفی کی نسل (ماسوائے رقیہ کی اولاد کے) ختم ہوگئی اور رقیقہ مخرمہ بن نوفل کی ماں ہیں۔ جنہوں نے جناب عبدالمطلب کی دعائے استسقاء کا خواب دیکھا تھا۔ ان سے ان کی بیٹی حکیمہ نے روایت کی۔

طبرانی اور ابونعیم نے اس امیمہ اور امیمہ دختر رقیقہ تیمیہ میں فرق بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے دونوں تراجم میں لکھا ہے کہ امیمہ کی بیٹی حکیمہ نے اپنی والدہ سے روایت کی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے نام سے موسوم ہوں اور اسی طرح ان کی لڑکیوں کے نام ایک جیسے ہوں اور وہ اپنی اپنی ماؤں سے روایت کریں...... جعفر مستغفری کا قول ہے کہ وہ جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پھوپھی تھیں۔ قاضی ابواحمد العسال کے مطابق سوائے محمد بن منکدر کے اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی امیمہ تیم بن مرہ سے تھیں۔ بنو تیم کا تعلق قریش سے تھا اور حکیمہ کی والدہ تھیں ایک روایت میں ان کے والد کا نام ابوالبجاد ہے۔ ان کی لڑکی حکیمہ سے صرف ابن جریج نے روایت کی اور حکیمہ کے والد حکیم یا ابوحکیم تھے اور بقول ابوموسیٰ قاضی ابواحمد نے دونوں کو ایک ترجمہ میں جمع کر دیا ہے اور انہوں نے باسنادہ مصعب سے انہوں نے امیمہ سے روایت کی وہ لکھتے ہیں کہ امیمہ دختر رقیقہ کی والدہ اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی بیٹی تھیں۔ امیمہ نے ہجرت کی تھی اور ان سے ابن منکدر نے روایت کی بقول مصعب وہ محمد بن منکدر کی پھوپھی تھیں۔ امیر معاویہ انہیں شام لے گئے تھے اور وہاں انہیں ایک مکان بنوا دیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۴۔ سیدہ امیمہؓ دختر شراحیل

سیدہ امیمہ دختر شراحیل۔ حضور ﷺ نے نکاح کے بعد اسے طلاق دے دی تھی۔ مسمار بن عمر والحسین بن فناخسرو وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حسین بن ولید نیشاپوری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے عباس بن سہل

ے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسید سے روایت کی کہ آپ نے شراحیل کی بیٹی امیمہ سے نکاح کیا اور جب خلوت میں آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عورت نے ناخوشی کا اظہار کیا آپ نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے کتان سفید کے دو کپڑے دے کر واپس لے جاؤ۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن ابوالوزیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حمزہ (یعنی ابواسید کے بیٹے) اپنے والد سے اور ابن عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہم جونیہ کے ترجمے میں اس واقعہ کو پھر بیان کریں گے۔

۶۷۳۵۔ سیدہ امیمہؓ عبداللہ بن ابی کی کنیز

سیدہ امیمہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی کنیز تھی۔ یحیٰی بن محمود اور ابویاسر نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج سے ابوکامل جحدری سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی کے پاس دو لونڈیاں تھیں۔ میکہ اور امیمہ وہ ان دونوں کو زنا پر مجبور کرتا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی تو یہ آیت اتری۔

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ --- غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

"تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور مت کرو۔"

۶۷۳۶۔ سیدہ امیمہؓ دختر عمرو بن سہل

سیدہ امیمہ دختر عمرو بن سہل بن قلعہ بن حارث بن عبدالاشہل انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۶۷۳۷۔ سیدہ امیمہؓ دختر نجار انصاریہ

سیدہ امیمہ دختر نجار انصاریہ۔ ان کی حدیث ابن جریج نے حکیمہ دختر ابوحکیم سے انہوں نے اپنے والدہ امیمہ سے روایت کی کہ ازواج مطہرات کے پاس رومال تھے جن میں انہوں نے کلف اور زعفران باندھ رکھا تھا احرام باندھنے سے پہلے انہوں نے اس مرکب کو اپنے بالوں کی جڑوں میں لگا لیا پھر احرام باندھا۔

ابوعمر کا قول ہے کہ عقیلی نے یہ حدیث امیمہ دختر نجار سے منسوب کی ہے لیکن میرے خیال میں یہ حدیث امیمہ دختر رقیقہ سے مروی ہے۔ بایں دلیل کہ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے حکیمہ دختر امیمہ دختر رقیقہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپ پیشاب کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حجاج سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۸۔ سیدہ امیمہؓ دختر ابوالہیثم

سیدہ امیمہ دختر ابوالہیثم بن تیہان بن مالک بلویہ انصاریہ۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور سے بیعت کی ابوحبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۹۔ سیدہ امیمہؓ (والدہ ابوہریرہ)

سیدہ امیمہ ابوہریرہ کی والدہ ابوموسیٰ نے جن روایات کی مجھے اجازت دی ان میں ذکر کیا کہ ابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن شاذان سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے یحیٰی بن علاء سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت عمر نے انہیں بلا بھیجا تا کہ انہیں کسی علاقے کی حکومت عطا کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا خلیفہ نے کہا کیا تم حکومت میں حصہ لینے سے انکار کرتے ہو حالانکہ تم سے ایک بہتر شخص نے اس کی خواہش کی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کس نے طلب کی تھی انہوں نے جواب دیا یوسف بن یعقوب علیہ السلام۔ انہوں نے جواب دیا امیر المومنین! وہ نبی بن نبی تھے جبکہ میں ابوہریرہؓ پسر امیمہ ہوں میں تین اور دو امور سے ڈرتا ہوں (خلیفہ نے کہا تم نے پانچ کیوں نہیں کہا؟) (۱) میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بات بغیر از علم کہہ دوں (۲) بغیر از حکم فیصلہ کر دوں (۳) میری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں (۴) میرا مال چھین لیا جائے (۵) اور میری آبرو خاک میں ملا دی جائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ طبرانی نے ان کا نام میمونہ لکھا ہے۔

۶۷۴۰۔ سیدہ امیمہؓ دختر قیس

سیدہ امیمہ دختر قیس بن ابی الصلت غفاریہ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خاتون مجھے امہ دختر ابوالحکم معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے لیکن علماء کی ایک جماعت نے ان میں اور اول الذکر میں فرق بیان کیا ہے اور خطیب ابوبکر نے اس نام کو ان ناموں میں شمار کیا ہے جو دونوں صنفوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

واقدی نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے ام علی دختر ابوالحکم سے انہوں نے امیہ دختر قیس بن ابی الصلت سے روایت کی کہ وہ بنوغفار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ہم چاہتی ہیں کہ اس مہم خیبر میں آپ کے ساتھ ہم بھی نکلیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور جو کچھ بن پڑے گا مسلمانوں کے لشکر کے لئے سرانجام دیں گی حضور ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

اسے ابن اسحٰق نے روایت کیا ہے اور اس سے اختلاف کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امیہ دختر ابوالصلت سے انہوں نے بنوغفار کی ایک عورت سے روایت کی کہ وہ بنوغفار کی چند خواتین کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت کی درپیش مہم خیبر میں شرکت کی اجازت طلب کی ابوداؤد نے اس کو اپنی سنن میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۷۴۱۔ سیدہ انیسہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ انیسہ دختر ثعلبہ بن زید بن قیس انصاریہ بنوحارث بن خزرج سے تھیں۔ انہیں صحبت ملی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۴۲۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ انیسہ دختر ابوحارثہ بن صعصعہ۔ جو قتادہ بن نعمان اور ابوسعید خدری کی والدہ تھیں حضور ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب

کا قول ہے۔

۶۷۴۳۔ سیدہ انیسہؓ دختر خبیب

سیدہ انیسہ دختر خبیب بن یساف انصاریہ۔ جو خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب کی پھوپھی تھیں بصری شمار ہوتی ہیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے پھوپھی سے سنا (انہوں نے حضور کے ساتھ حج کیا تھا) کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ابن ام مکتوم راتوں کے دوران میں منادی کرتے تھے کہ بلال کے منادی کرنے تک کھاتے پیتے رہو اور کبھی اس کے برعکس ہوتا۔ اسی طرح کبھی ایک اترتا اور کبھی دوسرا اس طرح ہم اپنا دھیان ان کی طرف لگائے رکھتے اور سحری کرتے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۴۔ سیدہ انیسہؓ دختر رافع

سیدہ انیسہ دختر رافع بن معلیٰ بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۵۔ سیدہ انیسہؓ دختر رہم

سیدہ انیسہ دختر رہم انصاریہ از بنو خطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۶۔ سیدہ انیسہؓ دختر ساعدہ

سیدہ انیس دختر ساعدہ بن عابس بن قیس بن نعمان۔ عویم بن ساعدہ کی ہمشیرہ تھیں اور ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۷۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابوطلحہ

سیدہ انیسہ دختر ابوطلحہ بن عصمہ بن زید انصاریہ خطمیہ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۸۔ سیدہ انیسہؓ دختر عدی

سیدہ انیسہ دختر عدی انصاریہ بنو بلی کی ایک خاتون تھیں جو انصار کی حلیف تھیں اور سعید بن عثمان بلوی کی دادی تھی یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن غالب سے انہوں نے احمد بن جناب سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے اپنی دادی انیسہ دختر عدی سے روایت کی کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جو بدری تھا وہ معرکہ احد میں شہید ہو گیا میں چاہتی ہوں کہ میں اسے اپنے قریب دفن کروں تاکہ مجھے اس کا قرب حاصل رہے۔ حضورؐ نے اجازت دے دی۔ پھر اس خاتون نے اپنے بیٹے کی لاشؓ کو ایک عبا میں لپیٹ کر اپنے آب کش اونٹ کی پیٹھ پر لادا۔ دوسری طرف مجذر بن زیاد کی لاش تھی جو اس خاتون کے بیٹے کے مقابلے میں ہلکا تھا۔ حضور اکرم کا گزر وہاں سے ہوا تو فرمایا کہ دونوں جانب کا وزن برابر کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۹۔ سیدہ انیسہ رض دختر عروہ

سیدہ انیسہ دختر عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن امیہ انصاری از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ؐ سے بیعت کی۔

۶۷۵۰۔ سیدہ انیسہ رض دختر عمرو

سیدہ انیسہ دختر عمرو بن عنمہ انصاریہ از بنو سواد بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور آپ سے بیعت کی۔

۶۷۵۱۔ سیدہ انیسہ رض دختر کعب

سیدہ انیسہ دختر کعب ام عمارہ۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کیا وجہ ہے کہ قرآن میں ہماری خیر اور بھلائی کا ذکر نہیں ہوتا اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت نازل ہوئی ان المسلمین والمسلمات الآیۃ

ابو الوفاء بغدادی نے اپنی تفسیر میں مقاتل سے اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اس آیت کا تعلق نسیبہ سے ہے نہ کہ انیسہ سے۔) ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۲۔ سیدہ انیسہ رض بنت معاذ

سیدہ انیسہ رض بنت معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن مخلد ابو عبادہ کی بہن ہے انصاریہ از بنو زریق ابن حبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۳۔ سیدہ انیسہ نخعیہ رض

سیدہ انیسہ نخعیہ انہوں نے معاذ بن جبل کے ورود میں یمن کا ذکر کیا ہے جب وہ حضور اکرم ﷺ کے تعمیل فرمان میں وہاں گئے۔ انہوں نے وہاں کے لوگوں کو تعلیم دی۔ پانچ نمازیں روزانہ ادا کرو رمضان شریف میں روزے رکھو اور بشرط استطاعت حج کرو۔ اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

ان کی عمر کا اندازہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ معاذ ۹ ہجری میں یمن بھیجے گئے اگر اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تسلیم کی جائے تو بیعت عقبہ میں ان کی عمر نو برس ہوگی جو اس لئے غلط ہے کہ اس بیعت میں کوئی بچہ شامل نہیں تھا۔

۶۷۵۴۔ سیدہ انیسہ رض دختر ہلال

سیدہ انیسہ دختر ہلال بن معلیٰ بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

باب الباء

۶۷۵۵۔ سیدہ بادیہ رض دختر غیلان

سیدہ بادیہ دختر غیلان ثقفیہ۔ قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بادیہ دختر غیلان خدمت

اقدس میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! میں طہر قائم نہیں رکھ سکتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ فرمایا تیری شکایت کا تعلق حیض سے نہیں۔ جب حیض کا دورانیہ ختم ہو جائے اور خون بند ہو جائے تو نہا لو اور نماز ادا کرو۔

یہ وہی بادیہ ہیں جن کے بارے میں ہیت مخنث نے کہا تھا کہ وہ سامنے سے چار گنا اور پیچھے سے آٹھ گناہ معلوم ہوتی ہیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۶۔ سیدہ ثبینہؓ دختر ضحاک

سیدہ ثبینہ دختر ضحاک ثابت بن ضحاک انصاری کی ہمشیرہ محمد بن مسلمہ ان سے نکاح کے متمنی تھے چنانچہ ایک ہمسائے کے گھر میں چھپ کر انہوں نے اس خاتون کو دیکھا۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے اس خاتون کا نام اسی طرح لکھا ہے لیکن ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا نام اپنی کتاب التاریخ میں ثاسے ثبینہ تحریر کیا ہے نیز محمد بن مسلمہ کی حدیث میں اس خاتون کی صحبت کا ذکر نہیں۔

۶۷۵۷۔ سیدہ بجیدہؓ

سیدہ بجیدہ ان کا ذکر ابن خیثمہ کی حدیث میں آیا ہے جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے المقبری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجیدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم سائل کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ ضرور رکھو خواہ وہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن ابی خیثمہ نے ان کا نام بجیدہ لکھا ہے۔ حالانکہ وہ ام بجید ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۸۔ سیدہ بحینہؓ دختر حارث

سیدہ بحینہ دختر حارث یعنی ارت بن مطلب عبداللہ بن بحینہ کی والدہ تھیں اور عبداللہ کے والد کا نام مالک تھا اور حضور ﷺ نے خراج خیبر سے انہیں حصہ دیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارہ تقسیم غنیمت خیبر روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بحینہ دختر حارث کو تیس وسق عطا فرمائے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۹۔ سیدہ بدیلہؓ دختر مسلم

سیدہ بدیلہ دختر مسلم بن عمیرہ بن سلمی حارثیہ۔ از انصار۔ انہیں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ نے اپنی دادی بدیلہ سے روایت کی کہ ہمارے یہاں بنو حارثہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام عباد بن بشر تھا۔ اس نے ہمیں بتایا کہ تحویل قبلہ کا حکم آ گیا ہے۔ ان کی حدیث کو واقدی نے روایت کیا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۰۔ سیدہ برزہؓ دختر مسعود

سیدہ برزہ دختر مسعود بن عمرو جو صفوان بن امیہ کی بیوی تھیں۔ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ بن صفوان اکبر تھا۔ جب اسلام آیا تو

ان کی سات بیویاں تھیں۔اور یہ بھی ان میں تھیں۔ام وہب کے ترجمے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ابووہب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۱۔سیدہ برصاءؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

سیدہ برصاء عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں۔ان کا نام کبشہ یا کیشہ تھا۔ان سے عبدالرحمٰن بن عمرہ نے روایت کی کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور کھڑے کھڑے ایک مشکیزے سے پانی تناول فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۲۔سیدہ برکہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ برکہ دختر ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان۔ان کی کنیت ام ایمن تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن بن عبید تھا۔یہ خاتون اسامہ بن زید کی والدہ بھی تھیں۔عبید الحبشی کے بعد ام ایمن نے زید بن حارثہ سے نکاح کیا تھا۔جن سے اسامہ پیدا ہوئے تھے۔یہ خاتون حضور اکرمؐ کی کنیز اور خادم تھیں۔دونوں ہجرتوں میں شریک تھیں اور ام الظباء کے نام سے مشہور تھیں۔ہم اس سے زیادہ تذکرہ ان کی کنیت میں انشاء اللہ کریں گے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۳۔سیدہ برکہ حبشیہؓ

سیدہ برکہ حبشیہ یہ خاتون ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں اور یہ وہی خاتون ہیں جن کا ذکر امیمہ بنت رقیقہ کے تذکرے میں آچکا ہے اور یہ وہی ہیں۔جنہوں نے حضورؐ کا پیشاب پی لیا تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۴۔سیدہ برکہؓ دختر یسار

سیدہ برکہ دختر یسار۔قیس بن عبداللہ اسدی کی بیوی بقول موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب سے روایت کی کہ اس خاتون نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔یہ ابوسفیان کی کنیز تھیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۵۔سیدہ بروعؓ دختر واشق

سیدہ بروع دختر واشق الرواسیہ ایک روایت میں ان کی نسبت اشجعیہ ہے جو ہلال بن مرہ کی بیوی تھیں۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصمؒ اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے بروع دختر واشق سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے نکاح کیا اور خود کو اس کے سپرد کر دیا لیکن وہ قبل از مجامعت مر گیا حضورؐ نے ان کے بارے میں مہر مثل کا حکم دیا اور یہ قصہ بہ حدیث علقمہ از معقل بن سنان منقول ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

رواس کا نام حارث بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا اور اشجع از بنو قیس ہیں اور ان کا نسب یوں ہے اشجع بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان۔

۶۷۶۶۔ سیدہ برہؓ دختر ابو تجراۃ

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابو تجراۃ العبدریہ مکی......... زبیر کا بیان ہے کہ بنو تجراہ بنو کندہ کا ایک ضمنی قبیلہ ہے جو مکے آ گئے تھے۔

اس خاتون نے صفیہ دختر شیبہ اور عمیرہ دختر عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی منصور حجی نے اپنی والدہ سے انہوں نے برہ دختر ابو تجراہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا جب اختتام کو پہنچے تو فرماتے کہ تیز چلو کہ خدا نے تیز چلنے کا حکم دیا ہے نیز انہوں نے سعی کے دوران میں دیکھا کہ تیز چلنے سے آپ کے دونوں گھٹنے ننگے ہو جاتے تھے۔

عطاء بن ابی رباح نے یہ حدیث صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی اور برہ کا نام حبیبہ دختر ابو تجراہ لکھا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۷۔ سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ

سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ بن عبدالاسد حضورؐ کی ربیبہ ہے اور یہ ام سلمہ کی بیٹی ہے حضورؐ نے زینب نام رکھا۔ انشاءاللہ زا کے باب میں اس کا ذکر مفصل کریں گے۔ یہ اسی نام کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا اخراج کیا ہے۔

۶۷۶۸۔ سیدہ برہؓ دختر عامر

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عامر بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی قرشیہ عبدریہ' ابو اسرائیل کی بیوی تھیں جو بنو حارث سے تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے قصے میں حدیث فی النذر مذکور ہے اور جن کے یہاں اسرائیل نامی ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ ابو اسرائیل جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ برہ نے ہجرت کی تھی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۹۔ سیدہ بزیدہؓ دختر بشر

سیدہ بزیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر بشر بن حارث بن عمرو بن حارثہ۔ عباد بن سہل بن اساف کی بیوی تھیں۔ ان کے بیٹے کا نام ابراہیم بن عباد تھا۔ بزیدہ نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۷۰۔ سیدہ بریرہؓ عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

سیدہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ بریرہ اولاً بنو ہلال کی لونڈی تھیں۔ ایک روایت میں ابو احمد بن جحش کا نام مذکور ہے۔ ایک روایت میں بنو انصار میں سے کسی کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے انہیں زر فدیہ پر آزاد کرنا قبول کر لیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

ابو اسحق بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے انہوں نے ابن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے

بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے ولاء کی شرط پیش کی حضور نے فرمایا ولاء اس شخص کی ہوگی جو قیمت ادا کرے گا یا جسے تصرف حاصل ہو۔

ان کے خاوند کا نام مغیث تھا اور وہ بھی غلام تھا حضور ﷺ نے بریرہ کو اختیار دے دیا چنانچہ اس نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی لیکن مغیث کو بیوی سے محبت تھی چنانچہ وہ گلیوں میں روتا پھرتا حضور نے بریرہ سے مغیث کی سفارش کی۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا آپ کا حکم ہے فرمایا نہیں سفارش ہے۔ بریرہ نے کہا مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

اس کے شوہر کے بارے میں اختلاف ہے۔ آیا غلام تھا یا حر بعض غلام کہتے ہیں اور بعض حر لیکن صحیح ہے کہ وہ غلام تھا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے بریرہ کی خاوند سے علیحدگی کے بعد اسے مطلقہ عورت کی عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔

عبدالملک بن مروان سے مروی ہے کہ میں بریرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتی اے عبدالملک! مجھے تجھ میں ایسے اوصاف نظر آتے ہیں کہ تو اس حکومت کو پالے گا اگر ایسی صورت پیش آ جائے تو خونریزی سے پرہیز کرنا کیونکہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص بلاوجہ خونریزی کرتا ہے وہ جنت کے دروازے سے جب وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے دور دھکیل دیا جاتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۱۔ سیدہ بریعہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ بریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوحارثہ بن اوس بن دخیس انصاریہ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۷۲۔ سیدہ بسرہؓ دختر صفوان

سیدہ بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشیہ اسدیہ یہ ابوعمر اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابن مندہ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ بسرہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن خمل بن شق بن عامر بن ثعلبہ بن حارث بن مالک بن کنانہ مگر سلسلہ اول درست ہے۔ ان کی والدہ کا نام سالمہ دختر امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ اور وہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں اور عقبہ بن ابی معیط کی ماں جائی بہن اور جناب بسرہ مغیرہ بن ابوالعاص کی زوجہ تھیں اور دو اولاد ہوئیں۔ معاویہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخر الذکر عبدالملک بن مروان کی والدہ تھیں اور ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط، مروان بن حکم اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم از محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو بغیر نماز نہ پڑھے اور کئی راویوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی۔ اور

اسے ابواسامہ وغیرہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان بن حکم سے اس نے بسرہ سے روایت کی اور ابو الزناد نے اس حدیث کو عروہ سے انہوں نے بسرہ سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

خمل: خاء پر پیش اور میم ساکن ہے۔

۶۷۷۳۔ بشیرہؓ دختر حارث

سیدہ بشیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن عبد رزاح بن ظفر انصاریہ ظفریہ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی تھی۔

۶۷۷۴۔ سیدہ بغومؓ دختر معدل

سیدہ البغوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر معدل کنانیہ یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی زوجہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا یہ واقدی کا قول ہے اور ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۷۷۵۔ سیدہ بقیرہؓ قعقاع کی اہلیہ

سیدہ بقیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ خاتون قعقاع بن ابو حدرد اسلمی کی بیوی تھیں۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسلمیہ تھیں یا نہیں۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی کہ انہوں نے بقیرہ قعقاع کی اہلیہ سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا جب تم سنو کہ تمہارے قرب وجوار میں کوئی لشکر زمین میں دھنس گیا ہے تو سمجھ لو کہ یہ قیامت کا سایہ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۶۔ سیدہ بہیسہؓ

سیدہ بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ انہیں رسول اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی کہمس حسن بن سیار بن منظور سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ایک خاتون بہیسہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ آپ کے کرتے میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے اجازت دے دی اور انہوں نے پچھلی طرف سے آپ کا کرتہ اٹھا کر اپنے سینے کو حضور کی پیٹھ مبارک سے رگڑا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی چیز ہے جسے روکے رکھنا حرام ہے فرمایا پانی اور نمک اس کے بعد انہوں نے کبھی ان دو چیزوں کو نہیں روکا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا۔

۶۷۷۷۔ سیدہ بہیہؓ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ایک روایت میں بہیمہ دختر ''بسر'' مذکور ہے۔ عبداللہ بن بسر مازنی کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا عرف صماء تھا ابوزرعہ سے منقول ہے کہ انہیں دحیم نے بتایا کہ اس خاندان کے چار آدمی حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

بسر اور ان کے دو بیٹے عبداللہ اور عطیہ اور بیٹی صماء دار قطنی کا قول کہ صماء دختر بسر کا نام بہیمہ تھا............ اس خاتون نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا لیکن فرض روزہ مستثنٰی ہے۔ اس خاتون سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کی ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۸۔ سیدہ بہیہ رضی اللہ عنہا دختر عبداللہ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا دختر عبداللہ البکر یہ از بکر بن وائل یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضور ﷺ نے مردوں سے بیعت کی اور مصافحہ کیا لیکن خواتین سے صرف بیعت فرمائی پھر آپ نے ان کی طرف دیکھا دعا فرمائی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا نیز ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی چنانچہ ان کے ساٹھ اولادیں ہوئیں چالیس مرد تھے اور بیس عورتیں ان میں سے بیس شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۹۔ سیدہ بیضاء رضی اللہ عنہا

سیدہ بیضاء رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ جو صفوان اور سہیل کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق بنو حارث بن فہر سے تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے بیٹے ان سے منسوب تھے چنانچہ ابنا بیضا کہا جاتا۔ ان کا نام دعد دختر جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر تھا۔ ان کے دونوں بیٹے صحابی تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب التاء

۶۷۸۰۔ سیدہ تماضر رضی اللہ عنہا دختر عمرو

سیدہ تماضر رضی اللہ تعالٰی عنہا دختر عمرو بن شرید سلمیہ یہ وہی خاتون جو خنساء شاعرہ کے نام سے مشہور ہیں ہم "خاء" میں ان کا ذکر کریں گے کیونکہ وہ اسی نام سے مشہور ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۱۔ سیدہ تملک رضی اللہ عنہا شیبیہ

سیدہ تملک الشیبیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا از بنو عبدالدار بعدہ از بنو شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے مہران بن ابی عمر سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مثنی بن صباح سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے تملک سے روایت کی کہ وہ اپنے ایک بالاخانے میں جو مروہ اور صفا کے درمیان تھا بیٹھی تھیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اے لوگو خدا نے سعی بین الصفاء والمروۃ کو تم پر فرض کیا ہے اس لئے اس کی تعمیل کرو۔

اس حدیث کو صفیہ نے اپنی والدہ سے جیسا کہ گزر چکا ہے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے عطاء نے صفیہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کیا جس کا ذکر بعد میں آئے گا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۲۔ سیدہ تمیمہؓ دختر ابوسفیان

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوسفیان بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ' بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۸۳۔ سیدہ تمیمہؓ دختر وہب

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر وہب ابوعبید قرظیہ یہ خاتون رفاعہ قرظی کی مطلقہ تھیں۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ رفاعہ قرظی کی عورت عبدالرحمٰن بن زبیر کے پاس تھی لیکن عورت کا نام نہیں لیا اور محمد بن اسحٰق نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنوقریظہ کی ایک عورت جس کا نام تمیمہ تھا۔ عبدالرحمٰن بن زبیر کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی اور پھر رفاعہ نے نکاح کرلیا۔ اس سے علیحدہ ہوگئی تو خاتون نے پھر عبدالرحمٰن سے نکاح کرنا چاہا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہؐ! ان (رفاعہ) کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑے جیسا ہے' تو آپؐ نے فرمایا کہ تو عبدالرحمٰن سے تب تک نکاح نہیں کرسکتی جب تک کہ تو کسی اور مرد کا ذائقہ نہ چکھ لے۔ اور قتادہ نے بھی اس خاتون کا یہی نام لکھا ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ تمیمہ دختر ابوعبید القرظیہ' رفاعہ یا رافع قرظی کی بیوی تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے اس خاتون سے نکاح کرلیا۔ مگر اس نے یعنی تمیمہ نے دوبارہ رفاعہ سے پھر نکاح کرنا چاہا تو حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ عبدالرحمٰن کے پاس تو میرے اس کپڑے کے پلو جیسا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تب تک نہیں ہوسکتا جب کہ تو اس کا شہد اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۴۔ سیدہ توامہؓ دختر امیہ بن خلف

سیدہ توامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر امیہ بن خلف الجمحی۔ ان کا ذکر تو صحابیات میں آیا ہے مگر روایت کوئی مذکور نہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے آپ سے بیعت کی اور انہیں توامہ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی جڑواں بہن بھی تھیں اور وہ صالح کی آزاد کردہ کنیز تھیں بروایت صالح اس خاتون نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۵۔ سیدہ تویلہؓ دختر اسلم

سیدہ تویلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر اسلم انصاریہ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو۔ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن حمزہ سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن مسلمہ حارثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی تویلہ بنت اسلم سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضورؐ بنوحارثہ میں نماز ادا کررہے تھے کہ عباد بن بشر نے ہمیں بتایا کہ تحویل قبلہ کا حکم آگیا ہے اور آپ نے بیت المقدس سے کعبے کی طرف منہ پھیرلیا مردوں کی جگہ عورتیں آگئیں اور عورتوں کی جگہ مردوں نے لے لی چونکہ یہ حکم دوران نماز میں نازل ہوا تھا اس لیے باقی دو سجدے کعبے کی طرف ادا کیے گئے

ایک روایت میں ان کا نام بدیلہ اور ایک میں نویلہ (بنون) مذکور ہے بعد میں پھر ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الثاء

۶۷۸۶۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ربیع

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاریہ۔ ابوعیسیٰ بن جبر کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہیں حضورؐ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

۶۷۸۷۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر سلیط

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سلیط بن قیس انصاریہ از بنو عدی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۷۸۸۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ضحاک

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ضحاک بن خلیفہ انصاریہ اشہلیہ ان کی ولادت حضور ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ان کا نام اکثر علماء نے ثبیتہ اور بعض نے بثینہ تحریر کیا ہے۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابونصر احمد بن عمر الغازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر سے انہوں نے قطان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن عون سے انہوں نے ابوشہاب سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ وہ ثبیتہ نامی ایک عورت کی طرف جو ایک بالا خانے میں تھیں بغور دیکھ رہا تھا انہوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا کہ تم حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہو اور ایک غیر محرم عورت کو تاڑ رہے ہو؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خدا کسی آدمی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کا خیال ڈال دے تو اسے دیکھنے کی اجازت ہے۔

اس حدیث کو علماء کی ایک جماعت نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ کا ذکر نہیں کیا اور ایک روایت میں زکریا بن ابی زائدہ از حجاج مذکورہ ہے۔ انہوں نے اس خاتون کا نام نبیہ لکھا ہے اور ابومعاویہ نے حجاج سے انہوں نے سہل بن محمد بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سلیمان سے روایت کی اور خاتون کا نام نبیثہ لکھا ہے اور محمد بن مسلمہ سے بھی کئی اسناد سے مروی ہے ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۹۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر نعمان

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر نعمان بن عمرو بن نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ انصاریہ خزرجیہ بیاضیہ اس خاتون ان کے والد اور دادا کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی بقول محمد بن سعد بعد از قبول اسلام انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔ ابن حبیب نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں بنوجحجبی میں شمار کیا ہے اور بنو بیاضہ میں یہ نسب مشہور

ہے کیونکہ نعمان ان کے والد کا نام تھا اور ان کے والد کا نام عمرو تھا اور دونوں کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ دونوں بنو بیاضہ سے ہیں۔

۶۷۹۰۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر یعار

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاریہ۔ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل تھیں۔ جنہوں نے آغاز کار میں ہجرت کی تھی اور ان کا شمار فاضل خواتین میں ہوتا تھا۔ یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور سالم مولی ابوحذیفہ کی آزاد کردہ کنیز تھی انہیں آزادی کے بعد سالم نے ان کی ولایت ابوحذیفہ کو دے دی تھی۔ ایک روایت میں سالم کو ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام کہا گیا ہے اور سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تھے۔

اس خاتون کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ مصعب نے ثبیتہ لکھا ہے۔ ابوطوالہ نے عمرہ دختر یعار کہا ہے۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ سالم ایک انصاریہ کے آزاد کردہ غلام تھے موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن معقل سلمی دختر تعار کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابراہیم بن منذر نے اس خاتون کا نام یعار لکھا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۱۔ سیدہ ثویبہؓ ابولہب کی لونڈی

سیدہ ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابولہب کی لونڈی تھیں حضور اکرم ﷺ کو انہوں نے دودھ پلایا لیکن ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ سوائے ابن مندہ کے کوئی بھی اس کے اسلام کا قائل نہیں۔

باب الجیم

۶۷۹۲۔ سیدہ جثامہ مزنیہؓ

سیدہ جثامہ مزنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ عمر بن محمد بن طبرزد نے ابن البناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بڑھیا حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئی۔ پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا جثامہ آپ نے فرمایا جثامہ نہیں بلکہ حضانہ پھر فرمایا کہو تم لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے بعد تم پر کیا بیتی۔ اس نے جواب دیا۔ خیریت ہی رہی یا رسول اللہ۔

جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس عورت سے بڑی مہربانی سے پیش آئے فرمایا یہ بڑھیا بزمانہ خدیجہ ہم سے ملنے آیا کرتی تھی اور عہد کی پاسداری ایمان کی شرط ہے۔

ایک روایت کے مطابق آپ نے اس عورت سے حضانہ کی بجائے حسانہ فرمایا تھا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کا ذکر "حسانہ" میں کیا جائے گا۔

۶۷۹۳۔ سیدہ جبلہؓ دختر مصفح

سیدہ جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر مصفح رسول اکرمؐ کی زیارت حاصل ہوئی۔ ان سے فضیل بن مرزوق نے روایت کی۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ سیدہ جدامہؓ دختر جندل

سیدہ جدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر جندل۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان مہاجر خواتین میں کیا ہے جن کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔

۶۷۹۵۔ سیدہ جذامہؓ دختر حارث

سیدہ جذامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث، ہمشیرہ حلیمہ جو حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں تھیں ہم حلیمہ کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے ان کا لقب شیماء تھا اور ان سے کوئی روایت مذکور نہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابن اثیر کہتے ہیں کہ انہوں نے شیماء لکھا ہے حالانکہ شیماء ان ان کا لقب نہیں تھا کیونکہ شیما حضور کی رضاعی بہن تھیں نہ کہ ان کی خالہ۔

۶۷۹۶۔ سیدہ جذامہؓ دختر وہب

جدامہ دختر وہب الاسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ ان کے شوہر کا نام انیس بن قتادہ بن جن کا تعلق بنی عمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی۔

ابو الفرج بن ابو الرجاء اور ابو یاسر بن ابو حبہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عبید اللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر کی سے ان دونوں نے مقری سے روایت کہ ہم سے سعید بن ابو ایوب نے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے جذامہ دختر وہب یعنی عکاشہ کی بہن سے روایت کی کہ وہ حضور کی ایک مجلس میں کچھ مردوں کے ساتھ موجود تھیں حضور اکرم ﷺ فرما رہے تھے میں چاہتا تھا کہ حاملہ عورت کو منع کر دوں کہ وہ بچے کو دودھ نہ پلائے لیکن میں نے دیکھا کہ ایران اور روم میں حاملہ عورتیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور ان کے بچوں پر اس کا کوئی نقصان دہ اثر مرتب نہیں ہوتا تو میں رک گیا پھر صحابہ نے عزل کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ سلسلہ بھی ایک لحاظ سے بچوں کا قتل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۷۔ سیدہ الجرباءؓ دختر قسامہ

الجرباء دختر قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف بن مالک۔ یہ خاتون حنظلہ بن قسامہ کی بہن اور زینب دختر حنظلہ کی پھوپھی تھیں۔ ابو عمر نے زینب کے ترجمے میں تو ان کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں زبیر بن ابی بکر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور طلحہ بن عبد اللہ نے ان سے نکاح کیا اور ان سے ام اسحٰق نامی ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

۶۷۹۸۔ سیدہ جسرہؓ بنت دجاجہ

جسرہ دختر دجاجہ عثام بن علی نے قدامہ سے انہوں نے جسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے دن کسی آدمی نے پہاڑ کے اوپر سے جھانک کر آواز دی کہ اے اہل وادی جس شخص کو تم نبی مانتے تھے وہ فوت ہو گئے ہیں اور تمہارا دین بالکل از کار رفتہ ہو گیا ہے۔ ہم نے اسے شیطان کی آواز سمجھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اس خاتون نے ابوذر سے روایت کی۔

یعیش بن صدقہ بن علی باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے نوح بن حبیب سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے انہوں نے جسرہ دختر دجاجہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوذر کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات نماز میں کھڑے ہوئے اور صبح تک صرف اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۹۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبداللہ

جعدہ دختر عبداللہ بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ حضور اکرم ﷺ اکثر ان کے گھر آتے اور کھانا تناول فرماتے۔ یہ عدوی کا قول ہے اور غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۰۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبید

جعدہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن حارثہ بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۰۱۔ سیدہ جمانہؓ دختر ابی طالب

جمانہ دختر ابو طالب حضورؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ فرمایا تھا اسے عمار نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحق سے روایت کیا ابواحمد عسکری نے عبداللہ بن ابوسفیان بن حارث کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ جمانہ دختر ابو طالب تھیں اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے امامہ دختر ابی العاص بن ربیع سے نکاح کیا تھا۔ اور ان کی ماں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نواسی امامہ کی شادی مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی تھی جو عبداللہ بن ابوسفیان کے چچا تھے اور بقول زبیر بن بکار یہ جمانہ ام ہانی کی بہن تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۲۔ سیدہ جمرہؓ دختر عبداللہ

جمرہ دختر عبداللہ تمیمہ یربوعیہ از بنو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم یہ کوفی تھیں۔ عطوان بن مسکان نے جمرہ دختر عبداللہ یربوعیہ سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور آپ نے میرے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

عطوان: ابوعمر نے عین اور طا پر زبر کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر پیش اور طاء ساکن ہے۔

۶۸۰۳۔ سیدہ جمرہؓ دختر قحافہ

جمرہ دختر قحافہ کندیہ کوفی شمار ہوتے ہیں شبیب بن غرقدہ نے جمرہ دختر قحافہ سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا یا امتاہ (اے میری امت) کیا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا ہے یہ سن کر جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے نے کہا حضور اکرم اپنی والدہ کو کیوں بلا رہے ہیں جناب ام سلمہ نے کہا نبی کریم ﷺ اپنی امت سے خطاب فرما رہے اے لوگو! تمہارے مال عزتیں اور خون تم پر اس طرح حرام کر دیئے ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام بنا دیا گیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث کا اسناد ناقابل اعتماد ہے۔

۶۸۰۴۔ سیدہ جمرہؓ دختر نعمان

جمرہ دختر نعمان عدویہ۔ واقدی نے شعیب بن میمون مخزومی سے انہوں نے ابومرایۃ البلوی سے انہوں نے جمرہ بنت نعمان سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا کہ بال اور خون مٹی میں دبا دیئے جائیں۔ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۵۔ سیدہ جمیلؓ دختر یسار

جمیل دختر یسار ہمشیرہ معقل بن یسار مزنیہ ابوالبداح کی زوجہ تھیں۔ انہیں شوہر نے طلاق دی تھی چنانچہ ذیل کی آیت ان کے بارے میں اتری وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الآیة

ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ تکریتی نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ سے روایت کی کہ یہ آیت معقل بن یسار کی ہمشیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن جعفر النحوی سے انہوں نے محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد بن حسین سے انہوں نے احمد بن حفص بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ انہیں معقل بن یسار نے بتایا کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بہن ایک شخص سے بیاہی تھی جس نے انہیں طلاق دے دی لیکن جب عدت گزر گئی تو اس نے پھر نکاح کی خواہش کی۔ میں نے اسے کہا میں نے اپنی بہن کو تمہارے نکاح میں دیا اور تمہاری تعظیم و تکریم کی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی۔ اب پھر اس سے نکاح کے خواہش مند ہو بخدا میں ہرگز تمہاری بات کو تسلیم نہیں کروں گا۔ وہ مرنجا مرنج قسم کا آدمی تھا اور میری بہن بھی اس کے پاس جانا چاہتی تھی اس دوران میں مندرجہ بالا آیات نازل ہوئی چنانچہ مجھے رضا مند ہونا پڑا۔

ابن جریج نے حسن سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ ابن کلبی نے اپنی تفسیر میں ان کا نام جمیلا لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے ان کا نام جمیل لکھا ہے۔ یہ جمیل بنت یسار معقل بن سیا کی بہن تھیں۔ جنہیں اپنے بھائی سے نکاح سے روکا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۶۔سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن سلول

جمیلہ دختر ابی ابن سلول ہمشیرہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ایک روایت میں انہیں عبداللہ بن ابی کی بیٹی کہا گیا ہے جو غلط ہے۔ یہ خاتون حنظلہ بن ابو عامر غسیل الملائکہ کی زوجہ تھی خاوند غزوۂ احد میں مارا گیا تو اس خاتون نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا مگر اس سے علیحدہ ہو گئی اور اسے ترک کر دیا حضور اکرم ﷺ نے انہیں بلا کر اس نفرت کی وجہ دریافت فرمائی خاتون نے گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے کوئی نفرت نہیں لیکن ہمارا ایک خون اس کے ذمہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کا باغیچہ لوٹانے کو تیار ہے۔ انہوں نے آمادگی ظاہر کی تو آپ نے تفریق کر دی۔ اس کے بعد مالک بن دخشم سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد حبیب بن اساف کے نکاح میں آئیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ بصریوں نے ان کا یہی نام لکھا ہے لیکن مدینہ والو نے اس خاتون کا نام حبیبہ دختر سہل انصاری لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ ان کا خاوند حنظلہ غزوۂ احد میں مارا گیا تھا۔

۶۸۰۷۔سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن صعصعہ

جمیلہ دختر ابی بن صعصعہ انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۸۰۸۔سیدہ جمیلہؓ اوس بن صامت کی اہلیہ

جمیلہ بروایتے خولہ یا خویلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں۔ ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن فضل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جمیلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں اور اوس بن صامت میں خفیف سا جنون کا عارضہ تھا۔ جب مرض میں شدت پیدا ہوئی تو اوس نے بیوی سے ظہار کر لیا چنانچہ اس کے بارے میں ادائے کفارہ کی آیت نازل ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جمیلہ حالانکہ یہ خویلہ ہے۔

۶۸۰۹۔سیدہ جمیلہؓ دختر ثابت بن ابی الالح قلح

جمیلہ دختر ثابت بن ابو الالح قلح انصاریہ یہ عاصم بن ثابت کی ہمشیرہ اور عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔ ان کی کنیت ام عاصم تھی۔ عاصم ان کا بیٹا تھا انہوں نے ان کا نام بھائی کے نام پر رکھا تھا۔ حماد بن سلمہ نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام عاصیہ تھا۔ جب اسلام لائیں تو حضورؐ نے جمیلہ بنا دیا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے ساتویں سال ہجری میں نکاح کیا اور ان کے بطن سے عاصم پیدا ہوئے۔ بعد میں انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے یزید بن جاریہ نے نکاح کر لیا اور اس سے عبدالرحمٰن نامی بیٹا پیدا ہوا۔ جو عاصم کا اخیافی بھائی تھا۔ یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر قباء سے سواری پر گزرے وہاں انہوں نے عاصم کو کھیلتے دیکھا تو اسے اٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا۔ اس کی دادی شموس دختر ابو عامر نے دیکھ لیا تو لڑنے لگ گئی۔ معاملہ حضرت ابو بکرؓ تک پہنچا تو انہوں نے لڑکا لے کر اس کی دادی

کے حوالے کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۰۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی جہل

جمیلہ دختر ابو جہل بن ہشام مخزومیہ ایک روایت میں جو یر یہ مذکور ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر نے ان سے روایت کی کہ ایک بار رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور آپ نے پینے کو پانی طلب فرمایا تو انہوں نے آپ کو پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری امت کا بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں ہوں پھر جو اس کے بعد آئیں گے اور پھر جو اس کے بعد آئیں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۱۔ سیدہ جمیلہؓ دختر زید

جمیلہ دختر زید بن صیفی بن عمرو بن جشم بن حارثہ انصاریہ یہ خاتون علبہ بن زید کی ہمشیرہ تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۱۲۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سعد

جمیلہ دختر سعد بن ربیع انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضور سے حدیث روایت کی۔ ان سے ثابت بن عبید انصاری نے روایت کی کہ ان کے والد اور چچا غزوۂ احد میں قتل ہو گئے اور ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ یہ خاتون زید بن ثابت کی زوجہ تھیں۔ ثابت بن عبید سے مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ جمیلہ دختر سعد بن ربیع کے گھر گئے تو انہوں نے انہیں کھجوریں پیش کیں۔ انہوں نے جناب جمیلہ سے پوچھا کیا یہ کھجوریں تمہیں اپنے والد کی میراث سے ملی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا نہیں اس وقت تک وراثت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۳۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سنان

جمیلہ دختر سنان بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاریہ اوسیہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۴۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

جمیلہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول۔ یہ خاتون اول الذکر کے بھائی کی بیٹی تھی جس سے حنظلہ بن ابی عامر نے نکاح کیا۔ جب وہ غزوۂ احد میں مارا گیا تو پھر ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں آئی۔ اس کی وفات کے بعد بنی عوف بن خزرج سے مالک بن دخشم سے نکاح کیا۔ اس کے بعد حبیب بن یساف سے جو بنو حارث بن خزرج سے تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن سعد واقدی کے کاتب سے روایت کی۔

ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون جمیلہ کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیٹی قرار دیا ہے کہ حنظلہ کے قتل کے بعد ان سے ثابت نے نکاح کر لیا تھا اور ان کے حالات محمد بن سعد واقدی سے لئے ہیں اور اس خاتون سے جس نے اپنے شوہر سے خلع کر لیا

تھا انہیں غیر شمار کیا ہے اور مبتلائے وہم ہو کر علماء کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے حالانکہ اس سے پیشتر ذکر کردہ ترجمہ میں وہ جمیلہ کو ابی کی بیٹی لکھ آئے ہیں۔

اس بارے میں ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ ابو نعیم راستی پر ہیں اور انہیں ابن مندہ کے وہم پر تعجب ہے کیونکہ وہ پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں کہ جمیلہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا تھا اور جب اس کا دوسرا شوہر مر گیا تھا تو اس نے مالک سے نکاح کر لیا تھا۔ وہاں ابن مندہ نے یہ بھی لکھا کہ اس خاتون کا پہلا خاوند حنظلہ احد کے معرکے میں مارا گیا تھا لیکن دوسرے ترجمے میں اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ اس خاتون کو اول الذکر کا غیر سمجھے چنانچہ ایک جمیلہ کو ابی بن سلول کی بیٹی سمجھے اور دوسری کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی حالانکہ دونوں ایک ہیں چنانچہ ایک کو ابی کی بیٹی اور دوسری کو عبداللہ بن ابی کی بیٹی قرار دینا سراسر وہم ہے اگر ابن مندہ غور سے کام لیتے تو اس غلطی سے بچ سکتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۶۸۱۵۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن حنظلہ

جمیلہ دختر عبداللہ بن حنظلہ انصار سے پھر بلحبلی سے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۶۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبدالعزیٰ

جمیلہ دختر عبدالعزیٰ بن قطن بنو مصطلق سے جو خزاعہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے حضور سے بیعت کی یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عوام کی زوجہ تھیں جو زبیر بن عوام کے بھائی تھے۔ صاحب اولاد تھیں لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عمر بن خطاب

جمیلہ دختر عمر بن خطاب' حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم ﷺ نے جمیلہ بنا دیا غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرتے ہوئے اسی طرح لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جو جمیلہ عمر کی بیوی تھی وہ ثابت کی بیٹی تھی اور اس کا نام عاصیہ تھا جسے سرور کائنات نے جمیلہ بنا دیا تھا اور جس کا ذکر پیشتر ازیں حماد بن سلمہ کی روایت سے گزر چکا ہے۔

۶۸۱۸۔ سیدہ جمیمہؓ دختر حمام

جمیمہ دختر حمام بن جموح انصاریہ از بنو بلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے انہوں نے بیعت کی۔

۶۸۱۹۔ سیدہ جمیمہؓ دختر صیفی

جمیمہ دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی لیکن ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ سیدہ جہدمہؓ بشیر بن خصاصیہ کی اہلیہ

جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی تھیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابو جناب یحیٰی بن ابو حبہ نے ایاد بن لقیط

سے انہوں نے جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی سے روایت کی کہ ان کے شوہر کا نام زحمان تھا جسے آپ نے بدل کر بشیر بنا دیا۔ نیز ان سے مروی ہے کہ انہوں حضور اکرم ﷺ کو اپنے حجرے سے نکلتے دیکھا۔ آپ نے غسل فرمایا تھا۔ سر کو حرکت دے رہے تھے اور بالوں پر حنا کی تہ جمی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ سیدہ جویریہؓ دختر ابی جہل

جویریہ دختر ابوجہل یہ وہی خاتون ہیں جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نکاح کرنا چاہا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام جمیلہ آیا ہے۔

ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک مؤذن سے انہوں نے ابو القاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد القطان سے انہوں نے عبدالکریم بن ہیثم الدیرعاقولی سے انہوں نے ابوالیمان حکم بن نافع سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے روایت کی کہ انہیں مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت علی ﷺ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوا تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ عوام کے دلوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی طرف چنداں دھیان نہیں دیتے چنانچہ دیکھئے علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں حضور اکرم مسجد میں تشریف لے گئے اور بعد از حمد وثنا فرمایا میں نے ابوالعاص کو اپنی بیٹی دی۔ اس نے جو وعدے کئے انہیں پورا کیا۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے اسے تکلیف پہنچے بخدا میری بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی۔ اس پر حضرت علی ﷺ نے ارادہ بدل دیا اور عتاب بن اسید نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۲۔ سیدہ جویریہؓ دختر حارث

جویریہ دختر حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ اور یہ ہیں المصطلق بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو سے مراد ابوخزاعہ ہے خزاعیہ مصطلقیہ یہ خاتون غزوۂ مریسیع میں جنگی قیدی بنالی گئی تھیں۔ یہ غزوہ پانچویں یا چھٹے سال ہجری میں واقع ہوا۔ یہ خاتون قبل از غزوہ مسافع بن صفوان مصطلقی کی بیوی تھیں۔ جب جنگی قیدیوں کو تقسیم کیا گیا تو جویریہ ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے چچازاد کے حصے میں آئیں۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ نے جنگی قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم فرمایا تو جویریہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں اس پر جناب جویریہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کر لی جویریہ نے بڑی دل کش صورت پائی تھی چنانچہ جو بھی انہیں دیکھتا دل پکڑ کر رہ جاتا۔

جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جویریہ اپنی قوم کے

سردار حارث کی بیٹی ہوں اور جو صورت حال مجھے پیش آئی ہے وہ آپ پر عیاں ہے میں نے ثابت بن قیس سے نقد ادائیگی پر مکاتبت کر لی ہے۔ آپ اس باب میں میری امداد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر تجویز کرتا ہوں اگر تو پسند کرے میں تیرا زرمکاتبت ادا کر دیتا ہوں اور تو مجھ سے نکاح کر لے جویریہ نے یہ تجویز منظور کر لی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔

جب صحابہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تمام قیدیوں کو بہ سلسلہ مصاہرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کر دیا اور اس طرح اس خاتون کی برکت سے کم و بیش سو گھرانے متاثر ہوئے قبل از قبول اسلام ان کا نام برہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ بنا دیا۔

اس حدیث کو شعبہ' مسعر اور ابن عیینہ نے محمد بن عبدالرحمٰن مولی آل طلحہ سے انہوں نے کریب مولی ابن عباس اور ابن عباس سے روایت کیا اور اسرائیل نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی اور بیان کیا کہ بقول ابو عمر میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔

جناب جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ان سے ابن عباس' جابر' ابن عمر اور عبید بن سباق وغیرہ نے روایت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب دختر جحش کے بعد جویریہ دختر حارث سے نکاح کیا جو پیشتر ازیں اپنے عم زاد کی بیوی تھی جس کا نام ابن ذی الشفر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے لیکن اس خاتون کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے جویریہ دختر حارث سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ مصروف عبادت تھیں۔ دوپہر کو پھر آپ کا گزر ہوا تو جناب جویریہ کو مصروف عبادت پایا پوچھا کیا تم صبح سے مصروف عبادت ہو۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو ان کلمات کا ورد کیا کر۔

سبحان الله عدد خلقه تین بار۔ سبحان الله رضی نفسه دوبار سبحان الله زنة عرشه تین بار سبحان الله مداد کلماته تین بار

۶۸۲۳۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا دختر مجلل

جویریہ دختر مجلل ان کی کنیت ام جمیل تھی اور کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حاطب بن حارث جمحی کی زوجہ تھیں ہم کنیتوں میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

باب الحاء

۶۸۲۴۔ سیدہ حبشیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا

حبشیہ خزاعیہ عدویہ عدی خزاعہ یہ خاتون سفیان بن معمر بن حبیب البیاضی کی بیوی تھیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ اسے

ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کی کہ ان کے نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ اصل نام حسنہ اور سفیان بن معمر بن حبیب جمحی کی بیوی تھی جیسا کہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی امامہ

حبیبہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ انصار کے قبیلے خزرج سے تھیں۔ ان کی شادی سہل بن حنیف سے ہوئی تھی اور ایک بیٹے ابوامامہ کو جنم دیا تھا جس کا نام حضور اکرم ﷺ نے اسعد رکھا تھا اور کنیت اس کے دادے کے نام پر ابوامامہ تجویز فرمائی تھی اور ان کی بہن فارعہ عبیط بن جابر کی بیوی تھی جو بنو مالک بن نجار سے تھا۔

عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ انصاری مدنی سے انہوں نے زینب دختر عبیط سے جو انس بن مالک کی زوجہ تھی روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کے بارے میں حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی تحویل میں لے لیں۔ نیز ابوامامہ حضور اکرمؐ کے پاس سونے کا ایک زیور جسے رعاث کہتے تھے اور جس میں موتی جڑاؤ کئے ہوئے تھے لائے۔ حضور اکرمؐ نے اسی زیور سے میری والدہ اور خالہ کے لئے زیور فراہم کئے چنانچہ مجھے اس سے اپنا حصہ ملا۔

ابراہیم بن محمد اسلمی نے محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ مجھے میری والدہ حبیبہ اور خالہ کبشہ نے جو فریعہ بنت ابی امامہ کی بہنیں تھیں یہ بات بتائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۶۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی تجراۃ

حبیبہ دختر ابو تجراۃ الشیبۃ العبدریہ از بنو عبدالداریہ اور بعض لوگ ان کا نام حبیبہ لکھتے ہیں یہ مکی خاتون تھیں ابویاسر نے باسنادہ تا عبداللہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عبداللہ بن مومل سے انہوں نے عمر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ ہم دار ابوحسین میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ داخل ہوئے اور حضور اکرم ﷺ صفا اور مروہ میں سعی فرما رہے تھے اور آپ کی ازار تیز رفتاری کی وجہ سے ہوا سے پھیل رہی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرما رہے تھے تیز تیز چلو کہ قرآن میں یہی حکم آیا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ حدیث تملک شیبہ کی حدیث سے ملتی جلتی ہے جو ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی لیکن اس کے اسناد میں عبداللہ بن مؤمل پر کچھ گڑبڑ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے اس خاتون کو تملک شیبہ سے مختلف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا طریقہ اپنایا ہے جس سے ان کے عندیے کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں البتہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۲۷۔ سیدہ حبیبہؓ دختر جحش

حبیبہ دختر جحش سب کا یہی خیال ہے اور انہوں نے ان کی کنیت ام حبیب بتائی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ ان کی کنیت ام حبیبہ تھی اور وہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر ذرا تفصیل سے کریں گے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا

ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۸۔سیدہ حبیبہؓ دختر زید

حبیبہ دختر زید بن خارجہ بن ابوزہیر خزرجی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے حبیبہ (اور بروایتے ملیکہ) دختر خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرؤالقیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج لکھا ہے۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ نے مرض موت میں کہا تھا میرا اندازہ ہے کہ میری حاملہ بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے جب وہ بچی پیدا ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام کلثوم نام رکھا اور جوان ہوئیں تو طلحہ بن عبید اللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے زکریا اور عائشہ پیدا ہوئیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ جس دن حضور اکرم ﷺ کو تھوڑا سا افاقہ تھا تو حضرت ابوبکر آپ سے اجازت لے کر اپنی بیوی بنت خارجہ سے ملنے گئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں خارجہ کو زید پر مقدم کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کو خارجہ پر مقدم کیا ہے لیکن ابوعمر کی ترتیب درست ہے۔

۶۸۲۹۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی سفیان

حبیبہ دختر ابوسفیان یہ ابان بن صمعہ کا قول ہے۔ ان سے صرف محمد بن سیرین نے روایت کی کہ انہیں حبیبہ دختر ابوسفیان نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ”من مات له ثلاثة من الولد“ سنی اور یہ بھی معلوم نہیں ہوسکا کہ ابوسفیان کی کسی بیٹی کا نام حبیبہ تھا ابوعمر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ کی بیٹی تھی چنانچہ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں زہری سے انہوں نے زینب دختر ام سلمہ سے انہوں نے حبیبہ دختر ام حبیبہ سے انہوں نے اپنی ماں ام حبیبہ سے انہوں نے زینب دختر جحش سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا اور کلمہ توحید پڑھ رہے تھے فرمایا ”تباہی ہے عربوں کے لئے اس فتنے سے جو قریب آ گیا ہے۔“

اس حدیث کی راوی چار خواتین ہیں جنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت نصیب ہوئی زینب اور حبیبہ جو حضور کی ربیب تھیں اور ام حبیبہ اور زینب دختر جحش جو آپ کی ازداج میں شامل تھیں۔

اور حبیبہ دختر ام حبیبہ کے والد کا نام عبیداللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں جا کر عیسائی ہو گیا تھا اور وہیں مر گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ حبیبہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھیں اور ان دونوں نے ابان بن صمعہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ کے پاس تھیں کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ جس شخص کے تین بچے مر جائیں وہ قیامت کے دن دربار خداوندی میں لائے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ انہیں بہشت میں لے جاؤ لیکن وہ کہیں گے کہ ہم اس وقت جائیں گے جب ہمارے والدین بھی ہمارا ساتھ دیں گے آخر تیسری یا چوتھی باران کی درخواست مان لی جائے گی اور وہ اپنے والدین کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

۶۸۳۰۔ سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا دختر سہل انصاریہ

حبیبہ دختر سہل انصاریہ اولاً حضور نے اس خاتون سے نکاح کرنا چاہا لیکن پھر ارادہ بدل دیا اور انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا ان سے عمرہ نے روایت کی اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے شوہر ثابت بن قیس بن شماس سے خلع کیا تھا۔ حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے اور ثابت بن قیس سے خلع کرنے والی عورت جمیلہ دختر ابی بن سلول تھی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالقدوس سے انہوں نے بکر بن خنیس سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے (ح) اور حجاج نے محمد بن سلیمان بن ابوحثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی کہ حبیبہ دختر سہل ثابت بن قیس کی بیوی تھی مگر اسے ناپسند کرتی تھیں کیونکہ وہ بدصورت تھا وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں گئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں اپنے خاوند کا چہرہ دیکھ نہیں سکتی۔ اگر مجھے اللہ کا ڈر نہ ہوتو میں اس کے منہ پر تھوک دوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تو اس کا وہ باغ جو اس نے تجھے مہر میں دیا تھا واپس کردے گی۔ جب اس نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ نے دونوں میں تفریق فرما دی۔ اسلام میں یہ پہلا خلع تھا۔ اسے ابن جریج، یزید بن ہارون، ہشیم اور یحییٰ بن ابوزائدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی اور بیان کیا کہ ثابت نے اس سے نکاح کیا اور چونکہ اس کی طبیعت میں شدت تھی اس لیے اس نے بیوی کو پیٹا اور نوبت خلع تک پہنچ گئی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کا قول ہے ہوسکتا ہے کہ حبیبہ اور جمیلہ دونوں ابی بن سلول کی بیٹیاں ہوں اور دونوں نے یکے بعد دیگرے ثابت سے نکاح کیا ہو اور دونوں نے خلع کرلیا ہو۔

۶۸۳۱۔ سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا دختر شریق

حبیبہ دختر شریق انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے بدیل بن ورقاء سے روایت کی۔ ان کی حدیث صالح بن کیسان نے عیسیٰ بن مسعود بن حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ دختر شریق سے روایت کی کہ وہ حج کے موقعہ پر اپنی دادی عجماء کے ساتھ منیٰ میں تھیں کہ بدیل بن ورقاء حضور کی اونٹنی پر سوار وہاں آگئے اور منادی کی کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے اسے افطار کر لینا چاہیے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۲۔ سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا دختر عبیداللہ بن جحش

حبیبہ دختر عبیداللہ بن جحش جو رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں اور ان کی والدہ کا نام ام حبیبہ دختر ابوسفیان بن حرب تھا انہوں نے والدہ کی معیت میں حبشہ کو ہجرت کی تھی اور پھر مدینے آگئی تھیں۔ یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔

انہوں نے اپنی والدہ سے وہ حدیث روایت کی جس میں چار صحابیات کا نام آتا ہے اور جس کا ذکر حبیبہ بنت ابی سفیان کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی گنجائش نہیں ہے۔

۶۸۳۳۔سیدہ حبیبہؓ دختر عمرو بن حصن

حبیبہ دختر عمرو بن حصن از بنو عامر بن زریق اسلام لائیں اور حضور ﷺ سے بیعت کی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۸۳۴۔سیدہ حبیبہؓ دختر قیس

حبیبہ دختر قیس بن زید بن عامر بن سواد انصاریہ از بنوظفر اور ان کا تعلق بنوحارث بن عبداللہ بن معاذ بن عفراء سے تھا۔حضور ﷺ کی بیعت کی۔

۶۸۳۵۔سیدہ حبیبہؓ دختر مسعود

حبیبہ دختر مسعود بن خالد از بنوعامر بن زریق انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۶۔سیدہ حبیبہؓ دختر معتب

حبیبہ دختر معتب بن عبید بن سواد بن ہیثم بشر بن حارث کی بیوی تھیں۔ان کی لڑکی کا نام بریدہ تھا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۳۷۔سیدہ حبیبہؓ دختر ملیل

حبیبہ دختر ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان انصاری از بنوعوف بن خزرج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ان کے شوہر کا نام فروہ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ تھا اور بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۸۔سیدہ حذافہؓ دختر حارث

حذافہ دختر حارث سعدیہ جو شیماء کے عرف سے مشہور تھیں۔یہ ابن اسحٰق کا قول ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں اپنی والدہ کی شریک رہیں تھیں ہم شیما کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۹۔سیدہ حرملہؓ دختر عبدالاسود

حرملہ دختر عبدالاسود بن جذیمہ بن ابوقیس بن عامر بن بیاضہ خزاعیہ ایک روایت میں حریملہ آیا ہے۔ابوعمر نے یہی لکھا ہے۔یہی خیال طبری کا ہے۔ابن حبیب نے حرملہ لکھا ہے۔

۶۸۴۰۔سیدہ حرملہؓ دختر عبید بن ثعلبہ

حرملہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم انصاریہ از بنو مالک بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۴۱۔سیدہ حزمہؓ دختر قیس فہریہ

حزمہ دختر قیس فہریہ جو فاطمہ دختر قیس کی بہن تھیں۔ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے نکاح کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ان کی حدیث زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

حزمہ: حاء پر زبر اور زاء ساکن ہے۔

۶۸۴۲۔سیدہ حسانہؓ مزینہ

حسانہ مزینہ ان کا نام جثامہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانہ بنا دیا۔یہ خاتون خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مروت سے پیش آتے تھے اور اسے پاس داری عہد کا نام دیا کرتے جو اہل ایمان کی علامت ہے۔

ابن ابو ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی فرمایا کون ہو؟ اس نے عرض کیا میں جثامہ مزنیہ ہوں فرمایا تم جثامہ نہیں بلکہ حسانہ ہوں پھر بڑی توجہ اور مہربانی سے اس کی اور اہل خاندان کی خیریت دریافت کی۔فرمایا کہ ہمارے بعد تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔اس نے خیر وعافیت بیان کی اور چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ نے گزارش کی یارسول اللہ! یہ بڑھیا کون تھی جس میں آپ نے اتنی دل چسپی لی اور اتنی مہربانی اور شفقت کا اظہار کیا۔حضور اکرم نے فرمایا یہ بڑھیا خدیجۃ الکبریٰ کی دوست تھی اور اس سے ملنے اکثر آیا کرتی تھی اور حسن عہد شرط ایمان ہے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

بقول ابو عمر یہ روایت اس سے جو خولی دختر ثویب سے مذکور ہے بہتر ہے۔

ثابت نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب کوئی تحفہ بھیجنے کا ارادہ فرماتے تو حکم دیتے کہ جاؤ فلاں چیز فلاں خاتون کو دے آؤ کیوں کہ وہ خدیجہؓ کی سہیلی تھی یا وہ خدیجہؓ سے پیار کرتی تھی۔

۶۸۴۳۔سیدہ حسنہؓ والدۂ شرحبیل

حسنہ شرحبیل بن حسنہ کی والدہ تھیں۔انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ابراہیم بن سعد نے مہاجرین حبشہ میں بنو جمح بن عمرو سے سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمح' ان کے دو بیٹوں خالد اور جنادہ' ان کی والدہ حسنہ اور ان کے اخیافی بھائی شرحبیل کا ذکر کیا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۴۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دختر حاطب

حفصہ دختر حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید انصاریہ اوسیہ حارث بن حاطب کی بہن تھیں اور بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۴۵۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دختر عمر رضی اللہ عنہما

حفصہ دختر عمر بن خطاب ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنی عدی بن کعب سے تھیں۔ زینب دختر مظعون جن کے بھائی کا نام عثمان تھا۔ حفصہ اور عبداللہ بن عمر کی والدہ تھیں اور جناب حفصہ نے ہجرت کی تھی۔ ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ سہمی تھا جو بدر میں شریک تھے اور مدینے میں فوت ہوئے تھے۔

جب حفصہ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہلے ابو بکرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو ان سے نکاح کی درخواست کی لیکن وہ دونوں ٹال گئے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ان احباب کی بے رخی کا گلہ کیا تو آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں عثمان کو (جوان دنوں رنڈوے تھے) حفصہ سے بہتر بیوی مل جائے گی اور حفصہ کو عثمان سے بہتر خاوند مل جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے حفصہ سے نکاح کر لیا تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ میری طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھنا کیونکہ میں رسول کریم کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اگر حضورؐ کا ارادہ نہ ہوتا تو میں نکاح کر لیتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح حسب روایت اکثر سیرت نگاروں کے تیسرے سال ہجری میں کیا اور ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ اس نکاح کا انعقاد دوسرے سال ہجری میں ہوا۔ اس سے پہلے حضرت عائشہ آپ کے عقد میں آ چکی تھیں۔ ایک موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو طلاق دے دی تھی لیکن پھر جبرئیل کے کہنے پر کہ یہ خاتون جنت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی رجوع فرما لیا تھا۔ آپ کی یہ زوجہ صوامہ (کثرت سے روزہ رکھنے والی) اور قوامہ (احکام دین کی بجا آوری میں پورا اہتمام کرنے والی) تھیں۔

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو طلاق دی اور حضرت عمر کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے شدت غم سے سر پر مٹی ڈالی اور کہنے لگے اس کے بعد اب اللہ کی نگاہ میں عمر اور اس کی لڑکی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر کی خاطر رجوع کر لینے کا مشورہ دیا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابو یعلیٰ سے انہوں نے ابو کریب سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹی سے ملنے گئے تو وہ بیٹھی رو رہی تھیں پوچھا کیا تجھے پھر طلاق ہو گئی ہے دیکھو ایک دفعہ پیشتر ازیں بھی تجھے طلاق مل چکی ہے اگر پھر یہ صورت حال پیش آ گئی تو میں تم سے ہرگز کلام نہیں کروں گا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات جناب حفصہ کے لئے غابہ میں کچھ مال کی وصیت کی تھی۔ جب وہ فوت ہونے لگیں تو انہوں نے وہی مال اپنے بھائی کے نام وصیت کر دیا کہ وہ مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔

جناب حفصہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کیا۔ ہمیں کئی آدمیوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے مطلب بن ابووداعہ سہمی سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کالی چادر میں بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور پھر سہج سہج کر تلاوت شروع کرتے اور نماز طویل سے طویل تر ہوتی چلی جاتی۔

ابوالحرم بن ریان نے باسنادہ یحیٰی بن یحیٰی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ جب مؤذن صبح کی اذان ختم کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز صبح دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے تھے۔

ام المومنین نے اس زمانے میں وفات پائی جب امیر معاویہ نے حضرت حسن بن علی ؓ سے خلافت لے لی۔ یہ واقعہ جمادی الاولی اکتالیس سال ہجری میں پیش آیا تھا۔ ایک روایت میں ان کی وفات ۴۵ ہجری میں اور ایک میں ۴۷ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۶۔ سیدہ حقہ ؓ دختر عمرو

حقہ دختر عمرو انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہیں ماشاءاللہ قبلتین (بیت المقدس اور مسجد حرام) کی طرف نماز ادا کرنے کی سعادت ملی۔ شریک نے عاصم احول سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے حقہ دختر عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور قبلتین کی طرف نماز ادا کی اور جب بھی احرام باندھتی یا ارادہ کرتی تو میں اپنا جامہ دان کھول کر جو لباس بھی پسند کرتی پہن لیتی حتیٰ کہ زعفرانی رنگ کے بھی کپڑے پہنے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۷۔ سیدہ حکیمہ ؓ دختر غیلان

حکیمہ دختر غیلان ثقفیہ یعلی بن مرہ کی بیوی تھیں۔ اپنے شوہر سے روایت کی لیکن یہ معلوم نہیں ہوسکا آیا انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا یا نہیں۔ صرف ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حکیمہ: حاء پر پیش اور کاف پر زبر ہے۔

۶۸۴۸۔ سیدہ حلیمہ ؓ دختر ابوذؤیب

حلیمہ دختر ابوذؤیب ان کا نام تھا۔ عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ ابوعمر نے اس نسب کو اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوخیثمہ نے اس سے اتفاق کیا ہے لیکن ہشام بن کلبی اور ابن ہشام نے یوں بیان کیا ہے شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن یہ سلسلہ اصح ہے لیکن ابن کلبی نے ابوذؤیب کا نام حارث بن عبداللہ بن شجنہ لکھا ہے اور ابن ہشام نے باقی اس کی طرح نسب ذکر کیا ہے۔ اور بلاذری نے ان دونوں سے اتفاق کیا ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس عن ابن اسحق سے روایت کی کہ جب بعد از ولادت حضور اکرم ﷺ کو اپنی والدہ کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے دودھ پلائی کی تلاش شروع کر دی اور آخر کار حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب یعنی عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائی والدہ تھیں۔ ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے جہم بن ابوجہم سے جو بنوتمیم کی ایک خاتون کے مولیٰ تھے اور حارث بن حاطب کے پاس تھے اور جنہیں حارث بن حاطب کا مولیٰ کہتے ہیں۔ روایت کی کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حلیمہ سعدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی نے بتایا کہ وہ بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کی معیت میں مکے آئیں۔ قحط سالی تھی۔ ہم ایک دبلی پتلی گدھی پر سوار تھے جو چلنے سے لاچار تھی میرے ساتھ ایک بچہ تھا اور ایک اونٹنی۔ بخدا ہم رات بھر سونہ سکے میرا بچہ میرے پاس تھا اور میرے پستانوں میں دودھ کا قطرہ نہ تھا اور نہ اونٹنی کے لئے چارہ تھا کہ اسے کھلاتی۔ میں ان خواتین کے ساتھ مکہ آئی کوئی دودھ پلائی ایسی نہ تھی جس کے سامنے حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا گیا ہو اور اس نے انکار نہ کیا ہو کیونکہ آپ یتیم تھے اور ظاہر ہے کہ ایک بیوہ ماں بچے کی دودھ پلائی کے ساتھ اتنی بھلائی تو نہیں کرسکتی جتنی کہ ایک باپ سے توقع رکھی جاتی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سوائے میرے دودھ پلائیوں کو بچے مل گئے۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا میں خالی ہاتھ واپس نہیں جانا چاہتی۔ اس لئے میں جاتی ہوں اور اس یتیم بچے ہی کو لے آتی ہوں شوہر نے کہا جو تیری مرضی ہو کر لے چنانچہ میں گئی اور حضور کو اٹھا لائی۔ ان کے آنے کی دیر تھی کہ میرے پستانوں میں دودھ اتر آیا اور میرے بیٹے نے خوب پیٹ بھر کر پیا میرا شوہر اونٹنی کی طرف گیا تو اس کا ہوانا بھی دودھ سے بھرا ہوا تھا چنانچہ ہم نے اس کا دودھ دوہا اور سیر ہو کر پیا میرے خاوند نے مجھ سے کہا اے حلیمہ بخدا تو نے بڑا مبارک بچہ حاصل کیا ہے۔ اور پوری حدیث ذکر کی اور ان معجزات کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے متعلق مشہور ہیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن ضحاک بن مخلد سے انہوں نے جعفر بن یحییٰ بن ثوبان سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمارہ بن ثوبان سے روایت کی کہ انہیں ابوالطفیل نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے اور گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ میں ان دنوں لڑکا تھا اور اونٹ کا ایک عضو اٹھائے ہوئے تھا کہ ایک بدو عورت آگئی اور آپ نے اپنی چادر بچھا کر اسے بٹھایا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ حضور سرور کائنات کی رضاعی والدہ ہے۔ اس کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر۔ ابن ہشام کی سیرت میں ''فصیہ'' اور ''قصیہ'' دونوں نام مذکور ہیں۔ لیکن صحیح فصیہ ہے یہ ابن درید کا قول ہے اور یہ ''فصیة'' کی تصغیر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۹۔ سیدہ حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حمامہ ابوعمر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں کفار مکہ اسلام لانے کے جرم میں تکلیف پہنچاتے تھے انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ یہ ابن الدباغ کا قول ہے۔

۶۸۵۰۔ سیدہ حمنہؓ دختر جحش

حمنہ دختر جحش بن ریاب تھا۔ ان کی کنیت ام حبیبہ تھی۔ ان کا نسب ہم ان کے بھائیوں عبداللہ و عبید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے حمنہ دختر جحش لکھا ہے۔ ایک روایت میں حبیبہ بھی آیا ہے۔ ابو عمر نے بھی یہی نام لکھا ہے۔ یہ خاتون اور ان کی بہن ام حبیبہ کو کثرت حیض کا عارضہ تھا اور ان کی ایک بہن زینب دختر جحش حضور اکرمؐ کی ازواج میں شامل تھیں۔

حمنہ مصعب بن عمیر کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے اور حمنہ نے طلحہ بن عبیداللہ سے نکاح کر لیا تھا اور ان سے دو بیٹے محمد اور عمران پیدا ہوئے تھے حمنہ کی والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی تھیں نیز اس خاتون نے حضرت عائشہ کے خلاف افک کے معاملے کو اپنی بہن کی حمیت کی وجہ سے بڑی ہوا دی تھی حالانکہ ان کی بہن نے اس سلسلے میں خاموشی اختیار کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہیں حد قذف لگائی گئی تھی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی کو بھی حد نہیں ماری گئی تھی۔ اس خاتون نے ہجرت کی تھی نیز وہ غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں۔ جہاں پیاسوں کو پانی پلانے، زخمیوں کو اٹھانے اور ان کی مرہم پٹی میں بڑی سرگرم رہی تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی اور ان کے بیٹے نے روایت کی ان سے کئی آدمیوں نے باسناد ہم جو ابو عیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ محمد بن بشار نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کی کہ وہ شدید استحاضہ کی مریضہ تھیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں کہ اپنی حالت بتا کر فتویٰ دریافت کروں کہ میں نہ نماز پڑھ سکتی تھی نہ روزہ رکھ سکتی تھی آپ نے فرمایا روئی استعمال کرو کہ خون کو چوس لیتی ہے یا لنگوٹ باندھ لو یا کپڑا رکھ لو۔ میں نے عرض کیا۔ یہ سب طریقے آزما چکی ہوں۔ یہ تو پانی کی طرح جاری ہے آپ نے فرمایا میں تجھے دو صورتیں بتاؤں گا تو ان میں سے جس پر بھی عمل کرے گی وہ جائز ہوگا۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن مندہ کے خیال میں حمنہ اور حبیبہ ایک ہی ہے ابو نعیم نے ان کا نام ام حبیبہ اور کنیت حمنہ لکھی ہے۔ ابو عمر لکھتا ہے کہ حمنہ اور حبیبہ دو مختلف خواتین ہیں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے کنیتوں کا تتبع کیا تو معلوم ہوا کہ ابو نعیم نے کنیتوں کے بیان میں کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا جس سے کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ ہاں ابو عمر نے بصراحت لکھ دیا ہے کہ یہ دو مختلف خواتین ہیں۔ ایک کا نام ام حبیبہ بنت جحش بن ریاب اسدی، زینب اور حمنہ دختران جحش کی بہن تھیں۔ اکثر لوگ ہاء کو ساقط کر کے ''ام حبیب'' کہتے ہیں۔ اور دوسری کا حمنہ ہے۔ ایک روایت میں ام حبیب بہ سقوط ہا بھی آیا ہے جو عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں اور جو مرض استحاضہ میں مبتلا تھیں بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں لیکن اہل حدیث کی رائے میں دونوں بہنیں اس مرض کا شکار تھیں اور جو لوگ زینب دختر جحش زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مستحاضہ لکھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

ابن ماکولا نے جحش کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عبید کا ذکر کیا ہے اور پھر ان کی بہنوں کا ذکر کیا ہے کہ زینب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں ام حبیبہ عبدالرحمٰن بن عوف کے گھر میں اور حمنہ طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ تھیں اور وہ آخر الذکر دونوں مستحاضہ تھیں اس لحاظ سے ان کا ترجمہ ابو عمر کے ترجمے کی طرح ہے واللہ علم ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۶۸۵۱۔ سیدہ حمنہؓ دختر ابوسفیان

حمنہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب احمد بن عباس کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابومسلم الکشی سے انہوں نے ابن عائشہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم رؤف ورحیمؐ سے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ کو حمنہ دختر ابوسفیان کا خیال ہے؟ فرمایا اسے میں کیا کروں؟ انہوں نے گزارش کی آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا کیا میرے لئے جائز ہوگا۔

اور کئی آدمیوں نے اسے ہشام سے روایت کیا ہے لیکن نام نہیں لیا البتہ کچھ لوگوں نے عزہ اور کچھ نے درہ لکھا ہے۔

۶۸۵۲۔ سیدہ حمیمہؓ دختر صیفی

حمیمہ دختر صیفی بن صخر از بنوکعب بن سلمہ از انصار۔ براء بن معرور کی زوجہ اور میرے خیال میں ان کی عم زاد تھیں کیونکہ براء بن معرور بن صخر از بنوکعب بن سلمہ انصار سے تھے براء کے بعد ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا بقول محمد بن سعد کاتب واقدی انہوں نے اسلام لاکر آپ سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۳۔ سیدہ حمینہؓ دختر ابوطلحہ

حمینہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار۔ ابن جریج نے قرآن کی آیت **اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ** کے بارے میں عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کیا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درمیان تفریق کی۔ ان میں حمینہ دختر ابوطلحہ بھی تھیں جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کے پاس تھی چنانچہ خلف کے بعد وہ اسود بن خلف کی بیوی بن گئی تھی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۴۔ سیدہ حواء ام بجید انصاریہ

حواء ام بجید انصاریہ یہ خاتون انصار میں اپنے شوہر سے پہلے اسلام لائیں اور حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی ان کے خاوند کا نام قیس بن خطیم اور والد کا نام یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنوعبدالاشہل تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے کہ ایک روایت میں حواء دختر رافع بن امرأ القیس از بنوعبدالاشہل مذکور ہے۔ ابونعیم نے یہ سارا فلسفہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے لیا ہے۔ ابونعیم کی رائے میں یزید بن سکن کی بیٹی ام بجید ہے حالانکہ ام بجید وہ خاتون ہیں جو رافع کی بیٹی ہیں۔ ابن مندہ نے حواء دختر زید بن سکن اشہلیہ کو قیس بن خطیم کی بیوی کہا جنہوں نے اسلام قبول کر کے ہجرت کی اور اسی خاتون کو ام بجید کہتے ہیں۔ ابن مندہ نے ایک دوسرا ترجمہ حواء دختر رافع پر لکھا اور اسے پہلی خاتون سے مختلف خاتون قرار دیا لیکن ابوعمر نے ایک ترجمہ حواء دختر زید بن سکن پر اور دوسرا حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء پر جو قیس بن خطیم کی بیوی تھی لکھا ہے تیسرا ترجمہ حواء انصاریہ پر لکھا ہے جو ابن بجیدہ کی دادی تھی۔ اس طرح ابوعمر نے تین ترجمے لکھ دیئے ہیں جن کے بارے میں مفصل بحث کریں گے۔

ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو بجید سے انہوں نے اپنی دادی حواء جو بیعت کرنے والوں میں سے تھیں

سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ صبح کی نماز میں اسفار کیا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے اور اس حدیث کو ابوعمر اور ابونعیم نے اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور اسی طرح ان دونوں نے اور ابن مندہ نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ سے انہوں نے دادی حواء سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا سائل کے سوال کو رد مت کرو اور کچھ نہ ہو تو روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی دو اس سے ابونعیم اور بن مندہ نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں لیکن ابوعمر کے نزدیک یہ صرف اختلاف فی الاسناد ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس اضطراب فی الاسناد کو کتاب التمہید میں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر کا قول ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس خاتون اور حواء دختر یزید بن سکن کو ایک قرار دیتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا ترجمہ حواء دختر سکن اشہلیہ کے نام سے لکھا ہے۔

۶۸۵۵۔ سیدہ حواءؓ دختر رافع

حواء دختر رافع بن امرأ القیس از بنوعبدالاشہل بقول ابن سعد انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی ابن مندہؒ نے اختصار اذکر کیا ہے۔

۶۸۵۶۔ سیدہ حواءؓ دختر زید بن سکن

حواء دختر زید بن سکن انصاریہ از بنوعبدالاشہل مدنی تھیں اور عمرو بن معاذ اشہلی کی دادی تھیں۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن بجید انصاری سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سائل کو جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دو لیکن رد نہ کرو۔

اسی خاتون سے عمرو بن معاذ نے روایت کی اور امام احمد نے اس حدیث کو حواء جدہ عمرو بن معاذ کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ اس بناء پر حواء ابن بجید کی بھی دادی ہوں گی اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس ترجمے سے پہلے اس حدیث کو حواء ام بجید کے ترجمے میں لکھا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے انہوں نے انہیں دو تراجم میں ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں حالانکہ انہوں نے دو شمار کی ہیں۔ ابوعمر اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ہے۔

۶۸۵۷۔ سیدہ حواءؓ دختر یزید بن سنان

حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء انصاریہ بقول مصعب اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور خاوند سے چھپائے رکھا۔ جب ان کا خاوند قیس بن خطیم جو شاعر تھا قریش کا حلیف بننے مکے آیا تو حضور اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے آپ سے مدینے آنے تک مہلت مانگی حضور رسالت مآب نے اسے اپنی بیوی سے اجتناب کا حکم دیا کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں اور فرمایا کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے قیس نے حضور کے حکم کی تعمیل کی جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ قیس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

بعض علماء نے مصعب کی اس روایت کو غلط قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس خاتون کے خاوند کا نام قیس بن شماس تھا اور قیس بن

خطیم ہجرت سے پہلے ہی مارا گیا تھا ابوعمر کہتے ہیں کہ مصعب کی روایت درست ہے اور قیس بن شماس قیس بن خطیم سے عمر میں بڑا ہے اور یہ اسلام کو نہ پاسکا البتہ اس کا بیٹا ثابت بن قیس بن شماس مسلمان ہو گیا تھا۔ ابوعمر نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے مصعب کی رائے سے اتفاق کیا ہے اور اس خاتون کو قیس بن خطیم کی زوجہ قرار دیا ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کی کہ حواء دختر یزید بن سکن مدینے میں قیس بن خطیم کی بیوی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام عقرب دختر معاذ تھا جو سعد بن معاذ کی بہن تھیں۔ حواء نے (اپنے خاوند قیس سے چھپ کر) ایمان قبول کرلیا۔ وہ جب بھی گھر آتا عورت کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ان کے کپڑے لے کر بیوی کے سر پر رکھ دیتا اور کہتا کہ تم نے ایک ایسا دین اختیار کرلیا ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے نیز وہ حضور اکرم ﷺ کی تعمیل میں اپنی بیوی سے معترض نہ ہوتا میرے خیال کے مطابق مصعب اور ابن اسحٰق کی بات درست ہے کیونکہ وہ عالم ہیں اور مدنی ہیں۔ نیز وہ عاصم بن عمر سے روایت کرتے ہیں جو انصار کے بارے میں اعلم الناس شمار ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم اور اہل مکہ اپنی گھاٹیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ابوعمر نے اس خاتون کو قیس بن خطیم کی بیوی لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون کو اول الذکر ہی قرار دیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ عدوی نے بھی ان کا ذکر بہ ایں انداز کیا ہے حواء دختر یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنو عبدالاشہل جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔ نیز عدوی نے حضور اکرمؐ کے حکم کا بھی ذکر کیا ہے اس لحاظ سے ان کا اور ابوعمر کا خیال ایک سا ہے۔

محمد بن سلام جمحی لکھتے ہیں کہ قیس بن خطیم کی بیوی حواء ایمان لائی ان کا خاوند انہیں روکتا تھا حضور اکرم ﷺ کو خاتون کے اسلام کا علم ہو گیا جب وہ موسم حج میں آیا تو حضور نے اس خاتون کے اسلام کے بارے میں اسے بتا دیا اور اس سے عہد لیا کہ وہ اسے نہیں ستائے گا۔ اس نے تعمیل کی۔

ابوعمر نے تین حواء نامی خواتین کا ذکر ہے۔ (۱) حواء انصاریہ ام بجید (۲) حواء دختر زید بن سکن (۳) حواء دختر یزید بن سنان ابن مندہ نے ایسی دو خواتین کا ذکر کیا ہے (۱) حواء دختر زید بن سکن ام بجید (۲) حواء دختر رافع لیکن ابونعیم تینوں کو ایک شمار کرتا ہے ہاں البتہ ہم نے سب کے تراجم لکھ دیئے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۵۸۔ سیدہ حولاءؓ دختر تویت

حولاء دختر تویت بن حبیب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ مدینے کو ہجرت کی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حولاء ان کے قریب سے گزریں اور وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون حولاء رات بھر عبادت میں مشغول رہتی ہے فرمایا تم اتنی عبادت کرو جتنی تم آسانی سے کرسکو بخدا اللہ تو نہیں تھکتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔

ابوعاصم النبیل نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابوملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے حولاء کو حاضر ہونے کی اجازت لے دی آپ نے اس خاتون سے اچھی طرح خیرو عافیت دریافت کی میں نے پوچھا آپ نے اس خاتون سے اتنا اعتناء کیوں فرمایا۔ حضور اکرمؐ نے جواب دیا یہ خاتون مرحومہ خدیجہ کے زمانے میں آیا کرتی تھی اور شناسائی کا پاس رکھنا شرط ایمان ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ محمد بن موسیٰ شامی نے ابوعاصم سے روایت کی اور خاتون کا نام حولاء لکھا لیکن نہ نسب بیان کیا اور ان کے والد کا نام تویت نہ تھا مگر یہ غلط ہے کیونکہ جیسا ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اس خاتون کا نام حسانہ مزنیہ تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۹۔ سیدہ حولاءؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

حولاء زوجہ عثمان بن مظعون صحابیات میں ان کا ذکر آیا ہے لیکن کوئی روایت ان سے مذکور نہیں۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۰۔ سیدہ حولاء عطارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حولاء عطارہ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی محمد بن علی الکاتب اور حسن بن احمد سے ان دونوں نے ابومنصور عبدالرزاق بن احمد سے انہوں نے ابوالشیخ عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمد سے انہوں نے اسحٰق بن جمیل سے انہوں نے اسحٰق بن فیض سے انہوں نے قاسم بن حکم سے انہوں نے جریر بن ایوب البجلی سے انہوں نے حماد بن ابوسلیمان سے انہوں نے زیاد ثقفی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک عورت حولاء نامی تھی اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا کہ میں ہر رات کو رضائے خداوندی کے لیے اپنے آپ کو سنوارتی ہوں اور دلہن کی طرح سنگار کرتی ہوں اور شوہر کے لحاف میں گھس جاتی ہوں لیکن وہ منہ دوسری طرف پھیر لیتا ہے اس طرز عمل سے میں اتنی برافروختہ ہوں کہ میں اس کی شکل سے بیزار ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول کریم کے آنے تک انتظار کرو۔

اتنے میں آپ تشریف لے آئے فرمایا مجھے حولاء کی بو آرہی ہے تم نے اس سے کچھ خریدا تو نہیں؟ ہم نے عرض کیا ہم نے کچھ نہیں خریدا۔ وہ تو اپنے خاوند کی شکایت کرنے آئی ہے حضور اکرم نے پوچھا تو خاتون نے بالتفصیل بات بیان کی حضور نے فرمایا حولاء جاؤ اپنے خاوند کی تابعداری کرو اس نے کہا یارسول اللہ کیا مجھے اس کا اجر ملے گا حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں میاں بیوی کے حقوق اور ایام حمل ولادت اور دودھ پلانے کے اجر کا ذکر فرمایا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۱۔ سیدہ حویصلہؓ دختر قطبہ

الحویصلہ دختر قطبہ۔ ابوعمر نے قطبہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے کہ قطبہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! میں اپنی طرف سے اور حویصلہ کی طرف سے آپ سے بیعت کرتا ہوں۔

۶۸۶۲۔ سیدہ حیہؓ دختر ابی حیہ

حیہ دختر ابوحیہ ان کی حدیث کو عبداللہ بن عون نے عمرو بن سعید سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے حیہ

دختر ابوحیہ سے روایت بیان کی کہ ایک بار میرے پاس ایک اجنبی آیا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہا ابوبکر صدیق۔ پوچھا حضور اکرمؐ کے رفیق کہاہاں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کہتے ہیں کہ حیہ میں حاء کے بعد یاء پر تشدید ہے اور یہ حیہ بنت ابی حیہ ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی اور ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے۔

باب الخاء

۶۸۶۳۔ سیدہ خالدہؓ دختر اسود

خالدہ دختر اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ' عمر بن محمد بن معمر نے ابوالقاسم جریری سے انہوں نے ابواسحاق برمکی سے انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ الحاسب سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ گھر تشریف لائے۔ وہاں ایک عورت کو دیکھا اور دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا خالدہ دختر اسود بن عبد یغوث ہے حضور حضور اکرمؐ نے فرمایا یخرج الحی من المیت

یہ حدیث ایک اور طریقے سے بھی روایت کی گئی ہے حضور اکرمؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا آپ کی ایک خالہ ہیں۔ خالدہ دختر اسود بقول ابن حبیب خالدہ نے ہجرت کی وہ بڑی پارسا خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۴۔ سیدہ خالدہؓ دختر انس

خالدہ دختر انس انصاریہ ساعدیہ ام بنوحزم' محمد بن عمارہ نے ابوبکر بن محمد سے روایت کی کہ خالدہ دختر انس حضور اکرمؐ کے پاس آئیں۔ آپ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس کی آپ نے اجازت دے دی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۵۔ سیدہ خالدہؓ یا خلدہ دختر حارث

خالدہ یا خلدہ دختر حارث جو عبداللہ بن سلام کی پھوپھی تھیں۔ محمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھا ہے کہ اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور جلد ہی خود کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیا حافظ اسماعیل بن محمد بن فضل نے اس آیت وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ بِکُلِّ اٰیَةٍ الی آخرہ" کی تفسیر میں اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۶۔ سیدہ خدامہؓ دختر جندل

خدامہ دختر جندل اسدیہ ایک روایت میں جرامۃ ہے انہوں نے ہجرت کی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں یہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۷۔ام المومنین سیدہ خدیجہؓ دختر خویلد

خدیجہ دختر خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ ام المومنین۔اس خاتون سے حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے نکاح کیا اور یہی خاتون سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں۔جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا اور ان کی والدہ فاطمہ دختر زائدہ بن اصم تھیں جس کا نام جندب بن ہدم بن رواحہ بن حجر بن عبد معیص بن عامر بن لوی تھا۔سیدہ خدیجہ حضورؐ سے پہلے ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی بن حبیبہ بن صرد بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تمیمی کی بیوی تھیں۔زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے اور علی بن عبدالعزیز جرجانی لکھتے ہیں کہ ان کے خاوند کا نام ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔اس کے بعد اس بات میں دونوں متفق ہیں کہ ابو ہالہ کے بعد ان کی شادی عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی سے ہوئی۔عتیق کے بعد جناب خدیجہ نے حضورؐ سے نکاح کیا۔بقول ابو عمر قتادہ کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ پہلے عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے نکاح میں تھیں۔اس کے بعد ان کا نکاح ابو ہالہ ہند بن زرارہ بن نباش سے ہوا پہلی روایت ان شاء اللہ درست ہے۔اسی طرح یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب خدیجہ نے جب وہ کنواری تھی۔عتیق سے شادی کی اور اس کی موت کے بعد ابو ہالہ سے بعد کہا کہ حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح سے پہلے عتیق کے نکاح میں تھیں۔جس سے ایک لڑکی ہندہ نامی پیدا ہوئی تھی۔عتیق کی موت کے بعد ابو ہالہ سے نکاح ہوا اور اس سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔یہ سب اولاد رسول کریم کے اخیافی بھائی تھے۔یہ زبیر کا بیان ہے لیکن ابو عمر نے اس کا تتبع نہیں کیا۔وہ اس کے خلاف لکھتے ہیں یعنی ابو ہالہ کا نمبر پہلا ہے اور عتیق کا نمبر دوسرا ہے ہاں ابو نعیم زبیر کا ہم نوا ہے۔اور زبیر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ابو ہالہ کا نام عتیق سے پہلے لیتے ہیں۔

جب حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر پچیس برس تھی اور ام المومنین چالیس برس کی تھیں ایک روایت میں حضور اکرمؐ کی عمر اکیس سال بتائی گئی ہے یہ نزول وحی سے پہلے کا واقعہ ہے جناب خدیجہ کے وکیل نکاح ان کے چچا عمرو بن اسد تھے۔انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کا خواہش مند ہے اور وہ ایک کریم النفس نوجوان ہے سیدہ خدیجہ نے حضور کے ساتھ زندگی کے بیس سال گزارے۔اس نکاح کی ابتدا یوں ہوئی ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ ایک تجارت پیشہ اور معزز خاتون تھیں۔وہ اپنے مال تجارت کی خرید و فروخت کے لئے مردوں کو اجرت پر ملازم رکھ لیتی تھیں سیدہ خدیجہ کو آپ کے اوصاف حمیدہ کا علم ہوا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو بلا بھیجا اور آپ کو جو معاوضہ پیش کیا وہ اس معاوضہ سے زیادہ تھا جو اور لوگوں کو دیا جاتا تھا نیز اپنا ایک غلام بھی جس کا نام میسرہ تھا ساتھ کر دیا چنانچہ آپ نے یہ پیش کش قبول کر لی اور سامان تجارت لے کر شام کو روانہ ہو گئے راستے میں حضور اکرم نے ایک درخت کے نیچے جو ایک گرجے کے پاس ہی تھا رخت اقامت ڈالا اتنے میں ایک راہب گرجے سے نکل کر میسرہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ جو شخص اس درخت کے سائے میں اترا ہے کون ہے؟ میسرہ نے کہا کہ یہ صاحب قوم قریش کے ایک معزز فرد ہیں۔راہب نے کہا کہ اس درخت کے سائے میں نبی کے سوا اور کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔اس بناء پر تمہارے رفیق سفر لازماً نبی ہیں۔(یہ قطعاً فرضی روایت ہے۔مترجم) حضور سرور کائناتؐ نے چند دنوں میں ہی اپنا سامان تجارت فروخت کر دیا اور پھر واپس ہو لئے۔جب مکے پہنچے تو میسرہ

نے راہب کی پیش گوئی کے علاوہ حضور اکرم کی معاملات خرید وفروخت میں سوجھ بوجھ اور دیانت وامانت کا ذکر کیا۔ اس سے جناب خدیجہ نے آپ کو دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ معاوضہ ادا کیا۔

جناب خدیجہ بیوہ تھیں اور تجارت کے معاملے میں انہیں کسی ایسے مخلص اور دیانت دار آدمی کی شدید ضرورت تھی جو ان کے کاروبار کو سنبھال لے اور انہیں اس دردسر سے چھٹکارا مل جائے چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو پیغام بھجوایا کہ میں اس قرابتداری کی وجہ سے جو ہم میں پائی جاتی ہے نیز آپ کی شرافت، امانت، حسن خلق اور راست بازی کی بناء پر چاہتی ہوں کہ ہمارے درمیان سلسلہ مناکحت قائم ہو جائے۔ جب حضور اکرم ﷺ کو یہ پیغام موصول ہوا تو آپ نے اپنے اعمام سے ذکر کیا چنانچہ حمزہ بن عبدالمطلب ان لوگوں کے پاس گئے۔ بات طے ہوگئی اور رسم نکاح ادا کر دی گئی۔ حضور اکرمؐ کی ساری اولاد سوائے (صاحبزادہ ابراہیم کے) اسی خاتون کے بطن سے ہوئی۔ زینب، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ، قاسم، طاہر اور طیب آخرالذکر تینوں صاحبزادے قبل از بعثت فوت ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم اول الذکر صاحبزادے کے نام پر تھی۔ آپ کی تمام صاحبزادیوں نے ہجرت کی اور بعد از بعثت سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ ان کے چچا نے ان کا نکاح کرایا کیونکہ ان کے والد پہلے فوت ہو چکے تھے یہ زبیر کا قول ہے۔

حضور اکرمؐ کی اولاد کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے ان میں سے معمر زہری سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ ان سے صرف طاہر نامی صاحبزادہ مولود ہوئے اور دیگر بعض کا خیال ہے کہ سیدہ خدیجہ کے بطن سے صرف جناب قاسم اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ عقیل نے ابن شہاب سے چار صاحبزادیوں اور قاسم وطاہر کا ذکر کیا ہے۔ قتادہ بھی اسی تعداد یعنی چار لڑکیوں اور دو لڑکوں کا قائل ہے۔ قاسم جب فوت ہوئے تو چل پھر لیتے تھے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام عبداللہ تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ زبیر کی رائے کے مطابق پیشتر از ہمہ قاسم پیدا ہوئے پھر زینب پھر عبداللہ جنہیں طیب اور طاہر بھی کہتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد قاسم مکے ہی میں فوت ہو گئے ان کے بعد عبداللہ فوت ہوئے۔ زبیر ہی سے مروی ہے کہ انہیں ابراہیم بن منذر نے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جناب خدیجہ کے بطن سے قاسم، طاہر، طیب، عبداللہ، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کا قول ہے کہ رسول کریمؐ کے یہاں پہلے قاسم، پھر زینب (کلبی کے مطابق پہلے زینب اور پھر قاسم) پھر ام کلثوم، پھر فاطمہ، رقیہ اور عبداللہ پیدا ہوئے اور عبداللہ ہی کو طاہر اور طیب کہتے تھے۔ زبیر کے مطابق یہی صورت درست ہے اور باقی غلط۔ بقول کلبی جناب عبداللہ کی ولادت بعد از بعثت ہوئی جب کہ باقی تمام بچے قبل از نزول اسلام پیدا ہوئے تھے۔

ام المومنین کے اسلام کے بارے میں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن اسماعیل انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وحی کے شروع ہونے سے پیشتر حضور اکرمؐ کو سچے خواب آنا شروع ہوئے چنانچہ آپ جو خواب بھی دیکھتے دوسرے دن طلوع صبح کی طرح واقع ہو جاتے۔ کلبی نے یہ پوری حدیث بیان کی ہے۔ آخر ایک دن جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے غار حرا میں کہا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ آپ اس غیر متوقع وقوعہ سے سخت پریشان ہوئے۔ گھر تشریف لے آئے اور ام المومنین سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو کہ میری جان خطرے میں ہے ام المومنین نے آپ کو تسلی دی کہ اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں' یتیموں اور ناداروں کی کفالت فرماتے ہیں' مہمان نوازی کرتے اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اللہ آپ کا حامی اور ناصر نہ ہو۔

جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی تو ام المومنین حضور ﷺ کو اپنے عم زاد ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو تورات وانجیل کا عالم تھا اور عیسائیت قبول کر لی تھی عبرانی لکھنا جانتے تھے اور انجیل سے جو چاہتے لکھ لیتے۔ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا جب حضور اکرمؐ نے بتایا تو ورقہ نے بتایا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو جلاوطن کر دے گی تو میں ضرور آپ کی مدد کرتا۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ اول از ہمہ خدا اور رسول پر ایمان لائیں اور آپ کے مشن کی تصدیق کی جو شخص آپ کی تکذیب کرتا تھا آپ کو تکلیف ہوتی ام المومنین کے اسلام سے آپ کو فی الجملہ تسکین ہوئی۔

ابن اسحٰق نے اسماعیل بن ابوحکیم مولی زبیر سے روایت کی کہ انہوں نے مجھے جناب خدیجہ کے بارے میں بتایا کہ جناب خدیجہ نے رسول اکرمؐ سے درخواست کی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جب جبرائیل امین آپ پر نازل ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ جبرائیل آ گئے حضور سرور کائناتؐ نے فرمایا جبرائیل آ گئے ہیں جناب خدیجہ نے پوچھا کیا آپ انہیں دیکھ رہے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں۔ خدیجہ بلاشبہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں پھر ام المومنین نے آپ کو اپنے بائیں جانب پھر دائیں جانب پھر اپنی گود میں بیٹھنے کو کہا اور ہر دفعہ وہی سوال کیا جس کا جواب آپ نے ہاں میں دیا اس کے بعد ام المومنین نے اپنے سر سے اوڑھنی اتار پھینکی اور پوچھا کیا اب بھی آپ کو جبرائیل دکھائی دے رہے ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا نہیں ام المومنین نے کہا بلاشبہ یہ شیطان نہیں تھا فرشتہ تھا پھر حضور اکرم سے کہا اپنے مشن پر ثابت قدم رہیے اور آپ کو مبارک ہو پھر ام المومنین حضور پر ایمان لے آئیں چنانچہ اول از ہمہ ایمان لانے کا فخر ام المومنین کو حاصل ہے (روایت کا یہ حصہ راوی کے دماغ کی تخلیق ہے ام المومنین کو اس تماشے کی کیا ضرورت تھی کیا حضور اکرم کا فرمانا کافی نہیں تھا۔ مترجم)

ابو محمد عبداللہ بن علی نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن سے انہوں نے حسین بن فاذشاہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے قاسم بن زکریا المطرز سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان سے انہوں نے تمیم بن جعد سے انہوں نے ابوجعفر الرازی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دنیا کی تمام خواتین میں بلند درجہ مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام آسیہ زوجہ فرعون خدیجہ الکبریٰ اور فاطمہ سیدہ ہیں۔

اسی طرح ابو صالح نے ابوعلی حسن بن علی الواعظ انہوں نے احمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے علباء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک بار آپ نے زمین پر چار لکیریں کھینچ کر صحابہ سے دریافت کیا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول بہتر جانتے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی نگاہ میں چار خواتین (خدیجہ الکبریٰ' فاطمہ الزہرا'

مریم اور آسیہ) کا مقام اور درجہ دنیا کی تمام خواتین سے بلند تر ہے۔ شیخ کی اصل کتاب میں تصحیح شدہ نام داؤد مصلح ہے۔

عارم داؤد بن ابوالفرات نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن حریث سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ام المومنین کو بہشت میں زسل کے ایک گھر کی خوش خبری دی تھی جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی (کاش راوی کو معلوم ہوتا کہ بہشت میں جھونپڑیاں نہیں ہوں گی بلکہ سونے چاندی کے محلات ہوں گے۔ مترجم)

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم ابوکریب سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خیر النساء جناب خدیجۃ الکبریٰ اور مریم دختر عمران ہیں۔ ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد طوسی نے جعفر ابن احمد السراج سے انہوں نے ابوعلی بن شاذان سے انہوں نے ابوعمرو عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے ابن ابوالعوام سے انہوں نے ولید بن قاسم سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے ابن ابواوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ کو جنت میں زسل کے مکان کی (جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی دقت ہوگی) بشارت دی تھی۔

عبداللہ بن احمد نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے سنا کہ ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد ابنوسی کے سامنے اور میں نے سنا کہ ابوالحسین محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفر الدینوری نے بتایا اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن غیلان حزاز نے ابوہشام رفاعی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ کہتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی کے ساتھ بھی اتنا جلاپہ نہ تھا جتنا کہ خدیجہ دختر خویلد کے خلاف تھا حالانکہ وہ مجھ سے پہلے گزر چکی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور اکرمؐ اکثر و بیشتر ان کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ سے کیا کرتے تھے اور جب بھی کوئی جانور ذبح کرتے تو خدیجہ کی سہیلیوں کو ان کا حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابوکریب اور ابن نمیر سے انہوں نے ابن فضیل سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور کہا کہ یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس آئی ہیں' ان کے پاس ایک برتن ہے' جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں خدا کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بشارت دینا کہ خدا نے ان کے لئے جنت میں زسل کا ایک مکان بنایا ہے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ ابوبکر نے اپنی حدیث میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نہ تو سمعت کا لفظ کہا اور نہ منی کا۔

مجالد نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ جب بھی گھر سے

کہیں باہر جانا چاہتے تو جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کسی نہ کسی سلسلے میں ضرور فرماتے اور ان کی تعریف کرتے۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضورؐ نے ان کا ذکر خیر فرمایا تو مجھے غیرت نے خاموش نہ رہنے دیا۔ میں نے کہا وہ ایک بڑھیا عورت ہی تو تھی خدا نے آپ کو اس کا کہیں بہتر بدل دیا ہے۔ حضورؐ کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا بخدا اس کا نعم البدل مجھے نہیں ملا۔ جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو خدیجہ نے تصدیق کی، جب لوگوں سے مجھے مایوسی ہوئی اس نے اپنے مال میں مجھے تصرف کا حق دیا اور اس کے بطن سے خدا نے مجھے اولاد دی جب کہ باقی تمام ازواج سے مجھے محرومی حاصل ہوئی۔ حضرت عائشہ نے دل میں عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی ان کے بارے میں کوئی نازیبا خیال دل میں بھی نہ لائیں گی۔

زبیر نے بکار سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے یعلی بن مغیرہ سے انہوں نے ابن ابی رواد سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ کے مرض موت کے دوران میں جب انہیں بہت تکلیف تھی آپ نے فرمایا خدیجہ! میں ہی ان تکالیف کو بہ طیب خاطر برداشت کرنے کی ترغیب دے رہا ہوں بلکہ خود اللہ نے ان تکالیف میں تمہارے لئے خیر کثیر رکھ دی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی زندگی کے لئے تمہیں مریم دختر عمران، کلثم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور آسیہ زوجہ فرعون کو میرے نکاح میں دے دیا ہے۔ جناب خدیجہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سچ مچ؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے ام المومنین نے کہا بال بچوں سمیت۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ام المومنین کی وفات حضرت ابوطالب کے بعد اسی سال کے دوران میں ہوئی اور اس سے حضور اکرمؐ حد درجہ متاثر ہوئے۔ ام المومنین کا وجود حضور اکرمؐ کے لئے از بس غنیمت تھا۔ وہ بڑی تجربہ کار اور بارسوخ خاتون تھیں۔ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ ہجرت سے پانچ برس اور بروایتے چار برس پہلے فوت ہوئیں۔ عروہ اور قتادہ کے مطابق ام المومنین کا انتقال ہجرت سے تین برس پہلے ہوا اور یہی روایت درست ہے حضرت عائشہ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ کی وفات نماز کی فرضیت سے پہلے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد فوت ہوئیں تھیں۔ ان کی وفات رمضان میں ہوئی اور حجون میں دفن ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ

وفات کے وقت ام المومنین ۶۵ برس کی تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۸۔ سیدہ خرقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خرقاء۔ سوادہ کی زوجہ ہے۔ حضور اکرمؐ کے قریب ہی رہتی تھیں۔ حماد بن زید کی حدیث میں جو ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے ان کا ذکر آتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابوعمر ابوالسفر سعید بن محمد نے خرقاء سے روایت کی اور ابن السکن نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے حالانکہ اس کی حدیث میں ایسا کوئی اشارہ نہیں جو ان کی صحبت یا روایت پر دلالت کرے۔

۶۸۶۹۔ سیدہ خزیمہؓ دختر جہم

خزیمہ دختر جہم بن قیس عبدریہ از بنو عبدالدار بن قصی انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ ان کی والدہ کا نام

خولہ ام حرملہ دختر اسود تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا۔

۶۸۷۰۔ سیدہ خضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خضرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں۔ ابو کریب نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک خادمہ کا نام خضرہ تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۱۔ سیدہ خلیدہؓ دختر حباب

خلیدہ دختر حباب بن سعد بن معاذ انصاریہ۔ از بنو ظفر بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۸۷۲۔ سیدہ خلیدہؓ دختر قعنب

خلیدہ دختر قعنب ضبیہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مہاجرہ تھیں یحیٰی بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے محمد بن معمر سے انہوں نے حمید بن حماد بن ابو الخوار سے ثعلبہ دختر خوار سے انہوں نے اپنی خالہ خلیدہ دختر قعنب سے جوان خواتین میں شامل تھیں جو حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آئی تھیں ایک خاتون نے سونے کا کنگن پہن رکھا تھا۔ آپ نے بیعت سے انکار کر دیا وہ خاتون باہر نکلیں کنگن کسی کے حوالے کر دیا اور جب بیعت کے بعد لوٹ کر آئیں تو کنگن والا وہاں نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۳۔ سیدہ خلیسہؓ۔ کنیز حفصہؓ

خلیسہ جناب ام المؤمنین حفصہ کی کنیز تھیں۔ ان کی حدیث علیہ دختر کمیت نے اپنی دادی سے انہوں نے خلیسہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما باتیں کر رہی تھیں کہ جناب سودہ نمودار ہوئیں تو انہوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو سودہ کی حالت مقابلۃً کتنی بہتر ہے وہ طائفی کھالیں بنایا کرتی تھیں آپس میں مشورہ کیا۔ آؤ سودہ کو پریشان کریں جب وہ قریب آئیں تو انہوں نے کہا سودہ! کیا تمہیں معلوم ہوا ہے؟ حضرت سودہ کہنے لگیں کونسی بات؟ دونوں کہنے لگیں دجال کا خروج ہو گیا ہے انہوں نے کہا وہ ڈر گئیں اور قافلے کے خیمے میں جا گھسیں جہاں انہوں نے آگ جلا رکھی تھی اور ان کی ہنڈیا میں زعفران تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب ان خواتین نے حضور کو آتے دیکھا تو ان پر ہنسی کا ایسا دورہ پڑا کہ وہ ہنسے جا رہی تھیں انہوں نے خیمے کی طرف اشارہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے تو جناب سودہ نے کہا ابھی دجال یہاں تھا باہر گیا ہے اور میں اس خیمے سے عنکبوت کے جالے اتار رہی ہوں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ سیدہ خلیسہؓ مولاۃ سلمان فارسیؓ

خلیسہ سلمان فارسی کو آزاد کرانے والی خاتون جن کا ذکر جناب سلمان کے قبول اسلام کے قصے میں آتا ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے سلمان فارسی سے روایت اور اس نے اپنے اسلام کا قصہ ذکر کیا ہے کی کہ میرے پاس سے بنو کلب کے کچھ بدو گزرے۔ مجھے پکڑ لیا اور مدینہ میں خلیسہ نامی ایک عورت جو بنی نجار کے ایک حلیف کی بیٹی تھی کے پاس تین سو درہم میں

بیچ دیا۔ مجھے وہاں سولہ مہینے گزرے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ آپ نے دعوت اسلام دی اور میں نے قبول کر لی اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت علی کو جناب خلیسہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم سلمان کو آزاد کر دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو میں آزاد کیے دیتا ہوں۔ حالانکہ یہ مسلمان تھیں پس لکھنے لگیں کہ یا رسول اللہ آپ کی مرضی! اگر آپ انہیں آزاد کرنا چاہتے ہیں؟ یا اپنے لئے رکھنا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ اس کو آزاد کیجئے۔ اس خاتون نے تعمیل ارشاد میں مجھے آزاد کر دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس خاتون کے لئے کھجور کے تین سو پودے باغ میں لگائے جائیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے لیکن یہ روایت غریب ہے اور سلمان کے بارے میں ہم ان کے ترجمے میں صحیح روایت بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۷۵۔ سیدہ خنساءؓ دختر خدام

خنساء دختر خدام بن خالد انصار یہ از بنو عمرو بن عوف ایک روایت میں خنساء دختر خدام بن ودیعہ مذکور ہے۔ اس خاتون کا ذکر ابو ہریرہ کی ایک حدیث میں آیا ہے۔ یزید کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور مجمع نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بیاہ دیا اور میں ابھی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ نے میرا نکاح فسخ فرما دیا۔

راویوں میں بوقت نکاح اس خاتون کی حالت کے بارے میں اختلاف ہے ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو یزید بن جاریہ کے بیٹے ہیں انہوں نے خنساء سے روایت کی کہ میرے والد نے جب میں بیوہ تھی مجھے بیاہ دیا چونکہ مجھے یہ نسبت ناپسند تھی میں نے حضور ﷺ سے شکایت کی آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

اسی واقعہ کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء سے روایت کیا کہ وہ اس نکاح کے وقت کنواری تھیں اور مالک کی حدیث اصح ہے۔

اسی طرح محمد بن اسحٰق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء دختر خدام بن خالد سے روایت کی کہ بیوہ تھی اور میرے والد نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے میرا نکاح کر دیا اور خود میں نے ابولبابہ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔ جب واقعہ کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپ نے میرے والد کو حکم دیا کہ وہ میری پسند کا احترام کرے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۶۔ سیدہ خنساءؓ دختر عمرو

خنساء دختر عمرو بن شرید بن رباح بن ثعلبہ بن عصیہ بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم سلمیہ شاعرہ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے صخر' معاویہ اور خنساء تینوں کا ذکر ہے اور خنساء کا نسب یوں بیان کیا ہے خنساء کا نام تماضر از بنو عمرو بن شرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرائالقیس بن سلیم ہشام لکھتا ہے درید بن صمہ نے اسی خاتون کے متعلق کہا تھا "حیوا تماضر واربعوا صحبی" (اے میرے دوستو! ٹھہر و اور تماضر کو سلام کہو۔ صمہ جو سو سال سے

زیادہ عمر کا تھا۔ تماضر پر فریفتہ ہوگیا۔ مترجم) یہ خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے قبیلے کے ساتھ حاضر ہوئیں اور ایمان لائیں۔ آپ اس خاتون سے شعر خوانی کی فرمائش کرتے اور تحسین فرماتے۔ منقول ہے کہ آغاز کار میں خنساء دو تین اشعار سے زیادہ نہ کہتی تھیں لیکن جب ان کے سگے بھائی معاویہ کو ہاشم اور زید الریان نے قتل کر دیا اور بعد میں ان کا سوتیلا بھائی صخر بھی، جس سے خنساء کو محبت تھی مارا گیا یہ شخص کریم، حلیم اور سارے خاندان کا چہیتا تھا۔ یہ ابو ثور اسدی کے نیزے سے زخمی ہوا تھا۔ سال بھر بستر پر پڑا رہا اور آخر کار مر گیا۔ اس کی موت پر خنساء نے بڑے درد انگیز مرثیے لکھے۔

اعینی جودا ولا تجمدا　　　الا تبکیان لصخر الندی

اے میری آنکھو! خوب آنسو بہاؤ اور رونا بند کرو کیا تم صخر ایسے کریم النفس آدمی پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

الا تبکیان الجری الجمیل　　　الا تبکیان الفتی السیدا

کیا تم بہادر اور خوش شکل اور جوان سردار پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

طویل العماد عظیم الرماد　　　ساعد عشیرته امردا

اس کے علم اونچے ہیں اور اس کے دروازے پر خاکستر کے بڑے بڑے ڈھیر ہیں جسے لڑکپن ہی میں قبیلے کی سیادت سونپ دی گئی تھی۔

ذیل کے دو شعر بھی صخر کے بارے میں ہیں۔

اشم ابلج یاتم الهداة به　　　کانه علم فی راسه نار

اس کی ناک اونچی اور پیشانی روشن ہے اور سردارانِ قوم اسے اپنا امام تسلیم کرتے ہیں گویا وہ ایسا شخص ہے جس کے سر میں آگ ہے۔

وان صخرا المولانا وسیدنا　　　وان صخرا اذا نشتو لنحار

بلاشبہ صخر ہمارا مولی اور ہمارا سردار تھا اور بلاشبہ جب لوگ تکلیف میں ہوتے تو صخر ان کے اونٹ ذبح کرتا تھا۔

اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آج تک کسی خاتون نے خنساء سے پہلے اور نہ ان کے بعد ایسے شعر کہے ہیں۔ زبیر بن بکار نے محمد بن حسن مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے ابو وجزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ خنساء اپنے چاروں لڑکوں کے ساتھ معرکہ قادسیہ میں موجود تھیں۔ انہوں نے ایک رات پہلے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے میرے بیٹو! تم نے اسلام قبول کیا اور اپنی خوشی سے ہجرت کی اور خدا واحد لاشریک ہے تم سب ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کے بیٹے ہو۔ میں نے تمہارے باپ کی خیانت کی نہ تمہارے ننھیال کو شرمندہ کیا نہ تمہارے حسب کو رسوا کیا اور نہ تمہارے نسب کی توہین کی اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ خدا نے ان مسلمانوں کے لئے جو کفار سے جنگ کرتے ہیں آخرت میں کتنا عظیم اجر مقرر فرمایا ہے اور دار باقی دار فانی سے بدرجہا بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. ﴾

(آل عمران : ۲۰۰)

''اے مومنو! صبر کرؤ اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرؤ اور آپس میں ملے جلے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد پاؤ''۔

جب کل صبح اللہ کے فضل و کرم سے تم بہ خیریت جاگو اور دشمن سے لڑنے کے لئے روانہ ہو تو دشمن پر فتح پانے کے لئے خدا سے نصرت کی التجا کرو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی اچھی طرح بھڑک اٹھی ہے اور تلواریں آگ کے شعلوں کی طرح چمک رہی ہیں اور میدان جنگ کے اطراف پر آگ برس رہی ہے تو اس کی بھڑکتی آگ میں کود پڑو اور دشمن کے بہادر پہلوانوں کا مقابلہ کرو جب لشکر آمادہ پیکار ہو۔ اس سے تمہیں دار الخلد والمقامہ میں انعام واکرام سے نوازا جائے گا''

دوسرے دن ان کے بیٹے ماں کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے میدان جنگ میں اترے اور دشمن کی طرف مردانہ وار بڑھے۔ وہ لڑ رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے ''وابلوا بلاء حسنا'' آخر کار چاروں بھائی شہید ہو گئے۔ جب شیر دل ماں کو اطلاع ملی تو انا للہ کہنے کی بجائے انہوں نے یہ کلمہ اپنی زبان سے نکالا الحمد لله الذی شرفنی بقتلهم اور مجھے اللہ کی رحمت سے توقع ہے کہ وہ ہمیں اگلی دنیا میں اکٹھا کرے گا۔

اور حضرت عمر ﷺ جب تک زندہ رہے جناب خنساء کو ان کے چاروں بیٹوں کے دو سو درہم فی آدمی دیتے رہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سیدہ خولہؓ دختر اسود

خولہ دختر اسود بن حذافہ ان کی کنیت ام حرملہ خزاعیہ تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عبد الدار جہیم بن قیس اور بروایتے جہم کا نام لیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی خولہ دختر اسود بن حذافہ بھی تھیں جن کا نام تو ابن عقبہ نے لیا ہے لیکن ان کی کنیت بیان نہیں کی۔ ابن اسحٰق نے کنیت تو لکھ دی ہے لیکن نام نہیں لکھا چنانچہ وہ ان کا ذکر یوں کرتے ہیں۔ ام حرملہ دختر عبد الاسود بن جذیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ اس خاتون نے اپنے خاوند جہیم بن قیس کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۸۔ سیدہ خولہؓ دختر ثامر انصاریہ

خولہ دختر ثامر انصاریہ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابو ایوب سے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے نعمان بن ابو عیاش زرقی سے انہوں نے خولہ انصاریہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا دنیا ایک دل فریب سبزہ زار ہے اور یقیناً کئی لوگ قیامت کے دن اس لئے

آگ میں ڈالے جائیں گے کہ انہوں نے بغیر حق اللہ کی حدود میں دست اندازی کی تھی تینوں نے ذکر کیا ہے بقول ابو عمر بعض لوگوں کے قول کے مطابق یہ خاتون قیس بن فہد کی بیٹی تھیں اور ثامر قیس کا لقب تھا۔

۶۸۷۹۔ سیدہ خولہؓ دختر ثعلبہ

خولہ دختر ثعلبہ ایک روایت میں خویلہ ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں خولہ دختر حکیم مذکور ہے۔ ایک اور روایت میں خولہ دختر مالک بن ثعلبہ اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف ہے۔ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے خولہ اور خویلہ دونوں مروی ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد اور یعقوب پسران ابراہیم سے انہوں نے میرے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ انہیں خویلہ زوجہ اوس بن صامت جو عبادہ بن صامت کے بھائی تھے نے بتایا کہ خدا نے میرے اور اوس بن صامت کے جھگڑے کے متعلق قرآن کی سورت مجادلہ نازل فرمائی۔

جناب خولہ کی روایت ہے کہ میں اوس بن صامت کی بیوی تھی۔ وہ بہت بوڑھا ہونے کی وجہ سے بداخلاق اور بدخو ہو گیا تھا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کچھ کہا۔ جب میں نے جواب دیا تو وہ بھڑک اٹھا اور کہا کہ تو میرے لئے میری ماں کی طرح ہے۔ اس پر وہ گھر سے نکل گیا اور جب اہل قبیلہ کی مجلس میں جا بیٹھا تو اسے کئے پر افسوس ہوا۔ وہاں سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے ہم بستر ہونا چاہا میں نے اسے صاف صاف کہہ دیا خبردار اس وقت تک میرے قریب مت آنا جب تک ہم اس معاملہ میں خداوند و رسول کا فیصلہ دریافت نہ کر لیں۔ وہ یہ سن کر مجھ پر جھپٹا لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے اس طرح بچا لیا جس طرح ایک عورت بوڑھے اور کمزور خاوند سے بچ نکلتی ہے۔ پھر میں بھاگ کر اپنی ایک ہمسائی کے گھر چلی گئی۔ اس سے چند کپڑے عاریۃً لئے اور سیدھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جا کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور اس کی بدسلوکی اور بداخلاقی کی شکایت کی حضور نے فرمایا اے خویلہ! تیرا خاوند، تیرا ابن عم عمر رسیدہ ہے تو اس کے بارے میں اللہ سے ڈر۔ بخدا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت ہی میں تھی کہ حضور اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی اور حسب معمول آپ پر وحی کی حالت طاری ہو گئی ور جب آپ سے وہ حالت گئی تو فرمایا اے خولہ تم دونوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰهِ الی آخر " بعد از قراءت آیات فرمایا اپنے خاوند سے کہو کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے متواتر روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجور کھلائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ان تعزیرات میں سے کسی کا متحمل نہیں ہو سکتا اس پر آپ نے فرمایا نصف کھجوریں میں دے دوں گا۔ اس نے کہا باقی ماندہ مقدار میں دے دوں گی۔ فرمایا تو نے نہایت اچھی بات کہی۔ اب جاؤ اور اس کی طرف سے کھجوریں مساکین میں بانٹ دو اور نیز اپنے میاں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔ یونس بن بکیر نے باسنادہ ابن اسحاق سے خولہ دختر ثعلبہ لکھا ہے اور جعفر نے عطاء بن حارث سے انہوں نے ابن اسحاق سے خولہ دختر مالک بیان کیا ہے اور محمد بن ابو حرملہ نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ خولہ دختر ثعلبہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی اور ابو اسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے اور انہوں نے خولہ دختر صامت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ نیز ابن مندہ نے خولہ کی حدیث بیان کی اور خولہ دختر صامت کے نام سے ترجمہ لکھا۔ ہم ان کا ذکر ان شاء اللہ بعد میں کریں گے۔

اور محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خولہ دختر ثعلبہ بن مالک بن دخشم انصاریہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی۔ ایک روایت میں جمیلہ اور ایک میں خویلہ دختر دلیج آیا ہے لیکن کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا اول الذکر درست ہے۔

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ وہ چند احباب کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک بڑھیا کے پاس سے ہوا۔ خلیفہ وہاں کھڑے ہو گئے اور کچھ دیر اس سے مصروف گفتگو رہے۔ ایک رفیق نے کہا آپ نے اس بڑھیا سے قیل وقال میں اتنے آدمیوں کو روکے رکھا۔ خلیفہ نے کہا خدا تیرا بھلا نہ کرے۔ تجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہے! یہ وہ خاتون ہے کہ خدا نے جس کی شکایت کو ساتویں آسمان پر سن لیا اور پھر سورۃ مجادلہ نازل فرمائی اگر یہ رات تک کھڑی رہتی تو میں بھی کھڑا رہتا اور صرف نماز کے لئے اس سے علیحدہ ہوتا اور پھر واپس آ جاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۰۔ سیدہ خولہؓ دختر حکیم

خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر حکیم السلمیہ کے درمیان جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھی، فرق کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابو موسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی عورت بھی خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا اگر ایسی صورت پیش آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ اسماعیل بن عیاش نے عطاء سے اور ثوری نے علی بن زید سے انہوں نے سعید سے روایت کی ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ سیدہ خولہؓ دختر حکیم بن امیہ

خولہ اور بروایتے خویلہ دختر حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم السلمیہ جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھیں اور یہ وہ خاتون ہے جس نے بقول بعض اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور ایک پارسا خاتون تھیں۔ ان سے سعد بن ابی وقاص نے سفر میں کسی مقام پر اترنے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی تھی۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے انہوں نے ابو محمد عبداللہ بن عبیداللہ بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن اسماعیل محاملی سے انہوں نے ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے انہوں نے حارث بن یعقوب بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سلمیہ سے روایت کی کہ میں نے آپؐ کو فرماتے سنا جو آدمی سفر میں کسی منزل پر مقام کرے اور یہ دعا پڑھے جب تک وہ وہاں قیام کرے گا وہ دکھ سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی تھی یا رسول اللہ اگر طائف فتح ہو جائے تو بادیہ دختر غیلان کے زیورات آپ مجھے عنایت فرمائیں۔ فرمایا سوچو تو اگر بنو ثقیف پر حملے کی اجازت ہی نہ ملی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۲۔ سیدہ خولہؓ دختر دلیج

خولہ دختر دلیج ایک روایت میں خویلد مذکور ہے۔ ان سے ظہار کا قصہ مذکور ہے جو ہم خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۳۔ سیدہ خولہؓ خادمہ رسول اللہ

خولہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار جو حفص بن سعید کی دادی تھیں، یحییٰ بن ابوالرجاء نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابونعیم الفضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید القرشی سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ان کی ماں سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ ایک دفعہ گھر میں کتے کا پلا گھس گیا اور چارپائی کے نیچے مر گیا۔ کئی دنوں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول نہ ہوا۔ مجھ سے فرمایا خولہ! کیا بات ہے کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور جبرائیل علیہ السلام نہیں آ رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج کا دن تو ماشاء اللہ بڑا اچھا معلوم ہو رہا ہے۔ نہ معلوم جبرائیل کیوں نہیں آ رہے؟ حضور اکرمؐ نے چادر اٹھا کر اوڑھ لی میں نے دل میں کہا بہتر ہے کہ میں گھر میں جھاڑو دے کر اسے صاف کر دوں چنانچہ میں نے جھاڑو دینا شروع کیا کہ بھاری سی چیز پڑی نظر آئی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ کتے کا پلا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اتنے میں آپ واپس آئے تو آپ کی ریش مبارک کے بال ہل رہے تھے اور جب بھی حضور اکرم کو وحی ہوتی تھی تو آپ کو یہی صورت پیش آتی مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے خولہ مجھے چادر اوڑھا دو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ کی آیات فترضی تک نازل ہوئی تھیں پھر آپ اٹھے میں نے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا اور چادر اوڑھ لی۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ سورت ابتدائے بعثت اس وقت نازل ہوئی تھی جب کچھ عرصہ کے لئے سلسلہ وحی منقطع ہو گیا تھا اور مشرکوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ربّ نے چھوڑ دیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں یہ اسناد ایسا نہیں کہ اس حدیث کو درست سمجھا جائے۔

۶۸۸۴۔ سیدہ خولہؓ دختر صامت

خولہ دختر صامت۔ ابواسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے انہوں نے خولہ دختر صامت سے ظہار کا قصہ سنا جسے خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۵۔ سیدہ خولہؓ دختر عاصم

خولہ دختر عاصم ہلال بن امیہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند سے لعان کیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے دونوں میں علیحدگی فرما دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۶۔سیدہ خولہؓ دختر عبداللہ انصاری

خولہ دختر عبداللہ انصاری بصری شمار ہوتی ہیں۔رقیہ دختر سعد نے اپنی دادی خولہ بنت عبداللہ انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے سنا۔''انسان میل کچیل ہے مگر انصار ایک سایہ دار درخت ہیں۔اے اللہ! تو انصار کو معاف کر اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو معاف کر۔''اس کے بعد جناب خولہ نے کہا۔میرا اندازہ ہے کہ حضور اکرم کی اس دعا سے مجھے بھی حصہ ملے گا۔تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن بقول ابوعمر اس کے اسناد میں شبہے کی گنجائش ہے۔

۶۸۸۷۔سیدہ خولہؓ دختر عمرو

خولہ دختر عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ذبح کرنے کے لئے ایک اونٹ خریدا اور جناب خولہ دختر عمرو کے پاس بھیجا کہ وہ اسے ذبح کر کے تقسیم کر دیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۸۔سیدہ خولہؓ دختر قیس انصاریہ

خولہ دختر قیس بن قہد بن قیس بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ نجاریہ۔حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور کنیت ام محمد تھی اور ایک روایت کی رو سے جناب حمزہ کی زوجہ خولہ دختر ثامر تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ ثامر قیس بن قہد کا لقب تھا مگر بقول ابوعمر پہلی روایت صحیح ہے۔بقول ابونعیم ان کی کنیت ام محمد اور ایک روایت میں ام حبیبہ تھی بقول ابن مندہ ان کی کنیت ام محمد یا ام صبیہ تھی لیکن یہ وہم ہے بلکہ حبیبہ کو بدل کر صبیہ بنا دیا ہے کیونکہ ام صبیہ کا تعلق بنوجہینہ سے ہے اور یہ خاتون بنو انصار سے تھیں۔جناب حمزہ کی شہادت کے بعد نعمان بن عجلان انصاری زرقی سے ان کا نکاح ہوا۔علی بن المدینی کے مطابق خولہ دختر قیس خولہ دختر ثامر ہی ہے۔ان سے عبید ابوولید سنوطی محمود بن ربیع' معاذ بن رفاعہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت کی۔

ابومنصور بن مکارم نے نصر بن صفوان سے باسنادہ انہوں نے معافی بن عمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے انہوں نے سعید سے روایت کی کہ ابوالولید عبید نے انہیں بتایا کہ میں اور عبیدہ زرقی کے ساتھ خولہ دختر قیس کے پاس گیا اس خاتون نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے مال دنیا کا ذکر ہوا۔آپ نے فرمایا کہ مال دنیا ایک شیریں اور دل کش چیز ہے جو جائز طریقے سے حاصل کرے اسے اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا اور بہت ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اس طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح ان کا جی چاہتا ہے۔قیامت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

محمود بن لبید نے خولہ دختر قیس بن قہد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں خطاؤں کے کفارے کے متعلق نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔آپ نے فرمایا ناگواریوں میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف بکثرت آمد و رفت رکھنا اور بعد از نماز دوسری نماز کا انتظار کرنا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بہت ممکن ہے کہ ثامر' قیس بن قہد کا لقب ہو کیونکہ دونوں تراجم میں مذکور حدیث ایک ہی ہے۔یعنی ان المال حلوۃ خضرۃ ۔ واللہ اعلم

۶۸۸۹۔ سیدہ خولہؓ دختر قیس جہنیہ

خولہ دختر قیس جہنیہ۔ ام صبیہ ان کی حدیث کے راوی سالم اور نافع پسران سرج کے علاوہ نعمان بن خربوذ ہیں۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر قیس بن قہد انصاریہ جو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں میں فرق کیا ہے لیکن ابونعیم نے ان کی کنیت ام صبیہ تحریر کی ہے اسی طرح ابوعمر نے دونوں میں فرق کیا ہے اور اس خاتون کی کنیت ام صبیہ لکھی ہے۔ جعفر مستغفری کا قول ہے کہ خولہ دختر قیس کی کنیت ام صبیہ ہے جو خارجہ بن نعمان کی دادی تھیں۔ نہ تو یہ حمزہ کی زوجہ ہیں اور نہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کے خلاف شکایت کی تھی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے اذناابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوغالب نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث جہنی سے انہوں نے سالم بن سرج مولیٰ ام صبیہ یعنی خولہ دختر قیس سے جو خارجہ کی دادی کی ماں ہیں روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے اور حضور ﷺ نے ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال ڈال کر وضو کیا۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ ام صبیہ کو خولہ دختر قیس بن فہد کی کنیت قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا ظن ہے اور جیسا کہ اس خاتون کے نسب سے ظاہر ہے، یہ قیس جہنی کی دختر تھیں۔ اور وہ انصاریہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے کیونکہ ان کی شہرت کا مدار ان کی کنیت پر ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس لکھا ہے اور حدیث "الدنیا حلوۃ خضرۃ" روایت کی ہے ایک اور ترجمہ ام صبیہ جہنیہ کے نام سے لکھا ہے اور اس میں وہ حدیث لکھی ہے۔ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے کہ انہوں نے اور حضور نے ایک برتن سے وضو کیا لیکن امام احمد نے اس خاتون کا نام نہیں لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو ہیں ایک نہیں۔

۶۸۹۰۔ سیدہ خولہؓ دختر ہذیل

خولہ دختر ہذیل بن ہبیرہ بن قبیصہ بن حارث بن حبیب بن حرفہ بن تغلبہ بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب تغلبیہ حضور اکرم ﷺ نے اس خاتون سے نکاح کیا مگر حضور تک آنے سے پہلے ہی وفات پا گئیں۔ یہ جرجانی کا قول ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

حرفہ: حاء پر پیش، راء ساکن اور فاء کے ساتھ ہے۔

۶۸۹۱۔ سیدہ خولہؓ دختر یسار

خولہ دختر یسار۔ علی بن ثابت جزری نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یسار سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ایام حیض میں میرے پاس ان کپڑوں کے سوا جو میرے جسم پر ہیں اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا فرمایا اسی کو دھو لیا کرو اور نماز پڑھ لیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ دھونے کے بعد بھی خون کا نشان رہ جاتا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ خولہ دختر یسار نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر کپڑے میں خون کا اثر رہ جائے

فرمایا کپڑے کو دھو دینا ہی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ خاتون خولہ دختر نعمان نہ ہوں کیونکہ دونوں حدیثوں کا اسناد ایک ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں وہ حدیث جس کا ذکر ہم خولہ دختر یمان کے ترجمے میں کریں گے اس کا اسناد علی بن ثابت از وازع از ابوسلمہ ہے۔ ہاں علی بن ثابت کے بغیر دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے اور یہ مشکوک ہے۔

۶۸۹۲۔ سیدہ خولہؓ دختر یمان

خولہ دختر یمان عبسیہ حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ یحیٰی نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یمان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا عورتوں کے اجتماع میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ جب وہ کسی میت پر جمع ہوتی ہیں تو بے تحاشا باتیں کرتی ہیں۔

ربعی بن حراش اپنی زوجہ سے انہوں نے حذیفہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے خواتین چاندی کے زیور جو تم پہنتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ خواتین جن کے پاس سونے کے زیور ہیں اور وہ ان کی نمائش کرتی ہیں انہیں ضرور جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۳۔ سیدہ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان سے معاویہ بن اسحٰق نے روایت کی کہ ابونعیم کے بقول صرف طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے یہ خاتون حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ معلوم ہوتی ہیں۔

یحیٰی نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم خبر دی کہ ہمیں محمد بن عوف سے انہوں نے موسیٰ بن ایوب سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابوالجون سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے معاویہ ابن اسحٰق سے انہوں نے خولہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس امت کو کبھی تقدیس عطا نہیں کرتا جس میں زبردست سے کمزور کا حق بلا مزاحمت نہ لیا جا سکے نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے مقروض سے صرف نظر کرے اور اسے غصہ نہ آئے اس کے لئے زمین کے چوپائے اور سمندر کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور جو شخص مقروض سے صرف نظر نہ کرے اور وہ غضب ناک ہو تو اس کے نام پر ہر رات، دن ہفتے اور مہینے میں ظلم لکھ دیا جاتا ہے۔ ابونعیم اور موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۴۔ سیدہ خیرہؓ دختر ابی حدرد

خیرہ دختر ابو حدرد جو درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام جہیمہ تھا اور ابوالدرداء کی زوجہ ہیں۔ ان کی حدیث کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے، صفوان بن عبداللہ اور عبداللہ بن باباہ سے انہوں نے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابومنصور محمود بن احمد بن عبدالمنعم سے انہوں نے ابوعلی حسین بن عمر بن حسن بن یونس سے انہوں نے ابوعمر قاسم بن جعفر سے انہوں نے ابوہاشم عبدالغافر بن سلامہ سے انہوں نے یحیٰی بن عثمان سے انہوں نے محمد بن حمیر سے

انہوں نے اسامہ انہوں نے سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ام الدرداء سے سنا کہ میں نہا کر حمام سے نکلی کہ حضور اکرم ﷺ سے سامنا ہو گیا دریافت فرمایا کہاں سے آ رہی ہو عرض کیا حمام سے۔ فرمایا تم میں سے جو عورت بھی کسی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے بخدا وہ ان تمام حجابات کو جو اس کے اور اللہ کے درمیان حائل ہیں پھاڑ دیتی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس خاتون خیرہ کو ام الدرداء الکبری قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ان کا نام جہیمہ یا جہیمہ آیا ہے اور انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ کبری کا نام خیرہ اور ام الدرداء صغریٰ کا جہیمہ الکبریٰ ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور صغری محروم رہی اور یہی بات درست ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ غلط ہے۔

علی بن مدینی کا قول ہے کہ ابو الدرداء کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں کو ام الدرداء کہتے تھے۔ ان میں سے ایک یعنی خیرہ دختر ابو حدرد کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اود دوسری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نکاح کیا اور ہماری روایت اسی سے مروی ہے اسے جہیمہ الوصابیۃ کہتے ہیں۔ ابو مسہر دونوں کو ایک کہتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

امیر ابو نصر کہتے ہیں کہ خیرہ دختر ابو حدرد ام الدرداء الکبریٰ ابو الدرداء کی بیوی تھیں جنہیں صحبت حاصل ہوئی اور ابو الدرداء سے پہلے وفات پائی تھی اور ام الدرداء صغریٰ جہیمہ دختر حیی وصابیہ وہ خاتون ہیں جن سے امیر معاویہ نے نکاح کی خواہش کی تھی اور خاتون نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۹۵۔ سیدہ خیرہؓ کعب کی اہلیہ

خیرہ زوجہ کعب بن مالک انصاری۔ یحیٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ایک آدمی سے جو کعب بن مالک کی اولاد سے تھا اور جن کا نام عبداللہ بن یحیٰ تھا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ خیرہ سے جو کعب بن مالک کی زوجہ تھیں روایت کی کہ وہ اپنا زیور لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں تا کہ وہ زیور فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہے کیونکہ اس کی رضامندی کے بغیر تو ایسا نہیں کر سکتی۔ خاتون نے جواب دیا یا رسول اللہ میں خاوند کی اجازت سے ایسا کر رہی ہوں آپ نے کعب کو طلب فرما کر تصدیق کی اور زیور لے لیا۔

اور یحیٰ کے بیٹے عبداللہ نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے ان کی دادی زوجہ کعب سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الدال

۶۸۹۶۔ سیدہ درہؓ بنت ابوسفیان

درہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ امیر المومنین ام حبیبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ!

کیا آپ درہ دختر ابوسفیان کے بارے میں غور فرمائیں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا میں کیا کروں۔ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کرلیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس امر کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا میں آپ کو چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن میں یہ ضروری چاہتی ہوں کہ آپ کی محبت میں جو خاتون میری شریک ہو وہ میری بہن ہو لیکن وہ تو میرے لئے حلال نہیں ہوسکتی میں نے عرض کیا لیکن میں نے تو سنا ہے کہ آپ زینب دختر ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ وہ تو میری ربیب ہے اور میں نے اور اس کے باپ نے ثویبہ کا دودھ پیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم عورتیں اپنی لڑکیاں اور بہنیں مجھے نہ پیش کیا کرو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے' اور اشہر نے کہا ہے کہ ابوسفیان کی لڑکی کا نام عزہ تھا۔ ایک روایت میں جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں ان کا نام حسنہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۹۷۔ سیدہ درہؓ دختر ابی سلمہ

درہ دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں۔ ان کی والدہ ام سلمہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔

لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ زینب دختر ابوسلمہ نے انہیں بتایا کہ ام حبیبہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنے والے ہیں فرمایا ام سلمہ کی موجودگی میں اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ میں اس (ابوسلمہ) کا رضاعی بھائی تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ام سلمہ کی بیٹیاں آپ کی ربیب تھیں بقول زبیر ابوسلمہ بن عبدالاسد کے دولڑکے سلمہ اور عمرو اور دولڑکیاں درہ اور زینب تھیں اور ان کی ماں ام سلمہ دختر ابوامیہ تھیں۔

۶۸۹۸۔ سیدہ درہؓ دختر ابولہب

درہ دختر ابولہب بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ انہوں نے اسلام قبول کرکے ہجرت کی یہ خاتون حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عقبہ' ولید اور ابومسلم پیدا ہوئے۔

محمد بن اسحٰق نے نافع اور زید بن اسلم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری اور ابن منکدر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب ہجرت کرکے مدینے آئیں اور رافع بن معلی زرتی کے مکان میں قیام کیا۔ بنوزریق کی خواتین نے ان سے کہا کہ تجھے ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا؟ جبکہ قرآن میں تیرے باپ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے "تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" درہ حاضر خدمت ہوئیں اور ان عورتوں کی گفتگو کا ذکر کیا آپ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا تو آرام سے بیٹھ۔ جب ظہر کی نماز ادا ہوچکی تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا میرے قرابت داروں پر طعن و تشنیع سے مجھے نہ ستایا جائے۔ بخدا قیامت کے دن یمن کے صداء' حکم اور سہلب قبائل کے لوگ بھی بہرہ یاب ہوں گے۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن عبدالملک سے انہوں نے شریک سے

انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا یارسول اللہ ﷺ اللہ کے پسندیدہ بندے کون ہیں؟ فرمایا قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے پارسا' اچھے کاموں کی طرف بلانے والے اور برے کاموں سے روکنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے۔

اور شریک سے انہوں نے سماک نے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی اسی طرح ایک اور اسناد کے مطابق شعبہ نے سماک سے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے ایک آمی سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ دختر ابوجہل سے لیکن یہ غلط ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۹۔ سیدہ دقرہؓ ام ولد اذینہ

دقرہ ام ولد اذینہ۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ جناب عائشہ سے روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الذال

۶۹۰۰۔ سیدہ ذرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ذرہ کسی صحابی کی زوجہ تھیں۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہوسکا۔ ان سے محمد بن منکدر اور زید بن اسلم نے اور ابوالنصر ہاشم بن قاسم نے ابوجعفر رازی سے انہوں نے لیث سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ذرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا کفیل ان دو انگلیوں کی طرح بہشت میں اکٹھے ہوں گے اسی طرح بیوہ عورتوں اور مساکین کی دیکھ بھال کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ کی رضا کے لئے متواتر روزے رکھتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۶۹۰۱۔ سیدہ رائطہؓ دختر حارث

رائطہ دختر حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ انہوں نے اپنے خاوند حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی جہاں عائشہ اور زینب پیدا ہوئیں اور وفات پا گئیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ' بنو تیم بن مرہ سے حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب اور ان کی زوجہ ریطہ دختر حارث کا نام لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام رائطہ اور ابوعمر نے ریطہ لکھا ہے۔

۶۹۰۲۔ سیدہ رائطہؓ دختر حیان

رائطہ دختر حیان بن عمیرہ بن ناصرہ از اسیرانِ بنوہوازن حضور اکرم ﷺ نے یہ خاتون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہبہ کردی تھی کہ انہیں کچھ حصہ قرآن پڑھا دیں۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔

۶۹۰۳۔ سیدہ رائطہؓ دختر سفیان

رائطہ دختر سفیان بن حارث خزاعیہ۔ جو قدامہ بن مظعون کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی عائشہ نے روایت کی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ تھیں جب خواتین نے آپ سے بیعت کی۔ ان کا تذکرہ عائشہ بنت قدامہ میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۴۔ سیدہ رائطہؓ دختر عبداللہ

رائطہ دختر عبداللہ۔ ابن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ریطہ ہے آگے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۵۔ سیدہ رائعہؓ دختر ثابت

رائعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۶۔ سیدہ ربابؓ دختر معرور

رباب دختر براء بن معرور بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۷۔ سیدہ ربابؓ دختر حارثہ

سیدہ ربابؓ دختر حارثہ بن سنان بن عبید الصاریہ از بنی ابجر۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۹۰۸۔ سیدہ ربابؓ دختر کعب

رباب دختر کعب بن عدی بن عبدالاشہل یہ خاتون حذیفہ، سعد اور صفوان کی والدہ اور یمان کی زوجہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۰۹۔ سیدہ ربابؓ دختر نعمان

رباب دختر نعمان بن امرأالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاریہ۔ معاذ بن زرارہ ظفری کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۱۰۔ سیدہ ربداءؓ دختر عمرو

ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیہ بلویہ عبیداللہ بن سعید کا قول ہے کہ ابوربداء یاسر بنو بلی کی ایک عورت جن کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ تھا کے غلام تھے۔ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرمؐ وہاں سے گزرے اور ان سے دودھ مانگا۔ انہوں نے ایک بکری کا دودھ دوھ کر حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا وہ چلا گیا اور ہم وہاں بیٹھے رہے۔ اس نے جا کر اپنی مالکہ کو یہ بات بتا دی۔ اس خاتون نے غلام کو آزاد کر دیا اور اس نے ابوالربداء اپنی کنیت رکھ لی۔ غسانی نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۱۔ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا دختر معوذ

ربیع دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور چچاؤں کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور اہل مدینہ نے ان سے روایت کی۔ اس خاتون نے بارہا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزا میں شرکت کی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مقتولین کو مدینے پہنچانے کا بندوبست کرتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کی تھی۔

زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے واقدی سے روایت کی کہ دختر مخربہ مدینے میں عطر کی خرید وفرخت کرتی تھیں اور عیاش اور عبداللہ پسران ابو ربیعہ مخزومیوں کی والدہ تھیں۔ یہ خاتون (اسماء) ربیع دختر معوذ کے گھر عطر بیچنے کو گئی۔ انہوں نے اسماء سے عطر مانگا تو اسماء نے ربیع کے والد کا نام لے کر کہا کہ تو اس آدمی کی بیٹی ہے جس نے اپنے سردار (ابوجہل) کو قتل کیا تھا ہاں میں اس کی بیٹی ہوں۔ اسماء نے کہا میں ہرگز تجھ پر عطر نہیں بیچونگی۔ ربیعہ نے کہا کہ میں تجھ سے ہرگز عطر نہیں خریدوں گی۔ میں نے تیرے عطر سے زیادہ بدبودار عطر نہیں دیکھا۔ پھر میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے یہ بات اسے غصہ دلانے کے لئے کہی تھی۔

کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمیدہ بن مسعدہ بصرہ سے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ اس صبح کو ہمارے یہاں تشریف لائے جس رات میری شادی ہوئی تھی اور فرش پر یوں بیٹھ گئے جس طرح تم میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور ہماری لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور ان لوگوں کا ماتم کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں مارے گئے تھے۔ اس دوران میں ایک لڑکی نے یہ مصرع پڑھا **وفینا نبی یعلم ما فی غد** حضورؐ نے سنا تو فرمایا اسے رہنے دو جو آگے گا رہی تھی وہی گاتی جاؤ۔

ابوعبیدہ بن محمد نے عمار بن یاسر سے روایت کی میں نے ربیع دختر معوذ بن عفراء سے کہا مجھے حضور کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اگر تم حضور اکرم ﷺ کو دیکھتے تو یوں سمجھتے گویا کہ سورج نکل آیا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۲۔ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا دختر نضر

ربیع (ربیع کی تصغیر ہے یعنی ربیع) دختر نضر ان کا نسب ہم ان کے بھائی انس بن نضر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ انصار کے قبیلے عدی بن نجار سے تھیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ حارثہ کس حال میں ہے؟ اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اپنے آنسوؤں کو روکے رکھوں گی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو پھر میں دل کھول کر روؤں گی فرمایا جنت کے کئی درجے ہیں اور حارثہ کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

یہ ربیع وہی خاتون ہیں جنہوں نے ایک عورت کا اگلا دانت توڑ دیا تھا چنانچہ ان کے قبیلے نے تاوان پیش کیا مگر مخالفین نے معافی پر اصرار کیا۔ لیکن ربیع کے خاندان نے معافی دینے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا تو آپ نے قصاص کا حکم دیا اس پر ربیع کا بھائی انس بن نضر اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ربیع کا دانت توڑ دیں گے؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

سچا دین دے کر بھیجا ہے اس کا دانت نہ توڑیئے گا۔ جب انس نے مزاحمت کی تو ان لوگوں نے ربیع کا قصور معاف کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ کے نام کی قسم کھائیں تو خدا انہیں بری الذمہ قرار دیدے ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون سے یہ قصور سرزد ہوا تھا وہ ربیع کی ہمشیرہ تھیں۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک عورت کو زخمی کر دیا اور معاملہ حضور اکرمؐ کے علم میں لایا گیا۔ حضور اکرمؐ نے قصاص کا حکم دیا ام الربیع نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ربیع سے قصاص لیں گے؟ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا حضور نے فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے۔ تم کیا کہہ رہی ہو لیکن ام ربیع نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ مخالفین نے درگزر کر دیا حضورؐ نے فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ سے بھی کسی کام کی قسم کھالیں تو خدا انہیں اس سے عہدہ برآ ہونے کا موقع فراہم کر دیتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۳۔ سیدہ رجاء غنویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رجاء غنویہ بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے محمد بن سیرین نے روایت کی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے رجاء سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے آئی۔ اس نے گزارش کی یا رسول اللہؐ! اس کے لئے برکت کی دعا فرمایئے کہ اس سے پہلے میرے تین بچے مر چکے ہیں حضورؐ نے پوچھا قبول اسلام کے بعد؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تجھے محفوظ جنت مبارک ہو۔ اس پر ایک آدمی نے جو وہاں موجود تھا کہا اے رجاء! تو نے سنا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا ہے؟ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۴۔ سیدہ رزینہؓ خادمہ رسول اللہؐ

رزینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں اور جناب صفیہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی امۃ اللہ نے روایت کی اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرم نے جناب صفیہ دختر حیئی سے نکاح کیا تو آپ نے انہیں ایک کنیز عطا کی جس کا نام رزینہ تھا اور علیلہ دختر کمیت عتکیہ نے اپنی والدہ امینہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عاشورے کے روزے کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزہ رکھتے اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے۔ ان کی حدیث کے راوی اہل بصرہ ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۵۔ سیدہ رضویؓ خادمہ رسول اللہؐ

رضوی حضور ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۶۔ سیدہ رضویؓ دختر کعب

رضوی دختر کعب۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے رضوی دختر کعب سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرمؐ سے حائضہ عورت کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۷۔ سیدہ رفاعہؓ دختر ثابت

رفاعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۶۹۱۸۔ سیدہ رفیدہؓ انصاریہ

رفیدہ انصاریہ۔ ایک روایت میں اسلمیہ ہے۔ عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب جناب سعد غزوۂ خندق میں زخمی ہو گئے تو حضور ﷺ نے ان کے اہل قبیلہ کو حکم دیا کہ انہیں اٹھا کر رفیدہ کے خیمے میں لے جاؤ تا کہ مجھے ان کی عیادت کے لئے دور نہ جانا پڑے اور اس خاتون نے مسجد میں خیمہ تان رکھا تھا جہاں وہ زخمیوں کا علاج کرتیں اور جو مسلمان ان کے زیر علاج ہوتے وہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتیں اور حضور اکرمؐ جب بھی ادھر سے گزرتے ان کی خیر و عافیت دریافت کرتے اور تحسین فرماتے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۹۔ سیدہ رقیقہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رقیقہ الثقفیہ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب طائفی سے انہوں نے عبدربہ بن حکم سے انہوں نے رقیقہ کی بیٹی سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح طائف کے لئے شہر کا محاصرہ کیا تو ہمارے یہاں تشریف لے آئے اور میں نے آپ کو پانی میں ستو ڈال کر پیش کئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے رقیقہ تم نہ ان کے بتوں کی پوجا کرنا نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا میں نے کہا "یارسول اللہ! پھر تو وہ مجھے قتل کر دیں گے" آپ نے فرمایا اگر وہ تجھ سے پوچھیں کہ تیرا خدا کون ہے؟ تو کہنا جو ان بتوں کا خدا ہے اور جب نماز پڑھے تو ان کی طرف پیٹھ کر لینا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر سے چلے گئے۔

جب بنوثقیف ایمان لے آئے تو میرے بھائی سفیان اور وہب پسران قیس بن ابان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور رسول مقبولؐ نے دریافت فرمایا کہو تمہاری ماں پر کیا گزری ہم نے کہا یارسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے وہ تادم مرگ اسی حالت پر قائم رہی فرمایا تمہاری ماں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۰۔ سیدہ رقیقہؓ دختر صیفی

رقیقہ دختر صیفی بن ہاشم بن عبدمناف۔ طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے بقول ابونعیم اس خاتون کو۔

زمانہ بعثت نصیب نہیں ہوا۔ابو موسیٰ نے اذناً کو شیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بربری سے انہوں نے زکریا بن یحییٰ طائی سے انہوں نے عم ابوزخر بن حصن سے انہوں نے اپنے دادا احمید بن منہب سے انہوں نے عروہ بن مضرس سے انہوں نے مخرمہ بن نوفل سے انہوں نے اپنی والدہ رقیقہ سے جو عبدالمطلب بن ہاشم کی ہم عمر تھیں بیان کیا کہ قریش قحط میں پھنس گئے جو کئی سال طاری رہا۔تھنوں میں دودھ خشک ہو گیا اور ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ایک رات میں سوئی ہوئی تھی یا ابھی ابھی آنکھ لگی تھی کہ میں نے ایک ہاتف کو گلوگیر آواز میں چیختے سنا کہہ رہا تھا اے قریش! نبی آخرالزمان مبعوث ہونے کو ہیں اور تم پر اسی نبی کے عہد کا سایہ ہے اور یہ زمانہ اس کے ستارے کے طلوع کا ہے تم پر بارشوں اور فراوانی کا زمانہ جلدی جلدی آئے گا۔تم اپنے اس آدمی کو دیکھو جو عالی نسب عظیم القدر اور مضبوط و توانا ہے۔جس کا چہرہ کشادہ اور سفید ہے۔جس کے بازو لمبے ہیں جس کے رخسار نرم اور جس کی ناک اونچی ہے۔وہ عظمت کا مالک ہے لیکن اسے چھپائے پھرتا ہے اور وہ ایسا راستہ ہے جس کی طرف لوگ خود بخود آتے ہیں وہ اور اس کا بیٹا اپنے اقران میں ممتاز ہیں۔اس لئے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی اس سے ملاقات کرے۔خوب پیٹ بھر کر پانی پئیں خوشبو لگائیں رکن کعبہ یعنی حجر اسود کو چومیں پھر ابوقیس پہاڑ پر چڑھ کر اس آدمی کو بلائیں اور قوم اس پر آمین کہے اور اس پر تم بارش سے فیض یاب ہو گے۔

بخدا یہ سن کر میں ڈر گئی اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری عقل نے اسے پالیا اور میں نے اپنا خواب بیان کیا اور مکے کی گھاٹیوں میں گھومی اور حرمت کعبہ کی قسم کہ کوئی آدمی بھی ایسا نہ بچا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ اس سے مراد عبدالمطلب ہیں چنانچہ قریش کے لوگ ان کی طرف روانہ ہو پڑے اور ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی ان کے پاس پہنچ گیا۔پس انہوں نے خوب پانی انڈیلا۔خوشبو لگائی اور کعبہ کو چوما اور ابوقیس پر چڑھے اور اس کا طواف کرنا شروع کیا جس میں سکون نہیں تھا جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو وہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور عبدالمطلب کو کھڑا دیکھا۔آپ ابھی لڑکے تھے عبدالمطلب نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔

"اے خدائے حاجت روا اور مصائب کو دور کرنے والے تو اس کا معلم ہے جسے کسی نے نہیں پڑھایا اور تو ایسا مسئول ہے جو کریم ہے یہ لوگ تیرے غلام اور کنیزیں ہیں۔تیرے حرم کا واسطہ دے کر تجھ سے قحط کی شکایت کرتے ہیں۔بکریاں اور اونٹ تباہ ہو گئے ہیں۔اے خدا تو ان پر ایسی بارش برسا کہ ہر طرف جل تھل ہو جائے اور جانوروں کو گھاس میسر آئے۔"

بخدا انہوں نے دعا ختم ہی کی تھی کہ آسمان پھٹ پڑا اور وادیوں میں سیلاب آ گیا چنانچہ میں نے قریش کے سرداروں عبداللہ بن جدعان، حرب ابن امیہ اور ہشام بن مغیرہ کو کہتے سنا اے ابوالبطحاء تو نے اہل بطحاء کو اس مصیبت سے چھڑایا ذیل کے اشعار رقیقہ کے ہیں۔

بشیبة الحمد اسقی الله بلدتنا وقد فقدنا الحیاو اجلوذا لمطر

خدا نے شیبۃ الحمد کے واسطے سے ہماری بستی پر بارش برسائی۔ہماری فراوانی ختم ہو گئی تھی اور بارش برسنے میں تاخیر ہو گئی تھی۔

فجاد بالماء جونی لها سبل سحا فعاشت به الانعام و الشجر

سیاہ بادل پانی لے کر آیا جو بارش سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس نے پانی برسایا چنانچہ اس سے جانور اور درخت جی اٹھے۔

منا من اللہ بالمیمون طائرہ وخیر من بشرت یوما بہ مضر

وہ ہم سے ہے جسے خدا نے برکت عطا فرمائی اور وہ شخص کتنا بھلا آدمی ہے کہ جس کی بنو مضر کو بشارت دی گئی ہے۔

مبارک الامر یستسقی الغمام بہ ما فی الانام لہ عدل ولا خطر

اس کا وجود مبارک ہے کہ اس کی وجہ سے بادل نے ہمیں سیراب کیا اور لوگوں میں اس کا نہ کوئی مثل ہے نہ نظیر ہے۔

ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۱۔ سیدہ رقیہؓ دختر ثابت بن خالد

رقیہ دختر ثابت بن خالد بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت نصیب ہوئی۔

۶۹۲۲۔ سیدہ رقیہؓ دختر رسول اللہؐ

رقیہ دختر حضور اکرم ﷺ ان کی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ زبیر بن بکار نے اپنے چچا مصعب بن عبداللہ سے روایت کہ جناب ام المومنین کے بطن سے فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ نیز ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے روایت کی کہ ام المومنین سے زینب، رقیہ، فاطمہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ یہی روایت محمد بن فضالہ کی ہے۔ ایک روایت کی رو سے جناب فاطمہ سب سے چھوٹی تھیں ابو عمر لکھتے ہیں کہ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ جناب زینب سب سے پہلے پیدا ہوئیں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ ان کے بعد کون پیدا ہوئیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب رقیہ کو ابولہب کے بیٹے عتبہ سے بیاہا تھا اور ام کلثوم کو عتیبہ سے جب سورۃ تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب اور ان کی ماں ام جمیل دختر حرب بن امیہ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دو انہوں نے اپنی بیویوں کو قبل از دخول طلاق دے دی یہ حضور اکرم کا معجزہ تھا اور ابولہب کے بیٹوں کی توہین و تذلیل اس کے بعد حضور نبی کریمؐ نے جناب رقیہ کو حضرت عثمان سے بیاہ دیا اور میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے جہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغے نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی جس سے اس کا منہ سوج گیا اور وہ چار ہجری کو جمادی الاولیٰ کے مہینے میں فوت ہو گیا حضور علیہ السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت عثمان نے اسے اپنے ہاتھوں قبر میں رکھا۔

قتادہ لکھتے ہیں کہ جناب رقیہ کے بطن سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی بقول ابن اثیر قتادہ غلطی پر ہیں جناب رقیہ کے بطن سے عبداللہ پیدا ہوا تھا ہاں البتہ جناب ام کلثوم بے اولاد تھیں جن سے حضرت عثمان ﷺ نے بعد وفات رقیہ نکاح کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب رقیہ ام کلثوم سے بڑی تھیں۔

جب حضور اکرمؐ نے میدان بدر کی طرف کوچ کیا تھا تو جناب رقیہ چیچک کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ آپ نے ان کی تیمارداری کے لئے حضرت عثمان کو رک جانے کی اجازت دے دی چنانچہ جس دن زید بن حارثہ فتح بدر کی بشارت لائے جناب رقیہ کی تدفین ہو رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات زید بن حارثہ کے آنے کے بعد ہوئی۔ جب ان کی تدفین ہو رہی تھی تو لوگوں نے اللہ اکبر کی آواز سنی۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا تو زید بن حارثہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی پیٹھ سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے حضرت عثمان کو برابر کا حصہ دیا تھا۔

قتادہ نے کہا ہے کہ مجھے نضر بن انس نے ان کے باپ انس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ یہ جب میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصہ تک حضور اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی چنانچہ آنے جانے والوں سے دریافت حال کے لئے شہر سے باہر نکل جایا کرتے۔ ایک دن ایک عورت نے بتایا کہ اس نے میاں بیوی کو دیکھا ہے۔ وہ بہ خیر وعافیت تھے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا انہیں بہ خیر وعافیت رکھے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مع اہل وعیال ہجرت کی تینوں نے ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

۶۹۲۳۔ سیدہ رقیہؓ دختر کعب اسلمیہ

رقیہ دختر کعب بن اسلمیہ۔ بعض لوگوں کے قول کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ سفیان بن حمزہ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ان سے روایت کی یہ امیر ابونصر بن ماکولا کا قول ہے۔

۶۹۲۴۔ سیدہ رملہؓ دختر حارث

رملہ دختر حارث بن ثعلبہ بن زید انصاریہ نجاریہ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب سعد بن معاذ نے بنوقریظہ کے بارے میں اپنا فیصلہ سنایا تو وہ گھبرا گئے اور رملہ دختر حارث کے مکان میں جا چھپے اور ابن حبیب نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے حضور سے بیعت کی تھی۔

۶۹۲۵۔ سیدہ رملہؓ دختر ابوسفیان

رملہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ام حبیبہ قرشیہ امویہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں انہیں نے نکاح سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا تھا ان کی والدہ کا نام صفیہ دختر ابوالعاص تھا جو حضرت عثمان ؓ کی چچی تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رملہ بھی آیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ چلی گئیں تھیں ان کا شوہر تو عیسائی ہو گیا تھا لیکن رملہ ثابت قدم رہیں جب عبیداللہ مر گیا تو حضرت عثمان نے یا بروایتے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ نجاشی نے چار سو دینار مہر ادا کیا اور حضرت عثمان (یا بروایتے نجاشی) نے دعوت ولیمہ دی اور شرحبیل بن حسنہ انہیں حضور اکرم کے پاس مدینے لے گئے یہ نکاح اس وقت ہوا تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے۔

مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ ابوسفیان نے آپ سے اس نکاح کی خواہش کی تھی جو آپ نے قبول فرمائی تھی لیکن

یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے یہ نکاح اس وقت کیا تھا جب آپ ابھی مکے میں تھے اور ابوسفیان نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اس پر اہل السیر کا اتفاق ہے۔

جب ابوسفیان قبل از فتح مکہ بنوخزاعہ پر حملے کے سلسلے میں وارد مدینہ ہوئے تھے تو جناب ام المومنین ام حبیبہ نے والد کو اس بنا پر حضور اکرمؐ کے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ ابھی تک مشرک تھے۔

قتادہ کا قول ہے کہ جب جناب رملہ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینے آئی تھیں تو آپ نے اس وقت انہیں پیغام نکاح بھیجا تھا۔ اور پھر ان سے شادی کر لی۔ اسی طرح سے لیث نے عقیل سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی لیکن معمر نے زہری سے یوں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم نے ان سے اس وقت نکاح کیا تھا جب وہ ابھی حبشہ میں تھیں اور یہی درست ہے۔ جب ابو سفیان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو کہا یہ وہ جوان مرد ہے جو اپنی آن پر حرف نہیں آنے دے گا۔

حضور اکرمؐ نے ام المومنین سے ہجری کے چھٹے سال میں نکاح کیا تھا اور ان کی وفات چوالیس ہجری میں ہوئی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اس نکاح کے لئے بھیجا تھا۔ زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ محمد بن حسن نے عبداللہ بن عمرو بن زہیر سے انہوں نے اسماعیل بن عمرو سے روایت کی کہ ام المومنین سے مروی ہے کہ انہیں اس وقت علم ہوا جب نجاشی نے ایک لونڈی کو طلب اجازت کے لئے میرے پاس بھیجا اور میں نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ بادشاہ نے کہلوا بھیجا تھا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کہلوا بھیجا ہے کہ آپ سے دریافت کروں کہ آیا آپ حضور کے ازواج میں شامل ہونے کو آمادہ ہیں؟ میں آمادہ ہوگئی اور کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے مجھے کوئی عذر نہیں بادشاہ نے پوچھا اس سلسلے میں آپ کا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعد کو اپنا وکیل مقرر کیا نجاشی نے جعفر بن ابوطالب کو کہلوا بھیجا کہ وہ خود بھی مجلس نکاح میں موجود رہیں اور حبشہ میں جس قدر مسلمان موجود ہیں وہ بھی ضرور آئیں نجاشی نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھا دوں میں نے تعمیل ارشاد میں حضور اکرم کا نکاح کر دیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ خدا اس رشتے کو مبارک کرے اور بادشاہ حبشہ نے دینار بسلسلہ ادائے مہران کے حوالے کر دیئے ام المومنین نے حضور اکرمؐ سے احادیث روایت کیں ہیں۔

جناب ام حبیبہ سے ان کے بھائی معاویہ بن ابی سفیان نے دریافت کیا آیا رسول اکرم ﷺ جس لباس میں مجامعت کرتے اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا بشرطیکہ ان کپڑوں میں نجاست نہ لگ گئی ہو۔

نیز ام المومنین سے مروی ہے کہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن حجر سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعت نماز ادا کی خدا اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۶۔ سیدہ رملہؓ دختر شیبہ

رملہ دختر شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشیہ عبشمیہ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ اور ابوحذیفہ بن عتبہ کی عم زاد تھیں۔ قدیم الاسلام

ہیں اور اپنے شوہر عثمان بن عفان کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر کے نزدیک یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عثمان نے اول مکے سے حبشہ کو اور پھر مکے سے مدینے کو ہجرت کی اور جناب رقیہؓ ان کے ساتھ تھیں۔ ان کی وفات کے بعد ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا اگر ابوعمر یہ فقرہ نہ لکھتے تو بلاشبہ بہتر ہوتا کیونکہ حضرت عثمان ذوالنورین سے نکاح ہجرت کے بعد ہوا تھا۔ واللہ اعلم

ایک روایت میں بقول زبیر ان کا نام رمیلہ ہے۔ جب وہ اسلام لائیں تو ان کی عم زاد ہند دختر عتبہ نے ان کے اسلام لانے کا برا مانا اور انہیں شیبہ کے بدر میں قتل ہو جانے پر عار دلائی۔

لحا الرحمان صابنة بوج ومكة او باطراف الحجون

اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جووج میں یا مکہ میں یا اطراف حجوں میں چھپی ہوئی ہے۔

تدين لمعشر قتلوا اباها اقتل ابيك جاءك باليقين

اس نے اس گروہ کا دین پسند کیا ہے جنہوں نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے۔ اے رملہ! کیا تجھے واقعی اپنے باپ کے قتل کا یقین ہے۔

اور ام رملہ دختر شیبہ ام شراک دختر وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر از بنو عامر بن لوی۔

۶۹۲۷۔ سیدہ رملہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

رملہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول انصاریہ۔ از بنو بلحبلی ان کا والد رأس المنافقین تھا۔ بہ قول ابن حبیب اس خاتون نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۶۹۲۸۔ سیدہ رملہؓ دختر ابوعوف

رملہ دختر ابوعوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم یہ خاتون ابووداعہ بن صبیرہ سہمی کے بھائی کی بیٹی تھیں اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ اسمائے مسلمین بہ مکہ۔ مطلب بن ازہر بن عوف زہری اور ان کی بیوی رملہ بنت ابی عوف بن صبیرہ کا نام لیا ہے۔ میاں بیوی دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور وہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی بیٹا پیدا ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ عبداللہ پہلے آدمی ہیں جو اسلام میں اپنے والد کے وارث ہوئے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۹۔ سیدہ رملہؓ دختر وقیعہ

رملہ دختر وقیعہ بن حرام بن غفار غفاریہ۔ بقول خلیفہ بن خیاط یہ خاتون ابوذر کی والدہ ہیں۔ ابونعیم اور جعفر وغیرہ نے ان کا نام لیا ہے اور ان کے اسلام کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں ہے اور ایک روایت میں انہیں ام عمر بن عبسہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۰۔ سیدہ رمیثہؓ دختر حکیم

رمیثہ دختر حکیم۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے ان کی ایک حدیث روایت کی جو اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ

سے روایت کی لیکن ان کی وہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور بقول ابوموسیٰ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۱۔سیدہ رمیثہؓ دختر عمرو بن ہاشم

رمیثہ دختر عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف یہ خاتون عاصم بن عمر بن قتادہ کی دادی تھیں اور بقول ابوعمر حکیم والد قعقاع کی والدہ۔ابونعیم نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری اور عثمان بن ابوعلی نے ابوالفضل محمد بن عبدالواحد نیلی اصفہانی سے انہوں نے ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابوسعید ہیثم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے انہوں نے ابومصعب مدنی سے انہوں نے یوسف بن ماجشون سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنی دادی رمیثہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور وہ حضور اکرمؐ کے اتنی قریب تھیں کہ اگر چاہتی تو آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا بوسہ لے لیتیں۔جس دن سعد بن معاذ فوت ہوئے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا اس صدمے سے عرش مجید کانپ اٹھا ہوگا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے کچھ لوگوں نے اس حدیث کو یوسف بن ماجشون سے اور انہوں نے عاصم بن عمر سے روایت کی۔

۶۹۳۲۔سیدہ رمیصاءؓ والدہ انس بن مالک

سیدہ رمیصاء۔اور ایک روایت میں عمیصاء آیا ہے۔یہ خاتون انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ان سے جناب عائشہ ام سلمہ اور ان کے بیٹے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ابوطلحہ کی زوجہ تھیں۔ان کی کنیت ام سلیم تھی اور زیادہ تر کنیت سے جانی جاتی تھیں۔

ابوالفضل مخزومی الفقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے صالح بن مالک سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابوسلمہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور ابوطلحہ کی زوجہ رمیصاء بھی وہاں موجود ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۳۔سیدہ رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رمیصاء اور بروایتے غمیصاء اس خاتون نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت کی۔سلیمان بن یسار نے عبیداللہ بن عباس سے روایت کی کہ رمیصاء نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاوند کے خلاف شکایت کی اس خیال سے کہ اسے خبر نہ ہوسکے گی تھوڑی سی دیر کے بعد خاوند بھی آ گیا۔انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بک رہی ہے اور اس کا مقصد اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس جانا ہے آپ نے فرمایا یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا جب تک تو ایک اور مرد کا مزہ نہ چکھ لے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۴۔سیدہ روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روضہ مدینے میں اسلام لائیں۔جہاں وہ ایک مدنی خاتون کی آزاد کردہ کنیز تھیں جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں تشریف

لائے تو یہ دونوں اسلام لائیں۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبدالجلیل بن حارث بن عبداللہ بن عبیداللہ انصاری ابوصالح سے انہوں نے شیبہ بنت اسود سے انہوں نے روضہ سے روایت کی کہ مدینے میں ایک خاتون کی ایک لونڈی تھی جب حضور اکرم وارد مدینہ ہوئے تو ایک دن اس کی مالکہ نے اسے کہا اے روضہ! تو اس دروازے پر کھڑی رہ اور جب حضور اکرمؐ وہاں سے گزریں تو مجھے بتانا۔ اس اثنا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ وہاں سے گزرے۔ اس نے آپ کی چادر کا ایک حصہ ہاتھ میں تھام لیا۔ آپ نے تبسم فرمایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے اپنی مالکہ کو آواز دی کہ حضور تشریف لائے ہیں۔ گھر کے سب لوگ آ گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۵۔ سیدہ ریحانہؓ حضور علیہ السلام کی لونڈی

ریحانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں۔ بنو قریظہ کے شمعون بن زید بن قنامہ کی بیٹی تھیں جب حضورؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر آئے تو ان کی وفات ہوگئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا لیکن بقول ابو عمر پہلی روایت کے قائل زیادہ لوگ ہیں۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ریحانہ دختر عمرو بن خنافہ بنی عمرو بن قریظہ کی ایک عورت تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے فوت ہوگئی تھیں۔ اور بقول بعض ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع سے واپسی پر فوت ہوگئی تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ریحانہ آپ کی لونڈی تھیں (کہ حضور اکرم ﷺ کا انتقال ہوگیا) آپ کی خواہش تھی کہ ریحانہ سے نکاح کر کے انہیں پردے میں بٹھا دیں لیکن جناب ریحانہ نے کہا کہ مجھے اسی حالت میں رہنے دیں کہ مجھے اس پابندی سے کوئی رغبت نہیں اور آپ بھی فائدے میں رہیں گے جب وہ جنگی قیدی بنالی گئی تو انہوں نے اسلام سے کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا اور یہودیت کو ترجیح دی تھی لیکن حضور محسوس کر رہے تھے کہ وہ اسلام قبول کر لیں گی۔

ایک موقعہ پر آپ صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے پس پشت جوتوں کی آواز سنی فرمایا یہ ثعلبہ بن سعیہ ہے جو ریحانہ کے قبول اسلام کی بشارت لایا ہے اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ریحانہ دختر عمرو لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ماریہ کے ترجمہ میں کیا ہے لیکن ریحانہ کا ترجمہ نہیں لکھا۔ ایک روایت میں ربیحہ مذکور ہے۔

۶۹۳۶۔ سیدہ ریطہؓ دختر عبداللہ

ریطہ دختر عبداللہ بن معاویہ ثقفیہ۔ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رائطہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام زینب آیا ہے اور رائطہ ان کا لقب ہے۔ ایک روایت میں ریطہ۔ عبداللہ بن مسعود کی ایک اور بیوی کا نام ہے جو ابن مسعود کی ام ولد تھیں۔

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابو عاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابن ابواویس سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے رائطہ سے جو ابن مسعود کی زوجہ اور ام ولد تھیں روایت کی کہ رائطہ صناعہ تھیں اور ابن مسعود بالکل مفلس تھے۔ ان کی زوجہ اپنی صنعت سے جو کچھ کماتی تھیں وہ شوہر اور اپنے بیٹے پر صرف کر دیتی۔ ایک دن بیوی نے ابن مسعود سے کہا کہ میں جو کچھ کماتی ہوں وہ تم پر اور تمہارے بیٹے پر صرف کر دیتی ہوں اور فی سبیل اللہ صدقے کے ثواب سے محروم رہتی ہوں ابن مسعود نے کہا اگر اس اجر سے تم محروم رہتی ہو تو تمہیں ہم پر خرچ نہیں کرنا چاہیے۔

ریطہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر صورت حال آپ سے بیان کی اور دریافت کیا کہ مجھے شوہر اور بیٹے پر مال صرف کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ضرور ملے گا اس لئے تجھے ان پر ضرور اپنا مال صرف کرنا چاہیے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قصہ ہم زینب ثقفیہ زوجہ ابن مسعود کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ انشاءاللہ

یہ حدیث عروہ نے عبداللہ بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنی بہن رائطہ سے اور اسی طرح عروہ نے ریطہ سے روایت کی۔

۶۹۳۷۔ سیدہ ریطہؓ دختر منبہ

ریطہ دختر منبہ بن حجاج سہمیہ جو عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں اور ریطہ کی والدہ کا نام زینب دختر وائل بن ہشام بن سعید بن سہم تھا۔ انہوں نے اسلام لا کر حضور ﷺ سے بیعت کی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۶۹۳۸۔ سیدہ زائدہؓ عمر بن خطاب کی کنیز

زائدہ یا زیدہ حضرت عمرؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن ابونصر لفتوانی سے انہوں نے ابوحفص سمسار سے انہوں نے ابوسعید نقاش سے انہوں نے ابویعلی حسین بن محمد زبیری سے انہوں نے ابوبکر محمد بن حمدون بن خالد سے انہوں نے فضل بن یزید بن فضل سے انہوں نے بشر بن بکر سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ام نجیح سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عمر کی کنیز زائدہ حاضر ہوئیں جو بڑی عبادت گزار تھیں اور حضور اکرم اس وجہ سے انہیں اچھا جانتے تھے انہوں نے سلام کے بعد بیان کیا کہ وہ گھر میں آٹا گوندھنے کے بعد لکڑیاں جمع کرنے شہر سے دور نکل گئیں۔ انہوں نے ایک آدمی کو صاف ستھرے لباس میں ایک ایسے گھوڑے پر سوار دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں سفید تھے اور ماتھے پر بھی سفید نشان تھا۔ اس کا چہرہ چندے آفتاب چندے ماہتاب تھا اس نے سلام کہہ کر مجھے یوں مخاطب کیا میں نے سلام کا جواب دیا تو پھر انہوں نے کہا اے زائدہ! کیا تو میرا ایک پیغام پہنچا سکے گی۔ میں نے کہا انشاءاللہ ضرور۔ اس نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ سے کہنا کہ میری ملاقات خضر سے ہوئی تھی اور اس نے آپ کو سلام کہا ہے۔ یہ حدیث حضور

اکرمؐ اور آپ کی امت کی فضیلت کے بارے میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ خضر ایک متنازعہ شخصیت ہیں جن کا ذکر زیادہ تر شعراء کے دیوانوں میں ملتا ہے اور شعرا کا کیا اعتبار اور اگر بالفرض خضر زندہ ہیں تو کیا وہ خود حاضر خدمت نہیں ہو سکتے تھے۔ مترجم

۶۹۳۹۔ سیدہ زجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زجاء ان سے ابن سیرین نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے حاضر ہوئی۔ ایک روایت میں رجاء مذکور ہے۔ اور حرف ''راء'' میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۶۹۴۰۔ سیدہ زرینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زرینہ والدہ امۃ اللہ۔ ایک روایت میں رزینہ ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے مذکور ہے۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیلہ دختر کمیت عتکیہ سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ انہوں نے زرینہ سے پوچھا کہ رسول اکرمؐ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ دن آتا تو آپ ﷺ روزہ رکھتے اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ سیدہ زنیرہ رومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زنیرہ رومیہ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل ہیں جو ابتدائے بعثت میں اسلام لائیں اور تکالیف اٹھائیں۔ بقول بعض یہ بنو مخزوم کی کنیز تھیں جنھیں ابوجہل سخت تکلیف دیا کرتا تھا۔ ایک روایت کی رو سے وہ بنو عبدالدار کی لونڈی تھیں۔ جب اسلام لائیں تو اندھی ہو گئیں۔ مشرکین کہتے کہ اسے لات اور عزیٰ کی نافرمانی نے اندھا کر دیا ہے۔ وہ جواب میں کہتیں کہ لات اور عزیٰ کو تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ان کو پوجنے والے ہیں کون؟ یہ تقدیرِ آسمانی ہے اللہ چاہے تو میری بینائی کو لوٹا سکتا ہے حسن اتفاق سے دوسرے دن ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کرشمہ محمد کے جادو کا ہے۔

جب حضرت ابوبکر ﷛ نے مشرکین کے ہاتھوں انہیں بے تحاشا پٹتے دیکھا تو انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ وہ خاتون ان سات افراد میں شامل ہیں جنھیں خرید کر حضرت ابوبکر نے آزاد کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

زنیر: زاء پر زیر نون مشدد اور یاء ساکن ہے جبکہ آخر راء کے بعد ہاء ہے۔

۶۹۴۲۔ سیدہ زینبؓ اسدیہ

زینب اسدیہ مکیہ۔ ابوزبیر نے مجاہد سے انہوں نے زینب اسدیہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! میرا والد مر گیا ہے اور اس کی ایک لونڈی نے ایک لڑکا جنا ہے اور ہم اسے تہمت لگایا کرتے تھے فرمایا اُسے میرے پاس لے آؤ۔ اسے دیکھنے کے بعد فرمایا یہ تمہارے باپ کا وارث ہوگا لیکن تو اس سے حجاب کرے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۳۔ سیدہ زینبؓ دختر اسعد بن زرارہ

زینب دختر اسعد بن زرارہ انصاریہ۔ اسعد کی کنیت ابوامامہ تھی۔ زینب اور ان کی بہن فریعہ اور ایک دوسری بہن حضور اکرمؐ کے دامن تربیت سے وابستہ تھیں کیونکہ ان کے والد نے اس کی وصیت کی تھی اور عروسی کے موقعہ پر انہیں سونے کی بالیاں پہنائی گئی تھیں بقول بعض ان کی بہنوں کے نام حبیبہ اور کبشہ تھے اور فریعہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۴۔ سیدہ زینبؓ انصاریہ

زینب انصاریہ جو ابومسعود انصاری کی زوجہ تھیں۔ علقمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ زینب انصاریہ اور زینب ثقفیہ ہر دو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے شوہروں پر صرف مال کے بارے میں دریافت کیا اور یہی حدیث اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے انہوں نے اپنے بھتیجے سے روایت کی کہ زینب نے جو عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں انہوں نے زینب انصاریہ سے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کی ہم نام ایک اور خاتون وہی بات پوچھنے حاضر ہوئیں تھیں جو بات میں پوچھنے گئی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس انفاق کے دو اجر ملیں گے۔ ایک اجر صدقے کا اور ایک قرابت کا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ سیدہ زینب تمیمیہؓ

سیدہ زینب تمیمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی یہ روایت مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ دینے میں بچوں کو بچیوں پر فضیلت ناپسند فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ سیدہ زینبؓ دختر ثابت بن قیس

زینب دختر ثابت بن قیس بن شماس انصاریہ از بنو حارث بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۴۷۔ سیدہ زینبؓ دختر جابر

زینب دختر جابر احمسیہ حضور ﷺ کے زمانے میں تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے عبداللہ بن جابر احمسی نے روایت کی۔ اور یہ ان کی پھوپی تھیں ابن مندہ نے تاریخ میں اسی طرح لکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مہاجر بن جابر کی دختر تھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ نبیط بن جابر کی بیٹی اور انس بن مالک کی بیوی ہوں کیونکہ وہ بنو احمس سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے اور ان سے محمد بن عمارہ کی حدیث حدیث زینب دختر نبیط کے ترجمے میں مذکور ہے اس لئے استدراک بلاوجہ ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۴۸۔ سیدہ زینبؓ دختر جحش

زینب دختر جحش زوجہ رسول کریم ﷺ جو عبداللہ بن جحش کی ہمشیرہ تھیں وہ اسدیہ ہیں اور بنو اسد بن خزیمہ سے ان کا تعلق ہے اور ان کی والدہ امیمہ دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرم کی پھوپھی تھیں۔ اور ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے ترجمے میں مذکور ہے۔ جناب زینب کی کنیت ام الحکم تھی۔ قدیم الاسلام تھیں اور مہاجرات سے۔ زید بن حارثہ سے ان کی شادی کی گئی تھی تاکہ میاں بیوی کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے متعارف کرائے۔ اس کے بعد اللہ نے آسمانوں پر ان کا نکاح رسول اللہؐ سے کر دیا چنانچہ اٹھائیسویں پارے (احزاب: ۳۷) میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ نے ہجرت کے تیسرے سال جناب زینب سے نکاح کیا۔ یہ ابوعبیدہ کا قول ہے۔ قتادہ کے مطابق یہ نکاح ہجرت کے پانچویں سال میں ہوا۔ ابن اسحٰق کے مطابق یہ نکاح ام سلمہ کے نکاح کے بعد ہوا۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر قصیعی سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب زینب دختر جحش کی عدت گزر گئی تو آپ نے زید بن حارثہ کو فرمایا جاؤ اور زینب کو میری طرف سے پیغام پہنچاؤ۔ حارثہ کا قول ہے کہ جب حضور ﷺ نے یہ مشن میرے سپرد کیا تو زینب میری نگاہوں میں محترم ہو گئیں چنانچہ میں نے اپنی پیٹھ اس کے گھر کی طرف کر کے کہا اے زینب! حضور اکرمؐ نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اس نے کہا میں کسی سے کوئی بات اس وقت تک نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے جناب باری سے اشارہ نہیں ملتا۔ اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑی ہوئیں تو حضور اکرمؐ پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا چنانچہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں بغیر اجازت چلے جایا کرتے تھے۔ ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے باسنادہ علی بن احمد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالعزیز الفقیہ سے انہوں محمد بن فضل بن محمد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے انہوں حسین بن ولید سے انہوں نے عیسیٰ بن طہمان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ زینب بعد از نکاح ازواج رسول پر اپنا فخر جتایا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تو تمہارے متولیوں نے پڑھائے ہیں لیکن میرا نکاح خود خدائے ذوالجلال نے عرش مجید پر سرانجام دیا ہے اور حضور نبی کریم نے میرے ولیمے پر روٹی اور گوشت کھلایا تھا۔

جناب زینب بڑی عبادت گزار اور فیاض تھیں چونکہ انہیں کسی صنعت میں بھی درخور حاصل تھا اس لئے جو کچھ کماتی تھیں اللہ کی راہ میں صرف کر دیتی تھیں حضور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ اس نکاح پر کفار مکہ نے بڑی حاشیہ آرائی کی کہ محمد نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر کے حرام کو حلال کر لیا ہے لیکن قرآن نے "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" کہہ کر دشمنوں کے منہ پر ایک چپت رسید کر دی اور صاف صاف فرما دیا۔ "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ" اس کے بعد (زید بن محمد) زید بن حارثہ ہو گئے۔

جناب زینب نے ایک دفعہ صفیہ دختر حیی کو یہودیہ کہہ کر ان کا منہ چڑایا تھا۔ اس پر حضور نے ان سے قطع تعلق فرما لیا تھا چنانچہ

ذوالحجہ محرم اور ماہ صفر کے کچھ دن اس برہمی کی نذر ہو گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے درگزر فرمایا تھا ایک روایت میں یہ واقعہ جناب حفصہ سے منسوب ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات میں اور کوئی خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی توجہ اور حسن منزلت میں زینب کے سوا میرا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور وہ اکثر اس کا ذکر فخریہ انداز میں کیا کرتی کہ ان کے نکاح کی محرک خود ذات باری تھی اور اس کے آنے پر آیت حجاب نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ تا ابویعلیٰ ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابن فدیک سے انہوں نے ابن ابوذئب سے انہوں نے صالح مولی التوأمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے سال ازواج مطہرات کو حجاب کا حکم دیا اور پھر بہ سلسلہ استثنا فرمایا کہ سودہ اور زینب کے بغیر تم سب حجاب کی پابندی کرو کیونکہ یہ دونوں خواتین کہا کرتی تھیں کہ جب سے ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنا ہے ہمیں کوئی چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔

یحییٰ اور ابو یاسر نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے فضل بن موسیٰ شیبانی سے انہوں نے طلحہ بن یحییٰ سے انہوں نے عائشہ دختر طلحہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم میں سے سب سے پہلے وہ خاتون مجھ سے آملے گی جس کے ہاتھ دوسروں سے درازتر ہوں گے اس لئے ہم باہم ہاتھوں کی لمبائی کا مقابلہ کیا کرتے لیکن چونکہ زینب بکثرت انفاق فی سبیل اللہ کیا کرتی اس لئے ہاتھ اسی کے لمبے تھے اور میں نے کوئی خاتون اتنی کریم النفس، متقی اور راست گو زندگی بھر نہیں دیکھی۔

اور شہر بن حوشب نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمر ﷺ سے فرمایا کہ زینب سے بڑھ کر میں نے کوئی آدمی خضوع خشوع کرنے والا نہیں دیکھا اور جناب زینب نے ہی حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیشتر از ہمہ وفات پائی۔ ان کی وفات بیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت ہم حضور اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب سمجھ سکے۔

ان کی وفات سے پہلے حضرت عمر نے بارہ ہزار درہم جو انہوں نے ازواج مطہرات کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کر رکھا تھا انہیں ارسال کیا جسے انہوں نے اعزہ اور اقرباء میں بانٹ دیا اور دعا کی بارالہا! مجھے عمر کے وظیفے کا اس کے بعد زیر بار نہ ہونے دینا۔ فوت ہوئیں تو خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسامہ بن زید، محمد بن عبداللہ بن جحش اور عبداللہ بن ابواحمد بن جحش نے انہیں قبر میں اتارا۔ بقول بعض یہ پہلی خاتون ہیں جن کے لئے تابوت تیار کیا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۹۔ سیدہ زینبؓ دختر حارث

زینب دختر حارث بن خالد بن صخر قرشیہ تمیمیہ از بنو تیم بن مرہ ان کی اور ان کی بہنوں فاطمہ اور عائشہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ رائطہ دختر حارث بن جبیلہ وہ اور ان کی بہن عائشہ اور بھائی موسیٰ راستے میں زہریلا پانی پینے سے ہلاک ہو گئے تھے اور ان کے خاندان سے سوائے فاطمہ کے اور کوئی نہ بچا۔ اس کی روایت ابن اسحٰق نے کی ہے۔ ابوعمر ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۰۔سیدہ زینبؓ دختر حباب

زینب دختر حباب بن حارث انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۵۱۔سیدہ زینبؓ دختر حمید

زینب دختر حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ عبداللہ بن ہشام کی والدہ تھیں ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سعید یعنی ابن ابوایوب سے انہوں نے ابوعقیل زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور ان کی والدہ انہیں حضور اکرمؐ کے پاس بہ غرض بیعت لے گئی تھیں اور حضور نے بوجہ ان کے نابالغ ہونے کے انکار کر دیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعائے خیر فرمائی تھی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ لکھتا ہے کہ زینب عبداللہ بن ہشام کی دادی تھیں اور وہ حدیث ذکر کی اور اس طرح اپنے پہلے قول کی تردید کر دی کیونکہ زینب ان کی والدہ تھیں۔

۶۹۵۲۔سیدہ زینبؓ دختر حنظلہ

زینب دختر حنظلہ بن قسامہ بن عبید بن طریف بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ از بنوطی۔طریف بن مالک کے بارے میں امراُالقیس کہتا ہے۔

لعمری لنعم المرء یعشو لضوئه   طریف بن مال لیلة الریح و الخصر

مجھے اپنی عمر کی قسم کہ طریف بن مالک کتنا اچھا آدمی ہے کہ جس کی روشنی میں لوگ ایسی راتوں میں جب آندھی چل رہی ہو آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔

یہ خاتون اسامہ بن زید کی زوجہ تھیں جسے اسامہ نے طلاق دے دی تھی۔جب عدت گزر گئی تو حضور اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ زینب سے کون نکاح کرے گا کہ میں اس کا متولی ہوں چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحام نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا۔

زینب اپنے والد اور پھوپھی جرباء دختر قسامہ کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئی تھیں ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۳۔سیدہ زینبؓ دختر خباب

زینب دختر خباب بن ارت بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان راویوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی۔

اعمش نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید الفائشی سے انہوں نے دختر خباب بن ارت سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد کو ایک سریے میں روانہ کیا چنانچہ والد کی غیر حاضری میں آپ ہمارا خاص خیال رکھتے اور ایک برتن میں بکری کا دودھ دوھ کر ہمیں پلایا کرتے تھے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۴۔سیدہ زینبؓ دختر خزیمہ

زینب دختر خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ یہ خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی زوجہ تھیں چونکہ وہ مساکین اور ناداروں کا خاص خیال رکھتی تھیں اس لئے ام المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔اولاً عبداللہ بن جحش کی زوجہ تھیں۔جب وہ معرکہ احد میں شہید ہوگئے تو حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آ گئیں ایک روایت کے مطابق وہ پہلے طفیل بن حارث بن عبد مطلب کے نکاح میں تھیں۔بعد میں ان کے بھائی عبیدہ بن حارث کی زوجیت میں آ گئیں۔یہ ابو عمر کا قول ہے جو انہوں نے علی بن عبدالعزیز جرجانی سے روایت کیا نیز ابو عمر کے مطابق جناب میمونہ جو ازواج مطہرات میں شامل ہیں جناب زینب کی ماں جائی بہن تھیں لیکن یہ صرف ابو عمر ہی کا قول ہے۔

جناب زینب حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں حفصہ کے بعد آئیں اور دو تین مہینے کے بعد فوت ہوگئیں اور ان کی وفات آپ کی حیات مبارکہ میں ہوئی تھی یہ متفقہ قول ہے۔اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں آپ کے اس قول کا ذکر کیا ہے کہ اسرعکن لحوقا بی اطو لکن یدا چنانچہ جب جناب زینب فوت ہوگئیں تو ازواج النبی کو معلوم ہوگیا کہ اس قول کی مصداق وہ تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم کی مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد جو خاتون اول از ہمہ فوت ہوگی وہ اس حدیث کا مصداق ہوگی اور جناب زینب آپ کی زندگی میں فوت ہوگئی تھیں۔ہاں اتنا ضرور ہے چونکہ یہ خاتون بھی غریب پرور اور مسکین نواز تھیں اس بناء پر زینب دختر جحش سے بہت مشابہ تھیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۵۔سیدہ زینبؓ دختر خناس

زینب دختر خناس عبید بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہوازن کے اسیران جنگ سے زینب دختر خناس حضرت عثمان ذوالنورین کو دی ابن اسحٰق کے مطابق ابو وجزہ نے ان سے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان کو بنو ہوازن کی ایک لڑکی اسیران جنگ سے دی گئی تو انہوں نے اس لڑکی کے ابن عم سے جس سے وہ منسوب تھی اور ناکارہ ساتھا نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔بعد میں یہ قیدی بنو ہوازن کو لوٹا دیئے گئے۔کچھ عرصے کے بعد زینب خاوند کو ساتھ لئے حضرت عمر یا عثمان کے زمانے میں مدینے میں آئیں تو حضرت عثمان نے اس لڑکی کو بوجہ تمتع کے کچھ رقم ادا کی اور زینب سے کہا کہ کیا تو نے اس شخص کو مجھ پر قابل ترجیح گردانا تھا۔اس نے جواب دیا ہاں یہ میرا خاوند اور ابن عم تھا۔

۶۹۵۶۔سیدہ زینبؓ دختر ابو رافع

زینب دختر ابو رافع۔ابراہیم بن علی رافعی نے اپنی دادی زینب دختر ابو رافع سے روایت کی کہ میں نے خاتون جنت کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کو ساتھ لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئیں جب نبی کریم ﷺ مرض موت میں صاحب فراش تھے۔خاتون جنت نے گزارش کی یا رسول اللہ یہ دونوں آپ کے فرزند ہیں۔انہیں اپنا وارث بنائیے۔فرمایا حسن میری سرداری اور ہیبت کا اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہوگا۔ابو مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۷۔ سیدہ زینبؓ دختر رسول اللہؐ

زینب دختر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور اکرم کی سب سے بڑی اولاد ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت آپ کی عمر تیس برس تھی۔ جناب زینب نے حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں ہجرت کے آٹھویں سال وفات پائی۔ ان کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ ایک غیر معتبر راوی کے مطابق حضور کی دختر اکبر جناب زینب نہ تھیں لیکن اس کا خیال غلط ہے۔ علماء میں اختلاف اس امر میں ہے کہ زینب اور قاسم میں بڑا کون تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اول قاسم پیدا ہوئے اور پھر زینب لیکن بقول ابن کلبی پہلے زینب اور پھر قاسم پیدا ہوئے اور غزوۂ بدر کے بعد انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ہم اس امر کا ذکر ابوالعاص اور لقیط کے ترجمے میں کر آئے ہیں لقیط ابوالعاص کا نام تھا۔ جناب زینب کے بطن سے علی نامی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو ابتدائے شباب میں فوت ہو گیا فتح مکہ کے دن یہ لڑکا حضور کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا۔ ان سے امامہ نامی ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ دونوں کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابوالعاص نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ جناب زینب نے اسلام قبول کر لیا تو اسلام نے میاں بیوی میں علیحدگی پیدا کر دی لیکن رسول کریم ﷺ اس تفریق کو عملی شکل نہ دے سکے کیونکہ آپ مکے میں مغلوب تھے اور حلال وحرام کے بارے میں احکام کا نفاذ نہیں کر سکتے تھے جب ابوالعاص مسلمان ہو گئے تو حضور اکرم نے جناب زینب کو ان کے حوالے کر دیا بعض کہتے ہیں کہ پرانے نکاح کو بحال گردانا گیا اور بعض کے نزدیک نکاح کی تجدید کی گئی۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل بن ناصر بن علی سے انہوں نے خطیب ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابو الصقر انباری سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف الفراء سے انہوں نے ابومحمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابوبسر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی سے انہوں نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم نے جناب زینب کو کئی برس کے بعد نکاح اول کی بنا پر ہی ابوالعاص کے سپرد کر دیا تھا اور حق مہر کی تجدید بھی نہ فرمائی اور دولابی نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کو ابوالعاص کے حوالے کیا اور نیا نکاح پڑھایا اور نیا مہر مقرر کیا۔ زینبؓ مدینہ میں فوت ہوئی اور قبر میں اتارنے کے بعد حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ قبر کی سختیوں کو زینب کے لیے آسان فرما۔ ۸ ہجری میں فوت ہوئی۔ اس کے بعد ابوالعاص فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۸۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسفیان

زینب دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ۔ عروہ بن مسعود ثقفی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبیداللہ ثقفی نے عروہ بن مسعود سے روایت کی کہ جب میں ایمان لایا تو میری کئی بیویاں تھیں جن میں چار کا تعلق قریش سے تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان میں سے

چار کا انتخاب کرلو۔ میں نے جو انتخاب کیا اس میں زینب دختر ابوسفیان شامل تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۹۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسلمہ

زینب دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول کریم ﷺ کی ربیب تھیں اور والدہ ام سلمہ حضور کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ ایسی ہی روایت جناب زینب دختر جحش کے بارے میں بھی مروی ہے زینب حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں اور جناب ام سلمہ واپسی پر انہیں ساتھ لے آئی تھیں۔

عمر بن محمد بن معمر نے ابوغالب احمد بن حسن بن احمد سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے احمد بن جعفر بن حمدان سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ہیثم بن خارجہ سے انہوں نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ ہمارے یہاں آتے تو غسل فرماتے اور والدہ کہتی کہ حضور اکرم کے پاس جاؤ۔ میں جاتی تو آپ پانی کی پھوار میرے منہ پر مارتے اور کہتے کہ چلی جاؤ۔ عطاف کہتے ہیں میری ماں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زینب کو اس وقت دیکھا جب وہ کافی بوڑھی ہو چکی تھیں مگر چہرے کی رونق بحال تھی۔ انہوں نے عبداللہ بن زمعہ بن اسود اسدی کی زوجیت اختیار کی اور ان سے اولاد ہوئی اور یہ خاتون اپنے عہد کی جلیل القدر فقیہہ تھیں۔

جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی کہ یوم الحرہ کو جب اہل مدینہ قتل کیے جا رہے تھے تو مقتولین میں ان کے دونوں بیٹے بھی شامل تھیں۔ جب ان کی لاشیں ان کے سامنے لائی گئیں تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کہنے لگیں کہ بلاشبہ مجھے ان دونوں کا بڑا دکھ ہے مگر اس کا دکھ اس دوسرے کے دکھ سے سوا ہے کیونکہ یہ بے چارا اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یزیدی اندر گھس آئے اور اسے بلاوجہ قتل کر دیا اس دوسرے نے البتہ دشمن پر ہاتھ اٹھایا تھا اور جنگ کی تھی میں نہیں کہہ سکتی کہ اس وجہ سے وہ کس حد تک قصوروار تھا۔ دونوں بھائی عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۰۔ سیدہ زینبؓ دختر سہل

زینب دختر سہل بن صعب بن قیس انصاریہ خزرجیہ از بنوحبلی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۱۔ سیدہ زینبؓ دختر صیفی

زینب دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۲۔ سیدہ زینبؓ دختر علی بن ابی طالب

زینب دختر علی بن ابی طالب جس کا نام عبدمناف تھا ابن عبدالمطلب بن ہشام قرشیہ ہاشمیہ۔ ان کی والدہ جناب خاتون جنت تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات کے بعد خاتون جنت کے اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جناب زینب بڑی عقل مند ذی فہم اور کریم النفس خاتون تھیں۔ حضرت علی کے برادر اکبر جعفر طیار کے بیٹے عبداللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے علی، عون، اکبر، عباس، محمد اور ام کلثوم صاحبزادی پیدا ہوئیں کربلا میں حضرت امام حسین ؑ کے ساتھ تھیں۔ جب امام شہید ہو گئے تو یزیدی انہیں دمشق میں یزید کے دربار میں لے آئے۔ انہوں نے یزید سے دربار میں جو گفتگو کی وہ سب کو معلوم ہے اور

انہوں نے یزید سے اپنی ہمشیرہ فاطمہ کو آزاد کرالیا تھا وہ بڑی فطین اور دلیر خاتون تھیں۔

۶۹۶۳۔سیدہ زینبؓ دختر عوام

زینب دختر عوام ہمشیرہ زبیر۔ وہ عبداللہ بن حکیم بن حرام کی والدہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور جب ان کا بیٹا عبداللہ اور بھائی زبیر جنگ جمل میں مارے گئے وہ زندہ تھیں چنانچہ انہوں نے بیٹے اور بھائی کا مرثیہ لکھا۔

اعینی جودا بالدموع فاسرعا　　　علی رجل طلق الیدین کریم

اے میری آنکھو! جلدی کرو اور خوب دل کھول کر آنسو بہاؤ۔ اس آدمی کی موت پر جو بڑا کشادہ دست اور سخی تھا۔

زبیر وعبدالله ندعو الحارث　　　وذی خلة منا وحمل یتیم

زبیر اور عبداللہ پر آنسو بہاؤ جنہیں مصیبت کے وقت بلایا جاتا ہے۔ جو ہم میں دوستی اور پاسداری کرتے ہیں اور یتیم کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

قتلتم حواریّ النبی وصهره　　　وصاحبه فاسبشروا بجحیم

تم نے حضور اکرم کے جان نثار اور قرابتدار اور صحابی کو قتل کیا ہے میں تمہیں جہنم کی بشارت دیتی ہوں۔

وقد هدنی قتل ابن عفان قبله　　　وجادت علیه عبرتی بسجوم

عثمان بن عفان کے قتل نے پیشتر ازیں مجھے تباہ کر دیا تھا۔ اب میں اپنے بیٹے کی موت پر زار و قطار رو رہی ہوں۔

وایقنت ان الدین اصبح مد برا　　　فما ذا تصلی بعده وتصومی

''مجھے یقین ہوگیا ہے کہ دین پر ادبار آ گیا ہے۔ اب تم کیوں نمازیں پڑھتے ہو اور کیوں روزے رکھتے ہو؟''

وکیف بنا وکیف بالدین بعد ما　　　اصیب ابن اروی وابن ام حکیم

جب ابن اروی اور ابن ام حکیم مارے گئے ہیں تو ہمارا اور دین کا کیا حشر ہوگا؟

۶۹۶۴۔سیدہ زینبؓ دختر قیس

زینب دختر قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا فخر حاصل ہے۔ وہ سدی مفسر کی آزاد کردہ خاتون ہیں جنہوں نے کہ اپنے والد کو آزاد کرایا تھا۔ اسباط بن نصر نے سدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ زینب دختر قیس نے دس ہزار درہم پر مجھ سے مکاتبت کی اور ایک ہزار درہم میرے لئے چھوڑ دیئے۔ اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۵۔سیدہ زینبؓ دختر مالک

زینب دختر مالک ہمشیرہ ابوسعیدہ خدری۔ان کا نسب ہم پہلے ان کے والد اور بھائی کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ابوضمرہ نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے زینب دختر کعب سے انہوں نے ابوسعید اور ان کی ہمشیرہ زینب سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کفارہ مرض کے بارے میں روایت کی اسے یحیٰی بن سعید نے سعد سے روایت کی اور ابوسعید کی ہمشیرہ کا ذکر نہیں کیا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۶۔سیدہ زینبؓ دختر مصعب بن عمیر

زینب دختر مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار قرشیہ عبدریہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔جناب مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں جو محمد اور عمران پسران عبیداللہ بن طلحہ کی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں۔جو محمد عمران پسران طلحہ بن عبیداللہ کی ماں جائی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کے بعد طلحہ نے حمنہ سے نکاح کر لیا تھا۔اور زینب نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے محمد اور مصعب وغیرہ پیدا ہوئے تھے۔زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۷۔سیدہ زینبؓ دختر مظعون

زینب دختر مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشیہ جمحیہ عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ تھیں۔عمر بن خطاب کی زوجہ اور عبداللہ بن عمر کی ام ولد اور حفصہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ابوعمر کے مطابق یہ خاتون مہاجرات سے تھیں۔ابوعمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ بات غلط نہ ہو کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ خاتون ہجرت سے پہلے ہی مکے میں فوت ہوگئی تھیں۔البتہ ان کی لڑکی حفصہ نے ہجرت کی تھی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

۶۹۶۸۔سیدہ زینبؓ دختر معاویہ

زینب دختر معاویہ ایک اور روایت کی رو سے زینب کے والد کا نام ابومعاویہ ثقفیہ تھا اور وہ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں یہ رائے ابن مندہ اور ابونعیم کی ہے۔بقول ابوعمران کا نسب کچھ یوں ہے زینب دختر عبداللہ بن معاویہ بن عتاب بن اسعد بن غاضرہ بن حطیط بن جشم بن ثقیف یہ خاتون ابومعاویہ ثقفی کی بیٹی تھیں۔ان سے بسر بن سعید اور ان کے بھتیجے نے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور ابویاسر بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم حسن بن ربیع سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اے خواتین تم ضرور صدقہ کیا کرو' خواہ اپنے دودھ سے کیوں نہ دینا پڑے۔زینب سے مروی ہے کہ میں حضور اکرمؐ سے ملنے چلی۔جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ دروازے پر انصار کی ایک عورت کھڑی تھی اور اس کی غرض وہی تھی جو میری تھی اور ہم پر آپ کی ہیبت چھائی ہوئی تھی۔

اتنے میں بلال باہر آئے تو ہم نے اس سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں اطلاع کر دیجئے۔ انہوں نے حضور اکرم کو بتایا کہ دروازے پر دو خواتین کھڑی ہیں جو یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان کی اولاد پر اپنے مال سے خرچ کریں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ نے دریافت فرمایا۔ وہ کون ہیں؟ بلال نے کہا۔ ایک عورت انصار سے ہے اور دوسری زینب ہے۔ دریافت فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا زوجہ عبداللہ بن مسعود۔ فرمایا انہیں کہو تمہیں دو اجر ملیں گے۔ ایک صدقے کا اور دوسرا اس بنا پر کہ تم نے اپنے قرابت دار سے بھلائی کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۹۔ سیدہ زینبؓ دختر نبیط

زینب دختر نبیط بن جابر انصاریہ مدنیہ۔ انس بن مالک کی زوجہ تھیں اور بروایتے ان کا تعلق بنو احمسہ سے تھا۔ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب دختر نبیط سے روایت کی کہ ابوامامہ نے اپنی وصیت میں میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی سرپرستی میں دے دیا۔ ان کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے پاس سونے اور موتیوں کا زیور لایا گیا جسے بالیاں کہتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے میری والدہ حبیبہ اور میری خالہ کبشہ کو زیور عطا فرمائے چنانچہ اس سے مجھے بھی کچھ حصہ ملا۔ اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن علقمہ نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب بنت نبیط سے وہ کہتی تھی کہ مجھے میری والدہ اور میری خالہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی بالیاں پہنائیں۔ ان کی والدہ کا نام حبیبہ تھا اور ان کی خالہ کا نام کبشہ تھا جو کہ فریعہ کی بیٹیاں تھیں۔ اور والد کا نام ابوامامہ اسعد بن زرارہ تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابوموسیٰ نے انہیں والد کی بجائے دادا سے منسوب کر دیا اور ایسی مثالیں ان کی کتابوں میں بکثرت ہیں کہ ایک آدمی ایک شخص کو اس کے والد کی طرف اور دوسرا دادا یا پردادا کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور اگر یہ صورت قابل اعتراض ہو تو پھر استدراکات کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۰۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زینب غیر منسوبہ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ خاتون مذکورہ بالا خواتین میں سے ہوں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب احمد بن عباس اور فاطمہ عقیلیہ سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے محمد بن زیاد برجمی سے انہوں نے ابوظلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میری والدہ کے پاس ایک بکری تھی جس سے انہوں نے گھی بنایا اور ایک کپی میں ڈال کر زینب کو دیا کہ اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے جاؤ ممکن ہے وہ اس سے سالن تیار کریں حضور اکرمؐ نے گھی لے لیا اور فرمایا کہ کپی خالی کر کے واپس کر دو۔ جب وہ واپس آئیں تو ام سلیم دروازہ بند کر کے کہیں کام کو چلی گئی تھی۔ زینب نے وہ کپی ایک میخ سے لٹکا دی۔ جب ام سلیم واپس آئی تو کپی سے بھی گھی ٹپک رہا تھا اس پر انہوں نے زینب سے پوچھا کہ کیا تو نے گھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش نہیں کیا تھا۔ زینب نے جواب دیا آپ جا کر تصدیق کر سکتی ہیں۔ یہ دونوں خواتین حضور اکرم کی خدمت میں گئیں

اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ اس کپی سے تو گھی ٹپک رہا ہے حضور اکرم نے فرمایا ام سلیم! اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ خدا نے تیری ضیافت فرمائی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب السین

۶۹۷۱۔ سیدہ سائبہؓ۔ حضور اکرمؐ کی کنیز

سائبہ حضور اکرم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ انہوں نے آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں حدیث بیان کی طارق بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی تاریخ النساء میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۲۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حارث

سبیعہ دختر حارث اسلمیہ سعد بن خولہ کی زوجہ تھیں سعد حجۃ الوداع کے موقعہ پر فوت ہو گئے تھے سبیعہ اس وقت حاملہ تھیں اور خاوند کی وفات کے بعد چند دن بعد یا پچیس دن یا ایک ماہ بعد ان کی اولاد ہوئی۔

ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ ابن عباس نے کہا کہ جو عدت بعد میں ختم ہوگی اس عورت کو وہ گزارنا ہوگی ابوہریرہ نے کہا کہ وضع حمل کے بعد اس کی عدت ختم ہو جائے گی بعد ازیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے فتویٰ پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنا اور دو آدمیوں نے جن میں سے ایک جوان اور دوسرا ادھیڑ عمر کا تھا اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ سبیعہ نے جوان کو ترجیح دی۔ ادھیڑ عمر کے آدمی نے سبیعہ سے کہا کہ تیری عدت ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بات یہ تھی کہ سبیعہ کے قرابت دار اس وقت موجود نہ تھے وہ معاملے کو اس لئے طول دینا چاہتا تھا کہ وہ آجائیں تو ممکن ہے ان کی مداخلت سے اس کا کام ہو جائے۔ سبیعہ نے حاضر خدمت ہو کر صورت حال بیان کی تو آپ نے فرمایا تیری عدت گزر چکی ہے۔ جس سے چاہے نکاح کرلے۔

سبیعہ سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ جو شخص بھی یہاں مرے گا میں اس کا گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ عقیلی کا خیال ہے کہ وہ سبیعہ جس سے ابن عمر نے روایت کی سبیعہ اسلمیہ سے مختلف خاتون ہیں لیکن یہ خیال غلط ہے۔

۶۹۷۳۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حبیب

سبیعہ دختر حبیب ضبعیہ بصریہ۔ ان سے ثابت بنانی نے روایت کی ہے ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا کہنے لگا

کہ میں آپ سے اللہ کے نام پر محبت کرتا ہوں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۴۔سیدہ سبیعہؓ قریشیہ

سبیعہ قرشیہ غیر منسوبہ۔حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے سبیعہ قرشیہ کو حضور اکرم ﷺ سے درخواست کرتے سنا۔یا رسول اللہ! میں نے ارتکاب زنا کیا ہے۔مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمائیے۔آپ نے فرمایا وضع حمل تک انتظار کرو۔جب وضع حمل ہوگیا تو پھر آئی۔اگر وہ نہ آتی تو آپ اس سے نہ پوچھتے۔اس نے کہا یا رسول خدا وضع حمل ہوگیا ہے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا تا آنکہ تو اس کا دودھ چھڑائے جب وہ عرصہ بھی گزر گیا تو وہ عورت پھر آئی پوچھا اس بچہ کا ذمہ دار کون ہے؟ اس نے جواب دیا ایک انصاری یہ سن کر حضور اکرمؐ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوئے فرمایا جاؤ اسے سنگسار کردو۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۵۔سیدہ سبیعہؓ دختر ابولہب

سبیعہ دختر ابولہب۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابو نعیم کے مطابق صحیح درہ دختر ابولہب ہے۔

یزید بن عبدالملک نوفلی نے سعید بن ابوسعید المقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ سبیعہ دختر ابولہب نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ مجھے دیکھ کر لوگ آوازے کستے ہیں کہ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو جہنم کا ایندھن بنا ہے۔حضور کو سخت غصہ آیا۔اٹھے اور مسجد میں آکر فرمایا کیا حال ہوگا۔ان لوگوں کا جو مجھے میرے نسب اور قرابت داروں کے بارے میں رنج پہنچاتے ہیں جس نے ایسا کیا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے اللہ کو دکھ پہنچایا۔

محمد بن اسحٰق وغیرہ نے سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔اور پہلے ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۶۹۷۶۔سیدہ سخبرہؓ دختر تمیم

سخبرہ دختر تمیم۔ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا جنہوں نے بنو غنم بن دودان سے مدینے کو ہجرت کی تھی۔یہ ابن ہشام کا قول ہے اور یونس بن بکیرؒ نے بھی ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۹۷۷۔سیدہ سخیلہؓ دختر عبیدہ

سخیلہ دختر عبیدہ جو عمرو بن امیہ ضمری کی زوجہ تھیں۔زبرقان بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ انہوں نے ابریشم کی ایک چادر خریدی اور اپنی بیوی سخیلہ کو اوڑھا دی۔ان سے عثمان یا عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا کہ تم نے وہ چادر کیا کی۔انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو بطور صدقہ دے دی۔انہوں نے پوچھا کیا جو چیز اپنے اہل و عیال کو دی جائے وہ بھی صدقہ ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا میں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح سنا ہے۔جب حضور اکرمؐ کے علم میں یہ بات لائی گئی تو آپ نے فرمایا وہ درست کہتا ہے۔ابن الدباغ نے اس کا ذکر کر کے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۹۷۸۔ سیدہ سدوسؓ دختر قطبہ

سدوس دختر قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود از بنو دینار بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۶۹۷۹۔ سیدہ سدیسہؓ انصاریہ

سدیسہ انصاریہ بروایتے وہ جناب حفصہ کی آزاد کردہ تھیں۔ اسحٰق بن یسار نے فضل بن موفق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سدیسہ سے جو حفصہ کی آزاد کردہ تھیں اور ایک دفعہ کہا کہ جناب حفصہ نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان کا جب بھی عمر سے آمنا سامنا ہوا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ یہی روایت عبدالرحمٰن بن فضل نے اپنے والد سے بیان کی لیکن انہوں نے اسناد میں حفصہ کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۰۔ سیدہ سرّیؓ دختر نبہان

سری دختر نبہان غنویہ۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے ان کی نسبت عنبریہ لکھی ہے مگر اول الذکر درست اور مشہور ہے۔

جناب سرّی سے ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور ساکنہ دختر جعد نے روایت کی کہ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداوٗد محمد بن بشار سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سری دختر نبہان غنویہ ہے۔ جو زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی مالک تھیں بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا اور دریافت فرمایا آج کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ کعبۃ الحرام نہیں ہے پھر خود ہی فرمایا شاید میں آج کے بعد تم سے اس مقام پر پھر نہ مل سکوں یاد رکھو کہ تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح ایک دوسرے پر حرام اور قابل احترام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں تمہارے لیے حرام اور قابل احترام ہے تا آنکہ تمہیں موت آ جائے اور اللہ کے سامنے پیش ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ سری۔ سین پر زبر، راء مشددہ پر امالہ اور آخر میں یاء ساکنہ ہے۔

۶۹۸۱۔ سیدہ سعادؓ دختر رافع

سعاد دختر رافع بن ابو عمرو بن ثعلبہ انصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۹۸۲۔ سیدہ سعادؓ دختر سلمہ

سعاد دختر سلمہ بن زہیر بن ثعلبہ۔ اس خاتون نے رسول کریمؐ رؤف رحیم سے درخواست کی کہ آپ انہیں اس بچے کے لیے جو ان کے پیٹ میں ہے اپنی بیعت سے مشرف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تو قابل احترام آزاد خاتون ہے۔

۶۹۸۳۔ سیدہ سعدہؓ دختر قمامہ

سعدہ دختر قمامہ۔ ان سے مروی ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کیا کرتیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں جیسا کہ سیدہ ام

سلمہ سے مروی ہے ایک روایت کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۴۔ سیدہ سعدیؓ دختر عمرو

سعدی دختر عمرو المریہ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے سعدی دختر عوف بن خارجہ بن سنان لکھا ہے یہ خاتون طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ اور یحیٰی بن طلحہ کی والدہ تھیں۔ ان سے یحیٰی بن طلحہ، زفر بن عقیل اور محمد بن عمران بن طلحہ نے روایت کی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ تا ابویعلی موصلی ہارون بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبدالوہاب قناد سے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے۔ انہوں نے شعبی سے انہوں نے یحیٰی بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ سعد المریہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد ایک بار حضرت عمرؓ طلحہ کے پاس سے گزرے وہ غم زدہ تھے حضرت عمر نے فرمایا کیا تجھے اپنے عم زاد کی امارت اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے کہا انہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ کو ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ بوقت وفات پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں نور ہی نور ہوگا اور اس کے جسم اور روح کو مرتے وقت مسرت حاصل ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مجھے اس کلمے کا علم ہے یہ وہی کلمہ ہے جو حضور اکرمؐ اپنے چچا سے کہلوانا چاہتے تھے اور اس سے بہتر کوئی کلمہ ہوتا تو آپ اس کا حکم دیتے۔ (لا الہ الا اللہ) تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۵۔ سیدہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعدی غیر منسوب۔ ان کی حدیث کو عبدالواحد بن زیاد نے عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنی دادی سعدی سے (یا اسماء سے) کہ رسول اکرم ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں کہا چچی جان (راوی کو غلطی لگ گئی ہے زبیر حضور نبی کریم کے چچا تھے۔ ضباعہ آپ کی عم زاد ہوں گی) آپ ضرور حج کریں۔ انہوں نے معذرت کی کہ میں کافی جسیم عورت ہوں اور ایسے موقع پر میرا دم گھٹ جاتا ہے آپ نے فرمایا اچھا آپ اس شرط پر حج کریں کہ اگر آپ کا دم گھٹنے لگا تو احرام کھول دیجئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۶۔ سیدہ سعیدہؓ دختر رفاعہ

سعیدہ دختر رفاعہ بن عمرو بن عبید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریمﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۸۷۔ سیدہ سعیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعیدہ۔ مقاتل بن حبان کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرمؐ اور کفار مکہ کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی آدمی مکے سے مسلمان ہو کر حضور اکرمﷺ کے پاس آ گیا تو اسے واپس بھیج دینا ہوگا کچھ عرصے کے بعد سعیدہ نامی خاتون جو ابوصیفی راہب کی زوجہ تھیں اور وہ مشرک مقیم مکہ تھا بھاگ کر مکے سے مدینے آ گئیں۔ کفار مکہ نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا حضور نے فرمایا معاہدے میں مرد کا ذکر ہے۔ (اس لئے عورت کی واپسی کا تقاضا غلط ہے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی فامتحنوھن" یعنی انہیں آزماؤ اور اچھی طرح جانچ پڑتال کرو تاکہ بعد میں پشیمانی نہ ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا

ہے۔

۶۹۸۸۔ سیدہ سعیرہؓ اسدیہ

سعیرہ اسدیہ بقول جعفر اس حدیث کا اسناد مخدوش ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے ان کا نام شعیرہ اور جعفر مستغفری نے سعیرہ لکھا ہے اور یہی درست ہے عطاء خراسانی نے عطاء بن ابورباح سے روایت کی کہ ایک بار مجھے عبداللہ بن عباس نے کہا کیا میں تمہیں دنیا میں جنتی انسان دکھاؤں؟ انہوں نے مجھے ایک موٹی سی زرد چہرہ حبشن دکھائی اور کہا کہ یہ عورت سعیرہ اسدیہ ہے جو ایک بار حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے مرض جنون ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا فرمائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تیری شفایابی کے لئے جناب باری میں دعا کروں تو تندرست ہو جائے گی مگر شفایابی کے بعد تیرے سارے اعمال اچھے اور برے بھی لکھے جائیں گے لیکن اگر تو اس مرض کو صبر سے برداشت کر سکے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں اس نے صبر کر کے جنت ہتھیالی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے اس اسناد سے اپنی برأت کا اظہار کیا ہے۔

۶۹۸۹۔ سیدہ سفانہؓ دختر حاتم

سفانہ دختر حاتم طائی ہم ان کے بھائی عدی کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ ان کے والد حاتم کی کنیت ابوسفانہ تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے ایک دستہ فوج نے سفانہ کو قید کر لیا اور حضور اکرمؐ کے سامنے پیش کیا آپ نے دروازہ مسجد کے سامنے ایک حجرے میں ان کے قیام کا بندوبست فرمایا نبی کریم وہاں سے گزرے تو سفانہ نے اٹھ کر گزارش کی۔ یارسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور میرا کفیل غائب ہے آپ مجھ پر کرم فرمائیں۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا دریافت فرمایا تیرا کفیل کون ہے۔ کہا عدی بن حاتم فرمایا اللہ اور رسول کا بھگوڑا۔ حضور اکرمؐ مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے نکل گئے۔

اسی طرح تیسری بار پھر میرے پاس سے گزرے اور ایک آدمی نے جو حضور اکرم ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے اشارہ کیا کہ میں اپنی عرضداشت پھر پیش کروں چنانچہ میں نے مذکورہ بالا کلمات پھر دہرائے فرمایا تم جلدی نہ کرو۔ کوئی اچھا قابل اعتماد آ جائے تو میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں گا۔ میں نے آپ کے پیچھے چلنے والے کے بارے میں دریافت کیا۔ بتایا گیا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

چند دن ہی گزرے تھے کہ بنو بلی کا ایک قافلہ وہاں آ گیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ میرے قبیلہ کے کچھ لوگ آ گئے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے آپ نے مجھے کپڑے سواری اور زادراہ عطا فرمایا اور میں شام میں اپنے بھائی سے جا ملی۔ عدی نے مجھ سے دریافت کیا تمہارا اس آدمی (رسول کریم ﷺ) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ تم فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

یونس نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے مگر سفانہ کا نام نہیں لیا ہاں البتہ اور علما نے ان کا نام لیا ہے نیز عبدالعزیز بن ابی رواد نے اس روایت کو اسی طرح بیان کر کے یہ اضافہ کیا ہے کہ سفانہ نے اسلام قبول کیا اور خود کو اس سانچے میں ڈھال لیا ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۰۔ سیدہ سکینہؓ دختر ابووقاص

سکینہ دختر ابووقاص ام الحکم۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالطیب حبیب بن محمد سے بذریعہ قرأت والد انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد نعمان سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ حسین بن محمد سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے ام الحکم سکینہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا تو دریافت کیا گیا یا رسول اللہ عورتوں کا جہاد کیا ہے؟ فرمایا حج۔ ابوعربہ نے اس خاتون کو صحابیہ شمار کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۱۔ سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سکینہ غیر منسوبہ۔ ان سے ان کے مولیٰ ابوصالح نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۲۔ سیدہ سلامہؓ دایہ ابراہیمؑ

سلامہ دایۂ ابراہیم جو حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے تھے ان سے انس بن مالک نے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسن یقطینی سے انہوں نے عمر بن سعید بن سنان منجبی سے (ح) احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہاشم بن عمار سے انہوں نے اپنے والد عمار بن نصیر سے انہوں نے عمرو بن سعید خولانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! آپ اکثر و بیشتر مردوں کو بشارتوں سے نوازتے ہیں اور خواتین کا ذکر نہیں فرماتے حضور نے پوچھا کیا تو ان سب کی طرف سے وکالت کر رہی ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جب تمہارے پیٹ میں بچہ ہو اور تمہارا شوہر تم سے خوش ہو تو تمہیں اس روزہ دار کا اجر ملے گا جو اللہ کی راہ میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہے اور جب دردزہ ہوتا ہے تو زمین و آسمان کی مخلوق کو علم نہیں ہوتا ہے کہ خدا نے اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا بندوبست کر رکھا ہے؟

یہ حدیث ولادت رضاعت اور ترتیب اولاد کے بارے میں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۳۔ سیدہ سلامہؓ دختر حرازدیہ

سلامہ دختر حرازدیہ ایک روایت میں جعفیہ اور ایک میں فزاریہ مذکور ہے یہ خاتون خرشہ بن حر کی ہمشیرہ تھیں۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابو بکر بن ابو عاصم سے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ام غراب سے جو بنوفزارہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز سے جس کا نام عقیلہ تھا انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ نمازیوں کو امام میسر نہ ہوگا کہ نماز پڑھائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے البتہ ابو عمر نے اس ترجمے میں ام داؤد وابشیہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی کہ وہ بچپن میں بکریاں چراتی تھیں۔ ہم اسے سلامہ وابشیہ کے ترجمے میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۶۹۹۴۔ سیدہ سلامہؓ دختر سعد بن شہید

سلامہ دختر سعد بن شہید از بنو عمرو بن عوف جو بنو طلحہ بن ابو طلحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بعد از فتح مکہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۹۵۔ سیدہ سلامہ ضبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلامہ ضبیہ۔ ام داؤد وابشیہ نے سلامہ ضبیہ سے وہ حدیث روایت کی جو بقول ابو عمر، عبداللہ بن داؤد خریبی نے ان سے لی۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا نام سلامہ وابشیہ بیان کیا ہے اور ان دونوں نے عبداللہ بن داؤد خریبی سے انہوں نے ام داؤد وابشیہ سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ جب ابتدائے اسلام میں میں بکریاں چراتی تھیں۔ ایک دن حضور کا وہاں سے گزر ہوا۔ پوچھا تو کس چیز کی گواہی دیتی ہے؟ میں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے تبسم فرمایا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ ان کے خیال میں یہ خاتون اور سلامہ دختر حر ایک ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی نسبت وابشیہ لکھی ہے اور اس حدیث کو مسدد خریبی سے انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق اس خاتون پر دو ترجمے لکھے ہیں اور ان کی حدیث کو خریبی سے انہوں نے ام داؤد الوابشیہ سے روایت کی اسی پہلا سلامہ دختر حر کے ترجمے میں خریبی کی حدیث کو ام داؤد سے انہوں نے سلامہ سے روایت کیا اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابو نعیم کی رائے ہیں۔

۶۹۹۶۔ سیدہ سلامہؓ دختر معقل خزاعیہ

سلامہ دختر معقل خزاعیہ ابو عمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ ابو عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد نفیلی سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ دختر معقل سے جن کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا ان کا بیان ہے کہ میرا چچا جاہلیت میں مجھے لے کر آیا اور مجھے حباب بن عمرو انصاری نے جو ابو الیسر کا بھائی تھا خرید لیا اور میرے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوا اور مر گیا اور اس کی بیوی نے مجھ سے کہا اب یہ بہتر ہوگا کہ تجھے کوئی اسلام کا پیروکار خرید لے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ حباب کا وارث کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ابو الیسر بن عمرو جو حباب کا بھائی ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا تم اسے آزاد کر دو اور جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے

پاس کچھ غلام آئے ہیں تم آنا اس کے بدلے میں ایک غلام دے دوں گا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ بعد میں جب آپ کے پاس غلام آئے تو آپ نے انہیں ایک غلام دے دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۷۔ سیدہ سلمیٰؓ انصاریہ

سلمیٰ انصاریہ غیر منسوبہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی محمد بن اسحٰق نے ایک انصاری سے انہوں نے اپنی والدہ سلمیٰ سے روایت کی کہ میں انصار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم کی بیعت کو حاضر ہوئی۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم اپنے شوہروں کو دھوکا نہیں دیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام قیس تھا۔ ہم انشاء اللہ پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۶۹۹۸۔ سیدہ سلمیٰ اودیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ اودیہ یہ خیال درست نہیں کہ اہل کوفہ کو ان کی احادیث کا علم ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۹۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ ابو یاسر بن ابو حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مر گیا اور بیٹی رہ گئی۔ حضور ﷺ نے ان کی بیٹی کو وراثت کا نصف دے دیا اور دوسرا نصف یعلی کو دے دیا جو سلمیٰ کا بیٹا تھا۔

۷۰۰۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر ابوذویب

سلمیٰ دختر ابو ذویب جو حلیمہ کی بہن تھیں اور حلیمہ آپ کی رضاعی والدہ تھیں اور سلمیٰ حضور ﷺ کی خالہ تھیں۔ حضور سے ملنے آتیں تو آپ اپنی چادر زمین پر بچھا دیتے اور انہیں بٹھا دیتے اور ماں کہہ کر بلاتے اور خوش آمدید کہتے۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۱۔ سیدہ سلمیٰؓ خادمہ حضور اکرمؐ

سلمیٰ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار اور جناب صفیہ کی مولیٰ تھیں۔ یہ خاتون ابو رافع کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ خاتون بھی حضورؐ کی مولیٰ اور خاتون جنت اور جناب ابراہیم کی دایہ تھیں اور انہوں نے خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء بنت عمیس کے ساتھ نہلایا تھا اور غزوہ خیبر میں حضور کی ہم رکاب تھیں۔ ذیل کی حدیث ان سے مروی ہے۔ اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے حماد بن خالد خیاط سے انہوں نے قائد مولیٰ آل ابو رافع سے انہوں نے علی بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنی دادی سے جو حضور اکرمؐ کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کے کوئی پھوڑی پھنسی نکل آتی تو میں اس پر مہندی لگا دیتی اور یہ روایت عبید اللہ بن علی اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی ترمذی کہتے ہیں کہ صحیح نام عبداللہ بن علی ہے۔

ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو بکر بن مالک سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے

اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ابورافع کی بیوی سلمٰی اپنے خاوند کے خلاف شکایت کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا اے رافع! تمہارے درمیان کیا جھگڑا ہے؟ ابورافع نے کہا یارسول اللہ سلمٰی مجھے دکھ دیتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سلمٰی سے پوچھا تو اسے کیوں ستاتی ہے؟ اس نے جواب دیا یارسول اللہ! ایسی کوئی بات نہیں۔ ابورافع نے دوران نماز میں پیٹ سے ہوا نکالی میں نے اسے کہا کہ حضور اکرم نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی صورت پیش آجائے تو از سر نو وضو کرلیا جائے۔ اس بات پر اس نے مجھے مارا حضور اکرم ﷺ سن کر ہنس دیئے اور فرمایا ابورافع! سلمٰی نے ٹھیک بات کہی ہے۔ اسے نہ مارا کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۲۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر زید

سلمٰی دختر زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعد بن مرہ بن مالک بن اوس انصاریہ اوسیہ۔ وہ بنوجعادرہ سے ہیں اور ان کا شمار بنوعبدالاشہل میں ہوتا ہے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۰۰۳۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر صخر

سلمٰی دختر صخر ام الخیر۔ ابوبکر صدیق کی والدہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

۷۰۰۴۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمرو

سلمٰی دختر عمرو بن حبیش بن لوذان بن عبدود جو منذر کی ہمشیرہ تھیں ان کا تعلق بنوساعدہ سے تھا۔

۷۰۰۵۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمیس

سلمٰی دختر عمیس خثعمیہ ہمشیرہ اسماء۔ ان کا نسب ہم ان کی بہن کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ ان بہنوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم نے فرمایا تھا "اخوات مؤمنات" یہ خاتون حضرت حمزہ ﷺ کی بیوی تھیں ان کی شہادت کے بعد ان سے شداد بن اسامہ بن ہاد لیثی نے نکاح کرلیا تھا اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن نامی دو لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا اور شداد نے ان سے شادی کی تھی اور پھر جعفر نے لیکن یہ غلط ہے۔

ہمام نے قتادہ سے انہوں نے سلمٰی سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مرگیا اور ایک بیٹی وارث چھوڑ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو وراثت کا نصف اور نصف یعلی کو جو حمزہ کا بیٹا تھا دے دیا۔ سلمی بنت حمزہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو شخص اسماء کو اولاً حمزہ کی پھر شداد کی اور آخر میں جعفر کی بیوی قرار دیتا ہے وہ غلطی پر ہے کیونکہ اس بات پر اہل السیر کا اتفاق ہے کہ جعفر اپنی بیوی اسماء کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ وہاں ان کے ہاں بچے پیدا ہوئے اور جعفر نے جب حبشہ سے مدینے کو مراجعت کی تو حضور اکرمؐ خیبر کے محاصرے میں مصروف تھے اور حمزہ غزوۂ احد میں قتل ہو چکے تھے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسماء اس دوران میں شداد کے نکاح میں آتی ہوں حالانکہ وہ تو حمزہ کی زندگی ہی میں حبشہ چلی گئیں تھیں۔ نیز

اس میں بھی شبہ نہیں کہ جعفر کی شہادت کے بعد اسماء سے حضرت ابوبکر نے شادی کی اور ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے اور ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کیا۔ اس بناء پر صحیح امر یہی ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام سلمٰی تھا۔

اس کے ثبوت میں یہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب عمرۂ قضا کے موقع پر حضرت علی نے حمزہ کی بیٹی کو اپنی تحویل میں لے لیا تو جعفر اور زید بن حارثہ نے حضور ﷺ کے سامنے اپنا استحقاق پیش کیا تو حضور نے اس بچی کو یہ کہہ کر جعفر کے سپرد کر دیا کہ خالہ والدہ کے برابر ہوتی ہے۔

۷۰۰۶۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر قیس

سلمٰی دختر قیس بن عبید بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ان کی کنیت ام منذر تھی اور سلیط بن قیس کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (از جانب والد) پھوپھی تھیں اور ابن مندہ کے مطابق ان کی کنیت ام ایوب تھی لیکن پہلی روایت درست ہے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلمٰی دختر قیس سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھی نیز جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھیں۔ روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک نہ کریں گی نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کی مرتکب ہوں گی نہ اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر بہتان اور افترا باندھیں گی اور نہ اپنے شوہروں کی جائز بات میں نافرمانی کریں گی اور نہ اپنے شوہروں کو دھوکا دیں گی جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سے اٹھ کر باہر آئیں تو میں نے ساتھ کی ایک عورت سے کہا کہ دھوکے کے لفظ سے حضور اکرم ﷺ کی کیا مراد تھی؟ جاؤ اور آپ سے پوچھ آؤ میں نے جا کر پوچھا تو آپ نے فرمایا تو اپنے خاوند کا مال لے لے اور کوئی دوسرا اس سے فائدہ اٹھائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کے اس قول میں "ھی احدی خالات النبی من جھة ابیه" اب سے مراد جد یعنی عبدالمطلب ہیں کیونکہ آپ کے والد جناب عبداللہ کی والدہ بنو مخزوم سے تھیں لیکن آپ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ بنو عدی بن نجار سے تھیں (سلمٰی دختر عمرو بن زید خزرجیہ) اور مرد کے رشتہ دار از جانب خواتین خود اس کی اس کے والد اور دادا کی خالائیں ہوتی ہیں۔ ہم نے حضور اکرمؐ کا سلسلہ نسب الکامل فی التاریخ میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۷۔ سیدہ سلمٰیؓ ام مسطح

سلمٰی ام مسطح بن اثاثہ۔ اس خاتون کا ذکر حدیث افک میں آیا ہے۔ ہم نے کنیتوں کے تحت ان کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۸۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر محرز

سلمٰی دختر محرز بن عامر انصاریہ از بنو عدی بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۰۹۔سیدہ سلمیٰؓ دختر نصر

سلمیٰ دختر نصر محاربیہ۔طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بروایتے انہیں حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوموسیٰ نے ان سے بایں سند حدیث بیان کی ہے۔ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر نصر محاربیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے ولد الزنا کی آزادی کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا اسے آزاد کردو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۰۔سیدہ سلمیٰؓ دختر یعار

سلمیٰ دختر یعار اور بروایتے تعار یعنی اس نام کا حرف اول یا کی بجائے تا ہے یہ خاتون شیبۃ کی ہمشیرہ تھیں۔

۷۰۱۱۔سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ غیر منسوبہ۔ان سے ان کے پوتے عبیداللہ بن علی نے روایت کی۔ اسحٰق بن ابراہیم حبیبی نے فائد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے جو ان کا مولیٰ تھا انہوں نے اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے آپ کے لئے خزیرہ تیار کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے لیکن میرے نزدیک یہ وہی خاتون ہے جن کا ذکر ہم ابورافع کی بیوی کی حیثیت سے کر آئے ہیں اور ابوعمر نے فضل بن سلیمان سے انہوں نے فائد مولیٰ عبید اللہ سے انہوں نے عبیداللہ بن علی بن رافع سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے خزیرہ تیار کر کے پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا۔آپ کے ساتھ کچھ صحابی بھی تھے۔تھوڑا سا بچ گیا اتنے میں وہاں سے ایک بدو کا گزر ہوا۔اس نے بچا ہوا حلوہ ہاتھ میں اٹھا لیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے سامنے سے کھاؤ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حسب ارشاد تعمیل کی وہ سیر ہو گیا اور پھر بھی کچھ بچ رہا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۲۔سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ابن مندہ ابونعیم نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور یہ خاتون قبل الذکر سے مختلف ہیں۔انہوں نے ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے چار ہزار نبی مبعوث فرمائے اسے محمد بن عقبہ نے وہب بن عبداللہ بن کعب سے روایت کیا۔

۷۰۱۳۔سیدہ سمراءؓ دختر قیس

سمراء (ایک روایت میں سمیرا ہے) دختر قیس انصاریہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔تینوں نے ان

کا ذکر کیا ہے مگر ابو عمر نے ان کا نام سمیراء لکھا ہے۔

۷۰۱۴۔ سیدہ سمیہؓ عمار کی والدہ

سمیہ (ام عمار بن یاسر) دختر خباط۔ یہ خاتون ابو حذیفہ بن مغیرہ کی لونڈی تھیں اور یاسر ابو حذیفہ کے حلیف تھے۔ اس لئے ابو حذیفہ نے انہیں سمیہ سے بیاہ دیا۔ جب عمار پیدا ہوئے تو ابو حذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا۔ عمار سابقین فی الاسلام میں سے تھے اور بروایتے ان کا نمبر ساتواں تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں اسلام کے لئے سخت تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہیں خاندان عمار کے کئی آدمیوں نے بتایا کہ جناب سمیہ کو بنو مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے اسلام کی وجہ سے سخت عذاب دیئے انہوں نے اسلام کے سوا ہر چیز سے انکار کیا تا آنکہ وہ قتل کر دی گئیں اور رسول اکرم ﷺ جب بھی ان لوگوں کے پاس سے گزرتے انہیں مکے کی گرم دوپہر کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو فرماتے اے آل یاسر ہمت نہ ہارنا اللہ نے تم سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے اپنے نیزے کی انی ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی۔ جس سے وہ شہید ہو گئی تھیں اور سمیہ اسلام کے نام پر شہید ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔ یہ ہجرت سے پہلے قتل کر دی گئیں۔ اور یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام کیا تھا۔ بقول مجاہد مکے میں ابتداءً سات آدمیوں نے اظہار اسلام کیا۔ رسول کریم ﷺ ابو بکر، بلال، خباب صہیب، عمار اور سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اول الذکر دو حضرات اپنے قبیلوں کی پشت پناہی سے کفار کی دست برد سے بچ گئے۔ مگر باقی افراد کو لوہے کے زرہے پہنا کر گرم دھوپ میں لٹا دیا جاتا تھا۔ اور ابو جہل آیا اور اس نے اپنے نیزے کی انی کو ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی جس کی وجہ سے وہ شہید ہو گئی تھیں۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں کہ یاسر کی شہادت کے بعد جناب سمیہ نے ایک رومی غلام ازرق سے نکاح کر لیا جو حارث بن کلدہ ثقفی کا غلام تھا۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام سلمہ رکھا گیا جو عمار کا ماں جایا بھائی تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ابن قتیبہ کا وہم ہے کیونکہ ازرق نے سمیہ ام زیاد سے نکاح کیا تھا اس بنا پر سلمہ زیاد کا بھائی ہے نہ کہ عمار کا ابن قتیبہ کو یہ غلطی دونوں خواتین کی ہمنامی کی وجہ سے لگی اور ام عمار اور ام زیاد میں فرق کرنا بھول گئے۔ واللہ علم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

خباط: ابن ماکولا نے خباط کو خا اور با سے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے خا اور یا سے لکھا ہے۔ اور اسی طرح ابو نعیم نے اس کو ضبط میں لایا ہے۔

۷۰۱۵۔ سیدہ سناءؓ دختر اسماء

سناء دختر اسماء بن صلت سلمیہ حضور اکرمؐ کا ان سے نکاح ہوا تھا لیکن وہ رخصتی سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔ ان کا ذکر ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ نے حفص بن نضر اور عبدالقاہر بن سدی سلمیوں سے کیا ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تھی اور کہا ہے کہ یہ خاتون عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت سلمی امیر خراسان کی پھوپھی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۶۔ سیدہ سنبلہؓ دختر ماعز

سنبلہ دختر ماعز بن قیس بن خلدہ انصاریہ از بنوزریق۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۱۷۔ سیدہ سنینہؓ دختر مخنف

سنینہ دختر مخنف بن زید نکریہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ایک حدیث حبہ دختر شماخ نکریہ نے روایت کی۔ نکریہ۔ نون کے ساتھ اور بقول بعض باء کے ساتھ ہے۔

۷۰۱۸۔ سیدہ سہلہؓ دختر سعد

سہلہ دختر سعد ساعدی و ہمشیرہ سہل بن سعد۔ ان کی حدیث کو منصور بن عمار نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سعد سے روایت کیا انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! ایک بیوی بعض اوقات اپنے شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حیلے حوالوں سے کام لیتی ہے۔ فرمایا یہ متاع دنیا ہے۔ آخرت میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۹۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہل

سہلہ دختر سہل طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابتہً ابو غالب سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عبداللہ سے (ح) ابو موسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن یحییٰ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سہل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے فرمایا ہاں اگر اخراج منی ہو جعفر مستغفری نے اسے سہل بن سہیل کے ترجمے میں بیان کیا ہے البتہ انہوں نے ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے "یا رسول الله برح الخفاء" یعنی جب پوشیدہ چیز ظاہر ہو جائے)۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ دونوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ احتمال ہے کہ یہ خاتون سہیل کی بیٹی ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں عجب نہیں کہ سہلہ سہیل بن سعد کی ہمشیرہ ہو کیونکہ راوی نے دونوں تراجم میں "ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے" کا ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ راوی نے ہمشیرہ کو بیٹی بنا دیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۰۲۰۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہیل

سہلہ دختر سہیل بن عمرو قرشیہ از بنو عامر بن لوی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں یہ خاتون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور یہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھیں اور وہاں ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا نام لیا ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی زوجہ سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو بنو عامر بن لوی کا بھائی تھا بھی ہمراہ تھیں وہاں محمد بن ابو حذیفہ

پیدا ہوئے۔ یہ لاولد رہے نیز بقول ابوعمرو زبیر سہلہ دختر سہیل ہی ام سلیط بن عبداللہ بن اسود قرشی اور ام بکیر بن شماخ بن سعید بن قائف اور ام سالم بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ سہلہ دختر سہیل مرض استحاضہ میں مبتلا ہوگئی حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ ہر نماز کے لئے غسل فرض ہے جب اس میں انہیں تکلیف محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل اور صبح کے لئے ایک غسل کرلیا کرو یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلایا تھا۔ ان کا قصہ ہم ابوحذیفہ اور سالم کے تراجم میں بیان کرآئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۱۔ سیدہ سہلہؓ دختر عاصم

سہلہ دختر عاصم بن عدی انصاریہ غزوۂ خیبر کے موقع پر پیدا ہوئیں اور آپ نے ان کا نام سہلہ تجویز فرمایا عبدالعزیز بن عمران نے سعید بن زیاد سے انہوں نے حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن عوف سے انہوں نے اپنی دادی سہلہ سے روایت کی کہ میں غزوۂ خیبر کے موقعہ پر پیدا ہوئی اور حضور اکرمؐ نے میرا نام سہلہ رکھا اور دعا فرمائی کہ خدا تمہارے کام میں آسانی پیدا کرے اور مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ عطا فرمایا اور عبدالرحمٰن بن عوف سے اسی دن میرا نکاح پڑھایا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۲۔ سیدہ سہیمہؓ دختر اسلم

سہیمہ دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۰۲۳۔ سیدہ سہیمہؓ اہلیہ رفاعہ قرظی

سہیمہ زوجہ رفاعہ قرظی۔ ہم ان کا ذکر رفاعہ اور عبدالرحمٰن بن زبیر کے تراجم میں کرآئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیمہ اور ایک میں عائشہ آیا ہے۔

۷۰۲۴۔ سیدہ سہیمہؓ دختر عمیر

سہیمہ دختر عمیر مزنیہ۔ یہ خاتون رکانہ بن عبدیزید المطلبی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن سرایا بن علی نے ابوزرعہ سے انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے انہوں نے ان کے چچا محمد بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر سے انہوں نے عبدیزید سے روایت کی کہ رکانہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ البتہ دے دی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یارسول اللہ میں نے سہیمہ کو صرف طلاق البتہ دی ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم کہ تو نے صرف ایک ہی طلاق دی ہے؟ تو رکانہ نے اس کی تصدیق کی۔ آپ نے سہیمہ کو واپس بھیج دیا اور انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر کے عہد خلافت میں اور تیسری حضرت عثمان کے عہد میں دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۵۔ سیدہ سہیمہ رضی اللہ عنہا دختر مسعود

سہیمہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد انصاریہ ظفریہ۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۲۶۔ سیدہ سوادہ رضی اللہ عنہا دختر مسرج

سوادہ دختر مسرج کندیہ۔ ایک روایت میں سودہ مذکور ہے۔ اور یہ قول نہایت مشہور ہے۔ ان سے عروہ بن فیروز نے روایت کی کہ میں ان لوگوں میں موجود تھی جب خاتون جنت دردزہ میں مبتلا تھیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے پوچھا فاطمہ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تکلیف کم نہیں ہوئی فرمایا جب وضع حمل ہو جائے تو کسی سے کچھ نہ کہنا حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کی نال کاٹ کر (زرد رنگ کے کپڑے) میں لپیٹ دیا۔ اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضع حمل اور بچے کی نال کاٹنے اور ان کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹنے کے بارے میں بتایا۔ آپ نے بچے کو بلوایا اور زرد رنگ کا کپڑا اتار کر سفید کپڑے میں لپیٹ لیا۔ پھر بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور پوچھا بچے کا کیا نام تجویز کیا ہے؟ انہوں نے کہا جعفر (ایک روایت میں حرب بھی آیا ہے) فرمایا نہیں۔ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد آنے والے کا نام حسین ہوگا اور تمہاری کنیت ابوالحسن والحسین ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

مسرج: میم پر زیر اور سین ساکن ہے۔

۷۰۲۷۔ سیدہ سوداءؓ دختر عاصم

سوداء دختر عاصم بن خالد بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی القرشیہ عدویہ بقول ابن مندہ اور ابونعیم ان سے ام عاصم نے روایت کی۔ ابوعمر نے انہیں بنو اسد سے منسوب کیا ہے بعض نے انہیں سوداء دختر عاصم لکھا ہے اور خضاب کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابواسحٰق اودی سے انہوں نے نائلہ سے (جو ابوالعیز ارکوفی کی آزاد کردہ کنیز تھی) انہوں نے ام عاصم سے انہوں نے سوداء سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم سے بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ فرمایا جاؤ پہلے خضاب لگاؤ اور پھر بیعت کے لئے حاضر ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۸۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا دختر زمعہ

سودہ دختر زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ اور ان کی والدہ کا نام شموس دختر قیس بن زید بن عمرو بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ تھا۔ حضور اکرم نے ان سے جناب خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ عقیل نے یہ قول زہری سے نقل کیا ہے اور یہی قول قتادہ، ابوعبیدہ اور ابن اسحٰق کا ہے کہ جناب سودہ سے حضور اکرم کا نکاح جناب عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مطابق یہ نکاح جناب عائشہ کے نکاح کے بعد ہوا اور یونس نے زہری سے روایت کی کہ جناب سودہ پہلے اپنے ابن عم سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جو

بنو عامر بن لوی سے تھے اور مسلمان تھے جن کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے نکاح میں آ گئیں۔ام المومنین بھاری بھرکم خاتون تھیں۔حضور اکرمؐ سے نکاح کے بعد ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

محمد بن اسحاق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا اور جناب خدیجہ کی وفات کے بعد اول از ہمہ جناب سودہ دختر زمعہ سے نکاح کیا تھا۔

کثیر التعداد راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے سلیمان بن معاذ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جناب سودہ کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ حضور اکرم انہیں طلاق دے دیں گے۔اس لیے انہوں نے التماس کی کہ انہیں طلاق نہ دی جائے اور وہ اپنی باری جناب عائشہ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔آپ نے ان کی یہ گزارش منظور فرمالی۔اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی: **لا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا و الصلح خیر**" عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی ابوالصمد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے جو ابن زبیر کے مولیٰ تھے اور جنہیں یوسف بن زبیر یا زبیر بن یوسف کہتے ہیں انہوں نے ابن زبیر سے انہوں نے سودہ دختر زمعہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہؐ! میرا والد بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور وہ حج نہیں کر سکتا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا ذرا غور کرو اگر تمہارے والد پر قرض ہو اور تو ادا کر دے تو کیا وہ قبول کر لیا جائے گا اس نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ فرمایا اللہ بہت زیادہ رحیم وکریم ہے اپنے والد کی طرف سے تو حج کر لے۔جناب سودہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں فوت ہوئیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۹۔سیدہ سودہؓ دختر ابو ضبیس

سودہ دختر ابو ضبیس جہنیہ۔اسلام لائیں اور بعد از ہجرت حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی خود انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔یہ قول ہے محمد بن نقطہ کا جنہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی۔

۷۰۳۰۔سیدہ سودہؓ اہلیہ ابی الطفیل

سودہ زوجہ ابوالطفیل عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے بیان کیا کہ میں ابوالطفیل سے ملاقات کو گیا تو میں نے اسے خوش اخلاق پایا یعنی اس نے میری آؤ بھگت کی۔میں نے دل میں کہا مجھے اس کو غنیمت جاننا چاہیے میں نے کہا اے ابوالطفیل! وہ کون سے لوگ ہیں جن پر حضور اکرمؐ نے پھٹکار بھیجی؛ وہ مجھے بتانے لگا تھا کہ اس کی بیوی سودہ بول پڑی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں میں نے اللہ سے درخواست کی کہ اگر کسی وقت میں بہ تقاضائے بشریت کسی شخص کے خلاف بددعا کر بیٹھوں تو اسے اس کے حق میں رحمت اور کرم میں بدل دے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۱۔سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سودہ قرشیہ رسول اکرمؐ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس خاتون کے کئی بچے تھے۔اس نے جواباً کہلا بھیجا میں اس بات

کونا پسند کرتی ہوں کہ یہ بچے آپ کے اردگرد شور مچاتے رہیں۔

شہر بن حوشب نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک قریشی خاتون کو جس کے پانچ چھ بچے تھے۔ نکاح کا پیغام بھیجا اس خاتون نے جواب میں کہلا بھیجا۔ بخدا میری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں اور آپ میرے نزدیک محبوب ترین انسان ہیں لیکن میں اس بات کو سخت ناپسند کرتی ہوں کہ یہ بچے صبح وشام آپ کے آگے پیچھے چیختے چلاتے رہیں آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے ان خواتین میں سے جو اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہوئیں قریش کی وہ نیکوکار عورتیں ہیں جو اپنے معصوم بچوں سے شفقت سے پیش آتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۲۔ سیدہ سودہؓ دختر مسرح

سودہ دختر مسرح ایک روایت میں سوادہ مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم نے یہاں ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۳۔ سیدہ سیرینؓ ماریہ قبطیہ کی بہن

سیرین ماریہ قبطیہ کی بہن یہ وہ خواتین ہیں جنہیں مقوقس شاہ اسکندریہ نے بطور ہدیہ آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے ماریہ کو بطور کنیز اپنے پاس رکھ لیا اور سیرین حسان بن ثابت کو دے دی۔ جناب ماریہ کے بطن سے حضور اکرمؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور سیرین کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہونے لگے تو جب بھی میں اور ماریہ روتیں تو آپ رونے سے منع فرماتے بعد از وفات فضل بن عباس نے بچے کو نہلایا اور حضور اکرمؐ اور حضرت عباس چارپائی پر بیٹھے تھے بچے کو اٹھالے چلے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے ایک طرف بیٹھے دیکھا بچے کی قبر میں فضل، عباس اور اسامہ بن زید اترے اور اسی دن سورج کو گہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کسوف کی وجہ ابراہیم کی موت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کسوف کی وجہ نہ تو کسی کی موت ہو سکتی ہے نہ حیات۔

قبر میں ایک سوراخ نظر آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے بند کر دو۔ اس سے نہ کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان ہاں البتہ دیکھنے والے کی آنکھ کو آرام محسوس ہوتا ہے اور جب بندہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے جو اللہ کو پسند ہوتا ہے اللہ اسے استواری عطا کرتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۰۳۴۔ سیدہ شجیرہؓ دختر تمیم

شجیرہ دختر تمیم از بنو غنم بن دودان بن اسد از مہاجرات اول۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۵۔سیدہ شرافہؓ دختر خلیفہ

شرافہ دختر خلیفہ بن فروہ کلبیہ۔ دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا لیکن کسی وجہ سے رخصتی نہ ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق سے انہوں نے والد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوکلب کی ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت عائشہ کو بھیجا کہ اسے دیکھ آئیں۔ ابوعمر ٔابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۶۔سیدہ شرفۃ الدارؓ دختر حارث

شرفۃ الدار دختر حارث بن قیس بن ہیشہ انصاریہ از بنومعاویہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۳۷۔سیدہ شریرہؓ دختر حارث

شریرہ دختر حارث بن عوف بن قتیرہ ام الحکم بن حارثہ بن سلامہ بن حارثہ تجیبی بقول ابن عقبہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ اس بات کو ان کے بیٹے حکم بن حارثہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

شریرہ: امیر ابوالنصر ابن ماکولا نے شین پر پیش اور دو راء کے ساتھ لکھا ہے۔

۷۰۳۸۔سیدہ الشفاءؓ دختر عبداللہ

الشفاء دختر عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قرشیہ عدویہ ام سلیمان بن ابوحثمہ ایک روایت میں ان کا نام لیلیٰ مذکور ہے۔ قدیم الاسلام ہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور ہجرت کی ان کی والدہ کا نام فاطمہ دختر ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم تھا۔ یہ خاتون عقل مند اور فاضلہ تھیں اور حضور اکرمؐ ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے انہوں نے آپ کے لئے ایک بستر اور چادر رکھی ہوئی تھی جس میں حضور اکرمؐ آرام فرماتے اور یہ چیزیں ان کے پاس رہیں تا آنکہ مروان نے ان سے لے لیں اور یہ خاتون چیونٹیوں کے دفعیہ کا منتر جانتی تھیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ منتر جناب حفصہ کو سکھا دیں۔

حضور اکرمؐ نے انہیں حکاکین کے قریب ایک مکان مرحمت فرمایا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ منتقل ہو گئی تھیں اور حضرت عمرؓ ان کے پاس مشورے کے لیے آتے اور ان کی رائے کو پسند فرماتے ان سے سلیمان بن ابوحثمہ کے دونوں بیٹوں ابوبکر اور عثمان نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے انہوں نے ایک آدمی سے جو بنوابوحثمہ سے تھا انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ، جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور۔

اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت

میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئی۔ حضور نبی کریم معذرت فرما رہے تھے اور میں شکایت کئے جا رہی تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں وہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے پاس آئی۔ وہ شرحبیل بن حسنہ کی زوجہ تھی میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا۔ میں اسے برا بھلا کہنے لگی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور تم گھر میں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا خالہ جان آپ ناراض نہ ہوں میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو حضور نے عاریۃً طلب فرما لیا۔ اب کیا کرتا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے کیا علم کہ آپ کس حال میں ہیں؟ میں خواہ مخواہ گلہ کرتی رہی شرحبیل کہنے لگے ہمارے پاس ایک زرہ تھی جسے ہم نے بانٹ لیا تھا۔

عثمان بن سلیمان ابوحثمہ نے شفاء سے روایت کی کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جب مکے میں میں نے اسلام لا کر حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ تو ایک دن میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ میں جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں آپ نے اجازت دے دی وہ منتر چیونٹیوں کے دفعیہ کا تھا آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا حفصہ کو سکھا دو منتر یہ تھا۔

باسم الله صلو صلب جبر تعوذ امن افواهها فلا تضر احدا. اللهم اكشف الباس رب الناس.

"پھر بتایا کہ اسے مصطگی کے ٹکڑے پر سات بار پڑھو اور پھر اسے ایک صاف جگہ پر رکھ دو اور پھر اسے ایک پتھر پر شراب کے ترش سرکے میں رگڑو اور چیونٹیوں پر چھڑک دو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۹۔ سیدہ شفاءؓ دختر عبدالرحمٰن

شفاء دختر عبدالرحمٰن ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ کا خیال ہے کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں ابوعمر نے شفاء دختر عبدالرحمٰن انصاریہ مدنیہ لکھا ہے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۰۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

الشفاء دختر عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ۔ زبیر کہتے ہیں یہ خاتون (شفاء) عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے بھائی اسود بن عوف کی والدہ تھیں بقول زبیر انہوں نے اپنی ماں جائی بہن ضیزیہ دختر ابی قیس بن عبد مناف کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بر بنائے قول زبیر عبد عوف جو عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور عوف جو اس کے نانا تھے دونوں بھائی تھے اور عبد بن حارث بن زہرہ کے بیٹے تھے غور کیجئے یہ ابوعمر کا قول ہے اور اسی نے اس کی تخریج کی ہے۔ یہ زبیر سے ابوعمر کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں جو کچھ ابن ابی عاصم نے کہا ہے وہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے یوں بیان کیا کہ جس شخص نے عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبدالحارث بن زہرہ اور ان کی والدہ عنقاء (یعنی شفاء دختر عوف بن عبدالحارث بن زہرہ) کا ذکر کیا ہے وہ تو ان کے والد کے چچا کی بیٹی تھیں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن کی والدہ نے اسلام قبول کر لیا تھا جیسا کہ ہم اروی دختر کریز کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۱۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

شفاء دختر عوف۔ ہمشیرہ عبدالرحمٰن بن عوف انہوں نے اپنی ہمشیرہ عاتکہ کے ساتھ ہجرت کی۔ ابن زبیر کے بقول یہی عاتکہؓ ام مسور بن مخرمہ تھیں اور بقول بعض شفاء ام مسور تھیں۔ ابواحمد عسکری وغیرہ نے اسے ذکر کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۷۰۴۲۔ سیدہ شقیرہؓ

شقیرہ اسدیہ حبشیہ۔ جو بنو اسد کی مولیٰ تھیں۔ عطا خراسانی نے عطا بن ابورباح سے روایت کی کہ مجھے ابن عباس نے کہا آؤ تمہیں اہل جنت کا ایک فرد دکھاؤں چنانچہ انہوں نے زرد رنگ کی ایک حبشن دکھائی جس کا ذکر سعیرہ کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۳۔ سیدہ شقیقہؓ دختر مالک

شقیقہ دختر مالک بن قیس بن محرث جو شموس دختر مالک کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۴۔ سیدہ شموسؓ دختر ابوعامر

شموس دختر ابوعامر اور ان کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ انصاریہ از بنو عمرو بن عوف ہے یہ خاتون ام عاصم اور جمیلہ کی والدہ تھیں۔ خاوند کا نام ثابت بن اقلح تھا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۵۔ سیدہ شموسؓ دختر عمرو

شموس دختر عمرو بن حرام بن زید۔ یہ خاتون مسعود بن اوس الظفریات کی بیٹیوں کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۶۔ سیدہ شموسؓ دختر مالک

شموس دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ از بنو مازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۴۷۔ سیدہ شموسؓ دختر نعمان

شموس دختر نعمان بن عامر بن مجمع انصاریہ جب مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی تو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور بیعت کی شبابہ بن سوار نے عاصم بن سوید بن عامر بن یزید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سوید سے انہوں نے شموس دختر نعمان سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے حضور اکرم کو دیکھا کہ آپ کبھی چھوٹے اور کبھی بھاری پتھر اٹھاتے۔ جن کے بوجھ سے آپ کا جسم مبارک جھک جاتا اور میں آپ کے شکم مبارک پر مٹی دیکھ رہی تھی اور آپ پتھروں سے مسجد کی بنیاد رکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جبرائیل کعبے کی امامت کریں گے اور مجھے کہا جا رہا ہے کہ مسجد قبا کو مسجد قبلہ کی طرز پر بناؤں۔ اسے عتبہ بن ودیعہ نے شموس سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں "یوم الکعبۃ" کا ٹکڑا مخدوش ہے کیونکہ جب حضور اکرم مدینے تشریف لائے اور مسجد قبا کی تعمیر فرمائی اس وقت بیت المقدس قبلہ تھا۔ تحویل قبلہ بعد کا واقعہ ہے۔

۷۰۴۸۔ سیدہ شمیلہؓ دختر حارث

شمیلہ دختر حارث بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۹۔ سیدہ شہیدہؓ والدۂ ورقہ انصاریہ

شہیدہ ام ورقہ انصاریہ۔ عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری نے ام ورقہ انصاریہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ آؤ میرے ساتھ شہیدہ کی ملاقات کو چلیں۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو اپنے گھر میں اذان و اقامت کہنے اور فرائض امامت کی اجازت دی ہوئی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۰۔ سیدہ شیماءؓ دختر حارث

شیماء دختر حارث سعدیہ حضور اکرم ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔ ابوجعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناضرہ بن بکر بن ہوازن تھا اور رضاعی بھائی کا نام عبداللہ بن حارث اور رضاعی بہنوں کے نام انیسہ اور حذافہ تھے اور اسی خاتون کا نام شیماء تھا اور شیما ہی حضور اکرم ﷺ کی دیکھ بھال میں ماں (حلیمہ سعدیہ) کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔

ابن اسحٰق نے ابووجزہ سعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو جنگ ہوازن میں حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں دریافت فرمایا تیرے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک بار آپ نے اپنے دانت میری پیٹھ میں چبھوئے تھے جب میں نے آپ کو پیٹھ پر اٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے اس علامت کو پہچان لیا اور بہن کو چادر پر بٹھایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے حذافہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۰۵۱۔ سیدہ الصعبۃؓ دختر حضرمی

الصعبہ دختر حضرمی۔ بقول بعض حضرمی کا نام عبداللہ بن عمار بن ربیعہ تھا۔ یہ خاتون علاء بن حضرمی کی ہمشیرہ اور طلحہ بن عبیداللہ تیمی کی والدہ تھیں۔ جعفر نے ان کا ذکر اس حدیث میں جو عبداللہ بن رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صعبہ دختر حضرمی گھر سے نکلیں اور میں نے انہیں اپنے بیٹے طلحہ بن عبیداللہ کو یہ کہتے سنا کہ عثمان بن عفان کا محاصرہ سخت ہو گیا ہے کیا اچھا ہو اگر تو اس معاملے میں مصالحت کے لئے گفتگو کرے تاکہ یہ مصیبت ان سے ٹل جائے۔

بلاذری نے واقدی سے روایت کی کہ یہ خاتون حضور اکرم کے عہد میں فوت ہوئیں اور مجھے آل طلحہ کے کسی آدمی نے بتایا کہ وہ اسلام لائیں اور یہ قول اس شخص کے قول سے زیادہ مشابہ ہے جس نے کہا تھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم

شہادت تک زندہ رہیں۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۲۔سیدہ صعبہؓ دختر سہل

صعبہ دختر سہل بن عمرو بن زید بن عمرو بن اشہل انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۳۔سیدہ صفیہؓ دختر بجیر

صفیہ دختر بجیر الہذلیہ ہیں۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے آب زمزم پینے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۴۔سیدہ صفیہؓ دختر بشامہ

صفیہ دختر بشامہ جو اعور کی ہمشیرہ تھیں حضور اکرمؐ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا لیکن نوبت خلوت صحیحہ تک نہ پہنچی۔بقول ابن حبیب ان کا تعلق بنوعنبر بن تمیم سے تھا۔

۷۰۵۵۔سیدہ صفیہؓ دختر ثابت

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دختر ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۶۔سیدہ صفیہؓ دختر حیی بن اخطب

صفیہ دختر حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن ناخوم یا یخوم یا نخوم (یہود کے مطابق یہ لفظ ناخوم ہے کیونکہ وہ اپنی زبان کا بہتر علم رکھتے ہیں) اور یہ بنواسرائیل کے قبیلے لاوی بن یعقوب سے تعلق رکھتے ہیں جو بعد میں ہارون بن عمران کے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے سلسلہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور جناب صفیہ کی والدہ برہ دختر سموائل تھیں۔جو سلام بن مشکم یہودی کی زوجہ تھیں۔اس کے بعد وہ کنانہ بن ابوالحقیق کے نکاح میں آ گئی تھیں دونوں شاعر تھے غزوۂ خیبر میں کنانہ بھی مارا گیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور جنگی قیدی جمع ہوئے تو دحیہ بن خلیفہ حضور کے پاس آئے اور گزارش کی کہ انہیں ایک کنیز جنگی قیدیوں سے عطا کی جائے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور لے لو۔انہوں نے جا کر صفیہ کا انتخاب کیا۔اس پر کسی نے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون تو بنوقریظہ اور بنونضیر کے سردار کی بیوی ہے۔اس لئے یہ آپ کے لئے ہی موزوں ہے آپ نے دحیہ کو کہا کہ اسے رہنے دو۔تم اور چن لو چنانچہ آپ نے جناب صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا اور انہیں آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا اور انہیں غنیمت میں حصہ دار بنایا اور یہ خاتون بڑی عقل مند تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے خیبر کا قلعہ قموص جو ابن ابوالحقیق کا تھا فتح کیا تو جناب بلال صفیہ دختر حیی اور ان کی عم زاد بہن کو لے کر آپ کے پاس آئے۔جب وہ دونوں خواتین یہود کے مقتولین کے پاس سے گزریں تو صفیہ کی عم زاد نے آہ وزاری کی اور سر اور منہ پر خاک ڈالی۔جب

حضور اکرمؐ نے یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا۔ اس شیطان زادی کو میری نظروں سے دور لے جاؤ۔ آپ نے صفیہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے میری پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو چنانچہ آپ نے اس پر کپڑا ڈال دیا جس سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپ نے انہیں اپنے لئے پسند فرمالیا ہے۔ اس کے بغیر آپ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال کیا تم سے رحم چھین لیا گیا ہے کہ تم نے ان عورتوں کو وہاں سے گزارا جہاں ان کے مقتول پڑے ہیں۔ پیشتر ازیں جناب صفیہ نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کی گود میں گر پڑا ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو اس نے غصے میں ایک ایسا تھپڑ ان کے رخسار پر رسید کیا کہ وہ نشان جم کر رہ گیا اور کہا۔ معلوم ہوتا ہے تو اپنی گردن لمبی کر کے عرب کے ملک تک پہنچ جائے گی جب وہ رسول اکرم کے پاس آئیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو جناب صفیہ نے حقیقت حال بیان کی۔

نوٹ: یہ تو ممکن ہے کہ جناب صفیہ نے اپنی گود میں چاند دیکھا ہو لیکن اس کے بعد جو کچھ لکھا ہے وہ راوی کے اپنے دماغ کی تخلیق ہے اگر جناب صفیہ نے یہ خواب دیکھا تو اس میں ان کا کیا قصور تھا کہ باپ نے انہیں تھپڑ رسید کیا اور پھر حیی کو یہ الہام کیسے ہو گیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حرم میں پہنچ جائے گی۔ خدا ان راویوں کی فروگزاشتوں سے درگزر فرمائے۔ (مترجم)

ہمیں کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آپ نے جناب صفیہ کو آزاد فرما دیا اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار بن عبدالصمد سے انہوں نے ہاشم بن سعید کوفی سے انہوں نے کنانہ سے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ مجھے عائشہ اور حفصہ کے بعض توہین آمیز کلمات کسی نے بتائے میں نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم ان سے دریافت کرتیں کہ تم کس طرح مجھ سے بہتر ہو۔ رسول اکرم میرے خاوند ہیں۔ میرے والد ہارون اور چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان دونوں خواتین نے اپنے بارے میں کہا تھا کہ ہم صفیہ سے زیادہ محترم ہیں کیونکہ ہم آپ کی ازواج ہیں اور رشتے میں عم زاد ہیں عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے کہا کہ مجھ سے شمیسہ یا سمیہ سے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ یہ میری کتاب میں سمیہ ہے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ازواج مطہرات کے ساتھ حج پر تشریف لے گئے اثنائے راہ میں جناب صفیہ کا اونٹ بیٹھ گیا اور انہوں نے رونا شروع کر دیا حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو جناب صفیہ کے پاس تسلی دینے آئے۔ آپ انہیں رونے سے منع فرما رہے تھے اور ہاتھ سے ان کے آنسو پونچھ رہے تھے مگر ان کا رونا ختم نہیں ہو رہا تھا حضور اکرم کا روانیوں کے ساتھ رواح کے مقام پر اتر پڑے اور زینب دختر جحش سے جن کے پاس کئی اونٹ تھے فرمایا کہ صفیہ کو عاریۃً ایک اونٹ دے دو۔ انہوں نے چمک کر کہا آپ کی اس یہودیہ کو؟ آپ کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ نے زینب سے بولنا چھوڑ دیا تا آنکہ آپ حج سے فارغ ہو کر مدینے تشریف لے آئے محرم اور صفر کے مہینے گزر گئے اور آپ کبھی ان کے یہاں نہ گئے اور نہ انہیں ان کا حصہ بھیجا چنانچہ وہ حضور کی طرف سے مایوس ہو گئیں۔

جب ربیع الاول کا مہینہ آیا آپ جناب زینب کے حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے مرد کا سایہ دیکھا سوچا آپ نے تو آمدورفت معطل کی ہوئی ہے جب آپ کو دیکھا تو دریافت کیا یا رسول میں کیا کروں؟ راوی کہتا ہے۔ جناب صفیہ کے پاس ایک

لونڈی تھی جسے حضور اکرم سے چھپایا ہوا تھا۔ کہنے لگیں فلانہ آپ کی خدمت گزاری کے لئے ہے پھر آپ جناب صفیہ کی چارپائی کی طرف گئے آپ نے اپنی چادر ہاتھ سے اٹھائی اور ان سے درگزر فرمایا۔

جناب صفیہ سے علی بن حسین نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں معتکف تھے کہ میں کچھ کہنے کو مسجد میں گئی۔ آپ مجھے گھر پہنچانے کے لئے میرے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں دو آدمی جو قبیلہ انصار سے تھے ملے جب انہوں نے حضور اکرم کو دیکھا تو لوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا ادھر آؤ۔ میرے ساتھ صفیہ ہے۔ انہوں نے کہا نعوذ باللہ سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا شیطان کے وسوسے انسانوں کے خون کے ساتھ داخل ہو جاتے ہیں۔

جناب صفیہ نے ۳۶ ہجری یا پچاس ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۷۔ سیدہ صفیہؓ دختر خطاب

صفیہ دختر خطاب جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور قدامہ بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ ہم قدامہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۸۔ سیدہ صفیہؓ خادمہ رسول اکرمؐ

حضور اکرم ﷺ کی خدمت گزار تھیں۔ ان سے امۃ اللہ دختر رزینہ نے کسوف کے بارے میں ایک مرفوع حدیث روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۹۔ سیدہ صفیہؓ دختر شیبہ

صفیہ دختر شیبہ بن عثمان عبدریہ از بنو عبدالدار۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابو ثور اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابو ثور سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم فتح مکہ سے مطمئن ہو گئے تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبے کا طواف کیا اور حجر اسود کو ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی بوسہ دیا پھر کعبے میں داخل ہوئے۔ وہاں لکڑی کا ایک بت دیکھا جسے توڑ دیا۔ پھر آپ کعبے کے دروازے پر کھڑے ہوئے۔ میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔ آپ نے چھڑی پھینک دی۔

جناب صفیہ سے میمون بن مہران نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب میمونہ سے نکاح کیا اور دونوں حلال تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۰۔ سیدہ صفیہؓ دختر عبدالمطلب

صفیہ دختر عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم کی پھوپھی تھیں اور زبیر بن عوام کی والدہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ دختر وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھا اور وہ حمزہ مقوم اور حجل کی بہن تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہاں البتہ عاتکہ اور اروی کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ سوائے جناب صفیہ کسی اور نے

اسلام قبول نہیں کیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان سے حارث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے جو ابوسفیان بن حرب کا بھائی تھا نکاح کیا تھا۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں اور دو بچوں زبیر اور عبدالکعبہ کو جنم دیا لمبی عمر پائی اور ہجری کے بیسویں سال حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ۷۳ برس زندہ رہیں اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب صفیہ کا نکاح پہلے عوام سے ہوا تھا لیکن یہ روایت بے اصل ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ احد میں شہید ہوئے تو بہن کو جتنا دکھ ہوا اتنی ہی شدت سے انہوں نے بھائی کی شہادت پر صبر کیا۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمد بن یحیٰی بن حبان، حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے غزوۂ احد اور شہادت حمزہ کے بارے میں روایت کی کہ صفیہ اپنے بھائی حمزہ کی شہادت کے بارے میں سن کر انہیں دیکھنے آئیں حضور اکرم ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر کو کہا کہ تمہاری ماں بھائی کو دیکھنے آرہی ہے تم اسے مل کر واپس کر دو بیٹے نے ماں سے کہا امی! حضور نے فرمایا ہے تم واپس چلی جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا بیٹا جو کچھ تمہارے ماموں کو پیش آیا ہے وہ میں سن چکی ہوں جو کچھ ہوا ہے اللہ کی راہ میں ہوا ہے میں اس پر راضی ہوں انشاء اللہ صبر کروں گی اور جذبات پر قابو رکھوں گی جب زبیر نے آپ کو ماں کی باتیں بتائیں تو آپ نے جناب حمزہ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی بھائی کو دیکھ کر واپس ہوئیں اور دعائے مغفرت کی اس کے بعد آپ نے تدفین کا حکم دیا۔

ابن اسحٰق نے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر جناب صفیہ حسان بن ثابت کے ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ گزین تھیں اور جناب حسان خواتین اور بچوں کے ساتھ (بغرض حفاظت) قلعے میں تھے۔ جناب صفیہ نے دیکھا کہ ایک یہودی قلعے کے اردگرد گھوم کر اس کا جائزہ لے رہا ہے۔ بنو قریظہ کے ساتھ تعلقات منقطع ہو چکے تھے۔ حضور اکرم غزوۂ خندق میں مصروف تھے اور بنو قریظہ اور ہمارے درمیان کوئی بچاؤ نہ تھا جو ہمیں ان سے بچا سکے میں نے حسان سے کہا کہ یہ یہودی اس لئے قلعے کے چاروں طرف گھوم رہا ہے کہ وہ یہود کو ہمارے بارے میں جا کر بتائے اور وہ ہم پر حملہ کر دیں بہتر ہے آپ اسے جا کر قتل کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ بی بی! اگر مجھ میں یہ جوہر ہوتا تو میں یہاں نہ ہوتا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہ تھا۔ میں اٹھی اور ایک لاٹھی اٹھائی اور قلعے سے باہر نکل کر دشمن کو قتل کر دیا۔ واپس آ کر حسان سے کہا جائیے اس کے ہتھیار ہی اتار لائیے۔ میں نے صرف اسی لیے اس کا ہتھیار نہیں اٹھایا کہ وہ مرد تھا بولے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ یونس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صفیہ سے اسی طرح روایت کی اور اس روایت میں صرف اتنا اضافہ کیا۔ صفیہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے مشرکوں کے ایک آدمی کو قتل کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۱۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دختر ابوعبید

صفیہ دختر ابوعبید جو مختار بن ابوعبید ثقفی کی بہن تھیں ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر کا نام عبداللہ بن عمر بن خطاب تھا۔ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع ثابت نہیں۔ نافع نے ان سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۲۔سیدہ صفیہؓ دختر عمر بن خطاب

صفیہ دختر عمر بن خطاب عدوی۔طبرانی نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے نیز ابوموسیٰ نے ابوالعباس سے'انہوں نے ابوبکر سے'انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے'انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے'انہوں نے حسن بن سہل حناط سے'انہوں نے محمد بن سہل اسدی سے'انہوں نے شریک سے'انہوں نے عبدالکریم سے'انہوں نے عکرمہ سے'انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ صفیہ دختر عمر بن خطاب غزوۂ خیبر میں حضور اکرم کے ساتھ تھیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۳۔سیدہ صفیہؓ دختر محمیہ

صفیہ دختر محمیہ بن جزء زبیدی جو فضل بن عباس کی بیوی تھیں۔حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۷۰۶۴۔سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ

صفیہ ایک صحابیہ ہیں۔ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ان سے مسلم بن صفوان نے روایت کی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۵۔سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ

صفیہ یہ بھی ایک صحابیہ تھیں۔ان سے اسحاق بن عبداللہ بن حارث نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور آپ کے سامنے شانہ پیش کیا جس سے آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہ فرمایا۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۶۔سیدہ الصماءؓ دختر بسر

الصماء دختر بسر مازنیہ از بنو مازن بن منصور۔عبداللہ بن بسر کی بہن تھیں' یہ ابوعمر کا قول ہے۔ایک روایت میں صماء بسر کی بہن مروی ہے۔یہ قول ابونعیم کا ہے اور پہلی روایت درست ہے۔ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سلمی سے'انہوں نے حمید بن مسعدہ سے'انہوں نے سفیان بن حبیب بن ثور بن یزید سے'انہوں نے خالد بن معدان سے'انہوں نے عبداللہ بن بسر سے'انہوں نے اپنی بہن سے روایت کی۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرضی روزے کے تم روزہ نہ رکھو اور اگر تمہیں انگور کی بیل کی چھال یا درخت کی کونپل ملے تو اسے ہی چبالو۔

اس روایت کو فضیل بن فضالہ نے عبداللہ سے اور انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ابوداؤد بجستانی نے یزید بن قیس سے جو اہل جبلہ سے ہیں انہوں نے ولید سے انہوں نے ثور سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ صماء سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ابوعمر نے بسر بن ابوبسر والد عبداللہ کے بارے میں لکھا کہ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی اور صماء کا کوئی ذکر نہیں کیا اور یہاں اسے صماء کا بھائی لکھا ہے۔

۷۰۶۷۔ سیدہ صمیتہ لیثیہؓ

سیدہ صمیتہ لیثیہؓ از بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ کنانہ۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صمیتہ سے (اور وہ حضور اکرم ﷺ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی) روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو آدمی مدینے میں مرنا چاہے اگر ہو سکے تو اسے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے روایت کی اور کہا کہ اس وقت حضرت عائشہ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی اور یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے صمیتہ سے روایت کی نیز ابن ابوذئب نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

باب الضاد

۷۰۶۸۔ سیدہ ضباعہؓ دختر حارث

ضباعہ دختر حارث انصاریہ ام عطیہ کی ہمشیرہ۔ ان سے ام عطیہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے ترک وضو کی روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ترجمہ مفردہ میں ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کا ذکر ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے ترجمے میں اس حدیث میں کیا ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی اشیاء کے کھانے پر ترک وضو کا ذکر ہے اور یہ اس حدیث کے بعد ہے جس میں اشتراط فی الحج کا ذکر ہے۔ ہم اس کا ذکر کریں گے۔

ابونعیم نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے خلف بن موسیٰ بن خلیف عجمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ہاشمی سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو شانہ کھاتے دیکھا۔ آپ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

اسی حدیث کو محمد بن مثنی نے خلف بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی۔ اسی حدیث کو اسحاق بن زیاد نے خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو لملیح سے انہوں نے اسحاق سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی مگر یہ غلط ہے۔ اسی کو ہمام نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی اور ابونعیم نے ابن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے انہیں بتایا کہ انہیں ان کی بہن ضباعہ دختر زبیر نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کے پاس گوشت لے کر گئیں۔ آپ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ پہلا ترجمہ غلط ہے کیونکہ ابوعمر

نے جب دیکھا کہ ان کی بہن ام عطیہ اپنی بہن سے روایت کرتی ہے کہ ام عطیہ انصار سے ہیں اور چونکہ دختر زبیر قرشیہ ہیں۔ اس لئے ابو عمر نے انہیں دو فرد قرار دیئے لیکن یہ دونوں ایک ہیں' کیونکہ ام حکیم ہی دختر زبیر ہے اور وہ ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۶۹۔ سیدہ ضباعہؓ دختر زبیر

ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد اور مقداد بن عمرو کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے عبد اللہ اور کریمہ کو جنم دیا۔ اول الذکر جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔ ان سے ابن عباس' جابر' انس' عائشہ' عروہ اور اعرج نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ' زیاد بن ایوب بغدادی سے' انہوں نے عباد بن عوام سے' انہوں نے ہلال بن حبان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ضباعہ دختر زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں کوئی شرط لگاؤں۔ فرمایا: ہاں! پوچھا کیسے؟ فرمایا: یوں کہو۔

"لبیک' اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی" (اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ اپنے اس مقام سے جہاں تو مجھے روک لے)۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ سیدہ ضباعہؓ دختر عامر

ضباعہ دختر عامر بن قرط عامریہ۔ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن احمد سے' انہوں نے محمد بن عثمان بن ابو شیبہ سے' انہوں نے منجاب سے' انہوں نے عبداللہ بن اجلح سے' انہوں نے کلبی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن عامری سے' انہوں نے اپنی قوم کے شیوخ سے روایت کیا کہ ہم عکاظ کے بازار میں تھے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہمیں اللہ کی نصرت اور اس کی حفاظت کی طرف بلایا۔ ہم نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی۔ اتنے میں شجرہ بن فراس القشیری وہاں آ گیا اور اس نے حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پہلو میں نیزے کی انی چبھوئی جس پر وہ بھاگ کھڑی ہوئی اور آپ کو نیچے گرا دیا۔ اس دن ضباعہ دختر قرط جو مسلمان ہو گئی تھیں وہاں موجود تھیں۔ جب اس نے یہ حالت دیکھی اور اپنے ابنائے عم بنو عامر کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ اے آل عامر! تم میرے کس کام کے کہ تمہارے سامنے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اسے کوئی نہیں روکتا چنانچہ ان کے بنو عم سے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمیوں کو پکڑ کر زمین پر گرا لیا اور مکوں اور تھپڑوں سے ان کا حلیہ بگاڑ دیا۔ حضور اکرم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہیں شہادت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا۔

۷۰۷۱۔ سیدہ ضحاکؓ دختر مسعود

ضحاک دختر مسعود اور حویصہ اور محیصہ کی ہمشیرہ تھیں۔ یزید بن عیاض نے سہل بن عبداللہ سے انہوں نے سہل بن ابو حثمہ سے

روایت کی کہ ضحاک دختر مسعود غزوۂ خیبر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس خاتون کو ام ضحاک لکھا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت اس پر پھر گفتگو کریں گے۔

باب الطاء

۷۰۷۲۔ سیدہ طریہؓ حسان بن ثابت کی کنیز

طریہ‘ حسان بن ثابت کی کنیز تھیں۔ عبداللہ بن عباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن وہب نے ابوبکر بن ابواویس سے‘ انہوں نے اپنے والد سے‘ انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے عکرمہ سے‘ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حسان بن ثابت نے اپنی گانے والی لونڈی کو گانے کا حکم دیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ آدمی تھے اور ان کے مکان میں جو اونچی جگہ واقع تھا دو دالان تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا مگر آپؐ نے ان کے اس مشغلے میں کوئی دخل نہ دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابواویس کی یہ حدیث بیان کی ہے اور ابونعیم نے یونس بن محمد بن ابو اویس سے‘ انہوں نے حسین سے‘ انہوں نے عکرمہ سے‘ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ حسان کے پاس سے گزرے۔ ان کے پاس دو دالانوں میں کچھ آدمی تھے اور لونڈی تھی جس کا نام سیرین تھا اور وہ دالان میں آتی جاتی تھی اور حاضرین کو گانا سنا رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کا گزر وہاں سے ہوا مگر آپؐ نے چشم پوشی فرمائی۔

۷۰۷۳۔ سیدہ طعیمہؓ دختر جریج

طعیمہ دختر جریج‘ ان کا ذکر تو صحابہ میں ہوتا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۴۔ سیدہ طفیہؓ دختر وہب

طفیہ دختر وہب‘ ابوموسیٰ اشعری کی والدہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور ہجرت کی۔ مستغفری لکھتے ہیں کہ ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول طبرانی انہوں نے اسلام قبول کیا اور مدینے میں وفات پائی۔

۷۰۷۵۔ سیدہ طلیحہؓ دختر عبداللہ

طلیحہ دختر عبداللہ‘ رشید ثقفی کی زوجہ تھیں۔ اس نے طلاق دے دی۔ مگر اس خاتون نے عدت ہی میں پھر نکاح کر لیا۔ لیث نے زہری سے روایت کی کہ عبیداللہ کی بیٹی تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

باب الظاء

۷۰۷۶۔ سیدہ ظبیہؓ دختر براء

ظبیہ دختر براء بن معرور‘ زوجہ ابوقتادہ انصاری‘ عبدہ دختر عبدالرحمٰن بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیہ دختر براء بن معرور زوجہ ابوقتادہ سے فرمایا کہ نہ تو تم لوگوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ جہاد۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے تسبیح جہاد سکھائیے۔ آپ نے فرمایا: "سبحان اللہ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد" پڑھ لیا کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۷۔ سیدہ ظبیہؓ دختر وہب

ظبیہ دختر وہب، بنوعک سے تھیں۔ بقول ہشام بن کلبی مدینے میں فوت ہوئیں اور ابواحمد عسکری نے ابوموسیٰ اشعری کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ ظبیہ دختر وہب از بنوعک تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔ ایک روایت میں ان کا نام طفیہ مذکور ہے۔ اور "طاء" میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم

باب العین

۷۷۰۸۔ سیدہ عاتکہؓ دختر اسید

عاتکہ دختر اسید بن ابوالعیص بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ، عتاب بن اسید کی ہمشیرہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔

زبیر نے محمد بن سلام سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء دختر عبداللہ عدویہ کو پیغام بھیجا کہ کل صبح کا کھانا میرے ہاں کھانا۔ میں دوسرے دن گئی تو عاتکہ دختر اسید کو ان کے دروازے پر دیکھا۔ ہم دونوں اکٹھی اندر داخل ہوئیں۔ تھوڑی دیر تک ہم دونوں سے باتیں کیں۔ پھر اٹھے اور ایک ابریشمی کپڑا عاتکہ کو دیا اور مجھے بھی دیا لیکن اس کا کپڑا میرے کپڑے سے بہتر تھا۔ میں نے کہا اے عمر! تیرا بھلا نہ ہو۔ میں نے اس سے پیشتر اسلام قبول کیا۔ پھر میں تیری عم زاد ہوں اور میں اس کے آنے سے پہلے تیرے دروازے پر پہنچی۔ انہوں نے کہا میں نے یہ کپڑا تیرے لئے ہی رکھا ہوا تھا لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے خیال آیا کہ حضور اکرم ﷺ اسے بہتر سمجھتے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۹۔ سیدہ عاتکہؓ دختر خالد

عاتکہ دختر خالد بن منقذ بن ربیعہ اور ایک روایت میں عاتکہ دختر بن خالد بن خلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ ہے۔ یہی خاتون ام معبد ہیں جن کے بیٹے کے نام معبد تھا۔ ان کے شوہر کا نام اکثم بن ابوالجون خزاعی تھا اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے خیمے میں حضور اکرم ہجرت کے موقع پر اترے تھے۔ اور آپؐ کا کلام ان کے ساتھ مشہور و معروف ہے آج کل اس جگہ کا نام خیمہ ام معبد سے مشہور ہے۔

عبدالملک بن وہب مذحجی نے حر بن صباح نخعی سے، انہوں نے ابومعبد خزاعی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے گھر کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی۔ دریافت فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ ام معبد نے کہا۔ یہ تو گئی گزری حالت میں ہے۔ فرمایا کیا میں اس کا دودھ دھولوں؟ اس نے عرض کیا بصد شوق اگر اس سے کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے اس کے تھنوں کو چھوا اللہ کا نام لیا اور

برتن منگوایا تا کہ اپنے ساتھیوں کی دعوت کریں۔ آپ نے برتن میں دودھ دھویا اور بکری کو پلایا۔ وہ سیر ہوگئی۔ پھر اپنے رفقاء کو پلایا کہ وہ بھی سیر ہوگئے اور آخر میں خود پیا۔ آپ کے ساتھیوں نے بار بار پیا' حتیٰ کہ خوب سیر ہوگئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۰۔ سیدہ عاتکہؓ دختر زید

عاتکہ دختر زید بن عمرو بن نفیل قرشیہ عدویہ۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعید بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون عمر بن خطاب کی عمزاد تھیں۔ ان کا نسب نفیل میں جمع ہو جاتا ہے۔ مدینہ کو ہجرت کی۔ عبداللہ بن ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں۔ چونکہ یہ خاتون بڑی حسین و جمیل تھیں اس لئے شوہر کو ان سے اتنی سخت محبت تھی کہ وہ ان سے جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور غزوات میں شریک نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حکم دیا کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اس پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

یقولون طلقها وخیم مکانها مقیما تمنی النفس احلام نائم

میرے لوگ کہتے ہیں کہ اسے طلاق دے اور گھر سے نکال دے جب تک وہ رہے گی تیرا نفس غلط تصورات میں مبتلا رہے گا۔

وان فراقی اهل بیت جمیعهم علی کثرة منی لاحدی العظائم

اور میری جدائی جس پر سب گھر والے مصر ہیں۔ میرے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔

ارانی واهلی کالعجول تروحت الی بوها قبل العشار الروائم

میری بیوی اور میری مثال اس اونٹنی کی سی ہے جو اپنے بچے کے منہ کو اس طرح سونگھتی ہے گویا وہ اس کا دس ماہ کا بچہ ہے۔

حضرت ابوبکر نے انہیں اتنا مجبور کیا کہ عبداللہ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ مگر ان کا دل ادھر ہی متوجہ رہا۔ چناچہ ایک دن حضرت ابوبکر نے انہیں سنا۔ وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اعاتک ما انساک مادذ شارق وما ناح قمری الحمام المطوق

اے عاتکہ! میں تجھے اس وقت تک نہیں بھولوں گا جب تک مشرق سے روشنی نمودار ہوتی رہے گی اور طوق دار قمری کوکو کرتی رہے گی۔

اعاتک قلبی کل یوم ولیلة الیک بما تخفی النفوس معلق

اے عاتکہ! میرا دل رات دن (ان جذبات کی وجہ سے جو دل میں چھپے ہوئے تھے) تجھے یاد کرتا رہتا ہے۔

ولم ارمثلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها فی عیر جرم تطلق

کوئی آدمی ایسا نہیں ملے گا جس نے میری طرح ایسی عورت کو طلاق دی ہو اور نہ کسی نے ایسی عورت دیکھی ہوگی جسے بغیر از جرم طلاق ہوگئی ہو۔

لها خلق جزل ورأی ومنصب وخلق سوی فی الحیاء ومصدق

اس کے اخلاق عظیم ہیں اور وہ صاحب الرای والمنصب ہے وہ مکمل حیاء کی مالک اور راست باز ہے۔

حضرت ابوبکر کو بیٹے پر رحم آ گیا اور رجوع کی اجازت دے دی۔ عبداللہ محاصرۂ طائف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' تیر سے زخمی ہو گئے اور مدینہ میں وفات پائی۔ عاتکہ نے ان کی یاد میں ذیل کے اشعار کہے:

رزئت بخیر الناس بعد نبیھم　　وبعد ابی بکر وما کان قصرا

میں اس آدمی کی موت پر رو رہی ہوں جو محمد ﷺ اور ابوبکر کے بعد کسی سے کمتر نہ تھا۔

فآلیت لا ینفک عینی حزینة　　علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں تجھ پر ہمیشہ روتی رہیں گی اور میری کھال ہمیشہ غبار آلود رہے گی۔

فللّٰہ عینا من رأی مثلہ فتی　　اکرو احمی فی الھیاج واصبرا

میری آنکھو! تمہیں خدا کی قسم! کون ہے۔ جس نے ایسا بار بار حملہ کرنے والا اور میدان جنگ میں دلیری سے لڑنے والا اور صبر کرنے والا دیکھا ہے۔

اذا شرعت فیہ الا سنة خاضھا　　الی الموت حتی یترک الرمح احمرا

جب لڑائی میں نیزے تان لئے جاتے ہیں تو وہ میدان جنگ میں گھس جاتا ہے حتی کہ اس کا نیزہ خون پی پی کر سرخ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد زید بن خطاب نے ان سے نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ زید جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ بعد میں حضرت عمر نے بارہویں سال ہجری میں عاتکہ سے نکاح کیا۔ حضرت عمر نے دعوت ولیمہ پر جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت علی ؓ بھی تھے۔ خلیفہ سے کہا اے امیر المومنین! آپ مجھے عاتکہ سے کچھ پوچھنے کی اجازت دیں؟ چنانچہ حضرت علیؓ نے دروازے کے ایک طرف کھڑے ہو کر عاتکہ سے پوچھا' اے اپنے نفس کی دشمن! تیرا یہ قول کدھر گیا؟

فالیت لا تنفک عینی حزینة　　علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

عاتکہ رو پڑیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوالحسن! آپ کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ سب عورتیں اسی طرح کرتی ہیں۔ حضرت علی ؓ نے سورۂ صف کی پہلی دو آیات تلاوت فرمائیں۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ. جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جناب عاتکہ نے یہ دو شعر کہے۔

عین جودی بعبرۃ ونحیب　　لا تملی علی الامام النحیب

اے میری آنکھ تو آنسو بہا اور امام نجیب پر' آہ وزاری کرنے میں تامل نہ کر۔

قل لا ھل الضراء والبؤس موتوا　　قد سقتہ المنون کأس شعوب

اور لڑنے والے بہادروں کو کہہ دو کہ تم مرجاؤ کہ موت نے امام نجیب کو تمام قبائل کی موت کا پیالہ پلا دیا ہے۔

عمرؓ کے بعد ان سے زبیر بن عوام نے نکاح کیا جب وہ قتل ہو گئے تو عاتکہ نے ان کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے۔

غدر ابن جرموز بفارس بهمة　　یوم اللقاء وکان غیر معرد

اے عمرو بن جرموز تو نے بہادر شاہ سوار کو دھوکا دیا جو لڑائی کے دن پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔

یا عمرو لو نبهته لوجدته　　لا طائشا رعش الجنان ولا الید

اے عمرو اگر تو اسے متنبہ کر دیتا تو تو اسے بزدل اور کانپتے ہاتھوں والا نہ پاتا۔

کم غمرة قد خاضها لم یثنه　　عنها طرادک یا ابن فقع القردد

کتنی ہی خطرناک جنگوں میں وہ گھس گیا اور اسے اے جنگل کی کھمبی تیرا حملہ نہ روک سکا۔

ثکلتک امک ان ظفرت بمثله　　ممن مضی ممن یروح ویغتدی

تیری ماں تجھے روئے۔ کیا تو نے کبھی اس جیسے آدمی سے گزرے ہوئے لوگوں میں یا عہد حاضر کے لوگوں میں مقابلہ کیا۔

واللہ ربک ان قتلت لمسلما　　حلت علیک عقوبة المتعمد

بلاشبہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور تجھے قتل عمد کی سزا دینا لازمی ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ جواب میں عاتکہ نے کہلا بھیجا اے امیر المومنین! آپ سلف کے نشان رہ گئے ہیں اور مسلمانوں کے سردار ہیں اور میں آپ کے نام کی برکت سے موت کی تکالیف کو اپنے سے دور دھکیلتی ہوں۔ چنانچہ امیر المومنین نے نکاح کا خیال ترک کر دیا۔

جناب عاتکہ کو نماز عشاء مسجد میں ادا کرنے کی عادت تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو عاتکہ نے یہ شرط پیش کی کہ انہیں مسجد میں جانے سے نہیں روکا جائے گا۔ کچھ دنوں بعد ہی حضرت عمر اس شرط کی بجا آوری سے تنگ آ گئے اور حوصلہ جواب دے گیا۔ ایک رات عاتکہ سے پہلے گھر سے نکل گئے اور راستے میں ایک ایسی جگہ چھپ گئے کہ عاتکہ کو پتہ نہ چل سکا۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس سے گزریں تو حضرت عمرؓ نے ان کی سرین پر ایک تھپڑ مارا جس سے وہ گھبرا گئیں اور پھر کبھی رات کو گھر سے نہ نکلیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۱۔ سیدہ عاتکہؓ دختر عبدالمطلب

عاتکہ دختر عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے اور ابن اسحٰق اور علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا اور عاتکہ ابو امیہ بن مغیرہ مخزومی کی بیوی اور عبداللہ، ام زہیر اور قریبہ کی والدہ تھیں۔ ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط وغیرہ نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے

انہوں نے عکرمہ سے'انہوں نے ابن عباس سے (ح) یزید بن رومان نے'انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ عاتکہ دختر عبدالمطلب نے ضمضم بن عمرو الغفاری کے قریش مکہ کے پاس آنے سے تین دن پیشتر ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اپنے بھائی عباس کو بلایا اور بتایا کہ آج رات میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قوم پر بڑی زبردست مصیبت آنے والی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ تم نے کیا دیکھا؟ میں نے بتایا کہ ایک شتر سوار دیکھا جو ابطح کے مقام پر اونٹ سے اترا اور بآواز بلند کہا اے آل غدر! بھاگو کہ تین دن کے بعد تم پر مصیبت آنے والی ہے۔ لوگ اس کے اردگرد جمع ہوگئے پھر اس کا اونٹ کعبے میں داخل ہوا اور لوگ اکٹھے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اونٹ اس آدمی کو لے کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کعبے کی چھت پر چڑھ گیا اور وہاں اس نے بآواز بلند وہی جملے دہرائے آل غدر بھاگو کہ تین دن بعد تم مصیبت کا شکار ہو جاؤ گے پھر وہ اونٹ ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ گیا اور شتر سوار نے وہی کلمات دہرائے پھر اس نے ایک پتھر اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی سے نیچے لڑھکایا۔ جب وہ نیچے پہنچا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں اس کا ایک آدھ ٹکڑا نہ گرا ہو عباس نے سن کر کہا۔ کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔ بہن نے بھائی سے کہا آپ بھی خاموش رہیں۔

عباس کو راستے میں ولید بن عتبہ جو ان کا دوست تھا مل گیا انہوں نے بہن کا خواب اسے سنایا اور کہا کہ وہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ ولید نے باپ سے ذکر کیا اور بات پھیل گئی دوسرے دن صبح عباس طواف کعبہ کو گئے تو ابوجہل سے جو چند آدمیوں میں کھڑا اس خواب کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا ملاقات ہوگئی۔ اس نے عباس سے کہا۔ ابوالفضل! تمہارے قبیلہ میں یہ نبیہ کب سے پیدا ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا تمہارا کیا مطلب ہے؟ ابوجہل نے عاتکہ کے خواب کا ذکر کیا اور کہا کیا یہ کافی نہیں تھا کہ تمہارے مردوں میں پیغمبر پیدا ہوا ہے کہ اب تمہاری عورتیں بھی نبوت کا دعویٰ کرنے لگ گئی ہیں۔ اب ہم عاتکہ کے قول کے مطابق تین دن تک انتظار کریں گے اگر وہ سچی نکلی تو ٹھیک ورنہ ہم تمہارے بارے میں یہ بات ریکارڈ پر لے آئیں گے کہ تمہارا خاندان سارے عرب میں سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔ میں نے کہا میری بہن نے کوئی خواب نہیں دیکھا۔ یہ افواہ ہے۔

جب شام ہوئی بنو عبدالمطلب کی تمام خواتین میرے پاس آئیں اور شکایتاً کہا کہ میں نے اس فاسق وفاجر کی باتوں پر کیوں احتجاج نہیں کیا۔ اس خبیث نے پہلے تمہارے مردوں پر طعنہ زنی کی پھر عورتوں کو بھی رگیدا اور تم سنتے رہے۔ کیا تم میں غیرت نہ تھی۔ مین نے کہا تم سچ کہتی ہو؟ اب میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر اس نے پھر ان باتوں کو دہرایا تو میں اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گا۔

تیسرے دن میں صبح سویرے گھر سے نکلا تا کہ ابوجہل سے آمنا سامنا ہو جائے اور اگر وہ کچھ کہے تو میں اسے گالیاں دوں۔ بخدا میں اس کی طرف جا رہا تھا کہ وہ بیت الحرام کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ میں نے دل میں کہا۔ اے خدا تو اس پر لعنت بھیج کیا اس میں اور گالیاں دینے میں کچھ فرق ہے۔

اتنے میں ابوجہل نے وہ آواز سن لی جو میں نے نہیں سنی تھی۔ ضمضم بن عمرو اپنے اونٹ کی پیٹھ پر کھڑا تھا۔ اس نے اپنی سواری کو موڑا قمیص پھاڑ دی۔ اونٹ کا کان کاٹ دیا اور چلا چلا کر کہنے لگا اے قریش اپنے قافلے کی خیر مناؤ اور جو مال ومتاع ابوسفیان لئے آ رہا ہے اس کی فکر کرو محمد اور اصحاب محمد راہ میں حائل ہو گئے ہیں مدد! مدد! چونکہ یہ ہمارا مال ومتاع تھا۔ اس لئے میں ابوجہل کو

بھول گیا اور ابو جہل مجھے بھول گیا چنانچہ ہم معرکہ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور قریش کو وہاں جو کچھ پیش آیا وہ عیاں ہے۔ خدا نے عاتکہ کا خواب سچا کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۲۔ سیدہ عاتکہؓ دختر عوف

عاتکہ دختر عوف بن عبدالحارث بن زہرہ قرشیہ زہریہ جو عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمشیرہ تھیں اور مسور بن مخرمہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے اور ان کی بہن شفاء نے ہجرت کی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۳۔ سیدہ عاتکہؓ دختر نعیم

عاتکہ دختر نعیم بن عبداللہ عدویہ۔ یہ قول ابو نعیم کا ہے اور ابو عمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ عبداللہ بن عقبہ نے ابوالاسود سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے انہوں نے عاتکہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور اس کی لڑکی نے اس قدر گریہ زاری کی ہے کہ مجھے اس کی بینائی کے بارے میں خطرہ پڑ گیا ہے کیا وہ آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتی ہے آپ نے فرمایا اس کی عدت تو صرف چار ماہ اور دس دن ہے اور تم میں ایک عورت ایسی بھی تھی جو سال بھر روتی رہی اور جب سال ختم ہونے کو آیا اور وہ گھر سے نکلی تو بصرہ کے مقام پر وہ تیر کا نشانہ بن گئی۔ راوی نے روایت بیان کی لیکن عورت کا نام نہیں لیا۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم ترمذی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سلمہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور پوری حدیث ذکر کی اور اس کو ابن لہیعہ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ان کی والدہ ام سلمہ سے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوری حدیث ذکر کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر کا قول کہ عاتکہ بنو انصار سے تھیں غلط ہے۔ بلکہ وہ عدویہ قرشیہ ہیں۔ اور وہ نعیم بن عبداللہ بن نخام کی بیٹی تھیں اور یہی صحیح ہے۔

۷۰۸۴۔ سیدہ عاتکہؓ دختر ولید بن مغیرہ

عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کی ہمشیرہ اور صفوان بن امیہ جمحی کی زوجہ تھیں۔ صفوان کی چھ بیویاں تھیں جب اسلام قبول کیا تو دو کو طلاق دے دی اور عاتکہ بھی ان کے پاس ہیں پھر عاتکہ کو صفوان نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں طلاق دی ہم اس واقعے کو ام وہب کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۵۔ سیدہ عالیہؓ دختر ظبیان

عالیہ دختر ظبیان بن عمرو بن عوف بن عبد بن ابو بکر بن کلاب الکلابیہ۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور کچھ عرصہ آپ کے پاس رہیں پھر انہیں طلاق ہو گئی اور بہت کم علماء نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

کہ آپ نے مجامعت سے پہلے ہی اس خاتون کو طلاق دے دی تھی اور عالیہ نے اپنے عم زاد سے آیت تحریم کے نزول سے پہلے نکاح کرلیا تھا اور ان سے اولاد بھی تھی اور ایک روایت کے مطابق جب ان کے جسم پر برص کے نشان دیکھے تھے تو طلاق دے دی تھی۔ ابونعیم نے یہ روایت سعید بن ابوعروبہ سے بیان کی اور زہری سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیان کی لڑکی عالیہ کو طلاق دی تو آیت تحریم کے نزول سے پہلے انہوں نے عم زاد سے نکاح کرلیا۔ یحییٰ بن کثیر کی روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے عالیہ دختر ظبیان از بنو ربیعہ کو شب اول ہی کے دوران میں طلاق دے دی تھی لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل لکھتے ہیں کہ حضورؐ نے بنوعمرو بن کلاب کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور پھر اسے طلاق دے دی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۶۔ سیدہ عائشہؓ دختر ابوبکر صدیقؓ

صدیقہ بنت صدیق عائشہ دختر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ حضور اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی رفیقہ حیات اور ازواج مطہرات میں مشہور ترین خاتون تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبدشمس بن اذنیہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے دو سال قبل از ہجرت نکاح کیا تھا اور وہ کنواری تھیں۔ یہ ابوعبیدہ کا قول ہے۔ ایک روایت میں تین سال مذکور ہیں۔ بقول زبیرؒ آپ نے جناب عائشہ سے ام المومنین خدیجہ کی وفات سے تین سال بعد نکاح کیا اور جناب خدیجہ کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا تھا۔ ایک روایت میں چار اور ایک میں پانچ سال مذکور ہیں اور جب حضور اکرم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ یا سات برس تھی اور عروسی کی نوبت آئی تو جناب عائشہ نو برس کی تھیں اور پیشتر ازیں جبرائیل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین کی تصویر ایک ریشمی کپڑے پر خواب میں دکھادی تھی۔ یہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے ام المومنین کی کنیت ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر کے نام پر ام عبداللہ تجویز فرمائی تھی۔

یحییٰ بن محمود جس کی انہیں اجازت ملی ہے۔ باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے سعید بن یحییٰ بن سعید سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حاطب سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب خدیجۃ الکبریٰ فوت ہوئیں تو خولہ دختر حکیم بن اوقص نے جو عثمان بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ مزید نکاح نہیں کریں گے دریافت فرمایا کس سے؟ جناب خولہ نے پوچھا آپ کنواری لڑکی پسند کریں گے یا بیوہ! دریافت فرمایا کنواری کون ہے اور بیوہ کون؟ انہوں نے کہا کنواری تو پوری مخلوق میں آپ کو پسندیدہ شخصیت ابوبکر کی لڑکی عائشہ اور بیوہ سودہ دختر زمعہ بن قیس آپ نے دونوں کے بارے میں اجازت دے دی۔

اولاً جناب خولہ حضرت ابوبکر کے گھر گئیں اور ام رومان سے مخاطب ہوکر کہا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھر پر خیر و برکت کا نزول ہو۔ پوچھا وہ کیسے؟ کہا رسول ﷺ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس عائشہ سے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن عائشہ تو حضور کی بھتیجی ہے بہرحال میں چاہتی ہوں کہ تم ابوبکر کا انتظار کرو وہ آنے والے ہیں۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے اور خولہ نے اپنا مشن بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نکاح کیسے درست ہوسکتا ہے؟ عائشہ تو آپ کے بھائی کی بیٹی ہے خولہ نے حضور اکرم کو جاکر بتایا تو

آپ نے فرمایا جاؤ اور ابوبکر کو بتادو کہ میں دین میں اس کا بھائی ہوں۔ رشتے میں نہیں ابوبکر کو کیا اعتراض ہوسکتا تھا حضور تشریف لائے اور نکاح ہوگیا جناب عائشہ اس وقت چھ برس کی تھیں۔

سودہ دختر زمعہ اسلام قبول کرچکی تھیں۔ جناب خولہ ان کے گھر گئیں اور کہا سودہ! کیا تم پسند کروگی کہ تمہارے گھر پر خیر و برکت کا نزول ہو؟ پوچھا کیسے؟ انہوں نے بتایا تو کہنے لگیں مناسب ہوگا کہ میرے والد سے اس کا ذکر کرو۔ زمعہ کافی بوڑھا ہوچکا تھا حج کرنے سے بھی قاصر تھے جب خولہ نے اپنے مشن کا ذکر کیا تو کہنے لگا بلاشبہ محمد بھلے اور کریم النفس آدمی ہیں۔ تو نے اپنی سہیلی سے پوچھا ہے؟ خولہ نے کہا۔ وہ رضامند ہے۔ زمعہ نے انہیں بلا بھیجا اور کہا محمد بن عبداللہ تجھ سے نکاح کے خواہش مند ہیں۔ وہ بھلے آدمی ہیں۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ انہوں نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ کو بلا کر نکاح کی رسم ادا کردی گئی۔ جب ان کا بھائی عبد بن زمعہ حج سے واپس آیا تو چونکہ ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اس لئے غصے میں اس نے سر پر مٹی ڈالی۔ جب اسلام قبول کیا تو کہا کرتا کہ جس دن میں نے سر پر مٹی ڈالی تھی میں کتنا احمق تھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے ابوعلی حداد سے (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے احمد بن عبداللہ حافظ سے انہوں نے فاروق سے انہوں نے محمد بن محمد بن حبان التمار سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ابوطوالہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ کو باقی خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر۔

محمد بن سرایا بن علی العدل اور حسین بن ابوصالح بن فناخسرو وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس دن حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ہوتے صحابہ اپنے بہتر تحائف حضور اکرم ﷺ کو روانہ کرتے۔ ازواج مطہرات ام سلمہ کے گھر میں جمع ہوئیں اور کہا کہ لوگ اپنے تحائف عائشہ کے گھر بھیجتے ہیں حالانکہ ہمیں بھی ان تحائف کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ رسول اکرم سے کہیں۔ کہ وہ لوگوں کو کہہ دیں کہ تحائف کے لئے عائشہ کی باری کا انتظار نہ کیا کریں اور جہاں بھی قیام پذیر ہوں تحائف بھیج دیا کریں جناب ام سلمہ نے مختلف مواقع پر آپ سے یہ گزارش کی لیکن آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ آخری موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں تو مجھے پریشان نہ کیا کر کیونکہ اگر میں سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی اور کے لحاف میں ہوں تو وحی نازل نہیں ہوتی۔

محمد بن اسماعیل نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب میں وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ جن کو آپ دیکھ رہے ہیں میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے انہوں نے ابن ابوحسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ سے

روایت کی کہ جبرائیل ان کی تصویر سبز ریشمی کپڑے پر لگا کر لائے اور آپ سے کہا کہ یہ خاتون اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار اور ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یحییٰ بن حماد سے انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے انہوں نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عمرو بن عاص سے روایت کی کہ حضور اکرم نے انہیں ایک لشکر ذات السلاسل کی کمان عطا کی میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ کسے پسند کرتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کو۔ میں نے پھر عرض کیا مردوں میں آپ کس کو سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کے والد کو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن غالب سے روایت کی کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے پاس جناب عائشہ کے بارے میں برا بھلا کہا انہوں نے کہا دفع ہو جاا ے منحوس و مردود تو حضور اکرم ﷺ کی عزیز ترین زوجہ کے بارے میں گستاخی کرتا ہے۔

اور مسروق کی یہ عادت تھی کہ جب بھی حضرت عائشہ سے کوئی روایت بیان کرتے تو کہا کرتے۔ مجھ سے جناب صدیقہ دختر صدیق نے جو ہر عیب سے بری ہیں اور جن کی برأت ثابت ہے۔ یوں بیان کیا ہے۔

جناب ام المومنین سے اکابر صحابہ در بارہ فرائض استفسار کیا کرتے اور عطاء بن ابی رباح کے قول کے مطابق جناب عائشہ افقہ الناس اور احسن الرائی خاتون تھیں۔ عروہ لکھتے ہیں کہ میں نے فقہ' طب اور شعر میں ام المومنین سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور اگر حضرت عائشہ میں اور کوئی فضیلت بھی نہ ہوتی۔ جب بھی واقعہ افک میں جس انداز سے قرآن حکیم نے ان کی برأت بیان فرمائی جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی ان کی فضیلت اور علومرتبہ کی ناقابل تردید دلیل ہے اور اگر طول کا خوف نہ ہوتا تو ہم واقعہ افک پورا کا پورا ذکر کر دیتے لیکن یہ وہ واقعہ ہے جس کا ہر آدمی کو علم ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالوہاب بن عبدالمجید سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ ام المومنین عائشہ بیمار ہوئیں اور ابن عباس ان کے پاس آئے اور کہا اے ام المومنین! حضور اکرم اور ابوبکر صدیق آپ کے سچے پیش رو ہیں۔ آپ کو کس چیز کا اندیشہ ہے؟

ام المومنین نے حضور اکرم ﷺ سے کثیر التعداد احادیث روایت کیں۔ ان سے عمر بن خطاب اور بہت سے ان گنت صحابہ اور تابعین نے روایت کی۔ یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا گھوڑوں کو دبلا کرو تیر ترکش سے نکالو اور گھوڑوں کو نعل لگواؤ اور عجمی طور طریقوں سے بچ کر رہو اور ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھو کہ جہاں شراب پی جا رہی ہو اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو جائز نہیں کہ بغیر کسی بیماری کے حمام میں ننگا ہو کر نہائے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے میرے بستر میں لیٹے ہوئے فرمایا کہ جس عورت نے اپنے گھر کے سوا کہیں اور اپنی اوڑھنی اتاری اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردہ تھا وہ پھٹ گیا۔

جناب عائشہ نے ستاون یا اٹھاون سال ہجری میں سترہویں رمضان کو بروز منگل وفات پائی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں

اسی رات کو بقیع میں دفن کیا گیا۔ ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر میں پانچ آدمی اترے عبداللہ اور عروۂ زبیر کے دو بیٹے اور قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر۔

جب حضور سرورکائنات نے وفات پائی تھی تو ام المومنین کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۷۔ سیدہ عائشہؓ دختر جریر

عائشہ دختر جریر بن عمرو بن عبدرزاح۔ ابوالمنذر سلمی کی زوجہ سلمیہ انصاریہ تھیں۔ ابومنذر بدری تھے۔ جنہوں نے خلافت عمر کے دوران میں وفات پائی۔ ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ تھا۔ بقول ابن حبیب عائشہ نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۸۸۔ سیدہ عائشہؓ دختر حارث

عائشہ دختر حارث بن خالد بن صخر قریشیہ تیمیہ ان کی اور ان کی دو بہنوں فاطمہ اور زینب کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ جب وہاں سے واپس ہوئیں تو راستے میں پانی پیا۔ جس سے وہ خود زینب بھائی موسیٰ اور والدہ ریطہ فوت ہوگئیں اور بقول ابن اسحٰق فاطمہ بچ گئیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۹۔ سیدہ عائشہؓ دختر ابوسفیان

عائشہ دختر ابوسفیان بن حارث بن زید انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۰۔ سیدہ عائشہؓ دختر عبدالرحمٰن

عائشہ دختر عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری۔ ہم ان کا ذکر ان کے خاوند رفاعہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۱۔ سیدہ عائشہؓ دختر عجرد

عائشہ۔ یحییٰ بن معین نے روایت کی کہ ابوحنیفہ فقیہ نے عائشہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹڈی دل دنیا میں خدا کا لشکر ہے۔ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔ نیز اس راوی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے عثمان بن راشد سے انہوں نے عائشہ دختر عجرد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۲۔ سیدہ عائشہؓ دختر عمیر

عائشہ دختر عمیر بن حارث بن ثعلبہ انصاریہ از بنوحرام۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۳۔ سیدہ عائشہؓ دختر قدامہ

عائشہ دختر قدامہ بن مظعون قرشیہ جمحیہ۔ اس خاتون اور ان کی والدہ رائطہ دختر سفیان خزاعیہ نے آپ سے بیعت کی۔ عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالعباس اور یونس المعنی

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ عائشہ سے روایت کی کہ وہ خود اور ان کی والدہ دختر سفیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے بیعت لے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں تم سے ان امور پر بیعت لے رہا ہوں کہ تم شرک نہیں کرو گی' نہ چوری اور نہ زنا کرو گی' نہ اولاد کو قتل کرو گی اور نہ کسی پر جھوٹا الزام لگاؤ گی اور نہ میری نافرمانی کرو گی۔ عورتوں نے سر جھکائے رکھے تھے۔ فرمایا کہو ہاں ہم ان احکام کی تعمیل بہ قدر استطاعت کریں گی۔ وہ ہاں کہے جاتی تھیں اور میں بھی ماں کے کہنے پر ان کی نقل کئے جا رہی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۲۔ سیدہ عبادہؓ دختر ابونائلہ

عبادہ دختر ابونائلہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بقول ابن حبیب اس خاتون نے آنحضرت سے بیعت کی۔

۷۰۹۳۔ سیدہ عتبہؓ دختر زرارہ

عتبہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۹۴۔ سیدہ عجماءؓ انصاریہ

عجماء انصاریہ۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ تھیں۔ سعید بن ابو ہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابوامامہ سے انہوں نے اپنی خالہ عجماء سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر ایک بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو اس حرکت کے بدلے میں انہیں سنگسار کر دو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۵۔ سیدہ عجوزؓ از بنونمیر

عجوز از بنونمیر۔ ان سے ابوالسلیل نے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ابطح میں پیشتر از ہجرت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے کعبے کی طرف رخ کیا ہوا تھا اور دعا میں یہ فقرات فرما رہے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنبی خطئی و جھلی ''ہم عجوز بن نمیر کے ترجمے ''باب العین'' میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۷۰۹۶۔ سیدہ عذبہؓ دختر سعد

عذبہ دختر سعد بن خلیفہ بن اشرف انصاریہ از بنوطریف بن خزرج بن ساعدہ۔ سعید بن سعد کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۹۷۔ سیدہ عزہؓ اشجعیہ

عزہ اشجعیہ۔ ابو حازم کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ اشعث بن سوار نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عزہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو سرخ اشیاء یعنی سونے اور زعفران سے بچ کر رہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۰۰۔سیدہ عزہؓ دختر حارث

عزہ دختر حارث جو میمونہ اور لبابہ کی ہمشیرہ تھیں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور کسی نے انہیں صحابہ میں شمار نہیں کیا بلکہ ابن اثیر کے مطابق انہوں نے اسلام ہی قبول نہیں کیا تھا۔

۱۷۰۱۔سیدہ عزہؓ دختر خابل

عزہ دختر خابل الخزاعیہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔یحییٰ بن محمود اجازۃً باسنادہ ابن ابو عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابوفدیک سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عطاء بن مسعود الکعبی سے انہوں نے اپنی پھوپھی عزہ بنت خابل سے روایت کی کہ وہ بیعت کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ نے ان امور پر بیعت لی کہ نہ تو ہم چوری کا اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ کسی کو ظاہراً اور نہ اخفاءً دکھ دیں گی ایذائے ظاہری کو تو میں سمجھتی تھی یعنی قتل اولاد رہا ایذائے خفی اس کے بارے میں نہ حضور اکرم نے وضاحت فرمائی اور نہ ہم نے دریافت کیا۔یوں از خود میرے دماغ میں خیال آیا کہ اس سے مراد اسقاط ہوسکتا ہے لیکن نہ تو ہمارے یہاں کوئی ایسا واقعہ پیش آیا اور نہ میری پھوپھی کے یہاں جب تک وہ زندہ رہی اور افساد الولد سے مراد الغیل بھی ہے۔یعنی بحالت حمل بچے کو دودھ پلانا یا بیوی سے جماع کرنا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے والد کا نام کامل لکھا ہے لیکن صحیح خابل ہے اور مسلم نے بھی اسے خابل لکھا ہے۔جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۲۔سیدہ عزہؓ دختر ابوسفیان

عزہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ ام حبیبہ اور معاویہ کی ہمشیرہ تھیں۔لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی کہ محمد بن مسلم زہری نے لکھا کہ عروہ نے انہیں بتایا کہ مجھ سے زینب دختر ابوسلمہ نے بیان کیا کہ انہیں ام حبیبہ نے بتایا کہ میں رسول اکرمؐ سے گزارش کی۔یارسول اللہ ﷺ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کرلیں فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ اس میں آپ کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی اور میں چاہتی ہوں کہ اگر اس معاملے میں میری کوئی شریک بنے تو وہ میری بہن ہو فرمایا یہ رشتہ تو میرے لئے جائز ہی نہیں ہے۔

ایک روایت میں عزہ کا نام درہ اور ایک میں حمنہ مذکور ہے۔اس کا ذکر گزر چکا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۰۳۔سیدہ عصمہؓ دختر حبان

عصمہ دختر حبان بن صخر بن خنساء انصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۱۷۰۴۔سیدہ عفراءؓ دختر سکن

سیدہ عفراءؓ دختر سکن بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر۔یہ سعد بن زرارہ کی ماں تھیں' انصاریہ' خزرجیہ از بنی نجار تھیں۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۰۵۔سیدہ عفراءؓ دختر عبید

عفراء دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ جو معاذ' معوذ اور عوف کی والدہ تھیں اور اسی نام سے ان کی اولاد پہچانی جاتی ہے۔ اور یہ سارے انصار تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب غزوۂ بدر میں معاذ اور معوذ شہید ہو گئے تو عفراء نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عوف کے بارے میں دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرا بیٹا برا نکلا فرمایا نہیں معاذ اور معوذ لا ولد فوت ہوئے۔ ہاں البتہ عوف صاحب اولاد تھے۔ ابن کلبی کے علاوہ اور لوگوں کا خیال ہے کہ معاذ معرکہ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم نے ان کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ بقول ابن حبیب عفراء نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۶۔سیدہ عقربؓ دختر سلامہ

عقرب دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔

۷۱۰۷۔سیدہ عقربؓ دختر معاذ

عقرب دختر معاذ بن نعمان امرأالقیس بن زید بن عبد الاشہل۔ رافع بن یزید اشہلی کی والدہ تھیں۔ اور یزید اور ثابت دونوں قیس بن خطیم کے بیٹے تھے۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۸۔سیدہ عقیلہؓ دختر عبید

عقیلہ دختر عبید بن حارث عتواریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مدینہ کو ہجرت کی۔ ان سے ان کی بیٹی جحہ دختر قریط نے روایت کی ایک روایت میں ان کی بیٹی کا نام جحیہ دختر قرطہ مذکور ہے اور ان کی بیٹی سے زید بن عبد الرحمٰن بن ابو سلامہ یا ابن سلامہ نے روایت کی۔ اور یہ ان کی والدہ تھیں۔

بخاری اور طبرانی نے ان کا نام عقیلہ اور ابن مندہ نے غفیلہ لکھا ہے۔ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۰۹۔سیدہ عکناءؓ دختر ابو صفرہ

عکناء یا عکثا دختر ابو صفرہ اور مہلب بن ابو صفرہ کی ہمشیرہ۔ ہشام بن سفیان نے عبد اللہ بن عبید اللہ سے انہوں نے ابو الشعثاء سے روایت کی کہ عکناء یا عکثاء نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دس تاریخ کو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ میں نے ابو الشعثاء کے بارے میں رائے دریافت کی کہا کہ شیخ مجہول ہے اور یہ شخص جابر بن زید نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۰۔سیدہ علاثہؓ

علاثہ جعفر مستغفری نے خلیل بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے روایت کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ کا منبر

کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس لکڑی کا ہے البتہ مجھے اس کا علم ہے کہ جس دن منبر مسجد میں رکھا گیا اور آپ اس پر بیٹھے حضور اکرمؐ نے ایک خاتون علاثہ کو کہلا بھیجا تھا کہ وہ اپنے غلام کو جو نجار تھا بھیجے تا کہ میرے لئے ایک منبر بنا دے تا کہ میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت اس پر بیٹھ سکوں۔

جعفر نے اس خاتون کا ترجمہ حرف عین کے تحت لکھا ہے اور خود اس نے یا اس کے شیخ خلیل نے اس نام کے لکھنے میں گڑ بڑ کر دی کیونکہ یہ بڑا مشکل ہے کہ ابن اسحٰق کو یا ان لوگوں کو جو ان سے اوپر ہیں اس خاتون کا نام بھول گئے ہیں راوی نے یہ لکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے (الی امرأۃ فلانیۃ) فلاں عورت کے پاس (راوی کو نام نہیں معلوم ہو سکا) پیغام بھیجا جسے جعفر نے بگاڑ کر علاثہ بنا دیا اگر ابو موسیٰ (جس نے علاثہ کا ترجمہ لکھا ہے) اس طرح کے ناموں کا ذکر نہ کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ ناموں میں اس طرح کی غلطیاں بے شمار ہیں اور اگر ہر غلط نام کے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو ان کی تعداد صحیح ناموں سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔

۷۱۱۱۔ سیدہ علیہؓ دختر شریح

علیہ دختر شریح حضرمی جو سائب بن یزید بن اخت النمر کی ہمشیرہ تھیں۔ اور مخرمہ بھی ان کا بھائی ہے جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

علیہ: عین پر پیش لام پر زبر اور یاء مشدد ہے۔

۷۱۱۲۔ سیدہ عمارہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب

عمارہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ واقدی نے ام حبیبہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ عمارہ اور ان کی والدہ سلمیٰ دختر عمیس مکے میں تھیں کہ حضور اکرم ﷺ عمرہ قضاء ادا کرنے مکے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول کریم سے ذکر کیا اور فرمایا ہم کیوں اپنے چچا کی لڑکی کو مشرکین کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جائیں۔ حضور اکرم کو کسی نے نہ روکا اور آپ عمارہ کو اپنے ساتھ مدینہ لے گئے۔ اس پر زید بن حارثہ نے جو جناب حمزہ کے وصی تھی اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور حمزہ میں مواخات قائم فرما دی تھی۔ حضور سے درخواست کی عمارہ میری بھتیجی ہے اس لئے مجھے اس کی کفالت دی جائے۔ جعفر کہنے لگے۔ میرا حق فائق ہے کیونکہ عمارہ کی خالہ میری بیوی ہے۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابو بکر خطیب کا قول ہے کہ صرف واقدی ہی نے اس حدیث میں عمارہ کا نام لیا ہے حالانکہ باقی لوگوں نے امامہ لکھا ہے اور کئی علماء نے لکھا ہے کہ جناب حمزہ کے ایک لڑکے کا نام عمارہ تھا اور یہی روایت درست ہے ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۳۔ سیدہ عمرہ اشہلیہؓ

عمرہ اشہلیہ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے محلے میں تشریف لے گئے اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ جب سورج غروب ہوا اور موذن نے اذان کہی تو افطار کے لئے بکری کا کندھا اور بازو بھون کر لائے گئے۔ آپ نے دانتوں سے کاٹ کر کھانا شروع کیا۔ بعدہ موذن نے اقامت کہی آپ نے کپڑے کے ٹکڑے سے ہاتھ

پونچھے۔ اٹھے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر ابوایوب

عمرہ دختر ابوایوب خالد بن زید انصاریہ ان کے والد مشہور صحابی ابوایوب انصاری ہیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر جون

عمرہ دختر جون کلابیہ۔ حدیث عالیہ میں ان کا ذکر آیا ہے اور ہم عمرہ دختر یزید کے ترجمے میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر حارث

عمرہ دختر حارث بن ابوضرار خزاعیہ مصطلقیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ جویریہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

یحیٰی بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود جحدری سے انہوں نے محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حارث بن ابوضرار سے انہوں نے اپنی پھوپھی عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا سبز اور شیریں ہے۔ جسے اس کی کوئی چیز مل گئی اللہ کی اس میں برکت ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں تصرف کرتے ہیں۔ انہیں قیامت میں آگ نصیب ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر حزم

عمرہ دختر حزم انصاریہ۔ یہ ابن مندہ اور ابوعمر کا قول ہے۔ ابونعیم نے ان کے والد کا نام حرام لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ یحیٰی بن ایوب نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کھجوروں کے ایک جھنڈ میں آرام گاہ تیار کی۔ پانی چھڑکا۔ آپ کے لئے بکری ذبح کی۔ آپ نے گوشت تناول فرمایا وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی۔ میں نے پھر بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا نماز عصر ادا کی اور نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

ابونعیم نے طبرانی سے انہوں نے یحیٰی بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ربیع بن طارق سے انہوں نے یحیٰی سے باسنادہ روایت کی انہوں نے عمرہ دختر حرام لکھا ہے۔

اسی حدیث کو ابن مندہ نے باسنادہ محمد بن اسحٰق صاغانی اور ابوحاتم رازی سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں نے یحیٰی بن ایوب سے انہوں نے محمد سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔ نیز اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام نہیں لکھا ہے لیکن ابن ابی عاصم نے ان کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں

نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرہ دختر حزم سے اسی طرح روایت کی۔

۷۱۱۸۔ سیدہ عمرہؓ دختر ربیع

عمرہ دختر ربیع بن نعمان بن یساف انصاریہ خزرجیہ از بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۹۔ سیدہ عمرہؓ دختر رواحہ

عمرہ دختر رواحہ۔ ہمشیرہ عبداللہ بن رواحہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں ذکر ہو چکا ہے۔ یہ خاتون نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے خاوند بشیر سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے نعمان کو کوئی چیز بطور ہبہ دے لیکن اس کے دوسرے بھائیوں کو نہ دے انہوں نے بیوی کی بات مان لی۔ بیوی نے کہا۔ اب اسی بات کو حضور اکرم سے اجازت لے لو حضور نبی کریم نے دریافت فرمایا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں سے یکساں سلوک کیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا میں اس بے انصافی کا گواہ نہیں بن سکتا۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اپنے دوسرے بیٹوں سے بھی ایسی ہی بھلائی کی استطاعت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ وہی عمرہ ہیں جن کا ذکر قیس بن خطیم نے اشعار ذیل میں کیا ہے:

اجد بعمرة غنيانها فتهجرام شأننا شأنها

کیا عمرہ کی بے نیازی سچ مچ کی ہے اور وہ ہم سے جدا ہو رہی یا ہماری اور اس کی حالت ایک ہی ہے۔

فان تمس شطت بها دارها وباح لک اليوم هجرانها

اگر تقدیر میں اس سے جدائی لکھی ہے اور اس کی جدائی آج تجھ پر آہ وزاری کر رہی ہے (تو مجبوری ہے)

وعمرة من سروات النسا ء تنفخ بالمسک اردانها

عمرہ عورتوں کی سردار ہیں۔ جس کی زلفوں سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

یہ قصیدہ کافی طویل ہے۔

عبداللہ بن ابونصر خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن نعمان سے انہوں نے طلحہ یامی سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ہر شریف عورت پر خروج واجب ہے۔

اسی روایت کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے بیان کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۰۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعد

عمرہ دختر سعد بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ۔ مستغفری نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ دختر سعد بن قیس مذکور ہے۔ ابو عمر نے عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن عدی بن عمرو ام سعد بن عبادہ لکھا ہے۔ انہوں نے ہجرت کے پانچویں سال میں وفات پائی۔ ان کی حدیث مشہور ہے لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے: عمرہ دختر مسعود بن قیس۔ ان کا ذکر آگے ان شاء اللہ پھر آئے گا۔

۷۱۲۱۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعدی

عمرہ دختر سعدی بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ یہ خاتون مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبدود کی بیوی تھیں جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس انہوں نے محمد بن اسحاق سے بسلسلہ اسماء مہاجرین حبشہ ''مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبد شمس بن لوی اور ان کی اہلیہ عمرہ دختر سعدی'' کے نام بھی منقول ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۲۔ سیدہ عمرہؓ دختر عویم

عمرہ دختر عویم بن ساعدہ۔ جعفر کہتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۳۔ سیدہ عمرہؓ دختر قیس

عمرہ دختر قیس بن عمرو۔ وہ ابو شیخ بن ثابت کی والدہ تھیں۔ ان کے بھائی کا نام حسان بن ثابت تھا بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۱۲۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر مرشد

عمرہ دختر مرشد جو اسماء کی ہمشیرہ تھیں۔ دونوں بہنوں کو حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۷۱۲۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود ظفریہ

عمرہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر ظفریہ انصاریہ محمد بن مسلمہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے عبد اللہ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن حارث

عمرہ دختر مسعود بن حارث بن رفاعہ انصاریہ۔ بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن قیس

عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی

اور آپ کی زندگی ہی میں پانچ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عمرہ دختر سعد لکھا ہے۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۱۲۸ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر معاویہ

عمرہ دختر معاویہ کندیہ۔ محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوکندہ کی ایک عورت عمرہ بنت معاویہ سے نکاح کیا اور مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنوکندہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لیکن وہ اس وقت لائی گئیں جب آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۹ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر ہزال

عمرہ دختر ہزال بن عمرو بن قرواش انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۱۳۰ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید کلابیہ

عمرہ دختر یزید بن جون کلابیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عمرہ دختر یزید بن عبید بن رواس بن کلاب الکلابیہ ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور یہ صحیح ہے۔ ان سے حضور اکرم نے نکاح کیا تھا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ مبروص ہیں۔ تو آپ نے طلاق دے دی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم نے عمرہ دختر یزید کلابیہ سے نکاح کیا جو اس سے پیشتر فضل بن عباس کے پاس تھیں مگر اسے قبل از دخول طلاق دے دی۔ ایک روایت کے مطابق یہ وہی عورت ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر نعوذ باللہ منک کہا تھا اور آپ نے طلاق دے دی تھی اور فرمایا۔ تو نے پناہ دینے والے کے نام سے پناہ مانگی ہے۔ اس پر آپ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا کہ اسے تین کپڑے دے کر بنوکلاب میں چھوڑ آو۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی اور ابوعبید کا قول ہے کہ یہ واقعہ اسماء دختر نعمان بن جون سے پیش آیا تھا اور قتادہ کے مطابق اس واقعہ کا تعلق بنوسلیم کی ایک عورت سے ہے اور اس کے نام کے بارے میں علماء میں کافی اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۱ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید بن سکن

عمرہ دختر یزید بن سکن بن رافع بن امراءالقیس انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۱۳۲ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر یسار

عمرہ دختر یسار بن ازیہر۔ بقول جعفر حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۱۳۳ے۔ سیدہ عمرہؓ دختر یعار

عمرہ دختر یعار انصاریہ۔ ابوحذیفہ بن عتبہ مولی سالم کی زوجہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے جسے ہم حرف

تا کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۴۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ابوحکم

عمیرہ دختر ابوالحکم رافع بن سنان۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعدان سے انہوں نے بکر بن بکار سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنی قوم کے کئی آدمیوں سے روایت کی کہ ابوالحکم نے اسلام قبول کیا مگر بیوی مسلمان نہ ہوئی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ اس کے خاوند نے اپنی لڑکی مجھ سے لے لی ہے اور اسے میرے پاس آنے نہیں دیتا حضور اکرم ﷺ نے ابوالحکم کو بلا کر ایک طرف بٹھایا اور بیوی کو دوسری طرف اور لڑکی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر دونوں کو حکم دیا کہ تم باری باری لڑکی کو اپنی طرف بلاؤ۔ جب انہوں نے بلایا تو لڑکی کا رجحان ماں کی طرف تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو بچی کو سیدھا راستہ دکھا۔ اس پر وہ اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی اور باپ نے اسے اٹھا لیا اور اس کا نام عمیرہ دختر ابی الحکم تھا.........اور ایک دوسرے طریقے سے بھی یہ واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے لڑکی کا نام لکھا ہو۔

۷۱۳۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر حماسہ

عمیرہ دختر حماسہ انصاریہ خطمیہ۔ بقول ابن حبیب اس خاتون کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۱۳۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سعد

عمیرہ دختر سعد بن مالک۔ یہ خاتون سہل بن سعد کی ہمشیرہ تھیں اور رفاعہ بن مبشر بن ابیرق ظفری کی والدہ۔

۷۱۳۷۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سہل

عمیرہ دختر سہل بن رافع۔ یہ سہل وہ صحابی ہیں کہ جنہوں نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر دو صاع کھجور رات بھر محنت کر کے حاصل کی تھی اور اپنی اس بیٹی کو ساتھ لیا تھا اور ایک صاع کھجور کو حاضر خدمت ہوئے تھے اور یہ صاع بھر کھجور تعمیل ارشاد میں پیش کی تھی اور منافقوں نے اس ہمہ تن ایثار کا مذاق اڑایا تھا۔ سہل نے اپنی بیٹی کے لئے دعا کی درخواست کی کیونکہ ان کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ حضور نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو عمیرہ نے یوں محسوس کیا گویا آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک ان کے کلیجے تک پہنچ گئی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۸۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ظہیر

عمیرہ دختر ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۱۳۹۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبد سعد

عمیرہ دختر عبد سعد بن عامر بن عدی۔ اس خاتون نے آپؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۰۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبید

عمیرہ دختر عبید بن معروف بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ از بنو عمرو بن عوف انہوں نے بھی بقول ابن حبیب آپ کی بیعت کی۔

۱۷۴۱۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عقبہ

عمیرہ دختر عقبہ بن احیحہ انصاریہ از بنو حجحبی۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۱۷۴۲۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قرط

عمیرہ دختر قرط بن خنساء بن سنان انصاریہ از بنو حرام۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۳۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قیس

عمیرہ دختر قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن جرار بن سلیط بن قیس انصاریہ از بنو عدی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۴۔ سیدہ عمیرؓ دختر قیس بن ابی کعب

سیدہ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن ابی کعب انصاریہ از بنی سواد۔ سہل بن قیس کی جو احد میں شہید ہوئے تھے بہن تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۷۴۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر کلثوم

عمیرہ دختر کلثوم بن ہدم بن امرأالقیس بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر مسعود انصاریہ

عمیرہ دختر مسعود انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ سے انہوں نے ہلال بن بشر سے انہوں نے اسحٰق بن ادریس الاحول سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے انہوں نے جعفر بن محمود سے انہوں نے اپنی دادی عمیرہ سے سنا کہ ہم پانچ بہنیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کے ٹکڑے چبا کر کھا رہے تھے۔ ایک چبایا ہوا ٹکڑا مجھے بھی دیا جسے ہم بہنوں نے تھوڑا تھوڑا بانٹ لیا۔ اس کے بعد آپ نے سب کو چبا کر ایک ایک ٹکڑا دیا جسے ہم سب نے کھالیا چنانچہ جب تک ہم زندہ رہیں نہ تو ہمارے دانت گرے اور نہ کوئی اور خرابی پیدا ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۴۷۔ سیدہ عنقودہؓ

عنقودہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے محمد بن

قارن سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے غسان بن فضل ابوعمر سے انہوں نے صبیح بن سعید نجاشی مدنی سے یہ ایک سو اسی سال کے عمر میں تھے اوران کا خیال ہے کہ وہ ایک سو باون برس کے تھے۔ان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ماں سے سنا کہ ان کا نام عنبہ تھا جسے حضور اکرم نے عنقودہ بنا دیا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۱۴۸ا۷۔سیدہ عنقودہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی

عنقودہ جو جناب عائشہ کی لونڈی تھیں۔صرف ابوموسیٰ نے ان کا علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے بھی ان کا ترجمہ تحریر کیا ہے۔اس حدیث کے اسناد میں شبہ ہے۔

حمید بن حوشب نے حسن سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کہ جب حضور سرور کائنات نے معاذ بن جبل کو یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو ایک دن نماز صبح کے بعد ہماری طرف رخ پھیر کر فرمایا اے گروہ مہاجرین وانصار! یمن میں فرائض حکومت ادا کرنے کے لئے کون جانا چاہتا ہے۔حضرت ابوبکر نے خود کو پیش کیا تو آپ خاموش رہے۔حضور اکرمؐ نے پھر اپنی بات کو دہرایا تو معاذ بن جبل اٹھے۔فرمایا۔ہاں تم اس منصب کے لئے موزوں ہو اور یہ منصب تمہارے لئے۔اس لئے تیاری کرو چنانچہ حضور اکرم اور مہاجرین کے علاوہ مختلف گروہوں نے ان کی مشایعت کی۔

آپ نے فرمایا اے معاذ میں تجھے بطور ایک شفیق اور مہربان دوست کے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرنا' حسن عمل' نرم گفتاری' امانت اور راست گوئی کے اوصاف کو اپنانا اے معاذ! لوگوں کے لئے معاملات دین میں آسانی پیدا کرنا اور دقتوں سے پرہیز کرنا۔

نیز راوی نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان کی۔

معاذ بن جبل یمن سے واپس آئے۔تو رات کا وقت تھا۔وہ سیدھے جناب عائشہ کے گھر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرت عائشہ نے دریافت کیا کون ہے رات کو دروازے پر دستک دینے والا۔انہوں نے کہا میں معاذ ہوں جناب عائشہ نے لونڈی سے کہا۔اے عنقودہ! دروازہ کھول۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے لونڈی کا نام عفرہ لکھا ہے۔ہم انشاءاللہ اس کا ذکر بھی کریں گے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۴۹ا۷۔سیدہ عویمرہؓ دختر عویم

عویمرہ دختر عویم بن ساعدہ انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

باب الغین

۱۵۰ا۷۔سیدہ غائشہؓ

غائشہ۔ایک روایت میں غاشیہ مذکور ہے۔یہ خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں

نے نذر مانی تھی کہ میں اس کی طرف سے کعبے کی زیارت کو جاؤں فرمایا جاؤ اور اس کی طرف سے یہ نذر ادا کرو۔
اس حدیث کو عثمان بن عطاء نے مرسلاً اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۱۔ سیدہ غزیلہؓ دختر جابر

غزیلہ یا غزیہ دختر جابر بن حکیم دوسیہ ام شریک یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس ہبۂ پیش کیا تھا بقول ابو نعیم۔ بقول ابو عمر یہ صحابیہ بنو نجار سے انصاریہ تھیں۔ اور صحیح انشاء اللہ غزیلہ ہے۔ ان سے جابر بن عبداللہ اور سعید بن میسب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابن لہیعہ نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لوگ دجال کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑوں میں روپوش ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے فرمایا اس وقت ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کے بقول یہ خاتون ام شریک عامریہ کے علاوہ اور خاتون ہیں اور ان دونوں میں سے ایک نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا لیکن ان کی یہ بات مشکوک ہے۔ ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے تحت لکھیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس خاتون نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تھا۔ اس کے بارے میں اہل علم میں کافی اختلاف ہے۔

۷۱۵۲۔ سیدہ غفیرہؓ دختر رباح

غفیرہ دختر رباح۔ حضور اکرم ﷺ کے مؤذن بلال کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے دوسرے بھائی کا نام خالد تھا۔ بقول جعفر یہ خاندان دو بھائیوں اور ایک بہن پر مشتمل تھا۔ یہ امام بخاری کا قول بھی ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۳۔ سیدہ غفیرہؓ حضرت عائشہؓ کی آزاد کردہ کنیز

غفیرہ جناب عائشہ کی آزاد کردہ کنیز۔ ایک روایت میں ان کا نام عنقودہ مذکور ہے ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۴۔ سیدہ غفیلہؓ دختر حارث

غفیلہ دختر حارث۔ ایک روایت میں دختر عبید بن حارث مذکور ہے۔ ان سے جحہ دختر قریط نے روایت کی موسیٰ بن عبید نے زید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جحہ بنت قریط سے انہوں نے اپنی والدہ غفیلہ سے روایت کی کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی۔ آپ نے اپنا خیمہ ابطح میں لگایا ہوا تھا۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عقیلہ ہے۔

۷۱۵۵۔ سیدہ غمیصاءؓ ام سلیم انصاریہ

غمیصاء انصاریہ۔ ایک روایت میں رمیصاء ہے۔ یہ ام سلیم دختر ملحان والدہ انس بن مالک ہیں۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا۔ مجھے کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا کون ہے تو جواب ملا یہ غمیصاء ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جس میں حضور اکرم کے یہ الفاظ مذکور ہیں۔ حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک۔ اور اس پر کلام آئندہ ترجمے میں ہو گا انشاءاللہ

۷۱۵۶۔ سیدہ غمیصاءؓ انصاریہ

غمیصاء انصاریہ مطلقہ عمرو بن حزم۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ یہ خاتون نہ ام سلیم ہیں اور نہ ام حرام ہیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے فاروق الخطابی سے انہوں نے ابومسلم کشی سے انہوں نے ابوعمر ضریر (نابینا) سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کہ کہ عمرو بن حزم نے اپنی بیوی غمیصاء کو طلاق دے دی۔ ان سے ایک اور آدمی نے نکاح کیا لیکن مجامعت سے پہلے ہی انہیں طلاق دے دی۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور پوچھا کہ کیا وہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے فرمایا نہیں جب تک تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔ اس حدیث کو ابن عباس نے بھی روایت کیا ہے اور ان کا نام غمیصاء یا رمیصاء تحریر کیا ہے لیکن شوہر کا نام نہیں لکھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ام سلیم غمیصاء کے ترجمے میں ان سے اس بنا پر منسوب کیا ہے کہ حضور اکرم سے اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کی اجازت انہوں نے مانگی تھی لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام سلیم نے مالک بن نضر کے بعد ابوطلحہ سے نکاح کیا اور پھر تا وفات ان میں تفریق نہیں ہوئی۔ بنابریں ابونعیم اور ابوموسیٰ کی رائے درست ہے۔

باب الفاء

۷۱۵۷۔ سیدہ فاختہؓ دختر اسود

فاختہ دختر اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ جب اسلام نے چار بیویوں سے زیادہ کو اور سوتیلی ماؤں سے نکاح کو حرام ٹھہرایا تو اس وقت حمنہ دختر ابوطلحہ خلف بن اسد بن عاصم الخزاعی کی بیوی تھی۔ س کے بعد حلف کے بیٹے اسود نے حمنہ کو اپنی بیوی بنا لیا تھا نیز فاختہ دختر اسود بن مطلب۔ امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔ امیہ کے بیٹے کے بیٹے صفوان نے فاختہ سے نکاح کر لیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۸۔ سیدہ فاختہؓ دختر ابوطالب

فاختہ دختر ابوطالب بن عبدالمطلب جو حضرت علی کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی کنیت ام ہانی تھی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی فاختہ بتاتا ہے کوئی ہند اول الذکر زیادہ ہے مگر وہ اپنی کنیت کی وجہ سے جانی جاتی ہیں۔ کنیتوں کے تحت ان کا ذکر

زرا تفصیل سے لکھا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فتح مکہ کے موقعہ پر صبح کے وقت ان کے گھر میں آٹھ رکعتیں ادا کی تھیں۔

۷۱۵۹۔ سیدہ فاختہؓ دختر عمرو

فاختہ دختر عمرو الزہریہ جو رسول اکرم کی خالہ تھیں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد انہوں نے عبداللہ بن حضرمی سے انہوں نے معمر بن بکار سعدی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جب آپ نے خالہ فاختہ دختر عمرو کو ایک غلام عطا کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نہ اسے قصاب بنانا نہ سنار اور نہ حجام ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۰۔ سیدہ فاختہؓ دختر ولید

فاختہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ۔ ان کا نسب خالد بن ولید کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی بیوی تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور آپ سے بیعت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۱۔ سیدہ فارعہؓ دختر اسعد بن زرارہ

فارعہ دختر اسعد بن زرارہ انصاری۔ ان کے والد ابوامامہ اسعد نے فارعہ اور ان کی دو بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم ﷺ کی کفالت میں دیا اور آپ نے فارعہ کو نبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن نجار سے تھا بیاہ دیا۔
ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے بہیہ سے انہوں نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ ہمیں انصار کی ایک یتیم لڑکی نے بلا بھیجا۔ جب ہم اس کے یہاں سے لوٹ کر آئے تو حضور اکرم نے پوچھا تم نے وہاں کیا کہا تھا عرض کیا ہم نے انہیں سلام کہا اور واپس آگئے آپ نے فرمایا انصار شعر کو پسند کرتے ہیں۔ تمہیں چاہیے تھا کہ انہیں یوں مخاطب کرتے۔

اتیناکم اتیناکم فحیونا نحییکم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تم خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہیں گے۔
یہ یتیم لڑکی فارعہ دختر اسعد بن زرارہ تھی۔

۷۱۶۲۔ سیدہ فارعہؓ دختر زرارہ

فارعہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔ جو اسعد بن زرارہ انصاری کی جو بنو مالک بن نجار سے تھے ہمشیرہ تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۳۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوسفیان

فارعہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ابواحمد بن جحش اسدی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے مکے سے مدینے کو ہجرت کی۔ وہ عبداللہ بن جحش بن رئاب الاسدی اسد بن خزیمہ تھے جو اپنی زوجہ فارعہ کے ساتھ مدینے ہجرت کر گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے بیان میں تضاد ہے کیونکہ ترجمے میں انہوں نے لکھا ہے کہ فارعہ ابواحمد بن جحش کی زوجہ تھیں اور جب حدیث بیان کی تو وہاں لکھ دیا ہے کہ فارعہ نے اپنے خاوند عبداللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کی تحقیق کرتے۔

اس میں بھی اختلاف ہے کہ سب سے پہلے مکے سے مدینے کو ہجرت کس نے کی؟ طبرانی نے ابوسلمہ بن عبدالاسد کا نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۷۱۶۴۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوالصلت

فارعہ دختر ابوالصلت ثقفیہ جو امیہ بن صلت کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے ابن عباسؓ نے ذکر کیا کہ فارعہ فتح طائف کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں یہ خاتون بڑی عقل مند اور خوبصورت تھیں۔ آپ انہیں دیکھ کر حیران ہوئے دریافت فرمایا کیا تمہیں اپنے بھائی کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ خاتون کا بیان ہے میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ نے وہ اشعار پسند فرمائے میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے بھائی کا ایک طویل قصہ سنایا جو رات کو اسے پیش آیا۔ ایک بار میرا بھائی سفر سے لوٹا تو میرے گھر آیا اور میرے بستر پر سو گیا اتنے میں دو پرندے اڑتے آئے۔ ان میں سے ایک اس کے سینے پر گر گیا۔ اس نے میرے بھائی کا سینہ ناف تک چیر کر اس کا دل نکالا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ دیا اور وہ سویا رہا۔ پھر میں نے آپ کو ذیل کے اشعار سنائے۔

باتت همومی تسری طورقها　　　اکف عینی والدمع سابقها

میرے غم سو رہے ہیں اور مصائب چل پھر رہے ہیں میں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور آنسو بہہ رہے ہیں۔

ما رغب النفس فی الحیاة وان　　　تحیی قلیلا فالموت سائقها

نفس کو زندگی کی جتنی خواہش کیوں نہ ہو خواہ اس نے تھوڑی زندگی گزاری ہو موت اسے لے جائے گی۔

یوشک من فر من منیته　　　یوما علی غرة یوافقها

جو شخص اپنی موت سے بھاگتا ہے عجب نہیں کہ کسی دن غفلت میں اس کا موت سے سامنا ہو جائے۔

من لم یمت غبطة یمت هرما　　　للموت کأس والمرء ذائقها

جو آدمی بہ طیب خاطر نہیں مرتا وہ بوڑھا ہو کر مرتا ہے اور موت کا پیالہ ہر آدمی کو چکھنا پڑتا ہے۔

جب میرے بھائی کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس نے یہ شعر کہا:

ان تغفر اللهم تغفر جما　　　وای عبدلک لا الما

اے اللہ تو سب کو اپنی مغفرت سے نواز کون ایسا آدمی ہے جس نے دکھ نہیں اٹھائے۔

پھر اس نے ذیل کے دو شعر کہے:

کل عیش وان تطاول دھرا سائر مرۃ الی ان یزولا

دنیا کی کون سی خوشی ایسی ہے خواہ وہ جتنے لمبے عرصے تک قائم رہے لیکن آخر وہ وقت آجاتا ہے کہ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہے۔

لیتنی کنت ماقد بد الی فی رؤس الجبال ارعی الوعولا

کاش! اس حقیقت کے انکشاف سے پہلے میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر جنگلی مینڈھے چرایا کرتا پھر میرا بھائی مر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا تیرے بھائی کی مثال اس شخص کی طرح تھی جس کو اللہ نے اپنی آیات مشاہدہ کرائیں پھر وہ ان سے محروم کر دیا گیا۔ شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: اس واقعہ میں شق صدر کا قصہ خواب کا واقعہ تو ہو سکتا ہے لیکن بیداری میں ایسی صورت کا پیش آنا محال ہے۔ (مترجم)

۷۱۶۵۔ سیدہ فارعہ رض دختر عبدالرحمٰن

الفارعہ دختر عبدالرحمٰن خثعمیہ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے ان سے سری بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۶۔ سیدہ الفارعہ رض دختر قریبہ

الفارعہ دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۶۷۔ سیدہ الفارعہ رض دختر مالک

الفارعہ دختر مالک۔ ابو سعید خدری کی ہمشیرہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام فریعہ مذکور ہے۔ ہم فریعہ کے ترجمے میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۷۱۶۸۔ سیدہ الفاضلہ رض انصاریہ

الفاضلہ انصاریہ۔ عبداللہ بن انیس جہنی کی زوجہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک دن خطبہ دیا اور صدقات دینے کی تاکید فرمائی ان کی حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۹۔ سیدہ فاطمہ رض دختر اسد

فاطمہ دختر اسد بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ یہ خاتون حضرت علیؓ طالب، عقیل اور جعفر کی والدہ تھیں۔ یہ روایت غلط ہے کہ وہ ہجرت سے پہلے فوت ہوئیں بلکہ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی اور وہاں وفات پائی۔ یہی قول شعبی کا ہے اور اعمش نے

عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آپ اس پر رضامند ہیں کہ فاطمہ (میری بیوی) کنوئیں سے پانی لائے اور گھر سے باہر کے کام سنبھال لے اور گھر کے کام چکی پیسنا وغیرہ اور آٹا گوندھنے کا کام آپ سنبھال لیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ والدہ علی نے ہجرت کی تھی کیونکہ حضرت علی کی شادی مدینے میں فاطمہ سے ہوئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ یہ خاتون خاندان ہاشمیہ کی وہ پہلی خاتون ہیں جن کے بطن سے ہاشمی پیدا ہوا اور جنہوں نے ایک خلیفہ کو جنم دیا۔ ان کے بعد یہ شرف خاتون جنت کو نصیب ہوا کہ انہوں حضرت حسن کو جنم دیا پھر یہ شرف زبیدہ کو ملا کہ ان کے بطن سے امین پیدا ہوا لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان تینوں میں سے کسی کو منصب خلافت سازگار ثابت نہ ہوا۔ حضرت علی شہید کر دیئے گئے۔ حضرت حسن نے خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دی اور امین بھی مامون کے مقابلے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن شبیب بن خالد قیسی سے انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب فاطمہ کو اپنی قمیص کفن کے لئے عطا فرمائی ان کی قبر میں لیٹے اور دعائے مغفرت فرمائی۔

ابن عباس سے یہ روایت اسی طرح مذکور ہے لیکن انہوں نے اس امر کا اضافہ کیا کہ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے پہلے کسی سے ایسا سلوک نہیں کیا جو جناب فاطمہ سے کیا ہے فرمایا ابوطالب کے بعد مجھ سے کسی اور نے اس خاتون سے بڑھ کر عمدہ سلوک نہیں کیا میں نے اسے اپنی قمیص اس لئے دی تاکہ اُسے اس دنیا میں بہشتی خلعت پہنایا جائے اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا ہوں تاکہ اسے قبر میں عذاب سے چھٹکارا ہو۔

زبیر لکھتے ہیں کہ اسد بن ہاشم کے خاندان میں سوائے جناب فاطمہ کے سب کی نسل ختم ہوگئی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابوالاسد

فاطمہ دختر ابوالاسد یا ابوالاسود بن عبدالاسد۔ یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی بھتیجی تھیں عمار ذہبی نے شقیق سے روایت کی کہ فاطمہ دختر ابوالاسد نے چوری کی قریش کو ڈر پیدا ہوا کہ رسول اکرم اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے انہوں نے اسامہ بن زید سے بات کی اور اسامہ نے حضور سے گزارش کی۔ فرمایا ہر چیز ہو سکتی لیکن اللہ کی حدود پر عمل درآمد ضروری ہے۔ بخدا اگر فاطمہ دختر محمد بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا چنانچہ آپ نے فاطمہ دختر ابوالاسد کا ہاتھ کاٹ دیا۔

شقیق نے فاطمہ دختر ابوالاسد سے اس روایت کو یوں بیان کیا کہ قریش کی ایک عورت نے چوری کی لیکن پہلی روایت درست ہے کیونکہ حافظ بن ثابت نے اس کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حارث

فاطمہ دختر حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ ان کی والدہ کا نام ریطہ دختر حارث بن

جلبہ تھا۔ یہ خاتون اوران کی دو بہنیں زینب اور عائشہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ اور بقول بعض ان کے بھائی موسیٰ حبشہ میں پیدا ہوئے واپسی پر راستے میں زہریلا پانی پینے سے سوائے فاطمہ کے سب مر گئے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی حبیش

فاطمہ دختر ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم سے استحاضہ کے بارے میں سوال کیا تھا کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے وکیع، عبدہ اور ابو معاویہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ فاطمہ دختر حبیش حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ جب حیض شروع ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا کیا میں نماز چھوڑے رکھوں فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ گندا پانی ہے جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو نماز پڑھنا شروع کردو اور نماز سے پہلے غسل کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حمزہ

فاطمہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام امامہ اور ایک میں عمارہ مذکور ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ان کی کنیت ام فضل تھی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے انہوں نے حکم بن عبداللہ بن شداد سے انہوں نے دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا ایک آزاد کردہ غلام ایک بیٹی چھوڑ مرا حضور نبی کریمؐ نے اس کا ترکہ میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم کر دیا اور نصف مجھے عطا فرمایا بقول محمد وہ ابن شداد کی ماں جائی بہن تھی۔

ابوبکر احمد بن عمرو نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عمران بن عیینہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابو فاختہ سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کو ایک کپڑا جو ریشم سے کاتا گیا تھا بطور تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے چار خواتین کے لئے جن کے نام فاطمہ ہیں چار اوڑھنیاں بناؤ اور انہیں دے دو۔ ایک فاطمہ خاتون جنت کو ایک فاطمہ دختر اسد کو ایک فاطمہ دختر حمزہ کو دے دو راوی نے چوتھا نام نہیں بتایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۴۔ سیدہ فاطمہؓ خزاعیہ

فاطمہ خزاعیہ۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے ''الواحدان'' میں ان کو ذکر کیا ہے (اور طبرانی نے بھی انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے)

یحییٰ سے اجازۃً باسنادہ انہوں نے احمد بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سالم القزاز سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالواحد بن سعید بن عاص بن امیہ سے انہوں نے صالح بن ابو اخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں ہند دختر حارث اور فاطمہ خزاعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم انصار کی ایک خاتون کے پاس عیادت کرنے کو گئے دریافت فرمایا کہو کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا

بخیر ہوں لیکن تپ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تو صبر کر کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے۔ جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو جلا دیتی ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر خطاب

فاطمہ دختر خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ قرشیہ عدویہ۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ اور سعید بن زید کی زوجہ تھیں اور سعید اور فاطمہ ان دس آدمیوں میں شامل ہیں جو اول اول اسلام لائے تھے اور یہی خاتون حضرت عمر کے قبول اسلام سے پہلے اسلام لائیں اور ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بنی تھیں۔ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کے اسلام کی وجہ دریافت کی حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حمزہؓ کے قبولِ اسلام کے تین دن بعد میں گھر سے نکلا اور راستے میں مجھے بنو مخزوم کا فلاں آدمی جو اسلام قبول کر چکا تھا ملا میں نے اسے کہا تو نے بھی اپنا آبائی دین ترک کر کے محمد کا دین قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں نے والدین کا دین چھوڑ دیا ہے تو اس کا ارتکاب اس شخص نے بھی کیا ہے۔ جس پر تیرا بہت زیادہ حق ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا تیری بہن اور تیرا بہنوئی میں ادھر کو چل دیا۔ دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور اندر سے آوازیں آ رہی ہیں دروازہ کھلا میں اندر داخل ہوا تو میں نے دریافت کیا یہ کس کی آواز تھی جو میں نے سنی وہ انکار کر رہے تھے اور میں اصرار کر رہا تھا میں نے بڑھ کر اپنے بہنوئی کو پکڑ لیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اسے چھڑانے کے لئے میری بہن اٹھی تو میں اس کی طرف بڑھا اس نے کہا جو کچھ تم کر سکتے ہو کر لو ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے جب میں نے خون بہتا دیکھا تو مجھے شرم آ گئی میں نے کہا اچھا جو تم پڑھ رہے تھے وہ دکھاؤ۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اپنے اسلام کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا جس کو ہم ان کے ترجمے میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر رسول اکرمؐ

فاطمہ دختر رسول اکرم ﷺ۔ حضرت مریم کے بعد دنیا کی مقدس ترین خاتون ہیں۔ ان کی والدہ خدیجہ دختر خویلد تھیں۔ جناب فاطمہ اور ام کلثوم آپ کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھیں لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اولاد میں سب سے چھوٹا کون تھا؟ ایک روایت میں ہے کہ جناب رقیہ سب سے چھوٹی تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم نے جناب رقیہ کو ابو لہب کے ایک لڑکے سے بیاہا تھا اور جس نے باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر حضور اکرم نے انہیں حضرت عثمانؓ سے بیاہ دیا تھا اور دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ بنا بریں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی بڑی لڑکیوں کو چھوڑ کر پہلے سب سے چھوٹی کو بیاہ دیں جناب فاطمہ حضور اکرم کو سب لوگوں سے زیادہ عزیز ترین تھیں غزوۂ احد کے بعد ان کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی سے خاتون جنت کا نکاح حضرت عائشہ کی رخصتی کے ساڑھے چار مہینے بعد ہوا تھا اور ان کی رخصتی حضور اکرمؐ سے نکاح کے ساڑھے سات ماہ بعد ہوئی تھی اور بقول بعض جناب فاطمہ کی شادی پندرہ سال اور پانچ ماہ کی عمر میں ہوئی تھی اور سوائے خاتون جنت کے حضور اکرم کی ساری اولاد سے آپ کی نسل منقطع ہو گئی کیونکہ لڑکے تو سارے ہی بچپن میں فوت ہو گئے تھے لڑکیوں میں جناب رقیہ کا ایک بیٹا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہو گیا ام کلثوم

لاولد رہیں۔ جناب زینب کے بطن سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا تھا جو بچپن میں وفات پا گیا۔ ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئی تھی جس سے حضرت علی نے نکاح کیا تھا۔ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا بقول زبیر ان کی نسل بھی ختم ہوگئی۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے خطیب بن ابوالصقر انباری سے انہوں نے ابو البرکات احمد بن عبدالواحد بن نظیف سے انہوں نے ابو محمد بن رشیق سے انہوں نے ابو بشر الدولابی سے انہوں نے احمد بن یحیٰ صوفی سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے روایت کی کہ ابو بکر اور عمر نے حضور اکرمؐ سے خاتون جنت کا رشتہ مانگا۔ حضور اکرمؐ نے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے حضرت علی سے کہا علی یہ لڑکی تمہارے لئے ہے انہوں نے کہا میرے پاس تو سوائے زرہ کے اور کچھ نہیں۔ عمرؓ نے کہا اسے رہن رکھ دو۔ حضور نے ان سے جناب فاطمہ کا نکاح کر دیا۔ خاتون جنت کو علم ہوا تو وہ رونے لگ گئیں۔ آپ کو علم ہوا تو تشریف لائے پوچھا کیوں رو رہی ہو میں نے جس سے تمہارا نکاح کیا ہے وہ علم میں سب سے زیادہ حلم میں سب سے بہتر اور اسلام قبول کرنے میں سب سے آگے ہے۔

دولابی نے احمد بن جبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے خاتون جنت کا رشتہ مانگنا چاہا۔ میرے پاس ایک کنیز تھی۔ اس نے مجھے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ حضور اکرم ﷺ فاطمہ کا نکاح کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا آپ کیوں حضور سے اس رشتے کے لئے درخواست نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کیا ہے کہ آپ مجھے رشتہ دے دیں گے۔ اس نے کہا آپ جائیں اور اپنی خواہش بیان کریں۔ وہ مجھے متواتر آمادہ کرتی رہی تا آنکہ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا مگر حضور کی ہیبت اور جلال نے میری زبان بند کر دی اور کچھ بھی کہنے کی ہمت نہ رہی۔ آپ نے فرمایا کہو کیوں آئے ہو لیکن میں قطعاً کچھ نہ کہہ سکا فرمایا کیا فاطمہ کا رشتہ مانگتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ رقم ہے تا کہ اسے تمہارے ساتھ بھیجا جا سکے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو قطعاً خالی ہاتھ ہوں فرمایا وہ زرہ کیا ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ہے لیکن وہ تو معمولی سی چیز ہے اور اس کی قیمت بمشکل چار سو درہم ہوگی فرمایا وہ کافی ہے اسے بھجواؤ میں تمہیں فاطمہ کا رشتہ دیتا ہوں اور یہی رقم اس کا حق مہر ہوگا۔

دولابی نے ابو جعفر محمد بن عوف بن سفیان طائی سے انہوں نے ابو غسان مالک بن اسماعیل نہدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید الرواسی سے انہوں نے عبدالکریم بن سلیط سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم نے شب زفاف کو خاتون جنت سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں تم آپس میں باہم کوئی بات نہ کرنا۔ حضور تشریف لے گئے آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا اس کے بعد اس کے کچھ چھینٹے حضرت علی پر ڈالے اور دعا فرمائی۔ ''اے اللہ تو ان دونوں میں اپنی برکت ڈال ان پر برکت ڈال اور ان کے لئے ان کی نسل کو برکت عطا فرما۔''

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ مجھ سے اس شخص نے جس میں کوئی الزام نہیں دے سکتا بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنی صاحبزادیوں کی بھلائی کا خاص خیال رہتا ہے چنانچہ وہ انہیں سوکن پر نہیں بیاہتے کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن

یونس اور قتیبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت مانگ رہے ہیں کہ وہ اپنی لڑکی کو علی بن ابی طالب سے بیاہ دیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دوں گا ہاں مگر اس صورت میں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دے دے کیونکہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس چیز سے اسے آرام ملتا ہے اس سے مجھے آرام ملتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ ابو محمد عبداللہ بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے حاکم ابوالحسن علی بن محمد حافظ اور قاضی ابوبکر خیری نے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ قرآن کی یہ آیت "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت" میرے گھر میں نازل ہوئی۔ آپ نے فاطمہ، علی، حسن، حسین کو بلا بھیجا اور فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں نہیں ہوں فرمایا ہاں انشاء اللہ تم بھی ہو۔

ابوصالح کا قول ہے کہ حاکم نے مستدرک میں اصم سے روایت کی کہ ابومسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

ابوصالح نے ابوالحسن علی بن احمد اہوازی سے انہوں نے احمد بن عبید بن اسماعیل الصفار سے انہوں نے تمام بن محمد بن غالب سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ چھ مہینے تک جب صبح کی نماز کے لئے اٹھتے اور جناب فاطمہ کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اہل بیت محمد! نماز کے لئے اٹھو اور پھر مذکورہ بالا آیت تلاوت فرماتے۔

ابوصالح نے ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابوعلی احمد بن فضل بن عباس بن خزیمہ سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی رعاث سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے زکریا بن ابوزائدہ سے انہوں نے فراس سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ خاتون جنت آئیں اور ان کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کی چال تھی۔ آپ نے بیٹی کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے بیٹی سے کوئی بات کہی اور وہ رونے لگ گئیں۔ پھر آپ نے ان کے کان میں کوئی اور بات کہی اور وہ ہنسنے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر جناب عائشہ نے کہا کہ میں نے آج تک کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو غم کے اتنی قریب ہو۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں رسول کریم کا راز کیسے بتا سکتی ہوں جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے پھر دریافت کیا تو خاتون جنت نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف سنتے اور ایک بار سنایا کرتے تھے۔ امسال انہوں نے یہ عمل دو بار کیا ہے میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی ہے اور میرے اہل و عیال میں تو سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی اور میں تیرے لئے کیسا عمدہ سلف ہوں میں رونے لگ گئی تو آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام عورتوں کی سردار ہو۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

ابوصالح کہتے ہیں کہ بخاری نے اسے اپنی کتاب میں ابونعیم سے بیان کیا ہے اور یہ حدیث غریب الصحیح ہے کیونکہ زکریا نے کئی

احادیث صحیحین میں شعبی سے روایت کی ہیں اور انہوں نے یہ روایت شعبی سے بواسطہ فراس بیان کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ترمذی سے انہوں نے یزید کوفی سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابو الحجاف سے انہوں نے جمیع بن عمیر التیمی سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے تھے انہوں نے کہا کہ فاطمہ سے میں نے پھر دریافت کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ آپ کو کس سے پیار تھا انہوں نے جواب دیا علی سے کیونکہ میں نے کوئی ایسا شب زندہ دار اور روزہ دار نہیں دیکھا جیسا کہ علی ہیں۔

ابومحمد بن سویدہ نے محمد بن ناصر سے انہوں نے ابوصالح مؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان مقرئی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ قتاب سے انہوں نے احمد بن عمرو بن ابوعاصم سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن ابونجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے جس نے حضرت علی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم سے دریافت کیا آپ فاطمہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مجھ سے۔ فرمایا محبت فاطمہ سے زیادہ ہے اور عزت تیری زیادہ ہے۔

نوٹ: میں نہیں مان سکتا کہ حضرت علی نے حضور اکرم سے ایسا بچگانہ سوال کیا ہو۔ راوی کا گھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مترجم

یحیٰی بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن سالم مفلوج سے (جو میرے نزدیک بہترین مسلمانوں میں تھے) انہوں نے حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حسین بن علی سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے جناب فاطمہ سے فرمایا کہ جس سے تو ناراض ہو خدا اس سے ناراض ہوجاتا ہے اور جس سے تو راضی ہو اس سے خدا راضی ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو خدا کو بڑی مشکل پیش آجائے گی۔ **ان اللہ بریٔ عما یصفون**. مترجم

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے حسن بن عثمان بن شقیق سے انہوں نے اسود بن حفص المروزی سے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے یزید النحوی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے تو خاتون جنت کو بوسہ دیتے۔

احمد بن علی نے محمد بن اسماعیل بن ابوسمینہ بصری سے انہوں نے محمد بن خالد حنفی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب زمعی سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ خاتون جنت حضور اکرم سے ملنے آئیں۔ آپ نے ان سے خاموشی سے کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں پھر کوئی بات کہی تو ہنس دیں میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فاطمہ نے بتایا کہ آپ نے جب مجھے بتایا کہ آپ اس سال کے دوران میں فوت ہوجائیں گے تو میں رو دی پھر فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تجھے تمام عورتوں کا سوائے فلاں کی سردار بنایا جائے تو میں ہنس پڑی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے معاذ بن

معاذ سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابوالمقدام سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ازرق سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضرت تشریف لائے اور میں سویا ہوا تھا۔ حسن یا حسین میں سے کسی ایک نے پانی مانگا تو حضور اٹھ کر ہماری بکری کا دودھ دوہنے لگے اتنے میں حسن آ گئے لیکن آپ نے انہیں دودھ نہ دیا حضرت فاطمہ نے کہا ابا جان! حسن تو آپ کو زیادہ پیارا ہے فرمایا حسین نے پہلے مانگا تھا اس کے بعد فرمایا میں، تم اور یہ دو بچے اور یہ سونے والا قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے۔

ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی سے انہوں نے علی بن قادم سے انہوں نے اسباط بن نصر ہمدانی سے انہوں نے سدی سے انہوں نے صبیح سے جو ام سلمہ کے مولیٰ ہیں انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی، خاتون جنت اور حسن و حسین سے فرمایا کہ جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے تم سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی۔

ابومحمد حسن بن علی بن حسین اسدی دمشقی نے جو ابن لبن کے عرف سے مشہور تھے اپنے دادا ابوالقاسم الحسین بن حسن سے انہوں نے قاضی علی بن محمد بن علی مصیصی سے انہوں نے قاضی ابونصر محمد بن احمد بن ہارون بن عبداللہ غسانی سے انہوں نے ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان بن جیدرۃ طرابلسی سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ قصار سے انہوں نے عباس بن ولید بن بکار الضبی سے بصرے میں انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ قیامت کے دن ایک پردے کے پیچھے سے ایک منادی کرنے والے کی آواز آئے گی "اے لوگو! آنکھیں جھکا لو تا کہ فاطمہ دختر رسول کریم گزر سکیں"۔

نوٹ: اگر راوی نے اس حدیث کو بیان کرنے سے پہلے قیامت کے لاانتہاء ہجوم کے بارے میں سوچ لیا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ افسوس ہے کہ یہ نہیں سوچا گیا۔ مترجم

ابویاسر بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن الحسن بن علی بن ابوطالب سے انہوں نے اپنی والدہ جناب فاطمہ دختر حسین بن علی سے انہوں نے اپنی دادی خاتون جنت سے روایت کی کہ حضور اکرم جب مسجد میں داخل ہوتے اور جب خارج ہوتے تو اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور بایں لفاظ دعا فرماتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اس حدیث کا اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ فاطمہ دختر حسین اپنی دادی فاطمہ الکبریٰ کو دیکھ نہ سکی تھیں۔ واللہ اعلم

جناب فاطمہ حضور اکرم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں اور یہی روایت درست ہے ایک روایت میں تین مہینے مذکور ہے ایک ور روایت میں ستر دن کا ذکر ہے۔

حضور اکرم کی وفات کے بعد خاتون جنت کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا اور انہیں آپ کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ انس سے روی ہے کہ جناب فاطمہ نے ان سے کہا۔ اے انس تمہارا دل کیسے گوارا کرتا ہے کہ تم رسول کریم پر مٹی ڈال رہے ہو۔ سب سے پہلے حضورؐ کے ہاں ملنے والی تھیں جس سے حضورؐ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

جب خاتون جنت کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اسماء دختر عمیس سے کہا اے اسماء مجھے یہ طریقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی لاش پر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے اس کا پتہ چلتا رہتا ہے انہوں نے کہا اے جگر گوشہ رسول! میں آپ کو ایک عجیب طریقہ بتاتی ہوں انہوں نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں منگوا کر ٹیڑھی کیں اور اوپر کپڑا ڈال دیا خاتون جنت نے دیکھ کر کہا یہ طریقہ بہت عمدہ اور بہتر ہے پھر کہا جب میں مر جاؤں تو تم اور علی مجھے نہلانا اور کسی اور کو اندر نہ آنے دینا۔

جب خاتون جنت فوت ہو گئیں تو حضرت عائشہ آئیں لیکن اسماء نے انہیں روکا انہوں نے حضرت ابو بکر کو بتایا کہ یہ خثعمیہ (اسماء دختر عمیس) مجھے اندر جانے نہیں دیتی خلیفہ نے پوچھا اے اسما تم ازواج نبی کو کیوں اندر داخل نہیں ہونے دیتی۔ تم نے اس گھر کو کجاوہ بنا رکھا ہے۔ اسماء نے کہا اے خلیفہ رسول خاتون جنت نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں کسی کو اندر نہ آنے دوں اور نیز یہ کہا تھا کہ ان کی میت کو بایں انداز ڈھانپا جائے۔ خلیفہ نے کہا ٹھیک ہے تم ان کے حکم کی تعمیل کرو چنانچہ انہیں علی اور اسماء نے غسل دیا اور اسلام میں خاتون جنت کی پہلی میت تھی جسے اس طرح ڈھانپا گیا تھا (ان کے بعد زینب دختر جحش کی وفات ہوئی) ان کی نماز جنازہ حضرت علی یا عباس نے پڑھائی۔ ان کی وصیت کے مطابق رات ہی کو ان کی تدفین کی گئی اور ان کی قبر میں حضرت علی عباس اور فضل بن عباس اترے۔

ان کی وفات رمضان کی تین تاریخ کو سن گیارہ ہجری میں ہوئی۔ واللہ اعلم اس وقت خاتون جنت کی عمر انیس برس تھی اور بقول عبد اللہ بن حسن بن حسین بن علی جناب فاطمہ کی عمر بوقت وفات تیس برس تھی بقول کلبی ان کی عمر ۳۵ برس تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ان کی موت قریب آئی تو انہوں نے غسل کر کے کفن اوڑھ لیا اور حضرت علی سے کہا کہ وفات کے بعد ان کے کفن کو نہ کھولا جائے اور انہیں کپڑوں میں رات کو دفن کر دیا جائے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء نے غسل دیا تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۷۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر سودہ

فاطمہ دختر سودہ بن ابی ضبیس جہنیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بعد از ہجرت بیعت کی۔

۱۷۷۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر شیبہ

فاطمہ دختر شیبہ بن ربیعہ۔ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ کی عم زاد تھیں اور عقیل بن ابو طالب کی زوجہ غزوۂ حنین میں جب حضرت عقیل بعد از فتح اپنے گھر واپس آئے تو ان کی تلوار خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ بیوی نے پوچھا میدان جنگ سے بطور غنیمت کیا لائے ہو۔ انہوں نے ایک سوئی انہیں دی یہ لو۔ اس سے کپڑے سیا کرنا۔ اتنے میں منادی کی آواز ان کے کان میں پڑی کہ اگر کسی نے گا تا یا سوئی بھی مال غنیمت سے اٹھائی ہو تو واپس کر دی جائے حضرت علی نے سوئی واپس کر دی۔

ابن ہشام نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے اس خاتون کے بارے میں یہ روایت بیان کی۔ اور واقدی کہتے ہیں کہ سوئی کا واقعہ فاطمہ دختر ولید بن عتبہ کے بارے میں ہے جو عقیل کی زوجہ تھیں لیکن ابن ابی ملیکہ اور ابن ابی حسین سے مروی ہے کہ عقیل کی بیوی فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ تھیں جو ہند کی بہن تھیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۱۷۹۔سیدہ فاطمہؓ دختر صفوان

فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن شق بن رقیہ بن مخرج کنانی جو عمرو بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوامیہ عمرو بن سعید بن عاص اور ان کی زوجہ فاطمہ کا ذکر کیا ہے فاطمہ حبشہ ہی میں فوت ہوگئی تھیں اور عمرو بن سعید بھی خلافت ابوبکر میں معرکہ اجنادین میں مارے گئے تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۰۔سیدہ فاطمہؓ دختر ضحاک

فاطمہ دختر ضحاک کلابیہ بقول ابن اسحق حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کی وفات کے بعد اس خاتون سے نکاح کیا اور جب آیت اتری تو فاطمہ نے متاع دنیا کو ترجیح دی اور حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ کر دیا۔اس کے بعد فاطمہ کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی تھی اور اپنی بدبختی پر افسوس کرتی تھی لیکن یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب آیت تخییر نازل ہوئی تو آپ نے ابتدا مجھ سے کی اور جب آخرت کو دنیا پر ترجیح دی تو سب ازواج نے اسی طرح کیا۔بقول قتادہ اور عکرمہ اس وقت ازواج کی تعداد نو تھی۔

علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ یہ شقیہ عورت وہ تھی جس نے حضور کو دیکھ کر عیاذ باللہ کہا تھا لیکن اس عورت کی تعیین کے بارے میں اہل السیر میں سخت اختلاف ہے۔ایک روایت میں ہے کہ ضحاک بن سفیان نے اپنی لڑکی جس کا نام فاطمہ تھا آپ کو پیش کی لیکن اس عورت نے قطعاً اپنے میلان کا اظہار نہ کیا۔اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ایک روایت کے مطابق آپ نے اس سے آٹھویں سال ہجری میں نکاح کیا۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۱۔سیدہ فاطمہؓ دختر ابی طالب

فاطمہ دختر ابی طالب ام ہانی ان کی کنیت تھی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے فاختہ کسی نے فاطمہ اور کسی نے ہند لکھا ہے۔ہم کنیتوں کے تحت تفصیل سے لکھیں گے۔

۷۱۸۲۔سیدہ فاطمہؓ دختر عبداللہ

فاطمہ دختر عبداللہ بن ابوالعاص ثقفی۔ام عثمان۔یہ خاتون حضوا کرم ﷺ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ کے پاس موجود تھیں۔وہ کہا کرتیں رات کا یہ حال تھا کہ ہر شے نورانی تھی اور ستارے یوں معلوم ہوتے تھے کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۳۔سیدہ فاطمہؓ دختر عتبہ

فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشیہ عبشمیہ جو ہند کی بہن اور معاویہ کی خالہ تھیں۔فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور

بیعت کی۔

محمد بن عجلان نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ دختر عتبہ سے روایت کی کہ ان کا بھائی ابوحذیفہ مجھے اور میری بہن ہند کو بیعت کے لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے کر گیا جب آپ نے بیعت کی شرائط پیش کیں تو ہند نے کہا۔ اے بھائی! تم اپنی قوم کی عورتوں کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ عادات سے واقف ہو۔ اس نے جواب دیا تم بیعت کرلو۔ یہ شرائط سب کے لئے ہیں۔

محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وہ وقت تھا کہ میں دنیا بھر میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے مکان کے سوا کوئی اور مکان گرے اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ دنیا میں کوئی اور مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ کا مکان قائم رہے آپ نے فرمایا تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتی۔ جب تک تو مجھے اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۴ے۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو

فاطمہ دختر عمرو بن حرام۔ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جب میرا والد قتل ہوگیا۔ تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھاتا تھا اور لوگ مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے تھے مگر حضور اکرمؐ نے ایک بار بھی منع نہ فرمایا۔ ہاں میری پھوپھی بھائی کی موت پر روئے جارہی تھی حضور نے اسے مخاطب ہوکر فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے رکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۵ے۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو بن حرام

فاطمہ دختر عمرو بن حرام انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح لکھا ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے کہ میرے خیال میں یہ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۶ے۔ سیدہ فاطمہؓ دختر قیس بن خالد

فاطمہ دختر قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر قرشیہ فہریہ ضحاک بن قیس کی بہن تھیں اور بروایتے ان سے دس برس بڑی تھیں۔ اولین مہاجرین سے تھیں اور عقل وخرد کی مالک تھیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں ابو حفص بن مغیرہ نے طلاق دی تھی اور حضور اکرم نے انہیں اجازت دی تھی کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاریں وہ اپنے بھائی ضحاک کے پاس کوفے میں جہاں وہ بطور امیر مقرر تھے۔ آگئی تھیں شعبی کو ان سے سماع حاصل ہوا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ہناد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ فاطمہ دختر قیس نے انہیں بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے بہ عہد حضور اکرم ﷺ تین طلاقیں دے دیں آپ نے فرمایا نہ تو تم اس کے گھر ٹھہر سکتی ہو اور نہ اس سے نفقہ لے سکتی ہو۔

جب جناب فاطمہ کو طلاق ہوگئی تو معاویہ اور ابوجہم بن حذیفہ دونوں نے نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے حضور اکرم سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا معاویہ تو قلاش ہے اور ابوجہم کی لاٹھی ہر وقت اس کے کندھے پر رہتی ہے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا کہ اسامہ بن زید سے نکاح کرلو چنانچہ تعمیل ارشاد میں نکاح ہوگیا۔

جب حضرت عمر کو قتل کیا گیا تھا تو اصحاب شوریٰ کا اجتماع ان کے گھر میں ہوا تھا۔ اس خاتون نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر مجلل

فاطمہ دختر مجلل بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ کنیت ام جمیل تھی۔ آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور حبشہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ حاطب بن حارث بن مغیرہ اور ان کی زوجہ فاطمہ دختر مجلل اور ان کے دو بیٹوں محمد اور حارث کا ذکر کیا ہے حاطب حبشہ میں فوت ہوگئے اور فاطمہ ایک کشتی میں اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ مدینے آ گئیں۔

عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادے محمد سے روایت کی کہ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میری والدہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور گویا ہوئیں یا رسول اللہ یہ لڑکا آپ کے بھائی حاطب کا بیٹا ہے جو آگ میں جل کر مر گیا تھا آپ اس کے لئے دعا فرمائیں ہم محمد بن حاطب کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر منقذ

فاطمہ دختر منقذ بن عمرو بن خنساء انصاریہ از بنو مازن بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۸۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن عقبہ

فاطمہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ کی زوجہ تھیں اولین مہاجرات اور قریش کی بہترین بیواؤں سے تھیں ان کے چچا ابوحذیفہ بن عتبہ نے انہیں سالم سے بیاہا تھا جب سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تو حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی نے ان سے نکاح کرلیا جیسا کہ اسحٰق بن ابوفروہ نے بیان کیا ہے لیکن یہ قول قابل اعتماد نہیں ہے۔

عقیلی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر اسحٰق بن فروہ کی حدیث ابراہیم بن عباس بن حارث سے انہوں نے ابوبکر بن حارث سے انہوں نے فاطمہ دختر ولید ام ابوبکر سے روایت کی کہ جب میں شام میں تھی تو اپنے جبے ریشمی کپڑے سے بناتی تھی پھر میں نے ریشمی ازار استعمال کرنا شروع کردی مجھ سے پوچھا گیا کیا ریشمی جبہ کافی نہیں تھا کہ تو نے ریشمی ازار پہننا بھی شروع کردی میں نے جواب دیا میں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا کہ ایسی ازار استعمال کی جائے۔

اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابی فروہ سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا اور ابن ابی حثمہ نے ان کا نسب

نہیں بیان کیا اور عقیلی نے ان کا جو نسب بیان کیا ہے وہ اس نسب سے مختلف ہے اور انہوں نے اس خاتون کو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد بن ولید کی بہن لکھا ہے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث کو اس خاتون کے ترجمے میں درج کیا ہے حالانکہ اس ترجمے کو فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی کے ترجمے میں ذکر کرنا چاہیے تھا کیونکہ اس حدیث کا تعلق ان سے ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت کیا ہے اور فاطمہ دختر ولید قرشیہ کے ترجمے میں لکھا ہے اور ان کی نسل کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا حالانکہ دونوں قرشی ہیں لیکن ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے اس حدیث کو فاطمہ مخزومیہ سے روایت کیا ہے اور دونوں تراجم میں ہم نے اس کی علامت کو واضح کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۱۹۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن مغیرہ

فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ جو خالد بن ولید کی ہمشیرہ تھیں اور اپنے عم زاد حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کی زوجہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان قبول کیا ایک روایت میں ہے کہ حارث کے بعد عمر نے ان سے نکاح کیا لیکن روایت مخدوش ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے فاطمہ دختر ولید قرشیہ لکھا ہے اور دونوں نے اس سے حدیث ازار نقل کی ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابو عمر نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید بن عتبہ عبشمیہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے فاطمہ قرشیہ کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور وہ حدیث قرشیہ مخزومیہ کے بارے میں ہے اور ہمارے اس استدلال کو اس امر سے تقویت ملتی ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید سے جو ابو بکر کی والدہ تھیں روایت کیا ہے اور وہ شام میں تھی اور فاطمہ مخزومیہ ہی اپنے خاوند حارث بن ہشام کے ساتھ شام میں تھیں اور جب حارث فوت ہو گئے تو فاطمہ مدینے آ گئیں اور یہی فاطمہ دختر ولید ابو بکر کی والدہ تھیں اور یہی مخزومیہ ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن ہشام کی دادی تھیں اور روات حدیث کی عادت ہے کہ ماں اور باپ کو دادی اور دادا کہہ دیتے ہیں۔

زبیر بن بکار نے ولید بن مغیرہ کی اولاد کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ فاطمہ دختر ولید نے عبد الرحمٰن اور ام حکیم دو بچے حارث بن ہشام سے جنے اور یہ حدیث فاطمہ دختر ولید سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے اجازۃً حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی سے روایت کی اور لکھا کہ فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپ سے صرف ایک حدیث روایت کی۔ ان سے ان کے پوتے ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ازار کو استعمال کرو وہ اپنے خاوند کے ساتھ شام گئیں اور ان سے خالد نے بعض معاملات میں مشورہ کیا تھا۔

۷۱۹۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر یمان

فاطمہ دختر یمان جو حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ عبد الوہاب بن

ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی فاطمہ سے روایت کہ کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بعض خواتین کے ساتھ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئیں۔ہم نے دیکھا کہ چھت سے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔جس سے پانی کے قطرے (گرمی کی شدت کو دور کرنے کے لئے) آپ پر ٹپک رہے تھے ہم نے کہا آپ دعا فرمائیں تاکہ شدت گرما آپ سے رفع ہوجائے۔فرمایا انبیاء ہی پر مصائب کا نزول زیادہ ہوتا ہے اور پھر ان لوگوں پر جوان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

نیز اس خاتون نے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے سونے کے زیورات کو ناپسند کرتے تھے یہ روایت اگر صحیح ہے تو اب منسوخ ہو چکی ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ عورتیں اگر سونے کا زیور نہ پہنیں تو بہتر ہوگا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۹۲ے۔سیدہ فاطمہؓ۔حضورؐ کی دودھ شریک بہن

فاطمہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شریک بہن تھیں۔آپ نے انہیں فرمایا جب تو بستر پر دراز ہو تو سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ شرک سے بیزاری ہے۔ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔(متن کتاب میں فروہ ہے جو غلطی سے لکھا گیا ہے۔)

۱۹۳ے۔سیدہ فریعہؓ دختر ابوامامہ

فریعہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری۔ان کے والد نے انہیں اور ان کی دونوں بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم کی کفالت میں دے دیا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں نبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن النجار سے تھے بیاہ دیا تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں فارعہ آیا ہے اور ابوعمر نے یہی نام لکھا ہے۔

۱۹۴ے۔سیدہ فریعہؓ دختر حباب

فریعہ دختر حباب بن رافع بن معاویہ انصاریہ از بنوابجر۔بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۱۹۵ے۔سیدہ فریعہؓ دختر رافع

فریعہ دختر رافع بن معاویہ بن عبید بن جراح انصاریہ از بنوابجر۔حضور اکرمؐ سے بیعت کی یہ خاتون اسعد بن زرارہ کی والدہ تھیں۔یہ بھی ممکن ہے کہ اول الذکر یہ دونوں ایک ہوں اور ہوسکتا ہے کہ کسی راوی سے ان کے والد حباب کا نام رہ گیا ہو۔اس سے اگلا سلسلہ تو ایک ہی ہے چنانچہ نسب اور قبیلہ بھی ایک ہی ہے۔واللہ اعلم

۱۹۶ے۔سیدہ فریعہؓ دختر عمرو

فریعہ دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔یہ خاتون حسان بن ثابت کی جو حضور اکرمؐ کے شاعر تھے والدہ تھیں۔

۷۱۹۷۔ سیدہ فریعہؓ دختر قیس

فریعہ دختر قیس بن عمیر بن لوذان بن ثعلبہ بن مجدعہ بن عمرو بن حریش بن جحبا۔ بقول ابن اسحٰق حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۹۸۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک

فریعہ دختر مالک بن دخشم بن مالک انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج۔ انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۱۹۹۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک بن سنان

فریعہ دختر مالک بن سنان جو ابو سعید خدری کی بہن تھیں۔ ہم ان کا نسب پہلے ان کی بہن کے ترجمے میں لکھ کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام فارعہ مذکور ہے۔ بیعت رضوان میں موجود تھیں۔ ان کی والدہ حبیبہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول تھیں۔

ابو احمد بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے ان کی پھوپھی زینب دختر کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ فریعہ دختر مالک بن سنان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے اپنے خاندان بنوخدرہ میں لوٹ جائیں کیونکہ ان کا خاوند اپنے غلاموں کی جو بھاگ گئے تھے تلاش میں نکلا تھا وہ وادی قدوم کے کنارے پر پہنچے تھے کہ اس نے انہیں جالیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا فریعہ کہتی ہیں میں نے حضورؐ سے مکے چلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ نہ تو میرے لئے رہنے کا مکان تھا اور نہ نفقہ تھا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں واپس ہوئی۔ ابھی حجرے یا مسجد ہی کے پاس تھی کہ آپ نے مجھے بلا بھیجا۔ دریافت فرمایا تو نے کیا کہا تھا۔ میں نے اپنے خاوند کے بارے میں واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ہی میں ٹھہرو تا کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ میں نے عدت کے چار مہینے اور دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے مجھے بلا بھیجا میں نے انہیں بتایا اور خلیفہ نے اس کے مطابق فیصلہ کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۰۔ سیدہ فریعہؓ دختر معوذ

فریعہ دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ ان کا نسب ربیعہ دختر معوذ کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ مستجاب الدعوات تھیں۔ ان سے شادی کے موقعہ پر گانے اور دف بجانے کی اجازت کے بارے میں اہل بصرہ کو ایک حدیث یاد ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۱۔ سیدہ فریعہؓ دختر وہب

فریعہ دختر وہب زہریہ حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے ہاتھ پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو شخص میری خالہ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

۷۲۰۲۔ سیدہ فسحم ؓ دختر اوس

فسحم دختر اوس بن خولی بن عبداللہ بن حارث انصاریہ از بنوحبلی بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۲۰۳۔ سیدہ فضہ نوبیہؓ

فضۃ النوبیہ خاتون جنت کی کنیز تھیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی سے انہوں نے ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی سے اجازۃً انہوں نے ابوسعید محمد بن عبداللہ بن حمدون اور ابوطاہر بن خزیمہ سے انہوں نے ابوحامد بن شرقی سے انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے (جو احنف بن قیس کے عم زاد تھے) شوال دوسواٹھاون ہجری میں (ح) ابوعثمان نے ابوالقاسم الحسن بن محمد حافظ سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن علی بنسا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے انہوں نے احمد بن حماد مروزی سے انہوں نے محبوب بن حمید بصری سے (اور اس حدیث کے بارے میں روح بن عبادہ نے ان سے دریافت کیا) انہوں نے قاسم بن بہرام سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے قرآن کی اس آیت "**یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا**" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک بار حضرت حسن اور حسین دونوں بیمار ہوگئے حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لائے اور عام لوگ بھی ان کی عیادت کو آئے۔ لوگوں نے حضرت علی سے کہا اے ابو الحسن ان بچوں کی صحت کے لئے کچھ نذر مان لو۔ حضرت علی نے نذر مانی کہ اگر یہ بچے اس بیماری سے صحت یاب ہوگئے تو شکرانے کے تین روزے رکھوں گا خاتون جنت اور ان کی کنیزہ نوبیہ نے بھی یہی نذر مانی۔ بچے دونوں تندرست ہوگئے لیکن گھر میں کھانے کو قطعاً کچھ نہ تھا حضرت علی شمعون خیبری سے تین صاع جو ادھار پر لے آئے اور گھر آگئے اور خاتون جنت نے کھانا پکا کر ان کے سامنا رکھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ایک شخص نے آواز دی اے آل محمد! میں مسکین ہوں اور مسلمان مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا تمہیں اس کا بدلہ دے۔ کھانا اٹھا کر اسے دے دیا گیا اور سارا خاندان دن رات بھوکا رہا اور سوائے پانی کے اور کوئی چیز ان کے پیٹ میں نہ گئی۔ دوسرے دن جب جنت خاتون نے غلہ پیس کر کھانا پکا کر پھر تیار کیا تو دروازے پر دستک پھر ہوئی اور ایک شخص نے سوال کیا اے آل محمد! میں یتیم ہوں اور بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ حسب سابق آج کا کھانا بھی سوالی کو مل گیا اور سارے خاندان کو دوسرے دن بھی اسی طرح بغیر کچھ کھائے گزارنا پڑا۔ تیسرے دن بھی پھر وہی صورت پیش آئی۔ دستک دینے والا ایک قیدی تھا چنانچہ اس دن کا کھانا وہ لے اڑا اور سارا خاندان تیسرے دن بھی بھوکا رہا اتفاق سے حضور تشریف لائے اور گھر بھر کی حالت دیکھی تو سورۂ دہر کی ابتدائی آیات اتریں **لا نرید منکم جزاء ولا شکورا** نہ تو ہم تم سے جزاء کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ شکر کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۴۔ سیدہ فکیہہؓ دختر سکن

فکیہہ دختر سکن بن یزید انصاریہ از بنوسواد بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۰۵۔ سیدہ فکیہہؓ دختر عبید

فکیہہ دختر عبید بن دلیم انصاریہ از بنوساعدہ۔ یہ خاتون سعد بن عبادہ کی عم زاد اور قیس بن سعد بن عبادہ کی والدہ تھیں۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۰۶۔سیدہ فکیہہ رضی اللہ عنہا دختر مطلب

فکیہہ دختر مطلب بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق رسول اکرمؐ سے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

۷۲۰۷۔سیدہ فکیہہ رضی اللہ عنہا دختر یسار

فکیہہ دختر یسار جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں۔ابو موسیٰ نے اذ ناً ابوعلی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ خواتین کہ جنہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کی فکیہہ دختر یسار کا جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں کا نام لیا۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۷۲۰۸۔سیدہ قتیلہ رضی اللہ عنہا دختر سعد

قتیلہ دختر سعد از بنو عامر بن لوی جو ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں اور عبداللہ اور اسماء کی والدہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے قبول اسلام میں تاخیر کی اور ابو احمد حافظ نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے ان کی مشہور حدیث کا ذکر کیا ہے۔ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء دختر ابوبکر سے روایت کیا کہ میری والدہ قبل از قبول اسلام میرے پاس اس زمانے میں آئی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد قریش اور آپ کے درمیان ایک معاہدہ طے پاچکا تھا میں نے حضور اکرم سے صلہ رحمی کی اجازت یہ کہہ کر طلب کی کہ میری ماں راغب ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے حسن سلوک کی اجازت دے دی۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے لیکن اس روایت میں ان کے اسلام کا کہیں ذکر نہیں اور تمام روایات میں انہیں مشرکہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض لوگوں نے جناب اسماء کے اس قول کی (وھی راغبۃ) یہ تاویل کی ہے کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہو رہی ہے حالانکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم کیسے اخذ کیا جاسکتا ہے بلکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی اسماء کے پاس قیام کی رغبت رکھتی ہے اور اور اگر فی الواقع قتیلہ مائل بہ اسلام ہوتی تو جناب اسماء کو حضور ﷺ سے اجازت طلب کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

۷۲۰۹۔سیدہ قتیلہ رضی اللہ عنہا دختر صیفی

قتیلہ دختر صیفی جہنیہ ایک روایت میں انصاریہ ہے اولین مہاجرات سے تھیں۔ان سے عبداللہ بن یسار نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے سعید بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے قتیلہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عالم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے

لگا اے محمد! تمہاری جماعت بڑی اچھی ہے اگر شرک نہ کرتے فرمایا سبحان اللہ ہم پر یہ الزام! اس نے کہا جب تم قسم کھاتے ہو تو والکعبۃ کہتے ہو یعنی کعبے کی قسم حضور اکرم نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے اسے والکعبہ کہنے کی بجائے وبرب الکعبہ کہنا چاہیے اس یہودی عالم نے پھر کہا کہ آپ کی جماعت بہت اچھی ہے بشرطیکہ یہ لوگ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنائیں مثلاً وہ کہتے ہیں ماشاء اللہ و شئت آپ نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ ایسے موقع پر ماشاء اللہ کہا جائے اور پھر کہا جائے شئت تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۰۔ سیدہ قتیلہؓ دختر عرباض

قتیلہ دختر عرباض از بنو مالک بن حسل۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر مختصراً کیا ہے۔

۷۲۱۱۔ سیدہ قتیلہؓ دختر عمرو

قتیلہ دختر عمرو بن ہلال کنانیہ۔ بقول ابن حبیب حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۱۲۔ سیدہ قتیلہؓ دختر قیس کندیہ

قتیلہ دختر قیس بن معدی کرب کندیہ جو اشعث بن قیس کی ہمشیرہ تھیں ایک روایت میں قیلہ مذکور ہے مگر پہلی روایت درست ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس خاتون سے دسویں سال ہجری میں نکاح کیا پھر بیمار ہو گئے اور وفات پا گئے لیکن بعد از نکاح نہ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے پاس آئیں اور نہ آپ نے انہیں دیکھا ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان سے وفات سے ایک ماہ پیشتر نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے اختیار دیا تھا اگر وہ آپ کے ساتھ رہنا چاہیں تو ان پر حجاب فرض کر دیا جائے گا اور بعد از حضور ان سے نکاح کی کسی کو اجازت نہ ہو گی اور اگر وہ چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر جس سے چاہیں نکاح کر لیں آپ نے طلاق دے دی اور عکرمہ بن ابوجہل نے حضرموت میں ان سے نکاح کر لیا جب حضرت ابوبکر کو علم ہوا تو انہوں نے چاہا کہ ان کے گھر کو پھونک دیں لیکن حضرت عمر نے مزاحمت کی کیونکہ وہ امہات المومنین میں شامل نہیں ہوئی تھیں اور حجاب کا حکم نہیں دیا گیا تھا ایک روایت میں ہے کہ نبی کریمؐ نے ان کے بارے میں کوئی خاص حکم نہیں دیا تھا نہ آپ نے دخول کیا تھا جب بعد از وصال حضور ارتداد کی وبا پھیلی تو یہ خاتون بھی اپنے بھائی کے ساتھ مرتد ہو گئی۔ اس کے بعد عکرمہ نے نکاح کر لیا اور خلیفہ نے انہیں رجم کرنا چاہا لیکن حضرت عمر نے بدلائل بالا مزاحمت کی اور ابوبکر خاموش ہو گئے۔

اس خاتون کے علاوہ تمام ان خواتین کے بارے میں جن سے دخول کی نوبت نہیں آئی علماء میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس بحث پر کوئی خاص فائدہ مرتب نہیں ہوا مگر ہم نے ان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکا ہے بیان کر دیا۔ واللہ اعلم ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۳۔سیدہ قتیلہؓ دختر نضر

قتیلہ دختر نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی قرشیہ عبدریہ۔ یہ خاتون عبداللہ بن حارث بن امیہ الاصغر بن عبد شمس کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی چار اولادیں ہوئیں۔ علی، ولید، محمد اور ام الحکم واقدی لکھتے ہیں جس نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے جب حضور ﷺ نے ان کے والد نضر بن حارث کو بدر کے دن قتل کرا دیا تھا۔

یا راکبًا ان الاثیل مظنة　　　من صبح خامسة وانت موفق

اے سوار! بلاشبہ اثیل تک پانچ کی صبح کو پہنچنا ایک خیال ہے اور تجھے اس کی توفیق حاصل تھی۔

ابلغ بہ میتا فان تحیة　　　ما ان تزال بها النجائب تعنق

تو اس وفات یافتہ کو سلام پہنچا کیونکہ سلام تو عمدہ نسل کی اونٹنیاں اس تک پہنچاتی رہیں گی۔

منی الیہ وعبرة مسفوحة　　　جادت لما تحتها واخری تخنق

میری طرف سے ان بہتے ہوئے آنسوؤں کا تحفہ اس پانی پلانے والے تک پہنچا اور ان کا بھی جو گلے میں اٹک گئے ہیں۔

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ　　　للہ ارحام هناک تشقق

اس کے عزیزوں کی تلواروں نے اسے نوچ ڈالا اور اللہ کے لئے رشتوں کو یہاں توڑا گیا

قسرا یقاد الی المنیة معتبا　　　رسف المقید وهو عان موثق

اس معتوب کو موت کی طرف گھسیٹ کر لے گئے۔ اس کی رفتار قیدیوں والی رکھی اور وہ بنی ہوئی رسی میں جکڑا ہوا تھا۔

امحمد اولست صنو نجیبة　　　من قومها والفحل فحل معرق

اے محمد کیا آپ ایک شریف بی بی کے بیٹے نہیں اور یہ جوان مرد بھی اپنی قوم کا نجیب فرد تھا۔

ما کان ضرک لو مننت وربما　　　من الفتی وهو المغیظ المحنق

بسا اوقات ایک جواں مرد احسان کرتا ہے حالانکہ غصے سے اس کا گلا بند ہوتا ہے۔

والنضر اقرب من ترکت قرابة　　　واحقهم ان کان عتق یعتق

اور نضر تو آپ کا قرابت دار تھا اور اگر آزادوں کو آزادی دی جاتی ہے تو وہ مستحق تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو ان اشعار کا علم ہوا تو آپ اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا اگر مجھے پیشتر ازیں ان اشعار کا علم ہو جاتا تو میں اسے قتل نہ کرتا اس واقعہ کو عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا ہے اور زبیر نے بھی بیان کیا ہے اور دیکھا ہے کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگ گئے اور ابوبکر سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکر! اگر یہ اشعار مجھے پہلے سنا دیئے جاتے تو میں اس خاتون کے باپ کو قتل نہ کرتا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۴۔ سیدہ قرۃ العینؓ دختر عبادہ

قرۃ العین دختر عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان انصاریہ از بنوعوف بن خزرج۔ یہ خاتون عبادہ بن صامت کی والدہ تھیں۔

۷۲۱۵۔ سیدہ قریبہؓ دختر ابوامیہ

قریبہ دختر ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ ان کا ذکر ام المومنین ام سلمہ کی حدیث میں ہے جوان کی ہمشیرہ تھیں۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب زینب کے وضع حمل ہوا تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب میں نے زینب کو جنا حضور ﷺ تشریف لائے نکاح کا مطالبہ کیا اور نکاح ہو گیا ابوسلمہ کا بھائی عمار بن یاسر بہن کے پاس تھا آپ نے ابوسلمہ سے فرمایا میں آج رات تمہارے گھر آؤں گا۔ ابن مندہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابوموسیٰ نے اس لئے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں اختصار سے کام لیا ہے اور اگر اس طرح کے امور میں بھی استدراک کرنا چاہیے تو پھر کوئی حد نہ رہے گی نہ معلوم اس نے ان کا ذکر کیوں کیا ہے؟

۷۲۱۶۔ سیدہ قریبہؓ دختر حارث

قریبہ دختر حارث عتواریہ۔ ان سے ان کی بیٹی عقیلہ نے روایت کی کہ میں اور یہ ان خواتین میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ سے بیعت کرنے کو اس وقت گئیں جب آپ نے ابطح میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے خواتین سے عہد لیا کہ وہ شرک نہیں کریں گی۔ خواتین نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے تو فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا پھر ہماری مغفرت کی دعا فرمائی ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۷۔ سیدہ قریبہؓ دختر زید

قریبہ دختر زید بن عبدربہ بن زید انصاریہ جشمیہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۱۸۔ سیدہ قریرہؓ دختر حارث عتواریہ

قریرہ دختر حارث عتواریہ۔ ایک روایت میں قریبہ سے پہلے ان کا ذکر آچکا ہے۔ طبرانی وغیرہ نے ان کا ذکر یوں ہی کیا ہے۔ ان کی بیٹی عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے حفص بن عمر جدی سے انہوں نے بکار بن عبداللہ بن برادر موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے موسیٰ سے (ح) ابن ریذہ نے طبرانی سے انہوں نے معاذ بن مثنی سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے زید بن عبدالرحمٰن سے اور ایک روایت میں علی بن زید بن عبداللہ

بن ابوسلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جحہ دختر قریظہ سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میری ماں قریرہ دختر حارث مہاجر خواتین کے ساتھ حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے ابطح کے مقام گئیں جہاں حضور اکرم ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے ہم سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک' چوری' زنا اور قتل اولاد کی مرتکب نہیں ہوں گی وغیرہ وغیرہ پھر ہم نے بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے لیکن آپ نے فرمایا میں خواتین کے ہاتھوں کو نہیں چھوتا پھر آپ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور قریبہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۹۔ سیدہ قشرہؓ دختر رواس

قشرہ دختر رواس کندیہ۔ جو عرب کی عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے حسین بن علی بن احمد ربعی سے انہوں نے ذکوان بن محمد بن علی حرشی سے انہوں نے محمد بن خلاد عطار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ باہلی سے انہوں میسرہ دختر حبشی طائیہ سے انہوں نے قتیلہ دختر عبداللہ سے انہوں نے قشرہ دختر رواس کندیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا اے قشرہ! جب تم سے کوئی خطا سرزد ہو تو اللہ کا ذکر کرو تاکہ وہ تمہیں اپنی مغفرت سے یاد رکھے اپنے شوہر کی اطاعت کرو یہ عمل تجھے دنیا اور آخرت میں کافی ہوگا اور اپنے والدین سے بھلائی کرو تمہارے گھر پر برکتوں کا نزول ہوگا۔

ابن جبلہ نے اس روایت کو خاصۃً خواتین کے اسانید کثیرہ سے روایت کیا ہے اور باقی راویوں نے اس سے اپنی سند کی توثیق کی ہے۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۰۔ سیدہ قفیرہؓ ہلالیہ

قفیرہ اور ایک روایت میں ملیکہ ہلالیہ مذکور ہے۔ عبداللہ بن ابی حدرد کی زوجہ تھیں ان سے صرف عبدالرحمٰن اعرج نے روایت کی ہے مسلم نے کتاب الافراد میں ان کا ذکر کیا ہے نیز ابوعلی غسانی نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۱۔ سیدہ قہطمؓ دختر علقمہ

قہطم دختر علقمہ بن عبداللہ بن ابوقیس جو سلیط بن عمر بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی بیوی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نے حبشہ کو ہجرت کی اور پھر دونوں نے اکٹھے ہی کشتی میں مدینے کو ہجرت کی۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۲۔ سیدہ قیلہؓ انماریہ

قیلہ انماریہ۔ بقول ابن خیثمہ یہ خاتون انصاریہ تھیں اور بنو انمار کی ہمشیرہ تھیں اور ایک روایت میں ام بنی انمار آیا ہے حضور اکرم کی زیارت نصیب ہوئی اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اکرم کو مروہ کے پاس دیکھا جہاں آپ عمرہ کے لئے تشریف لائے تھے میں حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھ گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ میں کاروباری عورت ہوں خرید و فروخت میرا کام ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز بیچنا چاہتی ہوں تو میں اس کی قیمت اس رقم سے

زیادہ بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے بیچنا چاہتی ہوں اسی طرح جب میں کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں تو اس کی قیمت اس رقم سے کم بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا اے قیلہ! تم اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت وہی بتایا کرو جس قیمت پر تم چیز کو بیچنا خریدنا چاہتی ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۳۔ سیدہ قیلہؓ خزاعیہ

قیلہ خزاعیہ۔ یہ خاتون ام سباع بن عبدالعزیٰ بن عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیمان خزاعیہ از حلفائے بنو زہرہ ہیں لیکن یہ مشکوک ہے ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۴۔ سیدہ قیلہؓ دختر مخرمہ

قیلہ دختر مخرمہ غنویہ۔ ایک روایت میں عنزیہ ہے اور ایک میں عنبریہ اور یہی صحیح ہے کیونکہ انہیں تمیمیہ بھی کہا گیا ہے اور عنبر بنو تمیم کی ایک شاخ ہے اور عبداللہ بن حسان عنبری سے مروی ہے کہ ان کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ نے جو علیبہ کی بیٹیاں اور قیلہ دختر مخرمہ کی ربیب تھیں جو ان دونوں کے والد کی دادی تھیں۔ ان دونوں کو قیلہ دختر مخرمہ نے جو حبیب بن ازہر کی (جو بنو جناب کا بھائی تھا) بیوی تھی۔ ان کے بطن سے کئی لڑکیاں پیدا ہوئیں اور پھر حبیب فوت ہو گیا اور اس کی لڑکیاں عمر بن اثوب بن ازہر نے چھین لیں۔

چنانچہ قیلہ ابتدائے اسلام میں حضور اکرمؐ سے ملاقات کے لئے نکلی۔ اس پر سب سے چھوٹی لڑکی نے جس کا نام جویریہ تھا اور سیاہ رنگ کا لباس پہنے تھی رونا شروع کر دیا چونکہ ماں کو اس لڑکی سے محبت زیادہ تھی اسے اس پر رحم آ گیا اور اسے اٹھا لیا اور ساتھ لے چلی ماں بیٹی حضور اکرمؐ کے پاس اس وقت پہنچیں جب آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور بعد از نماز نمازیوں سے فرما رہے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پانی اور درخت انہیں اپنے اندر سمو لیتے ہیں اور تکلیف میں تعاون کرتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے یہ حدیث بڑی طویل اور کثیر الغریب ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عفان بن مسلم صفار سے انہوں نے عبداللہ بن حسان سے روایت کی کہ اس کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ سے انہوں نے قیلہ بنت مخرمہ سے (یہ دونوں ان کی ربیب تھیں) اور قیلہ ان کے والد کی دادی اور اس کے باپ کی ماں تھی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری حدیث بالتفصیل بیان کی اتنے میں ایک آدمی آیا اور سورج اوپر آ گیا تھا اس نے کہا السلام علیک یا رسول خدا آپ نے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیہ یعنی نبی علیہ السلام پر بھی اور حضور اکرم نے دو پرانی چادریں جن کا زعفرانی رنگ اڑ گیا تھا اوڑھی ہوئی تھیں اور آپ کے پاس کھجور کی ایک چھڑی تھی۔

باب الکاف

۷۲۲۵۔ سیدہ کبشہؓ دختر ابوامامہ

کبشہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ جو عبداللہ بن ابی حبیبہ کی زوجہ اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ اور فارعہ یا فریعہ کی بہن تھیں جو نبیط بن جابر کی زوجہ تھیں۔ ان کے والد نے اپنی بیٹیوں کو رسول اکرم ﷺ کی کفالت میں دے دیا تھا چنانچہ حضور اکرم نے ان کی تربیت کی تھی اور بیاہا تھا۔ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۶۔ سیدہ کبشہؓ انصاریہ

کبشہ انصاریہ جو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کی دادی تھیں۔ ایک روایت میں کیشہ مذکور ہے۔ ان کا عرف برصا تھا اور نسب مذکور نہیں لیکن ابوعروبہ نے نسب بیان کیا ہے کبشہ دختر ثابت بن منذر بن حرام ہمشیرہ حسان بن ثابت احمد بن زہیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ یہ خاتون بنو مالک بن نجار سے تھیں۔ اس سے ابوعروبہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حسان بن ثابت بنی مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یزید بن یزید سے انہوں نے جابر بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کبشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے اٹھ کر ایک مشکیزے سے جو لٹک رہا تھا منہ لگا کر پانی پیا۔ اس کے بعد میں نے اٹھ کر اس کا منہ بند کر دیا۔ یہ یزید بن یزید عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا بھائی ہے جو بھائی سے پہلے فوت ہوا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۷۔ سیدہ کبشہؓ دختر اوس

کبشہ دختر اوس بن شریق۔ یہی خاتون خزیمہ بن ثابت کی ماں ہیں اور بنو خطمہ انصاریہ ہیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۲۸۔ سیدہ کبشہؓ دختر ثابت

کبشہ دختر ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ از بنو خدارہ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۲۹۔ سیدہ کبشہؓ دختر حاطب

کبشہ دختر حاطب بن قیس بن ہیشہ از بنو معاویہ بقول ابن حبیب آپ سے بیعت کی۔

۷۲۳۰۔ سیدہ کبشہؓ دختر حکیم

کبشہ دختر حکیم ثقفیہ۔ جو ام الحکم دختر یحییٰ بن عقبہ کی دادی تھیں۔ ام الحکم نے ان سے روایت کی نیز حضور اکرم ﷺ کی زیارت

اور صحبت نصیب ہوئی۔

۷۲۳۱۔سیدہ کبشہؓ دختر رافع

کبشہ دختر رافع بن عبید بن ابجر (جو خدرہ بن عوف بن خزرج ہے) انصاریہ خدریہ یہ خاتون سعد بن معاذ اشہلی کی والدہ تھیں۔ان کا بیٹا فوت ہوا تو آہ وزاری کی۔عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب کبشہ کے بیٹے سعد کی نعش اٹھائی گئی تو بایں انداز ندبہ کیا۔ویل ام سعد سعدا صرامة وجداً (ام سعد اپنے بیٹے سعد پر رو رہی ہے اس کی دلیری اور استقلال پر) جب حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا ہر نوحہ کرنے والی عورت جھوٹ بولتی ہے سوائے ام سعد کے ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳۲۔سیدہ کبشہؓ دختر عبد عمرو

کبشہ دختر عبد عمرو بن عبید بن قمیہ بن عامر بن خزرج انصاریہ از بنو ساعدہ۔بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۳۔سیدہ کبشہؓ دختر فروہ

کبشہ دختر فروہ بن عمرو بن فروہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۴۔سیدہ کبشہؓ دختر کعب

کبشہ دختر کعب بن مالک انصاریہ سلمیہ جو ابوقتادہ انصاری کی زوجہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے ابوقتادہ سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں روایت بیان کی۔

اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حمیدہ دختر عبید بن رفاعہ سے انہوں نے کبشہ دختر کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابوقتادہ گھر آئے تو میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔اتنے میں ایک بلی آ گئی اور اس نے پانی پینا شروع کر دیا اس دوران میں ابوقتادہ نے برتن کو ایک طرف سے اٹھایا۔جب وہ پانی پی چکی میں نے دیکھا کہ ابوقتادہ غور سے مجھے دیکھ رہے تھے کہنے لگے کبشہ کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔میں نے کہا ہاں کہنے لگے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چونکہ یہ جانور اکثر تمہارے گھروں میں آتے جاتے ہیں اس لئے ان کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔سیدہ کبشہؓ دختر معدیکرب

کبشہ دختر معدیکرب کندیہ جو معاویہ بن خدیج کی والدہ تھیں۔معاویہ بن خدیج سے مروی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اشعث بن قیس کی پھوپھی تھیں۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ میں کعبۃ الحرام کے صحن کا طواف کروں گی فرمایا تم اپنے دونوں پاؤں سے سات سات بار طواف کرو۔سات بار ہاتھوں کے لئے اور سات بار پاؤں کے لئے طواف کرو۔ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۳۶۔ سیدہ کبشہؓ دختر واقد

کبشہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عمرو انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون عبداللہ بن رواحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۲۳۷۔ سیدہ کبیرہؓ دختر سفیان

کبیرہ دختر سفیان ایک روایت میں دختر ابوسفیان خزاعیہ یا ثقفیہ ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا زمانہ پایا اور آپ سے روایت کی۔ ان سے ان کے مولیٰ ابوورقہ بن سعید نے روایت کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور آپ سے اسلام پر بیعت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں چار بچوں کو زندہ دفن کیا تھا فرمایا چار غلام آزاد کرو۔ انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایک سفید رنگ کی بکری کی قربانی دوسیاہ رنگ کی بکریوں کی قربانی سے بہتر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام کبیرہ لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے کثیرہ تحریر کیا ہے ابوعمر اور ابن ماکولا نے بھی با سے اور ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے ثا سے لکھا ہے۔

۷۲۳۸۔ سیدہ کبیشہؓ دختر مالک

کبیشہ دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ۔ از بنو مازن بقول ابن حبیب حضور سے بیعت کی۔

۷۲۳۹۔ سیدہ کبیشہؓ دختر معن

کبیشہ دختر معن بن عاصم۔ ابن جریج نے عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کی کہ وہ کبیشہ دختر معن کے مہمان ہوئے وہ اسلت کی بیوی تھی۔ جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے ابوقیس بن اسلت نے اس خاتون پر غلبہ پالیا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر شکایت کی یارسول اللہ ﷺ نہ تو مجھے اپنے خاوند کا وارث بننے دیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کی اجازت ہی ہے کہ میں نکاح کرلوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم جبراً عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۰۔ سیدہ کریمہؓ دختر ابی حدرد

کریمہ دختر ابی حدرد سلامہ اسلمی۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہوئی اور کریمہ درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں ان سے اہل شام نے روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام خیرہ آیا ہے۔ امام بخاری کے مطابق انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ بقول جعفر مستغفری یہ ابوالدرداء کی زوجہ نہیں اور یہ قول صرف جعفری کا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۱۔ سیدہ کریمہ رضی اللہ عنہا دختر کلثوم

کریمہ دختر کلثوم حمیریہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے محمد بن محمد جذوعی سے انہوں نے قاضی سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالجبار بن عاصم سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بشر مازنی سے روایت کی کہ عکاف بن وداعہ ہلالی حضور اکرم کے پاس آئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے شادی کی ہے انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا جب تک آپ کسی عورت سے نکاح نہیں کرائیں گے میں از خود کچھ نہیں کروں گا فرمایا میں اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ کریمہ دختر کلثوم سے تیرا نکاح کرتا ہوں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۲۔ سیدہ کعیبہ رضی اللہ عنہا دختر سعید

کعیبہ دختر سعید اسلمیہ حضور اکرم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھیں مال غنیمت سے انہیں حضور اکرم ﷺ نے ایک مرد کے حصے کے برابر عطا کیا یہ واقدی کی روایت ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۳۔ سیدہ کلثم رضی اللہ عنہا دختر برشن

کلثم ایک روایت میں کلیبہ ہے دختر برشن عنبریہ ام زبیب بنت ثعلبہ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن صالح بن ولید نرسی سے انہوں نے سعد بن عمار بن شعیب بن عبداللہ بن زبیب بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے دادے زبیب سے سنا کہ انہیں کلیبہ دختر برشن عنبریہ نے بلایا اور کہا اے بیٹے! اس شخص نے میری چادر جو میں اوڑھا کرتی تھی لے لی ہے۔ میں اس آدمی کے پاس گیا اور اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ اس شخص نے میری ماں کی چادر لے لی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ واپس کردو۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۴۔ سیدہ کلثم رضی اللہ عنہا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

کلثم جو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں ابن لہیعہ نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کلثم سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ نے لٹکتی مشک سے پانی پیا۔ اس کے بعد میں اٹھی اور مشک کا منہ بند کردیا اور اٹھا لیا یہ ابن وہب کا قول ہے جو اس نے ابن لہیعہ سے نقل کیا ایک روایت میں ان کا نام کبشہ مذکور ہے چنانچہ یہ حدیث کبشہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب اللام

۷۲۴۵۔ سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن دویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ۔ ان کی کنیت ام الفضل تھی اور عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے چھ بیٹے جنے۔ فضل، عبداللہ، معبد، عبیداللہ، قثم اور عبدالرحمٰن۔ یہ خاتون لبابۃ الکبریٰ کہلاتی تھیں اور ام المومنین میمونہ کی بہن تھیں اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں بروایتے خدیجۃ الکبریٰ کے بعد دوسری خاتون تھیں جو ایمان لائیں حضور اکرم ان کے یہاں تشریف لاتے اور دن کو قیلولہ فرماتے یہ ان نجیب خواتین میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے چھ بیٹوں کو جنم دیا۔ اس عہد میں یہ شرف صرف ان کو حاصل ہوا۔ عبداللہ بن یزید ہلالی کہتا ہے۔

ما ولدت نجیبة من فحل کستة من بطن ام الفضل

کسی نجیب عورت نے ایک جوانمرد سے اس طرح چھ لڑکے نہیں جنے۔ جس طرح کہ ام الفضل کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے۔

اکرم بھا من کھلة و کھل عم النبی المصطفی ذی فضل

وہ خاتون اپنی کہولت اور عمر رسیدہ بزرگ کی وجہ سے جو رسول کریم ﷺ کا قابل احترام چچا ہے کتنی معزز اور مکرم ہے۔

و خاتم م الرسل وخیر الرسل

''رسول کریم خاتم النبیین اور افضل المرسلین۔''

اور جناب لبابہ اسماء سلمٰی اور سلامہ کی اخیافی بہن تھیں جو عمیس خثعمی کی بیٹیاں تھیں اور ان کا اخیافی بھائی محمیہ بن جزء الزبیدی تھا اور ان سب کی ماں کا نام ہند دختر عوف کنانیہ تھا۔ ایک روایت میں حمیریہ مذکور ہے اور جس نے حمیریہ لکھا ہے اس نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ ہند دختر عوف بن حارث بن حماطہ بن جرش از بنو حمیر اور یہ وہی خاتون ہیں جنہیں سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جناب میمونہ کے شوہر تھے اور عباس لبابۃ الکبریٰ کے اسی طرح جعفر بن ابی طالب، حضرت علی اور ابو بکر صدیق اسماء دختر عمیس کے شوہر تھے نیز حمزہ سلمٰی دختر عمیس کے شوہر تھے۔ ان کے بعد شداد بن ہاد نے ان سے نکاح کیا تھا اور ولید بن مغیرہ لبابہ صغریٰ یعنی خالد کی والدہ کے شوہر تھے اور مغیرہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور جناب عباس، جعفر، محمد بن ابو بکر، یحیٰی بن علی اور خالد بن ولید کی اولاد ان کی ممانی کی اولاد تھی۔

جناب لبابہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور تمام نے انس بن مالک، عبداللہ بن حارث بن نوفل اور ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسٰی سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنی والدہ ام الفضل سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن مغرب کی نماز ہمارے یہاں ادا کی اور آپ نے دردسر کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے نماز میں

سورۃ مرسلات کی قراءت فرمائی۔اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۶۔سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث۔اول الذکر کی ہمشیرہ تھیں اور انہیں لبابۃ الصغریٰ کہتے تھے۔خالد بن ولید کی والدہ تھیں مگر ان کی صحبت اور اسلام مخدوش ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۷۲۴۷۔سیدہ لبابہؓ دختر ابولبابہ

لبابہ دختر ابولبابہ انصاریہ۔انہوں نے حضور اکرم کی زیارت کی۔ان سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رہتی تھی۔وہ مجھے کہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے خائن کو رسی سے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دے ہم یہ واقعہ لبابہ کے والد کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ایک دن ان کا بھائی رفاعہ بن عبدالمنذر ان کے قریب سے گزرا۔میرے والد نے اپنے بھائی کو آواز دی ادھر آؤ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔رفاعہ نے کہا میں تم سے اس وقت تک کلام نہیں کروں گا جب تک کہ تمہیں اللہ اور اس کا رسول معاف نہ کر دیں۔اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے میرے والد کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا اگر وہ میرے پاس آجاتا تو میں اس کے بارے میں سوچ وبچار کرتا آخر ذیل کی آیات نازل ہوئی۔

یا یھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول اور **اخرون مرجون لا مر اللہ**

ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۸۔سیدہ لبنیؓ دختر خطیم

لبنی دختر خطیم انصاریہ اوسیہ۔قیس بن زید بن عامر ظفری کی زوجہ تھیں بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۴۹۔سیدہ لسیبہؓ دختر کعب

لسیبہ دختر کعب اور ایک روایت میں دختر حرب آیا ہے۔ام عمارہ انصاریہ از بنونجار طبرانی نے ان کا نام لام سے لکھا ہے اور ایک روایت میں نسیبہ نون کے ساتھ ہے۔ہم اگلے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۰۔سیدہ لمیسؓ دختر عمرو

لمیس دختر عمرو بن حرام انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت حاصل ہوئی۔

۷۲۵۱۔سیدہ لہیہؓ ام ولد عمر بن خطاب

لہیہ جو حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔انہیں صحبت حاصل ہوئی۔جعفر نے انہیں صحابیہ شمار کیا ہے اور باسنادہ زہری کے بھتیجے سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اہل علم کی ایک جماعت نے ام المومنین حفصہ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک دن لہیہ کو بھیجا کہ جاؤ اور دیکھو کہ رسول اکرم میرے گھر سے نکل کر کس بیوی کے پاس گئے ہیں لہیہ نے آپ کو ام المومنین صفیہ کے حجرے میں پایا

اور انہیں بتا دیا۔ حفصہ کہہ رہی تھیں۔ اس یہودیہ نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ ام المومنین نے لہیہ سے کہا واپس جاؤ اور جب حضور اکرم ﷺ صفیہ کے حجرے سے نکلیں تو جو کچھ میں نے صفیہ کے بارے میں کہا اسے بتا دینا۔ ام ولد نے ایسا ہی کیا ام المومنین صفیہ نے کہا مجھ سے بلند مرتبہ کون ہو سکتا ہے میں نبی کی بیٹی ہوں۔ ہارون میرے باپ موسیٰ میرے چچا اور محمد رسول اللہ میرے شوہر ہیں حضور واپس آئے جناب صفیہ رو رہی تھیں نبی کریم نے دریافت فرمایا تو انہوں نے جناب حفصہ کی بات اور اپنا جواب حضور اکرم کو بتایا چنانچہ آپ نے ان کے جواب کی تصدیق فرمائی۔ جب حفصہ کو حضور اکرم ﷺ کی تصدیق کا علم ہوا تو انہوں نے عہد کر لیا کہ آئندہ وہ صفیہ کو طعنہ زنی سے دکھ نہیں دیں گی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۲۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر اطنابہ

لیلیٰ دختر اطنابہ بن منصور بن معیص بن جشم انصار یہ از بنو بلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۲۵۳۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ثابت

لیلیٰ دختر ثابت بن منذر انصار یہ از بنو مالک بن نجار بقول ابن حبیب انہوں حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۴۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابی حثمہ

لیلیٰ دختر ابی حثمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لؤی قرشیہ عدویہ۔ عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور بیٹے کا نام عبداللہ اور کنیت ام عبداللہ تھی دونوں ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ ان سے الشفاء نے روایت کی نیز یہ پہلی خاتون ہیں جو مدینے میں بحیثیت مہاجر داخل ہوئیں۔ ایک روایت میں ام سلمہ پہلی مہاجر خاتون ہیں۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنی والدہ لیلیٰ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب ہم پر اسلام کے بارے میں بہت کرتے تھے۔ جب ہم نے حبشہ جانے کا ارادہ کیا تو اس اثنا میں حضرت عمر آگئے اور میں اپنی اونٹنی پر سوار رخصت ہونے کو تیار کھڑی تھی۔ پوچھا ام عبداللہ کہاں جا رہی ہو۔ میں نے کہا تم نے ہمیں قبول اسلام کے بعد سخت ستایا ہے۔ اب ہم یہاں سے جا رہے ہیں تا کہ تو ہمیں مزید دکھ نہ دے سکے۔ یہ سن کر عمر نے کہا اللہ تمہارے ساتھ ہو اتنا کہا اور چلا گیا اس کے بعد میرا شوہر عامر بن ربیعہ آگئے اور میں نے انہیں عمر کی رقت کے بارے میں بتایا وہ کہنے لگے کیا تو چاہتی ہے کہ عمر اسلام قبول کر لے میں نے کہا ہاں بعد میں راوی نے حدیث بیان کی۔

عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک دن نبی کریمؐ ہمارے گھر میں تھے کہ میری والدہ نے مجھے بلایا۔ آؤ تمہیں کچھ دوں حضور اکرمؐ نے دریافت کیا تم اسے کیا دو گی والدہ نے کہا یا رسول اللہ کھجور فرمایا اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو میں تجھے جھوٹا کہتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۵۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر حکیم

لیلیٰ دختر حکیم انصاریہ اوسیہ۔ یہ وہ خاتون ہے۔ جس نے اپنا نفس حضور اکرم کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج النبی میں شمار کیا ہے لیکن اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے تصحیف شمار کرتا ہوں کیونکہ جس خاتون نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تھا وہ انصاریہ اوسیہ تھیں اور ان کے والد کا نام خطیم تھا حکیم اور خطیم کی تجنیس لفظی سے ابو عمر کو غلطی لگی اور خطیم کو حکیم سمجھ بیٹھے۔ واللہ اعلم

۷۲۵۶۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر خطیم

لیلیٰ دختر خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو انصاریہ ظفریہ قیس بن خطیم کی ہمشیرہ تھیں۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی اے ہوا سے زیادہ سختی میں لیلیٰ دختر خطیم ہوں میں اپنا نفس پیش کرتی ہوں آپ مجھ سے نکاح کرلیں فرمایا مجھے منظور ہے اس پر وہ اپنے قبیلے واپس گئیں اور بتایا کہ انہوں نے آپ سے نکاح کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ تو تو ایک دوسرے آدمی کی بیوی ہے...... اور آپ کی اور کئی بیویاں ہیں جاؤ اور آپ سے علیحدگی کی اجازت لے لو۔ لیلیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر علیحدگی کی درخواست کی جو آپ نے قبول کرلی۔ یہ ابن ابی خیثمہ کی روایت ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۲۵۷۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ربعی

لیلیٰ دختر ربعی بن عامر بن خلدہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۲۵۸۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر رباب

لیلیٰ دختر رباب بن حنیف انصاریہ۔ از بنو عوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۹۔ سیدہ لیلیٰؓ سدوسیہ

لیلیٰ سدوسیہ جو بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے خاوند کا نام زحم سے بدل کر بشیر کر دیا تھا۔ لیلیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو دن کا روزہ رکھنے کی خواہش کی۔ انہوں نے شوہر سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریمؐ نے ایسے روزے سے جو یہود کا معمول تھا منع فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے کہ دن کو روزہ رکھو اور رات کو افطار کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۰۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابوسفیان

لیلیٰ دختر ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۱۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر سماک

سیدہ لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سماک بن ثابت بن سفیان بن جشم بن عامر بن امرأالقیس انصاریہ از بنو حارث بن خزرج تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۲۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

لیلیٰ جو عائشہ صدیقہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان سے ابوعبداللہ مدنی نے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! آپ بعض اوقات بیت الخلاء سے نکلتے ہیں تو میں آپ کے بعد داخل ہوئی ہوں وہاں مجھے سوائے کستوری کی خوشبو کے اور کچھ نظر نہیں آتا فرمایا انبیاء کے اجسام اس مادے سے بنائے گئے ہیں جس سے اہل جنت کے جسم بنائے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے جسم سے جو غلاظت نکلتی ہے اسے زمین نگل لیتی ہے۔ (یہ حدیث راوی کا اختراع ہے)۔

ابن اثیر کے نزدیک ابوعبداللہ مدنی مجہول الحال ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۳۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر عبادہ

لیلیٰ دختر عبادہ انصاریہ ساعدیہ جو عبادہ بن عبادہ کی ہمشیرہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۴۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر عبداللہ

لیلیٰ دختر عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشیہ عدویہ یہ وہی خاتون ہیں جن کا عرف الشفاء تھا یہ جعفر کا قول ہے جنہوں نے محمد بن حبان سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۵۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی

لیلیٰ جو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کی۔ ام حمادہ دختر محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ ام لیلیٰ اس کے لئے قمیص چادر اوڑھنی ہر مہینے رنگا کرتی تھیں اور اسی طرح کپڑوں کو رنگدار پانی میں ڈبوتی تھیں اور کہا کرتیں کہ انہوں نے حضور نبی کریمؐ سے انہی امور پر بیعت کی ہے۔

غسانی نے ام لیلیٰ اور ابوعمر نے لیلیٰ لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۷۲۶۶۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا غفاریہ

لیلیٰ غفاریہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کے لئے جایا کرتی تھیں۔ ان سے موسیٰ بن قاسم نے یہ بات اسی طرح روایت کی ہے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والے علی بن ابی طالب تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۷۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر قانف

لیلیٰ دختر قانف ثقفیہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے نوح بن حکیم ثقفی سے (جو قرآن کے قاری تھے) انہوں نے ایک آدمی سے جو عروہ بن مسعود کی اولاد سے تھا اور جس کا نام داؤد تھا اور جسے ام حبیبہ دختر ابو سفیان نے جنا تھا انہوں نے لیلیٰ دختر قانف سے روایت کی کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم کے غسل کے وقت موجود تھیں۔ سب سے پہلے آپ نے ازار پھر اوڑھنی پھر قمیص پھر چادر دی پھر آپ نے انہیں آخری کپڑے میں لپیٹا۔ حضور اکرمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے اور کفن کے کپڑے ایک ایک دے رہے تھے۔ قانف: نون کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۸۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر نہیک

لیلیٰ دختر نہیک بن اساف بن عدی بن جشم بن مجدعہ۔ یہ خاتون براء کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب آپؐ سے بیعت کی۔

باب المیم

۷۲۶۹۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا قبطیہ

ماریہ قبطیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولیٰ سریہ تھیں اور آپ کے صاحبزادے ابراہیم کی ام ولد تھیں حاکم اسکندریہ مصر مقوقس نے ماریہ اور سیرین دو بہنیں ایک خصی غلام مابور ایک خچر شہباء اور ایک ریشمی حلہ بطور ہدیہ روانہ کیا تھا۔ بقول محمد بن اسحٰق مقوقس نے آپ کو چار کنیزیں روانہ کی تھیں جس میں ایک ماریہ ام ابراہیم تھیں اور دوسری سیرین جو حضور نبی کریمؐ نے حسان بن ثابت کو دے دی تھی۔ جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان کے ساتھ جو خصی غلام آیا تھا اس کا نام مابور تھا۔ اسے جناب ماریہ سے متہم کیا گیا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ مابور کو قتل کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گرم لوہے کی طرح یا اس شاہد کی طرح جو ایک کو دیکھتا ہے۔ جسے غائب نہیں پاتا آپ نے فرمایا تم شاہد بننا چنانچہ حضرت علی نے دیکھا تو اس کا ذکر کٹا ہوا تھا جس کا ذکر حضرت علی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

نوٹ: یہ روایت اس لئے مخدوش ہے کہ صرف اتہام پر کسی کے قتل کا حکم دینا کیسے ممکن ہے؟ مترجم۔

جناب ماریہ بطور ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی گئیں۔ مدینے میں ان کی آمد آٹھویں سال ہجری میں ہوئی اور حضرت عمر کے عہد خلافت میں سولہویں سال ہجری میں وفات پائی۔ خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور نماز جنازہ پڑھائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۰۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرمؐ کی کنیز

ماریہ حضور اکرم کی کنیز تھیں۔ ان کی کنیت ام رباب تھی۔ اہل بصرہ سے ان کی حدیث مروی ہے کہ جس رات کو حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اس رات ایک دیوار کو پھاندنے کے لئے میں دیوار کے ساتھ جھک گئی تھی تاکہ آپ کو آسانی ہو اس حدیث کو عبداللہ بن حبیب نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی دادی جناب ماریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۷۱۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرمؐ کی خادمہ

ماریہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار اور مثنیٰ بن صالح بن مہران مولی عمرو بن حریث کی دادی تھیں۔ ان سے اہل کوفہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے مثنیٰ بن صالح بن مہران سے انہوں نے اپنی دادی ماریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں یا کوئی اور ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ ابن اثیر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۲۷۲۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا حجیر کی آزاد کردہ کنیز

ماریہ یا ماویہ۔ یہ خاتون حجیر بن ابواہاب تمیمی کی آزاد کردہ کنیز تھیں جو بنی نوفل کے حلیف تھی یہ وہ کنیز تھی جن کے گھر میں حبیب بن عدی کو قید کیا گیا تھا۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے ماریہ سے روایت کی کہ خبیب بن عدی ان کے گھر میں بند تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے ہاتھ میں انگوروں کا اس کے سر کے برابر ایک گچھا دیکھا جس سے وہ توڑ توڑ کر کھا رہا تھا حالانکہ اس زمانے میں عرب میں انگور کا ایک دانہ بھی دستیاب نہیں تھا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

یونس اور بکائی نے بروایت ابن اسحٰق خاتون کا نام ماویہ لکھا ہے اور عبداللہ بن ادریس نے ماریہ لکھا ہے۔

۲۷۳۔ سیدہ محبہ رضی اللہ عنہا دختر ربیع

محبہ دختر ربیع بن عمرو بن ابوزہیر انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی بہن تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۲۷۴۔ سیدہ محجنہ رضی اللہ عنہا

محجنہ سوداء۔ مسجد میں مقیم تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وفات پائی یحیٰی بن ابی انیسہ نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ایک مدنی سے روایت کی کہ ایک مدنی خاتون مسجد میں مقیم تھیں کہ آپ ان کی خبر گیری فرماتے تھے کچھ دن وہ غائب رہی تو آپ نے دریافت فرمایا صحابہ نے گزارش کی وہ وفات پا گئی ہے فرمایا مجھے کیوں نہیں بتلایا؟ چنانچہ آپ نے اس کی قبر پر چار تکبیر نماز جنازہ ادا کی۔

اس حدیث کو یحیٰی بن ابی انیسہ نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے حضور رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۵۔ سیدہ محیاۃؓ دختر خالد بن سنان

محیاہ دختر خالد بن سنان۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالرجا احمد بن محمد بن عبدالعزیز قاری سے انہوں نے ابوبکر محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابوسعید محمد بن علی بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر احمد بن ابراہیم جرجانی سے انہوں نے محمد بن عمیر رازی حافظ سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے اپنے دادا ابراہیم بن علاء سے انہوں نے ابومحمد قرشی ہاشمی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے ابن عمارہ سے انہوں نے اپنے والد عمارہ بن حزن بن شیطان سے خالد بن سنان کا قصہ بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو محیاہ دختر خالد آپ کی خدمت میں آئیں اور اپنا نسب بیان کیا حضور اکرمؐ نے اپنی چادر بچھائی اور خاتون کو اس پر بٹھایا اور فرمایا کہ بنوضیعہ کی یہ خاتون میری بھتیجی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۶۔ سیدہ مرضیہؓ

مرضیہ۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم، عمرو بن بشر ابوحفص صیرفی سے انہوں نے یحییٰ بن راشد سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی ماں مرضیہ سے روایت کی کیا تم ایسی بات سے انکار کرو گے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں کی جاتی تھی کہ میت کے پیچھے پیچھے انگیٹھی لائی جاتی تھی۔

۷۲۷۷۔ سیدہ مریمؓ دختر ایاس

مریم دختر ایاس انصاریہ مدنیہ۔ ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے روایت کی ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۸۔ سیدہ مریمؓ مغالیہ

مریم مغالیہ جو ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبادہ بن ولید سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے خاوند سے خلع کر لیا چنانچہ حضرت عثمان نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک حیض سے اپنے رحم کو صاف کر لے حضرت عثمان نے یہ حکم حضور اکرمؐ کے اس حکم سے اخذ کیا جو آپ نے مریم مغالیہ کو اس وقت دیا تھا جب مریم نے اپنے خاوند کو فدیہ دے کر علیحدگی اختیار کر لی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۹۔ سیدہ مزیدہ عصریہؓ

مزیدہ عصریہ۔ ہود بن عبداللہ بن سعد نے اپنی دادی مزیدہ سے روایت کی کہ حضور نے انصار کے علم تیار کرائے اور ان پر زرد رنگ کرا دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے اس ترجمے میں مزیدہ کو خاتون بتایا ہے لیکن خود ابونعیم اور باقی علماء نے مزیدہ کو مرد شمار کیا ہے اور مزیدہ بن جابر العصری العبدی کو ہود بن عبداللہ بن سعد کا دادا لکھا ہے اور یہی درست ہے اور مزیدہ کو عورت شمار کرنا وہم ہے۔

بخاری نے انہیں مزیدہ عصری عبدی لکھا ہے اور ان کی صحبت کے قائل ہیں اور ان سے ہود بن عبداللہ نے روایت کی یہ بصری شمار ہوتے ہیں ابو عروبہ حرانی اور ابو عمرو غیرہ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور تحریر کیا کہ مزیدہ مرد کا نام ہے خاتون کا نام نہیں واللہ اعلم۔

۷۲۸۰۔ سیدہ مسرہؓ

مسرہ۔ ان کا نام غبرہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسرہ کر دیا ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جسے زید بن ابی انیسہ نے زہری سے مرسلاً روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۱۔ سیدہ مسیکہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

مسیکہ۔ عبداللہ بن ابی منافق کی لونڈی تھیں۔ ان کے اور امیمہ کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "لا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء" اور تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ امیمہ اور مسیکہ نے عبداللہ بن ابی کے خلاف حضور اکرمؐ کے پاس شکایت کی جس پر مذکور آیت نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے ابو یعلی احمد بن علی سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابن ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی نے اپنی لونڈی کو بدکاری پر مجبور کیا تو کنیز نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی اور مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے معاذ کے ترجمے میں اسے زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۲۸۲۔ سیدہ مطیعہؓ دختر نعمان

مطیعہ دختر نعمان بن مالک انصار یہ از بنو عمرو بن عوف۔ ان کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم نے بدل دیا۔ بقول ابن حبیب انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۸۳۔ سیدہ معاذہؓ زوجہ اعشیٰ

معاذہ زوجہ اعشی مازنیہ۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اپنے خاوند عبداللہ بن اعور اعشی کے خلاف بغاوت کی ابو موسیٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابو غالب کوشیدی اور محمد بن ابی اسحاق فرابی اور ابوشکر احمد بن علی حبال نے ابوبکر احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری سے انہوں نے ابوسلمہ عبید بن عبدالرحمٰن حنفی سے انہوں نے جنید بن امین بن زروہ بن نھلہ بن طریف بن نہصل حرمازی سے انہوں نے امین سے انہوں نے ان کے باپ زروہ سے انہوں نے اپنے باپ نھلہ سے روایت کی کہ اعشی عبداللہ بن اعور کے پاس اس کے اپنے قبیلے کی عورت معاذہ تھی۔ اعشی رجب کے مہینے میں اپنے اہل و عیال کے لئے ہجر سے غلہ خریدنے گیا۔ اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوی بھاگ گئی اور ایک

دوسرے آدمی کے پاس جا کر پناہ لی۔ اعشٰی واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذیل کے اشعار پیش کئے۔

یا سید الناس و دیان العرب اشکو الیک ذربة من الذرب

اے لوگوں کے سردار اور اے عرب کے حاکم میں آپ کے سامنے ایک سرکش عورت کے بارے میں شکایت کرتا ہوں۔

کالذئبة العنساء فی ظل السرب اخلفت العهد الطت بالذنب

اس جنگلی بھیڑیے کی طرح جو ریوڑ کی تاک میں ہوتا ہے عہد کی خلاف ورزی کی اور گناہ میں لت پت ہوگئی۔

خرجت ابغیها الطعام فی رجب فخلفتنی بنزاع و هرب

میں رجب میں اس کے لئے غلہ خریدنے گیا اس نے مجھ کو دھوکا دیا اور بھاگ گئی۔

واو ردتنی بین عیص مؤتشب وهن شر غالب لمن غلب

اس نے مجھے اوباشوں کے ہجوم میں پھنسا دیا اور عورتیں ایسا شر ہیں کہ جس پر غلبہ پالیں اسے دباتی ہیں۔

ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے اور اعشیٰ کے ترجمے میں ہم یہ قصہ لکھ آئے ہیں۔

۷۲۸۴۔ سیدہ معاذہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

معاذہ۔ عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔ لیث سے عقیل نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن ثابت سے (بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں) روایت کی کہ ولا تکرهو افتیاتکم علی البغاء معاذہ کے بارے میں نازل ہوئی عبداللہ اس خاتون کو بدکاری کے لئے مارتا تھا تاکہ وہ حاملہ ہو جائے اور اس طرح اسے فدیہ مل جائے لیکن یہ خاتون عبداللہ کا کہا ماننے سے انکار کرتی تھیں کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں قرآن کی آیت کے نزول کے بعد انہیں عبداللہ بن ابی نے آزاد کر دیا اور معاذہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی اور سہل بن قرظہ نے جو بنو عمرو بن عوف کے بھائی تھے ان سے نکاح کر لیا اور عبداللہ بن سہل اور ام سعید دختر سہل کو جنم دیا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے یا انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور معاذہ نے حمیر بن عدی قاری سے جو بنو خطمہ کے بھائی تھے نکاح کر لیا اور دو جڑواں بیٹوں حارث اور عدی کو جنم دیا۔ اس کے بعد اس شوہر سے علیحدگی ہوگئی اور بنو خطم کے عامر بن عدی سے نکاح کر لیا اور ان سے ام حبیب لڑکی پیدا ہوئی۔

معاذہ کا نسب اس طرح بیان ہوا ہے۔ معاذہ دختر عبداللہ بن خیر بن ضریر بن امیہ بن خدارہ بن حارث بن خزرج۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور اس واقعہ کو بھی اسی طور پر بیان کیا ہے اور ضریر۔ ضاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے معاذہ دختر عبداللہ لکھا ہے ایک روایت میں مسیکہ لکھا ہے زہری نے لکھا کہ معاذہ ہے اور اعمش نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر سے لکھا ہے کہ مسیکہ ہے۔ اور کہا: لیکن صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور ابو صالح نے ابن عباس سے اس قصے کو نقل کیا ہے اور لونڈی کا نام مسیکہ لکھا ہے اور اس طرح وہ اعمش کے ہم نوا ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

ہم نے ابن شہاب کے قول کے مطابق معاذہ کا جو سلسلہ نسب خدارہ تک بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انصار زمانہ

جاہلیت میں ایک دوسرے کے آدمیوں کو جنگی قیدی بنالیا کرتے تھے کیونکہ بنوخدرہ اور بنوخدارہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے اور عبداللہ بن ابی بنوحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج سے تھا۔ اس لحاظ سے یہ سب خزرجی ہیں اور باوجودیکہ معاذہ بنوخدارہ سے تھیں۔ وہ عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔ واللہ اعلم۔

۷۲۸۵۔ سیدہ معاذہ غفاریہؓ

معاذہ غفاریہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوسعد محمد بن عبداللہ معدانی سے انہوں نے ابوحسین بن ابوقاسم سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جعفر بن احمد بن رزین موصلی سے انہوں نے یعقوب دورقی سے انہوں نے یعلی بن عبید سے انہوں نے حارثہ بن ابوالرجال سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ انہیں معاذہ غفاریہ نے بتایا کہ میں ایک بار آپ کا ساتھ دینے کے لئے تاکہ مریضوں کی عیادت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرسکوں حضرت عائشہ کے حجرے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں اندر داخل ہوئی تو حضرت علیؓ نکل رہے تھے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ''اے عائشہ! علی مجھے سب آدمیوں سے زیادہ عزیز اور مکرم ہے تو اس کے حق کو پہچان اور جب تیرے پاس آئے تو احترام سے پیش آ۔'' راوی نے اس حدیث کو حضرت علی کی عبادت گزاری کے پیش نظر بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۶۔ سیدہ ملیکہؓ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی

ملیکہ جو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی دادی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انس بن مالک کی دادی تھیں۔ انہیں صحبت ملی اور انس بن مالک نے ان سے روایت کی ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت کی۔ آپ نے کھانے کے بعد فرمایا۔ اٹھو۔ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ انس چٹائی لانے کو اٹھے۔ وہ کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی۔ پانی سے دھو کر صاف کی حضورؐ آگے کھڑے ہوئے اور جناب انس اور ایک یتیم بچہ پیچھے کھڑے ہوئے اور ہمارے پیچھے بڑھیا کھڑی ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر تشریف لے گئے۔ ترمذی نے اسحٰق انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے روایت کی۔

ایک روایت کے مطابق یہ خاتون ام سلیم اور ایک کے مطابق ام حرام ہیں لیکن یہ غلط ہے اور ام سلیم کے بارے میں بڑا اختلاف ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں اسحٰق کی دادی لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں انس بن مالک کی دادی کہا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے بارے میں ابوعمر کا قول درست ہے کہ ملیکہ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی اور عبداللہ کی ماں ہیں اور ام عبداللہ ہی ام سلیم ہیں لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ہم انہیں ام سلیم نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس طرح ام سلیم انس بن مالک کی والدہ بنے گی نہ کہ دادی اور انس بن مالک کی نہ تو کوئی دادی اور نہ نانی تھی جو اسلام لائی ہوتا کہ اس سے منسوب کیا جاسکے اور اس کا علم خدا ہی کو ہوسکتا ہے کہ ابوعمر کا قول کس حد تک درست ہے۔

۷۲۸۷۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ ایک روایت میں حبیبہ ہے جو خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی دختر تھیں از انصار۔ہم حبیبہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کرآئے ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۸۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان المریہ۔ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے چار سوتیلے بیٹوں کے درمیان علیحدگی کردی تھی۔ان میں سے ایک ملیکہ دختر خارجہ تھیں جو زبان بن سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ فزاری کی زوجہ تھیں اور زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے سوتیلی ماں کو بیوی بنالیا تھا۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۹۔سیدہ ملیکہؓ خباب بن ارت کی اہلیہ

ملیکہ زوجہ خباب بن ارت۔حضور ﷺ کی زیارت کی اور ان کی حدیث کو ابوخالد دالانی نے منہال بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۰۔سیدہ ملیکہؓ ام سائب

ملیکہ جو سائب بن اقرع ثقفی کی والدہ تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔عطاء بن سائب نے بعض دوستوں سے انہوں نے سائب بن اقرع سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کو حاضر ہوئیں۔آپ نے پوچھا ملیکہ تجھے مجھ سے کوئی کام ہے۔اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! فرمایا کہو تا کہ میں اسے پورا کروں عرض کیا یارسول اللہ! پہلے میرے بیٹے کے لئے دعا فرمایئے حضور اکرم نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۱۔سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو زیدیہ

ملیکہ دختر عمرو الزیدیہ از لات بن سعد سعد العشیرہ بن مذحج۔ان کی حدیث کے راوی زہیر بن معاویہ ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کی ایک خاتون سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میرے گلے میں درد شروع ہوگیا۔میں ملیکہ کے پاس گئی تو اس نے گائے کا گھی علاج کے لئے بتایا کیونکہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ گائے کا دودھ شفا اور گھی دوا ہے۔

یحیٰی بن محمود نے (جس میں کہ انہوں نے اجازت دی) باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے حمزہ بن عبدالواحد بن محمد بن عمرو بن حلحلہ کو لکھا انہوں نے محمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہیں ملیکہ نے بتایا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ وہ زمین میں دھنس گئی ہے تو ان کی قیامت برپا ہوگئی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۲۔ سیدہ ملیکہ رض دختر عمرو بن سہیل

ملیکہ دختر عمرو بن سہل انصاریہ۔ از بنو عبدالاشہل۔ ہیثم بن تیہان کی زوجہ تھیں اور بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۳۔ سیدہ ملیکہ رض دختر عویمر

ملیکہ دختر عویمر ہذلیہ۔ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے دوسری کے پیٹ پر ضرب لگائی تھی اور اس کا حمل ساقط ہو گیا تھا لڑنے والی دونوں عورتیں بنو ہذیل سے تھیں۔ ابن عباس کے مطابق ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔ اسے سماک نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابو عمر اور ابو موسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ نے ان کے والد کا نام عویم (بغیر را) لکھا ہے۔ بقول ابو موسیٰ ایک روایت میں ان کے والد کا نام ساعدہ ہے اور دوسری عورت کا نام ام عفیف لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے عویمر اور غطیف لکھا ہے۔ نیز ابو موسیٰ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ عویم بن ساعدہ کی بیٹی تھیں یا بہن۔ اور سقوط حمل کا قصہ جو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے اس میں ایک غلام یا کنیز کے آزاد کرنے کا حکم بھی مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔

۷۲۹۴۔ سیدہ مندوس رض دختر خلاد

مندوس دختر خلاد بن سوید بن ثعلبہ انصاریہ خزرجیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۵۔ سیدہ مندوس رض دختر عبادہ

سیدہ مندوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابو خزیمہ انصاریہ ساعدیہ۔ سعد بن ابن عبادہ کی بہن تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۶۔ سیدہ مندوس رض دختر عمرو

مندوس دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود انصاریہ ہمشیرہ منذر بن عمرو اور مسلمہ بن مخلد کی والدہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

۷۲۹۷۔ سیدہ منیعہ رض

منیعہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ان سے ان کی بیٹی قریبہ نے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور النار النار کے الفاظ کہے آپ اٹھ کر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرا کیا مقصد ہے؟ منیعہ نے اپنی بات بتائی۔ اس وقت انہوں نے نقاب اوڑھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے خدا کی بندی تو اپنا چہرہ کھول دے کیونکہ اسفار اسلام ہے اور نقاب اوڑھنا گناہ ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۸۔ سیدہ میمونہؓ دختر حارث ہلالیہ

میمونہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ لبابہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ جناب میمونہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ ہم ان کی بہنوں لبابۃ الکبریٰ لبابۃ الصغریٰ اور اسماء دختران عمیس کا ذکر پہلے کر چکے ہیں۔ میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔ کریب نے اسے ابن عباس سے روایت کیا ہے جناب میمونہ کریب اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں۔ حضور اکرمؐ سے پہلے وہ ابورہم بن عبدالعزیٰ بن عبدود بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور ایک اور روایت میں سخبرہ بن ابورہم ایک روایت میں حویط بن عبدالعزیٰ اور ایک اور روایت میں فروہ بن عبدالعزیٰ اسدی اسد بن خزیمہ کا نام مذکور ہے۔ یہ قتادہ کا قول ہے۔

رسول کریمؐ نے عمرہ قضا کے دوران میں ذیقعدہ ساتویں سال ہجری میں جناب میمونہ سے نکاح کیا۔ آپ نے حضرت جعفر کو نکاح کا پیغام دے کر ان کے پاس بھیجا۔ میمونہ نے کہا عباس میرے کفیل ہیں۔ ان سے پوچھ لو بلکہ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خود حضرت عباس نے آپ سے ذکر کیا کہ میمونہ دختر حارث بیوہ ہوگئی ہے۔ آپ نکاح کر لیں چنانچہ حضور اکرم نے نکاح کر لیا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمینؐ نے صفیہ سے نکاح کے بعد میمونہ سے نکاح کیا جو ابورہم کی بیوہ تھیں۔

یونس نے جعفر بن برقان سے انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کی کہ آپ نے میمونہ سے نکاح کیا جب آپ نے احرام کھول دیا تھا۔ یہ نکاح میمونہ کے ایک بالا خانہ میں ہوا تھا اور بعد وفات وہ اسی میں دفن ہوئی تھیں اور یزید میمونہ کا بھتیجا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے بحالت احرام نکاح کیا تھا۔

کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے بحالت احرام نکاح کیا۔

اسی اختلاف روایت کی بناء پر فقہاء میں اختلاف ہے کہ آیا بحالت احرام نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ جب آپ نے نکاح کیا تو احرام نہیں تھا جب لوگوں کو نکاح کا علم ہوا تو آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ بعد میں جب ان سے بہ مقام سرف مجامعت کی تو احرام کھول دیا تھا۔ وہاں وہ فوت ہوگئیں اور انہیں وہیں دفن کی گئیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرے سے فارغ ہوئے تو آپ نے مکے میں تین دن قیام فرمایا انقضائے مدت کے بعد اہل مکہ طرف سے سہیل بن عمرو چند آدمیوں کے ساتھ آیا کہ آپ کی میعاد اقامت ہوگئی ہے۔ اس لئے آپ حسب شرائط مکے سے نکل جائیں آپ نے فرمایا مجھے شب زفاف کا موقع دو پھر میں تمہیں دعوت ولیمہ کھلاؤں گا۔ سہیل نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ نے مکے سے کوچ فرمایا اور رات بہ مقام سرف بسر کی۔

ابن شہاب اور قتادہ کہتے ہیں کہ میمونہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا لیکن صحیح

روایت ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

ابومنصور بن مکارم بن احمد نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے میمونہ سے دربارہ پنیر دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا چھری لے کر کاٹ لو اور خدا کا نام لے کر کھالو۔

جناب میمونہ کی وفات اکاون سال ہجری میں ہوئی اور ایک دوسری روایت کے مطابق تریسٹھ سال ہجری میں (سال حرہ) میں ہوئی۔ ابن عباس نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یزید بن اصم اور عبداللہ بن شداد نے جوان کے بھانجے تھے اور عبیداللہ خولانی نے انہیں قبر میں اتارا آخر الذکر ان کی گود میں پل کر جوان ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۹۔ سیدہ میمونہؓ حضورﷺ کی آزاد کردہ کنیز

میمونہ رسول اللہﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زیاد بن ابوسودہ نے روایت کی ابونعیم کے نزدیک میمونہ سعد کی دختر تھیں اور ابن مندہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے زیاد بن ابوسودہ سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیت المقدس کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں حشر نشر بپا ہوگا اس لئے وہاں جاؤ اور نماز ادا کرو۔ وہاں کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے۔ میمونہ نے کہا جسے وہاں پہنچنے کی ہمت نہ ہو وہ کیا کرے فرمایا جو آدمی وہاں جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہاں تیل بطور تحفہ روانہ کرے تاکہ مسجد میں دیا جلایا جائے اس کا یہ عمل نماز پڑھنے کے مساوی ہوگا۔

عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے ابویزید ضبی سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ولد الزنا کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں اگر میرے دونوں پاؤں میں نعل لگا دیئے جائیں۔ یہ مشقت میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں ایک ولد الزنا کو آزاد کروں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو روزے میں عورت کا بوسہ لے فرمایا اس نے افطار کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ اس روایت سے ابوعمر نے بیت المقدس کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ کہ غیبت اور بول سے قبر کا عذاب شدید تر ہو جائے گا۔

۷۳۰۰۔ سیدہ میمونہؓ دختر سعد

میمونہ دختر سعد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھی۔ ان کی حدیث کو ایوب بن خالد اور ہلال بن ابی ہلال نے روایت کیا ہے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایوب بن خالد سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے لباس میں غیر مناسب طور پر اپنی ازار کو زمین پر لٹکاتا ہے۔ اس کی مثال قیامت کے دن اس اندھیرے کی طرح ہوگی جس میں کوئی روشنی کی کرن نہ ہو اور محمد بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے میمونہ سے سنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص نے روزے کو رات سے ملایا تو روزہ رکھے اور جس نے صبح کر دی اور رات سے نہیں ملایا وہ روزہ نہ رکھے۔ ابن منده اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۱۔ سیدہ میمونہؓ دختر صبیح

میمونہ دختر صبیح اور ایک روایت میں صفیح بن حارث ہے۔ یہ خاتون ابو ہریرہ کی والدہ تھی۔ طبرانی ان کا نام لکھا ہے لیکن اس حدیث میں جو ہم نے امیمہ کے ترجمے میں لکھی ہے۔ ان کا نام مذکور نہیں ابو محمد بن قتیبہ نے لکھا ہے کہ سعید بن صفیح سخت آدمیوں میں سے تھا۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابو کثیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا نے ایسا کوئی مومن پیدا نہیں کیا جس نے میرے بارے میں سنا اور دیکھے بغیر مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ میں نے کہا اے ابو ہریرہؓ تجھے اس کا کیسے پتہ چلا۔ انہوں نے کہا میری ماں مشرکہ تھی اور میں اسے اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ مجھ سے لڑتی جھگڑتی تھی اور راوی نے ابو ہریرہ کی والدہ کے اسلام کا بالتفصیل ذکر کیا ہے اور جسے ہم ام ابو ہریرہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۲۔ سیدہ میمونہؓ دختر عبداللہ

میمونہ دختر عبداللہ بنو مرید از بنو بلی۔ انہیں بعادرہ بھی کہتے تھے اور یہ لوگ بنو امیہ بن زید انصاری کے حلیف تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور اس خاتون کے اسلام کا ذکر کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نام لکھا ہے یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کے ان اشعار کا جواب لکھا ہے جو اس یہودی نے مقتولین بدر کے سوگ میں تصنیف کئے تھے۔ جناب میمونہ کے اشعار کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

بکت عین من یبکی لبدر و اهله   وعلت باهلیه لؤی بن غالب

جس کی آنکھ بدر اور اہل بدر پر روتی ہیں وہ روئیں اور لوی بن غالب نے اپنے اہل کے ساتھ کوئی کمی نہیں رہنے دی۔

غسانی نے ان کے ذکر سے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۰۳۔ سیدہ میمونہؓ دختر ابو عنبسہ

میمونہ دختر ابو عنبسہ یا بنت عنبسہ۔ یہ ابن منده اور ابو عمر کا قول ہے۔ ابو نعیم کے مطابق یہ لفظ عسیب کی تصحیف ہے۔ منتجع بن مصعب ابو عبداللہ العبدی نے ربیعہ دختر مرثد سے (اور وہ بنو فریع کے پاس ٹھہرا کرتی تھیں) انہوں نے منبہ سے انہوں نے میمونہ دختر عسیب سے (ایک روایت میں دختر ابی عنبسہ آیا ہے) جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ ایک خاتون جرش قبیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں۔ اور کہا اے عائشہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں درخواست کرو کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں تا کہ میرے دل کو سکون و اطمینان نصیب ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھو اور اسے رگڑ اور ذیل کی دعا پڑھ۔

بسم الله اللهم داونی بدوائک و اشفنی بشفائک و اغننی بفضلک عمن سواک

ربیعہ سے مروی ہے کہ اس نے اس کو آزمایا اور تیر بہدف پایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۴۔ سیدہ میمونہؓ دختر کردم

میمونہ دختر کردم ثقفیہ۔ ان سے یزید بن مقسم نے روایت کی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن مقسم بن ضبۃ الطائفی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور میں اپنے والد کے ساتھ تھی حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں کتاب کی طرح ایک درہ تھا اور بدو درہ درہ کر رہے تھے۔

میمونہ کے والد نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں نے بوانہ کے مقام پر قربانی کرنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا وہاں کوئی بت تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ فضل بن دکین نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب ثقفی سے انہوں نے یزید بن مقسم سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۵۔ سیدہ میمونہؓ

میمونہ غیر منسوبہ۔ ان سے آمنہ دختر عمر نے روایت کی۔ ابونعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا اور سلیمان بن احمد نے انہیں میمونہ بن سعد کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔

یحیٰی بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے علی بن میمون ابوالحسن عطار سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن حرانی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمیں صدقے کے بارے میں کچھ بتایئے۔ آپ نے فرمایا صدقہ جہنم کی آگ سے پناہ ہے۔ اگر تو اسے اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے۔ پھر دریافت کیا کتے کی قیمت کے بارے میں ارشاد فرمایئے۔ فرمایا یہ جاہلیت کا چسکا ہے اور اللہ اس سے بے نیاز ہے۔ پھر عذاب قبر کے متعلق پوچھا فرمایا یہ پیشاب کی اثر کی وجہ سے ہے جو اس سے ملوث ہو جائے۔ پانی سے دھولے اور اگر پانی نہ ملے تو صاف ستھری مٹی سے صفائی کرلے۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

اور ابونعیم نے اس ترجمے میں سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن نصر عسکری سے انہوں نے اسحٰق بن زریق رابسی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے چوری کے بارے میں دریافت کیا فرمایا جس نے چوری کی کوئی چیز جانتے بوجھتے کھائی وہ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہے۔

نیز حسن بن سفیان نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالحمید سے انہوں نے آمنہ سے

انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے غسل جنابت کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہوگا آپ نے فرمایا تین اوک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے یہ حدیث سلیمان بن احمد اور حسن بن سفیان ہر دو سے روایت کی اور اس امر پر استدلال کیا کہ آمنہ دختر عمر (جس کے بارے میں ابن مندہ نے لکھا ہے کہ اس خاتون نے اس میمونہ غیر منسوبہ سے روایت کی اور یہ میمونہ دختر سعد سے مختلف ہیں) نے میمونہ دختر سعد سے بھی روایت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں (میمونہ غیر منسوبہ اور میمونہ دختر سعد) ایک ہیں۔ فی الجملہ ابونعیم نے اس میمونہ اور پیشتر ازیں ذکر کردہ میمونہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز شمار کیا ہے جن سے حضرت علی نے روایت کی اور میمونہ دختر سعد کو ایک گردانا ہے اور ابن مندہ کے نزدیک یہ خواتین تین ہیں لیکن ابوعمر نے صرف میمونہ دختر ابوعنبہ کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔ ذکر کیا ہے اور میمونہ دختر سعد سے ایوب بن خالد نے صائم روزہ دار کے بوسے اور ولد الزناء کے آزاد کرنے کی حدیث روایت کی ہے۔ رہی دوسری میمونہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز ہیں۔ ان سے اہل شام نے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ بیت المقدس کے بارے میں حدیث بیان کرنے والی خاتون اول الذکر تینوں سے مختلف ہیں۔ بلکہ اختلاف علماء تو ان تین کے بارے میں ہے اور ابونعیم کا قول کہاں تک درست ہے۔ واللہ اعلم

باب النون

۷۳۰۶۔ سیدہ نائلہؓ دختر سعد

نائلہ دختر سعد بن مالک انصاریہ از بنوساعدہ۔ بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۰۷۔ سیدہ نبیتہؓ دختر ضحاک

نبیتہ دختر ضحاک بن خلیفہ۔ یہ ابن المدینی کا قول ہے اور لوگوں کے مطابق ان کا نام ثبیتہ ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۸۔ سیدہ نبعہؓ حبشیہ

نبعہ حبشیہ جو ام ہانی کی لونڈی تھیں۔ عبدالغنی اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ام ہانی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء کے بارے میں روایت کی کہ جس رات آپ کو یہ واقعہ پیش آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ آپ نماز عشاء پڑھ کر سو گئے تھے اور ہم بھی سو گئے تھے قبل از صبح ہم نے آپ کو بیدار کیا آپ نے نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر مجھ سے فرمایا ام ہانی رات کو میں نے نماز عشاء پڑھی پھر میں بیت المقدس گیا اور وہاں نماز ادا کی اور پھر صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کو اٹھے تو میں نے آپ کی چادر کا ایک کونہ پکڑا تو آپ کے شکم مبارک سے کپڑا ہٹ گیا تو ایسا دکھائی دیا کہ کتان قبطی کا تھان ہے میں نے گزارش کی اے رسول

خدا! آپ لوگوں سے یہ بات نہ کہیے گا ورنہ وہ آپ کو تکلیف دیں گے اور آپ کی تکذیب کریں گے آپ نے فرمایا بخدا میں لوگوں کو ضرور بتاؤں گا۔

میں نے اپنی لونڈی نبعہ حبشی کو بلایا اور کہا کہ تم رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے جاؤ اور سنو کہ آپ لوگوں سے کیا کہتے ہیں اور لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جب آپ نے لوگوں کو بتایا تو آپ کی بات سن کر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی اور انہوں نے آپ سے اس کی دلیل مانگی راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۹۔ سیدہ نتیلہؓ دختر قیس

نتیلہ دختر قیس بن جریر بن عمرو بن عوف بن مبذول انصاریہ از بنو مازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۰۔ سیدہ ندبہؓ ام المؤمنین میمونہ کی آزاد کردہ کنیز

ندبہ جناب میمونہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ حضرت عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۱۔ سیدہ نسیبہؓ دختر حارث

نسیبہ دختر حارث ام عطیہ انصاریہ۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت زیادہ تفصیل سے آئے گا۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا۔ ان سے حفصہ دختر سیرین نے روایت کی یہ ابوعمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں دختر کعب لکھا ہے اور نیز لکھا ہے کہ اس خاتون نے حضور اکرمؐ کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا اور ان کا نام ام عمارہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نام ام عطیہ دختر حارث بیان کیا ہے اور انہی کی طرح ام عمارہ نسیبہ دختر کعب کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ابوعمر کا تتبع کیا ہے اور ان کا نام نسیبہ ام عطیہ انصاریہ لکھا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے اور ان سے محمد بن سیرین اور ان کی ہمشیرہ حفصہ نے روایت کی ہے نسیبہ کے علاوہ ایک اور خاتون نسیبہ نامی ہیں جن کا پورا تعاف ام عمارہ نسیبہ دختر کعب انصاریہ ہے۔ یہ خاتون حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں ان سے ایک حدیث مروی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ اور حارث بن عبداللہ بن کعب وغیرہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۲۔ سیدہ نسیبہؓ دختر کعب

نسیبہ دختر کعب بن عمرو۔ ام عمارہ انصاریہ بیعت عقبہ میں موجود تھیں۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ بیان کیا ہے کہ بنوخزرج سے باسٹھ (۶۲) مرد جن میں نونقیب تھے اور دو خواتین شریک ہوئی تھیں۔ خیال ہے کہ خواتین نے بھی حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی لیکن آپ ان سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے بلکہ ہاتھ اٹھا رکھتے اور جب وہ اقرار کر

چکتیں تو فرماتے جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی۔

جن خواتین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی دونوں بنو مازن بن نجار سے تھیں ایک نسیبہ تھیں اور ان کی ہمشیرہ دختر ان کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار تھیں۔ نسیبہ کا شوہر زید بن عاصم بن کعب اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ اور حبیب بھی ساتھ تھے۔ حبیب وہی ہیں جنہیں مسیلمہ نے پکڑ لیا تھا۔ یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے ایک اور روایت کے مطابق دوسری خاتون کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی ام منیع تھا۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ام عمارہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں روایت کی ہے جو روزہ دار کے سامنے کھانا کھائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امیر ابونصر کے مطابق نسیبہ ہیں نون پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

۷۳۱۳۔ سیدہ نسیبہؓ دختر نیار

نسیبہ دختر نیار بن حارث بن بلال بن احیحہ انصاریہ از بنو جحجبی. بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۴۔ سیدہ نسیکہؓ ام عمرو بن جلاس

نسیکہ ام عمرو بن جلاس۔ ان سے جیبہ دختر سمعان نے روایت کی ابوموسیٰ نے اذناً احمد بن عباس سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن حکم بن ابی زیاد قطوانی سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے جیبہ دختر سمعان سے انہوں نے نسیکہ ام عمرو سے روایت کی کہ حضرت عائشہ نے غلام کو کہا کہ ان کے لئے ایک بکری ذبح کرے اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جو آپ نے پھینک دی اور مسجد کو چلے گئے اور دو رکعت نماز ادا کر کے واپس آئے اور بستر پر لیٹ گئے۔ دریافت فرمایا کیا کھانے کو کچھ ہے ہم نے ایک چنگیر میں جو کی روٹی گوشت کا ایک ٹکڑا اوجھڑی کا ایک ٹکڑا اور بکری کا بازو پیش کیا۔ اس کھانے میں سے جناب عائشہ نے اوجھڑی کا ٹکڑا لے لیا تاکہ دانتوں سے نوچ کر کھائیں پھر ام المومنین نے کہا آج بکری ذبح کی لیکن اپنے لئے صرف اتنا ہی بچایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے اس کے سوا باقی سارا گوشت اپنے لئے بچا لیا ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۵۔ سیدہ نعامہؓ

نعامہ جو بنو عنبر کے جنگی قیدیوں سے تھیں خوبصورت خاتون تھیں آپ ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے کہ ان کا شوہر حریش پہنچ گیا۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۶۔ سیدہ نعمؓ شماس کی اہلیہ

نعم شماس بن عثمان بن شرید مخزومی کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ حسان کی بیٹی تھیں۔ ابن اسحٰق نے ان کے شوہر

کے سوگ میں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے ذیل کے اشعار کہے ہیں۔

یا عین جو دی بدمع غیر ابساس — علی کریم من الفتیان لباس

اے آنکھ! آہستہ آہستہ آنسو اس جواں مرد پر بہاؤ جو جوانوں میں کثیر اللباس تھا۔

صعب البدیهة میمون نقیبته — حمال الویة رکاب افراس

وہ سخت اچانک حملہ کرنے والا ہے اور وہ نجیب الفطرت ہے اور اس کے علم کو اٹھانے والے بڑے بڑے شاہ سوار ہیں۔

اقول لما اتی الناعی له جزعا — اودی الجواد واودی الطعم الکاسی

جب اس کی موت کی اطلاع دینے والا آیا تو میں نے آہ وزاری کرتے ہوئے کہا آہ سخاوت اور لوگوں کو کھلانا پلانے والا ہلاک ہو گیا۔

وقلت لما خلت منه مجالسه — لایبعد الله منا قرب شماس

اور جب اس کی مجالس اس سے خالی ہو گئیں تو میں نے دعا کی کہ خدا ہمیں شماس کے قرب سے محروم نہ کرے

ابن الدباغ نے غسانی سے ان کا ذکر کر کے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۱۷۔ سیدہ نعمیؓ دختر جعفر

نعمی دختر جعفر بن ابو طالب۔ عبد الملک بن جریج نے جو حدیث عطاء سے انہوں نے اسماء دختر عمیس سے روایت کی ہے اس میں اس خاتون کا ذکر آتا ہے۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نعمی دختر جعفر سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ جعفر کے بال بچے دبلے پتلے ہیں۔ کیا انہیں کوئی تکلیف ہے انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ بیماری کوئی نہیں لیکن انہیں نظر جلدی لگتی ہے کیا میں ان پر منتر پڑھ دیا کروں۔ انہوں نے منتر پڑھ کر سنایا اور آپ نے اجازت دے دی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ مجھے اس منتر کا جو ان کی والدہ اسماء پڑھا کرتی تھیں علم ہے لیکن اولاد جعفر میں نعمی کو میں نہیں جانتا۔

۷۳۱۸۔ سیدہ نفیسہؓ دختر امیہ

نفیسہ دختر امیہ۔ ہمشیرہ یعلی بن امیہ تمیمی۔ ان کو آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی۔ ان سے ام سعد دختر سعد بن ربیع نے روایت کی کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ سے قاسم، طاہر، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور خاتون جنت پیدا ہوئیں۔

۷۳۱۹۔ سیدہ نفیسہؓ دختر عمرو

نفیسہ دختر عمرو بن خلدہ بن مخلد انصاریہ زرقیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۲۰۔ سیدہ نہیہؓ

نہیہ یا بقول ابن ماکولا لبیہ۔ حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔ ان کے لڑکے کا نام عبد الرحمٰن اور عرف ابو شحمہ تھا۔ ابو موسیٰ نے مختصراً

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۱۔سیدہ نوارؓ دختر قیس

نوار دختر قیس بن حارث بن عدی۔ابن حبیب کے مطابق نوار دختر قیس بن لوذان بن عدی بن مجدعہ ہے لیکن ابن حبیب اور عدوی دونوں ان کی بیعت کے قائل ہیں۔

غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۲۲۔سیدہ نوارؓ دختر مالک

نوار دختر مالک بن صرمہ از بنوعدی بن نجار۔یہ خاتون زید بن ثابت کی والدہ تھیں جو فقیہ اور کاتب وحی تھے۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ام سعد دختر اسعد بن زرارہ نے روایت کی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۳۔سیدہ نوبہؓ

نوبہ۔عبدالغنی بن سعید حافظ کا بیان ہے کہ ان کا ذکر زائدہ کی حدیث میں عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا مرض شدید ہوگیا تو ایک دن آپ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور بریرہ اور نوبہ کی مدد سے کمرے سے باہر نکلے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۴۔سیدہ نویلہؓ دختر اسلم

نویلہ دختر اسلم۔ایک روایت میں دختر مسلم مذکور ہے۔بقول ابونعیم اور ابن مندہ یہ خاتون جعفر بن محمود بن مسلمہ کی دادی تھیں۔بقول ابوعمر نولہ دختر اسلم انصاریہ نے دونوں قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ان کی حدیث کے راوی جعفر بن محمود ہیں جنہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے یزید بن اسحاق بن ادریس سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی کہ ہم نے ظہر اور عصر مسجد بنو حارثہ میں ادا کی پھر ہم مسجد ایلیاء کو چلے گئے۔وہاں ہم نے دو رکعتیں ادا کی تھیں کہ ایک آدمی نے آ کر اطلاع دی کہ حضور اکرم ﷺ نے کعبۃ الحرام کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے چنانچہ دوران نماز ہی میں عورتوں نے مردوں کی جگہ لے لی اور مرد عورتوں کی جگہ آگئے اور بقیہ دو رکعتیں ہم نے کعبے کی طرف منہ کر کے ادا کیں۔جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ واقدی نے جعفر سے بدیلہ لکھا ہے (با سے) لیکن ابراہیم بن حمزہ نے جعفر سے تویلہ (تا سے) نقل کیا ہے اور اسحٰق بن ادریس نے جعفر سے نویلہ (نون سے) روایت کیا ہے۔واللہ اعلم نام تو ایک ہی ہے۔باقی تصحیفات ہیں۔

باب الھاء

۷۳۲۵۔سیدہ ہالہؓ دختر خویلد

ہالہ دختر خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی ہمشیرہ تھیں۔ جناب عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اسماعیل بن خلیل سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ہالہ جناب خدیجہ کی ہمشیرہ حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئیں۔ ان کے آنے سے آپ کو خدیجہ یاد آ گئیں اور آپ پر خوشی اور مسرت طاری ہوگئی اور فرمایا اے اللہ تو ہالہ کو اپنی برکتوں سے نواز جس سے وہ بے حد مسرور ہوئیں۔ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یارسول اللہ! آپ قریش کی ایک بڑھیا کو جس کے گال سرخ تھے اور جسے مرے زمانہ گزر چکا ہے کیوں یاد فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عطا کی ہیں۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہالہ کا جو نسب اوپر بیان ہوا ہے وہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ کا نسب ہے نیز جناب خدیجۃ الکبریٰ کی کوئی بہن اس نام کی نہیں تھی۔ واللہ اعلم۔

۷۳۲۶۔سیدہ ہجیمہؓ ام درداء

ہجیمہ بروایتے خیرہ ام الدرداان کے نام اور صحبت کے متعلق اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجیمہ اور خیرہ دونوں ایک ہیں اور اختلاف ان کے نام اور صحبت کے بارے میں ہے اور ابوموسیٰ نے بے سوچے سمجھے ابونعیم کی تقلید کی ہے حالانکہ ام الدرداء دو ہیں۔ خیرۃ ام الدرداء الکبریٰ جسے صحبت حاصل ہوئی اور ہجیمہ ام الدرداء الصغریٰ جو صحبت سے محروم رہی ہم نے خیرہ کے ترجمے میں وضاحت کردی ہے۔

۷۳۲۷۔سیدہ ہریرہؓ دختر زمعہ

ہریرہ دختر زمعہ بن قیس بن عبد شمس۔ جناب سودہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر نے باسنادہ طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود سے انہوں نے عبدالقیس کے ایک آدمی سے جس نے جاہلیت میں کافی حج کئے تھے اور اس کا نام معبد بن وہب تھا اس نے قریش کی عورت ہریرہ نامی سے شادی کی تھی۔ وہ بدر میں موجود تھے اور دو تلواروں کے ساتھ لڑے تھے حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا خدا ان پر رحم کرے۔ یہ زمین میں خدا کے شیر ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۸۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر ثابت

ہزیلہ دختر ثابت بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۳۲۹۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر حارث

ہزیلہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ام المومنین میمونہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر یہ ام حفید کا نام ہے یہ وہ خاتون ہے جنہوں نے جناب میمونہ کو گوہ پنیر اور گھی بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ انہوں نے ایک بدو سے نکاح کیا ہوا تھا۔ قعنبی نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابو صعصعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ دختر حارث کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے گوہ جس میں انڈے بھی تھے پیش کی دریافت فرمایا یہ اشیاء کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے کہا میری بہن ہزیلہ نے بطور تحفہ بھیجی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید تھے آپ نے انہیں کھانے کو کہا انہوں نے دریافت کیا کیا آپ نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا۔ خدا کی طرف سے مجھے کسی قاصد کا انتظار ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۰۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر سعید

ہزیلہ دختر سعید بن سہل بن مالک بن کعب۔ ان کا تعلق انصار کے بنو دینار سے ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۳۱۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر عمرو

ہزیلہ دختر عمرو بن عتبہ بن خدیج بن عامر بن چشم بن حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب اور ابن ماکولا انہوں نے آپ سے بیعت کی۔ خدیج: حاء پر زبر ہے۔ بقول دار قطنی انصار میں خدیج (حاء والا) نامی کوئی نہیں تھا۔

۷۳۳۲۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر مسعود

ہزیلہ دختر مسعود بن زید انصاریہ۔ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ کی بیعت کی۔

۷۳۳۳۔ سیدہ ہمینہؓ دختر خالد

ہمینہ دختر خالد یا خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ۔ ایک روایت میں ہمینہ دختر خلف ہے اور یہی درست ہے۔ یہ خاتون عبداللہ بن خلف کی جو (طلحہ الطلحات کے والد تھے) ہمشیرہ تھیں۔ اپنے شوہر خالد بن سعید بن عاص کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ وہاں ان کے دو بچے سعید اور امہ پیدا ہوئے۔ وہاں امۃ نے زبیر بن عوام سے نکاح کیا اور خالد اور عمر دولڑکے پیدا ہوئے وہاں منجاب بن حارث نے زیاد بن عبداللہ البکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ خالد بن سعید اور ان کی زوجہ ہمینہ بنت خالد کا نام لیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ان کا نسب بر بنائے شک خالد یا خلف لکھا ہے اور ابونعیم نے بغیر از شک خالد لکھا ہے اور دونوں نے یہ روایت ابن اسحٰق سے بواسطہ بکائی بیان کی ہے۔ ہمارا اسناد ابن ہشام از بکائی از ابن اسحٰق میں خلف مذکور ہے اور یہی درست ہے کیونکہ ان کا نسب اس کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ طلحہ الطلحات کی پھوپھی ہیں اور طلحہ عبداللہ بن خلف کے بیٹے ہیں نہ خلف کے۔

اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ امیمہ اور امینہ کی روایت بھی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۷۳۳۴۔ سیدہ ہندؓ دختر اثاثہ

ہند دختر اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔ یہ خاتون مسطح بن اثاثہ کی ہمشیرہ تھیں۔ عسکری نے مسطح کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے بھی یوں ذکر کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے صالح بن کیسان سے روایت کی کہ ہند دختر عتبہ بن ربیعہ احد کے معرکے میں ایک اونچی سی چٹان پر جس سے میدان جنگ نظر آتا تھا چڑھ کر بیٹھ گئی۔ جب اصحاب رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حادثہ پیش آیا تو اس عورت نے وہاں سے چلا چلا کر ذیل کے یہ اشعار پڑھے:

نحن جزینا کم بیوم بدر — والحرب بعد الحرب ذات سعر

ہم نے تم سے بدر کا بدلہ لے لیا اور لڑائی کے بعد دوسری لڑائی آگ کی طرح بھڑکتی ہے۔

ما کان من عتبة لی من صبر — ابی و عمی وشقیق بکری

میں عتبہ کی موت پر اور اسی طرح اپنے باپ چچا اور بکر بھائی کی موت پر صبر نہیں کر سکتی تھی۔

شفیت نفسی وقضیت نذری — شفیت وحشی غلیل صدری

میرے دل کو مسرت ہوئی اور میری نذر پوری ہوئی اور وحشی حبشی نے میرے درد دل کا علاج کر دیا۔

یہ اشعار اور بھی ہیں۔ اس کا جواب ہند دختر اثاثہ نے دیا یہ خاتون ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے مکے ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر — یا بنت وقاع عظیم الکفر

تو بدر میں ذلیل ہوئی اور بدر کے سوا اور جنگوں میں بھی اے برا کہنے والے کافر اعظم کی بیٹی۔

صبحک الله غداة الفجر — با لھا شمین الطوال الزھر

اللہ کرے کہ کل صبح تجھ پر معزز اور روشن چہرے والے ہاشمی حملہ کر دیں۔

بکل قطاع حسام یفری — حمزہ لیثی وعلی صقری

ہر کاٹنے والی تلوار سے وہ دشمن کو کاٹ پھینکتے ہیں حمزہ میرا شیر اور علی میرا چیتا ہے۔

ابن ہشام نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ان اشعار کے علاوہ بھی اس خاتون نے اشعار کہے ہیں جن میں ہند دختر عتبہ کے اشعار کا جواب دیا ہے۔

۷۳۳۵۔ سیدہ ہندؓ دختر اسید

ہند دختر اسید بن حضیر انصاریہ۔ ان کا ذکر محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی حدیث میں ملتا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن ابوعمر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوالرجال نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً قرآن حکیم سے خطبہ دیا کرتے تھے چنانچہ میں نے ق والقران المجید حضور رسول کریمؐ کی زبانی سن کر یاد کرتی تھی۔

۷۳۳۶۔ سیدہ ہندؓ دختر ابی امیہ

ہند دختر ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ ان کے والد کا نام ابوامیہ حذیفہ اور عرف زادالرکب تھا جو قریش کے مشہور اور سخی آدمیوں سے تھے جناب ہند کی والدہ کا نام عاتکہ دختر عامر بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس کنانیہ تھا۔

ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں رملہ ہے جو غلط ہے۔ ایک میں ہند ہے اور اکثر اسی کو درست کہتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کے نکاح میں آنے سے پہلے یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد کی زوجہ تھیں اور دونوں میاں بیوی نے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے ہجرت کی تھی اور نیز ایک روایت میں مذکور ہے کہ مدینے کو ہجرت کرنے والی پہلی خاتون بھی ام سلمہ تھیں ایک روایت میں ہے کہ مدینے کی پہلی مہاجر خاتون لیلیٰ دختر ابوحثمہ تھیں جو عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب ہند سے بعد از غزوۂ بدر ہجرت کے تیسرے سال نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوسلمہ غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان کی وفات بعد میں ہوئی۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے روایت میں ہے کہ جب حضور اکرمؐ شب اول کو ان کے پاس آئے تو دریافت کیا کہ آیا تو میرا ساتویں دن آنا پسند کرے گی جیسا کہ میرا معمول ہے یا تیسرے دن تاکہ ویسا کروں۔

ام سلمہ کی وفات یزید کے عہد حکومت میں ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات رمضان یا شوال کے مہینے میں ۵۹ ویں سال میں ہوئی اور ابوہریرہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت کے مطابق سعید بن زید نے نماز پڑھائی۔ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جناب ام سلمہ نے وصیت کی تھی کہ سعید بن زید ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ اس زمانے میں مروان بن حکم حاکم مدینہ تھا لیکن حسن بن عثمان کا قول ہے کہ مدینے کا امیر ولید بن عتبہ بن ابوسفیان تھا اور ان کی قبر میں عمر اور سلمہ (ان کے بیٹے) اور ان کے بھائی عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ کا بیٹا اترے تھے۔ ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ جناب ام سلمہ نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے عنوان کے تحت اس سے زیادہ کریں گے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۷۔ سیدہ ہندؓ دختر اوس

www.KitaboSunnat.com

ہند دختر اوس بن شریق ام سعید بن خیثمہ انصاریہ از بنو خطمہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۳۸۔سیدہ ہندؓ جہنیہ

ہند جہنیہ۔ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ابوالعباس بن مسروق سے انہوں نے عمر بن عبدالحکم اور حفص بن عبداللہ وراق اور قاسم بن حسن سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابتدائے اسلام میں بشر نامی ایک شخص آپ کے پاس آتا جاتا تھا اس کا تعلق بنو اسد میں عبدالعزیٰ سے تھا اور اس کا معمول تھا جب بھی صبح کو رسول کریمؐ کی خدمت میں آتا وہ جہینہ کے پاس سے گزرتا۔اس قبیلے میں ایک حسین وجمیل عورت تھی جس کے خاوند کا نام سعد بن سعید تھا وہ روزانہ اس کے راستے میں بیٹھ جاتی تاکہ وہ اسے دیکھ سکے اور بشر اسے دیکھے اس طرح اس عورت کو بشر سے محبت ہوگئی۔راوی نے اس قصے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔جعفر مستغفری نے ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۷۳۳۹۔سیدہ ہندؓ خولانیہ

ہند خولانیہ جو جناب بلال کی زوجہ تھیں۔ان کا نام سعید بن عبدالملک نے اوزاعی سے انہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت ملی یہ خاتون دمشق کے داریا بستی کی رہنے والی تھیں۔ابومحمد بن ابوالقاسم بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً ابوالبرکات بن مبارک سے انہوں نے ابوالحسین بن طیوری سے انہوں نے عبدالعزیز بن علی ازجی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بن عمر بن احمد بن خیثمہ سے انہوں نے ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مبارک سے انہوں نے عبدالعلی بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالورد قشیری سے انہوں نے ابوعامر کی ایک عورت سے اس نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں آئے اور آپ نے سلام کہا اور دریافت فرمایا کیا بلال موجود ہے۔ان کی بیوی نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بلال سے ناراض ہو بیوی نے کہا وہ اکثر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یوں فرمایا ہے حضور نے فرمایا جو کچھ وہ تجھے میری طرف سے بتائے اس کی تصدیق کرو وہ جھوٹ نہیں کہتا۔اس لئے اسے ناراض نہ کرنا اور تجھے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہیے جس سے بلال ناراض ہو۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ حضرت بلال نے اس وقت شادی کی جب وہ شام میں مقیم ہو گئے ہیں اور یہ واقعہ حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیش آیا تھا اور پھر حدیث میں خولان کا ذکر نہیں۔غالباً یہ اس کے علاوہ کوئی اور خاتون ہیں۔واللہ اعلم

۷۳۴۰۔سیدہ ہندؓ دختر ربیعہ

ہند دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ان کی ولادت حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں ہوئی جبار بن واسع کی زوجہ تھیں۔ان کی ایک بیوی بنو انصار سے تھی۔جبار نے انصاریہ کو طلاق دے دی۔اس وقت اس کا ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ایک سال کے بعد جبار بن واسع فوت ہوگئے اور خاتون کو حیض نہ آیا مطلقہ بیوی نے وراثت میں حصہ مانگا کہ اسے حیض نہ آیا تھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لے گئیں چنانچہ انہوں نے اسے وراثت سے حصہ دے دیا۔جب جناب ہند نے حضرت عثمان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے عم زاد حضرت علی کا کیا دھرا ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۱۔ سیدہ ہندؓ دختر سماک

ہند دختر سماک بن عتیک بن امرأالقیس۔ اسید بن حضیر انصاری اشہلی کی پھوپھی تھیں۔ یہ خاتون حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں۔ یہ عدوی کا قول ہے انہیں حضور اکرمؐ کی بیعت نصیب ہوئی۔ ابن حبیب کے مطابق جناب ہند کے عبداللہ اور عمرو نامی سعد بن معاذ سے دو بیٹے تھے۔ ابن الدباغ نے غسانی سے روایت کی ہے۔

۷۳۴۲۔ سیدہ ہندؓ دختر ابوطالب

ہند دختر ابوطالب ام ہانی قرشیہ ہاشمیہ ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہند اور ایک میں فاختہ مذکور ہے اور جس آدمی نے ان کا نام ہند بتایا ہے اس کی دلیل یہ ہے ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی ام ہانی کا شوہر تھا وہ نجران میں مقیم تھا اور وہیں بحالت کفر مرا۔ جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کا علم ہوا جو اس کی بیوی تھی اور جس کا نام ام ہانی ہند تھا تو اس نے ذیل کے شعر کہے:

اشاقتک هند ام اتاک سؤالها   کذاک النوی اسبابها وانفتالها

کیا تجھے ہند کے شوق نے ستایا ہے یا اس کا پیغام آیا ہے جدائی اور دوری کے اسباب ایسے ہی ہوتے ہیں۔

وقد ارقت فی رأس حصن ممرد   بنجران یسری بعد لیل خیالها

اس نے مجھے نجران کے ایک اونچے قلعے میں رات بھر جگائے رکھا اور اس کا خیال رات گزر جانے پر بار بار آتا رہا۔

ان اشعار کی تعداد کافی ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۳۔ سیدہ ہندؓ دختر عتبہ

ہند دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ۔ ابوسفیان بن حرب کی بیوی اور امیر معاویہ کی والدہ تھیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور حضور اکرم ﷺ نے ابوسفیان سے ان کے نکاح کو (حالانکہ بیوی شوہر سے ایک رات بعد اسلام لائی) جائز قرار دیا تھا اور یہ ایسی خاتون تھیں جو جری، مغرور ذی رائے اور عقل مند تھیں غزوۂ احد کے موقع وہ ذیل کے رجزیہ اشعار پڑھ رہی تھیں

نحن بنات طارق   نمشی علی النمارق   ان تقبلوا نعانق

ہم صبح کے ستارے کی بیٹیاں ہیں۔ ہم غالیچوں پر چلتی ہیں۔ اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو گے تو تم سے گلے ملیں گی۔

لو تدبروا نفارق   فراق غیر وامق

اگر تم میدان جنگ سے پیٹھ پھیرو گے تو تم سے علیحدہ ہو جائیں گی یہ فراق بیگانوں کا فراق ہوگا۔

جب حمزہ شہید ہوئے تو ہند نے ان کے کان اور ناک کاٹ لی ان کا پیٹ پھاڑ دیا ان کا کلیجہ نکال کر چبایا لیکن نگلا نہ جاسکا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا اگر وہ اسے نگل سکتی تو دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جاتی (کاش! اس راوی کو خدا نے عقل دی ہوتی)

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے حمزہ کا مثلہ کیا تھا وہ معاویہ بن مغیرہ بن ابوالعاص بن امیہ تھا جو عبدالملک بن مروان کا نانا تھا جسے حضور اکرم نے غزوۂ احد سے واپسی پر قتل کیا تھا۔

ہند دختر عتبہ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور مافات کی تلافی کی جب حضور اکرم ﷺ نے بیعت کے دوران میں خواتین سے عہد لیا کہ نہ وہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی تو ہند نے کہا کہ کیا کوئی شریف عورت بھی ایسے کام کر سکتی ہے اور جب آپ نے اس بات کا عہد لیا کہ تم اولاد کو قتل نہیں کرو گی تو ہند نے کہا کہ ہم نے انہیں پال پوس کر جوان کیا اور آپ نے میدانہائے جنگ میں انہیں قتل کیا۔

ہند نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ابوسفیان کے بارے میں شکوہ کیا کہ چونکہ وہ طبعاً کنجوس واقع ہوا ہے۔ وہ میرے اور اپنے بیٹوں کے کھانے پینے میں کنجوسی سے کام لیتا ہے فرمایا اپنی ضرورت کے مطابق اس کے مال سے تھوڑا بہت نکال لیا کرو۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہند نے ابوسفیان سے کہا کہ میں رسول کریم سے بیعت کرنا چاہتی ہوں ابو سفیان نے کہا کل تو تو ان باتوں کی منکر تھی کہنے لگی میں نے کسی شخص کو اس مسجد میں ایسے خلوص سے اللہ کا حق ادا کرتے نہیں دیکھا اور بخدا یہ لوگ تو سب عبادت گزار ہیں۔ ابوسفیان نے کہا جو کچھ تو کر چکی ہے وہ تو بھولی نہیں ہو گی۔ بہتر ہو گا کہ اپنی قوم کے کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے جاؤ چنانچہ ہند جناب عثمان بن عفان کے پاس گئی اور ایک روایت کے مطابق اپنے بھائی حذیفہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہند نے نقاب اوڑھ رکھی تھی۔ اور وہ حدیث ذکر کی اس کے بعد آپ نے ان سے بیعت کی یہ خاتون معرکہ یرموک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور ابوسفیان کے ساتھ حکومت روم کے خلاف جہاد میں شرکت کی خواہش کی تھی۔

ابوسفیان سے پہلے ہند فاکہہ بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں اور وہ قصہ مشہور عوام ہے۔ اس خاتون کی وفات حضرت عمر کے عہد خلافت میں ہوئی ان کی وفات اس دن ہوئی جس دن حضرت ابوبکر کے والد ابوقحافہ فوت ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۴۔ سیدہ ہندؓ دختر عمرو

ہند دختر عمرو بن حرام انصاریہ جو عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں اور جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ان کی حدیث واقدی نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۵۔ سیدہ ہندؓ دختر محمود

ہند دختر محمود بن مسلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۴۶۔ سیدہ ہندؓ دختر منبہ

ہند دختر منبہ بن حجاج قرشیہ سہمیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر بیعت کی اور اسلام لائیں۔ بقول واقدی عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں۔ ابن الدباغ نے غسانی پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۴۷۔ سیدہ ہندؓ دختر منذر

ہند دختر منذر بن جموح بن زید بن منذر انصاریہ ساعدیہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۷۳۴۸۔ سیدہ ہندؓ دختر ہبیرہ

ہند دختر ہبیرہ۔ نسائی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابویحیٰی بن ابوکثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابواسماء رجبی سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ثوبان نے بتایا کہ ہند دختر ہبیرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں۔ آپ نے انگوٹھیاں دیکھ کر ہاتھ پر ضرب لگائی بعد میں وہ خاتون جنت کے گھر گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں شکایت کی جناب فاطمہ الزہراء نے اپنے گلے سے سونے کا ہار جو حضرت علیؓ نے تحفۃً دیا تھا اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہار دیکھ فرمایا فاطمہ! کیا تو پسند کرے گی کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے حضرت فاطمہ نے ہار بیچ دیا اور اس کی قیمت سے ایک کنیز یا غلام خرید کر آزاد کر دیا آنحضرت کو علم ہوا تو فرمایا خدا کا شکر ہے کہ فاطمہ آگ سے بچ گئی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۹۔ سیدہ ہندؓ دختر ولید

ہند دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشیہ عبشمیہ جو معاویہ کی خالہ زاد تھیں۔ ابوعمر نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے بقول دار قطنی امام مالک نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے بر بنائے روایت زہری ان کا نام ہند لکھا ہے اور یہی درست ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں احمد بن صالح سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے روایت کی کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے سالم کو متبنیٰ بنا رکھا تھا اور اس کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی ہند دختر ولید بن عتبہ سے کر دیا تھا جو انصار کی ایک خاتون کا مولیٰ تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ بنایا تھا۔ اور جاہلیت میں متبنیٰ کو صلبی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا اس آدمی کی طرف اسکی نسبت کی جاتی تھی اور جائداد کا وارث قرار دیا جاتا تا آنکہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ادعوھم لابائھم تم انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو اور جس کے باپ کا پتہ نہ لگ سکے تو اسے اپنا مولیٰ اور دینی بھائی سمجھو اور اس پر سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو ابوحذیفہ کی بیوی تھی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا

بیٹا سمجھتے تھے اور میں نے اسے دودھ پلایا ہم نے ان کا ذکر اس کتاب میں کہیں اور بھی کیا ہے۔

۷۳۵۰۔ سیدہ ہندؓ دختر یزید

ہند دختر یزید بن برصاء از بنو ابو بکر بن کلاب۔ ابو عبیدہ نے اس خاتون کو ازواج النبی میں شمار کیا ہے۔ احمد بن صالح مصری کے مطابق ان کا نام عمرہ دختر یزید تھا۔ اس میں زبردست اختلاف ہے ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء

۷۳۵۱۔ سیدہ یسیرہؓ دختر ملیل

سیدہ یسیرہ دختر ملیل بن زید بن خالد بن عجلان انصاریہ از بنو عوف بن خزرج۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۵۲۔ سیدہ یسیرہؓ ام یاسر

یسیرہ ام یاسر انصاریہ۔ ایک روایت میں دختر یاسر ہے اور کنیت ام حمیضہ ہے۔ انہوں نے بیعت کی اور ہجرت کی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام یسیرہ از مہاجرات لکھا ہے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے ان کی حدیث حمیضہ دختر یاسر سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسٰی سے انہوں نے موسٰی بن حرام اور عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے ہانی بن عثمان سے انہوں سے انہوں نے اپنی والدہ حمیضہ دختر یاسر سے انہوں نے اپنی دادی یسیرہ سے روایت کی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تم خدا کی تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (الحمد للہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کیا کرو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں بلوایا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں

۷۳۵۳۔ سیدہ ام ابانؓ دختر عتبہ

ام ابان دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ۔ معاویہ کی خالہ تھیں اور شام میں اپنے شوہر ابان بن سعید بن عاص کے ہمراہ تھیں۔ جب ابان جنگ اجنادین میں مارے گئے تو ام ابان مدینے واپس آ گئیں اور حضرت عمر، علی، زبیر اور طلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے آخر الذکر کو ترجیح دی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۴۔ سیدہ ام ازہرؓ دختر زبرقان

ام ازہر عائشیہ۔ ان سے زینب دختر زبرقان عائشیہ نے روایت کی کہ ام ازہر کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں

لے کر گئے اور آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ خاتون صالحہ اور عابدہ تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۵۔ سیدہ ام اسحٰق رضی اللہ عنہا غنویہ

ام اسحٰق غنویہ۔ ان سے ام حکیم دختر دینار نے روایت کی مہاجرہ تھیں۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے جو ام اسحٰق کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئیں۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ وہ اپنا زادراہ مکہ میں ہی بھول آیا ہے۔ بہن کو کہا کہ وہ یہاں بیٹھ کر انتظار کریں تا کہ وہ اپنا زادسفر لے آئے۔ بہن نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میرا فاسق خاوند تمہیں آنے نہیں دے گا۔ اس نے مجھے تسلی دی اور خود زادسفر لینے چلا گیا مجھے وہاں بیٹھے کئی دن گزر گئے لیکن میرا بھائی نہ آیا۔ اتفاقاً ایک دن وہاں سے ایک آدمی جسے میں جانتی تھی گزرا۔ اس نے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی اور میں نے بتائی تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے بھائی کو میرے خاوند نے قتل کر دیا ہے۔ میں جب حضور کی خدمت میں پہنچی تو آپ وضوفر مار ہے تھے۔ میں روئے جارہی تھی اور کہتی تھی کہ اسحاق کو قتل کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹا مارا۔ اس کے بعد میری یہ حالت ہوگئی تھی کہ بڑی بڑی مصیبتوں میں میری آنکھیں آنسوؤں میں ڈبڈبا گئیں مگر کبھی ایک آنسو بھی آنکھوں سے نہ ٹپکا۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز ام اسحاق سے روایت کی کہ وہ رسول کریم کے پاس بیٹھی تھیں کہ آپ کے سامنے ثرید کا بڑا سا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اور ذوالیدین نے بھی جو اس وقت وہاں موجود تھا ثرید کھایا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور مجھے بھی فرمایا کہ کھاؤ مجھے یاد آ گیا کہ میں تو اس دن روزے سے تھی چنانچہ میرا ہاتھ رک گیا نہ آگے جاتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے گزارش کی کہ میں تو روزے سے تھی۔ ذوالیدین نے کہا جب پیٹ بھر کر کھا چکی ہو تو اب تمہیں یاد آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا رزق تھا کہ جس تک تجھے خدا لے گیا۔

۷۳۵۶۔ سیدہ ام اسیدؓ انصاریہ

ام اسید انصاریہ۔ ابواسید انصاری کی زوجہ تھیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی الفقیہ کے علاوہ اور کئی راویوں نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابومریم سے انہوں نے ابوغسان سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی کہ جب ابواسید ساعدی نے شادی کی تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کو کھانے کی دعوت دی کھانا تیار کرنے اور مہمانوں کے سامنے پیش کرنے کا سارا کام ابواسید کی بیوی ام اسید نے سرانجام دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکے تو ام اسید نے وہ مشروب جو پتھر کے ایک برتن میں رات کو کھجوریں بھگو کر تیار کیا تھا ہلا کر تحفہ کے طور پر آپ کو پیش کیا ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۷۔ سیدہ ام ابی امامہؓ

ام ابی امامہ بن ثعلبہ بن حارث۔ جب حضور اکرم نے بدر کو کوچ فرمایا تو ابوامامہ کی والدہ لب مرگ تھیں تو ان کے بیٹے ابو

امامہ نے اپنے ماموں ابو بردہ بن نیار کو کہا کہ آپ اپنی بہن کی تیمارداری کے لئے رک جائیں۔ ابو بردہ نے کہا۔ میری بہن تمہاری ماں ہے۔ اس لئے تمہیں رکنا چاہیے۔ معاملہ حضور اکرم ﷺ کے علم میں لایا گیا تو آپ نے ابوامامہ کو رک جانے کا حکم دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے تو ام ابی امامہ وفات پا چکی تھیں۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

یہ خاتون ام ابی امامہ دختر سہیل بن حنیف سے مختلف ہیں کیونکہ ان کی ولادت بعداز ہجرت ہوئی اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام اور کنیت تجویز فرمائی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے ہے جو بنواوس سے تھے اور ابوامامہ بن ثعلبہ ہجرت کے وقت جوان تھے اور ان کا تعلق بنو حارثہ بن حارث سے تھا جو خزرجی تھے۔ واللہ اعلم ہم ابوامامہ وغیرہ کے ترجمے میں انکا ذکر کر آئے ہیں۔

۷۳۵۸۔ سیدہ ام ابی امامہؓ بن سہل

ام ابی امامہ بن سہل بن حنیف جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کوئی بات نہیں لکھی۔ ابوموسیٰ نے بھی مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۹۔ سیدہ ام انسؓ انصاریہ

ام انس انصاریہ مگر یہ ام انس بن مالک نہیں ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حسین بن اسحٰق تستری سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے ام سعد سے جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہوں نے ام انس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی خدمت میں گزارش کی کہ نماز عشاء کے وقت مجھ پر نیند غلبہ پالیتی ہے آپ نے فرمایا اے ام انس رات کے پیٹ میں کئی وادیاں ہیں جب نماز کا وقت ہو جائے تو جلد ہی نماز پڑھ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۰۔ سیدہ ام انسؓ دختر براء

ام انس دختر براء بن معرور۔ ایک روایت میں ام بشر اور ایک میں ام مبشر بھی مذکور ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام انس دختر براء بن معرور سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بہترین انسان کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ فرمایا کہ ایک آدمی (آپ نے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا) نے اپنے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں کسی پر حملہ کرے یا اس پر کوئی حملہ آور ہو۔

پھر فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے ملتا جلتا آدمی کون ہے۔ صحابہ نے گزارش کی ہاں یارسول خدا ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے حجاز کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا وہ شخص جو اپنے مال غنیمت میں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ایسا شخص لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے۔

اسے محمد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام ام بشر بتایا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۱۔سیدہ ام انسؓ موسیٰ بن عمران کی دادی

ام انس جو موسیٰ بن عمران بن ابوانس انصاری کی دادی تھیں۔ان سے موسیٰ بن عمران نے روایت کی کہ ام انس نے حضورﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور میں آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا آمین نیز فرمایا تو نماز کی پابند کر اور گناہوں کو چھوڑ دے کہ یہ عمل جہاد سے بھی بہتر ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں یونس بن ابوانس کی دادی لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے موسیٰ کی دادی اور امام بخاری اس باب میں ابوعمر سے متفق ہیں چنانچہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں کہ یونس بن عمران بن ابی انس نے اپنی دادی ام انس سے روایت کی۔واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے طبرانی سے دو طریقوں سے روایت کیا ہے اور ام موسیٰ بن عمران لکھا ہے۔

۷۳۶۲۔سیدہ ام انسؓ دختر عمرو

ام انس دختر عمرو بن مرضحہ از بنوعوف بن خزرج انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرمﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۶۳۔سیدہ ام اوسؓ بہزیہ

ام اوس بہزیہ۔خلف بن خلیفہ نے ابوہاشم مانی سے انہوں نے اوس بن خالد بہزی سے انہوں نے ام اوس بہزیہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے لئے کچھ گھی کا انتظام کیا اور پھر اسے ایک کپی میں ڈال کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے روانہ کیا آپ نے ہدیہ قبول فرمالیا۔گھی نکال لیا اور ام اوس کے لئے دعائے برکت فرمائی کپی واپس کردی لیکن گھی سے لبا لب بھری ہوئی تھی ام اوس کو خیال آیا کہ حضور اکرمؐ نے تحفہ قبول نہیں کیا اور گھی واپس کر دیا ہے صحابیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا اسے اصل حقیقت سے آگاہ کردو۔

ام اوس کہتی ہیں وہ حضور نبی کریمﷺ کی عمر بھر اسی گھی کو استعمال کرتی رہیں۔پھر ابوبکر کی خلافت کا زمانہ آیا پھر حضرت عمر اور عثمان کا تا آنکہ جناب علی اور معاویہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۴۔سیدہ ام ایمنؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز

ام ایمن جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں اور جنہوں نے حضور نبی کریم کو دودھ پلایا تھا۔ان کا نام برکہ تھا اور یہ حبشیہ تھیں۔انہیں حضورؐ کے والد ماجد نے آزاد کیا تھا۔قدیم الاسلام تھیں حبشہ اور مدینہ ہر دو مقامات کو ہجرت کی تھیں اور انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن جناب خدیجہ کی ہمشیرہ کی کنیز تھیں۔جنہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔
ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن حضور اکرمﷺ کی والدہ ماجدہ کی کنیز تھیں اور انہوں نے ہی غلطی سے آپ کا پیشاب پی لیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے بعد تیرے پیٹ میں درد نہ ہوگا (خدا ایسے راویوں کو عقل دے۔مترجم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا پیشاب پینے والی صحابیہ کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی اور وہ ام حبیبہ کی کنیز تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن تھا جو عبید

کے بیٹے تھے اور جن سے عبید حبشی کے بعد زید بن حارثہ نے نکاح کرلیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے کہ ام ایمن میری ماں ہے اور اکثر ان کی ملاقات کو جایا کرتے۔

عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو ام ایمن بہت زیادہ روئیں۔ وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضور اکرم کی وفات کا علم تھا کہ اس حقیقت نے ہوکر رہنا ہے مگر میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ وحی کی آمدورفت منقطع ہوگئی ہے۔

یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما مسلم ابوالحسین سے انہوں نے ابو طاہر اور حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کرکے آئے۔ انہوں نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن شہاب نے ام ایمن کے حالات کے بارے میں بتایا کہ ام ایمن جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں اولاً حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد کی حبشی کنیز تھیں۔ ان کی وفات کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ام ایمن نے انہیں دودھ پلایا جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد فرمایا پھر ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا اور حضور کی وفات کے بعد ام ایمن بھی فوت ہوگئیں۔ ایک روایت میں پانچ مہینے مذکور ہیں اور ایک میں چھ مہینے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر اپنے اپنے زمانہ خلافت میں اسی طرح ان سے ملنے جایا کرتے تھے جس طرح کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۵۔ سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا انصاریہ

ام ایوب انصاریہ جو ابو ایوب کی زوجہ تھیں۔ ان کے والد کا نام قیس بن عمرو بن امرأالقیس تھا جو بنوخزرج سے تھے۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن صباح سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں ام ایوب نے بتایا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور اس میں یہ سبزیاں (پیاز اور تھوم وغیرہ) ڈال دیں جسے آپ نے ناپسند فرمایا خود نہ کھایا اور باقی احباب کو کھانے کی اجازت دے دی فرمایا میں نہیں کھاتا کہ میرے رفیق (جبرائیل) کو تکلیف نہ ہو۔

حمیدی کا قول ہے کہ سفیان نے حضور اکرم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا یارسول اللہ ام ایوب سے جو حدیث مروی ہے اور جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے کیا وہ حدیث آپ کی ہے آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ درست ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۶۔ سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا دختر مسعود

ام ایوب دختر مسعود۔ جعفر کا قول ہے کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی چیز بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الباء

۷۳۶۷۔ سیدہ ام بجیدؓ انصاریہ

ام بجید انصاریہ حارثیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام حواء مذکور ہے لیکن اس میں بڑی گڑ بڑ ہے اور ان کی شہرت ان کی کنیت سے ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سعید بن ابو ہند سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجید سے انہوں نے اپنی دادی ام بجید سے (جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی) روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات ایک مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا فرمایا ایسی حالت میں جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دینا چاہیے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۸۔ سیدہ ام بردہؓ دختر منذر

ام بردہ دختر منذر بن زید بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ جب حضور اکرم کے صاحبزادے جناب ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تو آپ نے بہ غرض رضاعت بچے کو ام بردہ کے سپرد کر دیا اور جب تک وہ زندہ رہے ام بردہ دودھ پلاتی رہیں۔ بقول ابو عمران کے شوہر کا نام براء بن اوس تھا۔

ابو موسیٰ نے ابوالقاسم بن اسماعیل بن محمد بن فضل سے روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم آٹھویں سال ہجری کے آخری مہینے ذی الحج میں پیدا ہوئے اور آپ نے انہیں ام بردہ دختر منذر کے سپرد کر دیا وہ دودھ پلاتی رہی اور ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ مشہور روایت میں صاحبزادے کی دودھ پلائی کا نام ام سیف تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ام بردہ اور ام سیف دونوں ہی بچے کو آگے پیچھے دودھ پلاتی تھیں۔ ایک صبح دوسری شام لیکن ام عمر نے ام سیف کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳۶۹۔ سیدہ ام بشرؓ دختر براء

ام بشر یا ام مبشر دختر براء بن معرور ایک روایت میں ان کا نام خلیدہ مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن یزید نے روایت کی۔

زہری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب کعب قریب الموت تھے تو ام بشر ان کے پاس آئیں اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن اگر میرے باپ سے تیری ملاقات ہو تو انہیں میرا اسلام کہنا انہوں نے جواب دیا اے ام بشر خدا تجھے آباد رکھے وہاں تو ہمیں اپنی پڑی ہوگی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنوں کی روحیں باد صبا کی طرف جنت میں جہاں چاہیں گی گھومتی پھریں گی اور فاجر لوگوں کی روحیں جہنم کے پست ترین مقام پر رہوں گی۔ انہوں نے کہا ہاں ام بشر نے کہا جبھی تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں۔

یونس اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے روایت کی جس نے صحابیہ کا نام ام مبشر لکھا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۰۔ سیدہ ام بلالؓ زوجہ بلال

ام بلال جو بلال کی بیوی تھیں بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے (خزاعہ کی عورتوں میں) حضور اکرم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۱۔ سیدہ ام بلالؓ دختر ہلال

ام بلال دختر ہلال اسلمیہ۔ یہ ابونعیم کا قول ہے بقول ابوعمر ام بلال ہلال مزنیہ کی دختر تھیں۔ ان کے والد حدیبیہ میں موجود تھے۔ اور ام بلال نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابو یحییٰ اسلمی سے انہوں نے اپنی والدہ ام بلال سے روایت کی کہ ان کے والد حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بھیڑ کا بچہ چھ ماہ کا ذبح کرو کہ اس کی قربانی جائز ہے۔

اسے انس بن عیاض نے محمد بن ابو یحییٰ سے انہوں نے اپنی والدہ انہوں نے ام بلال سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۲۔ سیدہ ام بیانؓ دختر زید

ام بیان دختر زید بن مالک۔ سعد بن زید کی بہن تھیں حضور اکرمؐ سے جنہوں نے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

باب الثاء وجیم

۷۳۷۳۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر ثعلبہ

ام ثابت دختر ثعلبہ بن محصن انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۴۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر جبر

ام ثابت دختر جبر بن عتیک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۵۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر سفیان

ام ثابت دختر سفیان بن عبید انصاریہ۔ از بنو ابجر۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۶۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر قیس

ام ثابت دختر قیس بن شماس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۷۔سیدہ ام ثابتؓ دختر مسعود

ام ثابت دختر مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ انصاریہ زرقیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۸۔سیدہ ام ثعلبہؓ دختر ثابت

ام ثعلبہ دختر ثابت بن جذع انصاریہ۔از بنوحرام۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الجیم

۷۳۷۹۔سیدہ ام الجلاسؓ

ام الجلاس التمیمیہ۔ یہ خاتون عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کی والدہ تھیں اور ان کا نام اسماء تھا ہم ان کا ذکر پہلے ''ہمزہ'' میں کر آئے ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۰۔سیدہ ام جمیلؓ دختر اوس

ام جمیل دختر اوس مزنیہ از بنو امرأالقیس۔ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں والد علی ذوائب اور قنزعہ کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ہم ان کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۱۔سیدہ ام جمیلؓ دختر جلاس

ام جمیل دختر جلاس بن سوید انصاریہ از بنو عبدالاشہل۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔

۷۳۸۲۔سیدہ ام جمیلؓ دختر حباب

ام جمیل دختر حباب بن منذر بن جموح الانصاریہ از بنوحرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۳۔سیدہ ام جمیلؓ دختر ابی حزم

ام جمیل دختر ابی حزم بن عتیک بن نعمان انصاریہ از بنو مالک بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۴۔سیدہ ام جمیلؓ دختر خطاب

ام جمیل دختر خطاب جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں اور سعید بن زید کی زوجہ۔ان کا نام فاطمہ تھا ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۵۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر عبداللہ

ام جمیل دختر عبداللہ۔ ان سے سعید بن میتب نے روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ نے سعید بن میتب سے انہوں نے ام جمیل سے روایت کی کہ ان کے خاوند نے انہیں پیٹا چنانچہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ آیا تو اس سے صلح کرنے کو آمادہ ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میں نے مصالحت کرلی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۶۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر قطبہ

ام جمیل دختر قطبہ بن عامر بن حدیدہ انصاریہ از بنوسواد۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۸۷۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر مجلل

ام جمیل دختر مجلل بن عبد اور ایک روایت میں عبید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہے۔ انہوں نے اپنے شوہر حاطب بن حارث کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ ان کے بیٹے کا نام محمد بن حاطب تھا۔ ان کے شوہر حبشہ میں فوت ہوگئے تو زید بن ثابت نے ان سے نکاح کرلیا۔ ان سے بھی اولاد ہوئی اور پھر وہ ہجرت کر کے مدینے آگئیں ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالعباس اور یونس بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا محمد بن حاطب سے انہوں نے ان کی والدہ جمیل دختر مجلل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں تجھے حبشہ سے لے کر مدینے کو روانہ ہوئی جب میں مدینے سے ایک دن یا دو دن کی مسافت پر تھی تو میں تیرے لئے ہانڈی میں کچھ پکانا چاہا۔ لکڑیاں ختم ہوگئیں تو میں تلاش میں جنگل کو نکل گئی۔ پک جانے پر میں نے ہانڈی اٹھائی تو سالن تجھ پر گر گیا اور تیرا بازو جل گیا۔ ہم یہ حدیث پیشتر ازیں محمد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ المجلل جیم کے ساتھ ہے۔

۷۳۸۸۔ سیدہ ام جندبؓ ابوذر کی والدہ

ام جندب۔ یہ ابوذر غفاری کی والدہ تھیں جن کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں۔ عبداللہ بن ابی نصر خطیب نے باسنادہ تا ابوداؤد طیالسی سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں اپنے بھائی اور والدہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہارے دین میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۹۔ سیدہ ام جندبؓ سلیمان بن عمرو کی والدہ

ام جندب۔ یہ خاتون سلیمان بن عمرو کی والدہ تھیں ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے سلیمان بن عمرو بن احوص تھے انہوں

نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے جمرہ کی صبح کو حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے لوگو! تم ایک دوسرے کو زور زور سے کنکریاں پھینک کر زخمی نہ کرو۔

۷۳۹۰۔سیدہ ام جندب ازدیہؓ

ام جندب ازدیہ۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے ابو یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں آہستہ آہستہ پھینکو اور ایک دوسرے کو زخمی نہ کرو۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ان کا کہنا کہ ام جندب سے مراد سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ہیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ام جندب ازدیہ کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یہ نہیں لکھا کہ اس سے مراد ام سلیمان ہیں ہاں البتہ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ان کے مطابق یہ خاتون ام سلیمان ہیں اور ان سے رمی جمار کی حدیث روایت کی اور دونوں نے اس کی سند یوں بیان کی۔ ابو یزید نے ام جندب سے انہوں نے جندب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ صحیح امر یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابو عمر اور ابو نعیم کا قول ہے اور یہ ابو عمر ہیں جنہوں نے اس پردے کو اٹھایا اور التباس کو دور کیا کہ ام جندب سے مراد ام سلیمان ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ان سے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۳۹۱۔سیدہ ام جندبؓ دختر مسعود

ام جندب دختر مسعود بن اوس انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الحاء

۷۳۹۲۔سیدہ ام حارثؓ انصاریہ

ام حارث انصاریہ عمارہ بن غزیہ کی دادی تھیں اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۳۔سیدہ ام حارثؓ دختر ثابت

ام حارث دختر ثابت بن جذع انصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۷۳۹۴۔سیدہ ام حارثؓ دختر عیاش

ام حارث دختر عیاش بن ابو ربیعہ مخزومیہ۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے شعیب بن اسحٰق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن

یحیٰی بن حبان سے انہوں نے ام حارث دختر عیاش سے روایت کی کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء کو ایک خاکستری رنگ ناقہ پر سوار منیٰ میں اہل منازل کے گھروں میں گھومتے دیکھا۔ وہ لوگوں کو بتارہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۵۔ سیدہ ام حارثؓ دختر مالک

ام حارث دختر مالک بن خنساء بن سنان انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۹۶۔ سیدہ ام حارثۃ الربیعؓ دختر نضر

ام حارثۃ الربیع دختر نضر۔ ہم باب الراء کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۷۔ سیدہ ام حبانؓ دختر عامر

ام جبان دختر عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ انصاریہ یہ خاتون عقبہ بن عامر بن نابی کی ہمشیرہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے جو محمد بن سعد سے مروی ہے۔ حبان: حاء پر زیر اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۳۹۸۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عاص

ام حبیب دختر عاص بن امیہ بن عبد شمس بقول جعفر عمرو بن عبدود کے پاس تھی اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور اس بنا پر وہ خالد، عمرو اور ابان بن عاص کی چچی تھیں لیکن یہ مستبعد ہے۔ واللہ اعلم

۷۳۹۹۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عباس

ام حبیب دختر عباس بن عبدالمطلب۔ ایک روایت میں ام حبیبہ مذکور ہے مگر اول الذکر درست ہے اور عبداللہ بن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی نظر ام حبیب پر پڑی۔ جب وہ گھٹنوں کے بل چلتی تھی فرمایا اگر میں اس بچی کے زمانہ بلوغت تک زندہ رہا تو میں اس سے شادی کروں گا لیکن آپ اس کے جوان ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگئے۔ جب ام حبیب جوان ہوئیں تو ان سے اسود بن سفیان بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا اور انہوں نے رزق بن اسود اور لبابہ دختر اسود کو جنم دیا اور اپنی والدہ کے نام پر ام الفضل لبابہ نام رکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۰۔ سیدہ ام حبیبؓ مولاۃ ام عطیہ

ام حبیب مولاۃ ام عطیہ۔ طبرانی نے اپنے تذکرے مکنیات من الصحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ شریک بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالملک بن ابوسلیمان سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی کہ میں ان خواتین میں موجود

تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ کی بعض صاحبزادیوں کو کچھ تحفے پیش کیے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم اسے غسل جنابت دو تو اس کے سر پر تین بار پانی ڈالو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۱۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر جحش

ام حبیبہ اور ایک روایت میں ام حبیب ہے مگر اول صحیح ہے اور زیادہ استعمال ہوتا رہا ہے یہ خاتون جحش بن رئاب کی دختر تھیں اور زینب دختر جحش کی ہمشیرہ یہ استحاضہ کی مریضہ تھیں اور اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں۔ اور بقول ابو عمر دونوں استحاضہ کی مریضہ تھیں۔

ابو یاسر سے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سلمہ حرانی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام حبیبہ دختر جحش سے روایت کی کہ وہ مبتلائے استحاضہ ہوگئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے نماز سے پہلے غسل کا حکم دیا اور فرمایا اگر تو ٹب سے نکلے اور خون کی سرخی پانی پر ظاہر ہو جائے جب بھی نماز پڑھ لیا کرو۔

اور اس حدیث کے اسناد کے بارے میں زہری سے اختلاف کیا گیا ہے ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ وہ ام حبیب یا ام حبیبہ ہیں۔

یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما ابوالحسین بن حجاج سے انہوں نے محمد بن مسلمہ مرادی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام حبیب دختر جحش سے جو عبدالرحمٰن کی زوجہ تھیں سات برس تک استحاضہ کے مرض میں مبتلا رہیں اور حضور اکرمؐ سے اس باب میں فتویٰ طلب کیا آگے حدیث بیان کی۔

اور معمر نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی اور یحیٰی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے اسی طرح روایت کی ابو موسیٰ' ابو عمر اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۲۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان

ام حبیبہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ ام حبیبہ ان کی لڑکی کے نام پر جو عبیداللہ بن جحش کی بیٹی تھیں ان کی کنیت تھی اور نام رملہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں۔ وہاں ان کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئیں۔ خاوند نے عیسائیت قبول کر لی اور وہیں مر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کو پیغام بھیجا کہ وہ ام حبیبہ تک آپ کی یہ خواہش پہنچائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کے متمنی ہیں۔ ام حبیبہ کہتے ہیں مجھے اس وقت پتہ چلا جب نجاشی کی ایک لونڈی ابرہہ نامی یہ پیغام لے کر میرے پاس آئی جو نجاشی کی لڑکیوں کی خدمت پر مامور تھی اور بادشاہ کے لئے تیل کا بندوبست کرتی تھی۔ اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے اسے اندر بلا لیا اور اس نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے نجاشی کو لکھا ہے کہ وہ آپ سے دریافت کریں آیا آپ حضور اکرم ﷺ سے نکاح پر آمادہ ہیں میں نے بصد شکر یہ اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ پھر لونڈی نے کہا نیز یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں

تمہارا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ کو اپنا وکیل مقرر کیا اور ابرہہ کو میں نے چاندی کے دو کنگن اور انگشتریاں بطور تحفہ دیں۔

جب رات ہوئی تو نجاشی نے جعفر بن ابی طالب اور حبشہ میں موجود مسلمانوں کو مجلس نکاح میں شرکت کی دعوت دی۔ خطبہ نکاح کے بعد نجاشی نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھا دوں۔ ام حبیبہ نے رضا مندی کا اظہار کیا میں نے ان کا مہر چار سو دینار مقرر کیا ہے۔ اس پر نجاشی نے وہ رقم مجلس میں انڈیل دی۔

اس کے بعد خالد بن سعید نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد اہل مجلس کو بتایا کہ میں نے رسول اکرم کے ارشاد کی تکمیل میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان کا نکاح آپ سے پڑھا دیا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو حضور کے لئے مبارک کرے۔ اس پر نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے سپرد کر دیئے جب مجلس نکاح برخاست ہونے لگی تو نجاشی نے کہا ابھی بیٹھے رہو کیونکہ انبیاء کی یہ سنت ہے کہ بعد از نکاح ان کی طرف سے حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے چنانچہ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نکاح میں ام حبیبہ کی طرف سے وکالت کے فرائض عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ نے سرانجام دیئے تھے کیونکہ ام المومنین کی والدہ صفیہ دختر ابوالعاص عثمان کی پھوپھی تھیں۔

ابن اسحق کا قول ہے کہ اس نکاح کا انعقاد زینب دختر خزیمہ ہلالیہ کے نکاح کے بعد ہوا اور تمام اہل السیر کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا نکاح جناب ام حبیبہ سے اس وقت پڑھا گیا ہے جب ام المومنین حبشہ میں تھیں لیکن امام مسلم بن حجاج نے صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ نکاح ابوسفیان کی خواہش پر اس وقت پڑھا گیا جب فتح مکہ کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کیا لیکن یہ بعض رواۃ کا وہم ہے۔

ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری (جو ابن شیرجی دمشقی کے عرف سے مشہور ہیں) نے اور نیز اور کئی راویوں نے حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ سے انہوں نے ابوالمکارم محمد بن احمد بن محسن طوسی سے انہوں نے ابوالفضل محمد بن احمد بن حسن عارف المیہنی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن حسن بن احمد حرشی سے انہوں نے ابومحمد حاجب بن احمد بن یرحم الطوسی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منیب مروزی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ بن ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جس آدمی نے چار رکعتیں قبل از ظہر اور چار بعد از ظہر ادا کیں اس نے جہنم کو خود پر حرام کر لیا۔ جناب ام حبیبہ نے چوالیسویں سال میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۳۔ سیدہ ام حذیفہؓ بن یمان

ام حذیفہ بن یمان حدیث حذیفہ میں ان کا ذکر آیا ہے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تمہیں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ فلاں وقت کے بعد مجھے آپ سے ملاقات کا موقع نہیں ملا چنانچہ میں حضور کی

خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ نماز مغرب ادا کر رہے تھے فرمایا اے حذیفہ! یہ شخص جو ابھی آیا تھا تو نے دیکھا تھا فرمایا یہ فرشتہ تھا جو مجھے یہ بشارت دینے آیا تھا کہ حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں۔ فاطمہ جنتیوں کی سردار ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۴۔ سیدہ ام حرامؓ دختر ملحان

ام حرام دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار تھا اور ام حرام انس بن مالک کی خالہ تھیں اور عبادہ بن صامت کی زوجہ اور ان کا نام رمیصاء تھا اور ایک روایت میں غمیصاء مذکور ہے لیکن ان کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا حضور اکرمؐ ان کا احترام فرماتے اور ان سے ملاقات کو جاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے آپ نے انہیں بتایا کہ انہیں شہادت نصیب ہوگی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحیٰی بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے قیلولہ فرمایا جب جاگے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو بحر اخضر کی سطح پر اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں شمولیت کا موقعہ ملے فرمایا تو انہی میں سے ہے۔

آپ پھر سو گئے اور جب جاگے تو مسکرا رہے تھے میں نے وجہ دریافت کی تو مجھے وہی جواب دیا جو پہلی دفعہ دیا تھا میں نے گزارش کی یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے اس میں شامل فرمائے فرمایا تم تو پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو۔

عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کرایا اور وہ انہیں ساتھ لے کر بغرض سیاحت ساتھ لے گئے جب سمندر کو عبور کر چکے تو خاتون ایک چارپائے پر سوار ہوئیں جس نے انہیں گرا دیا اور وہ فوت ہوگئیں۔ یہ حادثہ جنگ قبرص میں پیش آیا اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا خلافت عثمان میں اس لشکر کے امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ تھے اور ابوذر اور ابوالدرداء کے علاوہ کئی اور صحابہ ان کے ساتھ تھے یہ واقعہ ستائیسویں سال ہجری کا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۵۔ سیدہ ام حرملہؓ دختر عبدالاسود

ام حرملہ دختر عبدالاسود بن خزیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ بقول ابن اسحاق آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور پھر اپنے شوہر جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۷۴۰۶۔ سیدہ ام حسانؓ دختر شداد

ام حسان دختر شداد ہم نے ان کے بیٹے حسان کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۷۔ سیدہ ام الحصین رضی اللہ عنہا دختر اسحٰق

ام الحصین دختر اسحٰق احمسیہ یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسناد ہما مسلم ابوالحسین سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے ابوعبدالرحیم سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے یحیٰی بن حصین سے انہوں نے ام حصین اپنی دادی سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں اس نے اسامہ اور بلال کو دیکھا کہ ایک نے اونٹنی کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے آپ کو گرمی سے بچانے کے لئے کپڑا تان رکھا تھا تاکہ آپ رمی جمار کر سکیں۔ ابوعبدالرحیم کا نام خالد بن ابو یزید تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۸۔ سیدہ ام حفید رضی اللہ عنہا

ام حفید۔ ان کا نام ہزیلہ دختر حارث ہلالیہ تھا۔ یہ خاتون ام المومنین میمونہ دختر حارث کی بہن تھیں اور ابن عباس اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں ہم ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گھی پنیر اور گوہ پیش کی تھی اول الذکر دو اشیاء تو آپ نے استعمال کی تھیں اور گوہ کو بوجہ اس کی غلاظت کے نہ کھایا لیکن آپ کے سامنے باقی لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا۔ ام حفید صحرانشیں تھیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابن بشیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ میری خالہ ام حفید نے حضور اکرم ﷺ کو مذکورہ اشیاء بطور ہدیہ پیش کیں آپ نے اول الذکر دو اشیاء استعمال کیں لیکن گوہ کو بوجہ کراہت نہ کھایا البتہ باقی لوگوں نے کھالیا اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ اپنے دسترخوان پر کھانے کی اجازت کیوں دیتے؟ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۹۔ سیدہ ام الحکم رضی اللہ عنہا دختر زبیر

ام الحکم دختر زبیر بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں اور ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ایک روایت میں ان کا نام ام الحکیم مذکور ہے۔

ابواحمد بن علی الامین نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ حضرمی سے انہوں نے فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ ام حکم یا ضباعہ نے جو زبیر کی بیٹی تھیں انہیں بتایا کہ رسول اکرمؐ کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے ہم دونوں بہنیں جناب فاطمۃ الزہرا کے پاس گئیں اور پھر سب مل کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیے۔ فرمایا بدر کے یتامیٰ تم پر سبقت لے گئے ہیں لیکن میں کیوں نہ تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھا کرو۔

اور قتادہ نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام الحکم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور پھر بلا تجدید وضو (یا کلی) نماز ادا فرمائی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۰۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر ابوسفیان

ام الحکم دختر ابوسفیان صخر بن حرب قرشیہ امویہ جو ام حبیبہ زوجہ رسول اکرمؐ اور امیر معاویہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ یہ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائی تھیں اور جب آیت ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ نازل ہوئی تو یہ عیاض بن غنم فہری کے پاس تھیں جنہوں نے انہیں طلاق دے دی اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عثمان کی والدہ تھیں جو ابن ام الحکم کہلاتے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۱۔ سیدہ ام الحکم ضمریہؓ

ام الحکم ضمریہ۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ عطا فرمایا تھا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔

یحییٰ نے کتابتہً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن الحسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے ابن ام الحکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے پاس غلام آئے اور ہم دونوں بہنیں خاتون جنت کے پاس گئیں اور پھر میں حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی اور اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ انہیں کام کاج کے لئے غلام عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ شہدائے بدر کے یتیم بچے یا ان کی بیوہ خواتین کا حق تم پر فائق ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان پر بہ نسب ضمریہ ترجمہ لکھا ہے۔ اسی طرح ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں لیکن انہوں نے انہیں ضمریہ شمار نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابن ابی عاصم نے انہیں ام الحکم دختر زبیر سے مختلف صحابیہ قرار دیا ہے اور علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور جس نے انہیں ضمریہ لکھا ہے اسے غالباً اشتباہ اس لئے ہوا کہ راوی ضمری ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ام الحکم دختر زبیر سے روایت کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اس پر اتنا اضافہ کیا کہ ام الحکم کو ضمریہ بنا دیا ہے لیکن اگر انہوں نے ام الحکم دختر زبیر اور ام الحکم ضمریہ کو دو علیحدہ علیحدہ صحابیہ قرار دیا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ اسناد اور متن حدیث میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۷۴۱۲۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر عبداللہ بن مسعود

ام الحکم دختر عبداللہ بن مسعود بن ثعلبہ انصاریہ از بنو خدارہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۱۳۔ سیدہ ام الحکم غفاریہؓ

ام الحکم غفاریہ۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد خطابی سے انہوں نے یحییٰ بن موکل سے انہوں نے ماطرہ سے انہوں نے ام جعفر دختر نعمان سے انہوں نے ام الحکم غفاریہ سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضور اکرمؐ کو قیامت کا تذکرہ کرتے سنا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب عربوں کی تعداد کم ہو جائے گی تو قیامت بپا ہو جائے گی۔ یہ حدیث ام شریک سے مشہور ہے۔

۷۴۱۴۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حارث

ام حکیم دختر حارث بن ہشام قرشیہ مخزومیہ۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ تھا جو ولید کی دختر اور خالد کی ہمشیرہ تھیں وہ غزوۂ احد میں بحالت کفر شریک تھیں اور فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا وہ اپنے عم زاد عکرمہ بن ابو جہل کی بیوی تھیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو عکرمہ بھاگ کر یمن چلا گیا تھا ام حکیم نے حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں عکرمہ کو واپس لے آؤں آپ نے اجازت دے دی اور بیوی شوہر کو ڈھونڈ لائی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

بعد میں جب عکرمہ شہید ہو گئے تو خالد بن سعید نے (جب اسلامی لشکر نے مرج الصفر کے مقام پر دمشق کے قریب کیمپ کیا) ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا ام حکیم نے کہا اگر تم کفار کے لشکر کی شکست کا انتظار کر سکو؟ خالد نے کہا میری چھٹی حس مجھے بتا رہی ہے کہ میں اس معرکے میں مارا جاؤں گا چنانچہ مرج الصفر کے پل کے پاس ان کی رسم عروسی ادا کی گئی اور خالد نے احباب کو ولیمہ کھلایا۔ اس پل کا نام ان کے نام پر جسر ام حکیم ہو گیا۔

دعوت ولیمہ بہ مشکل ختم ہوئی ہوگی کہ رومیوں نے اسلامی لشکر پر یلغار دی اور خالد بن سعید شہید ہو گئے۔ شیر دل بیوی نے اس خیمے کا جس میں خالد نے شب عروسی گزاری تھی ایک ستون (پول) نکال لیا اور سات کافروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۵۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حرام

ام حکیم دختر حرام غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئی تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے اسلام قبول کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۱۶۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر زبیر

ام حکیم دختر زبیر بن عبد المطلب۔ ایک روایت میں ام الحکم ہے۔ ان کا نام صفیہ تھا اور ضباعہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور کلی کئے بغیر نماز ادا کی۔

ان سے ابن مندہ اور ابو نعیم نے باسناد ہما عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن حسن سے انہوں نے ابن ام حکم سے انہوں نے اپنی والدہ ام حکم سے وہ حدیث روایت کی کہ جس میں حضور اکرم ﷺ سے ایک خادم کی طلب کا ذکر ہے۔ جسے ہم ام حکم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

اور حماد بن سلمہ نے عمار سے انہوں نے ام حکیم سے وہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کا گوشت کھایا اور بغیر کلی کئے نماز ادا فرمائی۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے ام حکیم دختر زبیر بن عبد المطلب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اتنے میں بلال آ گئے نماز کی یاد دہانی کرائی۔ آپ اٹھ کر چلے گئے اور بغیر از تجدید وضو یا کلی کئے

بغیر نماز ادا فرمائی۔

یہ حدیث ام حکیم نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۷۔ سیدہ ام حکیمؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

ام حکیم زوجہ عثمان بن مظعون۔ یہ خاتون عمر کے ساتھ اعتکاف کیا کرتی تھیں اسے عمر بن ذر نے مجاہد سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم نے ان کے والد کا نام حکیم اور ان کا اپنا نام خولہ لکھا ہے۔

۷۴۱۸۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر عتبہ

ام حکیم دختر عتبہ بن ابووقاص۔ یہ خاتون مہاجر خواتین سے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۹۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر وداع

ام حکیم دختر وداع خزاعیہ۔ بقول ابونعیم وابوعمر انہوں نے ہجرت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وداع سے صفیہ دختر جریر نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپس میں ہدایا کا تبادلہ کیا کرو کہ اس سے سینے کی خباثتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ افطار میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۰۔ سیدہ ام حمیدؓ انصاریہ

ام حمید انصاریہ جو ابوحمید ساعدی کی زوجہ تھیں۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عبدالحمید بن منذر بن ابوحمید ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام حمید سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہیں لیکن ہمارے شوہر ہمیں روکتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا خواتین کا گھروں کے اندر نماز ادا کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ برآمدوں میں نماز ادا کریں اور اسی طرح برآمدوں میں پڑھی ہوئی نماز صحن کی نماز سے سے بہتر ہے اور صحن کی نماز جماعت کے ساتھ نماز سے بہتر ہے۔

اسے ابن وہب نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن سوید انصاری سے انہوں نے اپنی پھوپھی ام حمید سے جو ابوحمید کی زوجہ تھیں انہوں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۷۴۲۱۔ سیدہ ام خارجہؓ زید بن ثابت کی اہلیہ

ام خارجہ جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر ہے۔

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی زیاد سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابو ربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ ایک دیوار کے احاطے میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جو شخص اول از ہمہ دیوار کے پیچھے سے نمودار ہوگا وہ جنتی ہے۔ اس پر ہم میں سے ہر آدمی کی خواہش یہی تھی کہ کاش یہ موقعہ اسے نصیب ہوتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہمیں کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی ہم منتظر تھے دیکھئے کون آتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ آنے والا علی ہو۔ اتنے میں حضرت علی سامنے آگئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۲۔ سیدہ ام خارجہؓ دختر نضر

ام خارجہ دختر نضر بن ضمضم انصاریہ از بنوعدی بن نجار بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۳۔ سیدہ ام خالدؓ دختر اسود

ام خالد دختر اسود بن عبد یغوث قرشیہ زہریہ۔ یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے معاویہ بن حفص سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں حاضرین سے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے گزارش کی ام خالد فرمایا الحمد لله الذی یخرج الحی من المیت۔ بقول بعض ان کا نام خالدہ تھا اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔

۷۴۲۴۔ سیدہ ام خالدؓ دختر خالد بن سعید

ام خالد دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ قرشیہ امویہ۔ ان کا نام امہ اور ان کی والدہ کا نام ہمینہ تھا جو خلف خزاعیہ کی بیٹی تھیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور اور ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

ابوبکر بن عمر بن عویس اور کئی اور راویوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حبان سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ ام خالد سے روایت کی کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا خوب خوب عبداللہ نے کہا یارسول اللہ حبشہ میں اسے حسنہ کہا جاتا ہے ام خالد کہتی ہیں کہ میں اٹھ کر حضور اکرمؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگ گئی۔ میرے والد نے مجھے جھڑکا لیکن رسول اکرمؐ نے فرمایا اسے مت روکو۔

محمد بن اسماعیل نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسحٰق بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن فلاں بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک کپڑا لائے جس میں سیاہ رنگ کا چھوٹا سا چوکور ٹکڑا تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ کپڑا کسے پہناؤں گا۔ حاضرین خاموش رہے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ کوئی صاحب گئے اور ام خالد کو اٹھا لائے۔ حضور نبی کریمؐ نے کپڑا ہاتھ میں لیا اور ام خالد کو پہنا دیا اور فرمایا اسے اچھی طرح

استعمال کروتا آنکہ پرانا ہو جائے کپڑے میں سبز یا زرد رنگ کا نشان تھا فرمایا اے ام خالد یہ عمدہ ہے' عمدہ ہے اور حبشہ میں اسے حسنہ کہتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۵۔ سیدہ ام خالدؓ دختر یعیش

ام خالد دختر یعیش بن قیس بن عمرو الانصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۶۔ سیدہ ام خلادؓ

ام خلاد۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے اپنے شہید بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان کا قصہ خلاد انصاری کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔

۷۴۲۷۔ سیدہ ام خناسؓ

ام خناس۔ ابن ماکولا نے خا اور نون خفیفہ سے لکھا ہے اور خناس سکونی کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ام خناس مسعود کی زوجہ تھیں اور حضور اکرمؐ سے صحبت نصیب ہوئی۔

۷۴۲۸۔ سیدہ ام خولہؓ دختر حکیم

ام خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ بکیر بن اشج نے خولہ سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا کہ تم عدت گزارنے والی خاتون ہو اس لئے خوشبو نہ استعمال کرو اور نہ حنا استعمال کرو کہ وہ بھی خوشبو ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۹۔ سیدہ ام الخیرؓ دختر صخر

ام الخیر دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ۔ ان کا نام سلمٰی تھا اور وہ ابوبکر صدیق کی والدہ تھیں۔ بقول زبیر انہوں نے رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

قاسم بن محمد نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے پہلا خطبہ دیا اور لوگوں کو خدا کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی طرف بلایا اس پر مشرکین مکہ نے ابوبکر پر حملہ کر دیا اور انہیں بُری طرح زدوکوب کیا عتبہ بن ربیعہ حضرت ابوبکر کے قریب کھڑا تھا وہ اپنے جوتوں سے جن میں نعل لگے تھے ان کے منہ پر ٹھوکریں مارتا رہا تا آنکہ ان کی ناک چہرے کے برابر ہو گئی۔ اس کے بعد وہ ان کے پیٹ کو مارتا رہا اور وہ گوشت کا ایک لوتھڑا بن گئے۔

جب بنو تیم کو معلوم ہوا تو وہ آئے اور انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر لے گئے اور انہیں ان کی موت کا یقین ہو گیا حضرت ابوبکر کے والد اور ان کے اہل قبیلہ انہیں بلانے کی کوشش کرتے رہے۔ بمشکل تمام انہوں نے زبان کھولی اور دریافت فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ پر کیا گزری؟ لوگوں نے انہیں بُرا کہا اور اہل قبیلہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن ابوبکر بار بار آپ کے متعلق دریافت کرتے۔ آخر الامر لوگ انہیں اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے حضور اکرم نے جھک کر ابوبکر کو بوسہ دیا اور آپ

پر شدید رقت طاری ہوگئی۔

اس موقعہ پر حضرت ابوبکر نے درخواست کی۔ یارسول اللہؐ! یہ میری ماں ہے اور آپ اللہ کے مقدس رسول ہیں۔ آپ میری والدہ کو دعوت اسلام دیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے وسیلے سے دوزخ کی آگ سے بچ جائے۔ حضور اکرمؐ نے ام الخیر کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئیں۔

ابونعیم کا قول ہے کہ جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو ان کے والد ابوقحافہ اور والدہ ام الخیران کے وارث ہوئے۔

زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر کی والدہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت عثمان۔ طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عوف اور عمار بن یاسر کی مائیں بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ام الخیر قدیم الاسلام ہیں اور انہیں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا ور ام الخیر ابوقحافہ سے پہلے فوت ہوئیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الدال وذال

۷۴۳۰۔ سیدہ ام الدحداحؓ

ام الدحداح۔ ابودحداح کی زوجہ تھیں۔ ان کا ذکر ابوالدحداح کی اس حدیث میں آیا ہے۔ جس میں ایک ایسے احاطے کے جس میں کھجور کے درخت تھے صدقے کا ذکر آیا ہے اور جس میں ابوالدحداح نے ام الدحداح سے کہا تھا کہ اس احاطے سے نکل جاؤ۔ اشیری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۱۔ سیدہ ام الدرداءؓ

ام الدرداء جو ابوالدرداء کی زوجہ تھیں اور ان کا نام خیرہ دختر ابوحدرد اسلمی تھا۔ یہ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے۔ ان کے مطابق ام الدرداء صغریٰ کا نام جہیمہ وصابیہ تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم کے مطابق ان کا نام خیرہ اور بروایتے جہیمہ تھا۔ ان سے معاذ بن انس، طلحہ بن عبیداللہ اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے وہ مقبول ہوجاتی ہے اور جو شخص اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر مانگتا ہے فرشتہ کہتا ہے خدا کرے یہ بھلائی تجھے بھی عطا ہو۔

ام الدرداء فاضلہ، عاقلہ اور زاہدہ خاتون تھیں اور ابوالدرداء سے دو سال پیشتر شام میں خلافت عثمان کے عہد میں فوت ہوئیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ اور اپنے شوہر سے کئی احادیث یاد تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ان کا نام خیرہ یا جہیمہ لکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ دونوں ایک خاتون کے نام ہیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام الدرداء دو ہیں۔ کبریٰ

اور صغریٰ۔ کبریٰ کا نام خیرہ اور صغریٰ کا بجیمہ تھا۔ ہم اس سے پہلے خیرہ کے ترجمے میں بوضاحت لکھ آئے ہیں۔

۷۴۳۲۔ سیدہ ام ذرؓ

ام ذر۔ ابوذر غفاری کی زوجہ تھیں۔ ابوذر کی وفات کے سلسلے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۳۔ سیدہ ام ابی ذرؓ

ام ابی ذر۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہم ان کا ذکر (ایک طویل حدیث میں جو ابوذر کے اسلام کے بارے میں ہے) اور ان کی ماں اور بہن کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۴۳۴۔ سیدہ ام ذرہؓ

ام ذرہ۔ ان کا ذکر صحابیات میں کیا گیا ہے اور محمد بن منکدر ان کی حدیث کے راوی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور یتیم کا کفیل قیامت کے دن اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے کہ یہ دو انگلیاں۔

باب الراۗ

۷۴۳۵۔ سیدہ ام رافعؓ دختر عثمان

ام رافع دختر عثمان بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۳۶۔ سیدہ ام رافعؓ

ام رافع ان کا نام سلمیٰ تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبیداللہ بن وہب سے انہوں نے ام رافع سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یارسول اللہ میں نماز کیسے شروع کروں فرمایا جب تو کھڑی ہو دس بار اللہ اکبر کہہ۔ جب تو یہ کلمہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے پھر سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہہ۔ اس پر بھی اللہ فرمائے گا یہ بھی میرے لئے ہے پھر اللہ تعالیٰ کی دس بار حمد کر۔ اس پر اللہ کہے گا یہ میرے لئے ہے۔ پھر تو دس بار معافی طلب کر اس پر اللہ کہے گا میں نے تجھے معاف کیا۔

اس حدیث کو عطاف بن خالد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ام رافع سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کا اللہ تعالیٰ مجھے اجر دے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ دس بار لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دس بار اور استغفر اللہ دس بار کہہ جب تو سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے گی تو خدا کہے گا کہ یہ میرے بارے میں ہے لیکن جب تو استغفر اللہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا میں نے تجھے معاف کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۷۔ سیدہ ام رافع ؓ دختر عبداللہ

ام رافع دختر عبداللہ بن نعمان بن عبید انصاریہ۔ از بنو مالک بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور بیعت کی۔

۷۴۳۸۔ سیدہ ام ربعہ ؓ دختر خذام

ام ربعہ دختر خدام۔ بقول ابوموسیٰ ام ربعہ خنساء دختر خذام کی کنیت معلوم ہوتی ہے۔

قاضی ابوالخیر عمر بن محمد بن عبداللہ بن عزیزہ نے شجاع اور احمد سے جو علی بن شجاع کے لڑکے تھے انہوں نے محمد بن اسحٰق حافظ سے انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد سے انہوں نے عباس بن محمد دوری سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے یعقوب بن عطا سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خذام کی بیوی ربعہ کو اپنے خاوند سے نفرت تھی۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی۔ آپ نے میاں بیوی میں تفریق فرمادی اور پھر ابولبابہ نے ان سے نکاح کرلیا۔

یہ حدیث جو یعقوب سے مروی ہے۔ حدیث غریب ہے باقی تمام روایات میں خنساء کا نام مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۹۔ سیدہ ام ربیع ؓ دختر اسلم

ام ربیع دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ زوجہ برذع بن زید بن برذع کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۰۔ سیدہ ام ربیع ؓ

ام الربیع۔ یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن بن شعیب سے انہوں نے احمد بن سلیمان سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ام الربیع نے کسی آدمی کو زخمی کردیا مقدمہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ ام الربیع نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ مستغاث علیہا سے قصاص لیں گے فرمایا اے ام ربیع! یہ کتاب اللہ کا حکم ہے ام ربیع نے پھر کہا یارسول اللہ خدا کے لئے قصاص نہ لیجئے۔ ام ربیع کا اصرار جاری رہا تا آنکہ دوسری پارٹی دیت قبول کرنے پر رضامند ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جب وہ اللہ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی براءت کا انتظام فرمادیتا ہے۔ اس روایت میں اسی طرح مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ام ربیع نے قسم کھائی تھی کہ وہ قصاص نہیں لینے دے گی۔ واللہ اعلم

۷۴۴۱۔ سیدہ ام رعلہ قشیریہ ؓ

ام رعلہ قشیریہ۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسناد ضعیف اوزاعی سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن

عباس سے روایت کی کہ ایک خاتون کے جن کا نام ام رعلہ قشیریہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ بڑی فصیح البیان تھیں انہوں نے گزارش کی۔ ''السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ہم عورتیں گھروں میں محصور ہیں اور مردوں کے تسلط اور تغلب کا نشانہ ہیں ان کی اولاد کو پالتی ہیں اور ان کی آسائش کا انتظام کرتی ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے لشکروں میں کوئی حصہ نہیں۔ وہ طریقہ بتایئے جس سے ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہو۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کہ راتوں کو اور صبح و شام کے دوران میں اللہ کا ذکر کرو۔ آنکھوں کو نیچا رکھو اور آواز کو آہستہ رکھو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۲۔ سیدہ ام رمثہؓ

ام رمثہ غزوۂ خیبر میں موجود تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یوسف سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلے میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خراج خیبر سے خصوصی حصہ عطا کیا تھا ام رمثہ کے بارے میں روایت کیا کہ حضورؐ نے انہیں چالیس وسق دیئے تھے۔

۷۴۴۳۔ سیدہ ام رومانؓ دختر عامر

ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن دھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ جو ابوبکر صدیق کی زوجہ اور حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ زبیر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور باقی لوگوں نے اس کی سخت ممانعت کی ہے اور لکھا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ ان کا تعلق بنو غنم بن مالک بن کنانہ سے ہے۔ ان کی وفات چھٹے سال ہجری کے ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ایک روایت میں چوتھا اور ایک میں پانچواں سال ہجری مذکور ہے لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ دونوں روایات غلط ہیں کیونکہ ام رومان واقعہ افک کے وقت زندہ تھیں جو چھٹے سال ہجری ماہ شعبان میں واقع ہوا تھا۔ جب وہ فوت ہوئی تھیں تو حضور اکرمؐ قبر میں اترے تھے اور دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ جسے بہشت کی حور عین دیکھنے کی خواہش ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر کے نکاح میں آنے سے پہلے ام رومان عبداللہ بن سنجرہ بن جرثومہ الخیر بن غادیہ بن مرۃ الازدی کی زوجیت میں تھیں۔ ان سے ان کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام طفیل تھا ابوبکر سے ان کی دو اولادیں ہوئیں۔ حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی تو نبی کریمؐ کی صاحبزادیاں اور ہمارا خاندان مکے میں ہی رہ گیا تھا۔ جب آپ مدینے میں ٹھہر گئے تو آپ نے زید بن حارثہ اور اپنے موالی ابو رافع کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دے کر (زاد سفر اور سواری کی خرید کے لئے) روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے اہل خاندان کے لانے کے لئے عبداللہ بن اریقط کو دو یا تین اونٹ دے کر ان کے ساتھ کر دیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو لکھا کہ میری والدہ مجھے اور اسماء کو روانہ کرا دیں۔ ہم سب مل جل کر ایک ساتھ وہاں سے نکلے طلحہ بھی ہجرت کرنا چاہتے تھے۔ وہ بھی ساتھ ہو لئے۔

زید بن حارثہ اور ابو رافع نے جناب فاطمہ ام کلثوم ام ایمن اور ام المومنین سودہ کو ساتھ لیا اور مدینے پہنچ گئے حضور اکرمؐ تعمیر مسجد اور اپنے لئے حجرے بنوا چکے تھے۔ اپنے خاندان کو وہاں ٹھہرایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۷۴۴۴۔ سیدہ ام زفرؓ

ام زفر۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں جنون کی شکایت تھی۔ ابن جریج نے حسین بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے روایت کی کہ حضورؐ کے پاس دیوانے یا وہ لوگ جن پر جنوں کا تسلط ہوتا لائے جاتے آپ ان کے سینوں پر ضرب لگاتے اور وہ ٹھیک ہو جاتے۔ اسی طرح کی ایک عورت لائی گئی۔ آپ نے اس کے سینے پر ضرب لگائی لیکن وہ شفایاب نہ ہو سکی فرمایا۔ وہ دنیا میں اسی طرح رہے گی مگر آخرت میں اس کے لئے بھلائی ہے۔

ابن جریج کا قول ہے کہ انہیں عطاء نے بتایا کہ میں نے ام زفر کو دیکھا وہ ایک طویل القامت حبشن تھیں جنہیں میں نے کعبے کی سیڑھی پر دیکھا نیز عبدالکریم نے حسن سے روایت کی کہ انہوں نے لوگوں سے سنا کہ ایک دیوانی عورت تھی جس کے بھائی حضور اکرم کے پاس آئے اور صورت حال بیان کی فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں دربار خداوندی میں دعا کرتا ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن اگر وہ موجودہ حالت میں رہنے کو تیار ہو تو وہ آخرت کے حساب کتاب سے بچ جائے گی۔ جب بھائیوں نے بہن کو بتایا تو اس نے کہا مجھے اسی حال میں رہنے دو تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۵۔ سیدہ ام زفرؓ حضرت خدیجہ کی نائن

ام زفر۔ ام المومنین خدیجہ کی نائن تھیں جو عمر رسیدہ حبشن تھیں اور جناب خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں۔

عطاء نے ابن ابو رباح سے روایت کی کہ ابن عباس نے مجھے کہا آیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھایئے انہوں نے کہا یہ حبشن حضور اکرم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں ننگی ہو جاتی ہوں میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اگر تو راضی برضا رہے تو جنت عطا ہو گی اور اگر میں تو دعا کرتا ہوں اللہ تجھے شفا بخشے گا۔ اس عورت نے راضی برضا ہونے کو ترجیح دی اس شرط پر کہ جب اسے مرگی کا دورہ پڑے تو وہ ننگی نہ ہو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

اور ابن جریج نے عطاء سے روایت کی کہ میں نے کعبے کی سیڑھی پر ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے یہ خاتون وہی ہوں جن کا راویوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور ابن عباس اور ابن جریج کی حدیث بیان کیا ہے اور ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں اور وہ حدیث جسے ابو موسیٰ نے اس ترجمے میں ابن جریج سے روایت کیا ہے اسے ابو عمر نے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے لیکن ان کے اس قول سے کہ یہ خاتون حضرت خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ

کی خدمت میں آتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں الا یہ کہ انہیں مرگی کا دورہ بعد میں پڑنا شروع ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۴۴۶۔سیدہ ام زیادؓ اشجعیہ

ام زیاد اشجعیہ جو حشرج کی دادی تھیں۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناباسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد اشجعی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ۶۶ خواتین اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں جب رسول خدا کو علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کس کی اجازت سے تم شامل لشکر ہوئی ہو ہم نے حضور کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ملاحظہ کیے۔عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس دوائیں ہیں جن سے زخمیوں کی مرہم پٹی کی جائے گی۔ تیراندازوں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیں گی پیاسوں کو ستو پلائیں گی سپاہ کو جوش دلانے کے لئے رجز خوانی کریں گی اور فی سبیل اللہ ان کی امداد کریں گی۔اس پر ہمیں اجازت مل گئی۔

جب خیبر فتح ہوا تو خواتین کو مردوں کے برابر کھجوریں دی گئیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۷۔سیدہ ام زیدؓ دختر حرام

ام زید دختر حرام بن عمرو صاحبۃ الجمل انصاریہ از بنو مالک۔انہوں نے بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۴۸۔سیدہ ام زیدؓ دختر سکن

ام زید دختر سکن بن عتبہ بن عمرو بن خدیج انصاریہ از بنوحشم۔بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۹۔سیدہ ام زیدؓ

ام زید۔اسباط نے سدی سے روایت کی کہ انصار میں ام زید نامی ایک خاتون تھی جو اپنے شوہر سے لڑ پڑی اور چاہا کہ اپنے سسرال چلی جائے جب خاوند نے بیوی کو روکا تو اس خاتون کے اعزہ اور اس کے شوہر میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا چنانچہ اس موقعہ پر درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلو فا صلحوا بینھما میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون ماقبل الذکر خواتین سے ہیں یا ان کے علاوہ ہیں کیونکہ ان کا نسب نہیں بتایا گیا تا کہ اس معاملہ پر غور کیا جاسکتا۔ہم نے احتیاط کے طور پر ان کا ذکر کر دیا ہے تا کہ تحقیق کی جاسکے۔

۷۴۵۰۔سیدہ ام زینبؓ دختر فریعہ

ام زینب۔ان کا نام حبیبہ دختر فریعہ تھا اور وہ ام زینب دختر نبیط بن جابر ہیں۔عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے ام زینب سے روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی تحویل میں دیا اور آپ کو سونے کی بالیاں جن

میں موتی جڑے ہوئے تھے دیں تا کہ ان سے ہمارے لئے زیور تیار کئے جا سکیں۔ ہم پیشتر ازیں حبیبہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۱۔ سیدہ ام زینبؓ

ام زینب۔ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔

عطاف بن خالد نے اپنے والد خالد بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد زبیر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن رذیح بن ذویب سے انہوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کا ایک وفد ام زینب کے پاس سے گزرا اور انہوں نے ام زینب کی والدہ کی ایک دری اٹھالی۔ ام زینب دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ اہل وفد ان کی والدہ کی دری اٹھا لائے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ دری واپس کر دی جائے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے لڑکے اللہ تجھے برکت دے اور تجھے اپنی ماں کے لئے مبارک فرمائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۷۴۵۲۔ سیدہ ام سالمؓ اشجعیہ

ام سالم اشجعیہ۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے انہوں نے ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے ام سالم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور وہ ایک قبہ میں تھیں فرمایا یہ کتنا خوبصورت ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا ام سالم کہتی ہیں اس پر میں نے مردے کی تلاش شروع کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۳۔ سیدہ ام سارہؓ

ام سارہ اور بروایتے سارہ جو قریش کی ایک آزاد کنیز تھیں۔ ان کا ذکر انس کی حدیث میں آتا ہے۔ قتادہ نے انس سے روایت کی کہ ام سارہ قریش کی ایک آزاد کردہ کنیز تھیں۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں کسی ضرورت کے لئے آئیں پھر ایک آدمی نے ام سارہ کو ایک رقعہ دے کر ایک آدمی کے ساتھ مکے روانہ کیا تا کہ اس کے اہل و عیال کی حفاظت کی جائے اس پر یہ آیت اتری یا یھا الذین امنو الا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ میں کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے ام سارہ کو صحابیات میں شمار کیا ہو سوائے ابن مندہ کے اور جنہوں نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس قصے کا تعلق حاطب بن ابی بلتعہ کے ساتھ ہے جنہوں نے اہل مکہ کو بذریعہ خط حضور اکرمؐ کے مکے پر حملے کے بارے میں اطلاع دی تھی اور پھر رسول اکرم نے حضرت علی اور زبیر کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ کیا تھا اور انہوں

نے اسے روضہ خاخ کے پاس پکڑلیا تھا۔

۷۴۵۴۔ سیدہ ام السائبؓ انصاریہ

ام السائب یا ام المسیب انصاریہ۔ ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسناد ہم ابویعلی سے انہوں نے قواریری سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ام السائب کے گھر میں تشریف لے گئے اور وہ کانپ رہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بخار کا بھلا نہ ہو بخار کی وجہ سے کانپ رہی ہوں فرمایا ام سائب بخار کو برا بھلا مت کہو۔ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو یوں زائل کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۵۔ سیدہ ام السائبؓ نخعیہ

ام السائب نخعیہ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۶۔ سیدہ ام سبرہؓ

ام سبرہ۔ ان کی حدیث کے اسناد میں کچھ شبہ ہے۔ محمد بن اسحٰق ثقفی نے قتیبہ سے انہوں نے رشدین سے انہوں نے ابوبکر انصاری سے انہوں نے سبرہ سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضوء نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو اللہ کو یاد نہ کرے اس کا (کامل) وضوء نہیں ہوتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا اس کا خدا اور مجھ پر ایمان اکارت جائے گا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۷۔ سیدہ ام سعدؓ انصاریہ

ام سعد انصاریہ۔ یہ خاتون کبشہ دختر رافع بن عبید بن ثعلبہ ام سعد بن معاذ ہیں۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۸۔ سیدہ ام سعدؓ دختر ربیع انصاریہ

ام سعد دختر ربیع انصاریہ۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ خاتون سعد کے بعد فوت ہوئی تھیں۔ ام سعد ام خارجہ کی جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں ہمشیرہ ہیں۔ ان کا ذکر تو صحابیات میں ملتا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۹۔ سیدہ ام سعدؓ دختر زید

ام سعد دختر زید بن ثابت انصاریہ۔ ایک روایت میں انہیں زید بن ثابت کی زوجہ بتایا گیا ہے محمد بن زاذان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ راوی کو ان سے سماع حاصل نہیں کیونکہ ان دونوں میں عبداللہ بن خارجہ حائل ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عنبسہ کوفی سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے

ام سعد دختر زید بن ثابت سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم فصد کراؤ تو خون کو دفن کر دو۔ اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں آئینہ اور سرمہ دانی ساتھ رکھتے تھے اور ان سے محمد نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے لئے ایک سیر اور غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً تین سیر) پانی کافی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۰۔ سیدہ ام سعدؓ دختر سعد بن ربیع

ام سعد دختر سعد بن ربیع بن ابوزہیر از بنو حارث بن خزرج ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا اور قبل الذکر خاتون میں فرق کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے (ح) ابوموسیٰ نے حبیب بن محمد بن احمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن نعمان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے حسین بن محمد بن حماد سے انہوں نے عمرو بن ہشام حرانی سے انہوں نے محمد بن مسلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے روایت کی کہ میں اور ام سعد کا پوتا موسیٰ بن سعد اس خاتون کے پاس پڑھتے تھے اور ابوبکر کی گود میں ایک یتیم بچی تھی میں نے ام سعد کے سامنے پڑھا **والذین عقدت ایمانکم** انہوں نے کہا نہیں یوں پڑھو: **والذین عاقدت ایمانکم** یہ آیت ابوبکر اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب عبدالرحمٰن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے قسم کھائی کہ وہ عبدالرحمٰن کو اپنی وراثت سے محروم کر دیں گے بعد میں جب اسلام قبول کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۱۔ سیدہ ام سعدؓ ابوسعید خدری کی والدہ

ام سعد ابوسعید خدری کی والدہ تھیں۔ ان کے راوی ان کے بیٹے ابوسعید ہیں۔ قتیبہ نے ابن ابوالرجال سے انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھے حضور اکرمؐ کے پاس بھیجا۔ آپ نے فرمایا جو شخص خدا سے دولت طلب کرتا ہے خدا اسے دولت عطا کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۲۔ سیدہ ام سعدؓ بن عبادہ

ام سعد بن عبادہ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئیں۔ زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس نے منت مانی تھی جو وہ پوری نہ کر سکی۔ فرمایا تم اس کی طرف سے پوری کر دو۔

فتیان نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ اس اثنا میں مدینہ میں ان کی والدہ کا آخری وقت آ گیا۔ لوگوں نے ان سے وصیت کے بارے میں کہا انہوں نے کہا وصیت مال کے بارے میں کی جاتی ہے اور مال میرا نہیں سعد کا ہے چنانچہ وہ سعد کی واپسی سے پہلے فوت ہو گئیں۔ جب واپسی پر سعد کو اس کا علم ہوا

تو انہوں نے کہا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے راہ خدا میں کچھ خیرات کروں تو کیا اسے کچھ فائدہ پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں اس پر جناب سعد نے ایک احاطہ کا نام لے کر صدقہ کر دیا۔

کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے انہوں نے ابن میسیب سے روایت کی کہ ام سعد حضور اکرم کی غیر حاضری میں فوت ہو گئیں واپسی پر آپ نے ان کی نماز پڑھی حالانکہ ام سعد کو فوت ہوئے کم و بیش مہینہ گزر چکا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۳۔ سیدہ ام سعدؓ دختر مرہ

ام سعد دختر مرہ بن عمرو جحیہ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابن مندہ نے سعد بن عمرو لکھا ہے اور یہی درست ہے ابو عمر نے ام سعید دختر عمرو الجحیہ تحریر کیا ہے اور ایک روایت میں دختر عمیر مذکور ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ کافل الیتیم کی راوی یہی خاتون ہیں۔

یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کی کفالت اختیار کی۔ یتیم ان کے اپنے خاندان کا ہو یا کسی اور خاندان کا وہ جنت میں میرے ساتھ اکٹھا ہوگا جس طرح کہ انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی ساتھ ساتھ ہیں۔

اسی حدیث کو محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر عمرو بن مرہ سے اور ابن عیینہ نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ زہریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۴۔ سیدہ ام سفیانؓ دختر ضحاک

ام سفیان بن ضحاک۔ ان کا شمار صحابیات میں کیا گیا ہے لیکن بغیر از ثبوت چنانچہ طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام سفیان سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ کے پاس آیا کرتی تھیں اور جب بات چیت کر چکنے کے بعد اٹھتی تو کہتی خدا آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے جب رسول اکرم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا فرمایا یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے پھر سورج کو گرہن لگ گیا آپ نے فرمایا۔ اعوذ باللہ من عذاب القبر۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ابن مندہ پر ان کے ذکر سے استدراک کیا ہے لیکن چونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک بے محل ہے۔

۷۴۶۵۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوامیہ

ام سلمہ دختر ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام ہند

تھا اور ان کے والد کا عرف زاد الرکب تھا اور حضور اکرم ﷺ سے پہلے وہ ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کی زوجیت میں تھیں۔ وہاں ان کے بطن سے سلمہ، عمر، درہ اور زینب پیدا ہوئیں جب ام سلمہ فوت ہو گئے تو حضور نے ان سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمرو بن ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی دادی ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ابو سلمہ نے ہجرت مدینے کی تیاری کی تو اپنے لئے ایک اونٹ کا بندوبست کیا اور مجھے اور میرے بیٹے سلمہ کو اس پر سوار کر کے مہار پکڑ لی اور مدینے کو نکل کھڑا ہوا۔ جب اسے میرے قبیلے کے لوگوں نے دیکھا تو انہوں نے اسے روکا یہ تیری خواہش ہے جس نے تجھے ہجرت پر مجبور کیا ہے۔ رہا معاملہ تیری زوجہ کا وہ کیوں گھر کو چھوڑے اور تو اسے شہروں میں لئے پھرے اس پر انہوں نے اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے چھین لی اور مجھے پکڑ لیا اس صورت حال سے بنو عبد الاسد بھر گئے اور سلمہ کا رخ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے بیٹے کو اس کی ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے جب تم نے اس کی بیوی کو شوہر سے چھین لیا ہے چنانچہ ابو سلمہ کے اہل قبیلہ نے میرے بیٹے سلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے مجھے میرے قبیلہ والوں نے قابو کر لیا اور میرا شوہر ابو سلمہ مجھے چھوڑ کر خود مدینے چلا گیا اور اس طرح ہم تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اب میری یہ حالت تھی کہ میں روزانہ صبح اٹھ کر ابطح کے مقام پر آ جاتی اور شام تک وہاں بیٹھی روتی رہتی کم و بیش ایک سال اسی حال میں گزر گیا تا آنکہ ایک دن ایک شخص جس کا تعلق میرے بنو عم (بنو مغیرہ) سے تھا وہاں سے گزرا اور اسے میری حالت پر رحم آ گیا۔ اس نے میرے قبیلے سے کہا کیا تم اس بے بس عورت کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو تم نے اسے خاوند اور بیٹے ہر دو سے جدا کر دیا چنانچہ میرے اہل قبیلہ نے اجازت دے دی اور کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے شوہر کے پاس جا سکتی ہو۔ اسی دوران میں بنو عبد الاسد نے میرا بیٹا بھی مجھے لوٹا دیا۔ میں نے اونٹ کا بندوبست کیا بیٹے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر کے تعاقب میں چل دی۔ میں بالکل اکیلی تھی اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا خدا کرے کہ مجھے کوئی رفیق سفر مل جائے تا آنکہ میں اپنے شوہر تک پہنچ جاؤں۔

جب میں تنعیم میں پہنچی تو اتفاق سے میری ملاقات عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ سے ہو گئی جو بنو عبد الدار کا بھائی تھا۔ انہوں نے کہا اے ابو امیہ کی بیٹی کہاں جا رہی ہو۔ میں نے کہا اپنے شوہر کے پاس مدینے جا رہی ہوں پوچھا کیا تمہارا کوئی رفیق سفر ہے میں نے کہا سوائے اللہ اور اس بچے کے اور کوئی نہیں کہا پھر تو تمہاری کوئی منزل نہیں۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور مجھے لے کر روانہ ہو پڑا بخدا میں نے عرب بھر میں ایسا شریف النفس کوئی انسان نہیں دیکھا تھا جب منزل پر پہنچتا تو اونٹ کو بٹھاتا اور خود ایک طرف ہو کر درخت کے نیچے جا کر لیٹ جاتا پھر جب کوچ کا وقت آتا تو اونٹ کے پاس آ کر کجاوہ رکھتا۔ ہٹ کر ایک طرف کو کھڑا ہو جاتا اور مجھے کہتا کہ سوار ہو جاؤ۔ جب میں سوار ہو چکتی اور اونٹ پر جم کر بیٹھ جاتی۔ عثمان بن طلحہ آتا۔ اونٹ کی مہار پکڑ کر چل پڑتا اور جب منزل آتی تو ٹھہر جاتا۔ وہ اسی طریقے سے چلتا آیا تا آنکہ ہم مدینے پہنچ گئے۔ جب قبا میں اس نے عمرو بن عوف کی بستی دیکھی تو کہنے لگا تیرا خاوند یہیں ٹھہرا ہو گا اور فی الواقع ابو سلمہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا چنانچہ خدا کا نام لے کر میں اس بستی میں اتر پڑی اور

عثمان بن طلحہ وہاں سے مکے کولوٹ گیا وہ اکثر کہا کرتا کہ میں نے کوئی ایسا خاندان نہیں دیکھا جسے قبول اسلام کے بعد اتنی تکالیف پیش آئی ہوں جتنی کہ ابوسلمہ کے خاندان کو پیش آئیں اور خود میں نے بھی عثمان بن طلحہ جیسا کریم النفس رفیق سفر نہیں دیکھا ایک روایت کے مطابق ام سلمہ وہ پہلی خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینے آئیں واللہ اعلم اور ابوسلمہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔

یعیش بن صدقہ فقیہ نے باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابن عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ان کی عدت گزر گئی تو ابوبکر نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے انکار کر دیا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ اس کے جواب میں جناب ام سلمہ نے گزارش کی کہ اول تو میں غیرت مند عورت ہوں دوم یہ میں صاحب اولاد ہوں اور سوم یہ کہ میرے خاندان میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو میرا وکیل یا کفیل ہو آپ نے عمر کو کہا کہ ام سلمہ کو میری طرف سے جا کر کہو کہ سوکنوں سے غیرت کے بارے میں جناب باری میں التجا کروں گا کہ یہ جذبہ تیرے دل سے نکال دے۔ اسی طرح تیری اولاد کی کفالت میں کروں گا اور تیرے خاندان میں کوئی شاہد وغائب نہیں تو اچھی بات ہے کہ کوئی بھی تیرے معاملات میں دخل انداز نہیں ہوگا۔ اس پر جناب ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا اٹھو اور تم حضور اکرمؐ سے میرا نکاح کر دو چنانچہ یہ مہم اختصار سے انجام پذیر ہوئی۔

ارسلان بن یغان ابومحمد صوفی نے ابوالفضل بن طاہر بن سعید بن ابوسعید میہی صوفی سے انہوں نے ابوبکر بن احمد بن علی بن خلف سے انہوں نے حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں قیام فرما تھے کہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ "انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت" آپ نے خاتون جنت حضرت علی حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ اجمعین کو بلوا بھیجا اور فرمایا۔ یہ میرے اہل بیت ہیں جناب ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں شامل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ ضرور شامل ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۶۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوحکیم

ام سلمہ دختر ابوحکیم ایک روایت میں ام سلیم مذکور ہے اور ایک میں ام سلیمان ان کے نام کا علم نہیں ہو سکا ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے بوڑھی خانہ نشین عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۷۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر یزید بن سکن

ام سلمہ دختر یزید بن سکن۔ ان کا نام اسماء تھا۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسٰی سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ابونعیم (فضل بن دکین سے) انہوں نے یزید بن عبداللہ شیبانی سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام سلمہ انصاریہ

سے روایت کی کہ ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہمارے معمولات میں کون سا عمل ایسا ہے کہ ہمیں اس میں آپ کے فرمان کے خلاف نہیں چلنا چاہیے آپ نے فرمایا کسی کی موت پر بین نہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں خاتون نے میرے چچا کی وفات پر بین کئے تھے۔ اب مجھے اس سلسلے میں اس کا بدلہ چکانا ہے۔ آپ نے منع فرمایا چنانچہ میں نے اس کے بعد نہ تو اس خاتون کا بدلہ چکایا اور نہ کسی اور ماتم پر بین کیا لیکن میرے بغیر تمام عورتیں بین کرتی رہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بقول ابوعیسیٰ عبد بن حمید کا قول ہے کہ اسماء دختر یزید بن سکن ہی ام سلمہ ہیں۔

۷۴۶۸۔ سیدہ ام سلمیٰؓ بنت ابوامیہ

ام سلمی دختر ابوامیہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوسعد محمد بن علی الکاتب اور ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے ابومنصور عبدالرزاق بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے زکریا ساجی سے انہوں نے محمد بن حارث بن مدلج مخزومی سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے ام سلمہ دختر ابوامیہ سے سنا کہ رسول کریم نے شوال میں نکاح کیا اور اسی مہینے میں شب زفاف منائی۔ ابوالشیخ نے کتاب النکاح میں اسی طرح بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عثمان نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت کی اور شاید ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۹۔ سیدہ ام سلمیٰؓ

ام سلمی۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ خاتون ابورافع کی زوجہ ہیں۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن ابورافع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمی سے روایت کی کہ خاتون جنت بیمار پڑ گئیں اور پھر اسی مرض سے وفات پا گئیں۔ میں اس بیماری میں ان کی تیمار دار تھی۔ ایک دن ان کی حالت ایسی ہوگئی کہ اس بیماری کے دوران میں ان پر کبھی ایسی حالت طاری نہیں ہوئی تھی۔ حضرت علی کسی کام کے لئے گھر سے نکلے مجھ سے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میرے غسل کا بندوبست کرو میں نے ان کی خواہش کی تعمیل کی چنانچہ انہوں نے نہایت اہتمام سے غسل کیا۔ پھر مجھ سے نئے کپڑے مانگے میں نے دیئے اور انہوں نے پہن لئے پھر مجھے کہا کہ میرا بستر مکان کے وسط میں لگا دو۔ میں نے لگا دیا وہ لیٹ گئیں منہ قبلے کی طرف کر کے اپنا دایاں ہاتھ دائیں گال کے نیچے رکھ لیا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے اور میں نے اپنا بدن نہا دھو کر پاک صاف کر لیا ہے اس لئے دوبارہ مجھے برہنہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ فوت ہوگئیں جب حضرت علی واپس آئے تو میں نے ساری روئداد ان کے گوش گزار کر دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۰۔ سیدہ ام سلیطؓ

ام سلیط۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور غزوۂ احد میں شریک تھیں اور بقول حضرت عمر فاروق غازیوں کے لئے پانی کی مشکیں بھر کر لاتی تھیں۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۱۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر سحیم

ام سلیم دختر سحیم۔ ان کا نام امہ یا امیہ دختر ابو الحکم غفاریہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۲۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر ملحان

ام سلیم دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ نجاریہ انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سہلہ کسی نے رمیلہ کسی نے رمیثہ کسی نے ملیکہ' غمیصاء اور رمیصاء بھی لکھا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ عورت مالک بن نضر جو کہ انس بن مالک کے والد تھے کی زوجہ تھی میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی اور مالک بن نضر شام چلا گیا اور وہیں مر گیا۔

اس پر ابو طلحہ انصاری نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں خود تمہیں پسند کرتی ہوں اور تمہارے جیسے آدمی کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن میں مسلمان ہوں اور تم مشرک ہو اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو اسی کو میں اپنا مہر سمجھ لوں گی اور کسی اور چیز کا تقاضا نہیں کروں گی۔ ابو طلحہ مسلمان ہو گیا اور ام سلیم سے نکاح کر لیا۔ کچھ عرصے کے بعد خدا نے انہیں ایک لڑکا دیا جو بچپن ہی میں فوت ہو گیا اس کا نام ابو عمیر تھا چونکہ باپ اس سے پیار کرتا تھا اس لئے اس کی وفات سے ابو طلحہ کو بہت دکھ ہوا۔

بعد میں ان کے یہاں ایک اور بیٹا ہوا جس کا نام عبداللہ بن ابو طلحہ تھا پھر عبداللہ کو جوانی اور شادی کے بعد خدا نے انہیں اسحٰق دیا انہیں خدا نے برکت دی اور اسحٰق اور ان کے بھائیوں کی تعداد دس تھی اور سب نے اپنے باپ سے علم حاصل کیا۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابو القاسم ہبۃ اللہ بن عبد الواحد بن حصین سے انہوں نے ابو طالب محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن مسلمہ واسطی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ابو طلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیم نے کہلا بھیجا اے ابو طلحہ کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ جس خدا کی تم پوجا کرتے ہو وہ لکڑی کا بنا ہوا ہے جو زمین سے اگتی ہے جسے حبشی بن فلاں کھینچ کر لے آتا ہے۔ ابو طلحہ نے جواب دیا ہاں میں جانتا ہوں۔ ام سلیم نے کہا لکڑی کو پوجتے تمہیں شرم نہیں آتی اور اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تم سے مہر طلب نہیں کروں گی ابو طلحہ نے کہا اچھا مجھے سوچنے دو چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد آ کر ابو طلحہ نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد ام سلیم نے اپنے بیٹے انس سے کہا اٹھو اور ابو طلحہ سے میرا نکاح پڑھا دو۔

یہ خاتون کئی غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں اور آپ سے کئی احادیث روایت کیں اور ان سے جناب انس نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت

کی کہ انہوں نے قتادہ کو انس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ ان کی والدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! انس آپ کا خدمت گزار ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اے اللہ تو اس کے مال اور اولاد میں برکت دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اسے اس کے لئے مبارک کر۔ ام سلیم کا شمار عقل مند خواتین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۳۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر ابو حکیم

ام سلیمان یا ام سلمہ یا ام سلیم دختر ابو حکیم عدویہ وہی ہیں ام سلیمان بن ابی حثمہ۔ ان سے عبداللہ بن طیب نے روایت کی کہ انہوں نے خانہ نشین (عمر رسیدہ) عورتوں کو آپ کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا۔ تینوں نے ذکر ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا تذکرہ ام سلمہ میں کیا گیا ہے۔

۷۴۷۴۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر عمرو

ام سلیمان بن عمرو الاحوص۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان نے روایت کی کہ یحیٰی نے باسنادہ ابو بکر بن ابو عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابو شیبہ سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے یزید بن ابو زیاد سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے آپ کو جمرہ عقبہ کے پاس ایک خچر پر سوار دیکھا آپ کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو آپ کو لوگوں کے ہجوم سے دور رکھتا تھا مجھے بتایا گیا کہ یہ فضل بن عباس ہیں۔ آپ نے ہجوم سے خطاب کر کے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو زخمی نہ کر دینا۔ جب تم کنکریاں پھینکنے لگو تو چھوٹی کنکریاں پھینکو آپ وادی میں داخل ہوئے اور آپ نے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آپ مڑ گئے۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ اس کے راوی ان کے دادا سلیمان بن عمرو احوص ہیں بعض کے نزدیک ان کی والدہ ہیں بعض کہتے ہیں کہ سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی بعض لوگوں نے ام سلیمان کو ام جندب بتایا ہے۔ آگے چل کر ان کا ذکر انشاء اللہ آئے گا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۵۔ سیدہ ام سمرہؓ دختر جندب

ام سمرہ بنت جندب۔ ان کا ذکر عبدالحمید بن جعفر کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ام سمرہ کا خاوند مر گیا اور اس کا بیٹا سمرہ رہ گیا۔ یہ خاتون اچھی خاصی خوبصورت تھیں۔ جب مدینے آئیں تو انہیں نکاح کے پیغامات آنے شروع ہو گئے۔ انہوں نے کہا میں اس شخص سے شادی کروں گی جو میرے بیٹے سمرہ کی کفالت اس کے زمانہ بلوغت تک اپنے ذمہ لے چنانچہ ایک انصاری نے اس شرط پر ان سے نکاح کر لیا اور اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے لگ گئیں۔

اور حضور اکرم ﷺ کا دستور تھا کہ انصار کے جولڑکے بلوغت کو پہنچ جاتے آپ ان کو طلب فرماتے آپ نے انہیں بلایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۶۔ سیدہ ام سنانؓ اسلمیہ

ام سنان اسلمیہ۔ان سے ابن عباس اور ان کی بیٹی ثبیتہ بن حنظلہ نے روایت کی ابوسنان یزید بن حریث نے ثبیتہ دختر حنظلہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے (جنہوں نے آپ سے بیعت کی تھی) روایت کی کہ میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ مجھے آپ کے پاس آنے میں شرم محسوس ہو رہی تھی اور میں اس وقت حاضر ہوئی ہوں جب ضرورت نے مجھے مجبور کر دیا آپ نے فرمایا اگر تو استغنا سے کام لیتی تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔ان سے مروی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرمﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔اس دوران میں آپ کی نظر میرے ہاتھوں پر پڑ گئی فرمایا کیوں تم خواتین اپنے ناخن نہیں کٹواتی ہو۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ثبیتہ: ثاء پر پیش باء پر زبر اور یاء اور آخر میں ثاء ہے۔

۷۴۷۷۔ سیدہ ام سنانؓ انصاریہ

ام سنان انصاریہ۔ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن ہارون سے انہوں نے یوسف قاضی سے انہوں نے محمد بن ابوبکر سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حبیب المعلم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب حضور اکرمﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو انصار کی ایک خاتون ام سنان نے آپ سے ملاقات کی آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں عمرہ ادا کرنا حج کے یا میری معیت میں حج کے مساوی ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۸۔ سیدہ ام سنبلہؓ اسلمیہ

ام سنبلہ اسلمیہ۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔زید بن حباب نے عمرو بن قیظی بن شداد بن اسید المدنی سے انہوں نے سلیمان زرعہ اور محمد بن حصین بن سنان بن سوار سے انہوں نے ام سنبلہ سے (جو ان کی دادی تھیں) روایت کی کہ وہ حضور اکرمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ازواج مطہرات کو کوئی ہدیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔اتنے میں حضور اکرمﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ ہدیہ قبول کر لو یہ ہماری اہل بادیہ سے ہے اور ہم اس کے اہل شہر ہیں آپ نے اس خاتون کو فلاں فلاں وادی بطور عطیہ کے دے دی۔پھر ان سے عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے خرید لی اور انہیں ان کے بدلے میں چند اونٹ دے دیئے۔عمرو بن قیظی کہتے ہیں کہ انہوں نے ان میں سے بعض کو دیکھا تھا۔

اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبداللہ بن دینار بن مکرم اسلمی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ام سنبلہ نے حضور اکرم کو کچھ ہدایا پیش کئے اور باقی حدیث اس طرح بیان کی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۹۔ سیدہ ام سوادہؓ

ام سوادہ بن ربیع۔عبداللہ بن یزید خثعمی نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی کہ وہ اپنی والدہ

کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کی والدہ کو چند بکریاں عطا کیں اور ہدایت فرمائی کہ اپنے بیٹوں کو کہنا کہ وہ اپنے ناخن کٹوا دیں تا کہ بکریوں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو۔ ان کا ذکر ابن الدباغ نے غسانی سے لیا ہے تا کہ ابو عمر پر استدراک کریں۔

۷۴۸۰۔ سیدہ ام سہلہؓ

ام سہلہ۔ عاصم بن عدی کی زوجہ تھیں اور بقول واقدی انہوں نے خیبر کے مقام پر سہلہ کو جنم دیا۔ ابن الدباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۱۔ سیدہ ام سیفؓ

ام سیف۔ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کی رضاعی والدہ تھیں۔ ان کا ذکر انس کی حدیث میں آیا ہے۔

عاصم بن علی نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آج رات کو میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا اور پھر میں نے اسے ام سیف کی تحویل میں دے دیا جو ابو سیف لوہار کی زوجہ تھیں حضور اکرمؐ اپنے صاحبزادے کو اٹھا کر ابو سیف کے گھر کو روانہ ہوئے میں حضور کے آگے نکل گیا اور جلدی جلدی چل کر ابو سیف کے گھر جا پہنچا اور وہ اپنی بھٹی کو گرم کر رہے تھے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۴۸۲۔ سیدہ ام شباثؓ

ام شباث۔ یہ ام منیع ہیں جن کا ذکر ہم ان کے بیٹے شباث کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۳۔ سیدہ ام شبیبؓ

ام شبیب۔ جو ضحاک بن سفیان کلابی کی زوجہ تھیں۔ زہری نے روایت کی کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ام شبیب (جو ضحاک بن سفیان کی زوجہ ہے) کی بہن میں کوئی دلچسپی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۴۔ سیدہ ام شرحبیلؓ

ام شرحبیل دختر فروہ بن عمرو انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۵۔ سیدہ ام شریدؓ

ام شرید۔ ابو داؤد سجستانی نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے شرید سے روایت کی کہ میری ماں نے نذر مانی کہ وہ ایک مومن کنیز کو آزاد کرے گی میرے پاس ایک حبشی لونڈی ہے حضور نے فرمایا اسے

یرے سامنے لاؤ۔ جب وہ آئی تو آپ نے دریافت کیا تیرا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ آپ نے پھر پوچھا میں کون
وں۔ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ فرمایا جاؤ اسے آزاد کر دو یہ مومن ہے۔

۷۴۸۶۔ سیدہ ام شریکؓ دختر انس

ام شریک دختر انس بن نافع بن امرأالقیس بن زید انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی۔

۷۴۸۷۔ سیدہ ام شریکؓ دختر جابر

ام شریک دختر جابر غفاریہ۔ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور
رمؐ سے بیعت کی۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۸۔ سیدہ ام شریکؓ دختر خالد

ام شریک دختر خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۹۔ سیدہ ام شریکؓ دوسیہ

ام شریک دوسیہ۔ مہاجرات سے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ (متاخر) نے ان کا ذکر
یا ہے اور انہیں ام شریک عامریہ سے مختلف قرار دیا ہے حالانکہ میرے نزدیک دونوں ایک ہیں اور ان کا ذکر آگے آئے گا اور
ب روایت میں انہیں دختر جابر لکھا ہے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور قرشی سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے
ہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ بنودوس کی ایک خاتون نے جن کا نام ام شریک تھا ماہ رمضان میں اسلام قبول کیا اب انہیں
سی ایسے شخص کی تلاش تھی جو انہیں حضور اکرم ﷺ کے پاس لے چلے۔ اتفاقاً ان کی ایک یہودی سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے
چھا اے ام شریک تم فکرمند کیوں ہو؟ انہوں نے کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہے جو مجھے دربار رسالت میں لے چلے۔ یہودی
نے کہا واہ یہ بھی کوئی مشکل کام ہے۔ آؤ میں تمہیں لے چلتا ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے بھی اسے بیان کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ حدیث بھی بیان کی ہے
ے کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام شریک کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ ان کا
ق قریش کے قبیلے بنو عامر بن لوی سے تھا اور ابوالعکر دوسی کی زوجہ تھی چنانچہ وہ اسلام لے آئیں۔ اس کے بعد ان کا معمول تھا
ہ چپکے چپکے قریش کے گھروں میں جا کر انہیں اسلام کی طرف مائل کرتیں جب قریش کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے انہیں پکڑ کر
پنے قبیلے میں بھیج دیا راوی نے یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی ہے اور اس سے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ اس خاتون کا تعلق بنو
مر سے تھا۔

ابن اسحٰق نے بھی اس حدیث کو ابن مندہ کی طرح بیان کیا ہے اور اس کا عنوان رکھا ہے "ام شریک دوسیہ کا اسلام" واللہ اعلم
ابوعمر نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ شاید وہ انہیں ام شریک عامریہ سمجھے ہیں۔

۷۴۹۰۔ سیدہ ام شریکؓ قریشیہ

ام شریک قرشیہ عامریہ از بنو عامر بن لؤی۔ ان کا نام غزیہ یا براویتے غزیلہ دختر دودان بن عوف بن عمرو بن عامر بن رواحہ بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لؤی تھا۔ ابن کلبی نے ان کا نسب رواحہ تک اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے آگے رواحہ بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لؤی لکھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں بیان ہوا ہے۔ ام شریک دختر عوف بن عمرو بن جابر بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم کو بخشا تھا۔ ایک اور روایت میں کسی اور خاتون کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا تھا بلکہ اس سلسلے میں کئی خواتین کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا چنانچہ بعض سیرت نگاروں نے ایسی خواتین کو ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے لیکن اس بات میں راویوں نے اتنی گڑبڑ پیدا کی ہے کہ اس طرح کی روایات کو درست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

یہ خاتون ابوالعکر بن سمی بن حارث ازدی کی زوجہ تھیں۔ جہاں انہوں نے شریک نامی ایک بیٹا جنا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے شوہر کا نام طفیل بن حارث تھا لیکن پہلی روایت درست ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ایک روایت میں ام شریک انصاریہ مذکور ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا لیکن دخول کی نوبت نہ آئی کیونکہ آپ نے انصار کی غیرت کو ناپسند فرمایا۔

عبدالوہاب بن ہبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگ دجال کے ڈر سے پہاڑوں میں جا چھپیں گے ام شریک نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس موقعہ پر عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔

ام شریک سے ابن مسیب نے روایت کی کہ آپ نے انہیں چھپکلی کے مارنے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۱۔ سیدہ ام شیبہؓ ازدیہ

ام شیبہ ازدیہ مکیہ۔ حماد بن سلمہ نے ان کی حدیث عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور وہ حدیث حسن ہے آداب مجلس کے بارے میں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۴۹۲۔ سیدہ ام صابرؓ

ام صابر دختر نعیم بن مسعود اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرم کا زمانہ پایا۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی ان سے

ابراہیم بن صابر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام صابر کے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لڑائی ایک طرح کا دھوکا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۳۔سیدہ ام صبیحؓ

ام صبیح۔ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے صبیح بن سعید نجاشی ہیں۔ان کا بیان ہے ان کا نام عنبہ تھا کہ آپ نے بدل کر عنقودہ بنا دیا۔ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔عنبہ:نون اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۴۹۴۔سیدہ ام صبیہؓ

ام صبیہ جہنیہ۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔بقول ابوعمر خولہ دختر قیس نام تھا اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے۔یہ خاتون خارجہ بن حارثہ بن رافع بن مکیث کی دادی تھیں۔ان کے حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔یحییٰ بن محمود بن باسنادہ اذناابو بکر بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے ابونعمان بن خربوذ سے انہوں نے ام صبیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کے ایک برتن سے وضو کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ جناب حمزہ کی زوجہ تھیں اور ان سے الدنیا خضرۃ حلوۃ مروی ہے اور ام حبیبہ جہنیہ کا ترجمہ علیحدہ تحریر کیا ہے اور ان سے وضو والی حدیث روایت کی ہے اور یہ ان کا معمول ہے کہ وہ ایک ہی حدیث کو دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ تراجم میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔واللہ اعلم

باب الضاد

۷۴۹۵۔سیدہ ام الضحاکؓ دختر مسعود

ام الضحاک دختر مسعود یہ انصاریہ حارثیہ غزوہ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔انہیں مال غنیمت سے مردوں کے برابر حصہ ملا تھا حزام بن محیصہ اور سہل بن ابوحثمہ ان کے راوی تھے۔

زہری نے حزام بن محیصہ سے انہوں نے ام ضحاک سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ سمجھے خواہ وہ اسے بکری کا کھر ہی بھیجے۔تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۶۔سیدہ ام ضمیرہؓ

ام ضمیرہ۔حضور اکرمؐ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ابن وہب نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ضمیرہ کے پاس سے گزرے اور وہ رو رہی تھیں۔آپ نے دریافت فرمایا کیوں رو رہی ہو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! مجھے اپنی والدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے آپ نے فرمایا والدہ اور اس کی اولاد میں تفریق نہ کی جائے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الطاء

۷۴۹۷۔ سیدہ ام طارقؓ سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز

ام طارق۔ سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر بن ابو عاصم سے انہوں نے مسیب بن واضح سے انہوں نے ابو اسحٰق فزاری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے جعفر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام طارق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے کئی بار اندر آنے کی اجازت مانگی مگر ہم نے جواب نہ دیا آپ واپس چلے گئے۔ اس پر سعد نے کہا تم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ آپ کو سلام کہو اور آپ کو بتا دینا کہ ہم اس لئے خاموش رہے تھے کہ آپ ہمیں بار بار بلائیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۸۔ سیدہ ام طارقؓ

ام طارق۔ حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے انہیں چالیس وسق فرمائے تھے۔ اسے جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۹۔ سیدہ ام الطفیلؓ ابی بن کعب کی اہلیہ

ام الطفیل جو ابی بن کعب کی زوجہ تھیں۔ ان سے محمد بن ابی بن کعب' عمارہ بن عمیر اور بشر بن سعید نے روایت کی......اور یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے بشر بن سعید سے انہوں نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ عمر بن خطاب کا مجھ سے ایک ایسی بیوہ عورت کے بارے میں جھگڑا ہو گیا جو حاملہ ہو میں یہ کہتا تھا کہ وہ وضع حمل کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے۔ اس پر ام الطفیل نے کہا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عمر کی ام ولد سبیعہ اسلمیہ کو وضع حمل کے بعد نکاح کی اجازت دی تھی۔

سعید بن ہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے عمارہ بن عامر بن حزم الانصاری سے انہوں نے ام الطفیل سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۰۔ سیدہ ام طلیقؓ

ام طلیق جو ابوطلیق کی زوجہ تھیں۔ مختار بن فلفل نے طلیق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلیق سے روایت کی کہ ان کی زوجہ ام طلیق نے انہیں کہا (ان کے پاس ایک اونٹ تھا اور ایک اونٹنی تھی) کہ مجھے اپنا اونٹ دو تا کہ میں حج کر آؤں۔ میں نے کہا اونٹ کو تو میں نے فی سبیل اللہ روک رکھا ہے اس کے بعد ام طلیق نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کونسی عبادت حج کے برابر ہو سکتی ہے فرمایا ماہ رمضان میں عمرہ۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب العین

۷۵۰۱۔ سیدہ ام عامرؓ اشہلیہ

ام عامر اشہلیہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوسفیان مولیٰ ابن ابواحمد نے واقدی کی حدیث روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۲۔ سیدہ ام عامرؓ دختر جراح

ام عامر بن جراح ابوعبیدہ فہری۔ اس خاتون کا تعلق بنوحارث بن فہر سے تھا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ جعفر کا قول ہے جو انہوں نے خلیفہ بن خیاط سے لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۳۔ سیدہ ام عامرؓ دختر سوید

ام عامر دختر سوید۔ بقول ابوموسیٰ جعفر نے صرف ان کا نام لینے پر اکتفا کیا اور زیادہ کچھ نہیں لکھا۔

۷۵۰۴۔ سیدہ ام عامرؓ دختر کعب انصاریہ

ام عامر دختر کعب انصاریہ ان سے لیلیٰ نے جو خبیب بن عبدالرحمٰن کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آؤ اور کھاؤ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میں تو روزے سے ہوں آپ نے فرمایا کہ جب کسی روزہ دار کے سامنے کوئی کھا رہا ہو تو اللہ کے فرشتے اس شخص پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۵۔ سیدہ ام عامرؓ دختر واثلہ

ام عامر بن واثلہ ابوالطفیل یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر قاضی سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے جابر الجعفی سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو فتح مکہ کے دن دیکھا اور حضور اکرمؐ کے سفید رخسار اور سیاہ بالوں کو ابھی تک نہیں بھول سکے۔ انہوں نے والدہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ ماں نے کہا یہ رسول کریم ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۶۔ سیدہ ام عامرؓ دختر یزید بن سکن

ام عامر دختر یزید بن سکن انصاریہ اشہلیہ ابوعمر لکھتے ہیں اگر یہ نام درست ہے تو یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن ہیں اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے البتہ ان کی کنیت میں اختلاف ہے یا یہ خاتون اسماء کی ہمشیرہ ہیں۔

ایک روایت میں ام عامر دختر سعید بن سکن ہے۔ ان کا نام فکیہہ تھا اور ان کے بارے میں اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ اس بنا پر یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن کی عم زاد ہیں اور بقول ابوعمر انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

اسی طرح ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ام عامر دختر سعید بن سکن لکھا ہے لیکن بقول ابونعیم یہ ان کا وہم ہے

کیونکہ یہ خاتون دختر یزید بن سکن ہیں اور اس باب میں ابو عمرؒ ابن مندہ کے قول کی تائید کرتے ہیں اور اسے درست قرار دیتے ہیں۔

ان کی حدیث ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشہلی سے انہوں نے ام عمرو دختر یزید بن سکن سے (جنہیں حضور اکرم کی بیعت نصیب ہوئی) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے لئے جب آپ فلاں محلے کی مسجد میں تھے عرق لائیں اور آپ نے نوش جان فرمایا پھر بغیر کلی کے نماز ادا کی۔

اس حدیث کو داؤد بن حصین نے ابو سفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے ام عامر سے روایت کی کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے عورتوں میں سب سے پہلے آپ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۷۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن انس

ام عبداللہ بن انس از اولاد عبداللہ بن انیس۔ یہ خاتون کعب بن مالک کی زوجہ تھیں۔ ان کی حدیث کو وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنی والدہ سے (جو کعب بن مالک کے پاس تھیں) روایت کی کہ کعب مسجد نبوی میں بیٹھے اشعار پڑھ رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور کعب نے ایسی چپ سادھ لی گویا ان کی روح قبض ہوگئی فرمایا پڑھتے جاؤ چپ کیوں ہو گئے ہو چنانچہ انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۸۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن اوس

ام عبداللہ بن اوس جو شداد بن اوس انصاریہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ابو منصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابو بکر غسانی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے انہوں نے ام عبداللہ ہمشیرہ شداد بن اوس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو افطار کے وقت دودھ بھیجا۔ یہ سخت گرمی کا زمانہ تھا اور دن بہت لمبے تھے۔ آپ نے ام عبداللہ کے قاصد کو واپس کر دیا اور دریافت فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھو کہ اس نے یہ دودھ کہاں سے لیا۔ ام عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ دودھ ان کی بکری کا ہے۔ آپ نے دودھ لانے والے کو پھر واپس کر دیا اور فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھ کر بتاؤ کہ بکری کہاں سے آئی تھی۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ میں نے اپنے روپوں سے خریدی تھی۔ جب آپ کو اطمینان ہو گیا تو دودھ لے لیا۔

دوسرے دن ام عبداللہ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر التماس کی یا رسول اللہ کل کی گرمی اور دن کی طوالت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تھا لیکن آپ کے سوال و جواب میں پریشان ہوگئی آپ نے فرمایا انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ پاک چیز کھائیں اور نیک عمل کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۹۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر بشر

ام عبداللہ بن بشر۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بشر نے روایت کی۔ ابو الفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے ابو داؤد طیالسی

سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ہمارے گھر تشریف لائے میری ماں نے ایک دری بچھائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میری ماں کھجوریں لائی۔ آپ تناول فرمارہے تھے اور گٹھلیاں انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان رکھ کر پھینک رہے تھے پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور پی کر اس شخص کو دیا جو دائیں جانب بیٹھا تھا اس کے بعد میری ماں نے گزارش کی یارسول اللہ! ہمارے لئے دعائے خیر فرمایئے حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اے اللہ جو رزق تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت فرما' ان کے گناہ معاف کر اور ان پر رحم کر۔" اس کے بعد ہم ہمیشہ ہی اس دعا کا اثر محسوس کرتے رہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۰۔ سیدہ ام عبداللہؓ دوسیہ

ام عبداللہ دوسیہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ زہری نے ان کی حدیث روایت کی کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہر اس بستی میں جہاں ایک امام اور چار آدمی موجود ہوں جمعہ فرض ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۱۔ سیدہ ام عبداللہؓ از بنوزہرہ

ام عبداللہ از بنوزہرہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔

۷۵۱۲۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن عامر

ام عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا نام ام عبداللہ دختر ابی حثمہ لکھا ہے اور یہی خاتون ام عبداللہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یا ان کے شوہر کے ترجمے میں کیا ہے۔ یہ گفتگو ابوموسیٰ کی ہے لیکن ان کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ علیحدہ لکھا ہے اور ان کے بیٹے یا شوہر کے تراجم میں انہیں شامل نہیں کیا۔

۷۵۱۳۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر عمر بن خطاب

ام عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی ایک روایت میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام زینب دختر مظعون تھا۔

۷۵۱۴۔ سیدہ ام عبداللہؓ ابوموسیٰ اشعری کی اہلیہ

ام عبداللہ زوجہ ابوموسیٰ اشعری۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری کو کہتے سنا اور ان کی بیوی خاموش تھیں کیا تم نے سنا تھا جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

بیوی نے جواب دیاہاں میں نے سنا تھا پھر وہ خاموش رہیں۔ جب ابو موسیٰ فوت ہو گئے تو ان کی بیوی سے پوچھا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا آپ نے اس شخص پر لعنت بھیجی تھی جس نے سر مونڈا' کپڑا پھاڑا یا منہ نوچا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۵۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر نبیہ

ام عبداللہ دختر نبیہ بن حجاج سہمیہ جو عمرو بن عاص کی زوجہ تھیں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کی والدہ تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان سے ایک بار فرمایا کیا اچھا خاندان ہے جو ابو عبداللہ ام عبداللہ اور عبداللہ پر مشتمل ہے۔ اس خاتون سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی اور عبدالملک بن قدامہ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ام عبداللہ بن عمرو نبیہ بن حجاج کی دختر تھیں اور حضور اکرمؐ کو دل و جان سے چاہتی تھیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا ام عبداللہ! کہو کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ بہ خیر و عافیت ہوں لیکن میرا بیٹا عبداللہ تو تارک دنیا ہو گیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۶۔ سیدہ ام عبداللہؓ نعیم بن نحام کی اہلیہ

ام عبداللہ۔ نعیم بن نحام کی زوجہ تھیں۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ وہ اپنے والد حضرت عمر کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور اس سے میرے نکاح کے بارے میں گفتگو کریں۔ حضرت عمر نے کہا میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں باور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا گوشت (رشتہ) چھوڑ دے اگر یہ کام کرنا چاہتے ہو تو اپنے چچا زید بن خطاب کو لے جاؤ۔ ہم وہاں گئے اور میرے چچا نے ان سے بات کی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ نعیم نے حضرت عمر کی بات سن لی تھی انہوں نے ہمیں بہ طیب خاطر خوش آمدید کہا اور حضرت عمر کے مقام اور شرف کا ذکر کیا اس کے بعد نعیم نے کہا کہ میرا ایک بچہ یتیم بھتیجا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں غیروں کے گوشت کو اپنے ساتھ ملالوں اور اپنے گوشت کو چھوڑ دوں۔ اس موقعہ پر اس کی ماں گھر کے ایک کونے سے بول پڑی بخدا یہ معاملہ اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسول اکرمؐ اس بات میں اپنا فیصلہ نہ دیں کیا تم بنو عدی کی ایک بیوہ کو اپنے فاتر العقل بھتیجے کے لئے روک رکھو گے۔ (یا راوی نے ضعیف کا لفظ استعمال کیا تھا) اس کے بعد وہ خاتون حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے نعیم کو بلایا اور انہوں نے وہی بات کہی جو عبداللہ بن عمر سے کہہ چکے تھے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تم اپنوں سے صلہ رحمی کرو اور اپنی بیوہ کی رضا مندی بھی حاصل کرو کیونکہ ان دونوں رشتوں کا اس معاملہ میں حصہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۷۔ سیدہ ام عبدالحمیدؓ رافع بن خدیج کی اہلیہ

ام عبدالحمید۔ رافع بن خدیج کی زوجہ تھیں۔ ان سے یحییٰ بن عبدالحمید بن رافع بن خدیج نے روایت کی کہ رافع غزوہ احد میں

یا خیبر میں ایک تیر سے زخمی ہوگئے وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ وہ تیر ان کے سینے سے کھینچ کر نکال دیں۔ آپ نے فرمایا صرف تیر ہی نکالوں یا روئی بھی اگر تو چاہے تو تیر نکال لیتا ہوں اور روئی کو رہنے دیتا ہوں اور میں قیامت کے دن شہادت دوں گا کہ تم شہید ہو۔ جناب رافع نے اس مشورے سے اتفاق کیا اور آپ نے ان کا تیر کھینچ کر نکال دیا۔ ان کا زخم مندمل ہوگیا اور وہ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے۔ پھر وہ زخم کھل گیا اور اس وجہ سے فوت ہوگئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۸۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن اذینہ

ام عبدالرحمٰن بن اذینہ ان سے وہ حدیث مروی ہے جس کا مخرج اہل کوفہ ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمی جمار کرو تو چھوٹے چھوٹے کنکریاں استعمال کرو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۹۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ دختر ابوسعید خدری

ام عبدالرحمٰن دختر ابوسعید خدری۔ عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعد بن ابراہیم بن ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنی پھوپھی یعنی ام عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ابوسعید کی عیادت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے بکری کا بازو کھانے کو پیش کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور کلی نہیں کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۵۲۰۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن طارق

ام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طارق سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ دار یعلی کے ایک مکان میں تشریف لاتے اور کعبے کی طرف منہ کر کے دعا کرتے پھر آپ کے ساتھ ہم باہر نکلتیں۔ آپ دعا فرماتے۔ ہم اسلام قبول کر چکی تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۱۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن کعب

ام عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اگر یہ خاتون کعب بن مالک کی بیٹی نہیں ہیں تو پھر یہ کوئی اور خاتون ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۲۔ سیدہ ام عبدؓ دختر سود بن قویم

ام عبد دختر سود بن قویم بن صاہلہ ہذلیہ۔ یہ خاتون بقول ابوعمر عبداللہ بن مسعود کی والدہ تھیں اور ان کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ام عبداللہ بن مسعود لکھا ہے اور ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی یہ دونوں ایک ہیں اور ابوعمر کا قول صحیح ہے کیونکہ حضور اکرم عبداللہ بن مسعود کو ابن ام عبد کہتے ہیں۔

ام عبد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ آپ دعائے قنوت قبل از رکوع پڑھتے تھے اور ابو اسحٰق سبیعی نے مصعب بن سعد
روایت کی کہ حضرت عمر نے جن مہاجر عورتوں کو دو دو ہزار درہم دیئے تھے ان میں ام عبد بھی تھیں اور ابو اسحٰق نے روایت کی
حضرت عمر نے ام عبد کا انتظار کیا تاکہ وہ اپنے بیٹے عتبہ بن عبداللہ کی نماز جنازہ ادا کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۳۔ سیدہ ام عبدؓ دختر حارث

ام عبد دختر حارث بن یزید ہذلی۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۴۔ سیدہ ام عبسؓ دختر مسلمہ

ام عبس انصاریہ۔ محمد بن سعد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ام عبس دختر مسلمہ سے اور ام محمد بن مسلمہ تحریر کیا۔
ان سے ابوعبس بن جبر بن عمرو نے نکاح کیا ان کی اولاد ہوئی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا آپ سے بیعت کی اشیری نے ان کا
کیا ہے۔

۷۵۲۵۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر سراقہ

ام عبید دختر سراقہ بن حارث بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۵۲۶۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر صخر

ام عبید دختر صخر بن مالک۔ ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درم
جو جاہلیت کے زمانے سے اپنی سوتیلی ماؤں کے خاوند بنے ہوئے تھے تفریق کی ایک حمنہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان
عبدالدار جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کی زوجہ تھی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اسود بن خلف نے اسے
بنالیا۔ دوسری فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب تھی جو امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔ جس پر امیہ کی موت کے بعد اس کے بیٹے صفوان
امیہ نے قبضہ کر لیا تھا۔ تیسری ام عبید دختر صخر بن مالک بن عمرو بن عزیز تھی جو اسلت کی بیوی تھی اور خاوند کی موت کے بعد ابو
بن اسلت نے سنبھال لی تھی اور اسلت بنو انصار سے تھا چوتھی ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ تھی جو زبان بن سیار کی
تھی۔ جسے زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے بیوی بنالیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا۔

زبان: زاء، باء اور آخر میں نون ہے۔ سیار: سین اور یاء کے ساتھ ہے۔

۷۵۲۷۔ سیدہ ام عبیسؓ

ام عبیس۔ بقول زبیر ان کا تعلق بنوتیم بن مرہ سے تھا یہ کنیز تھیں جب اسلام قبول کیا تو مشرکین مکہ نے انہیں سخت تکال
دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے عبیس بن کریز کے نام پر ہے...... ابو ج
نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوبکر نے سات ایسے غلام
اور لونڈیوں کو جنہیں کفار تکلیفیں دیتے تھے خرید کر آزاد کیا۔ بلال، عامر بن فہیرہ، زنیرہ، بنومؤمل کی ایک کنیز نہدیہ، ان کی لڑکی او

س ؛ابوعمر ؛ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

عبیس: عین پر پیش ؛با ء پر زبر ؛اور یاء کے ساکنہ کے بعد سین ہے۔

۷۵۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر خثیم

ام عثمان دختر خثیم خزاعیہ۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام
ن دختر خثیم سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا لڑکے کے لئے دو
ن بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث ام کرز کعبیہ کے نام سے معروف
۔

۷۵۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر سفیان

ام عثمان دختر سفیان ام بنو شیبہ اکابر۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی اور عبداللہ بن مسافع
اپنی والدہ سے انہوں نے ام عثمان سے۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے اور ابونعیم سے انہوں نے ہشام بن ابوعبیداللہ
۔ انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم
ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے دیکھا اور فرماتے سنا کہ ابطح کی وادی کو تیز رفتاری سے طے کرنا چاہیے۔

حماد بن زید نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے ایک عورت سے روایت کی
انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اسی طرح حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۔ سیدہ ام عثمانؓ دختر ابوالعاص

ام عثمان بن ابوالعاص ثقفی۔ ان کے بیٹے عثمان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ان کی حدیث کو عبداللہ بن عثمان بن ابوسلیمان
۔ ابن ابوسوید ثقفی سے انہوں نے عثمان بن ابوالعاص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ اس وقت حضور اکرم ﷺ
والدہ کے پاس موجود تھیں جب آپ کی ولادت ہونے کو تھی جب جناب آمنہ کو دردزہ شروع ہوا تو میں نے دیکھا کہ ستارے
ن کے قریب آرہے ہیں اور مجھے یوں لگا کہ ستارے مجھ پر گرنے والے ہیں جب آپ کی ولادت ہو چکی تو نور کا ایسا ظہور ہوا
جس کمرے میں ہم تھے وہ چمک اٹھا اور جدھر بھی نظر پڑتی تھی ہر طرف نور ہی نور تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۔ سیدہ ام عجرؓ خزاعیہ

ام عجر دخزاعیہ۔ ان کا ذکر مثنیٰ بن صباح کی حدیث میں ہے جو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے
ا سے روایت کی کہ انہوں نے ام عجر دخزاعیہ کو حضور اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کرتے سنا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! زمانہ
یت میں جو باتیں ہم کیا کرتے تھے کیا وہ زمانہ اسلام میں کی جا سکتی ہیں؟ آپ نے پوچھا کوئی چیز بتاؤ۔ انہوں نے گزارش کی

مثلاً عقیقہ آپ نے فرمایا ہاں اس رسم کی اجازت ہے۔ لڑکے لئے دو جوان بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک یہ حدیث ام کرز کی حدیث کی طرح ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے حدیث کے الفاظ نہیں لکھے انہوں نے صرف اتنا لکھا ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے دادا سے روایت کی اور بس۔ ہاں البتہ ابو عمر نے حدیث نقل کی ہے۔

۷۵۳۲۔ سیدہ ام عصمہؓ عوصیہ

ام عصمہ عوصیہ۔ حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور ان سے ام الشعثاء نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہوں کا شمار کرنے کے لئے مقرر ہے وہ تین ساعت تک کھڑا انتظار کرتا ہے کہ آیا وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں۔ اگر توبہ کرے تو یہ گناہ قیامت کے دن اس کے خلاف پیش نہیں کیا جائے گا۔

سعید بن سنان نے اس حدیث ام الشعثاء سے اسی طرح روایت کیا ہے باقی لوگوں نے ان کا نام ام عطیہ لکھا ہے۔ واللہ علم ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۳۔ سیدہ ام عطاءؓ زبیر کی کنیز

ام عطاء۔ زبیر بن عوام کی کنیز تھیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے دادی سے روایت کی۔ بخدا میں اب بھی زبیر بن عوام کو سفید خچر پر سوار ہماری طرف آتا دیکھ رہی ہوں مجھے انہوں نے مخاطب ہو کر کہا اے ام عطاء حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ دنوں تک کھائیں۔ انہوں نے کہا پھر ہم اس گوشت کا کیا کریں جو دوست احباب ہدیۃً بھیج دیتے ہیں انہوں نے کہا ایسے گوشت کے بارے میں جو مناسب سمجھو کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۴۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ خافضہ

ام عطیہ انصاریہ خافضہ (عورتوں کا ختنہ کرنے والی) جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو موسیٰ ان ام عطیہ کا نام نسیبہ تھا جس کا ذکر آگے آتا ہے اور ابو موسیٰ نے باسنادہ ولید بن صالح سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو بن عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عطیہ قرظی سے روایت کی کہ مدینے میں ایک ختانہ ام عطیہ نامی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تھوڑا سا کاٹو اور زیادہ نہ تاکہ ظاہر درست رہے اور خاوند کو لذت محسوس ہو۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس اسناد کے علاوہ بھی مروی ہے۔

۷۵۳۵۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ

ام عطیہ انصاریہ۔ ان کا نام نسیبہ دختر حارث یا نسیبہ دختر کعب تھا۔ احمد بن زہیر سے مروی ہے کہ انہوں نے یحیٰی بن معین اور احمد بن حنبل سے سنا کہ انہوں نے ان کا نسب ام عطیہ انصاریہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ امر مشکوک ہے کیونکہ ام

عمارہ نسیبہ دختر کعب کو اہل بصرہ ام عطیہ کہتے تھے جو جلیل القدر صحابیات میں سے تھیں۔ مردوں کو غسل دیتیں اور غزوات میں شریک ہوتیں۔ محمد بن سیرین ان کی ہمشیرہ حفصہ۔ عبدالملک بن عمیر اور علی بن اقمر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے خالد منصور اور ہشام سے (لیکن خالد اور ہشام نے محمد اور حفصہ سے اور منصور نے محمد سے انہوں نے ام عطیہ سے) روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ آپ نے غسل دینے والی عورتوں کو حکم دیا کہ غسل دینے میں خیال رکھیں کہ تعداد بشرط ضرورت تین یا پانچ یا سات یعنی طاق ہو پہلے پانی اور بیر کے پتوں سے اور آخر میں کافور یا ایسی ہی کسی چیز کو پانی میں ملا دیا جائے اور جب فارغ ہو چکو تو مجھے بتانا بعد از فراغت ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ایک کپڑا ہماری طرف پھینکا اور فرمایا کہ اس سے اس کے بال باندھ دو۔

ابوعمر نے اس خاتون کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت کیا ہے لیکن تینوں نے حرف نون کے تحت ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۶۔ سیدہ ام عطیہؓ عوصیہ

ام عطیہ عوصیہ۔ ایک روایت میں ام عصمہ مذکور ہے لیکن اول الذکر عام ہے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابومہدی سعید بن سنان نے ام الشعثاء سے انہوں نے ام عصمہ عوصیہ سے جو بنوقیس کی ایک خاتون تھیں روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یہ حدیث اس سے ام عصمہ کے ترجمے میں بیان ہو چکی ہے۔ غیر از سعید جن راویوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۷۔ سیدہ ام عفیفؓ دختر مسروح

ام عفیف دختر مسروح زوجہ حمل بن مالک بن نابغہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے محمد بن عباد المکی سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن مسمول سے انہوں نے عمرو بن تمیم بن عویم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ میری ہمشیرہ ملیکہ اور ہمارے قبیلے کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف تھا حمل بن مالک بن نابغہ کی زوجیت میں تھیں۔ ملیکہ نے اپنی سوکن کو جو حاملہ تھی ڈنڈے سے مارا جس سے وہ زخمی ہوگئی اور حمل ساقط ہوگیا جب مقدمہ حضور اکرم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور سقوط حمل کے لئے ایک غلام یا کنیز خرید کر آزاد کرنا پڑا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۸۔ سیدہ ام عفیفؓ نہدیہ

ام عفیف نہدیہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان سے ابوعثمان نہدی نے یہ حدیث روایت کی کہ بیعت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم تنہائی میں کسی غیر محرم سے گفتگو نہیں کریں گی اور مردوں پر سورۂ فاتحہ پڑھیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۹۔سیدہ ام عقیلؓ

ام عقیل ان کے راوی ان کے بیٹے عقیل ہیں۔عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابوفروہ سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ابوعقیل فوت ہوگیا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں دے دیا جائے لیکن وہ بہت دبلا ہے۔آپ نے فرمایا اے ام عقیل! تو عمرہ کر کہ ماہ رمضان میں اس کے ادا کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔بقول ابن نعیم صحیح نام ام معقل ہے اور ان شآء اللہ ان کا ذکر ''میم'' میں آئے گا۔

۷۵۴۰۔سیدہ ام العلاءؓ انصاریہ

ام العلاء انصاریہ۔حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوکامل سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب اور (ح) یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ام العلاء سے یہ خاتون ان کے قبیلے سے تھی یعقوب کہتے ہیں کہ انہیں اس خاتون نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم سے بیعت کی اور جس زمانے میں کہ مہاجرین کے لئے انصار کے گھروں پر قرعہ ڈالا گیا تو عثمان بن مظعون ان کے گھروں میں در آئے تھے۔ام العلاء کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون بیمار پڑ گئے ہم نے ان کی تیمارداری کی اور جب وہ فوت ہوگئے تو ہم نے انہیں ان کے ان کپڑوں ہی میں دفن کر دیا جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔

اتنے میں حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لے آئے میں نے کہا اے ابوالسائب تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔میں اس امر کی شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تجھ پر فضل و کرم کیا ہے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تجھے اس پر اللہ کے فضل و کرم کا کیسے علم ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا تو مجھے علم نہیں آپ نے فرمایا اسے اس کا یقین خدا کی طرف سے مرحمت ہوا ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نوازے گا۔حقیقت یہ ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کہہ نہیں سکتا کہ وہاں مجھے کیا پیش آئے گا یعقوب نے کہا ام العلاء کہنے لگی میں نے ارادہ کرلیا کہ آئندہ کسی آدمی کے بارے میں حسن ظن کا اظہار نہیں کروں گی۔اس سے میں حد درجہ افسردہ ہوئی اور سوگئی خواب میں دیکھا کہ عثمان کے لئے پانی کا ایک چشمہ جاری ہے میں حضورؐ کے پاس آئی اور خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ اس کے اعمال ہیں۔

عمرو بن دینار نے آخرین میں زہری اور عبدالملک بن عمیر نے ام العلاء سے روایت کی کہ مرض مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون کو یہ واقعہ پیش آیا وہ اس خاتون کے علاوہ کوئی اور خاتون تھیں ابن سکن کا قول ہے کہ جس ام العلاء نے خارجہ بن زید سے روایت کی وہ اس ام العلاء سے مختلف ہے جس نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور انہوں نے ایک تیسری ام العلاء کا ذکر کیا ہے جو ان دو کے علاوہ ہے۔ان کی حدیث کا مخرج اہل شام ہیں۔جب حضور اکرمؐ ان کی

عیادت کوتشریف لائے تھے اور ہم پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۱۔ سیدہ ام العلاءؓ حرام بن حکیم کی پھوپھی

ام العلاء حرام بن حکیم کی پھوپھی۔ ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام العلاء کی عیادت کوتشریف لائے فرمایا ام العلاء تجھے مبارک ہو کہ بیماری سے مسلمان کے گناہ ایسے ڈھل جاتے ہیں جس طرح آگ میں لوہے کا زنگ اتر جاتا ہے۔

اور اس حدیث کو حزام بن حکیم نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر کا قول ہم ام العلاء انصاریہ کے ترجمے میں ابن سکن سے بیان کر چکے ہیں۔ ابوعمر نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ واللہ اعلم

۷۵۴۲۔ سیدہ ام علیؓ دختر خالد

ام علی دختر خالد بن تیم بن بیاضہ بن خفاف۔ یہ وہ خاتون ہیں کہ بقول ابن کلبی ان کے گھر میں اذان کا حکم نازل ہوا۔ عدوی کہتے ہیں کہ اہل حجاز میں اس کا کوئی قائل نہیں اور نہ ابن قداح اور نہ ابن مزروع اس کے قائل ہیں۔ ابن دباغ نے انہیں ابوعلی سے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۳۔ سیدہ ام عمارہؓ انصاریہ

ام عمارہ انصاریہ۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ام عمارہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ قرآن میں ہر جگہ مردوں کا ذکر ہے اور کہیں بھی عورتوں کا نام نہیں آیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الی آخرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اس ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے ام عمارہ دختر کعب کے ترجمے میں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوعمر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔

۷۵۴۴۔ سیدہ ام عمارہؓ دختر کعب انصاریہ

ام عمارہ دختر کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاریہ از بنو مازن۔ ان کا نام نسیبہ تھا اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ یہی خاتون ام حبیب وعبداللہ ہیں۔ ان کے شوہر کا نام زید بن عاصم تھا۔ یہ خاتون بیعت عقبہ میں موجود تھیں اور اسی طرح اپنے دونوں بیٹوں اور شوہر کے ساتھ غزوۂ احد میں بھی موجود تھیں نیز بقول ابن اسحاق یہ بیعت رضوان میں بھی موجود تھیں جنگ یمامہ میں بھی موجود تھیں اور مردوں کے شانہ بشانہ لڑیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا اور انہیں بارہ زخم لگے تھے۔

حضور اکرمؐ نے یہ حدیث روایت کی جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ان سے عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے روایت کی کہ انہوں نے آپ کے سامنے گزارش کی تھی یارسول اللہ ﷺ ہر جگہ مردوں کا ذکر آتا ہے الی آخرہ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف ام عمارہ دختر کعب انصار لکھا ہے اور ابونعیم نے الصائم اذا اکل والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے قربانی کا اونٹ قیام کی حالت میں ذبح فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے چنانچہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون ماقبل الذکر پر دو علیحدہ ترجمے لکھے اور ابوعمر نے دونوں کو ایک گردانا ہے اگر ابن مندہ اور ابونعیم بھی ان کا نسب لکھتے تو اندازہ لگایا جاسکتا کہ آیا یہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کرتے ہیں یا ایک ہی۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۵۔ سیدہ ام عمرؓ بن خلدہ

ام عمر بن خلدہ انصاریہ۔ یحییٰ نے اذناً باسنادہ قاضی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے منذر بن جہم سے انہوں نے عمر بن خلدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو منیٰ میں اس امر کی منادی کرنے کو روانہ فرمایا کہ آج کھانے پینے اور عورتوں سے میل ملاپ کا دن ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۶۔ سیدہ ام عمروؓ بن حریث

ام عمرو بن حریث۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابونصر احمد بن عمر غازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر نیشاپوری سے انہوں نے قطان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن یمان سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہ ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر گئیں۔ حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کشائش رزق کی دعا فرمائی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۷۔ سیدہ ام عمروؓ زبیر بن عوام کی اہلیہ

ام عمرو۔ زبیر بن عوام کی زوجہ۔ ان سے ام شیب نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر فضل و کرم کرے جو حجر میں نماز ادا کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۸۔ سیدہ ام عمروؓ بنت سلامہ

ام عمرو دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۵۴۹۔ سیدہ ام عمروؓ بن سلیم

ام عمرو بن سلیم زرقی۔ یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابوسلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ حضرت علی منیٰ میں اعلان کر رہے تھے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ متن ام عمر بن خلدہ کے

میں گزر چکا ہے اس کو ابن اسحٰق نے حکیم بن عباد سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے ان کی والدہ سے روایت کی
ور ہم ان شآء اللہ اپنے مقام پر ان کا ذکر کریں گے۔

۷۔ سیدہ ام عمروؓ دختر محمود

ام عمر دختر محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ۔ یہ خاتون محمد بن مسلمہ کی بھتیجی ہیں۔ ان کے والد خیبر میں قتل
تھے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بیعت کی۔

www.KitaboSunnat.com

۷۔ سیدہ ام عمیسؓ

ام عمیس بنت مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ جو محمد اور محمود پسران مسلمہ کی ہمشیرہ تھیں اور رافع بن خدیج کی زوجہ۔ ان
رے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا" بقول ابن حبیب انہوں نے
اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۵۔ سیدہ ام عیاشؓ

ام عیاش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار یا آزاد کردہ کنیز یا جناب رقیہ کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔ یحیٰی بن ابوالرجاء
جازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدیہ سے انہوں نے عبدالواحد بن صفوان سے انہوں نے والد سے انہوں نے
سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی صاجزادی کے ساتھ حضرت
کے پاس بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عثمان کے لئے کھجوریں پانی میں بھگو رکھتی چنانچہ صبح کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی
وا اور شام کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی صبح کو پی لیتے۔ ایک دن مجھ سے پوچھا کیا تم اس میں کوئی اور چیز بھی ملاتی ہو۔
نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا پھر ایسا نہ کرنا۔
عبدالکریم بن روح نے عنبسہ بن بزار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے جو جناب رقیہ کی
تھیں روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کراتی تھیں۔ آپ بیٹھے ہوتے اور ام عیاش کھڑی ہوتیں۔ تینوں
ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۔ سیدہ ام عیسیٰؓ بن جزار

ام عیسیٰ بن جزار عصریہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور روایت حاصل ہوئی۔ بقول ابن ماکولا عبدالرحمٰن بن عمرو
بلہ نے ام فروہ دختر مزاحم العصریہ سے اپنی والدہ ام عیسیٰ سے روایت کی۔
جزار: جیم کے بعد زاء اور الف کے بعد راء ہے۔

باب الغین

۷۵۔ سیدہ ام غادیہؓ

ام غادیہ انہوں نے مدینے کو ابوالغادیہ اور حبیب بن حارث کے ساتھ ہجرت کی محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے عاصی بن عمرو

طفاوی سے انہوں نے حبیب بن حارث اور ابو الغادیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ام غادیہ کے ساتھ مدینے کو روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے اسلام قبول کرلیا ام غادیہ نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو ایسی گفتگو سے بچ جس سے کان متاثر ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو عمر اس کا اسناد مجہول ہے۔

۷۵۵۵۔ سیدہ ام غطیفؓ

ام غطیف ہذلیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں ملیکہ نے حمل بن مالک بن نابغہ کی حدیث میں بیان کیا تھا اسباط کی روایت میں جسے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے ان کا نام اسی طرح مذکور ہے۔ ابو نعیم اور ابو بکر خطیب کا یہی قول ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۷۵۵۶۔ سیدہ ام فروہؓ حضور علیہ السلام کی رضاعی والدہ

حضور اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ تھیں۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ اسحٰق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ آپ نے انہیں فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو سورۂ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔
اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے فروہ کسی نے ام فروہ اور کسی نے نوفل بتایا ہے اور یہ قول عجیب وغریب ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۷۔ سیدہ ام فروہؓ انصاریہ

ام فروہ انصاریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم بن غنام بیاضی سے انہوں نے اپنی پھوپھیوں سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے فرمایا اول وقت میں نماز ادا کرنا اسے لیث عبدالرزاق اور ابو نعیم وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنی قریبی دادی سے انہوں نے اپنی دادی ام فروہ سے روایت کیا اور قزعہ بن سوید اور معتمر بن سلیمان نے عبیداللہ بن عمر سے روایت کیا اور ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے قاسم بن غنام سے اور انہوں نے ایک عورت سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ روایت کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۸۔ سیدہ ام فروہؓ دختر ابو قحافہ

ام فروہ دختر ابو قحافہ تیمیہ۔ ہم ان کا نسب ان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون حضرت ابو بکر کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر بجیر بن عبد بن قصی تھا جنہیں ان کے بھائی ابو بکر نے اشعث بن قیس کندی کے ساتھ بیاہا تھا اور پھر ان سے محمدؑ

اسحٰق قریبہ اور حبابہ چار اولادیں ہوئی تھیں۔ام فروہ نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی اور آپ سے بقول ابو عمر یہ حدیث روایت کی کہ سب اعمال میں بہترین عمل اول وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسے مختصر کر دیا ہے کہ ام فروہ ابو قحافہ کی بیٹی اور ابوبکر کی ہمشیرہ تھیں۔ان کا ذکر فتح مکہ کی حدیث میں آیا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر نے یہ حدیث اس ترجمے میں بیان کی ہے اور آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس خاتون (ام فروہ) کو انصاریہ گردانتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے لیکن یہ روایت موجود ہے کیونکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی تو اپنی قریبی دادی سے کبھی دور کی دادی سے اور کبھی اپنی دادیوں نانیوں سے اور پھر اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح بات وہ ہے جو ہم نے لکھی ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو ام فروہ انصاریہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔طبرانی نے ام فروہ کو ابوبکر کی ہمشیرہ لکھا ہے مگر بعض اور لوگ اس کے خلاف ہیں واللہ اعلم حالانکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی اپنی دادی سے اور کبھی اور اپنے رشتہ داروں سے روایت کرتے ہیں حیرت ہے کہ اس حدیث میں ان کے پاس پہنچ کر اختلاف کیوں پیدا ہو گیا ام فروہ انصاریہ ہیں اور ابوبکر کی ہمشیرہ یہاں کیسے آ گئیں۔واللہ اعلم۔

۷۵۵۹۔سیدہ ام الفضلؓ دختر حارث

ام الفضل دختر حارث جو عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور ان کا نام لبابہ تھا ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۰۔سیدہ ام الفضلؓ دختر حمزہ

ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ تھا اور بعض نے کچھ اور لکھا ہے یہ خاتون حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں۔ان سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام مر گیا۔اس کی ایک بیٹی تھی اور ایک بہن۔وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ نے اس کا ترکہ نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دیا۔یہ ابو عمر کی روایت ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام الفضل دختر حمزہ سے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ایک لڑکی اور ایک بہن چھوڑ مرا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۱۔سیدہ ام الفضلؓ دختر عباس

ام الفضل دختر عباس بن عبدالمطلب۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ جعفر نے ابو الفضل دختر عباس اور زوجہ عباس میں اسی طرح فرق بیان کیا ہے۔

امام بخاری نے ان کا ذکر بنو ہاشم کی ان خواتین میں کیا ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت حدیث کی۔

باب القاف

۷۵۶۲۔ سیدہ ام قرشع رض

ام قرشع۔ ان کا نسب مذکور نہیں ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابومحمد بن حبان سے انہوں نے محمد بن جریر سے انہوں نے عصام بن رواد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام قرشع سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میری عقل میں کچھ فتور پیدا ہو گیا ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ یہ فتور رفع ہو جائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تو تندرست ہو جائے تو میں جناب باری میں شفا کی دعا کرتا ہوں تو ٹھیک ہو جائیں گی لیکن اگر تو صبر کر سکتی ہے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ ابو موسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ہم اس حدیث کو ام زفر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نام میں تصحیف ہو گئی ہے۔

۷۵۶۳۔ سیدہ ام قرہ رض دختر دعموص

ام قرہ دختر دعموص۔ صحابیات میں کا نام شامل ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۴۔ سیدہ ام قیس رض دختر محصن

ام قیس دختر محصن بن حرثان اسدیہ عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ تھیں مکے میں اسلام قبول کیا۔ حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی اور پھر مدینے کو ہجرت کی۔

روات کی ایک جماعت نے ابوعیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ اور احمد بن منیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ام قیس سے روایت کی کہ اپنے بیٹے کو جو ابھی روٹی نہیں کھاتا تھا ساتھ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی طلب فرمایا اور کپڑے پر پانی چھڑکا۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے وابصہ بن معبد، عبیداللہ بن عبداللہ اور رافع مولیٰ حمنہ دختر شجاع نے ان سے روایت کی اور وہ حدیث جو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے روایت کی بقول عقیلی انہوں نے وہ حدیث ام قیس سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ روحیں پرندوں کی طرح جسم میں معلق رہیں گی اور جب قیامت آئے گی تمام روحیں اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

عقیلی کہتے ہیں کہ ام قیس جو انصار سے ہیں یہ محصن کی بیٹی نہیں ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ایک روایت کی رو سے اس حدیث کی راویہ ام ہانی انصاریہ ہیں۔ ابن ابی حثمہ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر ام قیس انصاریہ پر ایک علیحدہ ترجمہ لکھنا چاہتے تھے۔ ایسا تو نہ کر سکے لیکن ان کی حدیث کو ام قیس دختر محصن اسدیہ کے ترجمے میں

بیان کر دیا۔

محمد بن محمد بن سرایا نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ ام قیس دختر محصن اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں اور وہ قدیم الاسلام مہاجرات سے تھیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ کی بہن تھیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے گلے میں گنڈی باندھی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کے گلے میں غلاظت سے کیوں انہیں ذلیل کرتے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کرو کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک نمونیہ ہے۔

۷۵۶۵۔ سیدہ ام قیسؓ

ام قیس مہاجرات سے ہیں اور غیر منسوب۔ اعمش نے وائل سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس نے ام قیس کو نکاح کا پیغام بھیجا ام قیس نے جواب دیا کہ اگر وہ ہجرت کرے تو مجھے اس سے نکاح کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا اس آدمی نے ہجرت کی اور نکاح ہو گیا اور اس آدمی کو مہاجر ام قیس کہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۶۔ سیدہ ام قیسؓ ہذلیہ

ام قیس ہذلیہ۔ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن اسے کوئی روایت نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۷۵۶۷۔ سیدہ ام کبشہؓ قضاعیہ

ام کبشہ قضاعیہ عذریہ۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے سعید بن عمرو قرشی سے روایت کی کہ ام کبشہ نے حضور اکرم ﷺ سے اسلامی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میرا مقصد دشمن سے جنگ کرنا نہیں بلکہ میری خواہش یہ ہے کہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی اور پیاسوں کو پانی پلاؤں گی۔ فرمایا اگر اس سال قحط نہ ہوتا اور میں جہاد کے لئے روانہ ہوتا تو تجھے اجازت دے دیتا ابھی آرام کر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۸۔ سیدہ ام کثیرؓ دختر یزید

ام کثیر دختر یزید انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابواحمد غطریفی سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی سے انہوں احمد بن سہیل الوراق سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ انہوں نے ابوالصباح (ایک

نسخے میں احمد بن صباح ہے) انہوں نے ام کثیر سے روایت کی کہ میں اپنی ہمشیرہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یارسول اللہ بہن آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے مگر حیاء مانع ہے آپ نے فرمایا تم دریافت کرلو علم کا حاصل کرنا فرض ہے میں نے گزارش کی یا میری بہن نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے جو حمام میں کھیلتا ہے فرمایا یہ منافقین کا کھیل ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۹۔سیدہ ام کجہؓ اوس بن ثابت کی اہلیہ

ام کجہ۔اوس بن ثابت کی زوجہ تھیں۔انہی کے بارے میں آیت مواریث نازل ہوئی ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن سویدہ نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد مفسر سے اس آیت "لِلرّجال نصیب مما ترک الوالدین والاقربون" کے بارے میں ابن عباس سے کلبی کی روایت میں بیان کیا کہ اوس بن ثابت انصاری فوت ہوگئے اور ان کی تین لڑکیاں رہ گئیں اور ایک بیوی ام کجہ نامی۔اوس کے بنو عم میں سے دو آدمی آئے اور متوفی کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے اور بیوہ اور لڑکیوں کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔اس پر بیوہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی تو مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کی کہ ام کجہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! میرا خاوند دو لڑکیاں چھوڑ مرا ہے اور وارثوں نے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔"یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۰۔سیدہ ام الکرامؓ سلمیہ

ام الکرام سلمیہ۔انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی جس میں عورتوں کو سونے کے زیور پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ان سے حکم بن جحل نے روایت کی لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے حالانکہ اس بارے میں عورتوں کے لئے اجازت ثابت ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۱۔سیدہ ام کرزؓ خزاعیہ

ام کرز خزاعیہ کعبیہ۔ان سے ابن عباس، حبیبہ دختر میسرہ، مجاہد اور عطاء بن ابی رباح نے روایت کی یحییٰ نے کتابۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی سے انہوں نے والد سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام کرز خزاعیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے لڑکے کے لئے دو جوان بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا بتایا۔

اس اسناد میں عطاء پر اختلاف ہے ایک سلسلے میں عطاء نے ام کرز سے روایت کی اور ایک دوسرے سلسلے میں عطاء نے حبیبہ دختر میسرہ سے اور انہوں نے ام کرز سے روایت کی اور عیینہ نے اس روایت کو عبیداللہ بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سباع بن ثابت سے انہوں نے ام کرز سے بیان کیا اور ابواحمد بن علی صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبیداللہ بن ابویزید سے باسنادہ اسی طرح روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۲۔ سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا انصاریہ

ام کعب انصاریہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں فوت ہوئیں۔ یحییٰ بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ام کعب کی (جو نفاس سے فوت ہوئی تھی) نماز جنازہ پڑھائی اور آپ میت کی چار پائی کے درمیان میں کھڑے ہوئے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۳۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا دختر ابو بکر

ام کلثوم دختر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم بن طہمان نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے ابن کلثوم دختر ابو بکر صدیق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو مارنے پیٹنے سے منع کیا اور اس کے بعد مردوں نے عورتوں کے بارے میں شکایت کی اس پر آپ نے اس مار پیٹ سے علیحدگی اختیار کر لی اور فرمایا کہ آل محمد پر ایک رات ایسی بھی گزری ہے کہ جس میں ستر عورتوں کو پیٹا گیا۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو یحییٰ سے روایت کیا۔ ثوری نے یحییٰ بن حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ام کلثوم دختر ابو بکر کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی کیونکہ ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ہوئی اور ان کی والدہ کا نام خارجہ تھا جن کے بارے میں حضرت ابو بکر نے اپنی وفات سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی تھی کہ میرے اندازے کے مطابق تمہاری سوتیلی والدہ اگر میری وفات کے بعد لڑکی جنے تو اس کا نام ام کلثوم رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسے حضرت ابو بکر کی کرامت شمار کرتے ہیں۔

۷۵۷۴۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

ام کلثوم حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھیں۔ زبیر کا قول ہے کہ ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہ سے بڑی تھیں۔ باقی لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ام کلثوم رقیہ سے چھوٹی تھیں کیونکہ حضور اکرمؐ نے پہلے جناب رقیہ کو حضرت عثمان ذوالنورین سے بیاہا تھا اور ان کی وفات کے بعد ام کلثوم کو اور ظاہر ہے کہ چھوٹی بہن کو بڑی سے پہلے کیوں بیاہا جاتا۔ واللہ اعلم

آپ نے اولاً رقیہ اور ام کلثوم کو ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے ساتھ بیاہا تھا۔ جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ اگر تم محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو تم میرے بیٹے نہیں ہو اور ان کی ماں ام جمیل نے جو حرب بن امیہ کی بیٹی تھی اپنے بیٹوں کو کہا کہ تمہاری بیویاں صابی ہو گئی ہیں۔ انہیں طلاق دے دو اور یہ سب کچھ شب زفاف سے پہلے ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے رقیہ کا نکاح عثمان سے کر دیا اور جب وہ فوت ہو گئیں تو ام کلثوم سے بیاہ دیا یہ نکاح ہجری کے تیسرے سال ماہ ربیع الاول میں ہوا تھا اور شب زفاف کی نوبت جمادی الآخرہ میں آئی۔ ان سے حضرت عثمان کی کوئی اولاد نہ

ہوئی اور سیدہ ام کلثوم نویں سال ہجری میں وفات پاگئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ام کلثوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی صاحبزادی ہیں جنہیں ام عطیہ نے غسل دیا تھا اور جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ انہیں تین پانچ یا سات بار غسل دینا اور آپ نے صاحبزادی کے بال باندھنے کے لئے ایک پٹکا دیا تھا۔

ان کی قبر میں حضرت علی فضل اور اسامہ بن زید اترے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ انصاری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں اترنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میری تیسری لڑکی ہوتی تو میں اسے بھی عثمان سے بیاہتا۔

سعید بن میتب سے مروی ہے کہ آپ نے عثمان کو دیکھا کہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ افسردہ اور پریشان تھے حضور اکرم ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! جو دکھ مجھے پہنچا ہے کیا کسی اور کو ایسی مصیبت پیش آئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جس نے مجھے آپ سے جوڑا ہوا تھا فوت ہوگئی ہے۔ وہ رشتہ منقطع ہوگیا ہے اور میری کمر ٹوٹ گئی ہے حضرت عثمان یہاں تک پہنچے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا عثمان! یہ جبرئیل ہیں جو دربار خداوندی سے یہ پیغام لائے ہیں کہ میں تمہیں اپنی بیٹی ام کلثوم سے بیاہ دوں۔ اس کا مہر بھی وہی ہوگا جو رقیہ کا تھا اور اس کی بود و باش بھی وہی ہوگی جو اس کی تھی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ابن مندہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے ذکر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ہم نے کاف کے تحت بھی اختصار سے ان کے حالات لکھے ہیں۔ واللہ علم۔

۷۵۷۵۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوسلمہ

ام کلثوم دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ اور ام سلمہ کی بیٹی تھیں۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے مسلم بن خالد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ام کلثوم دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو آپ نے ان سے کہا کہ میں نے نجاشی کو کچھ اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی تھیں چونکہ نجاشی مرگیا ہے اس لئے جلد ہی وہ اشیاء واپس آجائیں گی مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک حلہ تھا اور کچھ کستوری تھی۔ جب وہ ہدیہ واپس آجائے گا تو میں تمہیں دے دوں گا ہدیہ واپس آگیا تو آپ نے تمام ازواج کو ایک ایک اوقیہ کستوری عطا فرمائی (اوقیہ چالیس دام کا ہوتا ہے اور دام ساڑھے تین ماشے کا) حلہ اور باقی ماندہ کستوری مجھے عطا فرمادی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں لکھا بلکہ لکھا ہے ام کلثوم غیر منسوب اور ان سے یہ حدیث دربارۂ ہدیہ روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۵۷۶۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر سہیل

ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو آغاز کار ہی میں اسلام قبول کیا عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ ابوسبرہ بن ابورہم از بنوعامر بن لوی اور ان کی زوجہ ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو کا نام لیا ہے۔ ہم ان کا

ذکران کے شوہر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۵۷۷۔سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا دختر عباس

ام کلثوم دختر عباس بن عبدالمطلب حضور اکرم کا زمانہ پایا۔ان کی والدہ کا نام ام سلمہ دختر محمیہ بن جزء الزبیدی تھا دراوردی نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بندے کے بدن پر اللہ کے ڈر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو گناہ اس کے جسم سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح کہ خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے دراوردی سے روایت کیا اور ابونعیم نے حسین بن جعفر القتات سے انہوں نے ضرار سے انہوں نے دراوردی سے انہوں نے یزید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے انہوں نے اپنے والد عباس سے روایت کی اور مجھے یہ اسناد صحیح معلوم ہوتا ہے۔

جناب حسن بن علی نے ان سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے محمد اور جعفر دو لڑکے پیدا ہوئے پھر ان میں تفریق ہوگئی اور ابو موسیٰ اشعری نے ان سے نکاح کیا اور موسیٰ نامی لڑکے کو جنم دیا۔ابوموسیٰ کی وفات کے بعد عمران بن طلحہ نے ان سے نکاح کیا۔ان میں تفریق ہوگئی تو واپس ابوموسیٰ کے گھر چلی گئیں۔وہیں وفات پائی اور کوفہ کے باہر دفن ہوئیں۔

۷۵۷۸۔سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا دختر عقبہ

ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط بن ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ۔ولید بن عقبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ابو معیط کا نام ابان اور ابوعمرو کا نام ذکوان تھا اور ان کی والدہ کا نام اروی دختر کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس تھا اور عبداللہ بن عامر کی پھوپھی اور عثمان بن عفان کی اخیافی بہن تھیں۔مکے میں ایمان لائیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔رسول کریم سے بیعت کی اور چل کر مدینے کو ہجرت کی۔ان کے بھائیوں عمارہ اور ولید پسران عقبہ نے انہیں واپس لانے کے لئے ان کا تعاقب کیا لیکن وہ نہ رکیں۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری اور عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت کی کہ ام کلثوم دختر عقبہ نے حدیبیہ کے سال میں مدینے کو ہجرت کی۔ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ بہن کو واپس لے جائیں لیکن آپ نے انہیں لوٹانے سے انکار کر دیا بعض مفسروں کا خیال ہے کہ یہ آیت "یا ایھا الذین امنوا اذا جاء کم المومنات مہاجرات فامتحنو ھن اللہ اعلم بایمانھن" ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

جب ام کلثوم مدینے آئیں تو زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کیا۔جب وہ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو زبیر بن عوام کے نکاح میں آ گئیں اور زینب نامی لڑکی کو جنم دیا۔اس کے بعد شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا اور ابراہیم اور حمید وغیرہ لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد عمرو بن عاص نے ان سے نکاح

کرلیا اور وہ ایک مہینے کے بعد فوت ہوگئیں ان سے ان کے بیٹے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

کئی رواۃ نے ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں میں مصالحت کرانے والا جھوٹا نہیں کہلاتا اگر اس کا ارادہ نیک ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۹۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا دختر علی بن ابی طالب

ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب جناب فاطمۃ الزہرا ان کی والدہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے پیدا ہوئیں حضرت عمر نے حضرت علی سے ان کا رشتہ مانگا۔ حضرت علی نے کہا امیر المومنین وہ تو ابھی کم عمر ہے حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسن آپ اسے بیاہ دیں مجھے اس سے ایسی کرامت کی توقع ہے جو اور کسی کو نہیں ہوسکتی۔ حضرت علی نے کہا اچھا میں اسے آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں اگر آپ نے اسے راضی کرلیا تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا چنانچہ حضرت علی نے انہیں حضرت عمر کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ چادر لے جاؤ اور انہیں دے آؤ۔ جناب ام کلثوم نے حضرت عمر کو کہا کہ میں یہ چادر آپ کے لئے لائی ہوں خلیفہ نے کہا مجھے چادر پسند ہے اللہ تجھ سے راضی ہو۔ اس کے بعد خلیفہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا صاحبزادی نے کہا کہ اگر آپ امیر المومنین نہ ہوتے تو میں آپ کی ناک توڑ دیتی واپس گئیں تو حضرت علی سے کہا آپ نے مجھے کیسے برے بوڑھے آدمی کے پاس بھیجا حضرت علی نے کہا بیٹی وہ تو تمہارے شوہر ہیں اس کے بعد حضرت عمر آئے اور روضے میں جہاں مہاجرین اولین بیٹھا کرتے تھے بیٹھ گئے اور حاضرین سے کہا کہ مجھے مبارک دو انہوں نے پوچھا امیر المومنین! کس بات پر؟ حضرت عمر نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن تمام تعلقات نسب اور سسرال کے رشتے ختم ہوجائیں گے مگر میرا تعلق نسب اور سسرال کا رشتہ علی حالہ باقی رہے گا مجھے حضور اکرم ﷺ سے تعلق اور نسب تو حاصل تھا میری خواہش تھی کہ خاندان نبوت سے سسرال کا رشتہ بھی قائم ہوجائے چنانچہ ام کلثوم دختر علی المرتضیٰ سے نکاح کر کے یہ کمی پوری کرلی ہے حضرت عمر نے ان کا مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا تھا۔ اس کے بطن سے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں اور پھر ام کلثوم اور ان کا صاحبزادہ ایک دن فوت ہوگئے۔ جناب زید کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن بنو عدی کے ایک جھگڑے میں صلح کرانے کے لئے ان کے ہاں گئے رات کے اندھیرے میں کسی شخص نے ان کے سر پر ضرب لگائی جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ گر پڑے اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہوگئے اور ساتھ ہی ان کی والدہ بھی فوت ہوگئیں دونوں کی نماز جنازہ عبداللہ بن عمر نے پڑھائی جنہیں حسن بن علی نے آگے کردیا تھا۔ حضرت عمر کی شہادت کے بعد عون بن جعفر نے ان سے نکاح کرلیا۔ عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے انہوں نے خطیب ابوطاہر محمد بن احمد بن ابی الصقر سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف بن عبداللہ الفراء سے انہوں نے ابومحمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابوبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ جب ام کلثوم بیوہ ہوگئیں تو ان کے بھائی حسن اور حسین ان کے پاس آئے اور کہا اے ہماری بہن تو خاندان نبوت میں اس ماں کی بیٹی ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے خاتون جنت کا لقب دیا تھا بخدا اگر ابا جان کا بس چلا تو وہ تجھے بوسیدہ رسی پر کسی کے ساتھ بیاہ دیں گے لیکن اگر تیری

خواہش ہو کہ تجھے کافی مال ملے تو ایسا ضرور ہوگا۔ ابھی یہ بھائی وہیں بیٹھے تھے کہ حضرت علی ایک عصا کے سہارے وہاں آ گئے۔ بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ کے بیٹو! میں تمہاری قدر و منزلت سے پوری طرح واقف ہوں اور چونکہ حضور اکرم ﷺ تم لوگوں سے محبت فرماتے تھے اس لئے میں بھی تمہیں اپنی باقی اولاد سے بہتر جانتا ہوں۔ صاحبزادوں نے سن کر کہا آپ نے درست فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صاحبزادی کی طرف رخ کر کے فرمایا اے میری بیٹی اللہ تعالیٰ نے تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تو یہ اختیار میرے سپرد کر دے انہوں نے کہا ابا جان! میرا جی بھی انہیں چیزوں کو پسند کرتا ہے جنہیں اور خواتین پسند کرتی ہیں اور میں بھی مال دنیا سے وہ اشیاء حاصل کرنا چاہتی ہوں جو دوسری عورتیں حاصل کرنا چاہتی ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ اختیار میرے ہی ہاتھ میں رہے حضرت علی نے فرمایا بیٹی! یہ تیری اپنی رائے نہیں بلکہ یہ ان دو اشخاص کی رائے ہے اگر تو میری بات نہیں مانے گی تو میں ان دونوں سے کبھی نہیں بولوں گا۔ یہ کہا اور اٹھ کر چل دیئے۔ بیٹوں نے ان کے کپڑوں کو پکڑ لیا اور گزارش کی ہم آپ کی جدائی کیسے گوارا کر سکتے ہیں پھر بہن سے کہا کہ ابا جان کی بات مان لو۔ بیٹی رضامند ہو گئی تو حضرت علی نے عون بن جعفر سے نکاح کر دیا وہ ابھی لڑکے ہی تھے پھر بیٹی کو چار ہزار درہم بطور مہر بھجوا دیئے اور صاحبزادی کو ان کے پاس بھیج دیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب اللام و میم

۷۵۸۰۔ سیدہ ام لیلیٰ رض دختر رواحہ

ام لیلیٰ دختر رواحہ انصاریہ۔ ابو لیلیٰ کی زوجہ اور عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کی والدہ تھیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان کی حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی حمادہ دختر محمد سے انہوں نے اپنی پھوپھی آمنہ دختر عبدالرحمٰن سے انہوں نے دادی ام لیلیٰ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں گاڑھی مہندی لگانے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۱۔ سیدہ ام مالک رض انصاریہ

ام مالک انصاریہ۔ یحییٰ بن محمود اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے ایک آدمی سے جنہوں نے ام مالک انصاریہ سے روایت کی کہ وہ گھی کی ایک کپی لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضور اکرمؐ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ کپی لے لیں۔ بلال نے گھی نچوڑ کر کپی ام مالک کو واپس کر دی مگر انہوں نے دیکھا کہ کپی لبالب بھری ہوئی ہے انہوں نے آ کر حضور اکرمؐ سے کہا یا رسول اللہؐ مجھے عجیب واقعہ پیش آیا ہے پوچھا کیا ہے؟ ام مالک نے کہا کہ میرا ہدیہ لوٹا دیا گیا ہے حضرت بلال کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ بخدا میں نے تو گھی کو اس طرح نچوڑا تھا کہ خود مجھے شرم آ گئی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا ام مالک تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا تحفہ مقبول ہوا اور تمہیں فوراً ہی اس کا بدلہ بھی مل گیا پھر فرمایا تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ

اکبر پڑھ لیا کرو۔

ام مالک سے عبدالرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بخار سے میرے دونوں جبڑے لرز رہے تھے رسول اکرمؐ نے پوچھا تو میں نے کہا خدا اسے برباد کرے مجھے ملیریا ہو گیا ہے فرمایا اسے برا بھلا مت کہو کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف سے بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۲۔ سیدہ ام مالکؓ بہزیہ

ام مالک بہزیہ۔ اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ عمران بن موسیٰ قزاز سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ام مالک بہزیہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر یوں کیا گویا وہ بہت قریب ہے انہوں نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! بہترین آدمی کون ہے فرمایا کثیر الاولا دہوان کا حق ادا کرے اور اللہ کی عبادت کرے اور اسی طرح وہ آدمی بھی جس نے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہو وہ دشمن سے ڈرتا ہے اور دشمن اس سے ڈرتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۳۔ سیدہ ام مبشرؓ دختر براء بن معرور

ام مبشر دختر براء بن معرور انصاریہ۔ ایک روایت کے مطابق وہ زید بن حارثہ کی زوجہ تھیں۔ اور دوسری روایات میں کسی دوسرے کی زوجہ تھیں۔ ان سے جابر بن عبداللہ وغیرہ نے روایت کی اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام مبشر سے انہوں نے رسول اکرم سے جناب حفصہ کے گھر میں یہ فرماتے سنا کہ جو لوگ غزوۂ بدر اور بیعت رضوان میں شریک تھے ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا اس پر ام المومنین نے کہا یا رسول اللہ قرآن کا ارشاد تو یہ ہے "وان منکم الا واردھا" آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دروازے تک تو سب کو جانا پڑے گا اس کے بعد اللہ سے ڈرنے والوں کو نجات مل جائے گی۔

اور محمد بن اسحٰق نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام مبشر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو صحابہ سے فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر آدمی کون ہے صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا جو آدمی چند بکریاں رکھتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے نماز قائم کرتا ہے اور برے لوگوں سے دور رہتا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت ذکر کیا ہے اور دونوں صحابیات ام مبشر دختر براء بن معرور اور ام مبشر انصاریہ کو ایک قرار دیا ہے اور ابونعیم نے جابر کی حدیث زید کی زوجہ سے روایت کی ہے اور مجاہد والی حدیث کو براء بن معرور کی لڑکی سے منسوب کیا ہے اور دو ترجمے قائم کیے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۷۵۸۴۔ سیدہ ام مبشرؓ انصاریہ زید بن حارثہ کی اہلیہ

ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ انصاریہ۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ خاتون اور اول الذکر دونوں ایک ہیں اور ایک روایت میں اس کے خلاف ہے چنانچہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس خاتون کو اول الذکر سے مختلف گردانا ہے مگر ابن ابی عاصم نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور دختر براء بن معرور کے ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے جس میں اہل بدر کی فضیلت کا ذکر ہے اور اس ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے جو ابن ابی حبہ اور ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج قتیبہ سے انہوں نے لیث سے (ح) مسلم نے محمد بن رمح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام مبشر انصاریہ کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھجور کے درخت کے نیچے بٹھایا۔ ان سے پوچھا یہ درخت کسی مسلم نے لگایا تھا یا غیر مسلم نے انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ یہ درخت ایک مسلمان نے لگایا تھا فرمایا جب ایک مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور پھر اس کے پھل سے کوئی انسان جانور یا پرندہ فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ کے ترجمے میں دو حدیثیں بیان کی ہیں اور دونوں کو ام مبشر سے منسوب کیا ہے اور براء بن معرور کی بیٹی کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۵۸۵۔ سیدہ ام مجنؓ

ام مجن۔ ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار ایک نئی قبر کے پاس سے گزرے دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے صحابہ نے عرض کیا یہ ام مجن کی قبر ہے جو مسجد نبوی کی صفائی میں بڑی دلچسپی لیتی تھی۔ فرمایا مجھے کیوں نہ بتایا صحابہ نے گزارش کی کہ آپ آرام فرما رہے تھے ہم نے جگانا نہ چاہا فرمایا ایسا مت کیا کرو کیونکہ میری دعا سے ان کی اندھیری قبر میں نور جگمگا اٹھتا ہے اس کے بعد صحابہ نے صف باندھی اور آپ نے قبر پر نماز ادا فرمائی۔ یحییٰ بن ابوانیسہ نے علقمہ سے انہوں نے ایک مدنی آدمی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس خاتون کا نام مجنہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۶۔ سیدہ ام محمدؓ انصاریہ

ام محمد انصاریہ۔ عمر بن ذر نے عبیداللہ بن حجاب سے انہوں نے ام محمد انصاریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا جو شخص کھانا کھاتے اور پیتے وقت ذیل کے کلمات استعمال کرے اسے اس کھانے اور پینے سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

"بسم الله خير الاسماء بسم الله رب الارض والسماء بسم الله لا يضر مع اسمه شيء" ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۷۔ سیدہ ام محمدؓ دختر حاطب

ام محمد بنت حاطب بن حارث۔ یہی خاتون ام جمیل دختر مجلل ہیں۔ باب جیم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے بقول جعفر ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ مذکور ہے۔ انہیں ام محمد اس لئے کہتے تھے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد تھا اور کنیت کم ہی استعمال ہوئی۔ ابوموسیٰ نے

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۸۔سیدہ ام محمد خولہؓ دختر قیس

ام محمد خولہ دختر قیس۔آدم بن ابوایاس نے ابومعشر سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے عبید سنوطی سے روایت کی کہ ایک بار خولہ دختر قیس ہمارے ہاں آئیں (وہ پیشتر ازیں حضرت حمزہ کی زوجہ تھیں۔ان کے بعد ان سے نعمان بن عجلان نے نکاح کر لیا تھا) ہم نے ان سے کہا ہمیں رسول اللہ کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے اس پر ان کے خاوند نعمان نے کہا تم نبی کریم کی حدیث سنانے لگے ہو حالانکہ بغیر از ثبوت آپ سے کوئی بات منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے جناب خولہ نے جواب دیا کتنی بری بات ہے کہ میں انہیں حضور اکرم کی حدیث اس لئے سناؤں کہ انہیں فائدہ پہنچے اور خود آپ پر بہتان باندھوں انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ کو میں نے فرماتے سنا"الدنیا خضرة حلوة" جو شخص حلال مال کماتا ہے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالتا ہے اور کئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں دست درازی کرتے ہیں انہیں قیامت میں جہنم کی آگ سے پالا پڑے گا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۹۔سیدہ ام مرثدؓ

ام مرثد اسلمیہ۔ایک روایت میں غنویہ آیا ہے۔فتح مکہ کے دن اسلام لائیں اور حضور اکرمؐ سے بیعت کی ان سے ام خارجہ دختر سعد بن ربیع زوجہ زید بن ثابت نے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مدینے سے نکلیں اور آپ رعل کے مقام پر انصار کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ اس وادی میں جس کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے اور جو جلدی ہی تمہارے سامنے نمودار ہوگا وہ اہل جنت سے ہے۔اتنے میں حضرت علی آتے دکھائی دیئے۔

اسے مکی بن ابراہیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا اور انہوں نے ام مرثد کا ذکر نہیں کیا ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۰۔سیدہ ام مسطحؓ

ام مسطح دختر ابورہم بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔اور ابورہم کا نام انیس تھا اور ام مسطح ابوبکر صدیق کی خالہ کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمیٰ دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھا۔حدیث افک میں ان کا ذکر آیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۱۔سیدہ ام مسعودؓ بن حکم

ام مسعود بن حکم۔محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ کہتی ہیں کہ میں گویا اب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں گھومتا دیکھ رہی ہوں وہ کہتے پھرتے ہیں آج کھانے پینے کا دن ہے۔

اس حدیث کو یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۲۔ سیدہ ام مسلم اشجعیہؓ

ام مسلم اشجعیہ۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے بنو مصطلق کے ایک شخص سے انہوں نے ام مسلم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ چمڑے کے ایک قبے میں تھیں آپ نے فرمایا کتنا اچھا ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد میں آپ کی پیروی کرتی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۳۔ سیدہ ام مسلمؓ خادمہ صفیہ

ام مسلم جو جناب صفیہ کی خدمت گار تھیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن ان کی صحبت ثابت نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۴۔ سیدہ ام المسیبؓ

ام المسیب یا ام السائب انصاریہ۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے انہوں نے احمد بن جعفر بن معبد سے انہوں نے یحییٰ بن مطرف سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حسن بن ابو جعفر سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار انصار کی ایک خاتون ام المسیب کے یہاں تشریف لائے اور وہ خاتون بخار سے کانپ رہی تھی دریافت فرمایا ام المسیب تمہیں کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! خدا اس کا بھلا نہ کرے بخار ہو گیا ہے فرمایا اسے برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ یوں ختم ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کا زنگ۔

اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا اور کہا کہ ان کی کنیت ام السائب تھی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۵۔ سیدہ ام مطاعؓ اسلمیہ

ام مطاع اسلمیہ مدنیہ۔ ان کی حدیث کے راوی عطاء بن ابو مروان ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مطاع سے روایت کی کہ وہ غزوۂ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شامل لشکر تھیں۔ انہیں مال غنیمت سے ایک مرد کے حصے کے برابر حصہ دیا گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں خیبر میں ام مطاع کی موجودگی درست ہے لیکن مرد کے برابر حصہ پانا مشکوک ہے۔

۷۵۹۶۔سیدہ ام معاذؓ

ام معاذ ایوب سختیانی نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں شرک سے روکا اور بین کرنے سے منع کیا ہم میں ایک عورت نے اپنا ہاتھ بند کیا ہوا تھا حضور اکرم ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا وہ چلی گئی پھر واپس آئی اور بیعت کی مگر کسی عورت نے سوائے ام سلیم ام العلاء دختر ابو سبرہ اور ام معاذ کے وعدہ پورا نہ کیا یا راوی نے دختر ابو سبرہ اور معاذ کی بیوی کا نام لیا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۷۔سیدہ ام معاذؓ انصاریہ

ام معاذ انصاریہ۔محمد بن اسحٰق نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن حارث سے انہوں نے سالم ابوالنضر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ عثمان بن مظعون کے گھر ایسے وقت پر گئے کہ وہ مر رہے تھے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا اور اسے عثمان پر ڈال دیا اور عثمان بنو انصار کی ایک خاتون ام معاذ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے رسول اکرم کافی دیر ان کے پاس ٹھہرے رہے پھر ان سے ہٹ کر علیحدہ بیٹھ گئے اور روئے۔اہل خانہ بھی روئے پھر آپ نے ابوالسائب کو مخاطب کرکے فرمایا (السائب عثمان کا بیٹا تھا جو غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں تھا) اے ابوالسائب تیرے اوپر خدا کی رحمت ہو اس پر ام معاذ کہا اے ابوالسائب! تجھے مبارک ہو اس پر حضور اکرم ﷺ نے ام معاذ سے مخاطب ہو کر پوچھا تجھے اس کا کیسے یقین آ گیا۔ہم تو صرف امید ہی رکھ سکتے ہیں۔یہ سن کر ام معاذ نے کہا۔آئندہ میں کسی کے بارے میں ایسی بات نہیں کہوں گی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۸۔سیدہ ام معبدؓ دختر خالد

ام معبد دختر خالد خزاعیہ کعبیہ۔ان کا نام عاتکہ تھا اور حبیش بن خالد کی ہمشیرہ تھیں اور یہ وہ خاتون ہیں جن کے پاس حضور اکرم ﷺ نے سفر ہجرت کے دوران مختصر سا قیام فرمایا تھا اور یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے اور آپ کے معجزات بیان ہو چکے ہیں۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۹۔سیدہ ام معبدؓ قرظہ کی آزاد کردہ کنیز

ام معبد جو قرظہ بن کعب کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔موسیٰ بن محمد انصاری نے یحییٰ بن حارث تیمی سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ میں نبی کریم کے صحابہ کو نبیذ الذرہ پلا رہی تھی ان لوگوں میں زید بن ارقم اور معاذ بن جبل بھی موجود تھے انہوں نے کہا تم مزفت کے متعلق کیا کہتی ہو انہوں نے کہا تم نے اس سے سوال کیا ہے جو جانتی ہو حرام کو جب حلال سمجھا جائے وہ ایسا ہو جیسے خدا کی حرام کردہ شے کو حلال قرار دیا جائے دباء کدو کی شراب جس سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا حنتم اور حناتم اہل عجم کی وہ شراب ہے جو قیر آلود سبوچہ میں زمین میں دفن کر دیتے ہیں آپ نے اس سے منع کیا۔نقیر کھجور کے تنے میں کوکھ بنا کر شراب تیار کرتے ہیں۔آپ نے اس سے منع فرمایا۔ابن مندہ اور ابو نعیم سے ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۰۔ سیدہ ام معبدؓ کعب بن مالک کی اہلیہ

ام معبد زوجہ کعب بن مالک انصاریہ۔ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ معبد بن کعب کی والدہ ہیں۔ یزید بن زریع نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کھجور (تمر) اور زبیب کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا۔ ہاں دونوں سے علیحدہ علیحدہ نبیذ بنانے کی اجازت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۱۔ سیدہ ام معبدؓ

ام معبد جن کا نسب نامعلوم ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے لیکن ابوعمر نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن نصر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن حسن سے انہوں نے محمد بن بکیر حضرمی سے انہوں نے فرج بن فضالہ سے انہوں نے افریقی سے انہوں نے مولیٰ ام معبد سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ حضور اکرم مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور'' ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۲۔ سیدہ ام معقلؓ اسدیہ

ام معقل اسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ۔ ایک روایت میں اشجعیہ اور ایک میں انصاریہ مذکور ہے۔ ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوکامل سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے اس قاصد سے جسے مروان نے ام معقل کے پاس بھیجا تھا اور ام معقل نے کہا کہ ابومعقل حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کرنے آئے تھے جب ابومعقل حج کر کے واپس آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھ پر ایک حج فرض ہے۔ دونوں میاں بیوی چل کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ام معقل نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ پر ایک حج فرض ہے اور ابومعقل کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ابومعقل نے کہا یا رسول اللہ! یہ سچ کہہ رہی ہے اور میں اس اونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کرتا ہوں آپ نے فرمایا تو اس اونٹ پر سوار ہو کر حج کر سکتی ہے اس پر ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور اکثر بیمار رہتی ہوں کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ اس کے کرنے سے ادائے حج کی منت پوری ہو جائے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن' عمارہ بن عمیر' جامع بن شداد نے (اور ان کے مولیٰ کا نام لیا) اور زہری نے بیان کیا کہ معقل یا ابومعقل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ ام معقل نے منت مانی تھی کہ وہ آپ کے ساتھ حج کرے گی لیکن وہ تو نہ ہو سکا کیا کوئی ایسا عمل ہے جس کا ثواب حج کے برابر ہو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ۔

ابن اسحٰق نے اس حدیث کو عیسیٰ بن معقل بن ابی معقل سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنی دادی ام معقل سے اسی طرح روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۳۔ سیدہ ام مغیثؓ

ام مغیث۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے محمد بن یوسف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مغیث سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ نے تمر اور زبیب ملانے سے منع کیا اور ام مغیث ربیعہ بن عبدالرحمٰن کی نانی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۴۔ سیدہ ام المغیرہؓ

ام المغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔ ہم ان کا ذکر ابوالبراد کے ترجمے میں کر آئے ہیں رسول کریم نے انہیں تمیم الداری میں بیاہا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۵۔ سیدہ ام المنذرؓ دختر قیس

ام المنذر دختر قیس انصاریہ۔ بقول ابوعمرو وہ عدویہ تھیں۔ بروایتے ان کا نام سلمیٰ تھا۔ اہل مدینہ ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ بقول ابونعیم وہ سلیط بن قیس (از بنو مازن) کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم ﷺ کی ایک خالہ تھیں۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی۔

ابواحمد عبدالوہاب نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابوداؤد اور ابوعامر سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابوصعصعہ سے انہوں نے یعقوب بن ابو یعقوب سے انہوں نے ام منذر دختر قیس انصاریہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم تشریف لائے اور حضرت علی ان کے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے اور کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے حضور اکرم اٹھے اور اس سے کھانے لگے حضرت علی نے بھی کھانا چاہا لیکن حضور نے انہیں منع کر دیا چنانچہ حضرت علی رک گئے۔ ام منذر جو اور سبزی پکا رہی تھیں۔ وہ لائیں تو حضور اکرم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تمہارے لیے یہ مناسب ہے یہ کھالو۔

محمد بن اسحٰق نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی ماں سلمیٰ دختر قیس ام منذر سے یہ حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں عدویہ اور انصاریہ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ عدی بن نجار کا تعلق انصار سے ہے۔ ابوعمر نے ام منذر کو عدویہ لکھا ہے اور ابونعیم نے انہیں بنو مازن بن نجار سے شمار کیا ہے اور پھر انہیں حضور اکرمؐ کی خالہ بتایا ہے۔ اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ بنو عدی بن نجار حضور اکرم ﷺ کے ننھیال تھے۔ واللہ اعلم

۷۶۰۶۔ سیدہ ام منظورؓ

ام منظور دختر محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۶۰۷۔ سیدہ ام منیعؓ

ام منیع انصاریہ۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ام شباث ہے اور ان کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن

غنم بن کعب بن سلمہ تھا اور بیعت عقبہ میں ام منیع اور ام عمارہ نسیبہ کے علاوہ اور کوئی خاتون موجود نہ تھی۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۷۶۰۸۔ سیدہ ام نائلہؓ

ام نائلہ خزاعیہ۔ ان سے ام الاسود خزاعیہ نے روایت کی ابراہیم بن نصر نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے اسود خزاعیہ سے انہوں نے ام نائلہ خزاعیہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جس کا نام قیس تھا دریافت کیا آپ نے فرمایا اسے کسی قطعہ زمین پر آرام نہیں آتا۔ جہاں جاتا ہے کچھ دنوں کے بعد وہاں سے چل دیتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن راویوں میں بریدہ کا نام نہیں لیا۔ ان کا نام نائلہ خزاعیہ ہے اور عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے ام الاسود خزاعیہ سے انہوں نے بریدہ سے روایت کی۔

۷۶۰۹۔ سیدہ ام نبیطؓ

ام نبیط انصاریہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے اور ان کے راوی نبیط ان کے بیٹے ہیں۔ حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابراہیم بن ابی ثابت سے انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے عتبہ بن زبیر (از اولاد کعب بن مالک) سے انہوں نے محمد بن عبدالخالق (از اولاد نعمان بن بشیر) سے انہوں نے عبدالملک بن نبیط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے اپنی دادی ام نبیط سے روایت کی کہ بنونجار کی ایک کنیز ہمیں بطور ہدیہ کے کسی نے دی میرے پاس ایک دف تھی۔ میں گاتی تھی اور بجاتی تھی۔

اتینا کم اتینا کم فحیونا نحییکم لو لا الذهب الا حمر ما حلت بواديكم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمیں خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر سرخ سونا نہ ہوتا تو تمہاری وادی میں نہ آتا۔

ام نبیط کہتے ہیں رسول اکرم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا ام نبیط یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنونجار کی یہ ایک کنیز ہے جسے ہم اس کے خاوند کے حوالے کر رہے ہیں۔ دریافت فرمایا تم کیا گا رہی تھی میں نے وہ شعر دہرایا۔ آپ نے دوسرے مصرع کو یوں بدل دیا۔

لو لا الحنطة السمراء ماممن عذاريكم

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۰۔ سیدہ ام نصرؓ

ام نصر محاربیہ۔ ابراہیم بن مختار رازی نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے ام نصر محاربیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے گھریلو گدھے کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ گھاس اور درختوں کے پتے نہیں کھاتا اس آدمی نے جواب دیا یا رسول اللہ! کھاتا ہے فرمایا تم اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ اسے ابراہیم نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے لیکن اس حدیث کو حجت نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ یہ مکروہ ہے اور کئی اور وجوہ کی بنا پر اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

باب الھاء

۷۶۱۱۔ سیدہ ام ہاشمؓ دختر حارثہ

ام ہاشم یا ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ بیعت رضوان میں شریک تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن سعد، خبیب بن عبدالرحمٰن اور عمرہ نے روایت کی۔

ابو الفرج بن ابو الرجاء اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابو بکر بن حزم سے انہوں نے یحیٰی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی کہ ہم اور رسول کریم دو سال میں ایک دفعہ یا سال میں ایک بار یا ہر سال کچھ عرصے گزرنے کے بعد روشنی کیا کرتے میں نے سورۂ ق کو رسول کریم کی زبان سے سن کر یاد کر لیا کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس کی قراءت فرماتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۲۔ سیدہ ام ہانیؓ انصاریہ

ام ہانی انصاریہ۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ام قیس اور کسی نے ام ہانی لکھا ہے۔ واللہ اعلم

یحیٰی بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو الاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے انہوں نے ام ہانی انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے آپ نے فرمایا روحیں پرندوں کی صورت میں درختوں سے لٹکتی رہیں گی اور جب قیامت بپا ہو گی تو اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۳۔ سیدہ ام ہانیؓ دختر ابی طالب

ام ہانی دختر ابی طالب عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ۔ حضور کی عم زاد تھیں اور حضرت علی کی ہمشیرہ۔ ان کی والدہ فاطمہ دختر اسد تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ہند کسی نے فاطمہ اور کسی نے فاختہ لکھا ہے ان کے شوہر کا نام ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مخزومی تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور اس دن ان کا شوہر بھاگ کر نجران چلا گیا اور مندرجہ ذیل اشعار بطور اعتذار کہے۔

لعمرک ما ولیت ظهری محمداً   واصحابه جبنا ولا خيفة القتل

مجھے تیری عمر کی قسم کہ میں نے محمد اور ان کے اصحاب سے بزدلی اور قتل کے ڈر کی وجہ سے پیٹھ نہیں پھیری۔

ولكنني قلبت امری فلم اجد   لسيفی غناء ان ضربت ولا نبلی

لیکن میں نے اپنے کام کو پلٹ دیا (مسلمان نہ ہوا) اور تلوار چلانے اور تیر اندازی میں کوئی فائدہ نہ دیکھا۔

وقفت فلما خفت ضيقة موقفی   رجعت لعود كالهزبر الی الشبل

میں مقابلے کے لئے اڑا رہا لیکن جب مجھے اپنے موقف کے بارے میں خطرہ پیدا ہوا تو میں مڑا تاکہ دوبارہ حملے کے لئے اس طرح آؤں جس طرح شیر اپنے بچے کی طرف آتا ہے۔

خلف الاحمر کی رائے ہے کہ ہبیرہ کے یہ اشعار حارث بن ہشام کے اس شعر سے بہتر ہیں جو اس نے میدان جنگ میں بھاگنے کے متعلق اعتذاراً کہا تھا۔

الله يعلم ما تركت قتالهم   حتیٰ علوا فرسی باشقر مزبد

خدا جانتا ہے کہ میں ان کے خلاف لڑنے سے اس وقت تک دست بردار نہیں ہوا جب تک انہوں نے میرے گھوڑے کو بھورے رنگ کے جھاگ والے خون میں غرق نہ کر دیا۔

لیکن اصمعی کا قول یہ ہے کہ حارث بن ہشام کا شعر ہبیرہ کے اشعار سے بہتر ہے۔

عبیداللہ بن احمد بن باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ نجران میں سکونت پذیر ہو گیا۔ جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کی اطلاع ہوئی تو اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے دو درج ذیل ہیں۔

وعاذلة هبت بليل تلومنی   وتعذلنی بالليل ضل ضلالها

ایک ملامت کرنے والی نے مجھے رات کو جگایا اور سخت اندھیری رات میں مجھے ملامت کرنے لگی۔

وتزعم انی ان اطعت عشيرتی   ساردی وهل يردينی الازوالها

اور اس کا خیال ہے کہ اگر میں نے اپنے خاندان کی پیروی کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا حالانکہ میں اپنے خاندان کی عدم متابعت ہی سے ہلاک ہو رہا ہوں۔

اسی نظم میں وہ ام ہانی کو مخاطب کرتا ہے۔

فان كنت قد تابعت دين محمد   وقطعت الارحام منک حبالها

اور اگر تو نے دین محمد کی پیروی کر لی ہے اور قطع رحمی کر کے سب رسیوں کو کاٹ دیا ہے۔

فکونی علی اعلیٰ سحیق بھضبة　　ململمة غبراء یبس بلالھا

تو ایک دور دراز ٹیلے کی چوٹی پر جا جو گول اور مٹیالا ہو اور جس کی نمی خشک ہو چکی ہو۔

اس میں اور بھی کافی اشعار ہیں۔

ام ہانی کے بطن سے عمر (ہبیرہ نے اپنی کنیت ابو عمر رکھ لی تھی) ہانی' یوسف اور جعدہ پیدا ہوئے۔

کافی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے ام ہانی کے سوا اور کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے حضور اکرم کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرمؐ ان کے گھر میں تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو کبھی بھی اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ رکوع' سجود با قاعدہ ادا فرمائے تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۴۔ سیدہ ام الہذیلؓ

ام الہذیل غیر منسوبہ۔ محمد بن ابو بکر مدینی نے اذناً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو بکر محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن غالب بن حرب سے انہوں نے ہانی بن یحییٰ یشکری سے انہوں نے حسن بن ابو جعفر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے سلیم الفقیمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک ایسے علاقے میں وارد ہوئے جہاں ایک اکیلا گڈریا تھا آپ نے اسے فرمایا۔ میاں گڈریے اپنے کام کا خیال رکھا کرو۔ اپنی پوری مزدوری وصول کرو اور اپنے کنبے کا حق ادا کرو۔ اس نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا میں نے اپنا فرض منصبی ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کیا آپ نے فرمایا بے شک تم نے ادا کیا ہے لیکن ہمیں ایسا آدمی بالکل نہیں چاہیے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اسے خدا سے شرم نہ آئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۵۔ سیدہ ام ابی ہریرہؓ

ام ابی ہریرہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ابو ہریرہ نے ان کے اسلام کے بارے میں روایت کی۔

ابو الفرج بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما تا ابو الحسین مسلم' عمرو الناقد سے انہوں نے عمر بن یونس یمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابو کثیر یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں اپنی ماں کو اسلام قبول کرنے پر مائل کرتا رہتا۔ ایک دن مجھے اس سے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ایسی گفتگو سننا پڑی جسے میں نے سخت ناپسند کیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رہا تھا آپ کو میں نے ساری بات بتائی اور درخواست کی کہ دربار خداوندی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے حضور اکرم نے دعا فرمائی۔

اے اللہ! تو ابو ہریرہ کی ماں کو قبول اسلام کی توفیق ارزانی فرما۔

میں دربار رسالت سے اٹھا اور خوشی خوشی گھر چلا جب دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے ماں بستر سے اٹھی

ہوئی ہے اس نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور آواز دی کہ ابھی باہر ٹھہرو مجھے پانی سے نہانے کی آواز آئی پھر اس نے کپڑے پہنے اوڑھنی سے سر کو ڈھانپا دروازہ کھولا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے خدا کی تعریف بیان کی اور دعائے خیر فرمائی۔

۷۶۱۶۔ سیدہ ام ہشامؓ دختر حارثہ

ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ہاشم ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے جریر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ سے روایت کی کہ انہوں نے سورۃ ق والقران المجید حضور اکرم کی زبان مبارک سے سن سن کر یاد کر لی تھی کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس سورۃ کی تلاوت فرماتے تھے۔

ابوداؤد بجستانی نے یحییٰ بن ایوب اور ابن ابی الرجال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی۔

۷۶۱۷۔ سیدہ ام ہلالؓ بن بلال

ام ہلال بن بلال۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے مگر ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی ابن مندہ نے ام ہلال دختر بلال لکھا ہے اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ مسلم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ ان کا نام ام بلال ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے پیشتر ازیں ام بلال لکھا ہے اور یہاں دونوں نام بدل دیئے ہیں۔

باب الواو

۷۶۱۸۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر حمزہ

ام ورقہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ جعفر کے مطابق محمد بن حبان کا قول ہے کہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے عمارہ کسی نے امامہ اور کسی نے ام الفضل لکھا ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۹۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر عبداللہ

ام ورقہ دختر عبداللہ بن حارث بن عمیر انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ورقہ دختر نوفل ہے اور وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔

عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے انہوں نے اپنی دادی اور عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری سے انہوں نے ام ورقہ دختر نوفل سے روایت کی کہ جب

حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے لئے کوچ فرمایا تو ورقہ نے حضور کے ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی تا کہ مریضوں کی تیمارداری کریں شاید انہیں بھی شہادت نصیب ہو جائے۔ فرمایا تم اپنے گھر میں مقیم رہو تمہیں یہیں شہادت مل جائے گی چنانچہ لوگ انہیں شہیدہ کہتے تھے انہوں نے قرآن حکیم پڑھا تھا اور آپ نے انہیں گھر میں موذن رکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔

انہوں نے اپنے غلام اور لونڈی سے مکاتبت کی تھی ایک رات وہ دونوں اٹھے اور ایک کپڑا ملکہ کے گلے میں ڈال کر اسے قتل کر دیا اور بھاگ گئے صبح کو جب حضرت عمر بیدار ہوئے تو لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص نے ان ڈاکوؤں کو دیکھا ہو یا علم ہو وہ انہیں پکڑ لائیں چنانچہ انہیں مدینے میں پھانسی دی گئی۔

ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھے حسن بن حماد حضرمی نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے یہ حدیث روایت کی لیکن اول الذکر اسناد زیادہ مکمل ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مروی ہے کہ جب حضرت عمر کو علم ہوا کہ فلاں خاتون قتل ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ سچ ہی فرمایا کرتے تھے۔ آؤ فلاں شہیدہ سے ملنے چلیں۔

۷۶۲۰۔ سیدہ ام ولیدؓ دختر عمر

ام ولید دختر عمر۔ ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک شام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ فرمایا تم وہ اشیاء جمع کرتے ہو جنہیں کھاتے نہیں اور ایسی چیزوں کی بنیاد رکھتے ہو جن کی تعمیر نہیں کرتے اور ایسے معاملات کے بارے میں سوچتے ہو جن کا تم ادراک نہیں کر سکتے۔ کیا تمہیں ان حرکتوں سے شرم نہیں آتی۔ تینوں نے ذکر ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ وازع بن نافع کے نزدیک یہ راوی منکر الحدیث ہے اور ابوسلمہ اور سالم سے ایسی روایت بیان کرتا ہے جنہیں اس کے بغیر اور کوئی نہیں جانتا۔

۷۶۲۱۔ سیدہ ام وہبؓ دختر ابوامیہ

ام وہب دختر ابوامیہ۔ ابن جریج کا قول ہے کہ ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس بھی چھ بیویاں تھیں۔ (۱) ام وہب دختر ابوامیہ بن قیس از بنو غیاطلہ (۲) فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب (۳) امیمہ دختر ابوسفیان بن حرب (۴) عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ (۵) برزہ دختر مسعود بن عمرو (۶) ملاعب الاسنہ عامر بن مالک بن جعفر کی بیٹی۔

صفوان نے ام وہب کو طلاق دے دی کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھیں اور فاختہ چونکہ امیہ بن خلف (والد صفوان) کے پاس رہ چکی تھی اس لئے وہ بھی علیحدہ ہوگئیں عاتکہ اور دختر ملاعب الاسنہ صفوان کے نکاح میں رہیں آخر کار عاتکہ کو خلافت عمر کے دوران میں طلاق ہوگئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء

۷۶۲۲۔ سیدہ ام یحییٰؓ اسید کی اہلیہ

ام یحییٰ زوجہ اسید بن حضیر۔ حدیث قراءت اسید میں ان کا ذکر آیا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۳۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر ابی اہاب

ام یحییٰ دختر ابی اہاب۔ عمر بن محمد بن معمر نے ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے بشر بن موسیٰ سے انہوں نے ہودہ بن خلیفہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث بن عامر سے روایت کی کہ ام یحییٰ دختر ابی اہاب نے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام کنیز ان کے یہاں آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے ام یحییٰ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کنیز کو زعم ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس وہ اس کے قریب نہ جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۴۔ سیدہ ام یحییٰؓ بن حصین

ام یحییٰ بن حصین۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے لوگو! تم امیر کی اطاعت کرو خواہ تمہارا حاکم ناک کٹا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ یحییٰ بن سعید نے اسے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہم آگے جدۂ یحییٰ کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۷۶۲۵۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر یعلی

ام یحییٰ دختر یعلی بن منبہ۔ قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سعید بن صلت کا یہ قول ہے مگر باقی ان کے خلاف ہیں۔ ابوعبداللہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۶۔ سیدہ ام یحییٰؓ

ام یحییٰ یہ اوپر مذکور خواتین کے علاوہ ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہم زیدہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں ایک روایت میں زائدہ مذکور ہے جو حضرت عمر بن خطاب کی لونڈی تھیں۔

۷۶۲۷۔ سیدہ ام یزیدؓ دختر حارث

ام یزید دختر حارث۔ حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے یزید بن حارث سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت

کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو عرفات یا منیٰ کے مقام پر فرماتے سنا اے لوگو! اطمینان اور وقار سے کام کرو۔ یزید بن ہارون نے اس حدیث کو حجاج سے انہوں نے ابویزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کیا ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۸۔ سیدہ ام یقظہؓ دختر علقمہ

ام یقظہ دختر علقمہ زوجہ سلیط بن عمرو۔ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں انہوں نے ایک لڑکا سلیط بن سلیط نامی جنا۔ یہ صحابیات کی کنیتوں میں آخری کنیت تھی۔

والحمد لله رب العلمين و صلاته علىٰ سيدنا محمد النبي و آله و صحبه و سلم

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے مشہور ہیں

۷۶۲۹۔ اخوات جابر بن عبداللہ انصاریؓ

ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی سات کہتا ہے اور کوئی نو۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب اور اسماعیل بن مسعود سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ میں نے شادی کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں کہا ہاں یارسول اللہؐ پوچھا باکرہ یا ثیبہ سے۔ میں نے کہا ثیبہ یارسول اللہؐ! آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے شادی کی ہوتی کہ وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے کہا یارسول اللہؐ میری کئی بہنیں ہیں مجھے فکر تھی مبادا وہ مجھ میں اور میری بہنوں میں گڑبڑ نہ پیدا کر دے۔ آپ نے فرمایا تیری بات درست ہے۔ عورت سے شادی کی تین وجوہ ہوتی ہیں۔ دین' مال اور جمال تو اول الذکر کو ترجیح دو۔ خدا تجھے برکت دے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۰۔ سیدہ اخت حارث بن سراقہؓ

اخت حارث بن سراقہؓ۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب مقتولین بدر کے نام مدینے میں پہنچے تو ان کی رشتہ دار خواتین نے آہ وزاری شروع کر دی لیکن ام حارث بن سراقہ اور ان کی ہمشیرہ جو بنو عدی بن نجار سے تھیں فیصلہ کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی واپسی تک انتظار کریں گی اگر ان کے مقتولین بہشتی ہیں تو وہ صبر کریں گی اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہم بھی روئیں گی۔

جب رسول کریم ﷺ واپس آئے تو دونوں بہنیں حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے بتایا کہ مقتولین بدر جنت میں ہیں اور انہیں فردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہوا۔

۷۶۳۱۔ سیدہ اخت حذیفہؓ بن یمان

اخت حذیفہ بن یمان۔ کوئی ان کا نام فاطمہ اور کوئی خولہ بتاتا ہے ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد

سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے اپنی بیوی سے انہوں نے اخت حذیفہ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا اے خواتین تم چاندی کے زیور سے اپنے آپ کو سنوار سکتی ہو مگر تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر اس کی نمائش کرتی ہے اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۲۔ سیدہ اخت عقبہؓ بن عامر

اخت عقبہ بن عامر ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مخلد بن خالد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی اس نے مجھے کہا کہ میں اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا فتویٰ دریافت کروں آپ نے فرمایا کبھی چل لے اور کبھی سوار ہولے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۳۔ سیدہ اخت معقلؓ بن یسار

اخت معقل بن یسار۔ متعدد راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے ان کی بہن سے نکاح کیا کچھ عرصے بعد اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور انقطاع عدت تک رجوع نہ کیا بعد از عدت اس نے نکاح کی پھر خواہش کی لیکن عورت کے بھائی نے مزاحمت کی اس پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

"اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلو هن" اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ پیشتر ازیں ہم باب جیم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۴۔ سیدہ اخت نعمانؓ بن بشیر

اخت نعمان بن بشیر۔ محمد بن اسحٰق نے سعید بن مینا سے روایت کی کہ بشیر کی بیٹی کو اس کی ماں عمرہ دختر رواحہ نے بلایا اور کھجوروں کی ایک لپ کپڑے میں لپیٹ کر دی کہ اسے اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کے پاس کھانے کے لئے لے جاؤ۔ میں والد اور ماموں کی تلاش میں حضور اکرمؐ کے پاس سے گزری دریافت فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کھجوریں ہیں جو میں اپنے والد اور ماموں کے لئے لیے جا رہی ہوں فرمایا ادھر لاؤ میں نے حضور اکرمؐ کے دونوں ہاتھوں میں انڈیل دیں پھر فرمایا کپڑے کو زمین پر بچھا دو آپ نے کھجوریں اس کپڑے پر ڈال دیں اور انہیں بکھیر دیا پھر ایک آدمی کو کہا کہ تمام اہل خندق کو کھانے کے لئے آواز دو سب لوگ جن کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی آ گئے وہ کھا رہے تھے اور کھجوریں بڑھتی چلی جا رہی تھیں تا آنکہ کپڑے کے کنارے سے باہر گرنے لگیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

چند لڑکیوں کا ذکر ان کے والد کے حوالے سے

۷۶۳۵۔ حضرت اوس بن ثابتؓ کی دو بیٹیاں

اوس بن ثابت کی دو لڑکیاں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفتح اسماعیل بن فضل اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابو

طاہر بن عبدالرحیم سے انہوں نے ابوالشیخ سے انہوں نے ابویحییٰ رازی سے انہوں نے سہل بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن اجلح کندی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ لڑکیوں کو اور چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بالغ ہونے تک وراثت سے کچھ نہیں دیتے تھے۔ انصار میں سے اوس بن ثابت فوت ہو گئے اور ان کی دو لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا رہ گئے۔ ان کے عم زاد جوان کے اقارب تھے آئے اور ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے۔ اس پر قرآن کی درج ذیل دو آیتیں نازل ہوئیں۔

یستفتونک فی النساء اور **یوصیکم اللہ فی اولادکم** ان کو بتائی گئیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۶۔ حضرت ثابت بن قیس کی لڑکی

ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی: ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی سے روایت کی کہ جب **یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** نازل ہوئی تو ثابت بن قیس بن شماس گھر آئے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور رونا شروع کر دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں چند دن نہ گئے اور آپ کو ان کی دربندی کا علم ہوا تو آپ نے جناب ثابت کو بلوا بھیجا آپ نے غیر حاضری کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ میں فطری طور پر کچھ درشت آواز ہوں مجھے خطرہ پیدا ہو گیا مبادا سارے اعمال ضائع نہ کر بیٹھوں۔ فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو۔ تمہاری دنیا اور دین بخیر ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۷۔ حضرت حصینؓ کی لڑکی

حصین بن حارث بن مطلب کی لڑکی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے اور ان کی عم زاد بہن دختر عبیدہ بن حارث کے لئے خیبر کی پیداوار سے ایک سو وسق کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔ یہ یونس کا قول ہے ابن اسحٰق سے۔

۷۶۳۸۔ حضرت ابوالحکم غفاریؓ کی لڑکی

ابوالحکم غفاری کی لڑکی۔ ابوموسیٰ کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران سدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیم بن حکیم سے انہوں نے اپنی ماں دختر الحکم غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ان میں صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے اور اس میں اور جنت میں اتنا فاصلہ حائل ہو جاتا ہے جتنا کہ مدینہ سے صنعاء۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۹۔ حضرت خباب بن ارتؓ کی لڑکی

خباب بن ارت کی لڑکی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع

سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاء الفائشی سے انہوں نے خباب کی لڑکی سے روایت کی کہ میرے والد ایک سریے کے سلسلے میں مدینے سے باہر تھے اور حضور اکرم ﷺ ہماری نگرانی فرماتے چنانچہ ہماری ایک بکری کا دودھ ایک برتن میں آپ ہی دوہتے اور برتن بھر جاتا۔ جب میرے والد واپس آئے اور انہوں نے دودھ دوھنا شروع کیا تو دودھ کی مقدار گھٹ کر اتنی رہ گئی جتنی کہ پہلے ہوتی تھی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اس کو اسرائیل نے ابواسحاق سے اور کہا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مالک الحسی سے روایت کی ہے ان کا ذکر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۶۴۰۔ حضرت ابوسبرہ کی لڑکی

حضرت ابوسبرہ کی لڑکی۔ ام معاذ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۱۔ حضرت سعد بن ربیع کی لڑکیاں

سعد بن ربیع کی لڑکیاں۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! سعد بن ربیع کی جو غزوۂ احد میں شہید ہو گیا ہے دو لڑکیاں رہ گئی ہیں اور ان کے عم زاد ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے آپ نے فرمایا جلد ہی اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرما دے گا۔ اس پر یوصیکم اللہ فی اولادکم نازل ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان دو لڑکیوں کو دو ثلث اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچ جائے وہ تم لے لو ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۲۔ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف کی لڑکی

حضرت صفوان بن امیہ بن خلف جمحیہ کی لڑکی جمعہ۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے صفوان بن امیہ کی لڑکی جمحی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے وضو کے لئے پانی مانگا۔ پس میں نے مد کے تین چوتھائی کے اندازے سے پانی دیا اور انہوں نے وضوء فرمایا۔ دعا کی اور ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۳۔ حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی لڑکیاں

عبیدہ بن حارث بن مطلب کی لڑکیاں۔ ان کے والد بدر میں مارے گئے تھے ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلہ میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ عبیدہ کی لڑکیوں اور حصین بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ نے ایک سو وسق کھجوریں عنایت کی تھیں۔

۷۶۴۴۔ عفیف کی لڑکی

عفیف کی لڑکی۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمنعم بن صلت سے انہوں نے ابویزید مدنی سے انہوں نے اپنی ایک عورت سے جو عفیف کی لڑکی تھی روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم سوائے محرم کے کسی اور مرد سے

بات نہیں کریں گی اور یہ کہ ہم اپنے مرجانے والوں پر سورۃ فاتحہ تلاوت کریں گی۔ ابن ابی عاصم نے انہیں دختر عفیف لکھا ہے اور ان کے سوااور لوگوں نے ام عفیف۔

۷۶۴۵۔ فہد کی لڑکی

فہد کی لڑکی۔ بروایتے ان کا نام خولہ تھا اور ان سے محمود بن لبید نے ذکر کیا ہے کہ ایک دن حضور اکرمؐ اپنے چچا حمزہ سے ملنے گئے اور دختر فہد جناب حمزہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے حلوہ پکایا جسے سب نے کھایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۶۴۶۔ ولید بن مغیرہ کی لڑکی

ولید بن مغیرہ کی لڑکی۔ ان کا نام عاتکہ تھا اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر صفوان بن امیہ کے لئے حضور سے امان طلب کی تھی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۷۔ ہبیرہ کی لڑکی

ہبیرہ کی لڑکی۔ ابوقاسم بن صدقۃ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سلیمان بن سلمہ بلخی سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابواسماء رحبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی کہ ہبیرہ کی لڑکی حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا۔ بروایتے ان کا نام ہند تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ دادیاں جو اپنے پوتوں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۴۸۔ جدہ انصاری

وکیع نے اسماعیل بن رافع ابی رافع سے انہوں نے انصار کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنی دادی سے جنہوں نے ہجرت کی تھی روایت کی کہ میں خضاب لگا رہی تھی کہ حضور اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے تو ایسا کیوں کرتی ہے۔ اور ہاتھ سے ایک نقش کی طرف اشارہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۹۔ حشرج بن زیاد کی دادی

یہ خاتون زیاد کی ماں تھیں ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن موسیٰ سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر میں ہم چھ عورتوں نے لشکر کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا ہم نے آپ کے چہرے پر ناراضامندی کے آثار دیکھے۔ دریافت فرمایا تم کیوں لشکر کا ساتھ دینا چاہتی ہو اور کس کی اجازت سے جانا چاہتی ہو ہم نے کہا یارسول اللہ ہم تیر اندازوں کو تیر فراہم کریں گی انہیں ستو پلائیں گی زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی رجز پڑھیں گی اور یوں اللہ کی راہ میں ان کی معاونت

کریں گی فرمایا اٹھو اور جاؤ جب خیبر فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا میں نے دادی سے دریافت کیا آپ کو کیا ملا تھا؟ انہوں نے کہا کھجوریں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۰۔ حفص بن سعید قرشی کی دادی

ابومحمد بن سویدہ نے باسنادہ واحدی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن جعفر سے انہوں نے ابوبکر بن حسن شیبانی سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن دغولی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن یونس سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید بن اعور قرشی سے انہوں نے اپنی والدہ سے کہ انہوں نے ان کی والدہ سے (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں) روایت کیا کہ ایک کتے کا پلا حضور اکرم کے گھر میں آپ کی چارپائی کے نیچے مر گیا چار دن گزر گئے اور آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی مجھ سے فرمایا اے خولہ! ہمارے گھر میں کیا نئی بات ہوگئی کہ چار دن سے جبرائیل نہیں آرہے اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر چلے گئے۔ میں نے دل میں ہی کہا کیوں نہ گھر کی صفائی کردوں۔ میں نے جھاڑو دینا شروع کردیا تو چارپائی کے نیچے مرے ہوئے کتے کا پلا نظر آیا جسے میں نے اٹھا کر مکان کے نیچے پھینک دیا اتنے میں حضور اکرم تشریف لائے تو آپ کے دانت بج رہے تھے اور جب بھی وحی نازل ہوتی آپ کو یہ صورت پیش آتی آپ نے فرمایا اے خولہ! مجھے چادر اوڑھا دو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ تا فترضی نازل ہوئی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت مشکوک ہے کیونکہ یہ سورت ان سورتوں میں سے ہے جو آغاز کار میں مکے میں نازل ہوئی تھیں اور اس بارے میں اصل واقعہ مشہور ہے اور وہی صحیح ہے۔

۷۶۵۱۔ خارجہ بن زید کی دادی

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک انصاری خاتون کے گھر گئے اور وہ خارجہ بن زید بن ثابت کی دادی تھیں۔ انہوں نے ہمارے لئے کھجور کے ایک پیڑ کے نیچے چھڑکاؤ کیا ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا پھر وہ خاتون اپنی دو لڑکیوں کو ساتھ لائی اور کہنے لگی یارسول اللہ! یہ دونوں لڑکیاں ثابت بن قیس کی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے اور ان کے چچا ان کا سارا مال اٹھا کر لے گئے ہیں۔

ہم اوس بن ثابت کی لڑکیوں کا یہ واقعہ بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ دونوں لڑکیاں اوس بنؓ ثابت کی بیٹیاں تھیں کیونکہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے کا نام اوس بن ثابت تھا نہ کہ ثابت بن قیس واللہ اعلم۔

۷۶۵۲۔ ابوالسائب کی دادی

یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن ادریس سے انہوں نے نعیم بن حماد سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے ابوالسائب سے انہوں نے اپنی دادی سے (یہ خاتون مہاجرات سے تھیں) روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک کنواں وادی عقیق میں بطور جاگیر عطا فرمایا تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۳۔ سلمیٰ کی دادی

علی بن حجر نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے بنو سلیم کے آدمی سے انہوں نے ان کی دادی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ مہندی لگا رہی تھیں آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا اے فلاں تو ہاتھ کی ہتھیلی پر نقش کیوں نہیں بناتی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انصاری کی دادی سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۷۶۵۴۔ الصلت بن زبید کی دادی

دو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی ماں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ! میرے دونوں بیٹوں کے گلے میں تکلیف ہے اس کا کیا علاج کروں فرمایا کٹ کی کڑوی لکڑی' کالا زیرہ اور زیتون کا تیل ان کی ناک میں ڈالو اور خدا پر توکل کرو۔ اس پر اس کے دل نے نہ مانا اور ان دونوں کے گلے کو دبایا مگر تقدیر میں ان کی موت لکھی تھی ان کو دفن کر دیا اس کے بعد وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ! خدا اور رسول کی نافرمانی کا رنج اس مصیبت کے دکھ سے زیادہ تکلیف دہ ہے فرمایا کوئی حرج نہیں تم ماں ہو۔ اس وقت کچھ خواتین موجود تھیں فرمایا بچوں کے گلے نہ دبایا کرو کہ یہ قتل سر ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۵۔ ضمرہ بن سعید کی دادی

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ضمرہ بن سعید کے بیٹے سے انہوں نے اپنے اہل سے انہوں نے اپنی دادی سے (اس خاتون کو دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا) روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا تم خضاب لگایا کرو میں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میں نے اس کا استعمال ترک نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۶۔ عمرو بن معاذ کی دادی

یحییٰ نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن داؤد بن عبداللہ بن مخراق سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ انصاری سے روایت کی کہ ان کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا۔ ہماری دادی نے کہا اسے کھانے کو کچھ دو۔ ہم نے کہا اس وقت گھر میں کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے ستو ہی پلا دو۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ سائل کو اور کچھ نہیں تو جلا ہوا کھر ہی دے دو۔ ان کا نام حوا تھا اور ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۷۶۵۷۔ قریشی کی دادای

زکریا بن ابی زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے فلاں قرشی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو فرماتے سنا کہ اللہ پر ایمان جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور بہترین اعمال ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۸۔ یحییٰ بن حصین کی دادی

جو ام حصین کی ہمشیرہ تھیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن حصین بن عروہ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اگر تم پر ایک غلام حاکم ہو جائے اور کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کے حکم کو مانو۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۹۔ یوسف بن مسعود کی دادی

یہی خاتون ام مسعود بن حکم انصاری‘ زرقی ہیں۔ یوسف بن مسعود بن حکم انصاری نے اپنی دادی سے حکایت کی کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ ان کا ذکر پیشتر ام مسعود کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے راویوں کی خالائیں تھیں

۷۶۶۰۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابن ابی مریم اور ابو صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے انہوں نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی انہیں رسول اکرم نے رجم کی آیت پڑھ کر سنائی الشیخ والشیخة اذ زنیا فار جمو هما البتة بما قضیا من اللذة'' ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: حیرت ہے کہ ہمارے محدثین نے اس جملے کو جسے معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی دیکھ کر ناک منہ چڑھاتا ہے قرآن حکیم کی غیر متلو آیت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے بچائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے ایسی ہی کوئی حدیث پڑھ کر ذیل کا شعر کہا ہوگا۔

یہ امت روایات میں کھو گئی — حقیقت خرافات میں کھو گئی

(مترجم)

۷۶۶۱۔ جابر بن عبداللہ کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ان کی خالہ عدت گزار رہی تھیں کہ انہیں ایک کھجور کے کاٹنے کا خیال آیا۔ ایک آدمی نے کہا تو ایسا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تو گھر سے نکل سکتی ہے اور اسے کاٹ سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو صدقہ یا کوئی اچھا کام سرانجام دے سکے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۲۔ خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر خطاب فرمایا اور چونکہ بچھو نے آپ کے ہاتھ کی انگلی پر ڈنگ مارا تھا آپ نے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے لوگو! تم کہتے ہو کہ اب کوئی دشمن نہیں رہا حالانکہ تم ساری عمر دشمنوں سے لڑتے رہو گے تا آنکہ تمہارا مقابلہ یاجوج ماجوج سے بھی ہوگا ان کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور ان کے بال بھورے ہوں گے اور ہر گھاٹی سے پھسلتے چلے آئیں گے اور ان کے چہرے تہ در تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

اسی حدیث کو کسی اور راوی نے محمد بن بشر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے خالد سے روایت کیا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۳۔ زینب دختر نبیط کی خالہ

محمد بن عمارہ بن عامر نے زینب دختر نبیط سے انہوں نے اپنی والدہ یا خالہ سے جو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کی لڑکیاں تھیں روایت کی کہ ہمارے والد نے ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۴۔ سائب بن یزید کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن بن اوس سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے میری خالہ حضور اکرم کی خدمت میں لے کر گئی اور گزارش کی یارسول اللہ! میرے بھانجے کے سر میں درد ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں نے وضو کا پانی پیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۵۔ ام سلمہ اسماء دختر یزید کی خالہ

شہر بن حوشب نے ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی کہ وہ ان خواتین میں شامل تھیں جن سے حضور اکرم نے بیعت کرتے وقت بعض باتوں کا عہد لیا تھا اور ان کی خالہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۶۶۔ اوس بن ثابت کی زوجہ

جن کا ذکر دختر اوس کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔

۷۶۶۷۔ بلال کی زوجہ

ابوالوردالقشیری نے بنو عامر کی ایک خاتون سے انہوں نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے سلام کیا اور بلال کے بارے میں دریافت کیا ہم ام بلال کے ترجمے میں ان کا ذکر کرآئے ہیں۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۸۔ ثابت بن قیس کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کرآئے ہیں۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۹۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ

خطیب عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤدطیالسی سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے عہد میں ایک ثیبہ خاتون سے نکاح کیا۔ حضور نے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیا ہوتا۔وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۰۔ رافع بن خدیج کی زوجہ

جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۱۔ سعد بن ربیع کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۲۔ سلمہ بن ہشام کی زوجہ

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ ام سلمہ نے جو ازواج مطہرات سے تھیں بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن ہشام بن مغیرہ کی بیوی سے دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ کئی دنوں سے سلمہ مجھے نظر نہیں آیا؟ وہ میرے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہوتا انہوں نے کہا یارسول اللہ مشکل یہ پڑ گئی ہے کہ وہ گھر سے باہر نکل ہی نہیں سکتا کیونکہ جب سے یہ لوگ غزوۂ موتہ سے واپس آئے ہیں خانہ نشین ہو گئے ہیں جب بھی وہ گلیوں میں نکلتے ہیں لوگ انہیں بھگوڑا کہہ کر ان کا منہ چڑاتے ہیں۔

۷۶۷۳۔ عبداللہ بن رواحہ کی بیوی

اسماعیل بن عیاش نے ربیعہ بن صالح مدلجی سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن رواحہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مکان کے ایک کنارے پر ان کی نظر ایک لونڈی پر پڑ گئی۔ یہ اٹھے اور اس لونڈی پر پڑ گئے چنانچہ اسی حالت

میں ان کی بیوی نے انہیں دیکھ لیا وہ چھری لینے کے لئے گئی لیکن جب یہ خاتون واپس آئی تو عبداللہ فارغ ہو چکے تھے بیوی نے پوچھا تم اتنی دیر کہاں تھے میں نے تمہیں دیکھا نہیں ان کے جواب سے خاتون مطمئن نہ ہوئی انہوں نے اپنے شوہر سے کہا رسول اکرمؐ نے ہمیں بحالت جنابت قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے اگر تو سچا ہے تو قرآن کی تلاوت کر انہوں نے کہا بہت اچھا اور درج ذیل اشعار پڑھے

اتـا نـا رسـول الـلـه يتلو كتابـه　　كـمـا لاح مشهور من الصبح ساطع

رسول اکرم ہم میں یوں تشریف لائے جس طرح کہ صبح کے وقت چمکتا سورج طلوع ہوتا ہے اور آپ نے ہمیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی۔

اتـی بـالهـدى بـعـد الـعـمـى فقلوبنا　　بـه مـوقـنـات ان مـاقـال واقـع

آپ ہدایت لے کر تشریف لائے اور ہمارے دل کفر کی جہالت کے بعد اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ضرور واقع ہوگا۔

يبيـت يـجـافـى جنبه عن فـراشـه　　اذا استـقـلـت بـالمشر كين مضاجع

آپ اس طرح رات بسر کرتے ہیں کہ آپ کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں حالانکہ مشرکین کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے بستر ان کے پہلوؤں سے چمٹے ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نے ان اشعار کے علاوہ کوئی اور اشعار پڑھے تھے چنانچہ خاتون نے کہا میں خدا کے کلام کو (وہ ان اشعار کو قرآن آیات سمجھیں) سچا اور اپنی آنکھوں کو جھوٹا قرار دیتی ہوں۔

دوسرے دن عبداللہ بن رواحہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا حضور اکرمؐ اس خاتون کی سادگی اور شوہر کی چالاکی پر اتنا ہنسے کہ ڈاڑھیں تک نمایاں ہوگئیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۴۔ معاذ کی زوجہ

ام عطیہ کی حدیث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن ہثیم سے انہوں نے جعفر بن محمد صائغ نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے ابو نعیم کے بقول انہیں ابو احمد غطریفی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے انہوں نے اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے (ح) ابو نعیم نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن قدامہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ مرنے والوں پر نوحہ وزاری نہیں کریں گی چنانچہ پانچ خواتین کے جن میں زوجہ معاذ شامل تھیں باقی خواتین اپنا عہد نہ نبھا سکیں۔

ابو عمرو کی روایت میں ہے کہ سوائے ام سلیم ابو سبرہ کی بیٹی معاذ کی زوجہ اور ایک اور عورت کے کوئی بھی اپنا عہد نہ نبھا سکی۔ یہ خاتون راوی اپنا نام نہیں لیتی تھیں اور جب حرہ کا ابتلا پیش آیا تھا اور یہ خواتین ان کے ساتھ تھیں تا کہ یہ بھی آہ وزاری کے لئے اٹھ

کھڑی ہوئیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۵۔ابوموسیٰ اشعری کی زوجہ

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ جب ابوموسیٰ بہرے ہوگئے تو ان کی بیوی چیخنے لگی۔ابوموسیٰ نے کہا کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے اس بارے میں کیا فرمایا انہوں نے کہا ہاں مجھے علم ہے۔اس کے بعد وہ خاموش ہوگئیں۔پھر انہوں نے ابوموسیٰ کی زوجہ سے پوچھا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا۔انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے جو کسی کی موت پر سر منڈائے یا کپڑے پھاڑے یا کسی کو برا بھلا کہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے متعارف ہیں۔

۷۶۷۶۔عمۃ الحارث بن ابوقرظہ

بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔یہ بنوخزاعہ کی ان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۷۔عمۃ حسناء صریمیہ

اسحاق بن راہویہ نے اسحٰق ازرق سے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے حسناء دختر معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ جنت میں کون کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا نبی شہید بچے اور زندہ مدفون بچے جنت میں ہوں گے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اکثر کتابوں میں ان کا نام خنساء آیا ہے لیکن محققین نے حسناء لکھا ہے۔واللہ اعلم

۷۶۷۸۔عمۃ حصین بن محصن خطمی

ابوموسیٰ نے اذناً ابومنصور محمد بن عبداللہ بن مندویہ شروطی اور حسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن بشار سے انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئیں۔آپ نے ان کی حاجت برآری کے بعد ان سے دریافت کیا بی بی! کیا تم خاوند والی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میرا خاوند ہے دریافت فرمایا تمہارا اس سے کیسا سلوک ہے گزارش کی کہ یا رسول اللہ میں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی جب تک میں بے بس نہ ہو جاؤں فرمایا خیال رکھنا کہ تم اس سے کیسی گزر بسر کرتی ہو کہ تمہاری جنت اور دوزخ وہی ہے۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۹۔ عمۃ سنان بن عبداللہ جہنی

ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے عمرو بن ابوالطاہر بن ابوالسرح سے انہوں نے یوسف بن عدی سے (ح) طبرانی نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن کریب سے انہوں نے ابن عیاش سے انہوں نے سنان بن عبداللہ سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے نذر مانی تھی کہ وہ چل کر کعبۃ اللہ کو جائے گی آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کی طرف سے یہ نذر ادا کرسکتی ہے میں نے کہا ہاں میں کرسکتی ہوں فرمایا پھر ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ عمل اس کی طرف سے قبول کرلیا جائے گا۔ فرمایا ہاں اگر بالفرض اس پر کسی کا قرض واجب الادا ہوتا اگر وہ قبول ہو جاتا ہے تو یہ اللہ کا قرض ہے جس کی قبولیت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۰۔ عمۃ العاص طفاوی

ایک روایت کے مطابق یہ ام الغادیہ ہیں۔ عاص بن عمرو الطفاوی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ وہ کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی مفید نصیحت کی درخواست کی فرمایا کسی کے کان میں بری بات ڈالنے سے پرہیز کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۱۔ عمۃ عبدربہ بن سعید انصاری

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے عبدربہ بن سعید بن قیس سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تپ انسان کے گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۲۔ عمۃ معبد بن کعب

اس اسناد کی رو سے جو پہلے گزر چکا ہے یعقوب بن حمید نے ابن عیینہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ یا پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا خستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (کیونکہ ابتدائے اسلام میں اکثر مسلمان خستہ رہے۔ مترجم)

۷۶۸۳۔ عمۃ ہند بنت سعید بن ابوسعید خدری

اور ایک روایت میں دختر ابوسعید مذکور ہے اور ایک روایت میں ان کی کنیت ام عبدالرحمٰن آئی ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن محمد سے انہوں نے ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعید سے

انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اور پھر کلی کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام نہیں معلوم ہو سکے

۷۶۸۴۔ ایک خاتون از بنو اسد

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً تا احمد بن عمرو انہوں نے محمد بن عوف سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے ابن اخ سلیحی سے روایت کی کہ وہ ایک دن ام المومنین زینب کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ اپنے کپڑوں کو سرخی مائل رنگ سے رنگ رہی تھیں کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ کی نظر اس رنگ پر پڑی تو واپس چلے گئے ام المومنین سمجھ گئیں کہ حضور اکرمؐ نے رنگ کو ناپسند کیا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑوں کو اس طرح دھویا کہ رنگ اتر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور جب رنگ کا کوئی نشان نظر نہ آیا تو اندر آ گئے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۵۔ خاتون از بنو عبد الاشہل از انصار

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ بجستانی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد نفیلی اور احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عبدالاشہل کی ایک خاتون سے روایت کی یارسول اللہ! ہماری مسجد کا راستہ گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے ہم کیا کریں؟ دریافت فرمایا کیا بارش کے بعد صورت حال بہتر نہیں ہو جاتی۔ خاتون نے جواب دیا یارسول اللہؐ یہ تو ہوتا ہے فرمایا یہ ادلے کا بدلہ ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۶۔ خاتون

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہ قاضی ابوبکر بن عمرو سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین المعلم سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھیں کیونکہ میں ہر کام بائیں ہاتھ سے کرتی تھی آپ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکر لگائی اور فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس پر بائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت چھوٹ گئی اور پھر کبھی اس ہاتھ سے کھانا نہ کھایا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۷۔ خاتون انصاری

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سوید بن عبداللہ سے انہوں نے جامع بن ابوشداد سے انہوں نے منذر ثوری سے انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ سے ملنے گئیں تو اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لے آئے اور میں نے خود کو قمیص کی آستین سے ڈھانپ لیا آپ نے

ام سلمہ سے ایسے طریقے سے بات کی کہ میں کچھ بھی نہ سمجھ سکی آپ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ام سلمہ سے پوچھا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم تشریف لائے تھے اور آپ سے کچھ باتیں بھی کیں انہوں نے کہا ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ آپ آئے اور کچھ گفتگو بھی کی اس خاتون نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا تھا ام سلمہ نے کہا حضور اکرم نے فرمایا کہ جب دنیا میں برائی پھیل جائے اور اسے نہ روکا جائے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر عذاب بھیجتا ہے اس پر اس خاتون نے کہا کہ دنیا والوں میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کہا ہاں ہوتے ہیں مگر انہیں بھی وہ عذاب بھگتنا پڑتا ہے اور بعد از وفات اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۸۔ خاتون مبایعہ

عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے حمید بن اسود سے انہوں نے حجاج عامل ربذہ عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے اسید بن ابواسید سے انہوں نے ایک مبایعہ خاتون سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بوقت بیعت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نیک اعمال میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی اپنے چہرے نہیں نوچیں گی بالوں کو پراگندہ نہیں کریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور نوحہ نہیں کریں گی۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۹۔ خاتون مبایعہ

یحییٰ بن محمود ثقفی نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو سعید عبدالرحمٰن بن ابراہیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ایک خاتون مبایعہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو سلمہ کی بستی میں تشریف لائے ہم نے کھانا پیش کیا آپ نے تناول فرمایا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کی جماعت بھی تھی پھر ہم نے وضو کے لئے پانی پیش کیا آپ نے بعد از وضو صحابہ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جو گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بنتی ہیں۔ صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے فرمایا ناگواری کے باوجود وضوء کرنا اور مسجد کی طرف آمد و رفت کی کثرت اور بعد از ادائے نماز اگلی نماز کا انتظار۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۰۔ خاتون از بنو خثعم

کثیر راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس سے انہوں نے بنو خثعم کی ایک خاتون سے روایت کی یا رسول اللہ میرا والد بہت بوڑھا ہے اور حج اس پر فرض ہے کیا کیا جائے فرمایا تم اس کی طرف سے ادا کرو۔

۷۶۹۱۔ خاتون از بنو عبدالدار

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ سے انہوں نے

یونس سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے داریہ سے جو بنوعبدالدار کی ایک خاتون حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اس کے لئے یہ زریں موقع ہے میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ یہ ابن ابی عاصم کی روایت ہے۔

ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ایک یتیم عورت از بنوثقیف جو حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ابی عاصم نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے واللہ اعلم۔

۷۶۹۲۔ خاتون حبشیہ

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے سلیمان بن حرب اور مسدد سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک حبشن یا حبشی مسجد میں مقیم تھا چند دن حضور اکرم نے اسے نہ دیکھا تو دریافت فرمایا صحابہ نے جواب دیا وہ مرگیا ہے۔ فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

۷۶۹۳۔ خاتون جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ بن سعید سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مہندی لگایا کریں کہ کہ خواتین مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہیں اور ان کے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں کی طرح ہو جاتے ہیں خاتون نے کہا۔ میں نے ابھی مہندی لگانا نہیں چھوڑی۔ حالانکہ یہ مہندی والی خاتون اسی برس کی ہو چکی تھیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مہندی کا ذکر ضمرہ بن سعید کی دادی کے ترجمے میں گزر چکا ہے اور اسی حدیث کو ابوموسیٰ نے باسنادہ ابن نمیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی زوجہ سے انہوں نے ضمرہ کی دادی سے روایت کیا انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی تھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابوموسیٰ کی روایت کی طرح ضمرہ کی دادی سے روایت کی ہے جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا۔ نیز امام احمد نے یزید سے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے قبلتین کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۶۹۴۔ خاتون

یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر گزرے جو اپنے بیٹے کی موت پر رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے جواب دیا آپ کو میری مصیبت سے کیا غرض؟ جب آپ

چلے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ خاتون کی یہ حالت ہوگئی گویا اس پر موت طاری ہوگئی ہے۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ کوئی دربان نہ تھا گزارش کی یا رسول اللہؐ میں آپ کو پہچان نہ سکی آپ نے فرمایا ابتداء صدمے پر صبر کرنا چاہیے۔

۷۶۹۵۔ خاتون از بنو غفار

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے آمنہ دختر ابو الصلت سے انہوں نے بنو غفار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ ہم چند عورتیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں خیبر کی مہم میں اسلامی لشکر کے ساتھ کوچ کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور مختلف کاموں میں مسلمانوں کی اعانت کریں گی فرمایا اللہ تمہیں برکت دے۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔

۷۶۹۶۔ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھنے والی خاتون

یہ ایک خاتون تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سبت (ہفتے) کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے عبید بن حنین سے جو خارجہ کے مولیٰ تھے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے سبت کے روزے کے بارے میں دریافت کیا فرمایا نہ تجھے اس سے کوئی فائدہ اور نہ نقصان ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۷۔ عطاء بن یسار نے جن سے روایت کی وہ خاتون

ان سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ انہوں نے ابو یاسر سے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ نے بحری جنگ کا ذکر کیا اس کا ذکر ام حرام دختر ملحان کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابو القاسم بن عساکر الدمشقی کا قول ہے کہ یہ خاتون ام حرام نہیں کیونکہ انہوں نے منذر بن زبیر کے ساتھ جہاد کیا اور ام حرام نے عثمان بن عفان کے عہد میں جہاد کیا تھا اور اس وقت یہ فوت ہو چکی تھی اور منذر نے یزید بن معاویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں جہاد کیا۔ واللہ اعلم

۷۶۹۸۔ خاتون مکی

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے دیلم ابو غالب قطان سے انہوں نے حکم بن حجل سے انہوں نے ام الکرام سے روایت کی کہ انہوں نے حج کیا اور مکے میں ایک خاتون سے ملاقات کی وہ خاتون بڑی دولت مند تھی مگر اس نے صرف چاندی کے زیور پہن رکھے تھے اس خاتون نے بیان کیا کہ وہ اپنے دادے کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں موجود تھیں اور انہوں نے سونے کے جھمکے پہن رکھے تھے حضور نے فرمایا یہ آگ کے دو آویزے ہیں اور ہمارے اہل بیت صرف چاندی استعمال کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۹۔ خادمہ حبشیہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا وہ حبشیہ لونڈی حضور اکرم کی خدمت کرتی رہی ہے اس سے دریافت کرو۔ اس لونڈی نے جواب دیا میں آپ کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی کہ عشاء کو کسی مشکیزے میں کھجوریں ڈال کر لٹکا دیتی اور وہ صبح کو تناول فرماتے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۰۔ خادمہ عبداللہ بن عمر بن خطاب

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے عمر بن خطاب کو بنو ہوازن کی ایک لونڈی عطا کی جو انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دے دی۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ میں نے اس لونڈی کو اپنے ننھیال بنو جمح میں بھیج دیا کہ وہ اسے نہلا دھلا دیں اور میں اتنی دیر میں طواف کعبہ سے فارغ ہو آؤں جب میں فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ بنو ہوازن کوچ کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں نے جب صورت حال دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم نے ہماری عورتوں اور بیٹوں کو آزاد کر دیا ہے۔ میں نے کہا تمہاری لڑکی بنو جمح میں ہے۔ وہ گئے اور اسے ساتھ لے لیا۔

www.KitaboSunnat.com

۷۷۰۱۔ خادمہ از بنو مؤمل

قدیم الاسلام تھیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں مکے میں کفار نے تکلیفیں دی تھیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ بلال، عامر بن فہیرہ وغیرہ کو بھی خرید کر آزاد کر دیا تھا کیونکہ ان سب لوگوں کو تکالیف دی جاتی تھیں لوگوں نے کہا اگر تو ایسے جوانوں کو خرید تا جو تیری پشت پناہ بنتے! کہا میرا یہی مقصد ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۲۔ دایہ محمد بن طلحہ

ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو العباس سے انہوں نے ابو بکر ضبی سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے (ح) ابو موسیٰ نے ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو عمر بن حمدان سے انہوں نے محفوظ بن ابوتومہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابراہیم بن عثمان سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ آل طلحہ سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے محمد بن طلحہ کی دایہ سے روایت کی کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے ہم بچے کو آپ کے سامنے لائے دریافت فرمایا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ہم نے کہا محمد فرمایا یہ میرا ہم نام ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم ہوگی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۳۔ ام ولد شیبہ بن عثمان

ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا آپ مقام ابطح سے دوڑتے گزرتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۴۔ غامدیہ

جسے زنا کی وجہ سے رجم کیا گیا۔ یہ وہ خاتون ہے جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور درخواست کی کہ انہیں پاک کیا جائے فرمایا واپس چلی جاؤ۔ دوسرے دن وہ پھر آئیں اور ارتکاب زنا کا اعتراف کیا اور کہا کہ وہ حاملہ ہیں فرمایا جاؤ اور وضع حمل کے بعد آنا بعد از وضع حمل بچے کو اٹھا لائیں اور کہا کہ میں نے یہ بچہ جنا ہے فرمایا جاؤ اور اس کی پرورش کرو اور جب اس کا دودھ چھڑاؤ تو آنا پھر بچے کو ساتھ لئے آئیں اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا آپ نے بچے کو ایک آدمی کے حوالے کیا اور حکم کیا کہ غامدیہ کو رجم کر دو چنانچہ سنگ باری شروع ہوئی۔ جب خالد نے پتھر مارا تو ان کے چہرے پر خون کے چند قطرے پڑ گئے۔ انہوں نے مرحومہ کو برا بھلا کہا رسول اکرم ﷺ نے سنا تو فرمایا تم اسے گالیاں دے رہے ہو بخدا اس نے گناہوں سے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرے معاف کر دیا جائے اس کے بعد آپ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھی اور پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com


مکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
15710

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ النبی ۳ جلد

اردو زبان میں آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی اور مستند سوانح حیات۔ جس پر ہندوستان کو فخر ہے۔ فن سیرت پر آج تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا گیا ہو۔ یہ امتیاز صرف علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید سلمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''سیرت النبی ﷺ'' کو حاصل ہے۔



نے نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ کتاب کو شایان شان کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ، مضبوط جلد اور خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا۔

ہندوستان کے معروف سیرت نگار مولانا مناظر احسن گیلانی کے قلم سے ''سیرت نبویہ'' کے تمام قابل غور پہلوؤں پر حاوی

النبی الخاتم ﷺ

سیرت کی لائبریری میں اس قسم کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے کمپیوٹر کمپوزنگ،

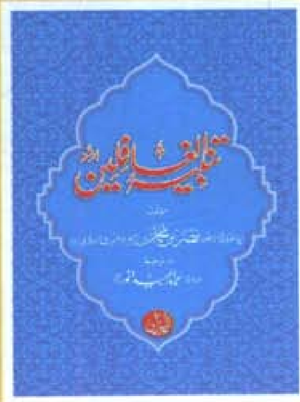
غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

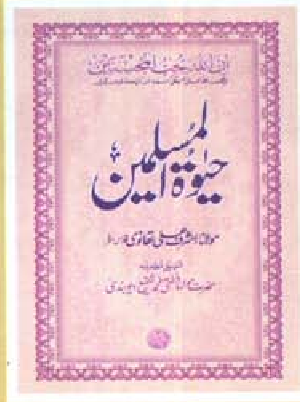
اسوۂ رسول اکرم ﷺ

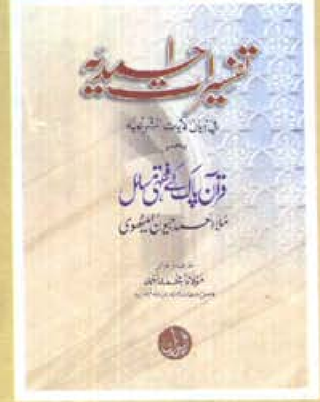
حدیث کی مستند کتابوں سے آنحضرتؐ کے شمائل وخصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہدایات۔ جس سے اتباع سنت اور اطاعت رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

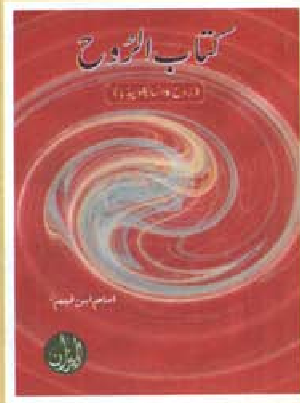
غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

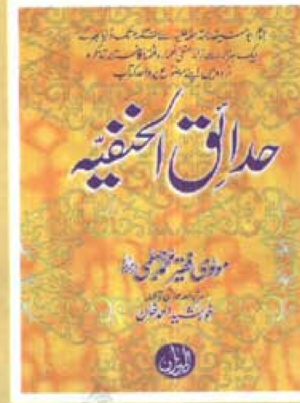
ہماری دیگر مطبوعات

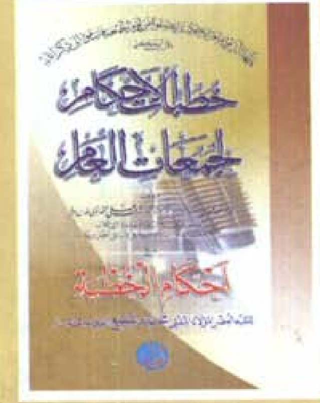




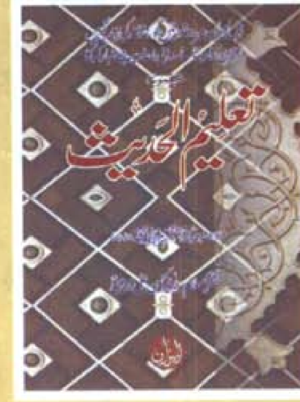


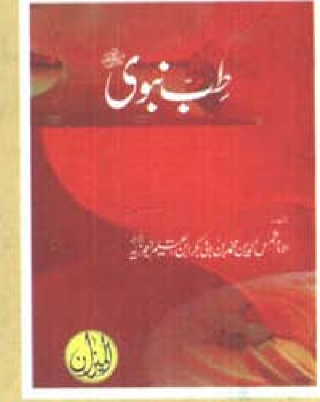












المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph.:042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezaan@gmail.com